هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ اول رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع حالات مولد شریف سید الابرار سے بہ

خیر الاذکار

ذکر سید الاخیار

مولفہ شیدای احمد مجتبی شیفتہ محمد مصطفے مولوی حافظ حاجی غلام صمدانی علیخان لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ [illegible]

فہرست خیر الاذکار فی ذکر سید الانبیاء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

امابعد بندہ عاصی امی رحمۃ اللہ القوی غلام محمد ہادی علی حنفی چشتی قادری غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ لکہتا ہے کہ اس زمانہ مین بعض احباب نے فرمائش کی کہ جو حالات اور فضائل جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام محافل میلاد شریف مین بیان کرتے ہو لکہدو اس عاصی نے باوجود اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے متوکلاً علی اللہ اس امر خیر کو زاد آخرت جان کر اوسکے انصرام پر ہمت باندہی اور بارہ رسالہ میلاد شریف کے لکہے اس انتظام سے کہ ہر رسالہ کو تبرکاً آیہ قرآنی سے شروع کیا اور فضائل جناب سرور عالم جو اوس آیہ شریفہ سے متعلق ہین اوسکے تحت مین بیان کئے اور اونہین فضائل کے ضمن مین قصہ میلاد شریف بہی لکہا اور بعد ذکر ولادت شریف کے کچہہ حالات نبی کریم بہی لکہدیے اور اس بات کا لحاظ حتی الامکان رکہا ہے کہ مضمون اور روایت ان رسائل مین مکرر نہون بجز ذکر ولادت باسعادت کے لیکن ذکر ولادت مین بہی حتی الوسع ہر ایک رسالہ مین رنگ بدلدیا ہے اور اسکا بہی خیال رکہا ہے کہ وہی روایات اور مضامین ان رسائل مین لکہی ہین کہ جو ائمہ مقتدایان دین سے منقول ہین اور کتب معتبرہ اہل سنت مین دیکہی ہین اور مضامین اور حالات کو اس ترتیب سے ان رسائل مین لکہا ہے کہ اگر کل رسائل سے حالات ولادت شریف جمع کر لیے جاوین تو خلقت نور محمدی سے تا بولادت مفصل حال معلوم ہو جاوے اور بعد ذکر ولادت شریف کے جو حالات لکہی گئی ہین اگر وہ کل ایک جا جمع ہون تو وقت ولادت شریف سے تا بفتح مکہ وحنین جملہ حالات حضور کے رضاعت اور بعثت اور تبلیغ احکام

اور معراج اور ہجرت اور غزوات کی معلوم ہو جاوین اور باوجود اس ربط کے ہر ایک رسالہ
ایک مستقل رسالہ ہے ایک رسالے کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ ایک دوسرے سے متعلق ہے اور
چونکہ علمائے دین نے جو سابق مین گذر گئے ہین رسائل میلاد شریف مین ذکر وفات شریف
کو داخل نہین کیا ہے اور نہ اپنے وقت مین عاصی نے اپنے مقتدایان دین کو بیان کرتے سنا ہے
اسوجہہ سے کہ ذکر وفات شریف ملال دیتا ہے اور یہ محفل ہوتی ہے سرور ولادت کی لہذا اس عاصی نے
بھی ذکر وفات شریف کو کسی رسالہ مین تصریح سے نہین لکھا ہے لیکن چونکہ یہ رسائل درحقیقت ایک
کتاب ہے سیر مصطفویہ مین لہذا واسطے تکمیل حالات حضرت سرور عالم کے ذکر وفات شریف کو ایک مستقل رسالہ
مین علاوہ دوازدہ رسائل کے لکھا ہے اور نام اس مجموعہ کا مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات رکھا ہے
اور شروع کیا لکھنا ان رسائل میلاد شریف کا اوسط ایام تشریق ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۲ ہجریہ مین
کہ اہل سیر نے حمل مادری مین تشریف لانا حضور کا ان ایام مین روایت کیا ہے اور ختم کیا انکو شب ولادت
باسعادت یعنی دوازدہم ماہ مبارک ربیع الاول سنہ ۱۲۹۳ ہجریہ مین یعنی نو ماہ کامل مین تاکہ اس مناسبت سے
اللہ تعالی تصدق اپنے حبیب کریم کے اس ہدیہ کو قبول فرماوے اور احقر کیواسطے زاد آخرت کرے اور حضور
جناب رسالت مین اسکو مرتبہ مقبولیت دے اور اس عاجز کے عاجزی پر نظر فرماکر جو خطا وقوع مین آئی ہے
معاف فرماوے اور میرے اور اہل ہر طبع کیواسطے اسکو ذریعہ مغفرت اور وسیلہ شفاعت کرے آمین یارب العالمین امید ہے
اہل علم سے کہ اگر کوئی خطا دیکھین معاف کرین اور جو اہل اسلام اسکو پڑھکر خوش ہون اس عاصی کو دعا سے
یاد کرین کہ دعا مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق مین مقبول ہوتی ہے اللہم یارب بجاہ نبیک المصطفی
ورسولک المرتضی امینک علی وحیک السماء طھر قلوبنا من کل وصف یباعدنا عن مشاھدتک
ومحبتک وامتنا علی السنۃ والجماعۃ والشوق الی لقائک یاذا الجلال والاکرام والصلوۃ والسلام
علی سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد سید الانام وعلی الہ واصحابہ الکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و حبیبہ محمد سید المرسلین و آلہ الطاہرین

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم

من خدہ شمس الضحی من وجہہ بدر الدجی
من نورہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم

جہان مین شور ہے یارب یہہ کسکی آمد آمد کا
کہ ہے پرتوفگن عالم مین جلوہ حسن سرمد کا

زمین کو آج دعوی فخر کا ہے عرش اعظم پر
گھٹا ہے اوسکے آگے مرتبہ لوح زبرجد کا

بنائے کفر و بدعت منہدم ہوتی ہے عالم سے
برا اندوہ و غم سے حال ہے شیطان مرتد کا

کھلے ہین باب رحمت بند ہین دوزخ کی دروازے
چھپا ہے دامنِ رحمت سے پردہ فعل ہر بد کا

کھلا یارب یہہ باعث ہے جو بدلا رنگ عالم نے
کہ موسم آگیا ہے ذکر میلادِ محمد کا

زبان پر عاشقون کی نام اوس محبوب حق کا ہے
کہ مشتاقِ جہان عاشق ہے جسکی حسن بیحد کا

سیاہی معصیت کی قلب مین خود نور بنجاوے
اگر پرتو کہین پڑجاوے اوس نورِ مجرد کا

عدیم المثل خالق نے کیا ہے اسقدر اوسکو ۔ کہ سایہ تک ہوا ظاہر نہ اوس محبوب کی قد کا
محمد جو صفت حق کی ہے قرآن اسپہ شاہد ہے ۔ وہی رکھا خدا نے نام اوس نور مجرد کا
بڑہا کر میم محبوبی احد مین حقتعالے نے ۔ بنایا نام ثانی اسطرح اوس نور سرمد کا
کہ تا خود نام سے ظاہر ہو وہ محبوب مطلق ہی ۔ کھلے اہل نظر پر مرتبہ قرب محمد کا
بیان وصف احمد کار حق کا ہے نہ بندی کا ۔ یہ حیلہ نعت کا بہی اک طریقہ ہے خوشامد کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی اللہ اور فرشتے اللہ کے صلوۃ بہیجتے ہین اوپر نبی کے ای ایمان والو تم بہی صلوۃ بہیجو اوسی نبی پر اور سلام بہیجو جو حق سلام بہیجنے کا ہے اللہ تعالے نے اس آیہ کریمہ مین کمال عظمت جناب رسالت ثابت کیا اور اپنا فضل بتصدق رسول کریم امت مرحومہ محمدیہ پر ظاہر فرمایا اسواسطے کہ اول ثابت کیا کہ ہم خود صلوۃ بہیجتے ہین نبی پر اور ملائکہ بہی ہمارے اتباع مین مشغول ہین اسکام مین اور بعد ثابت کرنے عظمت اور فضل درود شریف کے مسلمانون کو حکم دیا کہ تم بہی درود بہیجو اوسی نبی پر یعنی متصف ہو جاؤ ہمارے صفت کے ساتھ یہ کمال فضل ہے اللہ تعالے کا مسلمانون پر کہ اپنی سنت خاص کا اونکو متبع کیا اور درحقیقت اس حکم سے پہیلادیا اللہ تعالی نے دعا اور ثنائے آنحضرت کو عالم سفلی مین واسطے اظہار عظمت آنحضرت کے جیسا کہ پہیلایا تہا ذکر آنحضرت کا عالم علوی مین تاکہ دونون عالم مین حضرت کی عظمت اور بڑائی کا چرچا رہے ورنہ جب شان آنحضرت یہ ہے کہ اللہ تعالے خود اونپر صلوۃ بہیجتا ہے تو ظاہر ہی کہ ہمارے اور ملائکہ کے درود سے کیا نفع ہے اسواسطے کہ لفظ صلوۃ زبان عرب مین جب مضاف ہوتی ہی اللہ جلشانہ کیطرف تو معنی اوسکے رحمت بہیجنے کے ہوتے ہین اور جب مضاف ہوتی ہے

خلق کی طرف تو یعنی اوسکی طلب رحمت کی ہوتے ہین پس اس صورت مین ہمارا اور ملائکہ کا صلوٰۃ
بہیجنا آنحضرت پر کیا ہے اللہ تعالےٰ سے آپکے واسطے رحمت مانگنا اور وہ یہ فعل ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے
بتاکید ثابت فرمایا ہے کہ ہم خود کرتے ہین اور بصیغہ مضارع فرمایا ہے کہ اوس سے استمرار ثابت
ہوتا ہے یعنی اللہ تعالےٰ آنحضرت پر رحمت بہیجتا ہے اور ہمیشہ بہیجے گا جب وہ خود بہیجتا ہے
اور بہیجے گا تو ہماری عرض کرنیکی کچھ ضرورت نہین ہے اب مامور فرمانا اللہ تعالیٰ کا ہم کو
وہ وجہ سے ہے ایک یہ کہ عالم سفلی مین بہی ذکر جاری ہو واسطے اظہار عظمت آنحضرت کی جیسے
ہماری عبادت جاری ہے واسطے اظہار معبودیت کے تاکہ ظاہر ہو کہ جیسے ہم خالق اور معبود
ہین تمام خلق کے ایسے ہی رسول کریم سردار ہین اور رحمت ہین سبکے واسطے ورنہ خدا کو ضرورت
ہماری عبادت کی ہے کہ وہ خود غنی ہے اور نہ رسول کریم کو ضرورت ہمارے درود پڑہنے کی
اور تعظیم کرنیکی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ خود آپکی طرف متوجہ ہے دوسری وجہ یہ ہے
کہ امت مرحومہ محمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے بتصدق رسول کریم کے کہ خیر الرسل ہین خیر امتہ
فرمایا ہے پس واسطے اظہار خیریت کے ہمکو درود شریف کا حکم فرمایا تاکہ ہم سنت الٰہی کے
متبع ہو جاوین اور فضل لیجاوین کل انبیا علیہم السلام کی امتون پر کیونکہ وہ سب اپنے نبیون کے
متبع ہین اور متبع اللہ تعالےٰ کا بلاشبہ متبع انبیا پر فضل رکہتا ہے جب اللہ تعالےٰ نے اپنے
کرم اور فضل سے یہ نعمت مسلمانون کو مرحمت کی تو اب لازم ہوا کہ احکام اور مسائل درود شریف
اور فضائل درود شریف بہی مختصرا بیان ہون جاننا چاہیے کہ اس آیہ کریمہ مین مومنین کو
حکم ہے درود پڑہنے کا حکم مفید فرضیت کو ہوتا ہے۔ لہذا ہر ایک مسلمان پر تمام عمر مین
ایک مرتبہ درود کا پڑہنا فرض ہے اور جسوقت یہ آیہ کریمہ پڑہی جاوے تو پڑہنے والے اور
سننے والے پر واجب ہوتا ہے کہ درود پڑہے آنحضرت صلی اللہ وسلم پر اور یہ الصلوٰۃ واجب

قوی ہے کہ صاحب مختار نے مسائل خطبہ جمعہ کے جہان بیان کیے ہین وہان فرمایا ہے
کہ وقت خطبہ کے سکوت واجب ہے کلام نکرنا چاہیے مگر جب خطیب آیہ درود پڑہے تو سامعین کو
لازم ہے کہ اپنے دلمین درود شریف پڑہین پس جب ایسے مقام پر کہ جہان سکوت واجب ہے
اس آیہ کریمہ کی سماعت سے دلمین درود پڑہنا لازم ہوتا ہے تو جو مقام کہ محل سکوت نہین ہین
وہان بلاشبہ زبان سے پڑہنا لازم ٹھہرا اور جسوقت کہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیے جاوے
یا ذکر آنحضرت کا ہو اسوقت نام کے لینے والون پر اور ذکر کے کرنیوالون پر اور جملہ سامعین پر
واجب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہین اور اگر ذکر طویل ہو یا نام شریف مکرر لیا جاوے
تو اسمین دو قول ہین بعضون کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے اور بعض کے نزدیک ایکمرتبہ
واجب ہے اور بعد اوسکے پڑہتے رہنا مستحب ہے اور مختار اکثر اہل علم کا قول ثانی ہے واسطے
امت کے آسانی کے اور دلیل وجوب کی وہ احادیث ہین جو مروی ہین کتب حدیث مین بعض
اونمین سے یہ ہین فرمایا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے سامنے
میرا ذکر ہوا اور مجھپر اوس نے درود نہ پڑہا اور پہر گیا داخل ہوا نار مین اخراج کیا ابن حبان نے
حدیث ابوہریرہ سے اور فرمایا ہے نبی کریم نے ناک گھسی جاویگی اوسکی کہ جسکے سامنے میرا
ذکر ہوا اور مجھپر درود نہ پڑہا روایت کیا اسکو ترمذی نے ابوہریرہ سے اور صحیح کیا اسکو حاکم نے
اور فرمایا نبی کریم نے شقی ہے وہ بندہ کہ ذکر کیا گیا مین اوسکے سامنے پس نہ پڑہا اوسنے درود
مجھپر اخراج کیا اسکا طبرانی نے حدیث جابر سے اور نقل کیا شیخ محقق دہلوی نے کتاب
مدارج مین کہ سیدنا علی مرتضی سے کہا کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت
بخیل ہے وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکے سامنے اور درود نہ بہیجے مجھپر اور روایت کیا
امام جعفر صادق نے اپنے باپ امام محمد باقر سے سلام اللہ علیہما کہ فرمایا نبی کریم نے

جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اوس نے درود نہ پڑہا مجھہ پر بہ تحقیق گم کیا راہ جنت کو
اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا ابو القاسم سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے فراموش کیا درود کو بہولایا طریق جنت کو اور قتادہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول کریم نے
جسوقت ذکر کیا جاوُنمیں کسی شخص کے سامنے اور وہ درود نہ پڑہے مجھہ پر بہ تحقیق اوس نے ظلم کیا
اور ایک حدیث مین ہے خوار ہو وہ مرد کہ ذکر کیا جاؤنمیں اوسکے سامنے اور درود نہ بہیجے مجھہ پر
اور خوار ہو وہ شخص کہ آوے اوسپر رمضان اور مرجاوے قبل اسکے کہ بخشا جاوے اور خوار ہو
وہ شخص کہ ماں باپ کو یا ایک کو اون دونون ضعیفونسی پاوے اور نہ بلاوین اوسکو بہشت مین
یعنی حضرت کا ذکر سنکر درود نہ پڑہنا اور رمضان مین عبادات نکرنا اور والدین ضعیف کی خدمت
نکرنا سخت نافرمانی ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا آمین
اور دوبارہ پہر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا آمین پوچہا معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے سبب
حضرت کے آمین فرمانے کا ارشاد کیا آنحضرت نے کہ جبرئیل ع آئے اور کہا کہ یا محمد جس شخص کے
سامنے آپکا نام لیا جاوے اور درود نہ بہیجے آپ پر گرفتار ہو آتش جہنم مین اور دور کریگا اللہ تعالی
اوسکو اپنے سے آپ فرماوین آمین پس کہا مینے آمین اور ایسی ہی کہا جبرئیل نے اوس شخص کے
حقمین کہ پایا رمضان کو اور قبول نکی گئی اوس سے کوئی عبادت اور پایا باپ اور ماں کو اور نیکی
نکی اون کے ساتھہ پس وعید ترک درود شریف پر وقت سماعت ذکر شریف کے مفید وجوب
ہوتی ہے اور سوائے ذکر شریف کے درود شریف کا پڑہنا مستحب ہے اور عبادت ہی اور سبب ہے
اللہ تعالے کی قربت اور نزدیکی حاصل ہونے کا بڑا افضل درود شریف کا یہ ہی کہ اسکے
پڑہنے سے امتثال امر آلہی ہوتا ہے اور بندہ متصف ہوتا ہے بصفات الہی جل جلالہ اسواسطے
کہ اللہ تعالے خود بہی صلوۃ بہیجتا ہے نبی کریم پر اور فضائل درود شریف مین فرمایا ہے

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ جس نے مجھ پر ایکبار درود پڑہا اللہ تعالے اوسپر دس مرتبہ
صلوۃ بھیجتا ہے اور ابو طلحہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول خدا تشریف لائے درحالیکہ
اثر سرور کا چہرۂ مبارک پر دیکھا جاتا تہا پوچہا گیا کہ یا رسول اللہ آج اثر سرور او ذوق کا
آپ کے چہرۂ انور پر بہت تابان ہے اسکا کیا سبب ہے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا
یا رسول اللہ آیا آپ راضی نہین ہین اس بات سے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ نہین بہیجتا ہی آپ پر
کوئی شخص درود مگر یہ کہ بہیجتا ہون مین اوسپر دس مرتبہ صلوۃ اور سلام اور ایک روایت مین
مطلق یون وارد ہے کہ جو آپ پر درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر صلوۃ بہیجتا ہے اختیار ہے
بندیکو زیادہ پڑہے خواہ کم اور ایک روایت مین ہے کہ صلوۃ بہیجتا ہے اللہ تعالے جلشانہ
اور فرشتے اوسکے درود پڑہنے والے پر ستر بار پس کم کرے بندہ یا زیادہ اور ایک حدیث مین ہے
کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑہتا ہے اللہ تعالی
اوسپر دس مرتبہ رحمت بہیجتا ہے اور معاف کرتا ہے اوسکے دس گناہ اور بلند کرتا ہے اوسکے
دس درجے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ قیامت کے روز قریب تر ساتھ میرے تمام آدمیونسے وہ شخص ہی جو سب
مین زیادہ تر درود پڑہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درود شریف وہ نعمت عظمی ہے
کہ جسکی برکت سے قربت نبی کریم حاصل ہوتی ہے اور یہ بہی احادیث سے ثابت
ہوتا ہے کہ جو آنحضرت پر صلوۃ اور سلام عرض کرتا ہے نبی کریم کمال رحمت سے اوسپر
خود سلام فرماتے ہین اور دعاے رسول مقبول رد نہین ہوتی ہے پس ضرور ہے کہ درود
شریف پڑہنے والا سلامت رہے دنیا مین ہر بلا سے اور آخرت مین عذاب خدا سے
اسواسطے کہ معنی سلام کے سلامتی دارین کی ہین اور مروی ہے نبی کریم سے کہ جس شخص نے

جمعہ کے دن مجھہ پر سو مرتبہ درود پڑہا بخشے جاتی ہین اوسکو اسی برس کے گناہ اور فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درود پڑہنے والیکو پل صراط پر نور ملیگا جو اہل نور ہے
وہ اہل نار نہوگا اور فرمایا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مجھسی جبرئیل
نے کہ جو آپ پر درود پڑہتا ہے ستر ہزار فرشتے اوسپر صلوۃ بہیجتے ہین اور جسپر ملائکہ
صلوۃ بہیجتے ہین وہ جنتی ہوتا ہے اور فرمایا ہے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ
جو شخص میری تعظیم کیواسطے مجھہ پر درود پڑہتا ہے اوس درود سے اللہ تعالے کا ایک فرشتہ
پیدا کرتا ہی ایک بازو اوسکا مشرق مین ہوتا ہے اور ایک بازو مغرب مین اور پیر
اوسکی زمین کے ساتوین طبق پر ہوتے ہین اور گردن اوسکی تحت عرش مین ہوتی ہے
اور حکم دیتا ہے اوسکو اللہ تعالے جل شانہ صلوۃ بہیج میرے بندے پر جیسی صلوۃ بہیجی اوسنے
میرے نبی پر صلوۃ بہیجتا ہے وہ فرشتہ اوسپر قیامت تک اور مروی ہے نبی کریم سے
کہ فرمایا آپ نے جو شخص مجھہ پر ایکمرتبہ درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر دس مرتبہ صلوۃ بہیجتا ہے
اور جو مجھہ پر دس مرتبہ درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر سو مرتبہ صلوۃ بہیجتا ہے اور جو مجھہ پر
سو مرتبہ درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر ہزار مرتبہ صلوۃ بہیجتا ہے اور جو مجھہ پر ہزار بار درود
پڑہتا ہے حرام کردیتا ہے اللہ تعالے اوسکے جسم کو نار جہنم پر اور ثابت رکھتا ہے اللہ تعالی
اوسکو قول ثابت پر دنیا مین اور آخرت مین وقت سوال کے اور داخل کرتا ہے اسکو
جنت مین اور باقی ہے صلوۃ اوسکی مجھہ پر اور صراط پر اوسکو واسطے نور ہوگا پانسو برس کی
راہ تک اور عطا کریگا اللہ تعالے اوسکو جنت مین ہر صلوۃ کے عوض مین ایک قصر کرم کرکے
اس سے زیادہ اور مروی ہے سیدنا علی مرتضی سے رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول کریم نے
صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس نے مجھہ پر جمعہ کے دن سو بار درود پڑہا قیامت کے روز اوسکو

ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر تقسیم کیا جاوے تمام خلق پر کفایت کرے اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو کسی حاجت مین تنگی واقع ہو مجھ پر درود کی کثرت کرے البتہ درود دفع کرتا ہے اوسکے ہموم اور غموم کو اور کرتبونکو اور زیادہ کرتا ہے رزق کو اور برلاتا ہے حاجتون کو اور بعض صحابہ سے مروی ہے کہ جس محفل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہا جاتا ہے اوس محفل سے ایک خوشبو پاکیزہ بلند ہوتی ہے یہان تک کہ پہنچتی ہے عنان فلک تک پس فرشتے کہتے ہین کہ یہ وہ مجلس ہے کہ جسمین آنحضرت پر درود پڑہا جاتا ہے اور بعض اخبار مین مروی ہے کہ جسوقت کوئی مومن یا مومنہ شروع کرتا ہے درود پڑہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہلجاتے ہین دروازے آسمان کے اور پردے عرش عظیم تک اور نہین باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمانو نمین مگر یہ کہ درود پڑہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور دعاے مغفرت کرتا ہے اوس درود پڑہنے والیکے واسطے پوچہا گیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا دیکہتے ہین آپ صلوٰۃ کو درود پڑہنے والیکی جو غائب ہے آپسے یا آونگا بعد آپ کو کیا حال ہے ان دونونکا آپکے نزدیک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتا ہونمین صلوٰۃ اہل محبت کو اور اونکو پہچانتا ہون اور عرض کیا جاتا ہے مجھ پر درود سوا اونکو دوسرونکا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درود شریف ایک ہی چیز ہے مگر جزا اوسکی پڑہنے والیکی حیثیت خلوص اور محبت پر قائم ہوتی ہے پڑہنے والا جیسے خلوص سے اور محبت سے پڑہیگا ویسی ہی جزا پاویگا اسی وجہ سے احادیث فضائل درود شریف مین جو اجور مروی ہین متفاوت ہین اور بڑا اجر عظیم درود پڑہنے والیکے واسطے یہ ہے کہ اللہ تعالی خود متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت کے جیسا کہ اول کی حدیثون سے ظاہر ہوتا ہے اور نبی کریم بہی براہ عاجز نوازی التفات فرماتے ہین جیسا کہ حدیث آخر سے ثابت ہے

اسواسطے کہ سننا اور پہچاننا بغیر کامل التفات کے نہیں ہوتا اور حضرت کا التفات فرمانا بہت
بڑی نعمت عظمی ہے قصہ معراج مین مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم جب قریب
عرش عظیم کے پہنچے عرش نے تمنا کی کہ حضرت التفات میری طرف فرماوین نبی کریم نے زبان
حال سے جواب مین فرمایا کہ مجھکو اپنی طرف مشغول نکر مین فارغ ہون تجھسے او میری صفائے
وقت کو مکدر نکر مجھپر اور دیکھا آنحضرت نے عرش کیطرف ایک سرسری نظر سے اور التفات
نفرمایا اوسکی طرف پس وہ رسول معظم کہ عرش جسکی التفات فرمانیکا باینہمہ عظمت و جلالت
متمنی ہوا اور آنحضرت نے التفات نفرمایا اوسکی طرف بہی توجہ اور التفات کرنا
بسبب کمال صفائی حضور کو باعث کدورت تہا کیا است پروری اور رحمت ہے کہ امتی
آپکا جو محبت سے درود پڑہتا ہے اور آپکو یاد کرتا ہے اوسکی طرف خود ملتفت ہوتے ہین
اور یہ دولت عظمی کہ جسکی عرش کو تمنا تہی بے مانگی درود شریف کی برکت سے ہم لوگونکو
حاصل ہوتی ہے اور اگر محبت سے درود نہ پڑہا بلکہ بطریق رسم کے بے التفاتی سے پڑہا
توبھی یہ دولت توضرور ہی ملے گی کہ عرض کیا جاویگا درود اوسکا حضور گنبد مستا مین
بذریعہ ملائکہ کے یہ ہی بڑی خوش نصیبی ہے کہ گو ہم اپنی شامت اعمال کی وجہ سے
حضوری سے محروم ہین مگر ذکر تو ہمارا محفل حضور مین پہنچا اور جب نبی کریم نے ہماری
ہستی سے پیشتر ہماری طرف توجہ کی اور رحمت فرمائی تو جو شخص کہ ہم مین سے آنحضرت کو
یاد کریگا اور ذکر اوسکا حضور مین بذریعہ ملائکہ پیش ہوا کریگا بلاشک اوسکی طرف
حضرت کی توجہ خاص ہوگی اور حضرت کی توجہ باعث نجات ہے چنانچہ معتبر
لوگون نے روایت کیا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمت اللہ علیہ نے مکہ معظمہ مین
ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر مقام پر بجائے ادعیہ ماثورہ کے درود شریف پڑہتا ہے

پوچھا اونسے کہ اے شخص آیا تجھکو وہ دعائین یاد نہین ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سنے ان مقامات مین پڑہنا تعلیم کی ہین اوس شخص نے کہا کون ہے تو مجھکو درود پڑہنے کو
منع کرتا ہے اونہون نے کہا کہ مین ہون سفیان ثوری درود شریف پڑہنے کو منع نہین کرتا
سبب پوچھتا ہون وہ شخص آپ کے نام سے واقف تہا اور جانتا تہا کہ آپ مقتدای دین ہین
نام سنکر پہچانا اور کہا میرا قصور معاف کیجیے کہ مین نے کلام گستاخانہ کیا مین آپکو پہچانتا نہتا
اور جس امر کا آپنے مجھسے سوال کیا وہ ایک راز ہے میرے اور میرے رسول کے درمیان مین
آجتک مینے کسی سے کہا نہین ہے مگر اب آپ پوچھتے ہین آپسے عرض کرتا ہون کہ مینے یکبار سفر
کیا باپ میرا میرے ساتہہ تہا اور وہ نہایت گنہگار آدمی تہا اثناے راہ مین وہ بیمار ہوا
اور مر گیا وقت مرگ کے آثار سوء خاتمہ اوسپر ظاہر ہوے رنگ اوسکا سیاہ ہوگیا اور جسم سے
بدبو آنے لگی مینے جب اوسکا یہ حال دیکہا تہا اوسکو دفن کر دیا تاکہ اور مسلمان اوسکو
اس حال مین نہ دیکہین اور بعد دفن کے مین اوسکی قبر پر روتا رہا اسوجہہ سے کہ وہ اسحال مین
مرا بعد تین روز کے ایکمرتبہ مینے دیکہا کہ ایک بزرگ تشریف لائے سراپا نور خدا اور مجہسے کہا کہ
اپنے باپ کی لاش میرے سامنے لے آ مینے عرض کی کہ حضرت وہ اس قابل نہین ہے
کہ آپکے حضور مین حاضر کردون فرمایا ہم حکم دیتے ہین لے آ اونکی ہیبت کیوجہہ سے مجھسے
بجز تعمیل حکم کے کچھہ نہوسکا فوراً اپنے باپ کی لاش کو کھود کر پیش کیا اونہون نے اپنا دست مبارک
اوسکے چہرہ پر رکہا چہرہ اوسکا نورانی ہوگیا اور جسم سے خوشبو آنے لگی جب آپ تشریف لیچلے
تو مینے دامن شریف پکڑلیا اور عرض کیا کہ حضرت یہ ارشاد ہو کہ آپ کون ہین کہ ایسے
وقت مصیبت مین اس بندہ خدا کی آپنے اعانت کی فرمایا مین ہون محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یہ شخص گو گنہگار بڑا تہا مگر اسنے ایک وظیفہ درود کا مقرر کیا تہا بغیر اوسکے شب کو نہ سوتا تہا

تین روز سے اسکا درود میرے پاس نہین پہنچا کل مینے فرشتون سے کہا کہ فلان شخص میرا امتی
کبہی بغیر درود پڑہنے کے نہ سوتا تہا کیا وجہ جو تم اوسکا درود کل سے نہین لاؤ فرشتون نے
کہا کہ یا رسول اللہ ہمکو اللہ تعالے نے قوت دی ہے کہ جو درود پڑہتا ہے ہمکو معلوم ہو جاتا ہے
ہم حضور مین عرض کر دیتے ہین کل سے اوس شخص کا درود ہمکو نہین پہنچا اب حضور اوسکا
حال پوچہتے ہین ہم دریافت کر کے کل عرض کرینگے آج وہ آئے اور مجہسے کہا کہ یا رسول اللہ
وہ مر گیا اور اپنے اعمال بد کے سبب عذاب الہی مین مبتلا ہے مجہکو یہ سنکر خیال آیا کہ جو شخص
روز ایکمرتبہ مجہکو یاد کرتا ہو ایسے وقت مین مین اوسکو بہلا دون مینے خود اوسکے واسطے تکلیف کی
اورا اوسکے واسطے دعا کی اللہ تعالے نے میری دعا قبول فرمائی اور اوسکو بخشدیا یہ حال
ایک وقت درود پڑہنے والیکا تہا جو ہر وقت اس شغل مین رہیگا اوسپر کیا کچہ عنایت اور رحمت
حضرت کی ہوگی اور اگر ہر وقت نہو سکے تو ایک وقت معین پر خواہ غیر معین پر ضرور روز
درود شریف پڑہنا چاہیے ناغہ نہو کیونکہ یہ امر باعث تعلق آنحضرت ہوتا ہے اور اس حدیث کے
سوا افضل درود شریف کے یہ امر بہی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ جیسا حیات دنیا مین
سنتے تہے اور دیکہتے تہے کہ بعد مکانی مانع حضور کے سماعت اور بصارت کو نتہا ویسا
ہی حضرت بعد وفات شریف کے بہی سنتے اور دیکہتے ہین وفات حضرت کی مثل ہمارے
موت کے نہین ہے چنانچہ اسیواسطے اللہ تعالے جلشانہ نے قرآن مجید مین حال حضرت کی
وفاتکا جہان مذکور کیا ہے یون ارشاد فرمایا ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ یعنی تم ایک
میت ہو یا محمد اور وہ سب خلق ایک میت ہین اگر ہمارے اور حضور کے موت ایک ہی سی
ہوتی تو اللہ تعالے کہ خالق فصاحت ہے اور اس کلام پاک کو اوسنے کمال فصاحت پر
نازل کیا ہے لفظ میت کو دو نون جا نہ ارشاد کرتا یون فرمادیتا اِنَّکَ وَاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ یون

فرمایا تم سب میت ہو تاکہ کلام مختصر ہوتا اسصورتمین البتہ موافق قواعد نحو کے ہم سب خلق
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سی میت ہو جاتے لہذا اللہ تعالے نے ہماری موتکو
علیحدہ مذکور کیا اور نبی کریم کی وفات کو علیحدہ ارشاد فرمایا اب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کو نعوذ باللہ اپنا سا میت قرار دینا اللہ تعالے سے مخالفت کرنا ہے بلا شک رسول کریم
زندہ ہین اپنی قبر شریف مین مضمون وفات کا صرف اسقدر ہے کہ اللہ تعالے نے آپ کو
واسطے ہدایت خلق کے اور تعلیم کرنے احکام دین کے دنیا مین ظاہر کیا تہا جب دین پورا
ہوگیا آیہ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ نازل فرمائی یہ آیہ شریفہ
گویا پیغام تہا کہ آپ جس کام کیواسطے تشریف لائے تہے پورا ہوگیا اب تخلیہ کیجیے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کہ سچے اور کامل عاشق اللہ تعالے کے ہین اور سچے عشاق کو موت
پسندیدہ ہوتی ہے اسواسطے کہ غیر کا تعلق قطع ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ یعنی تمنا کرو موت کی اگر سچے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پیام الٰہی سے خوش ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ مجہکو بہی خلق سے تخلیہ
کرنا منظور ہے مگر اسکی صورت کیا ہوگی جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اگر
آپکی مرضی ہو مین زندہ آپ کو آسمان پر بلالون نبی کریم نے فرمایا اے جبرئیل اللہ تعالی نے
قرآن شریف مین مجہسے فرمایا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنی اللہ نہین ہے ایسا
اے محمد کہ تم ہو اون پر عذاب کرے اگر مین زمین سے چلا جاؤنگا تو امت مبتلائے
عذاب ہو جاویگی مین امت کو نچہوڑونگا اونہین کے ساتہ زمین مین رہونگا اور بپردہ
وفاتمین لقائے الٰہی کو تخلیہ مین حاصل کرونگا چنانچہ صورت وفات شریف کی حسب
درخواست اور مرضی نبی کریم ظاہر ہوئی حضرت کے وفات کا مضمون اسیقدر ہے

کہ دربار عام سے دربار خاص مین تشریف لیگئے پہلے سب عام وخاص زیارت کرتے تھے
اب فقط خواص حضوری سے مشرف ہوتے ہین لیکن فیضان حضور تمام امت پر ویسا ہی
جاری ہے اور توجہ جانب امت گنہگار ویسی ہی قائم ہے موافق عقائد اہل سنت کے
کل انبیا علیہم السلام زندہ ہین خود نبی کریم نے فرمایا ہے چنانچہ روایت ہے کہ حضور نے قصہ
اسرا مین ارشاد کیا کہ ملاقات کی مینے ابراہیم علیہ السلام سے وہ اپنی قبر مین تلاوت کتاب
اللہ کرتے تھے سوال کیا گیا آنحضرت سے کہ ابراہیم علیہ السلام کو وفات فرمائے بہت
زمانہ ہوا فرمایا رسول کریم نے کہ زمین کی یہ مجال نہین ہے کہ نبی کے جسم کو کہا سکے انبیا
جیسے حیات مین ہین ویسے ہی بعد وفات کے رہتے ہین اور کیا شک ہے انبیا علیہم السلام
کی حیا مین جب اللہ تعالے قرآن مجید مین شہید کے حق مین فرماتا ہے وَلَا تَقُولُوا
لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ یعنی نہ کہو اونکو جو اللہ کی
راہ مین مارے گئے مردہ وہ زندہ ہین تو انبیا علیہم السلام جو اونکے بھی سردار ہین اور قطعی
اونسے افضل ہین اونکی حیات مین کیا شک ہے اہل علم مین اختلاف اسبات مین البتہ ہے کہ
قرارگاہ انبیا کہان ہے بعضے قایل ہین کہ آسمان پر ہے اور بعضے قایل ہین کہ زمین پر ہے
اور دونون تمسک کرتے ہین ساتھہ اوس حدیث کے جو قصہ معراج مین وارد ہو کہ ملاقات کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل انبیا سے بیت المقدس مین کہ وہ سب وہان مع الجسد
حاضر تھے اور ملاقات کی آسمانون پر بھی انبیا سے جو آسمان پر قیام کے قائل ہین وہ
بیت المقدس مین ملاقات ہونے مین یہ تاویل کرتے ہین کہ اوس وقت انبیا علیہم السلام
بطور استقبال سید الانبیا زمین پر تشریف لائے تھے اور جو زمین پر قیام کے قائل ہین
وہ آسمان پر ملاقات ہونے مین یہ تاویل کرتے ہین کہ آسمان پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے خصوصا خواص انبیا سے ملاقات ہوئی ہے اس سے ثابت ہے کہ واسطے اونکے اظہار فضل
کے اللہ تعالے نے اونکو بھی آسمانون پر لیگیا اور حسب مراتب اونکے ایک ایک آسمان پہ ٹھہون
نے علیٰحدہ علیٰحدہ نبی الانبیا سے ملاقات کی تاکہ عظمت اونکی دوسرے انبیا پر ثابت
ہو جاوے اور حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج مین اسی بحث مین
فرمایا ہے کہ شہدا بھی زندہ ہین مگر انبیا علیہم السلام کی حیات اونسے قوی تر ہے تتمہ
کلامہ اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات سواے قرآن شریف اور حدیث نبوی کے
بہت سے آثار صحابہ سے بھی ثابت ہوتی ہے منجملہ اوسکے ایک روایت یہ ہے کہ روضۃ الاحباب
کیفیت دفن رسول کریم مین وارد ہے فرماتے ہین حضرت قثم ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما کہ جب کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف مین رکھا دعاے مغفرت امت فرماتے
تھے اس روایت سے حیات نبی کریم بھی ثابت ہوئی اور امت پروری اور رحمت آنحضرت بھی
ظاہر ہوئی واقف کردیا ہمارے نبی نے اپنی رحمت سے ہمکو اس بات سے کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ ہم
جبتک دنیا مین ظاہر تھے اوسوقت تک تمہارا خیال تھا اب جو تخلیہ کیا تو تمکو بھول گئے
بلکہ ظاہر کردیا کہ جسطرح دنیا مین ہمکو تمہارا خیال تھا ویسا ہی اب بھی ہے اور جذب القلوب
الی دیار المحبوب مین شیخ محقق دہلوی نے روایت کیا ہے کہ بعد وفات جناب رسالتمآب کے
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا روضۂ مقدسہ جناب نبوت مین
حاضر تھین اور کسی شخص نے اپنے مکان مین کھونٹی گاڑنے کی آواز اوسکی روضۂ منورہ مین
پہنچی ام المومنین محبوبہ جناب سید المرسلین نے خادمہ سے فرمایا کہ جاکر اس شخص سے
کہدے کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے ہین آنحضرت کی وفات کو ابھی سے تم لوگ آداب
جناب رسالت کو بھول گئے نہین ڈرتے ہو اس بات سے کہ آواز کھونٹی گاڑنے کی بشنوم شریف

مین پہنچتی ہے مبادا کہ ناگوار خاطر شریف ہو اور اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ بعد وفات جناب
نبوت کو سیدنا و مولانا علی مرتضی علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے دروازہ نکال ڈالا اور
اوسکی جگھہ پردہ کپڑے کا قائم کیا ایک شخص نے سوال کیا جناب امیر سے کہ آپ نے
دروازہ حجرہ کا کیون نکال ڈالا فرمایا آپ نے کہ قریب اس مقام کے اللہ کا محبوب استراحت
فرماتا ہے ڈرا مین اس سے کہ مبادا آواز دروازہ کھلنے کی سمع شریف مین پہنچے اور
خاطر نازک پر گران ہو اسواسطے مینے دروازہ نکال ڈالا اب سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت
صحابہ کیسا سنبھلا کرتے تھے آنحضرت کو اب کوئی یہ خیال کرے کہ آخر عالم ظہو دنیا مین
بھی آنحضرت حضرت جناب امیر کے حجرہ کے قریب تشریف رکھتے تھے اوسوقت کیون
نہ جناب امیر نے دروازہ نکالا جواب اوسکا یہ ہے کہ ظہور جناب رسالت عالم دنیا مین بار
عام تھا آنحضرت کا جسوقت حاکم رعایا پرور دربار عام کرتا ہے اوسوقت ہر ایک مقرب
عرض معروض کر لیتا ہے اور جب وہی حاکم تخلیہ کرتا ہے واسطے اپنی آسائش کے اوسوقت
ہر شخص مقرب بھی ڈرتا ہے عرض وغیرہ کرنے سے کہ اوسوقت مزاج سلطان آسائش
اور لذائذ کیطرف متوجہ ہوتا ہے اسیوجہ سے وقت تخلیہ جناب رسول کریم کے صحابہ
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین زیادہ تر لحاظ آداب حضور کا کرتے تھے چنانچہ
مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ اپنی عہد خلافت مین درہ اپنے پاس
رکھتے تھے جب کوئی شخص باواز بلند مسجد نبوی مین کلام کرتا تھا آپ درہ سے مارتے تھے اور
فرماتے تھے اللہ تعالے فرماتا ہے لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی یعنی نہ بلند کرو
اپنی آوازونکو آواز نبی پر اور نیز اثبات حیات رسول کریم مین ایک روایت مدارج
وغیرہ معتبر کتابون مین لکھی ہے کہ سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کہ اجلہ تابعین اور

فقہائے مدینہ سے ہین فرماتے ہین کہ جب لشکر یزید پلید علیہ ما یستحقہ بعد شہادت ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ مین پہنچا اور اوس شہر پاک کو کہ صدہا حدیث
جسکے فضل مین وارد ہین غارت کیا اور صحابہ رسول کریم کو درون حرم نبوی کے
اون ظالمان بیدین نے قتل کیا چنانچہ اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ حرم شریف کے
نابدانون سے خون صحابہ کرام بہتا تھا جسقدر اہل حق باقی رہے تھے وہ حفظ جان کیواسطے
نکل گئے غدارون نے دیار حبیب کریم پر قبضہ کیا اور حرم نبوی کے ساتھ بہت بے ادبیان
کین غضب کرے اللہ تعالے اون پر حضرت سعید فرماتے ہین کہ مین نابینا تھا
کہین جا نسکا سخت پریشان ہوا آخر کار خیال مین آیا کہ روضہ مقدسہ نبی کریم مین
کہ دارین مین ہمارا ملجا ہے پناہ لینا چاہیے اور مین نے روضہ شریف مین پناہ لی مگر
مجھکو خیال اسبات کا تھا کہ یہ لوگ جو اسوقت قابض اور متصرف ہین غدار اور دشمن
خدا ہین انکو نماز سے کیا کام اور مین نابینا ہون نماز کیوقت کو کیونکر پہچانونگا مین اسی
فکر مین تھا کہ نماز کا وقت آیا سنا مین نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر شریف مین
اذان کہی اور اقامت فرما کر ارکان نماز ادا فرمائے پس مین نے بھی نماز پڑھی تین شب
روز راوی کہتے ہین کہ مین روضہ مقدسہ مین پناہ گزین رہا نماز پنجگانہ کیوقت ہر روز
اسیطرح مین آواز آنحضرت کے اذان اور اقامت کی سنتا تھا اور اوسیکے موافق
نماز پڑہتا تھا کوئی شک نہین ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم قبر شریف مین
زندہ ہین اور سنتے ہین اور دیکھتے ہین اور کیونکر نہو شان رسول کریم یہ ہے کہ اللہ تعالے
آپ کو خطاب مین فرماتا ہے وللآخرۃ خیر لک من الاولی یعنی تمہارا آخر اول سے
اچھا ہے بعض مفسرین نے آخر سے مراد عالم آخرت لیا ہے اور اول سے دنیا اور وہ

فرماتے ہین کہ یہ عالم چونکہ تنگ ہے اور فضائل اور کمالات نبی کریم نامحدود پس اس
عالم مین اونکا ظہور کامل طور پر نہین ہوسکتا تھا لہذا اللہ تعالے جلشانہ نے ظہور
اسکا کماحقہ عالم آخرت کیواسطے اوٹھا رکھا ہے کہ وہ عالم شرح اور بسط کا ہے
ایسا کہ اللہ تعالے کی لقا اوسوقت حاصل ہوگی پس اوسیوقت مین فضائل اور کمالات
آنحضرت کماحقہ ظاہر ہون گے اور بڑائی آنحضرت کی تمام خلق کو معلوم ہوگی اور بعضے
مفسرین فرماتے ہین کہ نبی کریم پر اللہ کا فضل بیحد ہے وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا
اسپر شاہد ہے اور عطاے الہی بھی نسبت آنحضرت کے بے انتہا ہے آیہ کریمہ اِنَّا
اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اس مدعا کو ثابت کرتی ہے پس جب فضل اور عطاے الہی دونون
بیحد ہوئے تو ہر لحظہ اور ہر ساعت نبی کریم کو ترقی ہے اور مدارج رفعت نبی کریم بڑہتے
جاتے ہین اسصورت مین ہر ساعت جو گذرجاتی ہے ساعت آیندہ کہ ساعت گذشتنی
نسبت سے آخر ہے آنحضرت کے حق مین بہتر ہے پس جو معنی اس آیہ شریف کے لیجاوین
اوس سے یہ امر قطعی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقی ہے
ہر صفت مین نہ کمی ہیں بالیقین وفات شریف سے آنحضرت کا کچھہ گھٹ نہین سکتا بلکہ
بڑہنا چاہیے اور نبی کریم حیات دنیا مین سنتے تھے وہ جسے ہم لوگ سن نہین سکتے اور دیکھتے تھے
وہ جسے ہم دیکھہ نہین سکتے سنتے تھے آپ اطیط سماوات اور دیکھتے تھے قریب و بعید یکساں
تو اب اسمین بھی ترقی ہونا چاہیے اسیوجہہ سے فرمایا ہے نبی کریم نے کہ سنتا ہون مین
صلوۃ اہل محبت کو اور اونکو پہچانتا ہون اور جسطرح سے آنحضرت سنتے ہین صلوۃ اہل محبت کو
اوسیطرح سنتے ہین اہل خلوص کی عرض حاجت کو اور اونکی اعانت فرماتے ہین اور

کتاب اللہ سے ثابت ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا یعنی جب گناہ ہو مسلمانونسی اور آوین تمہاری پاس اور استغفار کرین خود اور دعائے مغفرت کرے اونکی واسطے اونکا رسول تو البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا اس آیہ شریف مین صراحتا اللہ تعالے نے ہمکو جھکایا نبی کریم کیطرف کہ حکم فرمایا وقت صدور گناہ کے حاضر ہو رسول کے پاس اور اوس سے دعائے مغفرت کراؤ تو ہم بخشین پس اب وہ لوگ جو اللہ کے حضور مین وسیلہ رسول پیش کرنیسے انکار کرتے ہین اور یہ حجت لاتے ہین کہ جب اللہ تعالے خود سنتا اور دیکھتا ہی تو ہمکو اوسکے حضور مین وسیلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے ذرا غور کرین یہ قیاس کرنا ہے بمقابلہ نص کے اور یہ کفر ہے اور اول ایسا قول شیطان نے کہا ہے جب اللہ تعالی نے حکم دیا آدم کو سجدہ کرنیکا تو اوسنے اس حکم کو نمانا اور قیاس کیا کہ مین آدم سے اچھا ہون تم اوسکو مٹی سے بنایا اور مین آگ سے بنا ہون پس ایسی قیاس نے اوسکو ملعون کیا نعوذ باللہ من ذالک خدا پرستی اسی کا نام ہے کہ جو اللہ تعالے حکم دے اوسکو بندہ بجالاوے اللہ تعالے نے ہمکو بیت اللہ کی سمت کہ ایک مکان پتھر اور چونہ کا بنا ہے سجدہ کرنیکا حکم دیا اگر کوئی اس حکم کو نمانے قطعی کافر ہے اور اگر کعبہ کو معبود جانکر سجدہ کرے تو بھی مشرک ہے خدا پرستی کیا ہے کہ کعبہ کو سجدہ کرے یہ سمجھکر کہ اللہ کا سجدہ کرتا ہون اوسی حکم سی کعبہ کی سمت پر اسیطرح نبی کریم سے اعانت طلب کرنا اور آپکو وسیلہ کرنا جناب الٰہی مین یہ سمجھکر چاہیے کہ اوسکا حکم ہے ورنہ وہ قادر ہے بلا وسیلہ دینے پر اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت سے کہ آیہ کریمہ ولو انھم اذ ظلموا نازل ہوئی تھی وقت صدور گناہ کے حضرت کیخدمت بابرکت مین حاضر ہوکر آپسے دعا کراتے تھے اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے اور اونکی تسکین کر دیتے تھے کہ اللہ تعالی
نے میری دعا قبول کی اور گناہ تمہارا بخشا۔ یا شیخ محدث دہلوی نے فرمایا ہی کہ تفسیر
مدارک مین اسی آیہ کریمہ کے تحت مین لکھا ہے کہ ایک اعرابی مسجد شریف
حضرت نبوت مین حاضر ہوا اور روضہ مطہرہ کے سامنے اوسنے کھڑے ہوکر موافق
آداب زیارت کے سلام بحضور جناب رسالت پیش کیا اور بعد سلام کے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور آیہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ آخر تک پڑھی اور
بعد اوسکے کہا کہ مجھسے گناہ ہوا ہے اسواسطے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون کہ آپ دعای
مغفرت کرین اور یہ شعر پڑھے

یا خیر من دفنت فی الترب اعظمه	فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه	فیه العفاف وفیه الجود والکرم

چونکہ وہ محبت مین سچا تھا اور عقیدہ مین پکا یہ عرض کرتے ہی بے اختیار رو دیا یہانتک
کہ روتے روتے گر پڑا اسکا گریہ کا دریا سے رحمت محمدی جوش مین آیا اور روضہ مقدسہ
مین سے آواز آئی کہ اے شخص مینے تیرے واسطے دعا کی اور اللہ تعالے نے قبول فرمائی
اور گناہ تیرے بخشدئے سب حاضرین مسجد نے یہ آواز سنی مبارک ہو تمکو اے گروہ
اہل اسلام کہ ہمارے سردار آجتک ہماری طرف کمال رحمت سے متوجہ ہین اور دروازے
آپ کے فیض کے امت پر کھلے ہین اودھر سے عنایت مین اور دینے مین کمی نہین ہے
مگر صد حیف کہ ہمکو مانگنا نہین آتا اور ہم سے متوجہ نہین ہوا جاتا آنحضرت تو وہ رحمۃ للعالمین
ہین اور ایسے کریم ہین کہ طالب کو محروم چھوڑتے ہی نہین اور نہ سائل کے سوال کو
رد کرتے ہین ایک چوب خشک آپکی درد جدائیسے چلا رو دیا فوراً آنحضرت نے اپنی فیضان

اونکو مالا مال کردیا چنانچہ روایت ہے کہ مسجد شریف مین محراب النبی کے متصل ایک
ستون تھا خشک کا نبی کریم اوس سے تکیہ لگا کر خطبہ پڑھتے اور وعظ فرماتے تھے
صحابہ نے کہ دل و جان سے عاشق تھے آنحضرت کے باہم مشورہ کیا کہ حضرت کو کھڑے ہو کر
وعظ فرمانے مین تکلیف ہوتی ہے ایسی تدبیر ہو کہ حضرت کو تکلیف بھی کھڑے ہونیکی نہو
اور ہم بھی زیارت سے مشرف ہون الغرض منبر شریف بنایا اور مسجد شریف مین
رکھا حضور نے منبر پر جلوس فرمایا اور بیان وعظ اور نصائح مین مشغول ہوئے ناگاہ وہ
ستون کہ برکت مجاورت نبی مختار سے مرتبہ محبت مین انسانون پر شرف لے گیا تھا
غم فراق آنحضرت سے رو دیا

استن حنانہ از ہجر رسول — نالہ میکرد ہمچو ارباب عقول
در میان مجلس وعظ آنچنان — کز وے آگہ گشت ہم پیر و جوان
در تحیر ماندہ اصحاب رسول — کز چہ مینالد ستون با عرض و طول

نبی کریم فرط رحمت سے اوس لحنتہ کے گریہ وزاری ملاحظہ فرماکر منبر پر سے اوترے کمال شفقت سے
اوس کو صدر سے فرمایا

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون — گفت جانم از فراقت گشت خون
از فراق تو مرا چون سوخت جان — چون ننالم بے تو اے جان جہان
مسندت من بودم از من تافتی — بر سر منبر تو مسند ساختی

جواب مین اوسکے حضور نے ارشاد کیا کہ اگر تجھکو منظور ہو تو اللہ تعالے تجھکو ایک درخت
[illegible] کہ تمام عالم تجھسے نفع اوٹھاوے اور اگر تیری مرضی ہو تو اللہ تعالے تجھکو جنت کا
[illegible] تو ستون [illegible] ہے اوس ستون کو فیضان جناب رسالت

وہ عقل کامل عطا ہوئی تھی کہ اونسنے عرض کیا

بشنو ای غافل کم از چوبی مباش	گفت آن خواہم کہ دایم شد بقاش

پس آنحضرت نے جب عرض اوسکی سنی کہ یہ دلدادہ ہمت عالی سے وہ چاہتا ہے جسکو دائمی بقا ہے فوراً مسجد شریف مین محراب النبی کے پشت پر اوسکو دفن کردیا اور اوس سے وعدہ کرلیا کہ قیامت کے روز میری امت کے انسانون مین تیرا حشر ہوگا اور اپنے ساتھ تجھکو جنت مین لیجاؤنگا مروی ہے کہ حضرت امام الائمہ حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ اکثر اپنی محفل وعظ مین اس روایت کو فرماتے تھے اور وقت بیان کر روتے تھے اور مسلمانونسے کہتے تھے کہ اے لوگو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک چوب خشک سے تو کم نہو اسے عاشقان جمال احمدی خیال کرو جس کریم نے چوب خشک کے سوال کو رد نکیا اور مرتبہ انسانیت کاملہ اپنے فضل سے اوسکو دیدیا اگر ہم انسان ہوکر اوس سے مانگینگے تو کیونکر محروم رہینگے اور عرض حاجت اپنے آقا سے نکرنا بھی ایک سخت محرومی ہے گو وہ خلوص اور محبت نہو تاہم حضور مین عرض تو کرنا چاہیے اشعار

ما لعجزی سواک مستندی	یا حبیب الاله خذ بیدی
ثم وا ذیلکم اسیلی المدد	استغیثوا الغایض مضطر
گل نظارہ کو آنکھون اوٹھاتی جاتے	دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
وہ جیان جیب گریبانکی اوڑاتی جاتی	دشت یثرب مین تیرے ناقہ کے پیچھے پیچھے
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے	کامنی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے

اور ذات بابرکات جناب سرور کائنات کو اللہ کے حضور مین وسیلہ کرنیسے قرب الہی بلاشبہہ حاصل ہوتا ہے اللہ تعالے جلشانہ قرآن مجید مین فرماتا ہے

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ اے ایمان والو
تقویٰ کرو اور ڈھونڈو اللہ کیطرف وسیلہ اور جہد کرو اللہ کی راہ مین وسیلہ سے مراد ایمان نہیں
ہوسکتا کیونکہ وہ مخاطبین مین موجود تھا اسکے ڈھونڈنیکی کیا حاجت ہی اور عبادت بھی وسیلہ
نہین ہوسکتی کیونکہ اتقوا موجود ہے اور اوسپر وابتغوا الیہ الوسیلۃ کو عطف کیا ہے
موافق قاعدہ نحو کے معطوف اور معطوف علیہ ذات مین جدا ہوتے ہین اور حکم میں
ایک پس اب تقویٰ وسیلہ نہین ہوسکتا اور جہد فی سبیل اللہ بھی اسی قاعدہ سے
وسیلہ نہین ہوسکتا اسصورتین وسیلہ سے مراد تعلق کرنا ہے ذات کامل الصفات
سید موجودات سے کہ وہ وسیلہ ہے اللہ سے تعلق حاصل ہونیکا جیساکہ علماء محققین نے
اسکے معنی مین فرمایا ہے اور بعضے لوگ جو مراتب سید الانبیا سے واقف نہین ہین
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ کرنیسے انکار کرتے ہین اور یہ دلیل لاتے ہین
کہ کفار بھی اپنی باطل معبودونکو خالق نہین سمجھتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ وہ ہمارے شفیع اور
وسیلہ ہین حضور خالق ہین اور اسی سبب سے وہ کافر ہوئے اور اونکا اس قول کی
اللہ تعالےٰ نے کلام قدیم مین جابجا خبر دی ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ حضور جناب
احدیت مین شفیع اور وسیلہ ہونا انبیاء علیہم السلام کی شان ہے جو اللہ کے خاص اور برگزیدہ
بندہ ہین اور اللہ تعالےٰ نے اونکو ہماری ہدایت کا وسیلہ خود کیا ہے بمقتضائے اپنی
حکمت بالغہ کے ورنہ وہ خود قادر ہے بلا وسیلہ انبیا ہدایت کرنے پر پس وسیلہ و شفیع
ہونا بحضور جناب ایزدی صفات انبیا علیہم السلام اور متبعین اور متعلقین خلص
انبیا سے ہے ایسے صفات کو جو مقربین خاص حضرت الوہیت کیواسطے سزاوار
ہین چونکہ کفار نے اپنی باطل معبودون کی نسبت کہ اعداء اللہ ہین بوہم اعتقاد کیا

امداد اسی سبب سے ہے اور بی سے اونکو کافر کیا اسیطرح بہت سے امور ہین کہ غیر خدا کی ساتھہ
وہ امر کہ جیسے کفر کا اطلاق کتاب اللہ مین وارد ہے اور وہی امر نسبت نبی کے کرنا خود
قرآن مجید سے ثابت ہے جیساکہ اللہ تعالے جلشانہ نے قرآن مجید مین غیر خدا کو
ولی ٹھہرانیکو کفر مین داخل کیا ہے اور باوجود اسکی اوسی کتاب مین فرمایا ہے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ یعنی تمہارا ولی اللہ ہے اور اللہ کا رسول پس ثابت ہوگیا کہ نبی
غیر خدا نہین ہے بلکہ اسکا قرب اور نیابت خدا کے وہ مرتبہ نبی کو حاصل ہے کہ جو فعل
اوسکے ساتھہ کیا جاویگا وہ گویا اللہ تعالے کیطرف رجوع کرجاویگا اللہ تعالے خود آیۃ
بیعت مین اپنے حبیب کریم کے خطاب مین فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ
اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یعنی جنہون نے تمہاری بیعت کی اے محمد اونہون نے اللہ ہی کی بیعت کی
اللہ تعالے کا ہاتھ ہے اونکے ہاتھون پر جب رسول کریم کو اسدرجہ تقرب الہی حاصل ہے
کہ خود سکی بیعت کو اللہ تعالے اپنی بیعت فرماتا ہے اور آپکے دست مبارک کو اپنا ہاتھہ
ارشاد کرتا ہے تو استعانت نبی کریم سے کرنا اور حضور کے وسیلہ سے اللہ تعالے سے
دعا مانگنا کیونکر منع ہوسکتا ہے اس دلیل سے کہ یہی فعل کفار اپنے باطل معبودونکی ساتھ
کرتے تھے مصرعہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✦ کہان وہ دشمن خدا کے
اور کہان یہ محبوب اللہ تعالے کے دونون کیواسطے ایک حکم نہین ہوسکتا اور دلیل
واضح اس مدعا پر حدیث جناب رسالت اور آثار صحابہ ہین جو کتب معتبرہ حدیث مین
مروی ہین کہ اونسے نبی اور مقربان نبی کو جناب الہی مین وسیلہ کرنا ثابت ہے چنانچہ منجملہ
اوسکے دو ایک روایتین بیان کیجاتی ہین اور اسیقدر واسطے ثبوت مدعا کے اہل انصاف کے
نزدیک کافی اور وافی ہے چونکہ منکران شفاعت شفیع المذنبین ووسیلہ سید المرسلین

علیہ الصلوۃ و التسلیم متبع ہین شیخ نجد کے لہذا اونکی تردید کیواسطے وہی حدیث بیان
کیجاتی ہے جو علما خیر البلاد مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً نے رسالہ تردید اقوال باطلہ
شیخ نجدیہ مین تحریر فرمائی ہے اور رد تحفۃ الاحباب مین وقت حاجت کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف توجہ کرنیکے اثبات مین لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مروی ہے حضرت
عثمان ابن حنیف سے رضی اللہ تعالے عنہ کہ ایک روز ایک نابینا حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین
چاہتا ہون کہ آپکی وسیلہ سے اللہ تعالے مجھکو بینا کردے پس نبی کریم نے اونکی عرض کو
قبول کیا اور ارشاد فرمایا کہ جاکر وضو کر اور دو رکعت نماز پڑھ اور یہ دعا مانگ اللھم انی
اسالك واتوجہ الیك بنبیك محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی فی
حاجتی ھذہ لتقضے لی اللھم فشفعہ فی مطلب اس دعا کا صاف یہ ہے کہ اے
اللہ مین تجھسے سوال کرتا ہون اور متوجہ ہوتا ہون تیریطرف بوسیلہ تیرے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نبی رحمت ہین اور یا محمد مین آپکو ذریعہ اور وسیلہ کرتا ہون
اللہ تعالے کے حضور مین اپنی اس حاجت کیواسطے کہ اللہ تعالے اسکو پورا کرے
راوی کہتے ہین کہ وہ شخص باہر گیا اور ہنوز ہم لوگ مجلس سے متفرق نہوے تھے اور
محفل برخاست ہونے نپائی تھی کہ وہ نابینا حاضر ہوئے اونکی دونون آنکھین روشن تھین
گویا کہ کوئی عارضہ ہی اونکی آنکھون مین نہ تھا اس روایت صحیحہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اللہ تعالے کے حضور مین وسیلہ کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعانت
چاہنا دونون امر کماحقہ ثابت ہوگئے اب انکار اسکا کرنا اللہ اور رسول کے حکم سے
منکر ہونا اور انحراف کرنا ہے نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالے نے ایسے ہی لوگونکی نسبت مین

فرمایا ہے وَمَن یَّعصِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَد ضَلَّ ضَلٰلاً مُّبِیناً یعنی جسنے عصیان کیا اللہ کا
اور اوسکے رسول کا پس تحقیق گمراہ ہوگیا کھلی ہوئی گمراہی کرکے اور اسی امر کی مثبت
ایک حدیث صحیح بخاری شریف کی کتاب الصلوٰۃ باب استسقا مین مروی ہے اور وہ
یہ ہے کہ سیدنا حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ واسطے نماز استسقا کے باہر نکلے
اور حضرت سیدنا عباس ابن عبد المطلب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی
آگے کیا اور دعا کی کہ اے اللہ جب ہم پر کچھہ بلا نازل ہوتی تھی تو ہم تیرے حضور مین
وسیلہ کرتے تھے تیرے رسول کریم کو اب چونکہ آپ نے پردہ کیا لہذا اب ہم عم مکرم
آنحضرت کو تیرے حضور مین وسیلہ کرتے ہین کہ اس وسیلہ سے بارش رحمت فرما خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے یہ امر بہی ثابت ہوگیا کہ جو مقربین جناب
رسالت ہین اونکو بہی اللہ تعالے کے حضور مین وسیلہ کرنا درست ہے چہ جای ذات پاک
جناب رسالت اور یہ مضمون بہی ثابت ہوا کہ حضرات خلفاے نبی کریم کو کسقدر حفظ
مراتب اہل قرابت رسول مقبول تہا اور کیسا اونکو معظم جانتے تھے اور کس رتبہ اونکا
آداب کرتے تھے کوئی شک نہین کہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کو سیدنا
عباس رضی اللہ تعالے عنہ پر ہر طرح سے فضل تہا مگر چونکہ ایک فضل جزئی قرابت
قریبہ نبی کریم اونکو حاصل تہا لہذا اونکو وسیلہ کیا پس اب ہم لوگون کو امت محمدی کی
اولیاء اللہ کو کہ ہر طرح سے ہم پر فضل رکھتے ہین اور قربت نبی کریم صوری اور معنوی اونکو
حاصل ہے اللہ تعالے کے حضور مین وسیلہ کرنا سنت ہوا اسواسطے کہ سنت خلیفہ
عین سنت حضرت نبوت ہے بمفہوم حدیث شریف علیکم بسنتی وسنۃ
خلفاء الراشدین اور فرمایا ہے بعض اولیاء اللہ نے اسی بحث مین کہ جب ہم کو

اللہ تعالے نے اپنی ہستی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج کیا یعنی نور آنحضرت سے ہمکو خلق کیا تو اب بلا وسیلہ رسول کریم ہرگز کوئی مرتبہ اللہ کے قرب کا ہمکو حاصل نہین ہو سکتا اور یہی تعلیم فرمایا ہے انبیا علیہم السلام نے چنانچہ مروی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے وقت وفات شریف کے وصیت کی تہی حضرت شیث علیہ السلام کو کہ اے شیث اپنی اولاد سے وصیت کرنا کہ جس کسیکو اللہ کے ساتھہ محبت کرنا منظور ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے بغیر اس وسیلہ کے اللہ کی محبت حاصل نہین ہو سکتی چنانچہ اسیکے مطابق تمامی انبیا علیہم السلام اپنی امتونکو نصیحت فرماتے رہے اور مدارج النبوت مین ہے کہ وحی کی اللہ تعالے نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام پر کہ اے موسی دوست رکھتا ہے تو کہ مین ایسی چیز تجکو تعلیم کرون کہ جسکی وجہ سے تجکو میرا ایسا قرب حاصل ہو جیسا وقت کلام کرنیکے لفظ کو زبان سے قرب ہوتا ہے موسی علیہ السلام چونکہ اللہ تعالے کے سچے عاشقون مین تہے عرض کی کہ اے اللہ جلد مجھکو وہ چیز تعلیم فرما ارشاد ہوا کہ دس مرتبہ ہمارے حبیب محمد الرسول اللہ پر درود پڑہو تو یہ مرتبہ قرب عنایت کرین جب انبیا علیہم السلام کو وسیلہ آنحضرت کی ضرورت ہو تو ہمکو بدرجہ اولی ہے ہمارا تو ایمان بہی بے آنحضرت کو وسیلہ کے نہین ہوتا ہے اگر کوئی کروڑہا مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے گا تو مومن نہوگا سب کفار بہی اسکے قائل ہین جب تک محمد الرسول اللہ کو ساتھہ تصدیق دل کے زبان سے نہ کہیگا مدارج مین مروی ہے حضرت الوہیت نے سیدنا موسی سے فرمایا کہ اگر کوئی میری وحدانیت کا قائل ہوا اور انکار کرے احمد کی رسالت کا وہ جہنمی ہے اور حضور کی ذات پاک ایسی وسیلہ فلاح اور نجات ہے کہ آپکی نام شریف کی برکت سے لوگ عذاب خدا سے رہائی پاوینگے آخرت مین اور فلاح پاتے ہین اور برکت حاصل کرتے ہین دنیا مین چنانچہ مروی ہے

فضیلت رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین

سیدنا علی مرتضیٰ علیہ السلام سے کہ جس گھر مین محمد کے نام کا آدمی رہتا ہے اوس گھر مین رحمت اور برکت ہوتی ہے اور جس دسترخوان پر محمد کے نام کا آدمی کھانا کھاتا ہے اوس کھانیمیں اللہ تعالے برکت کرتا ہے اور جس لشکر مین اس نام کا آدمی ہوتا ہے اوس لشکر کو اللہ تعالے نصرت دیتا ہے اور حدیث مین مروی ہے کہ قیامت کی روز اللہ تعالے کیطرف سے ندا ہوگی کہ آج کے دن جو لوگ کہ موسوم ہین ساتھ اسم محمد اور احمد کے اہل حشر سے علیحدہ ہوجاوین اسواسطے کہ اللہ تعالے نے عہد کیا ہے اپنے نفس سے کہ جسکا نام مین یہ اسم ہونگا اللہ تعالے اوسپر عذاب نکریگا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ دو شخص ہونگے میری امت سے قیامت کے دن کہ اونکی نامۂ اعمال مین کوئی نیکی نہوگی اور اللہ تعالے اونکو حکم دیگا کہ جنت مین داخل ہو وہ عرض کرینگے کہ اے اللہ تو نے اپنے فضل اور کرم سے ہمکو بخشا حالانکہ ہمارے نامۂ اعمال مین کوئی نیکی نہ تھی لیکن یہ تو ارشاد فرما کہ یہ کسکی جزا ہے ارشاد ہوگا کہ تمہارے نام مین لفظ محمد کی داخل تھی اور ہمنے عہد کیا ہے اپنے نفس سے کہ جو اس نام کو ساتھ موسوم ہوگا اوسپر عذاب نکرینگے لہذا تمکو چھوڑ دیا اسی سے صاحب قصیدہ بردہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین شعر فان لی ذمۃ منہ بتسمیتی ✤ محمدا وھو اوفی الخلق بالذمم ✤ یعنی میرے واسطے ذمہ داری آنحضرت کی ہے بسبب موسوم ہونیکی ساتھ اسم محمد کے اور وہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے وفا کرنیوالے عہد کے ہین تمام خلق سے پس جب نام شریف وسیلہ نجات ہے تو ذات پاک حضرت نبوت کے وسیلہ نجات ہونیمیں کیا شک ہے بقول مولانا جامی

چو نام اینست نام آور چہ باشد ✤ حکرم تر بود از ہر چہ باشد

اور جسطرح سے نام شریف وسیلہ ہے حصول فلاح اور نجات کا دارین مین اسیطرح

محبت رسول کریم اللہ تعالے کی تقرب حاصل کرنیکا سبب ہے قدیم سے چنانچہ مروی ہے
کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد مین ایک شخص تھا بڑا فاسق اور بدکار اوسکی بدافعالیکی
وجہ سے حضرت شیث علیہ السلام نے اوسکو اپنے گہوڑیکا چاکر مقرر کیا تھا جب وہ مر گیا
شیث علیہ السلام پر وحی ہوئی کہ تمہارے اصطبل مین ہمارا ایک دوست مر گیا ہے اوسکی
تجہیز اور تکفین اچھی طرح سے کرو جب شیث علیہ السلام بامر الہی وہان گئے تو دیکہا کہ وہ
شخص مر گیا ہے اور جبرئیل علیہ السلام اوسکو گود مین لیے بیٹھے ہین پوچھا حضرت شیث ع
نے جبرئیل علیہ السلام سے کہ یہ شخص تو بڑا بدکار تھا یہ مرتبہ اسکو کیونکر ملا اونہون نے کہا
کہ مین اس راز سے واقف نہین ہون مجھکو بہی حکم ہوا کہ فلان مقام پر میرا ایک دوست
مر گیا ہے اوسکی لاش کی حفاظت کرین واسطے تعمیل حکم کے حاضر ہوا الغرض شیث
علیہ السلام نے اوسکی تجہیز و تکفین کی بعد وقت خاص مین جناب الہی مین عرض کیا
کہ تو نے فلان بندیکو باوجود اسقدر گنہگار ہونیکے یہ مرتبہ قرب کیونکر دیا ارشاد ہوا کہ
اے شیث ع گو یہ بدکار تہا لیکن ایکمرتبہ اسنے آدم ع کی زبانسے فضائل ہمارے حبیب
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے تھے اونکی ساتھہ اسکو محبت ہوگئی تہی اسوجہ
سے یہ مرتبہ اسکو ہمنے دیا اور کتب حدیث مین مروی ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشق کامل تھے وہ نہایت درجہ ضعیف ہوگئے تھے
اور رنگ اونکا زرد ہوگیا تہا ایکمرتبہ نبی کریم نے اونسے پوچھا کہ کیا کچھہ تو علیل ہے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ نہین فرمایا پہر اسقدر نحیف کیون ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
حال میرا یہ ہے کہ جب آپ کی حضور سے جدا ہوتا ہون تو دل میرا مضطرب ہوتا ہی
جہانتک ممکن ہوتا ہے دلکو بہلاتا ہون اور جب تسکین نہین ہوتی تو حاضر ہوکر

آپکو دیکھہ لیتا ہون اب چند روز سے یہ خیال مجھکو پیدا ہوا ہے کہ دنیا عالم فانی ہے
یہان کسیکو بقا نہین حضور بہی ایک روز پردہ کرینگے اور مین بہی مرونگا اگر اوس عالم مین
اللہ تعالے نے مجھکو بخشش بہی دیا تو مین مقام امت مین ہونگا اور آپ مقام محبوبیت
مین وہان کیونکر آپ کو دیکھونگا یہ خیال مجھکو ہلاک کئے دیتا ہے نبی کریم نے ارشاد کیا
انت مع من احببت تو اوسیکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہو اور اللہ تعالی نے
اوسیوقت قرآن مجید مین یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی أُولَـٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم
مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَفِيقًا یعنی
یہ لوگ ساتھی ہین اون لوگون کے جنپر اللہ تعالے نے نعمت کی یعنے انبیا اور
صدیقین او شہدا اور صالحین سے اور اچھے ہین یہ لوگ از روے رفیق کے دیکھو
محبان نبی کریم کی کسطرح اللہ تعالے دلجوئی کرتا ہے اور کیسے مراتب اعلی اونکے واسطے ثابت
فرماتا ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ ایک صحابی نے جناب رحمۃ اللعالمین سے پوچھا
کہ یا نبی اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ کیا توشہ تمنے جمع کیا ہے قیامت
کیواسطے جو قیامت کو پوچھتے ہو عرض کیا اونہون نے یا رسول اللہ میرے پاس
کوئی توشہ نہین ہے بجز اسکے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ محبت رکھتا ہون
آنحضرت نے جواب مین فرمایا المرء مع من احب آدمی اوسیکے ساتھ ہے جسکے ساتھ اوسکو
محبت ہے پس محبت نبی کریم وہ دولت عظمی ہے کہ جسکے وسیلہ سے اللہ اور رسول کا
قرب حاصل ہوتا ہے اس سے بڑہکر اور کیا نعمت ہوگی اور جو فعل کہ بمحبت رسول اللہ
سے آدمی کرتا ہے وہ فعل بہی باعث نجات ہوتا ہے چنانچہ کہا ہے شیخ القرا حافظ
ابوالخیر بن جزری نے کہ بعض صحابہ نے ابولہب کو بعد مرنیکے خواب مین دیکھا پوچھا

تیرا کیا حال ہے جواب دیا اوسنے کہ آگ مین جلتا ہون مگر ہر شب دوشنبہ کو عذاب مین
تخفیف پاتا ہون اور ان دونون اونگلیونکی گہائیون سے کچہہ نکلتا ہے کہ اوسکو چوس کر
تسکین لیتا ہون اور یہ سب اسوجہہ سے ہے کہ جب پیدا ہوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خبر دی مجھکو ثویبہ نے اونکی ولادت کی پس آزاد کر دیا مینے اوسکو خوشی ولادت آنحضرت سے
جب ایسا کافر بسبب خوشی ولادت شریف کے ہر شب دوشنبہ کو تخفیف عذاب سے
پاوے اور سیرابی پیاس سے حاصل کرے تو سمجھنا چاہیے کہ کیا کچھ لذائذ امت محمدی کا
سواحد مسلم پاویگا جب خوشی کریگا حضرت کے ولادت باسعادت کی اور خرچ کریگا حسب
مقدور اپنے بسبب محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم عمر میرے کی کہ خوامخواہ
جزا اوسکی یہ ہے کہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالے اپنے فضل سے جنات نعیم مین اور
ایسا ہی ذکر کیا ہے حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی نے اور سوا اس کے
اور بہی ائمہ حدیث نے اس روایت کو لکہا ہے اور اسمین ایک مضمون اور قابل
غور ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بے نیت خیر کے عمل کی جزا حشر مین نملے گی
یہانتک کہ جو لوگ نماز دکہانیکو خلق کے پڑہتے ہین یا دنیا مین نام کیواسطے سخاوت
کرتے ہین اونکی نامہ اعمال حسنات سے خالی ہونگے اور اسیواسطے اللہ تعالی قرآن مجید
مین فرماتا ہے وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا یعنی نہ شریک کرو اپنے رب کی عبادت مین
کسی کو یعنی عبادت خدا مین بجز اللہ تعالے کی رضامندی کے دوسری کوئی غرض نہو اور
ظاہر ہے کہ ابولہب نے جو ثویبہ کو حضرت کی ولادت کی خوشی مین آزاد کیا اسمین اوسکی
نیت کوئی خیر کی نہ تہی فقط آنحضرت کو اپنا بہتیجا سمجھکر اوسنے خوشی کی تہی کیونکہ جب اوسکو
حضرت کا رسول ہونا ثابت ہوا تو اوسنے آپسے وہ عداوت کی کہ تبت یدا اوسکی مذمت مین

نازل ہوئی پس باانیہمہ کہ اوسنے وہ خوشی اپنے تعلق سے کی تہی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے اللہ تعالے کے برگزیدہ اور محبوب ہین کہ ایسا فعل اتنے بڑے کافر کا بسبب ایک ادنا تعلق محبت آنحضرت کے اللہ تعالے نے قبول کرلیا اور اوسکو تخفیف عذابکی کی توجب مسلمان نبی کریم کو اللہ تعالے کی نعمت اپنے اوپر جانکر بہ نیت ادائے شکر نعمت الہی کی اور واسطے اظہار عظمت رسول کریم کے ایام ولادت شریف یعنی ماہ ربیع الاول مین خوشی کرینگے اور محافل میلاد وجناب رسالت مرتب کرینگے کہ جو ایک مجموعہ خیر ہے کیونکر ثواب عظیم نپاوینگے اور سوائے اسکے اور وجوہ سے بہی محفل میلاد شریف کا مستحسن ہونا ائمہ محدثین نے ثابت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر نے استخراج کی ہے واسطے اثبات محفل مولد شریف کے ایک اصل سنت سے اسطرح کہ کہا ہے اونہین حافظ ابن حجر نے کہ ظاہر ہوئی ہمکو اصل اس فعل کے اوس حدیث سے جو مروی ہے صحیحین مین اور وہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ منورہ مین پایا یہود کو کہ روزہ رکہتے تہے یوم عاشورہ کے سوال کیا اونسے آنحضرت نے کہا یہود نے کہ یہ وہ دن ہے کہ غرق کیا اللہ تعالے نے اسمین فرعون کو اور نجات دی موسی کو پس ہم روزہ رکہتے ہین اظہار شکر خدا کیواسطے پس فرمایا نبی کریم نے کہ ہم احق ہین ساتہہ موسے کے تمسے زیادہ پس خود روزہ رکہا نبی کریم نے اور حکم دیا امت کو صوم کا پس مستفاد ہوا اوس سے میلاد شریف کرنا واسطے شکر نعمت الہی کے بروز ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عود کرے وہ دن مسلمانونکو چاہیے کہ اوس دن مین انواع عبادات سے مثل صوم وصدقہ اور تلاوت کتاب اللہ کی تقرب خدا حاصل کرین کونسی نعمت بڑہکر ہے ظہور نبی کریم اور نبی رحمت سے خاص یوم ولادت باسعادت مین تلاش کرکے امور خیر کرنا

ماخذ انعقاد محفل میلاد شریف از سنت ثابت است

مثل محفل میلاد شریف کے سزاوار ہے تاکہ مطابقت کرے ساتھ قصہ موسی علیہ السلام کے روز عاشورہ میں اور فرمایا ہے امام جلال الدین سیوطی نے کہ ظاہر ہوئی مجھکو سوائے اوس وجہ کے جسکو ذکر کیا ہے حافظ ابن حجر نے احوال صوم عاشورہ سے ایک اصل اور اثبات محفل میلاد شریف کے اور وہ یہ ہے کہ روایت کیا بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا اپنا بعد نبوت کے حالانکہ وارد ہے کہ آپ کے جد امجد سیدنا عبد المطلب نے عقیقہ کیا تہا آپکا ولادت شریف کے ساتوین روز اور عقیقہ دوسری مرتبہ کرنا وارد نہین ہوا پس حمل کیا جاویگا دوبارہ عقیقہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات پر کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اظہار شکر کے بنا بر پیدا ہونے اپنے کے رحمۃ اللعالمین اور مشروع کرنے امت کے جیساکہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ درود پڑہتے تھے اپنے اوپر اسی راہ سے پس مستحب ہے ہمکو بہی اظہار شکر کا بنا بر ولادت شریف کے ساتھ جمع ہونے لوگون کے اور کہانا کہلانیکے اور مثل اسکے انواع خیرات اور خوشبو سے اور کہا شرح سنن ابن ماجہ مین کہ صواب اور صحیح یہ ہے کہ مجلس مولد شریف بدعت حسنہ ہے بشرطیکہ خالی ہو منکرات شرعی سے اور تیسرے دلیل تعین مولد شریف کی ایام ولادت باسعادت مین اور علمائے دین نے یہ فرمائی ہے کہ روایت کیا اسکو مسلم نے قتادۃ الانصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ پوچہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبب دوشنبہ کے روزہ کا فرمایا آنحضرت نے یہ وہ دن ہے کہ پیدا ہوا ہون مین اوسمین اور ظہور بعثت میرا اوسی روز مین ہوا ہے پس جب نبی کریم نے وقت عود کرنے یوم ولادت شریف کے بنا بر ادائے شکر ولادت کے خود اوس روز صوم مشروع کیا تو اب کیا کلام باقی رہگیا اثبات تعین میلاد شریف مین ہر روز ولادت شریف کے پس ایام

دربیان اثبات تعین میلاد شریف ایام ولادت باسعادت میں

ولادت مین انواع خیرات او مبرات سے تقرب الٰہی حاصل کرنا چاہیے اور ذکر جناب رسالت بھی انواع عبادات سے ہے کوئی شک نہین کہ ماہ ولادت اور یوم ولادت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا افضل ہے تمام ماہون سے اور تمام روزون سے جیسے آپ خود افضل ہین تمام مقربان خدا سے اور چوتہا نظیر اثبات تعین مولد شریف کا ایام ولادت مین یہ ہے کہ صلوات خمسہ اپنی اوقات مخصوصہ مین اگلے انبیا سے بطریق اتمل کیواسطے شکر حصول نعمات کے وقوع مین آئے اور اوسی تعداد رکعت کے ساتھ اوسی اوقات معینہ پر جناب احدیت نے اس امت پر نماز فرض فرمائی جیسا کہ ملا حسن چلپی نے ذخیرۃ العقبے حاشیہ شرح وقایہ مین لکہا ہے کہ فجر ایسی نماز ہے کہ پہلے سب سے پڑہا اوسکو آدم علیہ السلام نے جب اوتارے گئے جنت سے اور تاریک ہوئی دنیا کیہ لیارات نے اور نہین دیکہا تہا پہلے آدم علیہ السلام نے اوسکو پس بڑا خوف کہایا جب کہ ملنے لگی رات یعنی صبح شروع ہوئی نماز پڑہی دو رکعت اللہ تعالے کے شکر کیواسطے اول رکعت واسطے نجات کے تاریکی شب سے اور دوسری رکعت واسطے روشنی روز کے پس ہوا یہ سبب اوسکو دو رکعت ہونیکا اور فرض ہوئی ہم پر اور پہر دوسرے قول کے تحت مین لکہا کہ کہا گیا ہے کہ پہلے سب سے نماز پڑہی بعد دوپہر ڈہلنے دن کے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جبکہ مامور ہوئے اپنے فرزند اسمعیل ع کے ذبح پر یعنی بعد فراغ اسکام کے چار رکعت اول رکعت واسطے ذبح ہونے لڑکے کے غم کے دوسری واسطے شکر نزول فدیہ کے تیسری واسطے حصول شکر رضامندی اللہ تعالے جلشانہ کے کہ ندا فرمائی قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا چوتہی واسطے شکر صابر ہونے اپنے لڑکے اسمعیل علیہ السلام کے اور تہی یہ نماز ابراہیم علیہ السلام کیطرف سے نفل اور تحقیق فرض ہوئی ہم پر اور روایت ہے کہ پہلے سب سے نماز عصر کی پڑہی یونس علیہ السلام نے جب نجات

دی اونکو اللہ تعالے نے چار تاریکیون سے تاریکی زلہ اور تاریکی شب اور تاریکی آب اور
تاریکی بطن ماہی سے پس نماز پڑہی شکر کی نفل اور مامور ہوئے ہم اوسکی اور روایت کی
گئی ہے کہ پہلی سب سے نماز پڑہی مغرب کی نفل عیسے علیہ السلام نے جب مخاطب ہوئے
بخطاب أانت قلت للناس اتخذونی الی ایہ اور یہ خطاب تہا بعد غروب آفتاب کے
پس پہلی رکعت واسطے نفی معبودیت کی اپنے نفس سے دوسری نفی معبودیت کی اپنی ماں سے
اور تیسری واسطے اثبات معبودیت اللہ تعالے جلشانہ کی یعنی اس شکر مین کہ اللہ تعالی نے
دعوی معبودیت سے دونون کو بچایا اور معبودیت حق کو دلین سے راسخ کیا اور روایت ہی کہ پہلی
شب سے نماز عشا کی پڑہی حضرت موسی علیہ السلام نے جب نکلے شہر مدین سے اور بہولگئی
راہ اور پہنسے اپنی اور ہارون کی فکر مین اور ڈرے فرعون اور اوسکی قوم سے پہر نجات
دی اللہ تعالے نے ان چارون تردون سے اور ندا سنی اِنِّیٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ
اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى نماز پڑہی نفل چار رکعت اور ہم مامور ہوی اوسکی پس
ان روایات سے معلوم ہوا کہ جن اوقات پر انبیا علیہم السلام سے نسبت حصول نعما انکی
از راہ سرور واسطے ادائے شکر خدا کے جو عبادت وقوع مین آئی ہے وقت عود کرنے
اون اوقات معینہ کے وہی طریقہ عبادت بجالانا مطلوب شرعی اور مرغوب الہی ہے اور
ظاہر ہے کہ وقت ولادت شریف کے تمام عوالم مین کیا کچھہ چرچا ذکر ولادت پہیلا تہا پس
ذکر ولادت شریف ماہ مبارک ربیع الاول مین بہی مطلوب شرعی ہوا فرمایا ہے
شیخ احمد بن خطیب قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین کہ جب یوم جمعہ کو کہ پیدا ہوئے
اوسمین آدم علیہ السلام اللہ تعالے نے یہ فضل دیا کہ ایک ساعت اوسمین ایسی
خاص کی ہے کہ جو مسلمان اوس وقت مین اللہ سے اپنے واسطے خیر طلب کرتا ہے

اللہ تعالے اوسکو دیتا ہے پس کیا حال ہے اوس ساعت کا کہ جسمین پیدا ہوئے سید المرسلین
اور نہ تکلیف دینا اللہ تعالے کا امت کو ساتھ عباداتکے آنحضرت کے ولادت کی روز مین
یعنی دوشنبہ مین جیساکہ تکلیف دی ہے اللہ تعالے نے انواع عبادات سی مثل نماز جمعہ
او خطبہ وغیرہ کی جمعہ کے دنمین کہ دن ہے مخلوق ہونے آدم ؑ کا یہ اکرام ہی ساتھ اپنے
حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تخفیف کے آپکی امت سی بسبب عنایت
اور وجود آنحضرت کے فرمایا ہے آپ کو اللہ تعالے نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
اسی وجہ سے تکلیف ندی آپ کی امت کو یہ جواب دیا ہے صاحب مواہب نے
اون لوگونکو جو تعظیم یوم ولادت مین کلام کرتے ہین اور دلیل یہ کرتے ہین کہ اگر یہ یوم
افضل ہوتا تو اللہ تعالے کوئی عبادت اسمین کیون نہ مقرر کرتا اور مدارج مین فرمایا ہی
شیخ محدث دہلوی نے کہ شب ولادت رسول کریم افضل ہے لیلۃ القدر سی کیونکہ شب قدر
تو یہ فضل ہے کہ جبرئیل علیہ السلام زمین پر آتے ہین اور سلام اللہ تعالے کا لاتے ہین
اور شب ولادت وہ شب ہے کہ جسمین سید العالمین نے زمین کو سرفراز کیا اور اللہ تعالے
کی رحمت کو اہل زمین پر پہیلایا پس جیسا فضل نبی کریم کو حضرت جبرئیل پر ہی ویسا ہی
فضل لیلۃ الولادت کو شب قدر پر ہے اور یوم ولادت فضل رکہتا ہے تمام ایام پر
اور چونکہ یہ شب و روز معظم ہوئے ہین رسول رحمت کی وجہ سے بدین وجہ آپ
ہی کی رحمت کے سبب سے اسمین کوئی عبادت فرض واجب نہین کی گئی کہ تکلیف
امت غلبۂ رحمت سے رسول کریم کو ناگوار تہی لیکن واسطے اظہار عظمت اوس
یوم کے خود زبان نبی کریم سے اللہ تعالے نے روزہ شکر کا یوم دوشنبہ مین مسنون
ہونا ثابت کرا دیا اب اگر کوئی روزہ رکہیگا ثواب پائیگا اور جو نرکہے گا گنہگار نہوگا پس

پس جب یوم ولادت مین واسطے اداے شکر کے عبادت کرنا مشروع ہوا تو ذکر جناب رسالت بہی عبادات سے ہے اوسکا کرنا بہی مستحب ہوا اور ذات پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمت ہے مسلمانون پر ایسی نعمت کہ جسکے ظاہر ہونیکا احسان رکہتا ہے اللہ تعالی مسلمانون پر چنانچہ فرمایا ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا یعنی احسان کیا اللہ تعالے نے مومنین پر یہ کہ مبعوث کیا اون پر اس رسول کو پس اب اللہ تعالے کے احسان کا شکر لازم ہے کیونکہ کتاب اللہ مین شکر کی بہت تاکید ہے اور فرمایا ہے مفسرین نے کہ شکر بیان کرتا ہے منعم کی نعمت کا اور نیز قرآن مجید مین فرمایا ہے واذکروا نعمت اللہ علیکم یاد کرو تم اللہ کی نعمت کو جو تمپر ہے اور سورہ والضحی مین اللہ تعالے نے بعد ظاہر کرنے اپنے انعامات اور احسانات کی اپنے نبی پر حکم دیا ہے آنحضرت کو واما بنعمۃ ربک فحدث یعنی آپ اپنے رب کی نعمت کو بیان کرین یا محمد اس حکم سے بہی ثابت ہوا کہ بیان نعمت اللہ تعالے کو پسندیدہ ہے اور بعد یاد دلانے اپنی نعمات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بیان نعمت کا فرمانا اشارہ کرتا ہے صریح اس بات کا کہ وقت یاد دہی نعمات کے بیان کرنا نعمت کا زیادہ تر پسندیدہ ہے لہذا ماہ مبارک ربیع الاول کہ ہمارے واسطے یاد دہ ہے حضور کی ظہور کا کہ جو اصل ہے تمام خدا کی نعمتونکی اوسمین ہے واسطے ذکر جناب رسالت کے کہ در حقیقت وہ بیان ہے اللہ کی نعمت کا پس یہ ہین وجوہ ماہ ولادت مین علماے امت محمدی نے اسکو اچہا جانا ہے چنانچہ کہا ہے قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین ناقلا ابن جزری خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ مسلمان ماہ مولد آنحضرت کی راتونمین دعوت کرتے ہین اور خیرات کرتے ہین انواع صدقات سے اور ظاہر کرتے ہین سرور کو اور زیادتی کرتے

ہین مبرات مین اور پڑہتے ہین مولد شریف کو اور ظاہر ہوتا ہے اون پر اس فعل کی
برکات سے فضل عمیم اور کہا امام حافظ ابو الخیر ابن الجزری نے کہ خواص سے محفل میلاد
کے ایام ولادت مین یہ ہے کہ وہ امان ہے اوس سال مین اور بشارت عاجلہ ہے واسطے
حصول مقصد کے کرو ماہ ولادت شریف کے شبونکو عیدین کیونکہ یہ فعل سخت تر
گذرتا ہے اوس قلب پر جسمین مرض عناد ہے اور دوسرے مقام پر کہا ہے کہ نہین ہے پیچ
اسکی مگر رغام شیاطین اور کہا ہے حافظ ابو شامہ شیخ نووی نے اپنی کتاب مین جو موسوم ہے
ساتھہ الباعث علی انکار البدع والحوادث کے شمار ہے کہ یہ فعل حسن او مندوب ہے
شکر کیا جاویگا فاعل اوسکا اور تعریف کیا جاویگا اوپر اوسکی اور کہا ہے شیخ الامام العالم
العلامہ نصیر الدین مبارک نے اپنے لکھے ہوے فتوے مین کہ یہ فعل جائز ہے
ثواب پاویگا فاعل اوسکا جب نیک کرنیکا ارادہ کیا اور کہا امام العلامہ ظہیر الدین نے
کہ فعل مولود احسن ہے جب فاعل اوسکا قصد کرے جمع کرنے صالحین کا اور درود کا
اوپر نبی امین کے اور مساکین اور فقرا کو کہانا کہلانے کا اور اسقدر موجب ثواب کا ہے
اور کہا شیخ نصر الدین نے کہ یہ اجتماع حسن ہے ثواب پاویگا اوسکا قصد کرنیوالا اور
جمع ہونا اصلی کا تا کہ کہاوین کہانا اور ذکر کرین اللہ تعالے کا اور درود بہیجین رسول
کریم پر بڑہاتا ہے قربت کو اور ثواب کو اور کہا امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسمعیل نے
کہ احسن ہے یہ کہ جو نکالا گیا ہے ہمارے اس زمانہ مین کرتے ہین ہر سال یوم ولادت
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مین صدقات سے اور بہلائی سے اور اظہار زینت و سرور
لیس تحقیق یہ فعل ساتھہ اسکے کہ اسمین احسان ہے طرف فقرا کے مشعر ہے یہ فعل ساتھ
محبت حضرت کے اور تعظیم اور جلالت آنحضرت کے قلب فاعل مین اور شکر خدا کو

اس پر کہ بہیجا اوس نے ایسے رسول کو جو رحمت العالمین ہے اور ایسے ہی کہا ہے شیخ الامام العلام
صدر الدین موہوب بن عمر الجزری نے اور یہ سب ہے سیرت شامیہ سے پس جب تعین
میلاد شریف کو یوم ولادت مین مستحسن جانا ایسے ایسے دین کے عالمون نے تواب اوسکا
انکار کرنا اور نامستحسن سمجھنا حضرت شارع علیہ السلام سے مخالفت کرنا ہے اسواسطے کہ
امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰہِ قَبِیْحًا
جس چیز کو دیکھین مسلمان بہتر وہ نزدیک اللہ کے بہتر ہے اور جس کو دیکھین مسلمان برا وہ
اللہ کے نزدیک بہی برا ہے اور فرمایا آنحضرت نے مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ اور نفرمایا مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ
دلالت کرتا ہے اسپر کہ اچھا جاننا صالحین امت کا مفید حسن شرعی کو ہوتا ہے اسواسطے کہ مسلم
اسم فاعل اسلام کا ہے اور اسلام شرع مین عبارت ایمان مع العمل سے ہے پس مراد اس سے
مومن باعمل ہین چنانچہ اسی وجہہ سے علما اہل اصول نے مستحب کی یہ تعریف کی ہے نور الانوار مین ہے
کہ مستحب وہ چیز ہے کہ اچھا جانا اور دوست رکہا اوسکو علمانے اور در مختار مین بیان مسائل
وضو مین لکہا ہے کہ مستحب وہ چیز ہے کہ کیا ہو اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اور چہوڑا ہو
دوسری مرتبہ یعنی کبہی کیا اور کبہی نہین کیا اور وہ چیز ہے کہ اچھا جانا اوسکو اگلے لوگون نے پس
اچھا سمجھا ہوا علما سلف کا اور فعل عادی آنحضرت کا حکم برابر ہے اور نیز صاحب در مختار نے
مسائل تکبیرات تشریق مین لکہا ہے اور نہین قباحت ہے ساتہہ اوسی تکبیر تشریق کے بعد عید کے
اسواسطے کہ تحقیق مسلمان لوگ کرتے چلے آئے ہین پس واجب ہے اتباع اوسکا اور اوپر اسکے
فتوا دیا علماء بلخ نے پس موافق حدیث شریف مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا اور مسئلہ اصول
اور اقوال فقہا کے ہر ایک فعل جسکو احسن جانتا ہے مسلمانون نے مستحسن ہونا اوسکا ثابت

ہوگیا تو اب سمجھنا چاہیے کہ مولد شریف کا ماہ ولادت مین کرنا نکالا ہے اسکو علما با عمل ذی الطریق اجتہاد اور قیاس شرعی کے اور مستحسن کہا ہے اوسکو ائمہ حدیث نے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا تو مرنا کلام اوسکے مستحسن اور مستحب ہونے مین اور بعدہ عمل کیا اس پر تمام جہان کی مسلمانون نے چنانچہ مولد ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ مین ہے کہ بہ تحقیق کلام ترغیب مولد نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم مین دراز ہے اور ساکنان مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور مصر اور یمن اور شام اور تمام شہر ہاے عرب مین مشرق سے مغرب تک ہمیشہ سب جمع ہوتے ہین مجلس مولد شریف مین اور خوش ہوتے ہین رویت ہلال ربیع الاول سے اور غسل کرتے ہین اور لباسہاے فاخرہ پہنتے ہین اور انواع انواع کی زینت کرتے ہین اور خوشبو کا استعمال کرتے ہین اور سرمہ لگاتے ہین اور ان ایام مین بہت خوش ہوتے ہین اور نقد اور جنس جو اونکے پاس ہوتا ہے سب خیرات کرتے ہین اور بڑا اہتمام اوپر پڑھنے اور سننے مولد شریف کے کرتے ہین اور وہ پہنچتے ہین بسبب اوسکے اجر جزیل اور ثواب عظیم کو اور تحقیق مجرب ہوئی ہے یہ بات کہ جس سال کوئی مولد شریف کرتا ہے نیکی اور برکت بہت پاتا ہے اور سلامتی اور عافیت اور کشادگی روزی اور زیادتی مال اور اولاد اور اخفا اور امن اور امان ہوتا ہے اون شہرونمین اور سکون اور قرار ہوتا ہے اون گھرونمین مولد شریف کی برکت سے اور کہا ہے حافظ ابو الخیر سخاوی نے عمل مولد شریف کو نقل نہین کیا کسی نے سلف صالح سے تینون قرن فاضلہ مین اور حادث ہوا ہے بعد اوسکے پس اہل اسلام بیچ تمام اطراف اور شہرون کلان کے ہمیشہ مشغول رہتے ہین ماہ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ساتھ عمل کرنے دعوتہاے نادرکے جو مشتمل ہے اوپر امور مسرت بلند کے اور صدقے دیتے ہین اوس مہینے کی راتونمین طرح طرح کے صدقے اور ظاہر کرتے ہین خوشی اور دادودہش زیادہ کرتے ہین اور خیرات مولد شریف مین زیادہ

اہتمام کرتے ہین اور ظاہر ہوتی ہے اوپر اونکے مولد شریف کی برکتون سے بزرگی بڑی اور
کہا ہے حافظ عماد الدین کبیر نے تہا بادشاہ اربل کا کہ محفل مولد شریف کی ربیع الاول کے
مہینہ مین کرتا تہا بڑی دہوم سے اور تصنیف کیا شیخ ابوالخطاب نے واسطے اوسکے ایک رسالہ
مولد شریف کا اور نام رکہا اوسکا تنویر فی مولد البشیر النذیر اور تعریف اور ثنا کی ہے اوسکی
اماسون نے اونمین سے ہے ابوشامہ اوستاد امام نووی بیچ کتاب الباعث علی انکار البدع
والحوادث کے اور کہا اونہین عماد الدین نے اور مانند اس فعل کے ہر آئینہ نیک ہے تحسین
کیجاتی ہے اوپر اوسکے اور تعریف کیا جاتا ہے فاعل ایسے فعل کا اور ثنا کیجاتی ہے اوپر اوسکے
پس ان دین کے عالمونکی تحریر سے ثابت ہوگیا کہ تمام ملکون کے مسلمان خصوصا اہل حجاز برابر
اس فعل کو کرتے چلے آتے ہین اور نیز اسوقت بالبداہت ظاہر ہے جو حجاز گئے ہین اونہون نے
خود دیکہا ہے اور جو نہین گئے ہین وہ حجاج سے پونچہہ سکتے ہین کہ کیا فعل اور قول ہے اسمین اہل حجاز
اور تمام مسلمانان بلاد اسلام کا تو اب مستحسن جاننا اسکا مسلمان پر واجب ہوا اور ممنوع جاننا اوسکا
مبتدع کردیگا کیونکہ تعامل الناس ملحق ہے ساتہہ اجماع کے نور الانوار مین بیان حصر اصول
فقہہ مین درمیان چار کے لکہا ہے وتعامل الناس ملحق بالاجماع کرتے چلے آنا علما کا ملحق ہے
ساتہہ اجماع کے یعنی مثل اجماع کے حجت ہے اور اجماع کا اتباع واجب ہے اللہ تعالے جلشانہ
قرآن مین فرماتا ہے وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
جسنے اتباع کیا سوا مومنین کی راہ کے جہکاوینگے ہم اوسکو جدہر وہ جہکا ہے اور پہنچاوینگے
اوسکو جہنم مین جو بری راہ ہے اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ مومنین کی راہ سے
علیحدہ ہونا جہنم کو پہنچاویگا اور بعض لوگونکا انکار کرنا تعامل الناس اور اجماع کو تو نہین ہوسکتا
بلکہ وہ شخص خود بسبب انکار کے ایسے امر سے اہل بدعت مین سے ہوجاویگا جیسے بعض فرق

باطل یا جو امر ثابت ہو جاوے بخلاف خلفاء راشدین کے بعد انکی خلافت سے خود صحبت ع
ہوگئے ہیں اور ہمارے ہادی مطلق یعنی رسول کریم نے وقوع اختلاف میں امت کو جانب حق
رجوع کرنے کا یہ طریقہ ارشاد کیا ہے کہ جدہر اکثر مسلمان ہوں اوسی طرف رجوع کرو چنانچہ مشکوٰۃ شریف
میں کتاب العلم میں بہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور بروایت ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ پیروی کرو بڑے گروہ کی یعنی اکثر لوگوں کے اسواسطے کہ جو علیحدہ ہوا اونکی
پیروی سے ڈالا جاویگا جہنم میں اور نیز مشکوٰۃ شریف میں بروایت امام احمد کے معاذ ابن جبل رضی سے
مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی شیطان بھیڑیا ہے انسان کا مثل بھیڑیے
بکریوں کے پکڑ لیتا ہے بھاگنے والے کو گروہ میں سے اور بہت چلنے والے کو جماعت میں سے
اور چھوٹ جانیوالے کو گروہ میں سے اور بچاؤ تم اپنے کو پگ ڈنڈیوں سے یعنی دو چار کی راہ نکالی
ہوئی اختیار نکرو اور لازم پکڑو اور اختیار کرو جماعت اور اکثر کو یعنی وہ راہ کہ اکثر علماء صالحین نے
اختیار کی ہو اوسی کو اختیار کرو اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے اس حدیث کے
شرح میں لکھا کہ ہمکو چاہیئے کہ لازم پکڑیں جماعت کو اور اکثر کو اور اکثر اشارہ اس کا ہے کہ معتبر اتباع
اکثر اور جمہور کا ہے اسواسطے کہ اتفاق کل کا سب میں واقع بلکہ ممکن نہیں ہے پس اب ہر
مسلمان جو نہیں بھی پڑہا ہے اسقدر سمجھ سکتا ہے کہ اکثر مسلمان کس جانب ہیں اور اوسی کا
اتباع کریں ظاہر ہے کہ مولد شریف تمام بلاد اسلامیہ میں ہوتا ہے یہانتک کہ خاص قسطنطنیہ جو
اسوقت دار السلطنت اہل اسلام کا ہے اور خود سلطان المعظم کہ صاحب امر ہیں بروز ولادت
شریف جشن کرتے ہیں اور مسجد جامع میں جاتے ہیں اور تمام علماء دین حاضر ہوتے ہیں اور
مولد شریف پڑہا جاتا ہے اور سلامی ہوتی ہے یہ حالات برابر اخبارات روم میں ہر سال
تصریح سے لکھے جاتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں بتاریخ ولادت باسعادت یعنی دوازدہم ربیع الاول کو

بمقام ولادت نبی کریم کہ اسوقت تک وہ مقام زیارت گاہ ہے تمام علما اور مفتیان دین حاضر
ہوتے ہین اور مولد شریف پڑہا جاتا ہے اور مدینہ منورہ مین حرم نبوی کے اندر علی الصباح تاریخ
ولادت شریف مین مولد شریف ہوتا ہے اور اہل حجاز تاریخ ولادت کو عید الولادت کہتے ہین
اسکے واسطے دلیل کی ضرورت نہین جسکو یقین نہ ہو دیکہہ آوے پس فعل اہل حجاز کا جس کو
وہ مستحسن جان کر کرین قطعی مستحسن ہے اسواسطیکہ التزام اہل حجاز کا بدعت شنیعہ کو ممکن
نہین اسواسطے کہ مشکوۃ مین بسند ترمذی عمر ابن عوف سے کہ صحابی جلیل القدر حاضرین بدر سے
ہین رضی اللہ عنہ اور بسند صحاح ستہ کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بتحقیق دین نے جگہہ پکڑی طرف ملک حجاز کے
جیسا کہ دانہ جگہہ پکڑتا ہے اپنی کشت گاہ مین کہ وہین رہتا ہے اور وہین اوگتا ہے اور
ھر آئینہ دین پناہ لیگا حجاز سے یعنی حجاز جائے پناہ دین ہے جیسے پناہ لیتے ہین پہاڑی بکریان
پہاڑ کی چوٹی سے تحقیق دین شروع ہوا مسافر اور قریب ہے کہ ہوجاویگا جیسا کہ شروع
ہوا پس خوشی اور اچھائی غربا کو ہے اور وہی غربا وہ لوگ ہین کہ درست کرتے ہین اوس
چیز کو کہ خراب کیا لوگون نے بعد میرے میرے سنتہ سے پس موافق اس حدیث کے
دین حجاز سے جدا نہین ہوسکتا اور بدعت شنیعہ وہان رواج نہین پاسکتی لہذا ہمکو اتباع
اہل حجاز ضرور ہے خصوصًا اہل مکہ اور مدینہ کا مدینہ منورہ وہ بلدہ پاک ہے کہ جسکی نسبت مین
حدیث سے ثابت ہے کہ ستر ہزار فرشتہ ہر روز واسطے حفاظت حرم نبوی کے آتا ہے اور جسوقت
کہ دجال خروج کریگا اوسوقت حضرت نے فرمایا ہے کہ میرے حرم کے سات دروازے
ہونگے اور ہر دروازے پر ستر ہزار فرشتونکا پہرہ ہوگا اثر ہول دجال کا وہان اثر نکرے اور
یہ بہی حدیث شریف سے ثابت ہے کہ مدینہ مطہر اپنے سے پلیدی کو خود دفع کرتا ہے پس

جب اوس بلدہ مقدسہ کی یہ شان ہے تو ہرگز کوئی فعل قبیح وہان جاری نہین ہو سکتا ہو
اور بعض مانعین مولد شریف کہ جنکے دلو نمین مرض عناد ہے لوگون کے اغوا کرنے کو بیان
کرتے ہین کہ یہ فعل قرون ثلثہ مین پایا نہین گیا اور جو فعل کہ قرون ثلثہ کے بعد حادث ہو وہ
بدعت سیئہ ہے اور حدیث کل بدعت ضلالت کو سند لاتے ہین یہ بہی اونکا قیاس مخالف
نص حدیث ہے کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود امر جدید کو دو قسم کا فرمایا ہے
چنانچہ مشکوۃ شریف کی کتاب العلم مین بسند مسلم حضرت جریر رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک
حدیث طولانی مروی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ شروع روز مین ایک قوم برہنہ اوڑہے ہوئے
چمڑے شیر کے حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے اونکو محتاج دیکھکر چہرہ آپ کا رنگین ہو گیا
اور نبی کریم نے خطبہ پڑہا مسلمانون کو جمع کرکے اور بہت احکام تقوی اور صلہ رحم کے تعلیم
فرمانے اور صدقے کی تاکید کی پس لایا ایک مرد انصار سے صدقہ اور پہر پہیم لوگ لانے لگے
دیکھا مینے کہ چہرہ حضور کا چمکنے لگا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نکالا
اسلام مین طریقہ اچہا واسطے اوسکے ہے اجر اوسکا اور جسنے اوس طریقہ پر عمل کیا اوس کا
ثواب بہی اوسکو ہے اور عمل کرنیوالے کا ثواب بہی کم نہوگا اور جسنے نکالا اسلام مین طریقہ برا
ہوگا اوسپر بوجہ اوسکا اور جسنے اوس طریقہ پر عمل کیا اوسکا بوجہ بہی اوسپر ہوگا اور اوس
فاعل سے بہی کم نہ ہوگا اس حدیث شریف سے صاف ثابت ہے کہ جو طریقہ جدید اسلام مین
کوئی نکالے وہ اچہا بہی ہوتا ہے اور برا بہی ہوتا ہے پس کل امر جدید کو برا کہنا صریح مخالف
حدیث شریف سے اور نیز مشکوۃ مین بسند ترمذی و ابن ماجہ کے بلال بن حارث مزنی سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زندہ کیا یعنی جاری کیا
کسی طریقہ کو میرے طریقہ سے کہ مٹا دیا گیا ہو بعد میرے پس تحقیق ثابت ہے واسطے اوسکو

اجر مثل اجر اون لوگونکے کہ عمل کیا اوس سنت پر بعد اون اسبات کے کہ کم کیجاوے اونکے اجور سے کوئی چیز یعنی عمل کرنیوالا اپنا اجر پاوے گا اور جاری کرنیوالے کو بھی ویسا ہی اجر ملیگا اور جسنے کہ نکالی بدعت برائیکی کہ نہین راضی ہے اوس سے اللہ اور رسول اللہ کا ہوگا اوسپر وبال سے مثل وبالون اون لوگونکے کہ عمل کیا اوسپر اس حدیث کے ملانیسے ساتھ حدیث من سن سنۃ کے صریح ثابت ہوتا ہے کہ موجب وبال وہی نئی بات ہے کہ قبیح شرعی اوسمین ہو اسواسطے کہ مقید کرنا بدعت کا ساتھ اضافت ضلالت کے دلالت کرتا ہے کہ نئی بات غیر ضلالت بھی ہوتی ہے اور اچھی جدید بات پر وعدہ اجر کا فرمایا پس جمیع احادیث سے ثابت ہوا کہ کل بدعت ضلالت مین بھی بدعت ضلالت غیر مرضیہ مراد ہے اور بیچ مشکوٰۃ شریف مین بسند کتب ستہ کے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم نے جو شخص کہ جدید بات نکالے ہمارے اس امر مین وہ بات کہ نہ ہو اوس سے پس وہ مردود ہے مقید کرنا احدث کا بقید ما لیس منہ کے دلالت کرتا ہے اوپر اجنبیۃ اور مخالفت کے اور حکم رد کا اوسپر مفید اسبات کو ہے کہ جو جدید امر موافق اور مناسب ہو قواعد دین سے اوسپر حکم رد نہین لہذا جمیع احادیث سے یہ مضمون ظاہر ہو گیا کہ بدعت ضلالت وہی بدعت ہے کہ ضد ہو قواعد اصول کی اور جو بدعت کہ موافق قواعد اصول کے ہو وہ موجب اجر و ثواب ہے چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے ترجمہ حدیث جابر کے بحث مین لکھا ہے جانو تم کہ جو کچھ بعد جناب رسالت کے پیدا ہو وہ بدعت ہے اوسمین وہ امر کہ جو موافق اصول اور قواعد سنت آنحضرت کے ہے قیاس کیا گیا ہے اوپر اوسکے اوسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور وہ امر کہ مخالف اصول اور سنت کے ہو اوسکو بدعت ضلالت کہتے ہین اور کلیت کل بدعت ضلالت محمول اوپر اسی کے ہے اور بعضی

بد حقیقت واجب ہین مثل تعلیم اور تعلم صرف اور نحو کہ اوس سے معرفت آیات اور احادیث کو
حاصل ہوتی ہے اور بعضی مستحب اور مستحسن ہین مثل تعمیر کرنے رباطون اور مدرسونکے اور بعضی
مکروہ ہین مثل منقش کرنے مساجد اور مصحفون کے اور بعضی لغو اور بعض مباح مثل طعام
لذیذ کہانے اور لباس فاخرہ پہننے کے بشرطیکہ حلال ہون اور واسطے تکبر اور مفاخرت کے
نہون اور بعضی حرام ہین جیسے مذاہب اہل بدعت کی کہ سنت اور جماعت کے خلاف ہین
اور جو کچہہ کہ خلفاے راشدین نے کیا ہے اگرچہ اس معنی سے کہ زمان نبوت مین نہ تہا
بدعت ہے لیکن بدعت حسنہ بلکہ درحقیقت وہ سنت ہے اسواسطے کہ فرمایا ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو پس احادیث
جناب رسالت اور تقریر شیخ سے بہی ظاہر ہوا کہ جو فعل جدید موافق اصول اور قواعد
سنت کے ہو وہ بدعت حسنہ ہے اور یہ اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ تعین مولد شریف یا دو الازتکلیز
فعل محدثین کا ہے کہ نکالا ہے اوسکو موافق قیاس شرعی کے قول اور فعل حضرت شارع
علیہ السلام سے پس یہ فعل کسیطرح بدعت ضلالت نہین ہوسکتا اور نیز کوئی قبح شرعی
اسمین پایا نہین جاتا بہت سے امورات خیر اسمین وہ جمع ہین کہ بعینہ زمان مین پائے گئے ہین
مثلاً ذکر فضائل اور کمالات آنحضرت کا کہ خود قدیم مطلق نے اپنے کلام قدیم مین فرمایا ہے
اور نبی کریم نے بہی خود بیان کیا ہے پس بیان کرنا اور سننا اوسکا تو قطعی سنت ہے بلند
مقام پر بیٹہہ کر یا کہڑے ہو کر مدح آنحضرت بیان کرنا یہ بہی زمان نبوت مین پایا جاتا ہے
چنانچہ امام بخاری نے اپنے جامع مین اور ترمذی نے مفصلاً شمائل مین ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا ہے کہا ام المومنین نے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ درست کرتے تہے واسطے حسان ابن ثابت کے ایک منبر مسجد مین

کھڑے ہوتے تھے حسان اوسپر اور کھڑے کھڑے بیان مفاخر آنحضرت کا کرتے تھے یا آنکہ
جوابدہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے یعنی جو کفار بد شعار کلمات
بے ادبانہ کہتے تھے اوسکا رد کرتے تھے ساتھ اشعار مدحیہ کے اور فرماتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یقینی اللہ تائید کرتا ہے حسان کے ساتھ روح القدس کی جبتک کہ مدح
اور فخر بیان کرتے ہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث شریف سے
بلندی پر کھڑے ہو کر ذکر آنحضرت کرنا بھی ثابت ہوا اور مدح آنحضرت سے خوش ہونا اللہ کا
اور اللہ کے رسول کا بھی ظاہر رہا پس ایسے فعل کو اگر کوئی شخص منع کہے تو کیا شک ہی
اوسکے اہل بدعت ہونے مین اور خوشبو کا سلگانا یہ بھی زمانہ آنحضرت مین جاری تہا چنانچہ
مشکوۃ مین بسند مسلم نافع سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما جب بخور کرتے تھے یعنی خوشبو سلگاتے تے تو بخور کرتے عود ہندی کو یعنی اگر یا
لوبان کہ نہین مخلوط ہے کسی سے اور ساتھہ کافور کے کہ ڈالتے تھے اوسکو عود مین
ملا کر پھر کہا یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایسی ہی بخور کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پس اس روایت سے ثابت ہوا کہ نبی کریم اور صحابہ بخور کرتے تھے اور خوشبو آنحضرت کو
پسندیدہ تھی پس ہوا یہ فعل مباح پھر ذکر آنحضرت مین بخور کرنا ممنوع نہین ہوسکتا اور قرآن
پڑہا جاتا ہے محفل مولد مین وہ عبادت مجردہ قطعی اور کچھہ کھانا یا شیرینی تقسیم کیجاتی ہی
مسلمانونکو یہ بھی قطعی خیر محض ہے پس اب نہ رہا اسمین کوئی فعل جدید سواے تعین
مولد شریف کے یوم ولادت مین اور تعین قیام کیوقت ذکر ولادت شریف کے سو یہ
دونون فعل گو جدید ہین مگر نظیر انکی حدیث مین پائی جاتی ہین چنانچہ تعین مولد شریف کے
دلائل اور نظائر بیان ہو چکے رہا قیام اوسکے ثبوت مین ایکتو حدیث ام المومنین مذکور ہو چکی

کہ حسان ابن ثابت کھڑے ہوکر قصائد مدحیہ حضرت کے سامنے پڑھتے تھے وہ کافی ہے
دوسری نظیر تعین کرنے قیام کیوقت ذکر ولادت کی یہ ہے کہ ترمذی نے شمائل مین انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے
مکہ معظمہ مین عمرۃ القضا مین عمرۃ القضا مراد ہے اوس عمرہ سے کہ سنہ ہجری مین آنحضرت
نے قصد کیا تھا کفار مانع آے اور آپنے صلح کرکے اس وعدہ پر کہ سال آیندہ مین عمرہ کرینگے
مراجعت فرمائی اوسکے دوسرے سال عمرہ قضا ادا فرمایا اوسیکو عمرۃ القضا کہتے ہین اور بعض
محدثین نے وجہہ تسمیہ عمرۃ القضا کی یہ لکھی کہ معنی قضا کے فتح کے ہین اور یہ عمرہ بعد جاری ہونے
اور شروع ہونے فتوح کے اور نازل ہونے سورۂ فتح کے وقوع مین آیا ہے اور اسکو عمرۃ الفتح بھی
کہتے ہین اور حکم دیا تھا آنحضرت نے کہ جن لوگون نے سال گذشتہ مین عمرہ موقوف رکھا ہے
اس سال مین چلین کوئی رہنجاوے جو لوگ زندہ تھے سب ساتھ ہوئے اور دو ہزار مرد اور
سلاح اور اسباب جنگ ہمراہ لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ سے احرام باندھکر لبیک
کہتے ہوئے چلے یعنی جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئے خبر آمد آمد نبی کریم سنکر کفار قریش گھبرائے
اور رعب مین آکر مکہ کو خالی کردیا اور پہاڑ کی چوٹیون پر جا ٹھیرے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی سواری پر مکہ معظمہ مین داخل ہوئے اور ابن رواحہ سامنے آنحضرت کے چلتے تھے اور پڑھتے تھے

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ	الیوم نضربکم علی تنزیلہ
ضربا یزیل الہام عن مقیلہ	ویذہل الخلیل عن خلیلہ

یعنی الگ ہوجاؤ اے گروہ کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے آج مارینگے ہم تمکو
بنابر تنزیل اوسکے کے ایسا مارنا کہ جدا کردیگا سر کو گردنسے اور بھلادیگا دوست کو اپنے
دوست سے اور بیہقی نے اول مصرع کے بعد چہہ مصرع اور روایت کئے ہین پس

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابن رواحہ آگے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے
اور حرم اللہ مین شعر پڑہتے ہو پس فرمایا نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے الگ ہو اوس سے اے
عمر اسواسطے کہ ہر آئینہ یہ تیز تر ہے اونکے یعنے کفار کے حق مین چبہتی ہوئی گا سیونسے اس سے
ثابت ہوا کہ وقت ظہور آثار فتح کے پڑہنا اشعار مدحیہ حضرت نبوت کا دشمنان دین کو زیادہ
صدمہ دیتا ہے اور نیز سنت صحابہ ہے اور پسندیدہ جناب رسالت ہے چونکہ وقت ذکر
ولادت باسعادت کہ وہ ذکر ہے اللہ تعالے کی شان خالقیت اور صفت صنعت کا اور محل
سرور ہے اور تسکین وہ ہے مسلمانون کیواسطے اور نیز فتح حاصل ہوتی ہے اوسوقت
شیطان پر کیونکہ مشکوۃ شریف مین بسند مسلم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹہتی کوئی قوم اللہ کے ذکر کیواسطے مگر یہ کہ
گہیر لیتے ہین اونکو ملائکہ اور چہا جاتی ہے اون پر رحمت اور نازل ہوتا ہے اون پر سکینہ اور
اوسی کتاب مین بسند بخاری ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے خلاصہ اوسکا
یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان بیٹہا ہوا ہے آدمی کے دل پر پس جب
ذکر کرتا ہے انسان اللہ کا بہاگتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے شیطان اور جب غافل ہوتا ہے
انسان وسوسہ ڈالتا ہے شیطان اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ذکر خدا سے شیطان
بہاگتا اور ذاکر کو اوسپر غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اوسوقت ایک مناسبت خاص واقعہ
عمرۃ القضا کے ساتھ حاصل ہو جاتی ہے لہذا ہم بہی قصائد مدحیہ اور کلامات توصیفیہ جناب
رسالت کہڑے ہو کر پڑہتے ہین اسواسطے کہ اوسوقت پڑہنا حضرت ابن رواحہ کا بہی جالسا
نہ تہا بلکہ قیام مین تہا اور ایک نظیر اوس قیام کی یہ ہے کہ بخاری شریف مین پندرہوین
پارہ مین فضائل انصار مین حضرت انس سے روایت کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ دیکہا

در اثبات قیام وقت ذکر ولادت شریف کے مشروعیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتونکو اور لڑکونکو آتے ہوئے یعنی انصار سے وہ آتے تھے
شادی مین سے پس کھڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے اور فرمایا
اللھم اور کہا خطاب مین اونکے کہ تم محبوب تر ہو مجکو انسانو نمین اور تین بار یہ فرمایا
ظاہر ہے اس حدیث سے کہ خوش ہوئے نبی کریم بسبب محبت انصار کے اونکی مسرت سے
پس یہ قیام حضور کا بسبب خوشی کے اور اونکے اظہار محبت کے تہا اور ہمارے واسطے
نبی کریم کی ولادت سے بڑہکر کوئی خوشی نہین ہے لہذا ہم بہی اوسوقت کھڑے ہوجاتے ہین
واسطے اظہار محبت اور مسرت کے اور اسمین کہلا ہوا اتباع ہے نبی کریم کا اور نیز کھڑے ہوجانا
ایک طریقہ تعظیم کا ہے جو غیر خدا کیو اسطے حدیث مین پایا جاتا ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین
بسند بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہ بیٹھے تے تھے ہمارے ساتھہ مسجد مین اور باتین کرتے تھے ہمسے پس جب کھڑے ہوتے
اور اوٹھتے کھڑے ہوجاتے ہم سیدھے یہانتک کہ دیکھتے ہم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل
ہوچکے اپنے بعضے ازواج کے گھر مین اور نیز اوسی کتاب مین بسند ابوداود ام المومنین عائشہ
صدیقہ سے مروی ہے کہا ام المومنین نے کہ نہین دیکھا مینے کسی ایک کو کہ ہوئے مشابہ
زیادہ روش باطنی اور وقار ظاہری اور حسن اخلاق مین اور ایک روایت مین ہے از روے
حدیث اور کلام کو ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا تہین بی بی فاطمہ
جب داخل ہوتین آنحضرت پر یعنی حضور کی خدمت بابرکت مین آتین کھڑے ہوجاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اونہین کیطرف پھر پکڑتے ہاتھہ اونکا اور بوسہ دیتے اونکو اور بٹھلاتے اونکو اپنی نشستگاہ
مین اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب تشریف لاتے حضرت سیدہ کے گھر مین
کھڑی ہوجاتین واسطے آنحضرت کے پھر پکڑتین ہاتھہ آنحضرت کا اور بوسہ دیتین اون کو

اور بٹھلاتین اپنی جاے نشست مین اور نیز اسی کتاب مین ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد ابن معاذ کی تعظیم کیواسطے فرمایا لوگونسے اوٹھہ کھڑے ہو واسطے اپنے سردار کے پس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قیام تعظیم واسطے معظمین کے درست ہے اور بعضے لوگ نادان جو قیام کو منع کرتے ہین حدیث انس رضی اللہ عنہ کو سند لاتے ہین اور وہ یہ ہے کہ کہا انس نے کہ نہ تھا کوئی شخص محبوب تر صحابہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھے صحابہ کہ دیکھتے تھے آنحضرت کو نہ اٹھتے تھے واسطے اوسکے ہوا کہ جانتے تھے مکروہ جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکو اس حدیث مین نہی قیام آنحضرت سے مروی نہین ہے بلکہ وجہ ترک قیام صحابہ کے کراہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہے ظاہر ہے کہ یہ کراہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بسبب ممنوعیت قیام تعظیمی کے نہ تھی کیونکہ خود قیام کیا اور دوسرونکو حکم قیام دیا بلکہ کراہت آنحضرت کی بسبب کمال شفقت کے نسبت صحابہ کے تھی چنانچہ حضرت شیخ محدث دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین لکھا ہے طیبی نے کہا کہ یہ کراہت بسبب کمال محبت اور رسوخ مودت اور صفائے باطن اور تالیف قلوب کی تھی کہ موجب رفع تکلف اور وجود اتحاد اور یگانگی کا ہے پس حاصل یہ ہوا کہ قیام اور ترک قیام موافق زمان اور احوال اور اشخاص کی مختلف ہے اس سے کبھی کیا ہے اور کبھی نہین کیا ہے اور اسطرح سے حاصل ہوئی تطبیق اور توفیق احادیث نیز اور دوسری حدیث مانعین یہ پیش کرتے ہین کہ مشکوۃ مین بسند ابو داؤد ابو امامہ سے مروی ہے کہ کہا ابو امامہ نے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکا دیتے ہوے اوپر عصا کی پس کھڑے ہوے ہم واسطے آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے نہ کھڑے ہو جیسی کہ کھڑی ہوتے ہین اعاجم کہ تعظیم کرتے ہین بعضے بعضونکی یہ نہی محمول ہے اوپر ہیئت خاص کے

عبارت کے قرینہ سے جیسا کہ لکھا ہے محدث دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین
نہ اوٹھو اور نہ قیام کرو جیسا کہ اوٹھتے ہین اہل عجم تشبیہ اصل اوٹھنے مین ہے یا اوپر کیفیت خاص کر
کہ جب کوئی بڑا اونکے بڑونسے اونکیطرف آتا ہے بمجرد دیکھنے کے اوٹھتے ہین اور اضطراب کرتے ہین
اور آگے آتے ہین اور واسطے تعظیم کے پیر پر کھڑے رہتے ہین اس توجیہ سے اصل قیام
ممنوع نہوا جیسا کہ بعض احادیث مین آیا ہے بلکہ وہ قیام ممنوع ہے جو بطریق تعظیم اور تجبر کے
ہو ختم ہوا بیان الشیخ کا اور در صورت ہونے اس نہی کے مطلق قیام پر بہی یہ نہی منسوخ ہو
فعل قیام نبی کریم سے کہ جو ام المومنین سے اوپر مذکور ہو چکے کیونکہ اوسمین کانت اذا
دخلت علیہ اور اذا دخل علیہا مذکور ہے اور کلمہ کان کا بعد داخل ہونیکے فعل پر دلالت
کرتا ہے اوپر دوام کے بلا شبہ وقوع اس فعل کا بعد نہی کے ہوگا اور اگر منسوخ بہی نہ ہو تو یہ
حدیث منفی قیام ہے اور حدیث ام المومنین مثبت قیام ہے اور موافق قواعد اصول کے
مثبت منفی سے قوی ہے اسیوجہ سے محدثین اور فقہا کل قائل ہین کہ قیام تعظیمی مستحب ہے
واسطے اہل فضل کے چنانچہ محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ مین حدیث ابو سعید خدری
قوموا الی سیدکم کے تحت مین لکھا ہے بلکہ طیبی نے محی السنت سے نقل کیا ہے کہ جمہور
علما نے اجماع کیا ہے موافق اس حدیث کے کہ جملہ اہل فضل خواہ اہل علم ہون خواہ اہل
صلاح اور اہل شرف اکرام اونکا ساتھہ قیام کے درست ہے اور امام محی السنت محی الدین
نووی نے کہا ہے کہ وقت آنے اہل فضل کے قیام مستحب ہے اور احادیث اس بارہ مین
وارد ہوئی ہین اور نہی قیام مین کوئی چیز صریح صحیح کو نہین پہنچی ہے اور فتاوی عالمگیریہ مین
آداب زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہے کہ متوجہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی قبر شریف کیطرف اور کھڑا ہو آنحضرت کے سر مبارک کے قریب اور جذب القلوب مین

اداب زیارت مین شیخ نے لکھا ہے کہ وقت وقوف اور عرض سلام کے بجناب رسالت عظمت کر
ساتھ دہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ پر رکھے جیسا کہ نماز مین کرتے ہین اور فوائد الدرایہ شرح ہدایہ مین لکھا ہے
کہ جائز ہے غیر خدا کے خدمت کرنا ساتھ قیام کے اور ہاتھ باندہنے کے اور جھکنے کے اور نہین جائز ہے
سجدہ بالاجماع پس نہ رہا شک جمیع احادیث سے قیام تعظیمی کے درست ہونے مین اور جب قیام
طریق تعظیم ٹھہرا اور تعظیم نبی کریم کے ہم مامور ہین کیونکہ اللہ تعالے جل جلالہ نے قرآن مجید مین حکم
دیا ہے مسلمانون کو وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یعنی تعظیم کرو آنحضرت کی اور بلا قید عام حکم تعظیم کا
فرمایا اور عام کو عام رکھنا موافق اصول کے واجب ہے لہذا کل طریق تعظیم کے ہم مامور
ہوے اور ہر امر خدا عبادت ہے اور اپنی حد ذات مین مستحسن چنانچہ علامہ ابن حجر نے
جوہر التنظیم مین کہا ہے کہ تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام انواع تعظیم کے جسمین
مشارکت نہو اللہ سے الوہیت مین امر مستحسن ہے نزدیک اوسکے جسکی ابصار مین نور دیا ہے
اللہ نے پس قیام تعظیم بھی وقت ولادت کے مستحسن ٹھہرا اور جب اوسکو اختیار کیا علماء دین نے
اور اہل حرمین نے پس ہوگیا تعامل الناس قیام تعظیمی بھی مثل محفل مولد شریف کے اور
تعامل ملحق بالاجماع ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور اجماع امت ضلالت پر ممکن نہین ہے
چنانچہ حدیث مرفوع ہے نہ اجماع کرینگے میری امت ضلالت پر روایت کیا اسکو مسلم نے
اور احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور نیز اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ
شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ جب تعظیم شعائر اللہ تقوی قلب سے ہے تو تعظیم
حبیب خدا مین کس درجہ تقوی قلب ہوگا خوشا نصیب اون مسلمانون کے جنسے تعظیم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقوع مین آوے ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ معظم ہین
اور آپ ایسے اللہ تعالے کے محبوب اور برگزیدہ ہین کہ اللہ تعالے خود اہتمام فرماتا ہے آپ کے

اظہار عظمت مین چنانچہ ایک اہتمام اللہ تعالے کا حضور کے اظہار عظمت مین فقط کیفیت
خلقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سمجھنا چاہیے کہ جب اللہ تعالے کو پیدا کرنا خلق کا منظور ہوا
ایک قبضہ لیا اپنے نور سے اور فرمایا کن محمدا پس نور محمدی کہ تعین اول عبارت اوس سے ہے
عالم ظہور مین سراپردۂ بطون سے جلوہ گر ہوا اس خطاب اول سے کہ نسبت نور جناب رسالت
کے حضرت احدیت جلشانہ سے جاری ہوا عظمت شان نبوت کو سمجھنا چاہیے کہ تمام
خلق کو اللہ تعالے نے پیدا کیا لفظ کن سے اور کن تامہ فرمایا یعنی نیست ہو ہست ہو جاؤ
اور نور جناب رسالت سے کن ناقصہ فرمایا تھا کن محمدا ہو جاؤ ستودہ یعنی صفت ستودگی کو
اختیار کرو پس خطاب اول ہی سے اللہ تعالے نے ظاہر کر دیا کہ از روئے خلقت ہی کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور یکتا ہین تمام خلق مین وہ خطاب نکیا اللہ تعالی نے
آپ سے جو خطاب کر فرمایا تمام خلق سے اور بعدہ اوس نور شریف کو سیر کرائی اللہ تعالے
نے اپنی صفات کی حجابات مین جاننا چاہیے کہ صفات باریتعالے حسبیت سے مثل اوسکی
ذات کے منزہ ہین حجاب اسواسطے کہا گیا ہے کہ حجاب اوسکو کہتے ہین جو دوسریکو چھپائے
اللہ تعالے نے نور محمدی کو عالم تعین مین ظاہر کیا اور کمال محبت سے پھر اپنی صفات مین
چھپا لیا پس ہو گیا وہ نور شریف مظہر اللہ تعالے کا اور یہ اشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے کمال قرب کا اللہ جل جلالہ کے ساتھ ہے اور پھر اوس نور کو اپنے بحار صفاتمین
تیرایا چونکہ بحر مین جریان اور روانگی ہوتی ہے لہذا وہ صفات باریتعالے کہ جن کا جاری
کرنا خلق مین منظور تھا اونمین نور محمدی کو آشنا کیا تاکہ اس وسیلہ سے ظہور اون صفات کا
خلق مین ہو اور اسی مناسبت سے لفظ بحار کا اون صفات کی نسبت وارد ہے ورنہ صفات
باریتعالے بحر ہونیسے بھی منزہ ہین بعدہ بساط صفات بچھا کر اوسپر اللہ تعالے نے اوس

فی بیان خلقت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بیان خلعت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

نور مقدس کو قیام دیا صفات باریتعالے بساطہ ہونیسے بھی منزہ ہین یہ سب استعارات ہین
چونکہ وہ مضامین قید بیان مین آنہین سکتے تھے لہذا بالکنایہ بیان کیے گئے اور مراد فقط اسقدر
اسیقدر معلوم ہوتی ہے کہ نور حضرت نبوت کو تحت و فوق سے گھیر لیا اللہ تعالے نے
ساتھ اپنی صفات کے واسطے اظہار قرب اور عظمت کے اور اوس ابساط صفات پر
اوس نور شریف نے پانچ قیام کیے اللہ تعالے کی عبادت کہ ہر ایک قیام موافق اوس
زمانہ کی مقدار کے ستر ہزار برس کا اور یہ بھی کمال عظمت حضرت نبوت ہے اسواسطیکہ
عبادت معبود سے بندہ کو عظمت ہوتی ہے ہر قیام کے بعد اللہ تعالے جلشانہ ایک
خلعت نورانی صفات سے اوس نور معظم کو مرحمت کرتا تھا اور وہ نور اوسکے شکر مین سجدہ
کرتا تھا نور علی نور کا مضمون ظاہر ہوا کہ ایک تو وہ خود نور تھا اوپر سے انوار صفات
احدیت کی چھاگئی بعدہ اوس نور نے دو رکعت نفل کی پڑہی بالہام الٰہی اسی ترتیب سے
جواب ہم پر فرض ہے اور ہر ایک رکن کو اوسکے ہزار ہزار برس مین ادا کیا یعنی تحریمہ
اور قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ اور سجدۂ ثانی ہر ایک کو ہزار ہزار برس مین ادا کیا
پھر اللہ تعالے نے فرمایا اے حبیب مجھسے کچھ طلب کر کیا شان محبوبیت نبی کریم ہے
کہ حقتعالے خود آنحضرت سے سوال کرتا ہے کہ مجھسے کچھ مانگو نور رحمۃ للعالمین نے کہا
کہ اے رب مجھکو معلوم ہوگیا ہے کہ تو مجھکو ایک گروہ کا سردار کریگا اور اوسکو حکم عبادت کا
دیگا تیری بڑی شان ہے تو قدیم اور مجید ہے اور وہ حادث اور محدود پس کیونکر اوس سے
حق عبادت تیرا ادا ہوگا ضرور ہے کہ اون سے کمی اور نقصان عبادت مین ہوگا لہذا اسیقدر
یہ عبادت جو کی ہے اپنی امت کو دی کہ جو اون سے کمی ہوگی میری عبادت ملاکر اوسکو
پورا کردینا اللہ تعالے نے قبول کیا اور فرمایا کہ اور کچھ مانگو یعنی یہ تو اپنا کیا ہوا دیا تمنے

اوس نبی رحمت نے عرض کیا کہ اے اللہ اوس امت مین ایسے لوگ بھی ہونگی جنسے کوئی
عبادت نہوگی اونکو واسطے مجھکو اختیار شفاعت دی کہ تجھسے مغفرت اونکی مانگون اللہ تعالی نے
یہ بھی عرض قبول کی امت کا کام جب بنا وہ نور کہ مظہر رافت اور رحمت حضرت الوہیت تھا
خوش ہوا اور وجد مین آکر جھوما اوس نور سے لاکھہ قطرے عرق کے ٹپکے ایک ایک قطرہ سے
اللہ تعالے نے ایک ایک نبی کو پیدا کیا پس جمیع انبیا مثل ان قطرونکے ہین اور نور محمدی
بحر حقیقت ہے لہذا انپر حضور فضل رکھتے ہین بہمہ وجوہ تمام انبیا پھر انوار انبیا کے عکس سے
اولیاء اللہ کو بنایا اور اونکی عکس سے متقین کو اور اونکی عکس سے عامہ مومنین کو اور اونکی عکس سے
کفار کو اور کفار اور گنہگارون کے عکس سے منافقین کو یہ بھی عظمت نبی کریم کو اللہ تعالی نے
ظاہر کیا ہے کہ جسکو خلقت کی روسے جسقدر حضرت کا قرب حاصل ہے اوسیقدر اوسکی
عظمت ہے چونکہ منافقین کو سب سے زیادہ بعد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لہذا وہ سب سے
بدتر ہین اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی منافقین
جہنم مین سب سے نیچے کے درجہ مین ہونگے پس ظاہر ہوگیا کہ تم سے عظمت حضرت ہی کے
قرب سے حاصل ہوتی ہے پھر دوبارہ جنبش کی نور محمدی نے اوس سے لاکھہ قطرے ظاہر ہوئے
اونمین سے ایک قطرہ لیکر اللہ تعالے نے اوسکے دس حصہ کئے اور تمام خلق کو اوس سے پیدا کیا
اوس وقت مین بجز تعین نور محمدی کے دوسرا تعین ہی نتھا عرق اور قطرہ یہ سب کنایہ ہے حقیقت سے
اوسکی وہی خالق واقف ہے استقدر سمجھنا چاہیے کہ حقیقت تمام خلق کی مثل ایک قطرہ کے ہے
اور حقیقت ہر ایک نبی کی مثل اوسکی اسی سے انبیا تمام خلق سے معظم ہین کہ تمام خلق کی حقیقت
اور اونکی حقیقت مساوی ہے اور کل انبیا بمنزلہ لاکھہ قطرونکے ہین اور نبی کریم بمنزلہ دریا کے پس
جیسا افضل اور بزرگی دریا کو قطرات پر ہوتی ہے ویسی ہی بزرگی اور عظمت از روئے خلقت کے

ہمارے حضرت کو تمام انبیا پر ہے اور حقیقت آنحضرت بمنزلہ ایک قبضہ نور کے ہے پس
یہانسے عظمت اور بڑائی کو اوس خالق مطلق کی قیاس کر لینا چاہیے کہ ایک قبضہ اوسکی نور کا
جب اتنا بڑا ہے تو وہ خالق کیسا ہوگا اور حقیقت مین بڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اللہ ہی کی بڑائی ہے کیونکہ آپ مصنوع الہی ہین اور مدح اور تعریف مصنوع کی عین مدح صانع
کی ہے پھر جب اللہ تعالی نے اوسی نور کے ایک قطرہ کے حصۂ دہم سے لوح اور قلم کو پیدا کیا
تو قلم کو حکم دیا کہ لکھہ حال امتونکا لکھا قلم نے بالہام الہی نسبت امت سیدنا آدم علیہ السلام
کے کہ اے امت آدم جو تم مین سے اللہ کی اطاعت کریگا اللہ تعالے اوسکو جنت مین داخل
کریگا اور جو اللہ تعالے کی نافرمانی کریگا اوسکو جہنم مین مبتلا کریگا یہی ایک عبارت کل انبیا
علیہم السلام کی امتون کی نسبت مین از آدم تا بحضرت عیسی علیہ السلام قلم نے لکھی جب
نوبت کتابت احوال امت مرحومہ محمدیہ کی آئی قلم نے لکھا کہ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جو تم مین سے اطاعت اللہ تعالے کی کریگا وہ جنت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا بس اتنا
لکھا تھا قلم نے کہ جناب احدیت سے خطاب ہوا ادب سیکھہ ادب سیکھہ ادب سیکھہ اے قلم
کس کی امت کے نسبت کلمات بے ادبانہ لکھتا چلا جاتا ہے پس شق ہوگیا قلم ہیبت خدا سے
اور چالیس ہزار برس کانپتا کیا پھر دست قدرت سے اوسپر قط لگا اور ارشاد ہوا کہ لکھہ قلم نے
عرض کیا کہ جو تو حکم دے وہ مین لکھون ارشاد ہوا کہ لکھہ دے وہ امت گنہگار ہے اور اللہ
پرورش کرنیوالا ہے اور مغفرت کرنیوالا ہے سبحان اللہ کیا اہتمام ہے اللہ تعالی کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار عظمت مین روز ازل سے کہ واسطے امت محمدی کے وہ عبارت
جو اور امتونکے واسطے لکھی گئی تھی لکھنے نہ دی اور ایک عبارت خاص جس سے اظہار اللہ
تعالے کی رحمت خاصہ کا اس امت پر ہو لکھوا دے اور حکم تا اب جو قلم پر جاری ہوا کہ لکھ

عظمت است آنحضرت کی ظاہر کرتا ہے بعدہٗ جب اللہ تعالے کو ظاہر کرنا اوس نور کا
زمین پر منظور ہوا تو سیدنا آدم علیہ السلام کو خلق کیا اور نور محمدی اونکے سپرد فرمایا اور بطفیل
حاملیت اوس نور پاک کے آدم علیہ السلام کو یہ مرتبہ دیا کہ مسجود ملائکہ کیا تاکہ عظمت جناب
رسالت ظاہر ہو کہ یہ وہ معظم ہے کہ جسنے مشت خاک کا یہ مرتبہ بڑہایا کہ ملائکہ جو نوری تھے
وہ سجدہ کے مامور ہوئے شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نکیا اسکی سزا مین اللہ تعالے
نے اوسکو ملعون کیا بے تعظیمی حامل نور محمدی نے معلم الملکوت کو ملعون کیا ڈرنا چاہیے
معاملات تعظیم آنحضرت اور متعلقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آدم پر وہ عتاب مین
جنت سے زمین پر آئے تین سو برس استغفار کرتے رہے خطائے آدم معاف نہوئی آخر
آدم علیہ السلام نے بواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کی اللہ تعالے نے فوراً خطائے
آدم معاف کرکے اونکو مقام اجتبیٰ پر پہنچا دیا اسمین بھی عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ظاہر کی کہ تعظیم آنحضرت معتوب کو مجتبیٰ کردیتی ہے اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو
توفیق اپنے حبیب مکرم کے تعظیم کی عنایت فرماوے بعدہ سیدنا آدم علیہ السلام حضرت حوا سے
ملے اور اولاد پیدا ہوئی شیث علیہ السلام چہوٹے فرزند ہین آدم کے جب حضرت حوا کے حمل مین
آئے ملائکہ جو آدم علیہ السلام کیطرف متوجہ تھے وہ سب حوا کیطرف متوجہ ہوگئے حضرت آدم نے
جناب الٰہی مین عرض کیا کہ اے اللہ کیا ہمسے کچھ خطا ہوئی کہ ملائکہ کو میری جانب توجہ نہی
ارشاد ہوا اے آدم تجھسے کوئی خطا نہین ہوئی مگر نور محمدی جسکا تو حامل تھا اوسکی
وجہ سے ملائکہ تیری طرف متوجہ تھے وہ حوا کو سپرد ہوا لہذا اب ملائکہ حوا کیطرف متوجہ ہین
پھر جب شیث علیہ السلام پیدا ہوے اور جوان ہوئے بعد آدم علیہ السلام کے اللہ تعالی نے
اونہین کو قائم مقام آدم اور نبی معظم کیا گو عمر مین شیث علیہ السلام سب بھائیون سے

ف تشریف لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اولاد آدم عالم مین

چھوٹے تھے بہ برکت حاملیت نور محمدی مرتبہ مین سب سے بڑہ گئے ظاہر کیا اللہ تعالی نے
عظمت نور جناب رسالت کو کہ یہ وہ معظم ہے جو چھوٹے کو بڑا کر دیتا ہے پہر وہ نور معظم اولاد
شیث علیہ السلام مین منتقل ہوا اور بہ ترتیب آبائی نبوی اصلاب پاک سے ارسام پاک مین
انتقال فرمانے لگا اہتمام الٰہی انتقال نور جناب رسالت مین برابر یہ جاری رہا کہ جب
جناب نبوت کو اللہ تعالے وہ شرف دیتا تھا کہ اپنے ہمعصرون مین سر برآوردہ اور معظم رہتا
چنانچہ فرمایا ہے نبی کریم نے کہ اللہ تعالے نے برگزیدہ کیا خلق مین اولاد آدم کو فرمایا لَقَدْ کَرَّمْنَا
بَنِیْ اٰدَمَ اور اولاد آدم مین برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم علیہ السلام کو اور اونمین سے قریش کو
اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم مین سے مجھ کو اور اللہ تعالے قرآن مجید مین واسطے
اظہار عظمت اجداد جناب رسالت کی فرماتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اور انس
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے سنا مین نے کہ پڑہتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انفسکم کو بفتح فا یعنی اَنْفَسِکُمْ اور انفس صیغہ اسم تفضیل کا ہے نفاست سے
پس اس قرأت سے معنی اس آیہ شریفہ کے یہ ہوئے کہ البتہ آگیا تم مین رسول تمہارا انفس ترین
لوگون سے پس اس آیہ کریمہ سے فضل اجداد نبوی کما حقہ ظاہر ہے پس نور شریف اسی
شان سے منتقل ہوتا ہوا تا عبد اللہ تشریف لایا لقب عبد اللہ کا ذبیح اللہ ہے اور وجہ
اس لقب کی یہ ہے ایک وقت مین عمر بن حارث سردار قوم جرہم نے حجر اسود کو کعبہ کے
رکن سے کہود کر اور صورت ہر دو برہ آہو طلائی مزین بجواہر جسکو اسفندیار بادشاہ فارس نے
بطور ہدیہ کعبہ کو بہیجا تہا اور اونکو غزال کعبہ کہتے ہین اور چند ہتیار کہ خانہ کعبہ مین رکھے تھے اون سبکو
چاہ زمزم مین چہپاکر اوس کنوین کو بند کر دیا تہا اور اسطرح زمین کو ہموار اور برابر کر دیا تہا کہ نشان
چاہ زمزم ہرگز نہ ملتا تہا بعدہ اوسکو حقتعالے نے عبد المطلب کے ہاتہ سے ظاہر کرایا تفصیل

اوسکی یہ ہو کہ جب عبد المطلب کو ریاست کعبہ کی ملی اللہ تعالے کا ارادہ زمزم شریف کی ظاہر کرنیکا
ہوا عبد المطلب کو خواب مین دکھلایا کہ زمزم کو پیدا کرو چونکہ نشان چاہ زمزم اوسوقت مین
کسی کو معلوم ہی نتھا کہ کہان ہے بالہام علامات اور آثارات چاہ زمزم کے اللہ تعالے نے عبد المطلب کو
بتلادئے اوسوقت عبد المطلب نے ارادہ کیا کہ زمزم شریف کو صاف کرین چونکہ اوس مقام کے قریب
دو بت رکھے تھے کہ نام اونکا اساف اور نائلہ تھا اسوجہ قوم کو منظور نہوا کہ قریب اوسکے کنوان کہدے
اسلئے تمام قریش مانع آئے اور عبد المطلب کی ایذارسانی پر مستعد ہوئے عبد المطلب معہ اپنے فرزند
حارث کے برسر مقابلہ ہوئے اور بتائید الٰہی بوسیلہ نور محمدی تمام قوم پر غالب آئے اور زمزم کو کھودنیلگے
جب تھوڑی سی زمین کھودی علامات اور آثار اوسکے ظاہر ہوئے حجر اسود اور ہر دو غزال کعبہ
اور ہتھیار نکلے اور بعدہ پانی پیدا ہوا جب عبد المطلب نے زمزم کو صاف کیا عزت اور نام اون کا
بڑھ گیا قریش حسد سے عبد المطلب کے درپے آبروریزی کے رہنے لگے عبد المطلب نے خدا سے
دعا کی اور نذر مانی کہ اگر دس لڑکے اللہ تعالے مجھکو دے تو ایک اونمین سے اللہ کی راہ مین قربانی
کرون اللہ تعالے نے دس بیٹے اونکو دئے اور وہ سب جوان ہوئے ایک شب کو عبد المطلب
خانہ کعبہ کے قریب سوتے تھے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اے عبد المطلب اس گھر کے
صاحب کیواسطے اپنی نذر پوری کر عبد المطلب خواب سے بیدار ہوئے ترسان اور لرزان کیونکہ
لڑکے کا ذبح کرنا بہت دشوار ہے اور ایک بکری ذبح کر کے فقرا اور مساکین کو تقسیم کر دی پھر خواب مین
دیکھا کہ اس سے بزرگ تر قربانی کر عبد المطلب نے ایک گائے ذبح کر کے نذر ادا کی پھر تیسری مرتبہ
خواب مین دیکھا کہ اس سے بزرگ تر قربانی کر اونٹ ذبح کر کے نذر ادا کیا پھر خواب مین دیکھا کہ اس سے
بزرگ تر قربانی کر عبد المطلب نے پوچھا کہ اس سے بزرگ تر قربانی کون ہے جواب پایا کہ ایک بیٹا
نذر کر جس کی نذر مانی ہے عبد المطلب کو اسکا ملال تو ہوا مگر ادائے نذر پر مستعد ہو کر سب بیٹون کو

جمع کر کے صورت واقعہ بیان کی سب لڑکون نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہے اگر منظور ہو ہم سبکو
خدا کے واسطے ذبح کرو ہمکو عذر نہین ہے عبد المطلب بیٹون کی اطاعت سے خوش ہوے اور قرعہ
ڈالا کہ جسکے نام پر قرعہ پڑے اوسکو ذبح کرین جب قرعہ ڈالا عبد اللہ کے نام پر آیا عبد المطلب عبد اللہ کو
نہایت محبوب رکہتے تھے اسواسطے کہ نور محمدی اونکی پیشانی پر جلوہ گر تہا اور وہ نہایت درجہ خوبصورت
اور صاحب جمال اور شجاع اور خوش اوصاف تہے لیکن چونکہ نذر کر چکے تہے واسطے خدا کی رضا کے چہری
ہاتہ مین لیکر اور عبد اللہ کا ہاتہ پکڑ کر واسطے ذبح کرنیکے مذبح مین لائے چونکہ بسبب خوبصورتی اور
خوش سیرتی کے تمام قریش کو عبد اللہ سے محبت تہی یہ خبر سنکر تمام قوم کے لوگ جمع ہوئے اور
عبد المطلب کو مانع آے کہ عبد اللہ کو ذبح نکرو عبد المطلب نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین
مجبور ہون نذر کو کیونکر توڑون آنکر ون بعد حجت اور تکرار کے یہ امر قرار پایا کہ فلان عورت کاہنہ
جو سب کاہنو نمین ممتاز ہے اوسکے پاس چلکر یہ سب حال بیان کیا جاوے جو وہ تجویز کرے
وہ کیا جاوے الغرض عبد المطلب نے ہمراہ قوم کے اوس کاہنہ کے پاس جا کر یہ حال بیان کیا
اوسنے بعد تامل کے کہا کہ ایک جن میرا ملاقاتی ہے اوس سے مین پوچہ لون کل آنا جواب دونگی
دوسرے روز پہر اوسکے پاس گئے اوسنے پوچہا کہ تمہارے ملت مین دیت آدمی کی کیا ہے
عبد المطلب نے کہا کہ دس اونٹ ہین کاہنہ نے کہا کہ عبد اللہ کو ایکطرف کہڑا کرو اور دس اونٹونکو
ایک جانب اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹونکے نام پر آوے اونٹ ذبح کرو اور اگر عبد اللہ کے نام پر آوے
تو دس اونٹ اور زیادہ کرو اور اسیطرح دس دس اونٹ بڑہاتے جاؤ یہانتک کہ قرعہ اونٹونکے
نام پر آوے اوسوقت اون کل اونٹونکو ذبح کرو نذر تمہاری پوری ہوجاویگی قریش خوش
ہوے اور کہا کہ اگر تمام اونٹ قریش کے عبد اللہ کے خون بہا مین ذبح ہون تو ہم حاضر
ہین الغرض عبد اللہ کو قربان گاہ مین کہڑا کیا اور دس اونٹ دوسریطرف کر کے قرعہ ڈالا

عبد اللہ کے نام پر آیا دس اونٹ اور زیادہ کیے پھر قرعہ عبد اللہ کے نام پر آیا اسیطرح دس
دس اونٹ بڑہانے لگے آخر کار دسوین مرتبہ جب سو اونٹ کی نوبت آئی قرعہ اونٹونکے نام پر آیا
عبد المطلب نے پھر بنا بر احتیاط کے قرعہ ڈالا دوبارہ بھی قرعہ اونٹونکے نام پر آیا عبد المطلب نے
خدا کا شکر ادا کیا اور سو اونٹ قربانی کیے فدیہ ذبح عبد اللہ ادا ہوا اسمین بھی اللہ تعالے نے
حضرت کی بڑائی اور عظمت کو ظاہر کیا کہ ہمارے حبیب کا باپ مثل اور انسانونکے نہین ہے کہ دس
اونٹ جو ہر انسانکا اسوقت خونبہا ہے وہی اوسکا بھی خونبہا ہو بلکہ اورونکا خونبہا دس اونٹ
ہین تو عبد اللہ کے سو جیسا مال نفیس ہوتا ہے ویسی ہی قیمت بھی گران ہوتی ہے اور نیز اس
واقعہ سے اللہ تعالے نے عظمت جد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ظاہر کی جو کام سیدنا ابراہیم
علیہ السلام نے خدا کی رضا کیواسطے مرتبہ نبوت اور خلت مین کیا تہا وہ کام جد حضرت نبوت سے
باوجود نبی نہونیکے کیا یہ فیضان نور جناب رسالت تہا کہ بسبب قرابت قریبہ کے حضرت عبد المطلب
جاری ہوا تہا اسی سے نبی کریم نے فرمایا ہے انا ابن الذبیحین یعنی مین دو ذبح کیے گئے ہوؤنکا بیٹا
ہون عبد اللہ چونکہ بسبب حاملیت نور محمدی کے مطلع انوار الٰہی تھے جسقدر زمان ظہور اوس
آفتاب حسن کا قریب آتا جاتا تہا لمعان حسن وجمال محمدی چہرہ عبد اللہ پر بڑہتا جاتا تہا جیسے کہ
طلوع آفتاب کے قریب افق روشن اور تابان ہوتا جاتا ہے لہذا تمام قریش کی عورتین وہ حسن و
جمال دیکھکر دل سے عبد اللہ پر عاشق ہوئین اور سو سو طرح چاہتی تہین کہ کسیطرح عبد اللہ کو اپنے
ناز و انداز سے اپنا فریفتہ کرین لیکن اللہ تعالے اونکا حافظ تہا حضرت عبد اللہ کو کبھی لغزش
نہوئی جب عبد المطلب کو یہ حال معلوم ہوا عبد اللہ کو شکار کیواسطے باہر جنگل مین بھیجدیا اور وہب
زہری کو اونکے ساتھ کر دیا ایک روز وہب ایک جانب شکار مین مشغول تھے کہ دیکھا اونہون نے
نوے ۹۰ سوار یہود کے ہتیارونسے مسلح ولایت شام کیطرف سے نمودار ہوئے وہب نے آگے بڑہکر اونسے

فائدہ حضرت عبد اللہ [illegible] کافرون سے

پوچھا کہ آپ لوگون نے کسطرف کا قصد کیا وہ لوگ وہب کو مرد صحرائی جان کر سمجھکر انسے پتا مقصد کا
بتلا دیگا کہنے لگے کہ عبد اللہ کے مارنیکو آئے ہین وہب نے کہا کہ عبد اللہ کا قصور کیا ہے اونہون نے
کہا کہ قصور تو عبد اللہ کا کچھہ نہین ہے مگر اوسکی پشت سے وہ شخص پیدا ہوگا کہ دین جسکا
کل دینونکو منسوخ کریگا اور مذہب اوسکا سب مذاہب کو مٹا دیگا اسواسطے اس گروہ نے
ارادہ کیا ہے کہ عبد اللہ کو قتل کر ڈالین تا کہ وہ لڑکا پیدا نہو وہب نے کہا کہ تم نادان ہو یہ کام
عقل کا نہین اگر اللہ کو اوس لڑکے کا عبد اللہ سے ظاہر کرنا منظور ہے تو ہرگز تم عبد اللہ کو
قتل نکر سکوگے اور اگر اللہ کو منظور نہین تو عبد اللہ کے قتل سے تمکو کیا ملیگا بعد اسکے وہب نے
دیکھا کہ کچھہ سوار اور ایک روایت مین ہے ستر سوار کہ اس عالم کے لوگونسے مشابہت
نرکھتے تھے غیب سے ظاہر ہوے اور وہ فرشتے تھے اونہون نے اون سب یہودیون کو
قتل کیا وہب یہ معاملہ دیکھکر عبد اللہ کو ساتھہ لیکر عبد المطلب کے پاس آے اور صورت
واقعہ ظاہر کی بعدہ اپنے گھر مین جا کر سب حال اپنی بی بی سے بیان کیا اور کہا کہ میرا
یہ قصد ہے کہ اپنی دختر نیک اختر آمنہ کو عبد اللہ کے نکاح مین دون اور بعض اشخاص سے عبد المطلب کو
اس مضمون سے اطلاع کرائی عبد المطلب بہی عبد اللہ کے نکاح کی تجویز مین تھے وہ جب
اس بات سے واقف ہوئے فاطمہ اپنی بی بی کو وہب کے گھر بہیجا کہ بی بی آمنہ کو دیکھہ آوین
بی بی فاطمہ نے جب آمنہ کو دیکھا فریفتہ ہوگئین اور عبد المطلب سے آکر بیان کیا کہ انسان
عاجز ہے اور زبان قاصر ہے وصف آمنہ مین حق یہ ہے کہ عبد اللہ ہی کی صحبت کے قابل ہے
عبد المطلب نے یہ سنکر وہب کو پیام عبد اللہ کا دیا وہب نے منظور کیا چنانچہ بروایتے اوسط ماہ
جمادی الثانی مین اور بروایتے چوتھی شب رجب کو عقد ہوا حضرت عبد اللہ کا بی بی آمنہ
بنت اللہ اور اوسی شب مین نخل عالم مین ثمر مراد آیا یعنی باعث ایجاد عالم حمل مین

در ذکر ولادت باسعادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لائے بنابر اظہار عظمت جناب رسالت کے غیب سے ندا ہوئی کہ اے عرش برتر
نور کے پہن لے اور اے کرسی چادر فخر کی اوڑھ لے اے سدرۃ المنتہیٰ نورانی ہوجا اے حورون
جنت کی آراستہ ہوجاؤ اے رضوان دروازے جنت کے کھولدے اور اے مالک دروازے
دوزخ کے بند کر دے رحمۃ للعالمین اپنی والدہ کے حمل مین تشریف لائے ہین اور علی ہذا القیاس
پہاڑون پر بھی ندا ہوتی تھی کہ اے قبہ زمزم یہ نبی اعظم ہین جو تشریف لاتے ہین اے جبل حرا
یہ مقام وصل تجیر الورا ہے اے جبل ابوقبیس یہ لڑکا صاحب خوشی اور مبارکبادی کا ہے
اے جبل ہمدیات یہ وہ لڑکا تشریف لاتا ہے جو نجات دینے والا ہے ہلاکتون سے جانور قریش کے
حضرت کے حمل مین آنیکے وقت گویا ہوگئے تھے اور آپس مین ایک دوسرے کو خوشخبری
دیتے تھے کہ قریب آگیا وقت اللہ کے حبیب کی ولادتکا اب ہم سب آپ کی زیارت سے
مشرف ہونگی بی بی آمنہ فرماتی ہین کہ مجھہ کو ایام حمل مین کچھہ گرانی اور کسل معلوم نہوتا تھا
بلکہ ایک نور مین اپنے پیٹ مین دیکھتی تھی کہ بڑھتا جاتا تھا جب ایام حمل کے گذر گئے اور ماہ ولادت
باسعادت یعنی ربیع الاول آیا طرح طرح کی برکات بی بی آمنہ نے مشاہدہ کیے اور عجائبات
قدرت الہی دیکھی یہانتک کہ شب ولادت آئی حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ اوس شب کو
اسقدر نور میرے پیٹ مین ہوگیا تھا کہ مشرق سے مغرب تک سارا عالم میرے پیش نظر تھا پھر
جب وقت ولادت شریف آیا جبرئیل علیہ السلام بامر الٰہی واسطے خدمت کے حاضر ہوے
جب سردار عالم تشریف لاوے تو اوسکی خدمت اور استقبال کیواسطے ایساہی معظم
درکار ہے جو افضل ملائکہ ہے الغرض جبرئیل علیہ السلام نے بحضور جناب رسالت
نہایت ادب سے عرض کیا ظاہر ہوا اے رسول اللہ کے ظاہر ہوا اے نبی اللہ کے
ظاہر ہوا اے بہتر خلق خدا کے ظاہر ہوا اے سردار رسولون کے ظاہر ہوا اے ختم کرنیوالے

نبیون کے چونکہ جناب رسالت ممدوح جناب احدیت ہین غیر کی مدح کی پروا نہین رکھتے ہین آنحضرت نے التفات نفرمایا جبرئیل علیہ السلام نے عاجز ہو کر عرض کیا یا اسم اللہ اظہر یا محمد ابن عبد اللہ یعنی ہماری مدح کیا اور ہم کیا اب طریق مدح چھوڑ کر اللہ کا واسطہ دیتے ہین جو اوسکے نام کیواسطے سے ظاہر ہو جیے پس جب نام الٰہی پیش ہوا کمال ادب کیوجہ سے قبول کرلیا حضور نے عرض جبرئیل علیہ السلام کو اور متوجہ ہوے عالم ظہور کیطرف فطلع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کالبدر المنیر پس تشریف لائے نبی کریم مثل چودھوین رات کی چاند کے روشن

شعر

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا · دعائے خلیل و نوید مسیحا
سلطانِ دوجہان کا ذکرِ ظہور ہے · تعظیم شاہِ دین کو اوٹھو انہ ضرور ہے
تشریف لائے حضرتِ محبوب کبریا · تشریف لائے سید و سلطان انبیا
تشریف لائے باعثِ ایجادِ دوجہان · تشریف لائے نور ربا شاہِ انس و جان

ابیات

السلام اے سرورِ عالیجناب · السلام اے شافعِ یوم الحساب
السلام اے مقتدای مرسلین · السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے آنکہ کانِ نعمتی · السلام اے آنکہ ابر رحمتی
السلام اے بحرِ علم من لدن · السلام اے مخزن اسرارِ کن
السلام اے معطی ہر آرزو · السلام اے فیض تو ہر چار سو
السلام اے ذکر تو ایمان من · السلام اے فکر تو درمان من
السلام اے دستگیر بیکسان · السلام اے چارۂ دردِ نہان

السلام اے حل مشکل اسلام
صد سلام از ما بہر دم صبح و شام
بر امید آنکہ اے والا جناب
درد مندم اے طبیب غیب دان
از علاج ما تو نیکو آگہی
ہست دارو ے دل بیماریان
پس چشان یک جرعہ از جام وصال
مین ہمان مارا نہ بیاد درد و رنج

السلام اے کارمن از تو تمام
بر تو ہم بر آل و اصحاب تمام
از لب شیرین تو آید جواب
رنج ما دریاب از غیب نہان
دارو ے درد دلم ہم تو دہی
شربت وصل تو اے دل ربا من
بیش ازین مگزار ما را در ملال
رحم کن بر من بحق ہفت و پنج

اللہم صل وسلم وبارک علیہ وقت ولادت باسعادت جناب سید الانبیا کے بہت سے عجائبات مشاہدہ کیے گئے کہ اوس سے عظمت اور جلالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئی بعض انمین سے بیان کیے جاتے ہین روایت کرتے ہین حضرت عبد الرحمن بن عوف اپنی والدہ شفا بنت عوف سے کہ کہا اونہون نے مین قابلہ تہی بی بی آمنہ کے حضور کی شب ولادت مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاتہہ مین آئے ایک آواز میرے کانمین آئی کہ کہنے والا کہتا تہا رحمت کرے تجہہ پر رب تیرا اور مشرق سے مغرب تک زمین نورانی ہوگئی چنانچہ بعض مکانات شام کو مینے اوس نور مین دیکہا اوسوقت تکیہ لگایا مینے کچہہ دیر نہین گذری تہی کہ ایک ظلمت اور ڈر اور لرزہ مجہہ پر طاری ہوا بعد میرے دہنے جانب سے ایک روشنی ہوئی سنا مینے کہ کہنے والا کہتا تہا کہان لیگیا تو اوسکو دوسرے نے جوابدیا کہ جانب مغرب لیگیا مین اوسکو اور تمام مقامات متبرکہ مین پہنچایا مینے اوسکو شفا کہتی ہین کہ پہر وہی خوف اور

لرزہ اور رعب مجھپر طاری ہوا اور بائین جانب سے میرے روشنی پیدا ہوئی سنا مینے
کہ کہنے والا کہتا تہا کہ کہان لیگیا تو اوسکو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری
تہا مشرق کیطرف لیگیا ہین اونکو اور تمام مقامات متبرکہ مین پہنچایا ہینگے اون کو اور
ابراہیم خلیل اللہ کے پاس لیگیا ہین اونکو اونہون نے اپنے سینہ پر لیا اور طہارت
اور برکت کی دعا کی شفا کہتی ہین اوسوقت کہا یعنی ہاتف غیبی نے کہ بشارت ہو تم کو
اے محمد ساتھ عزت اور شرف دنیا کے تحقیق تم متمسک ہو ساتھ عروہ وثقی کے جو شخص
متعلق ہو ساتھ شاخون درخت دین اور ملت تمہاریکی اور تمہارے کہنی کے موافق کری
قیامت کے دن تمہارے زمرہ مین محشور ہو اور شفا فرماتی ہین کہ یہ مضمون ہمیشہ میرے
خاطر مین رہا یہانتک کہ آنحضرت مبعوث ہوئے اور مین اول ایمان لانیوالونمین سے ہوئی
اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور بی بی آمنہ سے روایت کی گئی ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہاتھ اپنے زمین پر رکھے اور سر مبارک آسمان کیطرف
کیا اور دو زانو بیٹھے اور اونگلیونکو اپنی بند کرلیا تہا اور انگشت سبابہ سے اشارہ کرتے تھے
گویا تسبیح کرتے تھے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ انگوٹھے کو چوستے تھے اور شیر اوس سے
روان تہا بعدہ آپنے قبضہ خاک زمین سے اوٹہایا اور متوجہ ہوئے کعبہ کیطرف اور سجدہ مین گئے
اور ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نور مجھسے ظاہر ہوا کہ مکانات بصری شام
کو اوس نور مین مینے دیکھا اور ایک روایت بی بی آمنہ سے یہ ہے کہ کہا اونہون نے جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ایک ابر کا ٹکڑا آسمان سے اوترا اور آنحضرت سے
قریب ہوا اور آپ کو اپنے سے لایا اور اوٹہایا اور میری آنکھ سے غائب کیا اور سنا مینے کہ
منادی پکارتا تہا کہ اسکو زمین مشرق اور مغرب مین پھراؤ اور مقامات ولادت انبیا مین لیجاو

آبِ دعاے برکت اونکے واسطے کرین اور اونکو جامہ ہاے نفیسہ پہناؤ اور انکے باپ ابراہیم علیہ السلام
کے پاس انکو لیجاؤ اور تمام دریاؤن مین دیکھلاؤ تاکہ اہلِ دریا اونکو ساتھہ اسم اور صفت اور
صورت کے پہچان لین، بالتحقیق نام اونکا دریاؤن مین ماحی ہے جسقدر شرک زمین پر ہے
اونکے زمانہ مین محو ہوجاوے گا اور بعد لحظہ کے اونکو پہیر لایا لپٹا ہوا ایک قطعہ صوف مین کہ برف
سے زیادہ سفید تہا اور ایک روایت مین ہے کہ دودہ سے زیادہ سفید تہا اور اونکو اوپر حریرِ
سبز کے رکہا اور چند کنجیان آنحضرت کے ہاتہہ مین دین اور کہنے والا کہتا تہا کہ محمد نے لے لیا
کلیدِ نبوت اور کلیدِ نصرت اور کلیدِ خزاین ہاے زمین کو بعدہ دوسرا ابرآیا پہلے سے نورانی اور عظیم زیادہ
اور سنتی تہی مین اوسمین آواز مثل ہنہنانے اسپ اور آواز پرون کی اور آدمیون کے باتین کرنیکی
اوس ابر پارہ نے بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور میری نظر سے غائب
کیا اول بار سے زیادہ اور سنا میں کہ منادی کہتا تہا کہ لیجاؤ محمد کو صلی اللہ علیہ وسلم اور اطراف
زمین مین پہراؤ اور پیش کرو اونکو تمام روحانیون انس وجن پر اور دو اونکو صفوت آدم ع اور
رقت نوح ع اور ایک روایت مین ہے کہ شدت اور قوت نوح ع اور خلت ابراہیم ع اور سنت
اسحاق ع اور ایک روایت مین بجاے سنت اسحاق ع کے صبر ایوب ع مروی ہے اور فصاحت
اسمٰعیل ع اور بشارت یعقوب ع اور جمال یوسف ع اور صوت داؤد ع اور زہد یحیٰی ع اور
کرم عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور ایک روایت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو غوطہ دو اخلاق انبیا اور رسل مین پس ذات بابرکات ہمارے نبی کریم کی جامع ہے
کل صفات شایان خدا کی بقول خسرو علیہ الرحمتہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بی بی آمنہ فرماتی ہین کہ بعد اسکے لاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹا ہوا پارچہ حریر مین

اور آپ کے ہاتھ مین قطرات آب زلال کے اوس حریر پارہ سے ٹپکتے تھے اور ہاتف کہتا تھا
کہ محمد نے تمام دنیا پر قبضہ کیا تمام مخلوق دنیا کی اونکے قبضۂ تسخیر مین آگئی بطوع و رغبت باذن اللہ
تعالے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور نقل کرتے ہین کہ حضرت آمنہ نے کہا جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تین شخص مجھپر ظاہر ہوئے ایسے خوبصورت کہ گویا آفتاب اونکے
چہرونسے چمکتا تھا ایک کے ہاتھ مین ابریق نقرہ تھی بوے مشک اوس سے آتی تھی اور
دوسرے کے ہاتھ مین ایک طشت زمرد سبز کا اور اوسکے چار گوشے تھے ہر گوشے پر موتی تھے
اور ہاتف کہتا تھا کہ یہ دنیا ہے شرق اور غرب اور بر اور بحر یا حبیب اللہ اسمین سے جس
گوشہ کو چاہو پکڑ لو حضور نے دست مبارک درمیان طشت مین رکھا غیب سے ندا ہوئی
بخدا اے کعبہ آنحضرت نے کعبہ کو اختیار کیا جانو تم کہ حقتعالے نے اوسکو قبلہ اور مسکن شریف
اونکا کیا اور تیسرے شخص کے ہاتھ مین سفید ٹکڑا حریر کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
سات مرتبہ اوس طشت مین نہلایا اوس ابریق نقرہ سے اور اوس پارہ حریر مین آپ کو
لپیٹا اور ایک بند کہ گویا مشک اذفر سے تھا اوپر اوسکے باندہا بعد اوسکے صاحب حریر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زیر بازو لایا ابن عباس کہتے ہین کہ جب یہ خبر آنحضرت سے کہتے تھے
فرماتے تھے کہ وہ شخص رضوان تھا خازن بہشت حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ بعد ایک
لحظہ کے وہ اپنے بازو کے نیچے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر لایا اور آپ کے گوش
مبارک مین بہت سی باتین کہین کہ مین کچھہ نہ سمجھی بعد حضور کے دونون چشمان مبارک کے
درمیان مین اوسنے بوسہ دیا اور کہا بشارت ہو تمکو اے محمد صلعم تمام پیغمبرونکا علم تمکو دیا اور علم
اور شجاعت تمہاری سب سے بڑہ گئی اور کنجیان نصرت کی تمہارے ساتھہ کردین اور ہیبت
اور عظمت تمہاری آدمیونکے دلونمین ڈالی کہ تمہارا ذکر سنکر سب اونکے دل لرزان اور ہراسان ہونگے اگرچہ

تمکو ندیکھا ہوا سے حبیب اللہ کے حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ بعد اسکے دیکھا مینے ایک شخص کہ
اوسنے اپنا دہن حضور کے دہن مبارک پر رکھا اور جیسے کبوتر اپنے بچے کو بھراتا ہے کوئی چیز
آنحضرت کو وہ دیتا تہا اور مین دیکھتی تہی کہ حضور اپنی اونگلی سے اشارہ کرتے تھے اور
زیادہ طلب فرماتے تھے روایت کیا ہے کہ وقت ولادت باسعادت جناب ختم رسالت
کے تمام بت روے زمین کے منہ کے بل گر پڑے اور شیطان کو مع اوسکی لشکر کے گرفتار کیا
اوسنے فریاد اور نالے بہت کئے یہی سبب ہے کہ ذکر ولادت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
شیطان کے دل پہ شاق گذرتا ہے اور جو اوسکے متبع ہین اونکو اغوا کرتا ہے کہ ذکر ولادت شریف
سے باز رہین اور دوسرونکو بہی باز رکہین نعوذ باللہ من شر الشیطان علیہ اللعن جمہور
اہل سیر اسطرف ہین کہ نبی الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا ختنہ کیے ہوے اور ناف بریدہ پیدا
ہوے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ پیدا ہوا مین مختون
اور ندیکھا کسی نے میرا ستر عورت کہ علما نے فرمایا ہے کہ حکمت اسمین یہ تہی کہ کسیکو
مخلوق مین سے حضور کی تکمیل خلقت مین مداخلت نہو اور کوئی شخص ستر شریف حضور کو
ندیکھے کیونکہ حیا حضور کے مزاج مین بہت تہی اور عبد المطلب سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین
کہ مین حضرت کی شب ولادت مین خانہ کعبہ مین تہا جب نصف شب گذر گئی دیکھا مینے
بیت اللہ کی چارون دیوارین مقام ابراہیم کیطرف جہک گئین اور سجدہ کیا اور پہر
ہیئت اصلی پر آگئین اور تکبیر عجیب کعبہ سے سنتا تہا مین کہ ندا کرتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر رب
محمدن المصطفے اسوقت میرے رب نے مجکو پاک کیا بتون اور مشرکون کی نجاست سے
اور جو بت کہ گرد اگرد کعبہ معظمہ کے تھے وہ پارہ ہوتے تھے جیسے کپڑا پہٹتا ہے اور بڑا بت
جسکا نام ہبل تہا اوندہا پڑا تہا اور سنتا تہا مین کہ منادی ندا کرتا تہا کہ اب آمنہ سے

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور ابر رحمت اونپر اوترا اور ایک طشت
فردوس سے اور ایک روایت ہی کہ عالم قدس سے نازل ہوا تاکہ اوسمین آنحضرت کو نہلادین
عبد المطلب فرماتے ہین کہ جب مینے کعبہ کو اوس حال مین دیکہا اور ہیبت تکبیر کی سنی
اور وہ ندا سنی تحیرانا مینے کہ کیا کہون مینے اپنی آنکہین کہولین اور ملین اور اپنے دل مین کہا
کہ آیا خواب مین ہون مین بعدہ کہا مینے کہ نہین جاگتا ہون اوٹہا مین اور بی بی آمنہ کے
گہر کیطرف چلا جب گہر کے دروازے پر پہنچا اوسکو انوار اور خوشبوؤن سے مزین
پایا مینے دروازہ پر دستک دی آمنہ نے ضعیف آواز سے جواب دیا کہا مینے دروازہ جلد
دروازہ کہول والا میرا زہرہ پہٹ جاویگا آمنہ نے جلدی سے دروازہ کہولدیا اول میری نگاہ
آمنہ کے منہ پر موضع نور محمدی پر پڑی اثر اوس نور کا اونکی پیشانی مین نپایا بے طاقت
ہوا مین اور کہا مینے اے آمنہ وہ نور کیا ہوا کہا اونہون نے مینے وضع حمل کیا لڑکا پیدا ہوا
مینے کہا اوسکو لا تو دیکہون اونہون نے جواب دیا کہ تم ابہی نہین دیکہ سکتے ہو مینے کہا
کیون نہین دیکہ سکتا ہون آمنہ نے کہا کہ جب وہ پیدا ہوئے ایک شخص آیا میرے پاس
کہ قد اوسکا مثل خرمے کے درخت کے تہا اور کہا کہ اس طفل کو گہر سے نہ نکال اور کسی
شخص کو اولاد آدم سے نہ دکہا تین روز تک عبد المطلب کہتے ہین کہ مینے تلوار کہینچی اور
کہا آمنہ سے کہ لڑکے کو باہر لاؤ کہ دیکہون مین ورنہ تمکو یا اپنے کو ہلاک کرتا ہون آمنہ نے جب
یہ حال دیکہا کہا کہ لڑکا فلان مقام پر ہے جاؤ دیکہہ لو مینے ارادہ کیا کہ اوس مقام مین جا کر دیکہون
ناگاہ مینے ایک شخص دیکہا ایسا با عظمت و ہیبت کہ مثل اوسکے ہرگز نہ دیکہا تہا ایک تلوار
برہنہ اوسکے ہاتہہ مین تہی مجہپر حملہ کیا اور کہا روکے تجکو تیری مان کہان آتا ہے تو
مینے کہا کہ مین اس گہر مین آتا ہون کہ اپنے لڑکے کو دیکہون اوس نے کہا پلٹ جاؤ کوئی

اولاد آدم سے اوسکو نہیں دیکھہ سکتا جبتک سب فرشتے اوسکی زیارت نکرلین عبد المطلب
کہتے ہین کرلرزہ میرے جسم پر طاری ہوا اور تلوار میرے ہاتھہ سے گر پڑی باہر آیا چاہتا تا قریش کو اس
واقعہ کی خبر دون نہین جب چھ روز تک مینے اسحال کو بیان کرون لیکن بیان نکیا اور اکثر روایات
مین ہے کہ عبد المطلب نے جب سرور کائنات کو دیکھا نہایت خوش ہوے اور آنحضرت کو
گود مین لیا اور خانہ کعبہ مین لیگئے اور خدا کی پناہ مین سپرد کیا اور محمد نام رکھا اور یہ بھی منقول ہے
کہ عبد المطلب دروازہ خانہ کعبہ پر کھڑے ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا اور بہت اشعار پڑھے خلاصہ
اونکا یہ ہے کہ شکر اوس اللہ کا جس نے مجھکو عطا کیا یہ لڑکا پاک اللہ کی پناہ مین دیتا ہون مین اسکو
شر ہر حاسد کی اور پھر آمنہ کے پاس لاکر سپرد کیا اور کہا کہ اسکی بہت حفاظت کرو یہ لڑکا بیڑا
صاحب شان ہے اور بی بی آمنہ سے یہ بھی مروی ہے وہ فرماتی ہین کہ جب حضرت پیدا ہوے
چار عورتین آسمان سے اوترین مین اونکو دیکھہ کر ڈری اور پوچھا مینے کہ تم کون ہو ہم اسشکل مستورات
مکہ کے نہین ہو اونہون نے کہا کہ اے آمنہ تم خوف نکرو اور ایک نے کہا مین ہون ام البشر حوا دوسری
نے کہا کہ مین ہون سارہ ام اسحاق تیسری نے کہا کہ مین ہون ہاجرہ ام اسمٰعیل چوتھی نے کہا کہ
مین ہون آسیہ بنت مزاحم اور حوا کے پاس عطر تھا بہشت کا اور آسیہ کے پاس منديل سبز تھی
حضرت کو غسل دیکر حضرت آمنہ کی گود مین دیا پھر حضرت نے سجدہ کیا اور کہا الٰہی هب لی
امتی اے پروردگار تو بخش میرے واسطے میری امت کو جناب الٰہی سے ندا ہوا
وهبتك امتك یا علی همتك بخشا مینے تیری امت کو بسبب تیری ہمت بلند کے اور
فرمایا اللہ تعالے جلشانہ نے گواہ رہو فرشتون میرے کہ میرا دوست نہ بہولا اپنی امتکو
ولادت کیوقت پھر کیونکر بہولے گا اپنی امت کو قیامت کے دن فبشرى لنا معشر
الاسلام ان لنا من العنایۃ رکنا غیر منهدم خوشخبری ہو ہم کو اے گروہ اہل اسلام

بالتحقیق ہمارے واسطے اللہ کی عنایت سے وہ رکن ہے جو کبھی گرنے کا نہیں ۔۔

یا رب صل وسلم دائما ابدا	علی نبیک خیر الخلق کلہم
عطر اللہم قبرہ الکریم	بعرف شذی من صلوٰۃ وتسلیم

اللہم صل وسلم وبارک علیہ

تمۃ الرسالۃ الاولیٰ سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین

والحمد للہ رب العالمین

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد اضعف ازلی ابوالحسنات قطب الدین احمد قریشی قادری حنفی عاشقان گیسوئے احمدی وشیفتگان روئے محمدی کو مژدۂ جانفزا و نوید دلربا سناتا ہے کہ اس زمان سعید و اوان حمید میں رسالہ فیض مقالہ مطبوع طبع اولی الابصار مسمےٰ بہ خیرالاذکار فی ذکر سید الاخیار مولفہ و مرتبہ عاشق حبیب رب العالمین شیدائے سرور اولین وآخرین جناب مولوی حافظ حاجی غلام محمد بادیعلیخان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ ہجری قدسی مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت آوان مین یہہ مجموعہ لاجواب
خزینہ برکات مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات
جسے عالیجناب مولوی حافظ حاجی غلام محمد یاد علیخان صاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات
صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ
مبارک ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک
ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا
اور تیرہوین رسالہ مین حال پر ملال وفات خلاصہ کائنات تحریر
ہوا ہے انشاء اللہ تعالی یکے بعد دیگرے طبع ہونگے بالفعل اسکا پہلا حصہ
جسکا نام خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار ہے مطبع نامی لکھنؤ مین
بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف طبع ہوا ہے لہذا کوئی صاحب
بلا اجازت مطبع قصد طبع کا نفرمائین نیازمند سے طلب فرمائین

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

هو الہادی
الحمد للہ کہ یہ دوسرا رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع
حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار سے ہے
نور الابصار
فی
ذکر سید الابرار
مؤلفہ شیدائی احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علیخان لکھنوی سلمہ اللہ القوی
مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا
سنہ ۱۸۸۴ع

فہرست نور الابصار فی ذکر سید الابرار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا رافع الدرجات
ونصلی علی حبیبک محمد سید الموجودات

صبا سوے مدینہ رو کن ازین دعا گو سلام برخوان
بگرد شاہ رسل بگرد و بعد تضرع پیام برخوان

مذہب پچہ بین ادب ترا زی سر ارادت بخاک آن کو
صلوٰۃ وافر روح پاک جناب خیر الانام برخوان

یہ بابت حسن بگو گذر کن بہ باب جبریل گہ جبین سا
سلام رب علی حبیبی بگو بہ باب السلام برخوان

پھر آمد بہار ہے دل باغ باغ ہے
پھر بلبل سخن کا فلک پر دماغ ہے

مستانہ پھر رہے ہیں جو عشاق سو بسو
پھر لائی ہے صبا کسی یوسف لقا کی بو

بدلا ہے آج گلِ چمنِ دہر کی ہوا
نام خدا بہار کا موسم پھر آگیا

سینہ سے رنگ حسرت و حرمان نکل گیا
پھر دل میں جوش آگیا موسم بدل گیا

پھر اہلِ درد مجلسِ عشرت کو چل گئے
پھر مولدِ شریف کے ایام آگئے

پھر ذکر خیر سیدِ عالم ہوا بپا
پھر بام و در سے اوٹھنے لگا شور مرحبا

پھر اپنے گھر میں مدحتِ سلطانِ دین مچی
پھر اپنی بزم رشکِ خلد برین بنی

محفل مین آج ذکر رسولِ انام ہے	یہ بزم ہے کہ روضۂ دار السلام ہے
ہر وقت لب پہ قبلۂ عالم کا نام ہے	جس جا درود فرض ہی یہ وہ مقام ہی

اللھم صل وسلم وبارک علیہ اللہ تعالے جل جلالہ واسطے اظہار عظمت حضرت ختم رسالت کے ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَے النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا تحقیق اللہ تعالے اور ملائکہ اوس کے صلوۃ بھیجتے ہین اوپر نبی کے اے ایمان والو تم بھی صلوۃ بھیجو اوسی نبی پر اور سلام بھیجو جو حق سلام بھیجنے کا ہے اس آیہ کریمہ مین حقتعالے نے اپنے محبوب کریم کی بڑی عظمت ظاہر کی اسواسطے کہ فرمایا علی النبی اور نہ ارشاد کیا علی محمد حالانکہ صلوۃ الٰہی کا حضرت نبوت پر ہونا اس لفظ سے بھی ویسا ہی ثابت ہوتا تھا کلام الٰہی ابلغ الکلام ہے کوئی لفظ اسمین وہ نہین ہے جو کچھ نفع ندیتی ہو پس لفظ نبی کا فرمانا اور نام پاک نہ لینا دلالت کرتا ہے آنحضرت کی کمال عظمت پر کیونکہ نام لیکر ذکر کرنیمین ایک نوع کی تحقیر ہے حالانکہ اللہ تعالے جل جلالہ بادشاہ حقیقی وہ عظمت والا ہے کہ وہ جسکا نام لیکر ذکر کرے یا خطاب فرماوے تو اوس بندہ کو دوسرے بندون پر بہت بڑا فضل حاصل ہوتا ہے کیونکہ حضرت کبریا نے اوسکو محبت سے یاد تو فرمایا اور خطاب تو کیا جیساکہ جملہ انبیا علیہم السلام جو اللہ تعالے کے برگزیدہ بندے ہین اور مقبول ہین اللہ تعالے اون کو یاد فرماتا ہے نام لیکر اور خطاب بھی کرتا ہے اونسی اونکا نام لیکر چنانچہ ذکر انبیا مین فرمایا ہے وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِبْرٰھِیْمَ وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مُوْسٰی یاد کر واے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب مین ابراہیم کو اور یاد کر واے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب مین موسی کو اور اسیطرح خطاب مین اونکا نام لیا ہے اور فرمایا ہی یَا اٰدَمُ اسْکُنْ

اَنْتَ یَا نُوْحُ اُھْبِطْ یَا اِبْرَاھِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا یَا مُوْسٰی فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ یَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ پس یہ خطاب اللہ جل جلالہ کا انبیا علیہم السلام سے کہ نام اونکا لیکر فرمایا ہے ظاہر کرتا ہے اونکی عظمت اور فضل کو یہ وجہ بیان خاص احدیت ہین کہ شہنشاہ حقیقی اونسے خود کلام فرماتا ہے ہمارے سردار چونکہ نبی الانبیا ہین اور اللہ کے حبیب ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالے نے جہان ذکر کیا ہے وصف کے ساتھہ آپکو یاد کیا ہے نام لیکر نہین ذکر فرمایا ہے اور بزبان حضور سے خطاب کیا ہے توبھی ساتھہ کسی صفت عظمت کے آپ کو پکارا ہی چنانچہ یون فرمایا ہے یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اے رسول اے نبی اور کسی مقام پہ خطاب بالکنایہ فرمایا ہے جیسے یٰسٓ یہ راز ہے اللہ اور اللہ تعالے کے حبیب کے درمیان مین اور معنی حقیقی اسکے بجز اللہ کے اور اللہ کے رسول کے جو اوسکا مخاطب ہے دوسرا جان نہین سکتا ہے اسواسطے کہ حروف مقطعات آیات متشابہات مین داخل ہین اور آیات متشابہات کی نسبت مین اللہ تعالے فرماتا ہی لَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ یعنی نہین جانتا ہے اوسکی تاویل کو مگر اللہ تعالے اور بعض قرأن اس آیہ شریف مین لفظ اللہ پر وقف نہین ہے بلکہ وقف ہے وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ پر جو عبارت اوسکے آگے ہے اس قرأت سے اس آیہ شریفہ کے معنی یہ ہولی کہ نہین جانتا اوسکی تاویل کو مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین اب قراۃ اول مین جسمین وقف اللہ پر ہے اور دوسری قراۃ مین کہ جسمین وقف علم پر ہی تناقض ہی اسواسطے کہ اول قراۃ سے ثابت ہوتا ہے کہ تاویل آیات متشابہات کو سوائے اللہ کے دوسرا جان ہین نہین سکتا اور قراۃ ثانیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تاویل آیات متشابہات کو

اللہ جانتا ہے اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین لہذا انطابق اسمین مفسرین نے یون بیان
کہ معنی حقیقی اوسکے سوائے اللہ کے کوئی جان ہی نہین سکتا ہے اور بتعلیم الٰہی
راسخین فی العلم بھی کسیقدر اوسکے مطالب سے واقف ہوجاتے ہین بہین وجہ
حروف مقطعات کے معنی بھی بعض علماء دین نے فرمائے ہین چنانچہ یٰسٓ کے
معنی امام العلما سید العرفا سیدنا امام جعفر صادق سلام علیہ و ابائہ الکرام نے یہ ارشاد
کئے ہین کہ یا حرف ندا ہے اور سین سے مراد ہے سید جو ایک اسم ہے اسمائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ خطاب کرتا ہے آپ سے ای سردار
کہ سب کے اور طٰہٰ کے معنی بعض علما نے یون فرمائے ہین کہ طو سے مراد ہے طاہر اور
ہا سے مراد ہے ہادی اس صورت مین معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالےٰ آپسے فرماتا ہے
اے پاک اے راہ کے دکہلانے والے اور بعض نے اسکے معنی مین یہ لکھا ہے کہ طو کے عدد
نو ہین اور ہی کے پانچ نو اور پانچ جمع کرنے سے چودہ ہوے اور یہ اشارہ ہے ماہ چاردہ
کیطرف چونکہ بسبب کمال لطافت اور نورانیت کے چہرہ انور کو بدر کامل سے
تشبیہ دی گئی ہے لہذا اللہ تعالےٰ جل جلالہ نے بھی آپ سے خطاب مین فرمایا
اسے چودہوین رات کے چاند اور کہین اللہ تعالےٰ محبت سے یون فرماتا ہے
یا ایہا المزمل یا ایہا المدثر اسے جھرمٹ مارنے والے اسے جامہ مین لپٹے ہوے
وقت نزول وحی کے جناب رسالت کپڑا اوڑھ لیا کرتے تھے وہ ہیئت اللہ کو ایسی
پسند آئی کہ اوسی ہیئت پر آپ کو پکارا جو لوگ اہل محبت ہین وہ واقف ہین کہ
اس خطاب سے کیا کچھ شان محبوبیت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ظاہر ہوتی ہے
الغرض کہین اللہ تعالےٰ نے آپ کو نام مبارک لیکر مثل اور انبیاء مقربین کے خطاب

نہین کیا اور علیٰ ہذا القیاس ذکر بھی حضور کا نام لیکر نہین فرمایا قرآن مجید مین کل چار مقام پہ
نام نامی اور اسم گرامی آنحضرت ارشاد ہوا ہے مگر وہ نام بھی عظمت کے ساتھہ فرمایا ہے
اول سورۂ آل عمران مین حضور کا نام لیا مگر فرمایا وما محمد الا رسول نہین ہین محمد
مگر رسول اللہ کے نام مبارک کے ساتھہ حضرت کی صفت رسالت کو مذکور کیا دوسرے
سورۂ احزاب مین وہان یہ ارشاد کیا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیٔ علیما اس آیہ شریف مین نام اقدس کے بعد
اعلیٰ درجہ کی صفات عظمت آنحضرت کی مذکور کی ترجمہ اسکا یہ ہے کہ نہین ہین محمد باپ
کسی ایک کے تمہارے مردون مین سے لیکن رسول ہین اللہ کے اور ختم کرنیوالے
نبیون کے اور ہے اللہ کل شے کا عالم اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالےٰ نے نفی کی کہ تمہارے
رجال سے محمد کسی کے باپ نہین ہین حالانکہ اولاد مین حضور کے رجال تھے تو وہ جو ہوے
اپنی ہی بیٹی تھی کہ اونہون نے ایام طفلی مین انتقال کیا تھا اور اولاد دختری ہین حسنین تھے
تو آنحضرت نے اون کو اپنا بیٹا بھی کہا ہے اور یقینا حضرت اون کے باپ ہین پس
اس آیہ شریف مین عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر کی کہ محمد تمہارے
رجال مین سے کسی کے باپ نہین ہین اور جو رجال اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہین وہ رجال اللہ ہین نہ تمہارے رجال اور ظاہر ہے کہ خلقت تمام اولاد آدم کی نطفہ سے
ہوتی ہے جو شریعت مین نجس ہے اور اولاد امجاد حضور کے نطفہ زکیہ نبویہ سے تھی جو پاک تھا
اسواسطے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ فضلات جسد اطہر حضرت کے پاک تھے پس
جب اونکی خلقت پاک شے سے ہے اور ہماری نجس چیز سے تو ہم اور وہ ایک
کیونکر ہو سکتے ہین اور بعد ثابت کرنے عظمت اولاد امجاد کے اور نفی کرنے ابوت کے

رجال امت سے فرمایا لیکن رسول ہین اللہ کے یعنی تمہارے باپ نہین لیکن
اللہ کیطرف سے تمہارے ہدایت کیواسطے تشریف لائے ہین اور ختم کرنیوالے ہین
انبیا کے یعنے سلسلہ نبوت کے جزو آخر ہین اور ساتھہ اسکے مذکور فرمایا آپنی صفت علم کو
احاطہ کو کہ کل شئے کو گھیرے ہوئے ہے اور یہ اسواسطے فرمایا تاکہ ثابت ہو کہ حضرت
الوہیت کے علم قدیم مین کہ جو ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے یہی امر ہے کہ نبوت ختم
ہوگئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اب ہرگز اور کوئی نبی ہو نہین سکتا لہذا
ممکن نہین ہے مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبزادگان والا تبار نے جو ایام
طفولیت ہی مین انتقال فرمایا اوسمین علمانے یہ نکتہ لکھا ہے کہ نبوت حضرت ختم ہے
صاحبزادے نبی ہو نہین سکتے تھے اور سابقین انبیار کے لڑکے نبی ہوئی تھے لہذا
اللہ کو منظور نہوا کہ حضور کے بیٹے ہون اور نبی نہون اور دوسرے انبیا کی اولاد
سبقت لیجائے ہمارے حبیب کی اولاد پر اسواسطے ایام طفولیت ہی مین اونکو
اپنی فضل سے قربت مین بلالیا تیسرے سورۂ محمد مین نام پاک ارشاد ہوا ہے وہان فرمایا ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ معنی اسکے یہ ہین اور جو ایمان لاسے اور اچھے کام کیے
اور ایمان لاے اوس چیز پر جو نازل کی گئی ہے محمد پر اور وہ حق ہے اونکے رب کیطرف سے
دور کیا اون سے برائیون کو اور درست کیا اون کے حالون کو اس آیہ شریف مین
نام پاک حضرت صلی اللہ علیہ کا فرمایا مگر ساتھہ اوسکے کسقدر آنحضرت کی عظمت کو
ظاہر کیا کہ آپ کے دین مین داخل ہونیوالونکی نسبت مین فرمایا کہ دور کیا اونسے برائیونکو
اور درست کیا اون کے حالون کو اس ارشاد سے کیا کچھ عنایت خدا امت محمدی پر

ظاہر ہوئی اور چوتھے سورہ فتح مین نام حضور کا آیا ہے وہان یہ ارشاد فرمایا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ یعنی محمد رسول ہین اللہ کے اور ساتھی اونکے
یعنی صحابہ سخت ترین کفار پر اور رحیم ہین آپس مین اس آیہ پاک مین بھی اللہ تعالے
نے حضور کا نام مبارک خالی نہین لیا لفظ رسول ساتھہ اوسکے ملا دیا اور بعد اوسکی تعریف کی
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت کردیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے
ہمارے محبوب ہین کہ ہم اونکی ہمراہیونکی مدح کرتے ہین پس اس آیہ شریف مین فضل صحابہ کو
ثابت کیا جیسے کہ اول کی آیہ مین فضل اولاد امجاد آنحضرت کی نظائر علما نے [illegible]
جو اللہ کا دوسرے انبیا اور حضرت جناب [illegible] کلمات ایک دوسرے کی
اس سے صاف ظاہر ہے کہ اور انکی نسبت [illegible] ہوگیا ہم کو یہ فعل کریا اور [illegible]
اور یہی شان ہے اللہ کے [illegible] سے ایسے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اللہ کے محبوب ہین لہذا اللہ [illegible] نسبت [illegible] نہوسے ہون لہذا حضرت احدیت
نہین کرتا ہے پس اسی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا تعلیم کیا
آیہ درود مین بھی لفظ [illegible] صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی حضرت پر درود بھیجو یہ طریقہ کسی کے
جب ہم مالک اور [illegible] ہواسطے [illegible] وجہ ہمارے علما نے یہ فرمایا ہے کہ لفظ صلوۃ کا
ذکر اونکا نہین کرتے [illegible] نسبت نہین کہنا چاہیے ہان حضور کی تبعیت مین [illegible]
چاہیے لہذا ہمکو انبیا پر صلوۃ اگر لکھے تو یون لکھے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
اور نام مبارک کو بعض صحابہ کرام یا دیگر متبعین آنحضرت پر بعد آنحضرت کی صلوۃ کہنا
ایک دوسرے کی نسبت بلکہ آل پاک نبی کریم پر حضرت کے ساتھہ درود بھیجنا ضرور ہے
نہین اور یہ طریق تعظیم نہین ہوتی ہے اور نیز یہ حکم درود کا جو اللہ تعالے نے آیہ

دوسرے مقام پر ہمکو عبارت النص سے بہی تعلیم فرمایا ہے تاکہ کسیکو اغوا ہی
نفس اور شیطان سے حضور کے طرق تعظیم مین دہوکے سے انکار نہو چنانچہ سورۂ
حجرات مین فرمایا ہے یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون معنی
اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اے مسلمانون نہ بلند کرو اپنی آوازون کو آواز
نبی پر اور نہ پکارو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام مین جیسے پکارتے ہین بعض تمہارے
ممکن نہین ہے مثل رزحت کہ تعظیم کے اللہ تعالے نے یہان تعلیم فرمائے ایک یہ کہ
طفولیت ہی مین انتقال فرمایا وسنین کو بیس حرام ہوا حضور جناب رسالت مین بلند آواز
صاحبزادے نبی ہو نہین سکتے تھے اور سابقین لہ علیہ وسلم وقت نزول اس آیۃ شریفہ کے
اللہ کو منظور نہوا کہ حضور کے بیٹے ہون اور نبی نہون اسکے بعضے اپنی طرف سے کلام ہی
سبقت لیجائے ہمارے حبیب کی اولاد پر اسواسطے ہوا ب عرض کر دیتے تھے اور
اپنی فضلے قربت مین بلالیا تیسرے سورۂ محمد مین نام پاک انوری مین حاضر ہوتے تھے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ اکے سامنے کلام نکل نجاوے
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ معنی اسکے یہ ہین اور جو ایمان لاے ہم یہی اداب مسجد نبوی
او ایمان لاے اوس چیز پر جو نازل کی گئی ہے محمد پر اور وہ حق ہے دوسرے یہ کہ حضرت
دور کیا اون سے برائیون کو اور درست کیا اون کے حالون کو اس پکار و بعضے مفسرین نے
نام پاک حضرت صلی اللہ علیہ کا فرمایا مگر ساتہہ اوسکے کسقدر آنحضرت آواز سے آنحضرت صلی اللہ
ظاہر کیا کہ آپ کے دین مین داخل ہونیوالونکی نسبت مین فرمایا کہ جن کلمات سے لبیک سے کو
اور درست کیا اون کے حالون کو اس ارشاد سے کیا کچہہ عنایت اور فی الحقیقت خیال

قرینہ کا مقام ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ مثل دیگر انبیا کی حضرت کا ذکر نہیں فرماتا ورنہ حضرت سے
مثل اور انبیا کے خطاب فرماتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا پس جب اللہ تعالی وہ کلمات
جو انبیا علیہم السلام کے نسبت باری کئے ہیں حضور کے نسبت میں نہیں کہتا
تو ہم لوگوں کو کب سزاوار ہے کہ جو کلمات آپسمیں ایک دوسرے کی نسبت میں جاری
کرتے ہیں وہ کلمات حضرت کی نسبت میں کہیں اور اللہ تعالے اسکو کیونکر پسند فرماویگا
اسی واسطے اللہ تعالے جلشانہ نے یہ حکم فرمایا یہ ارشاد کیا اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یعنی اگر
ایسا کروگے تو اعمال نیک تمہارے برباد ہو جاوینگے اور بعض علمانے فرمایا ہے
کہ چونکہ اس آیۂ شریف میں اللہ تعالے نے منع فرمایا ہے کہ جو کلمات ایک دوسرے کی
نسبت میں جاری ہیں نبی کریم کی نسبت ما کہو اور حرام ہو گیا ہم کو یہ فعل کرنا اور علما
ہیں [illegible] خاص [illegible] خود ذکر خدا سے ایسے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مخصوص کرسکتے ہیں [illegible] کی نسبت جاری نہو سے ہوں لہذا حضرت احدیت نے
ابتدا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا تعلیم کیا
یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی حضرت پر درود بھیجو یہ طریقہ کسی کے
نسبت [illegible] نہیں ہوا [illegible] بعض علما نے یہ فرمایا ہے کہ لفظ صلوۃ کا
بجز حضرت کے کسی کے نسبت میں نہ کہنا چاہیے ہاں حضور کی تبعیت میں مضائقہ
نہیں ہے مثلاً کسی نبی پر صلوۃ اگر بھیجے تو یون کہے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
اور ذریت پاک اور صحابہ کرام یا دیگر متبعین آنحضرت پر بعد آنحضرت کے صلوۃ کہنا
مضائقہ نہیں ہے بلکہ آل پاک نبی کریم پر حضرت کے ساتھ درود بھیجنا ضرور ہے
بغیر اسکے صلوۃ کامل نہیں ہوتی ہے اور نیز یہ حکم درود کا جو اللہ تعالے نے آیۂ

درود مین فرمایا ہے بعد بیان کرنے عظمت نبی کریم کے فرمایا ہے یہ اشارہ ہے اسطرف
کہ جب ذکر حضور ہو تو سب مسلمانون کو اوسوقت درود پڑہنا چاہیے یہ تعلیم ہے
اللہ تعالی کی سنا مین ذکر شریف کو اور اسمین بہی اللہ تعالے نے اظہار رحمت کیا ہی
اس مرحومہ محمدیہ پر اسواسطے کہ درود شریف کی ابتدا ہے اللھم اور یہ ذکر ہے اللہ تعالے
کے اسم ذات کا پس درود پڑہنے والا اللہ اور اللہ کے رسول دونونکا ذکر کرتا ہی
اور جب سب مسلمان جو مجلس ذکر نبی کریم مین حاضر ہین درود پڑہنے مین مشغول
ہونگے تو وہ مجلس شریف مجمع ہوگا اللہ کے ذاکرین کا اور بنا مجلس مولد شریف واسطے
ادائے شکر خدا کی ہے کہ اوسی نے ایسے رسول مکرم اور نبی معظم کو ہم مین ظاہر کیا
پس جمع ہوگا محفل مولد شریف مین ذکر اور شکر اور جس مجمع مین کہ اللہ تعالی کا
ذکر اور شکر ہوتا ہے اوسکا بڑا مرتبہ حدیث سے ثابت ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ گذرے اوپر
ایک مجلس کے کہ جمع تھے مسجد مین پس کہا اونہون نے کہ کس چیز نے تم کو بٹہلایا
اسجگہ کہا اہل مجلس نے کہ بیٹہے ہم تاکہ ذکر کرین اللہ کا کہا حضرت معاویہ نے قسم خدا کی
فقط اسی کام کیواسطے بیٹہے ہو کہا اہل مجلس نے قسم ہے خدا کی ہم فقط اسیواسطے
بیٹہے ہین کہا حضرت معاویہ نے آگاہ ہو کہ تحقیق مین نے بدگمانی کی سبب سے تم سے
قسم نہین لی اور برابر میرے کم بیان کرنیوالا حدیث کا کوئی نہین یعنی بیان حدیث مین
بہت محتاط ہون بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک حلقہ کی
یعنی مجلس کے اپنے اصحاب سے پس فرمایا کس چیز نے تم کو بٹہلایا اسجگہ عرض کیا
صحابہ نے بیٹہے ہم کہ ذکر کرین ہم اللہ کا اور حمد اور شکر کرین اس احسان کا کہ ہمین

اسلام کی ہدایت کی اور احسان رکھا ساتھ اوسکے ہم پر فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا قسم ہے اللہ کی کہ نہیں بٹھلایا تمکو مگر اسی چیز نے یعنی محض اسیواسطے بیٹھے ہو عرض کیا صحابہ نے کہ ہان قسم ہے اللہ کی ہم اسی واسطے بیٹھے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو نہین قسم لی مینے تمسے از راہ تہمت کے لیکن شان یہ ہے کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس خبر دی مجھکو بتحقیق اللہ عزوجل تمہارے اس بیٹھنے کا ملائکہ سے فخر کرتا ہے پس مجلس مولد شریف اور اس مجلس معظم مین کہ جسکا فضل حدیث مین مذکور ہے انصاف سے دیکھو تو کچھ بھی فرق نہین ہے بلکہ بعینہ وہی ہے پس امید قوی ہے کہ اللہ تعالے نے جو برکات اون پر کئے تھے بطفیل اونکی اتباع کے ہم کو بھی اس محفل ذکر مین حاضر ہونے سے مرحمت کرے اور واضح ہو کہ ذکر جناب رسالت خود ذکر خدا ہے اسواسطے کہ آپ تمام مصنوعات الہی کی اصل ہین اور اعلی درجہ کی صنعت الہی ہین اور ذکر مصنوع کا عین ذکر صانع کا ہوتا ہے مثلاً اگر کسی خوشنویس نے کچھ لکھا اور اوس لکھے ہوے کی کسی شخص نے مدح کی کہ کیا خوب لکھا ہے تو یہ مدح گو ظاہر مین اوس تحریر کی ہے لیکن درحقیقت مدح کاتب کی ہے اسیطرح حضرت کی مدح اللہ کی مدح ہے اور اللہ تعالے جلشانہ کی ذات اور صفات کل منزہ ہین ہمارے ادراک سے وہ ہمارے بیان مین کب آسکتی ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہین ؛ **شعر**

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

پس جب ہم اوسکا ذکر کرینگے ناچار اوسکے مصنوعات ہی کے پردہ مین کرینگے مثلاً کہین گے کہ وہ ایسا ہے کہ فرش زمین کو پانی پر بچھایا اور سقف آسمان کو بے ستون

قائم کیا اور انسان کو ایک قطرۂ ناپاک سے بنایا اور یہ عقل و فراست دی کہ تمام
جہان کو اوس نے مسخر کیا پس اسیطرح اگر تمام عمر مصنوعات الٰہی بیان کیجائیں
تو ختم نہو نگی کیونکہ مصنوعات خدا لا تعد و لا تحصیٰ ہیں اور بے شمار ہوتے ... تو
تمام مصنوعات کو جب حضرت کا ذکر کیا تو سب مصنوعات الٰہی چونکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل ہیں آپ کے تذکرہ میں کل کا ذکر ہو گیا لاریب بذکر شریف
حضرت خالق جل و علا کا حضرت ہی کے ذکر میں حاصل ہوتا ہے دوسرے یہ کہ
نبی کریم اللہ تعالےٰ کے نائب خاص اور مظہر اتم ہیں اور دلیل مظہریت آنحضرت
تسلیم ہوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسماء حسنیٰ
کے ساتھ موسوم کیا ذکر اسکا انشاء اللہ تعالےٰ بالتفصیل اپنے محل پر ہوگا اور جب
نبی کریم نے کفار نابکار پر مقابلہ میں ایک مٹھی بھر خاک پھینکی اور اونکو بوجہ معجزہ نبی کریم
اوسی خاک سے شکست دی اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اوسکی نسبت میں
فرمایا ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ یعنی تم نے نہیں پھینکی وہ مٹی جب
پھینکی تھی ہم نے پھینکی تھی اس سے بھی مظہریت حضور کی ثابت ہوئی اور یہ بھی کہ
نبی کریم اللہ تعالےٰ کے نائب خاص اور مظہر اتم ہیں اللہ تعالےٰ سورۂ فتح میں
آیۂ بیعت میں ارشاد کرتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ
فَوْقَ أَيْدِيهِمْ تحقیق اے محمد جنھوں نے تمہاری بیعت کی یوں ہی ہے
کہ اللہ ہی کی بیعت کی اللہ کا ہاتھ ہے اونکے ہاتھوں پر اللہ تعالےٰ نے اس آیۂ شریف
میں حضور کی بیعت کو اپنی بیعت اور حضور کے دست مبارک کو اپنا دست اقدس
ارشاد کیا پس ظاہر کر دیا کہ یہ وہ مظہر اتم اور ایسا نائب خاص ہمارا ہے کہ جو فعل

اسکی نسبت مین کیا وہ ہمارے ہی ساتھ ہوا پس اسوجہ سے بھی ذکر نبی کریم اللہ ہی کا
ذکر ہوا اور سواے اسکے نص حدیث سے بھی ثابت ہے کہ ذکر رسول اللہ ذکر خدا ہو چنانچہ
حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج مین لکھا ہے کہ حدیث ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالے عنہ مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے
جبرئیل اور کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جانتے ہو تم کہ کس شے سے مین نے تمہارے
ذکر کو بلند کیا ہا مین نے اللہ ودانا تر ہے کہا ساتھ اسکے کہ جب ذکر کیا جاؤنگا مین ذکر
کیا جاے تو ساتھ میرے اور کیا مینے ایمان کو کامل تیرے ذکر سے ساتھ اپنے ذکر کے
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور کہا کہ کیا مینے تیرے ذکر کو اپنا ذکر اور تیری
طاعت کو اپنی طاعت جسنے تیرا ذکر کیا اوسنے میرا ذکر کیا اور جسنے تیری طاعت کی میری
طاعت کی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ مینے تیری متابعت کو مستلزم اپنی محبت کا
کیا فاتبعونی یحببکم اللہ پس آیہ بیعت کی اشارۃ النص سے اور حدیث شریف
کی عبارت النص سے اور نیز قیاس اور عقل سے ثابت ہے کہ ذکر حضرت نبوت
عین ذکر خدا ہے اور محفل مولد شریف مین یہی ذکر خدا اور رسول ہوتا ہے تو کیا شبہہ
رہا اوسکی عبادت عظمی اور وسیلہ نجات ہونے مین افسوس ہے اون لوگون پر کہ
دعوے ایمان کرتے ہین اور ممنوع سمجھتے ہین ایسے محفل کو جسمین ذکر خدا اور رسول
ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالے قرآن مجید مین جابجا خود فرماتا ہے فاذکرونی یعنی ذکر کرو
میرا تو پس ذکر خدا کے مسلمان مامور ہوے اور حکم خدا عبادت ہوا یعنی خدا تعیز
اور چونکہ حکم عام ہے لہذا جتنے اقسام ذکر خدا ہین وہ سب عبادت ہین موافق
اس حکم خدا کے پس جس عمل کا عبادت ہونا کتاب اللہ سے ثابت ہوا اوسکو ممنوع

جانتا صریح مخالفت ہے اللہ تعالے اور اوسکی رسول سے نبی کریم نے فضل ذکر مین
بہت حدیثین ارشاد کی ہین منجملہ اوسکی ایک یہ ہے روایت کیا ترمذی نے کہ کہا انس
رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم جنت کے
باغچونکی طرف پس چرو تم عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہین باغیچہ جنت کے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجالس ذکر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمع ہوکر بیٹھنا اور
ذکر خدا اور رسول کرنا موجب دخول جنت کا ہوتا ہے اور شریک ہونا اوس محفلمین بھی
باعث دخول جنت ہے اس لئے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حلقہ ذکر کو باغیچہ
جنت فرمایا ہے اور اوسطرف گذرنے والے کو امر شریک ہونیکا بلفظ فارتعوا ارشاد
کیا ارتع چرنیکو کہتے ہین اور وہ عبارت ہے مزہ اوٹھانے اور فرحت لینے سے باغمین
اور مشکوۃ مین بسند بخاری اور مسلم کے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ کے کچھ فرشتے ہین کہ پھرا کرتے ہین
اور وہ بزرگ فرشتے ہین ڈہونڈہتے ہین مجلس ذکر کی پس جب پاتے ہین کوئی مجلس کہ
اوسمین ذکر ہوتا ہے اللہ اور رسول کا بیٹھہ جاتے ہین ساتھہ اونہین اہل مجلس کے اور
گھیر لیتے ہین بعضے بعضونکو اپنے بازوون سے یعنی ذاکرون کے گرداگرد وہ فرشتے بیٹھتے ہین
اور اون پر سایہ کرتے ہین اور گھیر لیتے ہین یہانتک کہ بھر ہوتے ہین اوس عرصہ مین
کہ درمیان اون ذاکرون کے اور آسمانون کے ہے پھر جب علیحدہ ہوتے ہین اور
اوٹھہ جاتے ہین اہل ذکر اوپچے ہوتے ہین اور چڑہتے فرشتے آسمان کیطرف فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھتا ہے اونسے اللہ حالانکہ وہ بڑا واقف ہے
اونکی حال سے کہان سے آتے ہو پس کہتے ہین فرشتے آتے ہین ہم تیرے بندون کی

پاس سے جو زمین پر پاکی اور بڑائی اور وحدانیت اور بزرگی تیری بیان کرتے ہین
او ر ظاہر ہے کہ بیان احوال جناب رسالت مین کیسے کچھہ بڑائی اللہ تعالے کی بیان ہوتی ہے
اور مانگتے ہین تجھسے فرماتا ہے اللہ کیا مانگتے ہین مجھسے عرض کرتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین
تجھسے جنت تیری فرماتا ہے اللہ کیا دیکھا ہے اونہون نے میری جنت کو کہتے ہین فرشتے
نہین اے پروردگار فرماتا ہے اللہ تعالے اور کیا ہوتا اگر دیکھا ہوتا جنت کو اونہون نے
پھر فرشتے کہتے ہین امان اور پناہ مانگتے ہین تیری فرماتا ہے پروردگار کس چیز سے
میری پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے تیری آگ سے یعنی دوزخ سے فرماتا ہے
پروردگار کیا دیکھا ہے اونہون نے میری آگ کو اور عرض کرتے ہین فرشتے اور مغفرت
مانگتے ہین گناہون سے فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرماتا ہے
اللہ تعالے جلشانہ کہ تحقیق بخشا ہمنے اونکو پھر دیا ہمنے اونکو جو کچھہ مانگتے ہین اور چھوڑ دیا
اونکو اوس چیز سے کہ نجات مانگی اونہون نے یعنی دوزخ سے آزاد کردیا عرض کرتے ہین
فرشتے اے رب اونمین فلان بندہ گنہگار رہے کہ فقط اونکی طرف سے گذرا پس
اونکے پاس بیٹھہ گیا ذاکر نہین ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ وسلم نے پس فرماتا ہے
اللہ اوسکو بھی بخشدیا ہمنے وہ ذکر کرنیوالے ایسے گروہ ہین کہ خراب و برباد نہین ہوتا ہے
اونکی برکت سے اونکے پاس بیٹھنے والا اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالے خود ہر شے کا
واقف اور عالم ہے یہ استفسار فرمانا اوسکا ملائکہ سے از روے مباہات کے ہے
ظاہر کرتا ہے اللہ تعالے فرشتون پر کہ تمنے ہماری آیات یعنی جنت اور دوزخ کھلی
ہوئی دیکھی اور تمکو ہمنے پاک کیا مادۂ نافرمانی تم مین دیا ہی نہین نکوئی حاجت تمہارے
ساتھہ لگائی تمنے اگر ہماری عبادت کی تو کیا دیکھو ان بندونکو جنت دوزخ کچھہ نہین

دیکھا فقط ایک ہمارا رسول اونھین گیا اور ہماری راہ بتلائی اوس کو ایسا سچا جانتا
گیا باوجود اسکی کہ سیکڑون خواہشین اونکی ساتھ لگی ہین اور زمین مین غفلت کے پردے
پڑے ہین اسطرح ہمکو یاد کرتی ہین اور نیز چونکہ اللہ تعالے کا وعدہ ہے قرآن مجید مین
مسلمانون سے کہ تم ہمکو یاد کرو تو ہم تمکو یاد کرین اور حدیث مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے
کہ اللہ تعالے ارشاد کرتا ہے کہ جو بندہ مجھکو اپنے دل مین یاد کرتا ہے مین اوسکو اپنے دل مین
یاد کرتا ہون اور جو مجھکو محفل مین یاد کرتا ہے مین اوسے بہتر محفل مین یعنی مجلس ملائکہ
مقربین مین اوسکو یاد کرتا ہون پس اللہ تعالے جلشانہ اور اوسکا رسول دونون چیزین
چونکہ مجلس مین مسلمانون نے اللہ کو یاد کیا اللہ تعالے حسب وعدہ بطریق مباہات
اونکا ذکر ساتھ بڑائی کے فرشتون مین فرماتا ہے اور چونکہ وہ بڑی رحمت والا ہے
اور دنیا اوسکا کام ہے اوس ذکر کے بدلے مین اونکی مغفرت کرتا ہے یہانتک کہ جو اپنی
غرض کو جاتا ہو اور مجمع دیکھکر ذاکرین کے پاس ٹھہر جاوے گو ذکر بھی کرنے اونکی برکت
سے اللہ تعالے اوسکو بھی بخش دیتا ہے پس اب سمجھ لینا چاہیے کہ محفل ذکر فضیلت اور کسقدر
عالی مرتبہ ہے اور نیز ذکر جناب رسالت کے اظہار فضل اور عظمت کیواسطے قرآن مجید
کافی ہے کہ یہ وہ ذکر ہے کہ جسکو خود اللہ تعالے فرماتا ہے اور تمام اگلی کتابون مین جو
انبیا علیہم السلام پر نازل کی ہین اونمین بھی فرمایا ہے اسوجہ سے تمام اہل کتاب
خوب واقف تھے حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید
مین فرماتا ہے یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ پہچانتے تھے مین اہل کتاب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو جیسا پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو یعنی اونکو بسبب تعلیم انبیا کے علم یقینی
رسالت حضرت کے نسبت حاصل ہے اکثر اہل کتاب برابر بیان کرتے تھے فضائل

فائدہ بیان فضیلت ذکر مجلس میلاد شریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضور کے ظہور کے انتظار مین تھے جب ظہور فرمایا
نبی کریم نے جو اونمین اہل حق تھے ایمان لائے آنحضرت پر مثل عبد اللہ ابن سلام
اور کعب احبار وغیرہ کے کہ یہ بڑے عالم تھے یہود مین اور جو اہل نفس تھے اونھون نے
عناد کیا حضرت سے اور بدل ڈالی جابجا عبارت کتب سماوی کی جس مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور صفات مذکور تھے مگر اللہ جس کو باقی رکھتا ہے
اوسکو کوئی مٹا نہین سکتا باوجود تحریف کے اسوقت تک کتب سماویہ مین حضور کی
صفات کا پتہ ملتا ہے چنانچہ مدارج النبوت مین شیخ نے فرمایا ہے کہ توریت شریف
مین باوجود تحریف کے یہ عبارت ہے کہ تجلی کی اللہ تعالے نے سینا سے اور چمکا
ساعیر سے اور آشکار ا ہوا فاران سے سینا نام ایک پہاڑ کا ہے جسکو طور سینا
اور طور سینین کہتے ہین جس پر تجلی کی ہے اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام پر اور نازل
کی ہے کتاب اور ساعیر مقام سکونت عیسیٰ علیہ السلام ہے اور وہ ایک مقام ہے
ارض خلیل مین قریہ ناصرہ مین اور فاران عبرانی مین نام ہے جبال بنی ہاشم کا
اور وہ تین پہاڑ ہین مکہ معظمہ مین ایک اونمین جبل ابو قبیس ہے کہ مکہ اوسکے نیچے
آباد ہے اور اوسکے مقابل قیقعان ہے بطن وادی تک اور پورب کیطرف وسکو
شعب بنی ہاشم ہے جس مین ولادت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابن قتیبہ کہ علما امت سے ہین اور کتب سابقہ اونھون نے پڑھی ہین اور ترجمہ
اونکا کیا ہے وہ لکھتے ہین کہ اسمین کچھ شبہ اور شک نہین اوسکے نزدیک جو
تامل کے ساتھ دیکھتا ہے کہ جیسے تجلی کرنا خدا کا سینا سے مراد اوس سے طور پر
نازل ہونا توریت کا ہے موسے علیہ السلام پر اور چمکنا اللہ کا ساعیر سے مراد اوس سے

نازل ہونا انجیل کا ہے اوس مقام مین حضرت عیسے پر ایسی ہی ظاہر ہونا اللہ
تعالے کا جبال فاران سے مراد ہے اوس سے نازل ہونا قران مجید کا
حضرت رسالت پر اسواسطے کہ جبال فاران نام ہے مکہ کے پہاڑونکا اور
اہل کتاب اس سے انکار نہین کر سکتے کیونکہ اوسی توریت مین ہے کہ ٹہہایا
ابراہیم نے ہاجرہ اور اسمٰعیل کو فاران مین اور بالبداہت ثابت ہی کہ قرارگاہ
ہاجرہ اور اسمٰعیل جبال مکہ ہین اور توریت کے سفر خامس مین اللہ تعالے نے
موسے علیہ السلام کے خطاب مین فرمایا ہے کہ پیدا کرتا ہونمین بنی اسرائیل
کیواسطے ایک پیغمبر تیرے بہائیون سے اور ایک روایت مین ہے اونکے بہائیونکے
اور مین اپنا کلام اوسکے دہن مین ڈالتا ہون پس کہتا ہے وہ اونکو وہ خبر جسکا
مین اوسکو حکم دیتا ہون جسنے اوسکے ارشاد کا اتباع نکیا اوس سے مین انتقام
لونگا مراد اس قول سے ذات جناب رسالت ہی کہ ظہور فرمایا آپنے بنی اسمٰعیل سے
جو بنی اسرائیل کے بہائی ہین اور حضرت نے ظاہر مین کچہ پڑہا لکہا نتہا اسوجہ سے
اللہ تعالی نے آپ پر کوئی صحیفہ نہین اوتارا بلکہ وحی کی حضرت کیطرف ساتہ اپنے
کلام کے یہی معنی ہین اسکے کہ مین اپنا کلام اوسکے دہن مین ڈالتا ہون پس سوائے
جناب رسالت کے ایسی صفات کے ساتہہ متصف بعد حضرت موسیٰ کے
کوئی نبی نہین ہوا جو اس پیشین گوئی کا مصداق ہو سکے اور یوحنا حوارے
عیسے علیہ السلام نے اپنی انجیل مین حضرت مسیح سے نقل کیا ہے کہ فرمایا
اونہون نے مین مانگتا ہون اپنے باپ سے کہ دے دے تمکو فارقلیط دوسرا
کہ ثابت رہے تمہارے ساتہہ ابد تک اور وہ روح حق ہے اور تعلیم کرتا ہے

تمکو اور ایک روایت مین یہ ہے کہ وہ گواہی دیتا ہے واسطے میرے جیسے مین
گواہی دیتا ہون واسطے اوسکے اور یہ بھی ایک روایت مین ہے کہ کوئی
طاقت نہین رکھتا کہ اوسکو قتل کر سکے اگر میرے حکم کو مانتے ہو اور مجھکو دوست
رکھتے ہو میری وصیت کو نگاہ رکھو الغرض ایک فارقلیط کا آنا بعد عیسیٰ علیہ السلام
کے مختلف عبارتونسے حوارئین نے اپنی انجیلون مین روایت کیا ہے اور فارقلیط
کے معنی بعض نصاریٰ نے حامد کہین ہین اور بعض نے خالص بس اگر معنی اسکے
حامد ہین تو صریح یہ ایک نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون مین سے
اور اگر معنی مخلص ہین تو اس صفت سے بھی آنحضرت سزاوار ہین کہ خلاص کیا
آ خلق کو شرک سے بہر نوع مراد اس سے ہے تشریف لانا ایک نبی کا
بعد علیہ السلام کے کہ قائم رہے گا دین اوس کا ابد تک پس بجملہ صفات
یل مین مروی ہین وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہیں
اور یہ مضامین جملہ انجیل کے ترجمون مین اسوقت تک باختلاف الفاظ
موجود ہین اور مروی ہے کہ انجیل مین وحی کی تھی اللہ تعالےٰ نے حضرت
عیسےٰ علیہ السلام پر کہ تصدیق کر محمد کی اور ایمان لاؤ ان پر اور حکم دی
اپنی امت کو کہ جو شخص اونکی زمانہ کو پاوے اوسپر ایمان لاوے ای پسر بتول باکرہ
کے جان تو کہ اگر محمد نہوتا آدم کو اور بہشت کو نہ پیدا کرتا اور جب عرش کو
مینے پیدا کیا مضطرب تھا قرار اوسکو نہ آتا تھا لکھا مینے اوسپر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ پس وہ ساکن ہو گیا اور صحیفہ ابو الانبیا آدم علیہ السلام
مین ہے کہ وحی کی اللہ تعالےٰ نے آدم سے کہ مین ہون خداوند مکہ اور اہل مکہ میرے

ہمسایہ ہین اور زیارت کرنیوالے اوسکے اور وہان کے حاضر ہونیوالے میرے
مہمان ہین اور میری حفظ وحمایت مین ہین معمور کرونگا مین اوس گھر کو ساتھہ
اہل آسمان اور اہل زمین کے آوینگے وہان گروہ کے گروہ بال اوبجہے ہوئے غبار
آلودہ تکبیر کہتے ہوے لبیک پکارتے ہوے اور روتے ہوے اور جو شخص کہ
اوس گھر کی زیارت کیواسطے آوے اور مقصود اوسکا بجز زیارت کعبہ اور
میری رضا کے کہ صاحبخانہ ہون اور نہو وہ ایسا ہے کہ گویا میری زیارت کی
اور میرا مہمان ہوا سزاوار میرے کرم کے یہ ہے کہ اوسکی تکریم کرون اور اوسکو
محروم نچہوڑون اور کام اوس گھر کا ایک پیغمبر کے سپرد کرونگا مین تیری اولاد مین سے
کہ نام اوسکا ابراہیم ہو ساتھہ اوسکی بلند کرونگا مین اور اوسکی ہاتھہ سے تعمیر کراونگا
اور چشمۂ زمزم کو واسطے اوسکی ظاہر کرونگا مین اور حل وحرمت اوسکی اوسکو میراث
مین دونگا مین اور مشاعر اوسکے اوسکی ہاتھہ سے ظاہر کرونگا مین اور بعد اوسکی بہتیرے
آدمیونسے اوسکو بازرکہین اور لوگ قصد اوسکا نکرین یہانتک کہ نوبت پیغمبر کی
پہنچے تیری اولاد سے کہ نام اونکا محمد ہو صلی اللہ علیہ وسلم اور آخر ہونبیونکا
اوسکو اس بیت گرامی کے ساکنون اور والیون اور حاجیون اور ساقیونسے
کرونگا مین جو کہ مجھکو ڈہونڈے اور مجھسے کچھہ چاہے اوسکو چاہے کہ جانے کہ مین
ساتھہ اوس جماعت ژولیدہ مو غبار آلودہ کی وفا کرنیوالا اور متوجہ ہونیوالا
ہون اور صحیفہ ابراہیم علیہ السلام مین ہے کہ اے ابراہیم مینے دعا تیری تیرے
فرزند اسمعیل کے حق مین قبول کی اوسپر اور اوسکی اولاد پر برکتین کین مینے
اور اوس سے ایک لڑکا پیدا کرونگا مین معظم اور مکرم کہ نام اوسکا محمد ہو وہ میرا

بلند کیا ہوا اور برگزیدہ ہوا اور امت اوسکی سب امتونسے بہتر ہو اور شعیب پیغمبر کے صحیفہ میں
ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ فرماتا ہے بندہ جسکو مین دوست رکھا ہے کہ شادہی ساتھہ
اوسکی نفس میرا بندہ مختار ہے اوسپر بندی نفس میرا افاضہ کرتا ہون مین اوپر اوسکی
اپنی روح کو اور فرمایا بہیجتا ہون اوپر اوسکی وحی اپنی پس ظاہر ہوتا ہی اوپر امتونکی عدل
وہ ہنستا نہین اور سنی نہین جاتی بازار مین آواز اوسکی روشن کرتا ہے اندہی آنکہو
اور سماعت دیتا ہے بہرے کانون کو اور زندہ کرتا ہے مردہ دلون کو دونگا مین اوسکو
وہ جو کسیکو نہین دیا ہے احمد کہ حمد کرتا ہے خدا کی ایک حمد تازہ اور رودعاونکی جاویگا
او میل نہین کرتا وہ خواہش نفس کیطرف اور خوار نہین رکھتا ہے سالحین کو کہ
مانند کلک کے ضعیف ہین قوی کرتا ہے صدیقون کو اور وہ رکن ہے متواضعونکا
اور وہ نور خدا ہے کہ کبہی فرو نہوگا ثابت ہوتی ہے ساتھہ اوسکی محبت میری اور
منقطع ہوتا ہے ساتھہ اوسکی عذر ساتھہ توریت یعنی کتاب اوسکی سے منقاد ہوتی نیز
جن اور انس اور نیز کتاب موصوف مین ہے فرمایا خدا تعالے نے یا محمد مین خدا
ہون کہ عظیم اور قوی کیا ہے مین نے تجکو بحق اوسکے کیا ہے مینے تجکو نور امتون کاتاکہ
کہولے تو اندہی آنکہونکو اور رہائی دے تو اسیران نفس اور ہوا کو ظلمات سے
نور کیطرف اور نیز اوسی کتاب مین آیا ہے کہ فرمایا پروردگار عالم نے کہ اوٹہہ اور
دیکہہ اور خبر دے جو کچھہ دیکہے تو پس اوٹہا مین اور دیکہا مینے دو سوارون کو کہ آتی
ہین ایک سوار ہے حمار پر اور ایک اونٹ پر اور کہتا ہے ایک دوسرے سے
گرا یا اور بت اوسکی کہ تراشے گئے ہین ابن قتیبہ کہ علماء کتب سابقہ سے ہین
کہتے ہین کہ سب نصارا متفق ہین کہ صاحب حمار سے مراد عیسے ہین پس کیا وجہ کہ

صاحب جمل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہ لیے جاوین اسواسطے کہ آنحضرت
کا صاحب جمل ہونا محتاج بیان نہین اور بابل اور اوسکے بت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاتھہ سے برباد ہوے ہین نہ حضرت عیسے علیہ السلام کے ہاتھہ سے
پس کوئی شبہہ نہین کہ پیشی گوئی شعیا علیہ السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نسبت مین ہے اسی طرح اگر تلاش کیا جاتا ہے تو باوجود تحریف کرنے اہل کتاب
کے اسوقت تک کھلی کھلی خبرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب سماویہ مین
ملتی ہین پس ذاکر محبوب کبریا خود کبریا ہے جل جلالہ اور سامعین اوسکے انبیا
علیہم السلام ہین خوشا نصیب اون مسلمانون کے کہ ذکر حبیب خدا کرین اور سنین
اور نیز یہ وہ ذکر شریف ہے کہ اللہ تعالے نے خود جسکو رفعت دی ہے چنانچہ فرمایا ہے
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ یعنی بلند کیا ہمنے اے محمد تمہارے واسطے تمہارے ذکر کو
فرمایا ہے مفسرین نے کہ بلند کیا ہے اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ذکر کو دنیا اور آخرت مین ساتھہ نبوت اور شفاعت کے اور متصل کیا حضرت کے
نام کو اپنے نام کے ساتھہ کلمۂ توحید مین بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے
توحید صحیح نہین ہوتی ہے حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صحابہ سے ما الایمان باللہ وحدہ یعنی اللہ تعالے کی وحدانیت کا ایمان کیا ہے
صحابہ نے کہا اللہ ورسولہ اعلم اللہ اور اللہ کا رسول بڑا جاننے والا ہے فرمایا حضور
نے وہ یہ ہے کہ شہادت دو تم لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کوئی معبود نہین ہے
سوائے اللہ کے محمد اوسکے رسول ہین اگر کوئی شخص لفظ لا الٰہ الا اللہ کی تصدیق
اور اقرار کرے اور محمد الرسول اللہ کا اقرار نکرے وہ بالاتفاق قطعی کافر ہے اور مدارج میں ہے

وحی کی اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام پر کہ اے موسی اگر کوئی میری الوہیت کی تصدیق کرے درحالیکہ منکر ہو احمد کا وہ جو نبی ہے پس قدیم سے ایمان اسی کا نام ہے کہ اللہ جل جلالہ کی الوہیت کے ساتھہ تصدیق کیجاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی چنانچہ کل انبیا علیہم السلام عالم ارواح ہی مین ایمان لائی مین نبی کریم کی نبوت پر اور تصدیق کی ہے آپ کی سرداری کی آیہ میثاق سے ظاہر ہے تفصیل اسکی اپنے مقام پر مذکور ہوگی اور اسی وجہہ سے سب نبی اپنے اپنے زمانہ مین اپنی امتون کو بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت تعلیم فرماتے رہے اور جتنے اہل حق تہے وہ سب بہ تعلیم انبیا علیہم السلام حضور کی نبوت اور عظمت کی تصدیق کرتے رہے گیا کچہہ رفعت ذکر نبوی ہے کہ نام نامی قدیم سے اللہ جل جلالہ کے نام کے ساتھہ مذکور رہا ہے اور مکمل ایمان ہے اور نیز نماز کہ اول رکن اسلام ہے اور جمع کیا ہے اللہ تعالے نے اوس مین ہر قسم کی عبادت کو یعنی تکبیر اور تہلیل اور تحمید اور تسبیح سب اقسام ذکر الٰہی اوس مین ہوتے ہین آخر نماز مین یعنی قاعدہ اخیرہ مین درود شریف کو کہ ذکر جناب رسالت ہے مقرر کیا ہے اور بغیر درود شریف کے نماز مقبول نہین ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف مین ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے درود کے نماز نہین ہوتی ہے اسیوجہہ سے بعض امام قاعدہ اخیرہ مین وجوب درود کے قائل ہین اور بعض سنت موکدہ کہتے ہین ہمارے امام یعنی امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ سنت ہونے کے قائل ہین اور بعض محققین حنفیہ یہ راز بیان کرتے ہین کہ امام نے درود شریف کو واجب اسواسطے نلکہا کہ اگر واجب فرماتے تو ترک واجب مین سجدہ سہو سے نماز کامل ہوجاتی ہے

پس سہواً ترک درود شریف مین بھی سجدہ سہو کرنے سے نماز کامل ہوجاتی ہے
لہذا درود کو سنت کہا تاکہ ظاہر ہو کہ یہ وہ فعل ہے کہ اگر سہواً بھی ترک ہوگا تو
نماز مین وہ نقصان پیدا ہوگا کہ بغیر اعادہ کسیطور سے نماز کامل نہوگی چونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خود بے مثل اور یکتا ہین آپ کے ذکر کو بھی امام نے بے مثل
ہی رکھا یعنی دوسرا کوئی فعل اوسکا سا ہے نہین کہ اوسکا قائم مقام ہوکر نماز کو
کامل کردے پس رکن اول اسلام یعنی نماز مین بھی اللہ تعالے نے اپنے ذکر کے
ساتھہ حضور کے ذکر کو مقرر کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالے کو کوئی
عبادت بے تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند نہین ہے جیسے بے حضور کی
تصدیق کے ایمان پسند نہین ہے اور اسی سے اذان اور اقامت مین بھی بعد
اپنے ذکر کے ذکر حضرت نبوت مشروع کیا ہے اور جسطرح عالم سفلی مین اللہ تعالی نے
اپنے ذکر کے ساتھہ ذکر نبوی کو عبادات مین جاری کیا ہے اسیطرح سے عالم علوی مین
بھی اپنے اسم شریف کے ساتھہ نام نامی جناب نبوت کو لکھا ہے چنانچہ حدیث
شریف سے ثابت ہے کہ حضور کا نام اللہ تعالے نے اپنے نام کے برابر قبل
پیدائش آسمان اور زمین کے عرش اعظم پر لکھا ہے اور جنت کے دروازون پر
اور جنت کے درختون کے پتون پر اور حورون کی گردنون پر اور تمام سماوات پر
نام گرامی حضور کا لکھا ہے واقعات معراج مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
کہ حضور نے فرمایا ہے کہ مین نے سیر کی تمام آسمانونکی نپایا کوئی مین نے وہ مقام کہ جسپر
میرا نام نہ لکھا ہو اور نیز قرآن مجید مین کہ اللہ کا کلام قدیم ہے صدہا مقام پر اللہ تعالی نے
اپنے ذکر کے ساتھہ ہی بصورت عطف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کیا ہے چنانچہ

قرآن مجید مین ایمان کا حکم بھی یون ارشاد کیا ہے تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ایمان لاؤ تم
اللہ پر اور اوسکے رسول پر کہین فرمایا اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور حکم اطاعت مین یہ ارشاد
کیا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی غرض اسطرح
کئی آیات مین بصورت عطف لفظ رسول کو اپنے نام اقدس کے متصل ارشاد کیا ہے
اور معطوف اور معطوف علیہ دونون کا ایک حکم ہے موافق قاعدہ نحو کے پس جیسا
ایمان اللہ کا اور اطاعت اللہ کی ہم پر لازم ہے ویسی ہی ایمان رسول اور اطاعت
رسول ہم پر واجب ہے اور ایک جگہہ پر یہ فرمایا ہے مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا نہین ہے کسی مومن یا مومنہ کو جب جاری ہوجاوے حکم اللہ اور
رسول کا کچھہ اختیار اپنے امر مین یعنی بعد اللہ اور رسول کے حکم جاری ہوجانیکے
مسلمانون کو اختیار ہی نہین رہتا بجز تعمیل کے کچھ چارہ نہین ہے اور بعد اوسکے فرمایا
اور جسنے عصیان کیا اللہ اور اوسکے رسول کا پس وہ گمراہ ہوگیا کھلی ہوئی گمراہی اس آیہ
مین بھی اللہ تعالے نے اپنے نام کے ساتھہ دونون مقام پر لفظ رسول ارشاد کیا
اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل ایک سی فرض ہے اور اللہ اور
رسول کی نافرمانی مین وبال اور عقاب بھی برابر ایک سا ہے اور محل تعظیم مین بھی
اللہ تعالے نے اپنے نام کے ساتھہ بصورت عطف لفظ رسول کو فرمایا ہے چنانچہ سورۂ
حجرات مین ارشاد کیا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اے ایمان والو پیشی اور سبقت نکرو اللہ پر اور اوسکے رسول پر شان نزول مین
اس آیہ شریف کے لکھا ہے بعض صحابہ نے عید اضحی کے دن بعد نماز کے قربانیکی

اور وہ وقت بہی قربانیکا تہا مگر اتفاق سے اونکی قربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قربانی سے پیشتر ہوگئی اوسپر اللہ تعالے نے یہ آیہ شریفہ نازل کی اس سے ظاہر ہے
کہ اتنی پیشی بہی اللہ کو اپنے رسول پر گوارا نہین ہے اور چونکہ آیہ شریفہ مین عام طور سے
ممانعت پیشی کی ہوئی لہذا کسی قسم سے سبقت مسلمان کو اللہ اور رسول پر کرنا نچاہیے
اسیوجہہ سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اداب حضرت کا یہ تھا
مروی ہے کہ حدیبیہ مین حسب مشورہ صحابہ نبی کریم نے اپنی طرف سے حضرت
سیدنا عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کو کفار قریش کے پاس بہیجا تاکہ اونسے کہہ دین کہ ہم
مقابلہ اور مجادلہ کو نہین آئے ہین عمرہ لیکر آئے ہین مناسک عمرہ ادا کرکے چلے جاوینگے
جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قریش سے ملے اور پیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اونسے بیان کیا قریش نے کہا کہ اے عثمان اگر تمہارا دل چاہتا ہو تم طواف
اور زیارت خانہ کعبہ کرلو حضرت عثمان نے جواب دیا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ طواف کعبہ کرونگا بغیر حضور کے مین زیارت کعبہ نکرونگا کفار یہ
سنکر غصہ مین آئے اور حضرت غنی رضی اللہ تعالے عنہ کو نظر بند کیا اور مراجعت
کرنے ندی جب اونکی واپس آنے مین دیر ہوئی صحابہ نے کہا کہ خوشا نصیب
عثمان کے کہ وہ کعبہ مین گئے اور بے ہمارے طواف کعبہ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا گمان عثمان کے ساتھہ یہ ہے کہ بے میرے وہ طواف
نکرے اور یہی امر اونسے وقوع مین آیا یعنی بغیر نبی کریم اونہون نے طواف نکیا تاکہ
تقدیم نہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت محدث دہلوی نے مدارج مین
اس روایت کے تحت مین لکہا ہے کہ حضرت غنی نے رعایت ادب آنحضرت کو

عظیم تر جانا طواف کعبہ سے اور الحق ایسا ہی ہے کہ کوئی عمل اور عبادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایت ادب کے برابر نہیں ہے ختم ہوا کلام شیخ کا واقعی ایمان اسی ادب اور محبت کا نام ہے اور اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالے نے لَا تُقَدِّمُوا فرماکر اپنے نام اقدس کے متصل لفظ رسول ارشاد کیا تاکہ ظاہر ہو کہ بعد خدا کے تمام عالم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلق تقدیم حاصل ہے اسی سے مولانا جامی فرماتے ہین رباعی

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجهك المنير لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور سورہ برات مین فرمایا ہے وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ یعنی دیکھتا ہے اللہ تمہارے عمل کو اور اوسکا رسول یہان بھی اللہ تعالے نے اپنے ذکر کے ساتھہ ذکر رسول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی کچھہ قوت دربارہ رویت اعمال اسطے اپنے نام پر لفظ رسول کو عطف کر کے ثابت کردی اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ قریب ہے کہ دیگا ہم کو اللہ اپنے فضل سے اور اوسکا رسول اس آیہ شریفہ مین بھی اللہ تعالے نے اپنے نام پاک کے ساتھہ لفظ رسول کا فرماکر کمال قوت عطاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ ثابت کی اور ایک مقام پر یون فرمایا ہے اِنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ یہ کہ غنی کیا اونکو اللہ اور اوسکے رسول نے اپنی فضل سے یہ سب آیات قرآنی دلالت کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال فضل اور عظمت پر اور ثابت کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قویہ اور تصرفات نبی کریم کو خلق مین کہ جو عطا کی ہین رب العزت نے اپنے حبیب کو اور ظاہر کرتی ہین رفعت ذکر نبوی کو کہ یہ وہ ذکر ہے

بیان فضائل ذکر اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

کہ جسکو اللہ تعالے اپنے ذکر کے ساتھہ خود فرماتا ہے اور ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کثرت سے فرمانا اللہ جل شانہ کا ظاہر کرتا ہے کہ آپ اللہ تعالے کی محبوب ہین
اور اللہ جلشانہ آپکا محب ہے بمفہواے من احب شیئا اکثر ذکرہ کے یعنی
جو شے محبوب تر ہوتی ہے اکثر اوسکا ذکر کرتا ہے پس کثرت سے ذکر کرنا دلیل ہے
ذاکر کی محبت اور مذکور کی محبوبیت پر اور دلیل اسپر وہ حدیث ہے جو صاحب
دلائل الخیرات نے فضائل درود شریف مین نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے
کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون ہے آل محمد ایسی کہ مامور
کی گئی ہین ہم اوسکے ساتھہ محبت اور بزرگی اور نیکی کرنیکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ وہ اہل صفا اور وفا ہین کہ ایمان لائے مجھپر اور خلوص کیا
پوچھا گیا کہ حضرت اونکی نشانی کیا ہے فرمایا زیادہ ہونا میری محبت کا کل محبوبون پر
اور اشتغال باطن کا ساتھہ میرے ذکر کے بعد ذکر خدا کے اور دوسری روایت
مین یہ ہے کہ علامت اونکی ہے ہمیشہ میرا ذکر کرنا اور کثرت سے مجھپر درود
پڑہنا اور یہی کیفیت تہی حضور کی ساتھہ صحابہ کے جو سچے مومن اور پکے عاشق
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف
کثرت سے کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے پر حریص تھے
چنانچہ بخاری شریف مین باب التعاون فی بنار المسجد مین عکرمہ سے روایت ہے
کہا اونہون نے کہ کہا مجھسے ابن عباس نے رضی اللہ تعالے عنہما اور اپنے بیٹے
علی سے کہ جاؤ دونون پاس ابو سعید خدری کے سنو تم حدیث اونکی پھر چلے ہم
پس ناگاہ وہ یعنی ابو سعید مصروف تہے ایک دیوار بنانے مین اور درست کرتے تھے

اوسکو پس لی چادر اوراوڑہکر بیٹھے پہر بیان کرنا شروع کیا یعنی حدیث کا یہانتک
کہ پہنچے ذکر بنا مسجد پراس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابو سعید رضی اللہ
عنہ کی عادت ذکر حدیث کرنے کی تہی اور ابن عباس اس سے واقف تہو لہذا
ان دونون کو اونکی باتین سن نے کو اونکی پاس بہیجا اور ویسا ہی اتفاق ہوا
کہ بجبرد اونکی دیکہنے کے اونہون نے اپنا کام چہوڑ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا احوال بیان کرنے لگی گویا اسکے منتظر ہی تہے کہ کوئی سن نے والا ملا اور ردا
لیکر اوڑہنا اونکا ظاہر ہے کہ فقط واسطے اظہار عظمت ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے تہا تا کہ اجمل ہیئت پر ذکر سرور کائنات کیا جاوی اور یہی طریقہ تہا تابعین
اور تبع تابعین کا امام مالک ایک مرتبہ کہڑے تہے کہ عبد المجید قاضی شہر نے
اونسی حدیث پوچہی امام نے اونکو قید کرنے کا حکم دیا لوگون نے کہا کہ یہ قاضی ہر
امام نے کہا کہ قاضی سزاوار زیادہ ہے کہ ادب کرے بعضے منکرین مولد نبوی
کہتے ہین کہ اگر یہ فعل مولد مستحسن ہوتا تو قرون ثلثہ کے لوگ کیون نکرتے ذرا
سمجھین کہ وہ لوگ ایسے تہو کہ ہر لحظہ اور ہر ساعت ایسی ذکر مین رہتے تہے وہ لوگ ایک
زمانہ واسطے ذکر کے جب معین کرتے کہ باقی اوقات کو اس ذکر سے خالی رکہتی اور
یہ اونکی ملت مین کفر تہا مصرعہ دمے بے یاد او ربودن روا نیست ❖ ہم لوگ
کہ شبانہ روز غفلت مین ہین اگر ہم تعین نکرتے تو بالکل اس ذکر کے کہنی اور سنی سے
محروم رہتی جیسا اونکی حق مین معین کرنا نا زیبا تہا ویسا ہی ہمارے واسطے معین نکرنا
نا روا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کے بہتر جز ہین اسوقت اگر
ایک جز بہی نپایا جاوے گا ایمان صحیح نہوگا اور ایک وقت ایسا ہوگا کہ جسمین

ایک جز بھی اوسمین سے پایا جاویگا وہ مومن ہوگا پس وہ لوگ اوسی بہتر زمانہ مین تہو اونکو وہ سزاوار تہا اور ہم لوگ اس خراب زمانہ مین ہین ہم کو یہ بہی غنیمت ہے دیکہو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی حضور کے ذکر شریف کے بیان کرنے اور سننے کے شایق تھے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ اول ایک یہودی کے ملک مین تہے اور نبی کریم کے ساتھ اونکو عشق صادق تہا اور سچے مومن تھے بتقضائے محبت ہر وقت احد اور احمد کہا کرتے تھے وہ ظالم نام احمد کا دشمن تہا اون کو مارتا تہا اور کہتا تہا —

کہ چرا تو یاد احمد میکنی	بندۂ بد منکر دین منی

اتفاق سے ایک مرتبہ حضرت صدیق اوسطرف سے نکلے آواز حضرت بلال اونہون نے سنی اہل درد آواز اہل درد کو خوب پہچانتا ہے حضرت صدیق رض وہ آواز سنکر رو دے اور عالیحدہ پاکر حضرت بلال کو فہمایش کی کہ تم اظہار اسلام کا نکرو اور اس نام کو اپنے دل مین رکھو اللہ تعالے عالم السر ہے ضرورت زبان سے کہنے کی نہین ہے حضرت بلال نے اونسے اقرار کرلیا کہ اچھا اب نہ کہونگا دوسرے روز پہر حضرت صدیق رض اوسطرف سے گذرے اوسی حال مین حضرت بلال کو پایا اور پہر اونکو نصیحت کی اور اونہون نے بہی توبہ کی مولانا روم

فرماتے ہین اشعار

باز پندش داد و باز او توبہ کرد	عشق آمد توبۂ او را بخورد
توبہ کردن این نمط بسیار شد	عاقبت از توبہ او بیزار شد
فاش کرد اسپرد تن را در بلا	کاے محمد اے عدو توبہا
اے تن من وے رگ من پر ز تو	توبہ را گنجا کجا باشد درو

توبہ را این بس ز دل بیرون کنیم	از حیات خلد تو بہ چون کنیم
عشق قہار است و من مقہور عشق	چون فجر روشن شدم از نور عشق

جب حضرت صدیق نے اونکا یہ حال دیکھا کہ دل اونکا عشق سے ایسا پر ہو گیا کہ گنجایش توبہ کی اوسمین نہین ہے حضور جناب رسالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان اسطرح سے آپ کے دام محبت مین مبتلا ہے اور ایک یہودی کے ملک مین ہی اور وہ اوسکو مارتا ہے اور ستاتا ہے حضور نے جب حال حضرت بلال کا سنا فرمایا پھر کیا مصلحت ہی صدیق رض نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ اونکو خریدلون

ہر بہا کہ گوید او رامی خرم	در زیان و حیف ظاہر ننگرم
کو اسیر اللہ فی الارض آمدہ است	سخرۂ خشم عدو اللہ شدہ است

نبی کریم نے فرمایا مین بھی اسمین تمہارا شریک ہون نصف قیمت مجھسی سے لینا الغرض صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اوس یہودی کے مکان مین تشریف لیگئے اور اوس سے فرمایا

کاین ولی اللہ را چون میزنی	اینچہ حقد است ای عدو ور دشمنی

اوس یہودی نے جواب دیا کہ اگر تمکو اس پر اسقدر رحمت ہے تو خرید کر لو جب تک میرے ملک مین ہے مجھکو اختیار ہے جو چاہون اسکو ایذا دون صدیق اکبر نے فرمایا مین حاضر ہون میرا ایک غلام ہے بہت خوبصورت وہ تو لے لے اور اسکو مجھکو دیدے اور اوس غلام کو اپنے بلاکر حاضر کردیا یہودی نے جب غلام حسین کو دیکھا حیرتمین ہوا اور سمجھا کہ آپکو اسکی بڑی خواہش ہے انکار کیا کہ اس سے زیادہ دو تو مین بیچون حضرت صدیق نے ایک نصاب نقرہ اور بڑہا دی وہ یہودی راضی ہوا

بیع کرد و داد و لستد بیغرض	داد گوہر سنگ بستد در عوض

جب طرفین سے ایجاب وقبول ہوگیا یہودی ہنسا صدیق نے سبب خندہ پوچھا اونے کہا کہ تمہارے اسرار نے اسکی قیمت بڑہادی ورنہ مین اسکی دسوین حصہ پر اس کو فروخت کردیتا

پس جوابش داد صدیق ای غبی — گوہرے دادی بجوزی چون صبی
او بہ نزد من ہمی ارزد دو کون — من بجانش ناظرم ہستم نے بلون

اور فرمایا صدیق نے کہ اگر تو اسوقت مبالغہ کرتا تو مین تمام ملک اور مال اپنا اسکی قیمت مین دیتا

سہل دادی زانکہ ارزان یافتی — ور ندیدی حقہ را نشکافتی

اور صدیق نے حضرت بلال کو ہمراہ لیا اور حضور جناب رسالت مین اونکو حاضر کیا

چون بدید آنخستہ روئے مصطفےٰ — گفت طبتم فادخلوہا یا بجا

حضرت بلال نے جب جمال باکمال احمدی دیکھا بیہوش ہوگئے اور دیر تک بیہوش رہے جب ہوش اونکو آیا حضور نے اونکو کنار مبارک مین لیا اور مرتبہ اعلی پر پہنچادیا اور حضور نے صدیق اکبر سے فرمایا

تو چرا تنہا خریدی بہر خویش — بازگو احوال اے پاکیزہ کیش
گفت ما دو بندگان کوئے تو — کردمش آزاد من بر روئے تو
تو مرا می دار بندہ و یار غار — ہیچ آزادی نخواہم زینہار
کہ مرا از بندگیت آزادیست — بیتو بر من محنت و بیدادیست

خلاصہ یہ کہ بلال کو یہ مرتبہ محبت اور ہذکر حضور سے حاصل ہوا ترمذی نے شمائل مین روایت کیا ہے حضرت سیدنا امام حسن مجتبی علیہ السلام سے کہ فرمایا آپنے پوچھا مینے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ سے اور تھے ہند رضی اللہ عنہ بڑے بیان کرنیوالے حلیہ

رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے اوس مین ہوکا تھا اسکا کہ بیان کرین ہند مجہسے کچہہ
احوال حلیہ شریف کا کہ لگاؤ کرون ساتہہ اوسکے اس روایت سے ثابت ہوا کہ صحابہ
بڑے ذکر کرنیوالے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ کثرت ذکر ہی کی وجہہ سے
حضرت ہند کا لقب وصاف النبی ہو گیا تہا اور نیز اسی سبب سے امام علیہ السلام نے
وصافاعن حلیۃ النبی اونکو فرمایا اور یہ ارشاد امام کا کہ مین ہوکا تہا اسکا کہ بیان
کرین مجہسے کچہہ احوال حلیہ شریف کا دیکہو کسقدر شوق سماعت ذکر رسول اللہ کو ثابت
کر رہا ہے حالانکہ امام خود آئینہ جمال باکمال حضرت نبوی تہے احادیث سے ثابت ہے
کہ سر سے تا ناف امام حسن مجتبیٰ اشبہ تہے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس
حلیہ مبارک خود اپنی صورت زیبا مین دیکہتے تھے اور سوا اسکے دیکہا تہا آپنے بچشم
ظاہر اور بصر باطن جمال صورت اور حسن سیرت حضرت نبوت کو مگر یہ خاصہ محبت ہی
کہ محب چاہتا ہے کہ ہر عضو اوسکا محبوب کے کام مین رہے لہذا امام عالیمقام
چاہتے تہے کہ کان بہی سماعت ذکر حضرت محبوب مطلق سے لذت پاوین اور یہ فرمانا
امام کا کہ انا اشتہی یعنی مین ہوکا تہا سماعت ذکر شریف کا اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ حضور کا ذکر شریف وہ غذاے لطیف ہے کہ جسکی اشتہا امام حسن مجتبیٰ سے صحیح المزاج
کو تہی کہ جسکی فضل مین قرآن اور حدیث ناطق ہین اب جنکو اس ذکر سے لذت
نہین ملتی ہے ضرور اونکے قلب مین کوئی مرض عناد یا نفاق کا پیدا ہے کہ جو اس
غذاے لطیف سے لذت نہین پاتے اسواسطے کہ بیمار ہی کو غذا لطیف اچہی
معلوم نہین ہوتی ہے اور نعوذ باللہ جنکو ذکر ناگوار معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ اس
ذکر شریف کے کرنے کو مانع ہوتے ہین وہ اونہین لوگون مین سے ہین کہ جنکی نسبت

مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرۃ القضا مین ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شعر مدحیہ
حضرت پڑھنے پر جواب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے خود زبان معجز بیان
سے فرمایا ہے کہ اسکے شعر تمہارے بھالون سے زیادہ اونکی دلون مین چبھتے ہین اور نیز
امام علیہ السلام نے سبب خواہش سماعت ذکر حلیہ شریف فرمایا ہے التعلق یہہ کہ
مین لگاو اوس سے کرون اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ سماعت ذکر سے دلکو لگاؤ
پیدا ہوتا ہے اور اسی کا نام محبت ہے مولانا جامی یہی مضمون فرماتے ہین -

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کین دولت از گفتار خیزد
در آید جلوہ حسن از در گوش	ز جان آرام بر باید ز دل ہوش

ف اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان ہے چنانچہ صاحب دلائل الخیرات نی
نقل کیا ہے کہا انس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہوگا کوئی تم مین مومن یہان تک کہ ہون مین محبوب تر اوسکو اوسکی نفس سے اور مال سے
اور اولاد سے اور مان باپ سے اور کل انسانون سے زیادہ اور ایک حدیث مین ہے
کہ کہا حضرت عمر نے رضی اللہ تعالے عنہ یا رسول اللہ آپ مجھکو محبوب زیادہ ہین
ہر شے سے الا اپنے نفس سے کہ جو پہلو مین ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہوگے تم مومن یہان تک ہون مین تمکو محبوب زیادہ تمہارے نفس سے پس عرض کیا
سیدنا حضرت عمر نے قسم ہے اوس خدا کی جسنے نازل کی ہے آپ پر کتاب البتہ آپ محبوب
مجھکو ہین میرے نفس سے جو میرے پہلو مین ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسوقت اے عمر کامل ہوا ایمان تمہارا اور ایک روایت مین ہے کہ کہا گیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب ہونگے ہم مومن اور ایک روایت مین ہے مومن صادق

ف بیان محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین ایمان ہے

فرمایا جب محبت کرو اللہ سے عرض کیا کب محب ہوتا ہے اللہ کا فرمایا جب محبت کرے
اوسکے رسول سے پس کہا گیا کب محب ہوتا ہے اوسکے رسول کا فرمایا جب اتباع کرے
اوسکی طریقہ کا اور عمل کرے اوسکی سنت کی مطابق اور محبت کرے بسبب اوسکی محبت
کی اور بغض کرے بسبب اوسکی بغض کے اور ولا کرے بسبب اوسکی ولا کی اور عداوت
کرے بسبب اوسکی عداوت کے یعنی جو کام کرے اوسیکو واسطے کرے اور فرمایا
تفاوت رکھتے ہیں انسان ایمان میں بقدر اونکی تفاوت کے میری محبت میں اور تفاوت
رکھتے ہیں کفر میں بقدر اونکی تفاوت کی میری عداوت میں انتہی سے ثابت ہوگیا کہ محبت
رسول اللہ ایمان ہے اور عداوت رسول اللہ کفر لعبدہ واسطے مزید تاکید کے تین مرتبہ
یہ کلمات حضور نے ارشاد کیے الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ آگاہ ہو نہیں ہے ایمان اوسکو
جسکو میری محبت نہیں ہے پس ان احادیث سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حضور کی محبت
ایمان ہے اور محبت حاصل ہوتی ہے اتباع سنت سے اور اتباع بغیر پڑھنے یا سننے
حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممکن نہیں ہے پس ہر نوع ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہ عبادت ہوا کہ جسکے پڑھنے اور سننے سے ایمان صحیح ہوتا ہے
اور ذکر عام ہے خواہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کا بیان ہو خواہ حضور کے
افعال کا خواہ دیگر حالات آنحضرت کا اور اوسکے واسطے قید کسی وقت کے نہیں ہے جس وقت
ہوگا عبادت ہوگا اور یہی نفع دیگا اور محفل مولد شریف میں یہی اذکار ہوتے ہیں پھر
اوسکی عبادت ہونے میں کیا شک ہے اور تعین ماہ ولادت کا واسطے ذکر میلاد کے
کہ جسکو مستحسن جانا ہے مقتدایان دین نے فقط اس غرض سے ہے کہ عظمت حضور کے
ماہ ولادت شریف کی ظاہر ہو اسواسطے کہ یہ ماہ منتسب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھہ اور تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل منتسبات کی لازم ہے انشاء اللہ تعالیٰ
تفصیل بیان اسکا اپنے محل پر ہوگا اور نیز اس تعین مین اظہار سرور ہے حضرت کی
ولادت کا اور اظہار سرور واسطے شکر نعمت کے ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل سے
یہ نعمت عظمی ہمکو عنایت کی بعضے مانعین یہ حجت بہی کرتے ہین کہ ماہ ربیع الاول فقط ماہ
ولادت نہین ہے وفات شریف جناب سرور کائنات بہی اسی ماہ مین ہوئی ہے
جب سرور اور حزن دونون جمع ہین تو وجہ سرور کی کیا ہے اور یہ دہوکا دیتے ہین
وہ تاکہ لوگ ذکر شریف سے محروم رہین فی الواقع اسمین ہمکو کلام نہین کہ حضور کی
وفات شریف بہی ماہ ربیع الاول ہی مین واقع ہوئی ہے اسمین کسیکو کلام نہین ہوسکتا
اگر اختلاف ہے تو تاریخ وفات شریف مین البتہ ہے بعض بارہوین تاریخ نقل کرتے ہین
اور بعض آٹھوین اور بعض دوسری بارہوین کی روایت کو محدثین نے ضعیف کیا ہے
اسوجہ سے کہ اوس سال مین حضرت نے جو حجۃ الوداع فرمایا ہے وہ بالاتفاق جمعہ کا
روز تھا اور یہ مضمون نہایت قوی حدیثون سے ثابت ہوتا ہے اس حساب سے غرہ
ذی الحجہ پنجشنبہ کو ہوا اور وفات شریف بالاتفاق یوم دوشنبہ کو ہوئی ہے موافق
روایت صحیح حدیثون کے پس جس سال مین کہ غرہ ذی الحجہ پنجشنبہ کو ہوا اوس سال مین
کسیطرح بارہوین ربیع الاول دوشنبہ کو ہوئی نہین سکتی کسی حساب سے خواہ کل ماہ
یعنی ذی الحج اور محرم اور صفر تینون مہینہ کامل یعنی تیس ۳۰ کے رکہی خواہ تینون ناقص یعنی
اونتیس کے خواہ بعض کامل اور بعض ناقص پس روایت دوازدہم بسبب مخالف
ہونے روایات صحیحہ کے ضعیف ہوگئی البتہ دوسری ربیع الاول یوم دوشنبہ ہوسکتی ہے
اگر ہر سہ ماہ ناقص ہون اور اگر دو ناقص تہون اور ایک کامل ہو تو آٹھوین ربیع الاول

بروز دوشنبہ ہوگی اس سبب سے ان دو روایتوں کو محدثین نے قوت دی ہے اور علماء
اہل عرفان دوسری ربیع الاول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے
قائل ہین اور فرمایا ہے علمانے کہ اگر وفات جناب سرور کائنات سواے ماہ ولادت کے
اور مہینہ مین واقع ہوتی تو اہل اسلام بسبب حادث ہونے ایسی حادثہ جانکاہ کے ضرور
اوس مہینہ کو برا جانتے چونکہ حضور رحمتہ اللعالمین مین اور ایام بھی عالم مین ہین لہذا اللہ کو
گوارا نہوا کہ نبی رحمتہ کی وجہ سے کسی مہینہ اور یوم مین نقصان پیدا ہو لہذا اسی ماہ مبارک
اور یوم مبارک مین کہ اوس سرور دارین کا ماہ اور یوم ولادت تہا یہ حادثہ ظاہر کیا تاکہ
برکات ولادت شریف کی وجہ سے اثر اس حادثہ کا ماہ اور یوم مین نہونے پاوے یہ تو
حال ہے حضور کے تاریخ اور ماہ وفات کا اب جواب اوسکا بچند وجہ دیا جاتا ہے اول یہ کہ
ولادت باسعادت جناب سید الانبیا علیہ التحیتہ والثنا سے جو نعمات اور برکات کہ ہمکو
حاصل ہوے ہین وہ اسوقت تک ہم پر موجود ہین وفات نبی کریم سے اون مین کچھہ فرق نہین
آیا ہے چنانچہ حضور نے خود فرمایا ہے امت کے خطاب مین کہ حیات بھی میری تمہارے
واسطے اچھی ہے اور موت بھی میری تمہارے واسطے اچھی ہے حیات حضور کا
اچھا ہونا تو ظاہر ہے محتاج بیان کا نہین وفات کا اچھا ہونا یہ ہے کہ حضور اوس عالم مین
ہمارے واسطے اہتمام اور سامان آسایش فرماتے ہین پس جب وہ چیزین جو باعث
مسرت تہین ہم مین موجود ہین تو سرور بھی اوسکا قائم ہے دوسرے نبی کریم ہمارے
زندہ ہین بیان تفصیلی اسکا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور تمام اہل حق اسی کے قائل ہین
اور اسی وجہ سے ازواج مطہرات آنحضرت کے نکاح مین قائم رہین اور مال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل اور اموات کے مال کے متروکہ قرار نہین پایا اور ورثا پر تقسیم نہین ہوا

بموجب حضور کے ارشاد کے اور فیوض سرور کائنات ہم پر مثل زمانہ حیات ظاہری کے
موجود ہین جب وفات سے کچھہ بہی تغیر اوس سلطان دارین کو نہین ہوا بلکہ بفحواے
آیہ کریمہ وللاخرۃ خیر لک من الاولی اور ترقی حاصل ہے اور ہم پر بہی وہ ہی نعمت
قائم ہے تو ہمکو کوئی وجہہ حزن کی نہین ہے کہ سرور ولادت شریف کو ترک کرین ہان
البتہ ایک امر حزن کا یہ ہے کہ محبت کا خاصہ ہے کہ اگرچہ محبوب کو ترقی مدارج ہون
لیکن مضمون فراق محبوب محب کو ضرور ایذا دیتا ہے چنانچہ اسی وجہہ سے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شیداے جمال محمدی تھے گو اونکو بسبب تصفیہ باطن کے
حضوری باطنی جناب رسالت حاصل تہی لیکن مضمون فراق ظاہری پیش ہونیسے
اس درجہ محزون ہوئے تہی کہ لکہا ہے بعض ایسے بدحواس تھے کہ زمین پر افتادہ تہے اور
لوگ اونکو روندتے تھے اور اونکو خبر نہ تہی اور بعض مثل مجنون کے ہو گئے تھے اور کلمات
مجنونانہ کہتے تھے چنانچہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ باینہمہ حلم وعقل کہ جناب رسالت نے
اونکی نسبت مین فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ کلام کرتا ہے لسان عمر پر اور اکثر نزول وحی کا اونکی راے کے
موافق ہوا ہے ایسے بیخود تھے کہ تلوار کہینچے ہوے دروازہ حجرہ شریف پر کہڑے تھے اور کہتے تہے
کہ جو کوئی کہیگا کہ جناب رسالت نے انتقال کیا اس تلوار سے اوسکے دو ٹکڑے کردونگا اور صدیق اکبر
رضی اللہ تعالے عنہ اس واقعہ مین سب صحابہ سے زیادہ مستقل تھے چنانچہ اونکے خطبہ شریف پر
صحابہ کو تسکین ہوئی اور ہوش وحواس سب کے درست ہوے اونکی بہی یہی کیفیت تہی
روایت کرتے ہین کہ وقت وفات شریف کے حضرت صدیق اپنے مکان مین تہے خبر اس
واقعہ جانفرسا کی سنکر بتعجیل سوار ہو کر مکان سے چلے اور راہ مین روتے جاتے تہے اور کہتے
جاتے تہے وا محمداہ وا انقطاع ظہراہ یہان تک کہ خوابگاہ سید کونین مین حاضر ہوئے اور ردائے شریف

کو چہرۂ انور سے اوٹھایا اور پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور کہا وانبیاہ اور پہر سر اوٹھایا اور رو دے
اور پہر دوبارہ حضور کی پیشانی اقدس کو چومنا اور کہا واصفیاہ اور پہر سر اوٹھایا اور گریہ کیا
اور پہر تیسری بار پیشانی انور پر بوسہ دیا اور کہا واخلیلاہ بعدہ حضور کے ساعد مبارک کو
چومنا اور رو دے اور کہا میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر پاک ہین آپ حیات مین اور
ممات مین اور کہا کہ خدا دو موت آپ پر جمع نکریگا وہ موت کہ آپ کیواسطے لکہی تہی آپ پا چکے
اور آپکی وفات سے منقطع ہوئے وہ شے کہ جو کسی پیغمبر کی وفات سے منقطع نہوئی تہی
یعنی نبوت ختم ہوگئی اب کوئی نبی نہوگا اور یہ فرمانا حضرت صدیق کا آپ پر دو موت جمع نکریگا
جو موت آپکے واسطے لکہی تہی وہ ہوچکی یہ اشارہ ہے حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اسواسطے کہ ہر میت قبر مین ضرور ہی زندہ ہوتا ہے چہ جاے جناب رسالت پس جب
حضرت کیواسطے ایک ہی موت تہی جو ہوچکی تو ناچار حضور قبر مبارک مین آپ زندہ ہین
ویسے ہی جیسے حیات مین تہی اور بعدہ حضرت صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ بزرگ تر ہین
اوس سے کہ آپ کا وصف کرین اور جلیل ترین اوس سے کہ آپ پر گریہ کرین اور اگر
میرے ہاتہ مین اختیار ہوتا تو مین اپنے نفس کو آپ پر فدا کرتا اور اگر آپ ہمکو انہو اوپر
رونیکو منع نکرچکے ہوتے تو ہر آئینہ ایسا ہم روتے کہ آنکہو نسی چشمے جاری ہوتے ای اللہ
میرا سلام اپنے حبیب پر پہنچا اور یا رسول اللہ خدا کے پاس ہمکو یاد کر دو اور اہلبیت
طہارت کا جو حال اس واقعہ جانگزا سے تہا وہ بیان مین نہین آسکتا خصوصًا جناب
سیدہ بنت رسول اللہ کا حال وہ تہا کہ جسکے بیان سے کلیجا پہٹتا ہے خلاصہ یہ کہ جناب
سیدہ علیہ السلام کو بعد وفات شریف کے کسی نے خندان نہین دیکہا بقیۂ عمر شریف
گریہ ہی مین بسر کی یہانتک کہ اسی درد فراق کے صدمے سے چہٹے مہینے اس عالم فانی کو

چھوڑ کر پدر بزرگوار کی قربت حاصل کی اور ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم روتی تھین اور فرماتی تھین افسوس وہ پیغمبر جسنے فقر کو خود غنا پر اختیار کیا
اور وہ امت پرور جسنے غم گناہان امت سے کسی شب کو بستر استراحت پر آرام نفرمایا عالم
دنیا سے کنارہ کش ہوا الغرض جب حضرات اہلبیت نبوت اور اصحاب جناب رسالت کو
یہ درد والم ہوا تو لاریب کوئی حزن اس حزن سے بڑھکر نہین ہے مگر وقوع حزن پر اللہ تعالے
نے صبر کا حکم فرمایا ہے لہذا اکتمان اوسکا دل مین اور نہ ظاہر کرنا اوسکا افعال اور اقوال سے
ضروری ہے اور جسطرح غم کا چھپانا اور صبر اوسپر کرنا لازم ہے اوسیطرح حصول نعمت اور
سرور پر شکر کرنا لازم ہے اور شکر عبارت ہے بیان نعمت منعم سے خواہ زبان سے ہو جیسا کہ
اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی اپنے رب کے نعمت کو
بیان کرو خواہ فعل سے ہو جیسے بعد عقد کے کہ محل حصول نعمت اور سرور کا ہے دعوت ولیمہ کرنا
یعنی احباب کو جمع کر کے کہانا کہلانا یا ولادت اولاد کے شکر مین کہ یہ بھی ایک نعمت ہی نعمات
الہی سے عقیقہ کرنا مشرع ہے موافق حکم شارع علیہ السلام کے پس جب ہمکو ہمارے خدا
اور رسول نے وقوع غم مین صبر کا حکم دیا کہ عبارت ہے غم کو دل مین ضبط کرنیسے اور حصول
نعمات پر شکر کا حکم دیا کہ عبارت ہے اعلان نعمت سے تو ناچار ماہ ربیع الاول کہ اسمین
حزن فراق حضرت رسالت اور سرور حصول نعمت ولادت باسعادت دونون جمع
ہین حزن کو ضبط کرنا چاہیے اسواسطے کہ اسکے اظہار مین شکایت مالک ہوتی ہے
اور اظہار سرور کیواسطے محفل مولد شریف کو ترتیب دینا چاہیے اور حسب مقدرت
اپنے مال کو راہ خدا مین صرف کرنا چاہیے کہ اسمین شکر نعمت منعم حقیقی ادا ہوتا ہے
جب فضائل ذکر شریف جناب رسالت معلوم ہو چکی اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ قربان

حضرت احدیت اور عاشقان جناب رسالت کا ہمیشہ سے طریقہ ہے ذکر حضرت محبوبیت مین
مشغول رہنا تو کو ہم اوسمین سے نہین ہین لیکن اونکی ہیئت بنائے کیواسطے ہمکو بہی حضور کے
ذکر مین مشغول رہنا بہتر ہے شعر

مسکین حسن میگوید ای وقت عشاق تو خوش | اگر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

لہذا ذکر ولادت باسعادت جناب رسالت کہ عین پیدایش حضرت الوہیت ہی مختصر بیان کیا
جاتا ہے حدیث مین ہے کہ پوچہا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اول اللہ تعالے نے
کس کو پیدا کیا فرمایا حضرت نے اول ما خلق اللہ نوری اول وہ چیز جو خدا نے پیدا کی
وہ میرا نور ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اللہ تعالے جل شانہ کہ قدیم ہے اپنی جمیع صفات کے
ساتہہ وہ ہے تہا اور کچہہ نتہا جب اوسنے چاہا کہ پہچانا جاؤن پیدا کیا خلق کو چنانچہ حدیث قدسی
کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق تہا مین ایک خزانہ پوشیدہ
پس چاہا مینے کہ پہچانا جاؤن پس خلق کیا مینے خلق کو اس حدیث کی سند گو موافق علماء
ظاہر کے صحت کو نہین پہنچتی ہے مگر کسی حدیث صحیح کی معارض بہی نہین ہے اور علمائے
اہل عرفان نے بلا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی تصحیح کی ہے اور اوسکے
معنی مین یہ بہی فرمایا کہ کنت کنزا مخفیا سے یہ اشارہ ہے کہ قبل از خلقت
ذات بحت تہی یعنی ذات کو صفات سے اور صفات کو فی مابین کچہہ تمیز نتہا اور
تفریق نتہی اور اسکو مرتبہ احدیت اور غیب اول اور مرتبہ وجوب کہتے ہین جب
اوس ذات بحت کو منظور ہوا کہ صفت معروفیت کا ظہور ہو توجہ کی خلق مخلوق
کیطرف پس اول ذات کو صفات سے تمیز دی اور جدا کیا بعد اوسکی ہر صفت کو
ایک کو دوسرے سے الگ کیا اسکو مقام ثبوت اور غیب ثانی کہتے ہین اور اوسکے

بیان خلق پیدا و رمحمدی کا اور رضا نبیاری میں اولیا سے بین اور وہ بیان کا اور دنیا سے صفات میں پیہرنا

خطاب کن صحیح ہوا پہر فعل صنعت کو صفت نور پر جاری کیا اور کن ارشاد ہوا
اور خلق کو پیدا کیا اول سب سے اپنے نور خاص سے نور حضرت محمدیت کو پیدا
کیا صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ روایت کی عبد الرزاق نے ساتھ ایک
سند کے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اونہون نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ
میرے مان باپ فدا ہون آپ پر خبر دین آپ مجکو اول شئے سے کہ خلق کیا
اوسکو اللہ تعالے نے قبل اشیا کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
جابر بتحقیق اللہ تعالے نے خلق کیا قبل اشیا کے نور تیرے نبی کا اپنے نور سے
پس ہے بے شبہہ آنحضرت نور ہین اللہ کے اور بعض لوگ یہ شبہہ کرتے ہین کہ آپکو
نور خدا سمجھنے مین اللہ تعالے کے نور کا تجزیہ لازم آتا ہے نعوذ باللہ من ذالک
نور اللہ تعالے کی ایک صفت ہے اوسکے صفات سے اور صفات اللہ تعالی کے
منزہ ہین ٹکڑا ہونیسے بالبداہت دیکھہ لو کہ اگر ایک شمع سے دوسری شمع کو جلاؤ
تو اول شمع کا نور دوسری شمع مین ظہور کرجاتا ہے اور نور شمع اول کا ٹکڑا نہین ہوتا ہے
اسواسطے کہ اگر اوسکا ٹکڑا ہوتو ضرور ہے کہ اوسمین سے کم ہو حالانکہ وہ کم نہین ہوتا اگرچہ
ہزار ہا شمع اوس سے روشن کرتے جاؤ پس جب نور کہ اشیاے ارضی سے ترکیب
پاکر ظاہر ہوتا ہے اوسمین یہ صفت ہے کہ دوسرا نور اوس سے ظاہر ہوتا ہے اور اوسکا
تجزیہ نہین ہوتا اگر اللہ تعالے جل جلالہ کے نور سے نور محمدی ظاہر ہوگیا اور اوسکا
تجزیہ نہوا تو کیا محال ہے ملا معین واعظ معارج النبوۃ مین تفسیر بحر العلوم مصنفہ
امام نجم الدین عمر نسفی سے نقل کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے اوس نور شریف کو اول
صفات جمالیہ کے بارہ ہزار حجابون مین پہرایا اس ترتیب سے کہ حجاب قدرت مین رکہا

بارہ ہزار برس اور تسبیح سبحان ربی الاعلی میں مشغول رہا پھر حجاب عظمت میں گیارہ ہزار برس گشت کیا اور سبحان عالم السر و الاخفی پڑہتا رہا بعدہ دس ہزار برس حجاب منت میں سیر کی اور سبحان الرفیق الاعلی پڑہتا رہا من بعد حجاب رحمت میں نو ہزار برس ٹہرا اور سبحان الحی القیوم کا ذکر کرتا رہا بعد ازان حجاب سعادت میں آٹھ ہزار برس سیر کی اور سبحان من ھو دائم لا یسھو کہا کیا بعدہ حجاب کرامت میں سات ہزار برس سبحان من ھو غنی لا یفتقر کہتا رہا بعدہ حجاب منزلت میں چھ ہزار برس ٹہرا اور سبحان العلیم الحلیم پڑہا کیا بعدہ حجاب ہدایت میں پانچ ہزار برس دورہ کیا اور سبحان ذی العرش المجید پڑہا کیا بعد ازان حجاب نبوت میں چار ہزار برس گشت کیا اور سبحان ربك رب العزت عما یصفون پڑہتا رہا بعدہ حجاب رفعت میں تین ہزار برس ٹہرا اور سبحان ذی الملك و الملکوت کہتا رہا بعدہ حجاب ہیبت میں دو ہزار برس دورہ کیا اور سبحان و بحمدہ میں مشغول رہا پھر حجاب شفاعت میں ایک ہزار برس سیر کی اور سبحان ربی العظیم پڑہا کیا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ہر حجاب میں بارہ بارہ ہزار برس اوس نور پاک نے سیر کی جب سیر حجابات سی فارغ ہوا دریاے فضائل میں غوطہ زن ہوا اور اونمین پہرا کیا اس تفصیل سے کہ بحر شفقت میں ایک ہزار برس ٹہرا اور یا ربی یا ربی کہتا رہا پہر بحر نصیحت میں دو ہزار برس سیر کی اور الحمد للہ کہا کیا بعدہ بحر شکر میں تین ہزار برس تیرا کی کی یا سیدی پڑہا کیا بعدہ بحر صبر میں چار ہزار برس ٹہرا اور یا فرد یا فرد کہتا رہا پہر بحر سخاوت میں پانچ ہزار برس پہرا اور یا جواد کہا کیا پہر بحر امانت میں چھ ہزار برس غوطہ زن رہا اور یا کریم پڑہا کیا

پھر بحر یقین مین ستا ئیس ہزار برس پھرا اور یا علی یا علی کہا کیا بعدہ بحر حلم مین آٹھہ ہزار برس پھرا
اور یا عظیم یا عظیم کہتا رہا پھر بحر قناعت مین نو ہزار برس سیاحت کرتا رہا اور یا عوف
پڑا کیا پھر بحر محبت مین دس ہزار برس غواصی کی اور سبوح قدوس یا اللہ یا کریم
پکارا کیا جب بحار صفات کی غواصی کرچکا کنارہ دریاے محبت پر اللہ تعالے نے ایک مکان
نور کا پیدا کر سات مقام مقرر کیے اور ہر مقام مین ہزار ہزار برس اوس نور کو رکھا اور آخر
اون مقامات کا مقام محبت تھا جب اوسکو طواف سے فارغ ہوا حضرت احدیت نے اوس سے
فرمایا من انا مین کون ہون نور محمدی نے بالہام الہی جواب دیا الہی انت خالقي انت
رازقي انت محیي انت ممیتي یعنی اے اللہ تو میرا خالق ہے تو میرا رازق ہے تو میرا
زندہ کرنیوالا ہے تو میرا مارنیوالا ہے اسکے عوض مین جناب الوہیت سے جواب تحسین
مرحمت ہوا کہ اے میرے حبیب کے نور تو نے خوب حق معرفت ادا کیا اب میری عبادت مین
مشغول ہو تاکہ سب خلق جان لے کہ مشغولی عبادت نشان کمال معرفت ہے جب یہ
خطاب نور شریف نے سنا فوراً تعمیل حکم کی ستر ہزار برس سامنے درگاہ عزت کے قیام بخضوع
تمام بجالایا اللہ تعالے جلشانہ نے اسکے عوض مین ایک قبضہ نور ذاتی سے اوس نور شریف
کو مرحمت کیا اوس نور نے اوسکے شکر مین سجدہ تحیت کیا اوسکی صلہ مین قرب اختصاص عنایت
ہوا اور نماز صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کیواسطے فرض ہوئی پھر
نور شریف نے سر اوٹھایا اور ستر ہزار برس قیام خدمت ادا کیا اور دوسرا خلعت نور خاص سے
پایا اوسکے شکر مین دوبارہ سجدہ کیا اوسکے مقابل مین نماز ظہر معین ہوئے بعدہ تیسرا قیام
شکر ستر ہزار برس کا کیا اور پھر خلعت نور سے شرف پایا اور سجدہ شکر ادا کیا اوسکے
مین نماز عصر مقرر ہوئی پھر اوس نور شریف نے چوتھا قیام کیا اور خلعت نور پا کر سجدہ

ادا کیا اوسکے مقابل مین نماز مغرب مقرر ہوئی پہر اوس نور نے حسب دستور پانچوان
قیام کیا اور پہر خلعت نور درگاہ احدیت سے اوسکو مرحمت ہوا اور اوس نور شریف نے
سجدہ شکر ادا کیا اوسکے مقابل مین نماز عشا قرار پائی اس کیفیت سے ثابت ہوگیا کہ نماز
جو رکن اول ہے اسلام مین بعوض انعام خاص کے کہ جو عالم نور مین ہمارے سردار پر
جناب الٰہی سے ہوئے ہین قرار دی گئی ہے بعدہ نور شریف نے ان سب انعامات کو
شکر مین دوگانہ شکر بالہام الٰہی جل جلالہ انہین ارکان کے ساتھہ جو اب نماز مین مقرر ہین اس
طریق سے ادا کیا کہ تحریمہ اور قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ جو دونون سجدونکے
درمیان کا اور سجدۂ ثانی ہر ایک رکن کو ہزار ہزار برس مین ادا کیا اور اسیطرح رکعت
ثانیہ پڑہے اور قعدہ تشہد اور پہر درود و سلام بہی ہزار ہزار برس مین کیا اسکے صلہ مین
جناب الٰہی سے ارشاد ہوا اے میرے حبیب کے نور عبادت کی تونے بہت اچہی
اب ہے کوئی خلعت حسب خواہش مانگ نور شریف نے عرض کیا کہ اسے الٰہی ان
انعامات سے معلوم ہوتا ہے کہ تو مجکو ایک قوم کا سردار کریگا اور اونکو میری تابعیت کا
حکم دیگا اور نماز پنجگانہ اون پر فرض ہوگی ضرور ہے کہ بمقتضاے بشریت اونسے
عبادت مین تقصیر ہوگی یہ عبادت جو آج مینے کی ہے اونکے کام مین صرف کرتا ہون اور
اسکے ذریعہ سے اونکے واسطے خلعت مغفرت مانگتا ہون جناب الٰہی سے جواب مین
ارشاد ہوا کہ اے میرے حبیب کے نور بہت اچہا خلعت تونے مانگا مین بہی تیرے واسطے
اسکو پسند کرتا ہون یہانسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وسیع کو سمجہنا چاہیے کہ ہنوز
آپ امتکا وجود خارج مین نہ تہا فقط علم الٰہی مین البتہ تہا اوسوقت مین بالہام خدا حضور
ہمارے حالات سے واقف تہے تو اب جب ہمارا وجود خارج مین پایا جاتا ہے کیونکر ہمارے

حالات کا علم حضرت کو نہین ہے اللہ تعالے جلشانہ خود اس مضمون کو کتاب اللہ مین
ثابت کرتا ہے بخطاب اہل اسلام فرماتا ہے وسیری اللہ عملکم ورسولہ دیکھتا ہی تمہارے
عمل کو اللہ اور اوسکا رسول اللہ تعالے نے اس آیہ شریف مین اپنے اوپر عطف کیا رسولکو
اور ایک لفظ سیری کا اسناد کیا اپنے اور اپنے رسول دونون کیطرف اور یہ قاعدہ ہی
نحو کا کہ معطوف اور معطوف علیہ ذات مین جدا ہوتے ہین اور حکم مین ایک ہوتے ہین
پس ہمارے اعمال کو مشاہدہ فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیہ شریف سے ہی
کس مرتبہ اعلی پر ثابت ہوگیا اب جو لوگ ایسے رسول اکرم اور نبی معظم کے صفات
کاملہ کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسمین نعوذ باللہ اللہ کے ساتھ شرکت ہوتی ہی
کیا وہ لوگ ایسی آیات مین واو عطف پر خیال نہین کرتے کہ مرتبہ محمدیہ اون پر منکشف ہو
یہ سب باتین اونکی فریب نفس اور شیطان سے ہین اور درحقیقت وہ لوگ مخالفت
کرتے ہین اللہ کے ساتھ علم کائنات اور رویت اعمال امت سے ہرگز اللہ کی صفات مین
شرکت نہین ہوتی ہے اسواسطے کہ اوسکی صفات کاملہ ایسی منزہ ہین کہ ہمارے علم مین
بھی نہین آسکتے ہین اور نہ سوا اوس قدیم کے کسی حادث مین پائے جاسکتے ہین یہ
سمجھنا چاہیے کہ جسنے اپنے بندۂ خاص کو یہ صفات مرحمت کیے ہین وہ خود کیسا ہوگا
فی الواقع وہ ایسا ہے کہ نبی کریم باانیمہ علم او رقرب کے فرماتے ہین نہین پہچانا مین نے
تجکو جیسا کہ حق تیرے پہچاننے کا ہے اور نیز اس روایت سے ایک بہت بڑا مضمون
مسرت مسلمانونکے واسطے یہ ہے کہ جب وہ رسول کریم اوسوقت مین کہ ہمارا
وجود خارج مین پایا نجاتا تھا ہمکو نہ بھولا تو قیامت کے روز کہ ہم سب گناہون کے
بوجھ سرون پر رکھے ہوئے حضرت کے سامنے عرصات قیامت مین حاضر ہونگے

اوسوقت کیونکر ہمکو بھول جاوینگے ضرور شفاعت کرینگے اور اللہ تعالے نے جب اوسنے تمیز
اپنے حبیب کی درخواست کو رد نکیا اور وعدہ مغفرت امت کرلیا اور قرآن مجید مین
بھی وعدہ مغفرت بیان کردے تو اب وہ کبھی اوسکی خلاف نکریگا بشفاعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ہماری گناہون کو بخشیگا **شعر**

اے رب تو کریمی و رسول تو کریم	صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

تفصیلی حالات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے انشاء اللہ اپنے
محل پر مذکور ہونگی الغرض جب نور شریف نے انعامات مالک حقیقی کے معاینہ کیے
اور مژدہ مغفرت امت سنا مسرور ہوا اور وجد مین آکر چوبالاکھہ قطرے نور کے اوس سے
ٹپکے اللہ تعالے نے اول ایک قطرے کو ایک لاکھہ چوبیس ہزار قسم پر منقسم کیا اور
ہر ایک قسم سے ایک ایک نبی کی روح کو پیدا کیا اور صاحب معارج نے عاد العباد
مصنفہ شیخ نجم الدین رازی سے نقل کیا ہے کہ ارواح انبیا سے ارواح اولیا اور
ارواح اولیا سے ارواح مومنین اور ارواح مومنین سے ارواح عاصیین اوگنہگارون کی
ارواح سے منافقین اور کفار کو خلق کیا بعدہ نور ارواح انسانی سے ارواح ملکی اور
ارواح ملکی سے ارواح جن اور ارواح جن سے ارواح شیاطین کو پیدا کیا بعد اسکے
درد نور ارواح انسانی سے ارواح حیوانات اور نباتات کو بنایا اور ملا عمر نسفی سے
روایت ہے کہ بعد نور محمدی کے قطرات چکیدہ کے دوسرے قطرے کو نظر
قدرت مین لاکر اللہ تعالے نے دس قسم کیا پہلے سے جبرئیل ع کو پیدا کیا دوسرے سے
میکائیل ع کو تیسرے سے اسرافیل کو چوتھے سے عزرائیل ع کو پانچوین سے
حاملان عرش کو چھٹے سے رضوان کو ساتوین سے ملائک ساکنان عرش کو آٹھوین سے

اردائیل کو نوین سے راس اللہ کو اور پھر آخر قسم قطرہ دوم کو دس قسم کیا اول قسم سے
عرش کو دوسرے سے کرسی کو تیسرے سے لوح کو چوتھے سے قلم کو پانچوین سے
بہشت کو چھٹے سے ماہتاب کو ساتوین سے آفتاب کو آٹھوین سے دوسرے ستارونکو
نوین سے آٹھو خلفاے رضوان کو اور ہر خلیفہ کے ساتھ اسی ہزار فرشتون کو
دسوین سے جوہر آب کو پیدا کیا اور اوس جوہر کی یہ کیفیت مروی ہے کہ طول
اوسکا چار ہزار برس کی راہ کا تھا اور عرض اوسکا ایک ہزار برس کی راہ کا پھر
اوس جوہر کو نظر ہیبت سے دیکھا وہ آدہا پانی ہوگیا اور آدھا آگ ہوگیا اعاج پیچ
کر اوس پانی سے بہت سے دریا ظاہر ہوئے اور وہ موجزن ہوئے حرکت موج سے
اللہ تعالے نے ہوا کو پیدا کیا اور اوس ہوا کو پانی کے نیچے کردیا اور ہوا کے نیچے
آگ کو اور کہا ہے حضرت کعب نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالے نے ایک یاقوت سبز
اور پھر اوسپر نظر ہیبت ڈالی وہ پانی ہوگیا اور تھرتھرانے لگا پھر ہوا کو پیدا کیا اور
پانی کو سطح ہوا پر قائم کیا پھر رکھا عرش کو اوپر پانی کے اور شکل عرش کی جامع ہے
جمیع مخلوقات کے اشکال کو اور عرش کے چھ سو پائے ہین ہر پائے کی مسافت
تمام دنیا کے برابر ہے اور اونمین فرشتے بھرے ہین اور وہ اہل ایمان کیواسطے استغفار
کرتے ہین اور مسافت ہر پائے کی مابین کی بقدر اسی ہزار برس پرندہ تیز پر کے اوڑنیکی ہے
اور بلندی عرش کی اتنی ہے کہ ایک فرشتہ ہے اللہ کا حرقائیل نام اوسکے پہلا اٹھارہ ہزار
بازو تھے اور فرق درمیان ہر دو بازو ونکے مسافت پانسو برس کی راہ کا تھا اوس فرشتہ کو
خطرہ گذرا کہ دیکھون عرش کے اوپر کیا ہے اللہ تعالے نے اوسکے بازو دونے کردے
یعنی چھتیس ہزار ۳۶۰۰۰ بازو اوسکے ہوگئے اور ہر ایک بازو سے دوسرے بازو تک پانسو برس کی

راہ کی مسافت پہر حکم اوسکو اوڑنے کا ہوا وہ فرشتہ بیس ہزار برس اوڑا اور ایک پایکی
بلندی کو نہ پہنچا پہر اللہ تعالے نے اوسکی جثہ اور طاقت کو دونا کیا اور اوڑنیکا حکم دیا
پہر وہ تینتیس ہزار برس اوڑا پہر اوسکو جناب الہی سے وحی ہوئی کہ اگر اس قوت سے
نفخ صور تک اوڑیگا تو بہی عرش کی بلندی کو نپاویگا اوس فرشتے نے کہا سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی تسبیح کی اوسنے اللہ کی ساتہہ اوسکی بڑائیکے فی الحقیقت جسکی مصنوعات
ایسے بڑے ہین اوس خالق کی بڑائی کو کون سمجہہ سکتا ہے اور یہانسے قوت اور
عظمت جناب رسالت کو قیاس کرنا چاہیے کہ وہ فرشتہ باوجود اوس قوت کے
جو مذکور ہوئے پچاس ہزار برس اوڑا اور بلندی عرش تک نہ پہنچا اور سنا کہ اگر
قیامت تک اس قوت سے اوڑیگا تو بہی بلندی عرش پر نہ پہنچے گا اور جناب
سرور کائنات نے لیلۃ الاسرا مین بحول اللہ وقوتہ چشم زدن مین اوس مسافت کو
طے کیا اور بالاے عرش عظیم تشریف لیگئے بیان تفصیلی اسکا قصہ معراج مین انشاء اللہ
تعالے بیان ہوگا الغرض جب عرش کو اس شان پر اللہ تعالے نے خلق کیا وہ
اپنی بزرگی پر نازان ہوا اور جہومنے لگا اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک
سانپ اتنا بڑا پیدا کیا کہ وہ عرش مین لپٹا اور اوسکے نصف قد نے تمام دور عرش کا
احاطہ کرلیا اور اوس سانپ کے ستر ہزار سر ہین اور ہر سر مین ستر ہزار دہن ہین اور
ہر دہن مین ستر ہزار زبانین نکلی ہین ہر روز اون زبانونسے اللہ کی تسبیح کرتا ہے
بمقدار قطرات باران اور برگ درختون کے اور کنکریون اور ریزون ریگ میدان کے
اور ایام دنیا کے اور بقدر شمار کل ملائکہ کے اور پہر کرسی کو پیدا کیا ہیئت عرش پر
اوسکے ہر پایہ کی بلندی آسمانونکی ساتون طبق اور زمینون کے ساتون طبق کے

برابر ہے چار فرشتے اوسکو اوٹھائے ہین اور ہر فرشتے کے چار چہرہ ہین اور سیر اونکی
زمین کے نیچے ہین ایک فرشتے کیصورت انسانکی ہے وہ انسانون کیواسطے رزق مانگا
کرتا ہے ابتدائے سال سے آخر سال تک اور دوسرے فرشتے کیصورت گائے کی ہے
وہ دواب کیواسطے رزق مانگا کرتا ہے شروع سال سے ختم سال تک تیسرا فرشتہ
باز کی شکل کا ہے وہ رزق مانگتا ہے طیور کیواسطے چوتھا فرشتہ بہ شکل شیر کے ہے وہ
درندونکی واسطے رزق مانگتا ہے اور وسعت کرسی کی اتنی ہے کہ اگر ساتون آسمان اور
ساتون زمین پھیلا کر ملائے جاوین تو کرسی کے روبرو مثل ایک حلقہ کے ہووین اور کرسی
عرش کے مقابل مین ایسی ہے جیسے ایک حلقہ صغیر میدان کے سامنے اور بعض روایتونمین
عرش مانند تخت شاہی کے اور کرسی مثل ایک چھوٹی چوکی کے بقدر دو قدم رکھنے کے
مذکور ہے اور مابین عرش اور کرسی کے ستر حجاب نور کے اور ستر حجاب تاریکی کی ہین
اور حجم ہر حجاب کا پانسو برس کی راہ کا ہے اور یہ حجاب اسواسطے ہین کہ حاملان عرش کیے
نور سے حاملان کرسی سوخت نہو جاوین سوائے جناب رسالت کے کسی نے اون حجابا
طے نہین کیا یہ حضرت ہی کی قوت تو یہ تھی بعدہٗ لوح کو پیدا کیا ایک سفید موتی سے اور
کنارہ اوسکا مرصع موتی اور یاقوت سے ہے اور دفتین اوسکی یاقوت سرخ سے اور کتابت
نور کی اور وہ ایک فرشتہ کی گود مین رکھی ہے اور طول لوح کا بقدر وسعت مابین آسمان
اور زمین کے ہے اور عرض اوسکا بقدر وسعت مابین مشرق او مغرب کے ہر روز اللہ تعالیٰ
تین سو ساٹھ مرتبہ اوسمین نظر کرتا ہے اور پھر قلم کو پیدا کیا اسطرح کہ اول اوس نور کر
نے کو بنایا اور اوس نے سے قلم کو خلق کیا طول اوسکا پانسو برس کی راہ کا اور عرض
اوسکا پانسو برس کی راہ کا یہ سب اس غرض سے بیان کیا گیا ہے تاکہ اہل اسلام سمجھین

کہ جسکی مصنوعات ایسے بڑے ہین وہ صانع کیسا بڑا ہے اور نبی کریم کی عظمت کو
بہی خیال کرین کہ جسکے ایک قطرہ نور سے ایسی ایسی بڑی چیزین ظاہر ہوئی ہین
وہ خود کیسا عظیم ہے چنانچہ اللہ تعالے خود واسطے اظہار عظمت کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خطاب مین فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تحقیق اے محمد تم اوپر خلق عظیم
کے ہو اور دوسری قرات آیہ شریف کی اِنَّكَ لَعَلٰى خَلْقٍ عَظِيْمٍ بہی مروی ہے جسکے
یہ معنی ہین کہ تحقیق اے محمد تم اوپر بڑی صورت کے ہو اول قرات سے حضور کے
صفات کی بڑائی ثابت ہوئی اور دوسری قرات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صورت کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے اور فرمایا ہے اسکی تفسیر مین علما نے کہ اللہ تعالی نے
اس آیہ شریفہ مین ہمکو مخاطب نہین کیا اور اپنے حبیب کریم سے خطاب فرمایا تاکہ ظاہر ہو
ہمارا عجز ادراک عظمت جناب رسالت مین کہ تم اسکو سمجھ بہی نہین سکتے ہو اسواسطے
اللہ تعالے نے ہمسے خطاب نکیا کہ کلام زائد اور بیکار ہوتا اور اللہ تعالے منزہ ہے ایسے
کلام سے پس ہمکو یہ سمجھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ عظیم الخُلق اور عظیم الخَلق
ہین کہ ہم حضور کی بڑائی کو سمجھ بہی نہین سکتے اللہ ہی جانتا ہے جسنے آپ کو خلق کیا ہے
یا خود حضرت جانتے ہین کہ جنکو یہ بڑائی اللہ نے دی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی صورت اور سیرت کی بڑائی ہم سمجھ نہین سکتی ہین تو حضور کے ذات کی بڑائی کب
سمجھ مین آسکتی ہے الغرض جب اللہ تعالے نے قلم کو پیدا کیا اوسکو حکم دیا کہ لکھہ
قلم نے عرض کیا کیا لکھون ارشاد ہوا لکھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس لکھا قلم نے اول کتابت
جو قلم سے اللہ تعالے نے کرائی وہ بسم اللہ تھی اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالے کو پسند ہے
کہ ابتدا ہر کام کی بسم اللہ سے کیجاوے لہذا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہملوگونکو

حکم دیا ہے کہ جو کام کریں بسم اللہ کرکے شروع کریں اور یہ بھی فرمادیا ہے کہ جو کام بے خدا کے نام لیے ہوئے کیا جاویگا وہ ابتر ہوگا الحاصل جب قلم بسم اللہ لکھہ چکا ارشاد ہوا کہ لکھہ اندازہ تمام مخلوقات کا جو ہو چکے ہین اور جو ہونگے پس لکھا قلم نے اور نسبت سب امتونکی لکھا اوسنے کہ جو خدا کی اطاعت کریگا اللہ اوسکو جنت مین داخل کریگا اور جو نافرمانی کریگا اللہ تعالے اوسکو جہنم مین داخل کریگا یہانتک کہ نوبت کتابت احوال امت مرحومہ محمدیہ کی آئی قلم نے بدستور عبارت لکھنا شروع کی جب نوبت اسکی آئی کہ گنہگاران امت محمدیہ کی نسبت وعید جہنم حسب عادت لکھی جناب الوہیت سے خطاب تادب قلم کو ہوا پس قلم ہیبت خدا سے کانپا اور بیہوش ہوکر گرا بعد مدت دراز کے جب قلم کو ہوش آیا عرض کیا اے رب کیا لکھون حکم ہوا لکھدے أُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ پس اب عبارت امت مرحومہ کے حقمین یہ ہوئی أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَ اللهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَاهُ اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تم مین اللہ کی اطاعت کریگا جنت مین داخل کیا جاویگا اور جو نافرمانی کریگا امت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے فرمایا ہے علماء معرفت نے کہ من عصاہ کی جزا امتہ مذنبۃ نہین ہوسکتی ہے اسواسطے کہ شرط اور جزا کو باہم متصل ہونا لازم ہے اور یہان ومن عصاہ لکھہ کر چالیس ہزار برس کے بعد امتہ مذنبۃ لکھا گیا ہے پس ترکیب اس جملہ کی یہ ہے من اطاع اور من عصاہ ترکیب مین معطوف اور معطوف علیہ واقع ہوے ہین اور جزا اوسکی ادخلہ الجنۃ ہے اور امتہ مذنبۃ ترکیب مین حال واقع ہے اس صورت سے معنی اس جملہ کے یہ ہین کہ امت محمدی مین جسنے اللہ کی اطاعت کی وہ جنت مین جاویگا

اور جسمین نافرمانی کی وہ بھی یعنی دونون جنتی ہین اور حال اوس کل امت کا یہ ہے کہ امت گنہگار ہی
اور اللہ تعالے کی شان اوسکے ساتھہ پرورش اور غفاری کی ہے اور کل امت گنہگار
اسواسطے ہے کہ امت محمدیہ کی تین قسم ہین ایک عامۂ مومنین جنسے گناہ بھی ہوتا ہے او نیکی بھی
کرتے ہین دوسرے متقی کہ وہ حتے الوسع گناہ سے بچتے ہین لیکن حق عبادت معبود
برحق بسبب ضعف خلقت کے اونسے ادا نہین ہوتا ہے لہذا اتقیا پر عبادت کا عصیان
اونکے ذمہ بھی ہے تیسرے اولیاء اللہ کہ وہ اپنے کو محبت محبوب مطلق مین ایسا مٹا دیتے ہین
اور محو کردیتے ہین کہ حکم میت مین ہوجاتے ہین اور صفات باری تعالے کا اونمین بموجب
حدیث قدسی کُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ظہور ہوتا ہے اور مرتبہ حق الیقین اونکو حاصل ہوجاتا ہے
اور یہی بندے کیواسطے عبادت کی حد ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى
يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ عبادت کر اپنے رب کی یہانتک کہ آجاوے تمکو یقین پس ویسے لوگ
تہ اہل نظر مین والہ اور شیفتہ کامل ہوتے ہین جناب رسالت کے جو محبوب [illegible]
اللہ جل جلالہ کے لہذا اونکو ایک مضمون رقابت کا حضرت الوہیت سے پیدا ہوتا ہے

چنانچہ ایک عاشق جمال با کمال محمدی کا قول ہے شعر

دل از عشق محمد ریش دارم — رقابت با خدائے خویش دارم

اور شان عبدیت مین یہ بھی ایک عصیان ہے اس راہ سے کل امت محمدیہ عاصی ہے
اور اللہ تعالے بپاس خاطر حبیب کل سے عصیان کو معاف فرماتا ہے اور حسب مرتبہ
اون پر رحمت کرتا ہے اور مراتب اعلی اپنے قرب کے اونکو دیتا ہے بعد خلقت
لوح و قلم اللہ تعالے نے اوس پانی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے
پیدا کیا تھا جنت کو خلق کیا جنت کے سو درجے ہین ہر درجے کی وسعت مثل وسعت

آسمان اور زمین کی ہے اور سب درجون مین اعلی درجہ جنت الفردوس ہے اور اس سے
جنت کی نہرین جاری ہین اول درجے کا سب سامان دروازے اور گھر اور احاطہ
اور کنجیان چاندی کی ہین اور دوسرے درجے کے سب متعلقات سونیکے اور تیسرے
درجے کی سب چیزین یاقوت اور موتی اور زمرد کی اور باقی درجات کا حال اللہ جانتا ہے
اور اوسکے آٹھ طبقے ہین اور طرح طرح کے لذائذ اور عجائب حسنہ اوسمین ہین اور پھر
دوزخ کو پیدا کیا اوسکے سات طبقے ہین اور اوسمین اللہ کے غضب اور قہر کا ظہور ہے
بعد اوسکے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا اسطرح سے کہ ہوا کی حرکت سے آگ کو جوش ہوا
اور اوسکے جوش سے پانی اُبلا اور کف اوسپر مجتمع ہوا اور دہوان اوٹھا اوس کف سے
کرۂ ارض کو پیدا کیا دو روز مین ابتداے یکشنبہ سے آخر دوشنبہ تک اور ابتداے سہ شنبہ سے
چہارشنبہ تک اشجار اور جبال وغیرہ تمام اسباب زمین کو خلق کیا اور ابتداے پنجشنبہ سے
جمعہ تک آسمان کو دہوین سے پیدا کیا اور اوسکے سات طبقے کیے تو برتو بعد اوسکے طبقون کو
جدا کیا اور مابین ایک دوسرے کے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ مقرر کیا اور ہر آسمانکا
دَل پانسو برس کی راہ کا کیا پھر زمین کو پھیلایا اور اوسکے سات طبقے کیے مثل طبقات
سماوات کے اور ساتوین زمین مین سجین ہے اور تخت شیطان ہے سجین ایک
مقام ہے بشکل ایک کنوئین کے نہایت تنگ اور تاریک اوسمین بچھونا ٹاٹ کا ہے اور
ڈہکنا اوسکا سیاہ پتھر کا بہت بدبودار ہے اور اوس سے دہوان اوٹھتا ہے کہ اوسکا
رہنے والا بڑی ایذا مین رہتا ہے جب انسان بداعمال مرتا ہی ملائکہ اوسکی روح کو آسمان پر
لیجاتے ہین اوسکے واسطے دروازہ نہین کھلتا ہے پھر زمین پر لاتے ہین زمین بھی
اوسکو قبول نہین کرتی آخرالامر سجین مین ڈالدیتے ہین الغرض آسمان اور زمین کو بنا کر

زینت دی آسمان کو تارون سے اور زمین کو آراستہ کیا بنی آدم سے جب اللہ تعالی نے
ابو البشر آدم علیہ السلام کو خلق کیا جنت مین اونکو رکہا ملائکہ آدم علیہ السلام کی تعظیم
کرتے تھے اور اونکے پیچھے چلتے تھے ایک مرتبہ حضرت آدم نے جناب الٰہی مین عرض کیا
کہ اے اللہ ملائکہ اسقدر میری تعظیم کیون کرتے ہین اور میرے پیچھے کیون چلتے ہین ارشاد
ہوا کہ اے آدم نور ہمارے حبیب کا تیری پشت مین ہے اور تسبیح ہماری کرتا ہے ملائکہ
اوسکی تعظیم کیواسطے تیرے پیچھے چلتے ہین آدم علیہ السلام کو شوق اوس نور حبیب کی زیارت کا
ہوا اور جناب الٰہی مین اونہون نے عرض کی کہ اے رب اوس نور کو میرے ایسے
کسی عضو مین منتقل کردے کہ مین بہی اوسکی زیارت کرون اللہ تعالے نے دعاے
آدم قبول کی اور نور شریف اونکی دونون ہاتہونکی انگشت شہادت مین منتقل کیا
آدم ع نے جب نور مبارک کو دیکہا کلمہ شہادت پڑہا اور دونون اونگلیون کو چوم کر
آنکہون پر لگایا پہر عرض کیا یا الٰہی کچھہ بقیہ اس نور کا اور بہی باقی ہے فرمایا ہان اوسکے
چار یار کا نور ہے آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ بہی میری باقی اونگلیونمین منتقل
کردے الغرض نور چار یار باصفا کا یعنی حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور غنی ذی النورین
اور جناب ولایت مآب رضی اللہ عنہم کا باقی اونگلیون مین منتقل ہوا اور ایک روایت مین یہ ہے
کہ نور جناب رسالت کا انگوٹہون مین اور انوار خلفاے اربعہ باقی چارون اونگلیونمین
منتقل ہوے اسی وجہہ سے اذانمین نام جناب رسالت مآب سنکر ابہامین کا اور بروایتے
بطن ہر دو انگشت شہادت کا چوم کر آنکہون پر لگانا مستحب ہے کہ اسمین اتباع سنت
ابو البشر علیہ السلام ہوتا ہے اور حدیثین بہی تقبیل ابہامین مین وارد ہین مگر
بعض محدثین نے اونکی نسبت مین لکہا ہے کہ حد صحت کو نہین پہنچتی ہین اور حد صحت کو

ف بیان ظاہر ہونا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا آدم علیہ السلام کی اونگلیون مین

نہ پہنچنے سے وہ حدیثین موضوع نہین ہوسکتی ہین ادنے مرتبہ یہ ہے کہ ضعیف ہون
چنانچہ مولف قرہ نے لکھا ہے اسی بحث مین خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ لم یصح کہنے سے
وہ حدیثین حدیث ضعیف کے رتبہ سے نہین گر سکتی ہین اور حدیث ضعیف فضائل
مین مقبول ہے باتفاق علما اور رسائل اصول حدیث مین بھی ہے کہ حدیث ضعیف
فضائل اعمال بین مقبول ہے اور تقبیل ابہامین کی حدیثین فضل عمل مین ہین لہذا
عمل اون پر مستحب ہوا اگر حد صحت کو وہ حدیثین پہنچ جاتین تو تقبیل ابہامین سنت
ہوتا نہ مستحب اور بطن انگشت سبابہ کا چومنا وقت سن نے نام مبارک کے اذانمین
سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے مولف قرہ نے لکھا ہے کہ اخراج کیا
حافظ رویانی نے اپنی مسند مین اپنی اسناد سے علی مرتضی سے کہ بتحقیق تہے وہ کہ جب
سنتے تھے موذن سے کہتا وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ خود بھی یہ کلمات کہتے اور فرماتے
رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا اور چومتے کلمے کی انگلیون کی
بطن کو اور اپنی اونہین دونون اونگلیون کو اپنی دونون آنکھون پر رکہتے تم کلامہ اور
اس اثر مین کسی نے کلام نہین کیا ہے اور فی الواقع مقتضاے محبت بھی یہی ہے اسواسطے
کہ ہم سب اجزاے آدم ہین اور مندرج تھے اپنے کل مین یعنی آدم مین جسوقت کہ نور
شریف نے جلوہ کیا تہا آدم کی اونگلیومین پس اثر اوسکا ضرور ہمین بھی پہنچا ہے لہذا
اس تصور سے کہ ایک وقت مین یہ قرارگاہ نور حبیب تہین محبت سے چومنا ہی چاہیے

اہل محبت کا قول ہے شعر

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا	بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است
من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم	تا ہمسری سگانش باشد ہوسم

ف بیان مستحب تقبیل ابہامین کا

این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم	در قافلہ کہ اوست دانم نرسم

ف بیان نور ولادت باسعادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الغرض آدم مدت تک جنت مین رہے پھر جب اللہ تعالی کو اوس نور کا زمین پر ظاہر کرنا
منظور ہوا آدم کو زمین پر بھیجا اور اونکو اولاد عنایت کی اور اوس نور شریف کو اولاد آدم
مین بترتیب ابائی جناب رسالت اصلاب پاک سے ارحام پاک مین منتقل کرنا شروع
کیا آدم سے تا بہ عبد اللہ اہل تاریخ اونچاس پشت شمار کرتے ہین اس قول پر انچاس
حجاب پدری اور اونچاس حجاب مادری دو کم سو حجاب خاکی ہین اوس نور مبارک نے
گشت کیا اسپر بھی وہ غلبہ نور تھا کہ جب وہ نور شریف عبد اللہ سے منتقل ہوکر حضرت
آمنہ کے سپرد ہوا یعنی بی بی آمنہ حاملہ ہوئین اوس نور کے فیض سے جسقدر ایام حمل گذرتے
جاتے تھے اور زمانہ ظہور قریب پہنچتا جاتا تہا حضرت آمنہ مین نور بڑہتا جاتا تھا
یہانتک کہ جب شب ولادت باسعادت آئی ہے تو حضرت آمنہ سے مروی ہے
کہ اسقدر نور مجھمین ہوگیا تھا کہ قصور شام مجکو مکہ مین دیکھائی دیتے تھے اور سوا اسکے
بہت سے عجائبات قدرت الہی بی بی آمنہ نے اوس وقت مشاہدہ کئے جب وقت ولادت
باسعادت آیا حضرت آمنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ ایک آواز دہشت ناک مینے
سنی کہ اوسکے سننے سے نہایت درجہ خوف مجھکو معلوم ہوا پھر دیکھا مینے کہ ایک مرغ سفید
پیدا ہوا اور اوسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف بالکل مجھسے دور ہوا پھر وہ
مرغ ایک جوان خوبصورت ہوگیا اور اوسکے ہاتھ مین پیالہ شراب طہور کا تھا دودہ سے
زیادہ سفید اور شہد سے سوا میٹھا وہ پیالہ اوسنے میرے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ پی
مینے پیا پھر کہا سیر ہوکر پی مینے سیر ہوکر پیا پھر کہا کہ خوب سیر ہوکر پی مینے خوب سیر ہوکر پیا
فرمایا ہے علمائے اہل نکات نے کہ آواز دہشتناک جو بی بی آمنہ نے سنی تھی وہ تھی

کہ بی بی آمنہ پر ظاہر کیا گیا تھا کہ اب وقت ولادت باسعادت سلطان الانبیا کا قریب آگیا جلد یہ وہ آفتاب عالم تاب مطلع حمل سے طلوع کر یگا غلبۂ محبت سے استعجاب کی یعنی اپنے بطن سے جدا ہونا اوس محبوب مطلق کا حضرت آمنہ کو شاق ہوا سوجہ سے اوس آواز کو دہشت ناک کرکے تعبیر کیا پس اللہ تعالےٰ نے واسطے تسکین خاطر کے فوراً شراب طہور بواسطہ جبرئیل علیہ السلام حضرت آمنہ کو خوب سیر کر کے پلوا دی تاکہ اوسکے سکر میں بی بی آمنہ کو خیال اس جانب کا نرہے اور ملال خاطر اونکا رفع ہوجائے اسی وجہہ سے حضرت جبرئیل نے تین بار اصرار کرکے شراب طہور حضرت آمنہ کو پلائی اوسوقت اپنا ہاتھ بڑھا کر حضرت آمنہ کے شکم مبارک پر ملا اور عرض کیا اظہر یاسید المرسلین اظہر یاسید العالمین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمت اللعالمین لیکن حضور نے عالم ظہور کیطرف توجہہ نفرمائی آپ اللہ تعالےٰ کی یاد میں مستغرق تھے جبرئیل عم نے جب مضمون راز و نیاز اللہ اور رسول کا دیکھا سمجھ کر بجز اللہ کے نام کا واسطہ دیئے ہوئے کام نہ نکلے گا ناچار عرض کیا باسم اللہ اظہر یا محمد بن عبد اللہ کے نام کیواسطے سے ظاہر ہو اے محمد بیٹے عبد اللہ کے فظہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کالبدر المنیر پس تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل چودھویں رات کے

چاند کے روشن اور تاباں

سلموا یا قوم بل صلوا علی صدر الامین	مصطفےٰ ما جاء الا رحمۃ اللعالمین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ	الصلوٰۃ والسلام یا نبی اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الانام	الصلوٰۃ والسلام علیک یا قمر التمام

الصلوٰۃ والسلام علیک یا مصباح الظلام

السلام ای سرور عالیجناب | السلام ای شافع یوم الحساب
السلام ای روی تو بدر منیر | السلام ای بوے تو مشک و عبیر
السلام ای جلوہ گر در سینہ ام | السلام اے مصقل آئینہ ام
السلام ای ذکر تو غفلت ربا | السلام اے فکر تو ظلمت ربا
السلام ای بیکسان را دستگیر | السلام ای ازدان روشن ضمیر
السلام ای عذر خواہ مذنبین | لطف فرما بر گناہ ما ببین
بر در تو راندہ در ما رسید | جرم پوشے جز تو در عالم ندید
بر درت آمد فقیرے بے نوا | بر درت آمد حقیرے مبتلا
بر درت آمد ز در ماندہ | بندہ شرمندہ در ماندہ
صد فریب از دست دنیا خوردہ | عمر در عصیان بسر آوردہ
جان نوازا چارہ سازا رحمتی | رحمتی مسکین نوازا رحمتی

اللّٰھم صلِّ وسلّم وبارک علیہ جس وقت کہ وہ آفتاب ہدایت روے زمین پر چمکا اوسیوقت آثار کفر و بدعت منہدم ہونیلگی چنانچہ روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ عروہ بن زبیر نے روایت کی کہ قریش کی ایک جماعت سے کے بتخانہ مین ایک بت تھا کہ ہر سال ایکروز لوگ اوس بت کے پاس جمع ہوتے تھے اور اوس روز کو اپنی عید جانتے تھے اور وہان اونٹون کو مارتے تھے اور دعوت کرتے تھے اور شراب پیتے تھے اور اوس بت کی سامنی معتکف رہتے تھے اتفاقاً ایک رات کو اونکی عید کی رات ونسی تھی اوس بت کے پاس گئے دیکھا اوسکو کہ اپنی جگہہ پر مونہہ کے بل پڑا ہے یہ حال اونکو برا معلوم ہوا اوسکو اوٹھا کر اوسکی جگہہ پر رکھہ دیا بعد ایک لحظہ کے پھر اوندھا

گر پڑا پھر اوسکو لوگون نے سیدہا کیا وہ پھر سرنگون ہوگیا اون لوگون نے جب یہ حال دیکھا نہایت غمگین ہوئے اور پھر اوس بت کو اوٹھاکر اوسکی جگہہ پر قائم کیا اوسوقت سنا کہ کہنے والا جوف بت مین سے کہتا تہا خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ایسا لڑکا پیدا ہوا کہ روشن ہوگئے اوسکے نور سے تمام اطراف زمین کی شرق اور غرب مین اور گر پڑے اوسکی ہیبت سے بت اور کانپ گئے دل سب بادشاہون کے رعب سے اور یہ واقعہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب ولادت مین وقوع مین آیا اور نقل کی ہے کہ حضور کی ولادت باسعادت کی شب کو دریائے ساوہ خشک ہوگیا اور دریا وادی سماوہ کا جاری ہوا کہ ہزار برس پہلے سے سوکھا پڑا تہا اور محل کسرا کا نپا چودہ کنگرہ اوسکے گر گئے کسرا اس حال کے معاینہ سے بہت ڈرا اور اپنے حقمین شگون بد سمجھا لیکن چندوقت تک اوسکو چھپایا آخر رائے اوسکی یہ ہوئی کہ اپنے ندیمون سے نہ چھپاوے پس تاج سر پر رکھہ کر اپنے تخت پر بیٹھا اور خواص کو جمع کیا جسوقت سب جمع ہوے ایک خط فارس سے اس مضمون کا آیا کہ فلان شبکو آتشکدہ فارسیون کا بجھہ گیا کہ جو ہزار برس سے جلتا تہا اور یہ واقعہ بہی اوسی شب کا تہا کہ جسمین اوسکے محل کے کنگرے گرے تھے اس باعث سے اور بھی زیادہ اوس کو پریشانی ہوئی اور موبد موبدان یعنی قاضی القضات شہر نے کہا کہ مینے بہی اوس رات کو خواب دیکھا کہ شتران تند وسرکش عربی گھوڑون کو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سے گذر کر شہرمین منتشر ہوے کسرا نے جب موبد سے کہ رئیس تہا عالمون کا یہ واقعہ سنا پوچھا کہ آخر اسکا انجام کیا ہوگا اوسنے کہا کہ ایک حادثہ ہوگا کہ ناحیہ عرب سے پیدا ہوگا کسرا نے نعمان بن منذر کو لکہا کہ ایک مرد دانا اور ہوشیار کو میرے پاس بہیج کہ مین اوس سے کچھہ پوچھون نعمان نے عبدالمسیح بن عمر غسانی کو اور بعض کہتے ہین عبدالمسیح

بن حیان بن بقیلہ تھا کسریٰ کے پاس روانہ کیا کسریٰ نے کہا کہ مین تجھسے کچھہ پوچھون
جواب دیگا اوس نے کہا کہ اگر جانتا ہونگا جواب دونگا پہر کسریٰ نے حالات گذشتہ عبد المسیح سے
بیان کیے اور کہا کہ یہ امور دلالت اس امر پر کرتے ہین کہ ایک حادثہ ہوگا مین چاہتا ہون
کہ تجھکو معلوم ہو کہ وہ کیا ہے عبد المسیح نے کہا کہ اسکا واقف میرا ماموں ہے جو
شام مین رہتا ہے اور سطیح اوسکا نام ہے سطیح ایک کاہن تھا نہایت عجیب سی یکتائی روزگار
اپنے عصر مین اپنے اقران پر فائق تھا اور حال اوسکا عجیب و غریب تھا تمام بدن مین اوسکے
مفاصل نہ تھی اور نہ پٹھے اور رگ پٹھے ہونیکی قدرت نہ رکہتا تہا مگر جب غضب مین آتا ہو مین
بہر جاتا اور بیٹھتا اور اوسکے اعضا مین استخوان نہ تھی سوائے استخوان جمجمہ کے اور کنارہ
ہاتھہ اور انگلیون کے گویا ایک سطح گوشت کی تھے جسوقت چاہتے کہ اوسکو کسی
مقام پر لیجاوین اوسکو لپیٹ لیتے تھے جیسے کپڑے کو لپیٹ لیتے ہین اور اوس کا
منہ سینہ مین تھا اور سر اور گردن اوسکے نہ تھی اور قریب چھہ سو برس کے اوسکی عمر
تھی اور جب لوگ چاہتے کہ وہ کہانت کرے اور اخبار غیبی کہے اوسکو ہلاتے اور جنبش
دیتے تھے جیسے دوغ کی مشک کو ہلاوین پھر دم اوسمین پڑتا اور غیب کی باتون سے
خبر دیتا اور وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ سطیح سے لوگون نے پوچھا کہ علم کہانت
تمنے کہان سے حاصل کیا کہا اوسنے کہ ایک میرا یار ہے جنون سے کہ اوس نے اخبار
آسمانی سنی ہین اوسوقت مین کہ حضرت حق سبحانہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام سے
کوہ طور پر کلام فرمایا ہے وہ اون خبرون سے مجھسے بیان کرتا ہے مین تمسے کہہ دیتا ہون
القصہ کسریٰ نے عبد المسیح سے کہا کہ اسیوقت تو اوسکے پاس جا اور جواب میرے سوال کا
اوس سے دریافت کر اور پلٹ آ عبد المسیح روانہ ہوا اور اوسکی شہر مین پہنچا اوسکے

پاس گیا سطیح اوسوقت سکرات موت مین تھا عبد المسیح نے سلام کیا اور تحیت کسریٰ پہونچائی
اوسکو کچھہ جواب اوسنے نپایا عبد المسیح نے اوسوقت چند شعر پڑہے کہ مشتمل حالات
کسریٰ اور اوسکے سوال پر تھے چنانچہ اوسمین سے بعض کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا بہرا ہے یا سنتا
بزرگ اور بہتر یمن یا مردہ ہے اور موت اوسپر طاری ہوئی ہے اے فاضل اور حاکم
ایسا ایک امر عظیم کہ جسنے متحیر کر دیا ہے ایک جماعت کو یعنی کسریٰ اور موبدون اور اوسکے
دوسرا اکو اور ندیمونکو اور اے کہولنے والے پردہ کرب اور اندوہ کے اوس شخص کے سے
کہ شکستہ خاطر ہو کثرت غم اور حزن سے آیا ہے تیرے پاس شیخ قبیلہ کہ آل سنین سے ہے
اور مان اوسکی آل ذیب بن حجن سے ہے یعنی تیری اہل قرابت سے ہے بہیجا ہوا
اور قاصد بادشاہ عجم کا ہے یعنی کسریٰ کا قطع کیے ہوے راہ دور اور دراز کو نہ ڈرا ہوا
آفات زمانہ سے جو راہ مین پیش آتی ہین سطیح نے جب یہ شعر اس مضمون کی سنی جواب مین
خود بھی اشعار پڑہے مضمون اوسکا یہ ہے عبد المسیح آیا ہے سطیح کے پاس ایسے اونٹ پر
سوار ہوکر جو رفتار سے عاجز ہوگیا بہ تحقیق سطیح قریب اوسکے ہے کہ قبر مین داخل ہو
بہیجا ہوا بادشاہ ابن ساسان کا یعنی نوشیروان کا بسبب اضطراب اور تزلزل ایوان اور
گر پڑنے کنگرون کے اور بجہنے آتشکدہ فارسیونکے اور خواب موبدان کے کہ دیکھا ہے اونٹ
سرکش عربی گہوڑونکو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سے گذر گئے اے عبد المسیح جسوقت
پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑہنا اور ظاہر ہو صاحب عقبی یعنی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور روان ہو رودخانہ سماوہ اور خشک ہو جاوے دریاچہ ساوہ اور سرد ہو
آتشکدہ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت فرس زمین بابل سے
منقطع ہو اور سطیح رخت حیات سرائے دنیا سے باہر لیجاوے اور علم کہانت اوسکا

ملک شام مین نہر ہے اور چودہ آدمی حکومت کرین اونکی عورتون اور مردونسے بعد اوسکے
شدائد اور امور عظائم پیدا ہون اور جو کچھہ آنیوالا تھا سو آیا سطیح نے یہ کلام تمام کیا اور
گرپڑا اور مرگیا عبد المسیح نے مراجعت کی اور کسریٰ اسسے آکر تمام قصہ بیان کیا کسریٰ نے کہا
کہ جب چودہ پشت تک ہم مین سے حکومت کرینگے تو اسکے واسطے ایک مدت دراز چاہیے اور
وہ غافل تھا اللہ جلشانہ کی تقدیر سے کہ وہ اپنی قدرت سے بہت جلد یہ سب معاملہ
وقوع مین لاویگا چنانچہ اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ چار سال کی مدت مین دس شخص اون کے
پادشاہ ہوکر مرگئے اور چار شخص نے تا زمانہ خلافت حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حکومت کی الغرض چودہ پادشاہ اوسکی قوم کے حضرت خلیفہ دوم کے عہد معدلت مین
پورے ہوگئے اور سعد بن ابی وقاص کے ہاتھہ سے اللہ تعالے نے ملک فارس فتح کردیا
اور مملکت یزدجرد کہ آخر بادشاہ ہے فارس کا مسلمانون کے قبضہ مین آگئی اور وہ لشکر
اسلام کے مقابلہ سے بھاگا اور بعد چند روز کے پھر لشکر جمع کر کے مسلمانون سے محاربہ کیا
یہانتک کہ جنگ نہاوند سے بھاگ کر جانب خراسان گیا اور عہد خلافت حضرت سیدنا
عثمان رضی اللہ تعالے عنہ مین سنہ اکتیس ۳۱ ہجری مین مرو مین مارا گیا محققان فن سیر اور
تواریخ نے لکھا ہے کہ جب سطیح نے انتقال کیا علم کہانت جاتا رہا اور اس امر سے ظاہر
ہوتا ہے گویا مقصود اصلی ملک عرب مین کاہنون کے ہونیکی یہی تھا کہ اخبار جناب رسالت کی
بعثت کے بیان کرین اور اخبار مین جو وارد ہے کہ نہین کہانت ہے بعد نبوت کے موید ہے
اس معنی کی پس بعد ظہور جناب رسالت کے کہانت جاتی رہی اور اسیوجہہ سے فرمایا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کاہن کو سچا جانا اوسنے انکار کیا اوس کا جو
محمد پر نازل ہوا ہے اور یہ کفر جلی ہے پس قبل از جناب رسالت جو کاہن راستگو تھے

ف بیان خرافات علم کہانت

وہ سچے تھے اور اونکی قول کی تصدیق بھی گناہ نہین ہے ہان بعد ظہور جناب رسالت کر
اللہ تعالے نے اس علم کو اوٹھالیا اب جو کوئی دعوے کہانت کرے جہوٹا ہے اور پیغمبر کی
تکذیب کرنیوالا ہے اور اوسکا سچا جان نیوالا بھی کافر ہے اس زمانہ مین بعض جہلا یہہ
ظاہر کرتے ہین کہ فلان شخص پر جن آتا ہے یا نعوذ باللہ فلان ولی یا شہید آتے ہین اور
آیندہ کے حالات اونسے پوچھتے ہین اور وہ کچھہ کہتا بھی ہے یہ سب فریب ہی شیطان انسانکو
گمراہ کرنیکے واسطے اسیکا نام کہانت ہے اور وہ باقی نہین ہے موافق مخبر صادق کی قول کے
جو اسکا دعوی کرے اور جو اسکی تصدیق کرے دونون منکر ہین جناب رسالت کے اور قطعی
مکذب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین اور یہی حال ہے ستارونکی گردش سے اور حروف
اور اعداد حروف سے یا قرعہ ذالکر حالات گذشتہ بیان کرنیوالون کا اور اوسکے تصدیق
کرنیوالون کا ہے اسواسطے کہ علم نجوم اور کہانت دونون ظہور جناب رسالت کیوقتسے
باقی نہین رہی اور بعض اولیاء امت مرحومہ محمدیہ کہ بسبب کمال اتباع سنت سنیہ نبویہ
کی مظہر ہوگئے ہین جناب رسالت کے اور دیکھتے ہین وہ ساتھہ اللہ کے نور کے حدیث قدسی
کنت سمعہ وبصرہ اونکی شان مین وارد ہے اونکی زبان سے جو کسی وقت مین
کچھہ حال گذشتہ یا آیندہ نکلجاتا ہے وہ بتعلم حضرت الوہیت اور بحکم حضرت احدیت جل جلالہ
کے ہوتا ہے اور وہ کرامت اولیاء اللہ ہے اور کتب عقائد اہل سنت مین ہے کہ کرامت
حق ہے اور درحقیقت وہ ایک معجزہ ہے منجملہ معجزات جناب نبوت سے کہ باقی رکھا ہی
اللہ تعالے نے واسطے اظہار حقیت دین محمدی کے ایک وقت معلوم تک اور یہ کمال
اہتمام ہے اللہ جلشانہ کا اپنے حبیب کریم کے اظہار عظمت مین اور اللہ تعالے کا اہتمام
حضور کی عظمت کے ظاہر کرنے مین اور شان کے پہیلانے مین قدیم سے جاری ہے

چنانچہ حضرت آمنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پیدا ہوئے بہت سے امور عجیبہ
کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور عظمت پر دلالت کرتے تھے اللہ تعالی نے
اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر کئے منجملہ اوسکے ایک روایت ہے کہ بی بی آمنہ فرماتی ہین
کہ بعد ولادت کے دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گویا کہ ماہ شب چہاردہم ہین
اور بوے مشک اذفر کی آپ کے جسم مبارک سے آتی تھی اور دیکھا مین نے تین آدمیونکو
ایک کے ہاتھ مین ابریق چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمرد کا اور تیسرے کے
ہاتھ مین حریر سفید تھا پہر نکالی ایک انگوٹھی کہ اوسکے نظارہ صفا مین ابصار ناظرین کی
خیرہ و حیران ہوتی تھی پھر دہویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سات بار اور مہر کی درمیان
دونون شانون کے اوس انگوٹھی سے اور لپیٹا آپ کو حریر مین اور رلاے اپنے بازو مین
اور کہا ایک ساعت تک پھر مجکو سپرد کیا اور یہ نشانی خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا کی
پہلے سے اہل کتاب بتعلم انبیا علیہم السلام جانتے تھے امام احمد قسطلانی مواہب مین
نقل کرتے ہین حافظ ابن حجر قسطلانی سے وہ اچھی سند سے روایت کرتے ہین ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ ایک یہودی مکہ
معظمہ مین رہتا تھا شب ولادت باسعادت مین اوسنے لوگون سے کہا کہ اے اہل قریش
آج کی رات مین تم مین کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے لوگ بولے ہمکو معلوم نہین اوسنے کہا آج
اس امت کے نبی پیدا ہوئے ہین اونکے دونون شانونکے درمیان مین ایک نشانی ہے
جب لوگون نے دریافت کیا معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ کے یہان لڑکا پیدا ہوا یعنی
جناب رسالت بی بی آمنہ سے ظاہر ہوئے وہ یہودی آیا اور آپ کی زیارت کی جب
اوسکی نظر مہر نبوت پر پڑی بیہوش ہو کر گر پڑا اور کہنے لگا کہ نبوت حضرت یعقوب کی

اولاد سے اب جاتی رہی مراد اس سے یہ ہے کہ نبوت اب ختم ہوگئی بعدہ اوس یہودی نے کہا کہ اے
اہل قریش یہ شخص تم پر ایسا حملہ کریگا کہ اوسکی خبر مشرق سے مغرب تک مشہور ہوجاویگی
اور امام بیہقی اور ابونعیم نے حسان ابن ثابت سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ مین اون دنوں مین
یعنی حضرت کے زمانہ ولادت مین سات یا آٹھہ برس کا تھا جو کچھہ دیکھتا اور سنتا تھا اوسکو سمجھتا تھا
یکایک ایک یہودی صبح کے وقت چلانے لگا اور یہود کو پکارا وہ سب جمع ہوے اور مین
سب سن رہا تھا وہ سب یہودی بولے خرابی پڑے تجھہ کو کیا ہوا وہ بولا کہ نکلا آج ستارہ احمد کا
جسکے ساتھہ وہ آج کی رات پیدا ہوے الغرض اہل کتاب خوب واقف تھے علامات اور آثار
ظہور جناب نبوت سے مگر جن کو اون مین سے اللہ تعالے نے ہدایت کی وہ ایمان لائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سعادت دارین حاصل کی اور جنکی قلبون پر مہر تھی وہ گمراہ ہوے
اور ایمان نہ لائے اس سے معلوم ہوا کہ علم بے اللہ تعالے کی ہدایت کے کام نہین آتا
اور بے اللہ تعالے کی توفیق دینے کے عمل نیک ہو نہین سکتا اور یہ کمال قدرت ہے
اوسکی کہ بے اوسکی مشیت کے کچھہ نہین ہوتا اور کوئی اسباب کام نہین آتا وہ جو چاہے
سو کرے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اوسکی شان ہے شعر

زخاک مکہ ابوجہل این چہ بو العجبی ست	حسن ز بصرہ بلال از حبش سہیل از روم

اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین امین یارب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا وھادینا و
شفیعنا محمد سید المرسلین ورحمۃ للعالمین عطر اللھم قبرہ الکریم بعرف شذی من
صلوۃ والسلام اللھم صل وسلم وبارک علیہ

تمت

اعلان واجب التبیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع **نامی** لکھنو مین اکثر مرتبہ بعد اخر سے طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین قیمت عند الدریافت بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی

نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندرجال	
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصة الامراض	
بوستان مترجم	گلستان مترجم	تحشیہ سدیدی	تحشیہ حمیات قانون	ہمس جواہر	دیوان عالم	
دیوان صبا	دیوان حضرت علی معہ ترجمہ فارسی	مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدی فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینة النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار	
شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مسند الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب الآیات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینة القلوب فی ذکر المحبوب	
منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	فضای چمنستان	مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	میلاد شریف قلق	
مجلس گیارہویں	فضائل چاریار	اندرجال کلان	عملیات نادرہ	کحل البصر		مجموعہ وظائف
طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	ایجادیتی جہانگیر	تزکیة الفہوم	ترجمہ اردو لیلاوتی	

سوای انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے یا اور جس قسم کا مال ساخت لکھنو یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی و ڈھاکہ دچار کام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیجا سکتی ہے —

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنو کشہ بالو تراب خان

اشتہار ‖ برکت آثار

اس زمان میمنت اوان مین یہ مجموعہ لاجواب خزینہ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادی علیخان صاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات
صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک
رسالہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے
اور تیرہوین رسالہ مین حال پرملال وفات خلاصۂ کائنات
تحریر فرمایا ہی انشاء اللہ تعالیٰ اسکے بعد دیگری طبع ہونگے بفضلہ تعالیٰ
اب دوسرا حصہ جسکا نام نور الابصار فی ذکر سید الاخیار
ہے مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف
ماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۰۱ھ مین طبع ہوگیا ہی لہذا کوئی صاحب بلا
اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلیوین

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ [illegible]

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ تیسرا رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع
حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمےٰ بہ

نجم الہدیٰ
فی
ذکر سید الوریٰ

مولفہ شیدای احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفےٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علیخان لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۲ء

فہرست نجم الہدی فی ذکر سید الوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا معین ونصلی علی رسولک محمد
رحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اے بہ گرد روضہ ات گردد فلک ہر صبح و شام
ارض بر افلاک از تو فخر می سازد مدام

من کیم تا تحفہ تسلیم پیشت آورم
قبلہ مقصود من باد از خدا بر تو سلام

اے رسالت را علم افراختہ
دست تو تیغ شریعت تاختہ

نہ قباے چرخ را خیاط صنع
خاص بہر قامتت پرداختہ

آدم و من دونہ تحت اللوا است
آمدہ چون تو لوا افراختہ

تافتہ نور تو از اوج ازل
پرتو خود تا ابد انداختہ

جز خدا قدر ترا نشناخت کس
کس خدا را ہمچو تو نشناختہ

بندہ خسرو تا نویسد نعت تو
ز آتش دل جان خود بگداختہ

اللھم صل وسلم وبارک علیہ پروردگار عالم اپنی کتاب قدیم مین جو اپنے حبیب کریم پر نازل کی ہے ارشاد فرماتا ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا تحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے صلوۃ بھیجتے ہین اوپر نبی کے اے ایمان والو تم
بھی صلوۃ بھیجو اوسی نبی پر اور سلام بھیجو جو حق سلام بھیجنے کا ہے اللہ تعالےٰ کا کلام پاک
ابلغ الکلام ہے اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالےٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ نبی سے
یاد فرمایا ہے علمانے لکھا ہے کہ اسمین حکمت یہ ہے اس آیہ شریفہ مین چونکہ اللہ تعالےٰ کو
منظور تھا امت کو حکم دینا درود شریف پڑھنے کا لہذا اول حضور کو لفظ نبی سے یاد کیا اور نبی کے
معنی لغوی آگاہ اور جاننے والے کے ہین یہ اشارہ اس جانب فرمایا ہے کہ ہم ایسے شخص پر
درود پڑھنے کا تمکو حکم دیتے ہین جو آگاہ ہے پس اب مسلمان کو چاہیے کہ جب درود شریف
پڑھین یہ خیال کرلین کہ حضور ہمارے درود شریف کے پڑھنے سے آگاہ ہوتے ہین اور
یہ مضمون یعنی حضرت کے آگاہ ہونیکا درود پڑھنے والے کے درود پڑھنے سے اوپر بذکور بھی
ہوچکا ہے اور یہ طریقہ نہایت افضل ہے چنانچہ صاحب درمختار نے مسائل قعدہ اخیر صلوۃ مین
فرمایا ہے کہ جب التحیات للہ والصلوۃ والطیبات پڑھے یہ سمجھ کر مین اسوقت اللہ تعالیٰ کے
حضور مین تحیت کو عرض کرتا ہون اور جب یہ کہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و
برکاتہ تو خیال کرے کہ مین حضور جناب رسالت مین تحفہ سلام عرض کرتا ہون اور مروی ہے جب
آیہ درود نازل ہوئی صحابہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طریقہ درود پڑھنے کا پوچھا
حضور نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا کہ یہ پڑھو اللھم صل علی محمد اے میرے اللہ صلوۃ بھیج اوپر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمایا ہے علمانے کہ اللہ تعالےٰ نے تو ہمکو حکم دیا تھا کہ تم صلوۃ بھیجو محمد پر اور نبی کریم
نے اس حکم کی تعمیل کا یہ طریقہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے عرض کرو کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر صلوۃ بھیج اسمین حکمت یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
صلوۃ بھیجتا ہے تو ہماری کیا حیثیت اور لیاقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ

بھیجین لہذا اللہ تعالے کے حضور مین عرض کرتے ہین کہ ہم عاجز ہین ہماری کیا حیثیت کہ حبیب
تو صلوۃ بھیجے اوسپر ہم بھی صلوۃ بھیجین لہذا تو بڑی قدرت والا ہے تجھی سے عرض کرتے ہین
کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حسب مرتبہ آنحضرت صلوۃ بھیج پس بسبب ہماری عاجزی کے
اسمین تعمیل حکم ہو جاتی ہے اور نیز مقتضائے شان عبدیت بھی یہی ہے اور احادیث مین
جو طریقے صلوۃ بھیجنے کے مروی ہین اونمین سے ایک طریقہ اکمل صلوۃ کا یہ ہے کہ جو صحیحین
اور دیگر کتب صحاح مین مروی ہے کعب بن عجرہ سے کہا اونہون نے پوچھا مین نے آنحضرت
سے کہ یا رسول اللہ کیفیت آپ پر سلام عرض کرنیکی تو ہم جانتے ہین لیکن کیفیت صلوۃ
کی ہم نہین جانتے ہین کہ کیونکر بھیجین یعنی نماز مین بعد تشہد کے اور ایک قول مین یہ ہے کہ سوال
مطلق تھی اونکی یعنی نماز اور غیر نماز مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو تم اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور اس درود کو اپنے مجتہدین نے نماز مین اختیار کیا ہے ایک دو لفظ کی کمی
بیشی کے ساتھ اور اس درود مین ایک شبہہ یہ واقع ہوتا ہے کہ اہل عرب کا قاعدہ ہے
کہ رتبہ مشبہ بہ اعلی ہوتا ہے مشبہ سے اور ہمارے رسول کریم بالاتفاق افضل اور اشرف ہین
تمام انبیا اور مرسلین سے پس کیونکر صلوۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشبہ ہو گئے صلوۃ سے
اوپر ابراہیم علیہ السلام کے جواب اس شبہہ کا علما نے یہ فرمایا ہے کہ اللھم صل علی محمد منقطع
ہے تشبیہ سے اور صلوۃ اوپر آل جناب رسالت کے مشبہ ہے ابراہیم علیہ السلام پر صلوۃ کے
ساتھ یعنی مراد یہ ہے کہ آل محمد پر صلوۃ بھیج جیسی صلوۃ بھیجی ہے تو نے ابراہیم پر اب تشبیہ صحیح ہو گئی
اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام نبی معظم ہین اور نبی غیر نبی سے افضل ہین بالاتفاق خصوصا

ابراہیم علیہ السلام کہ اونکو فضل جدیت رسول اللہ صلی علیہ وسلم بہی حاصل ہے جیسا اہل بیت طہارت کو فضل ہے حضور کی خبریت کا اور مرتبہ خلت علاوہ اوسکے ہے اور بعض علمانے جواب اس شبہہ کا یہ دیا ہے کہ کبھی ایسا بہی ہوتا ہے کہ تشبیہہ واسطے تشریک کے اور مساوات کی ہوتی ہے جیساکہ آیہ کریمہ اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ کَمَا اَوْحَیْنَا اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ مین واقع ہے پس درحقیقت اس عبارت درود شریف مین سوال ہے مشارکت کا اصل صلوۃ مین نہ اوسکے اندازہ مین اور مراد یہ ہے کہ صلوۃ بہیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بقدر مرتبہ محبوبیت آنحضرت کے جیسے تونے صلوۃ بہیجی ہے ابراہیمؑ پر بقدر اونکے مرتبہ خلت کی اور شیخ نے مدارج مین فرمایا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ صلوۃ خدا ابراہیم علیہ السلام پر مشہور ہے بسبب شہرت کے اوسکا مشبہ بہ ہونا کافی ہے واللہ اعلم بحقیقتہ اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور نیز اس آیہ شریفہ مین جو حکم ہے مسلمانونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بہیجنے کا اسکی وجہہ علمانے یہ بہی لکھی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انعامات اور احسانات اہل اسلام پر بیحد اور بے انتہا ہین مختصر اً یہ سمجھنا چاہیے کہ جسوقت وہ نور عالم تعین مین جلوہ گر ہوا لاکہون برس اوس نور شریف نے اللہ تعالی کی عبادت کی اور جب ارشاد ہوا کہ کچھہ ہمسے طلب کر اوس نور نے شان امت پروری سے وہ سب عبادت امت کو مرحمت کی اور اوس عبادت کے صلہ مین حضرت رب العزت سے مغفرت امت عاصی طلب فرمائے حالانکہ اوسوقت تک امت کا ظہور بہی خارج مین نتہا پہر جب زمین پر جلوہ گر ہوئے یعنی پیدا ہوئے اوسوقت بہی دعاے مغفرت امت کی اور جب تک اس عالم دنیا مین حیات ظاہری کے ساتھہ تشریف رکہی ہمیشہ امت ہی کے حال کیطرف متوجہ رہے اور اللہ تعالے سے مغفرت امت مانگا کیے اور عبادات شاقہ واسطے نجات امت کے کرتے رہے اور ایک شب کو آنحضرت نے بسبب

ہماری فکر نجات کے آسایش سے استراحت نفرمائی یہانتک کہ لیلۃ المعراج مین اوس
خاص قرب مین بھی امت کو یاد کیا بیان معراج شریف مین حال تفصیلی اسکا انشا اللہ
تعالے بیان کیا جاویگا اور بعد وفات کے قبر شریف مین بھی مروی ہے کہ حضور کے لب مبارک
ہلتے تھے سنا تو قبر مین بھی دعائے مغفرت امت فرماتے تھے اور روایات سے ثابت ہے
کہ جسوقت حضور قبر مبارک سے حشر کے روز برآمد ہون گے اوسوقت حضرت جبرئیل سے
پہلی حال امت کا ہی دریافت کرینگے اور میدان حشر مین بھی سرگرم شفاعت رہین کے حال
اسکا بیان شفاعت مین مفصل بیان ہوگا یہانتک کہ جنت مین بھی حضور اللہ تعالے سے امت
کیواسطے ترقی مدارج مانگا کرینگے غرض تا ابد حضور کو یہی شغل رہے گا اور اللہ تعالے کا وعدہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رضامند کرنیکا ہے وہ صادق الوعد ہے اپنی قدرت کاملہ سے
دے ہی جاویگا پس وقت تعین اول سے ابد تک گھیر لیا ہے ہمکو حضور کے انعامات اور
احسانات نے اور شکر احسان واجب ہے شریعت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
جسنے انسان کا شکر نکیا اوسنے اللہ کا شکر نکیا جب عامۃ الناس کا شکر نکرنا گناہ ہے تو جناب
رسالت کہ اصل ہین تمام مخلوقات کے آنحضرت کا شکر نکرنا کسقدر باعث وبال ہوگا اور انعامات
حضور کی حد نہین ہے ہم عاجز اوسکا شکر ادا نکر سکتے تھے اللہ تعالے نے اپنے فضل سے
ہمکو آنحضرت پر صلوۃ کا مامور کیا کہ اللہ تعالے کے حضور مین عرض کرین کہ اے رب ہمارے
تیرے حبیب کریم نے ہم عاجزون پر بڑا رحم کیا اور بڑے احسانات فرمائے شکر اوسکا ہمسے
ادا ہو نہین سکتا لہذا تجھسے کہ ہمارا خالق ہے عرض کرتے ہین کہ تو رحمت بھیج اپنی حبیب پر
بقدر اوسکے مرتبہ اور کمال کے اور بقدر اونکی احسانات کے جو ہم پر فرمائے ہین پس درود شریف
وہ عبادت ہے کہ جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر ادا ہوتا ہے اللھم صل وسلم و

فضائل درود شریف یہ ہین

بارک علیہ اور چونکہ درود شریف ایک قسم ہے اقسام ذکر حضرت نبوت سے اللہ تعالے نے
یہ مرتبہ مقبولیت اوسکو بخشا ہے کہ جو مسلمان اللہ تعالے کے حضور مین درود شریف پڑہکر
عرض حاجت کرتا ہے اللہ تعالے اوسکی حاجت پوری کرتا ہے مدارج مین ہے کہ فضالہ ابن عبید
کی حدیث مین ہے کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے نماز پڑہی اور
درود نہ پڑہا اور دعا کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کی اس شخص نے پس
بلایا اوسکو اور فرمایا اوس سے کہ جسوقت کوئی شخص تم مین سے نماز پڑہے پس چاہیے اوسکو
کہ اللہ کی حمد کرے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اللہ تعالے کی تمجید اور ثنا کرے اور درود
پڑہے پہر پیچہے دعا کرے جو چاہے اور مروی ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نماز
معلق رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور صعود نہین کرتی ہے اوسمین سے کوئی چیز
جبتک کہ درود نہ پڑہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس نماز کہ عبادت مجردہ ہے بے
درود کے مقبول نہین ہوتی ہے تو دعا کیونکر بے درود کے مقبول ہوگی اور حضرت سیدنا
علی مرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے دعا اور نماز کے بارہ مین اور
ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب چاہے کوئی تم مین سے کہ مانگے اللہ تعالے سے کوئی شی
چاہیے اوسکو کہ ابتدا کرے حمد اور ثناے خدا کے ساتہہ اوس چیز کے وہ سزاوار ہے
بعد اوسکے درود پڑہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے اللہ تعالے نے یہ امر
باعث ہے برآمد حاجات کا اور فرمایا ہے اس حدیث کے تحت مین شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہ درود پڑہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اول دعا اور اوسط دعا اور آخر دعا مین
جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ مین وارد ہے اور ابن عطا نے کہا ہے کہ دعا کیواسطے
ارکان ہین اور اجنحہ ہین اور اسباب اور اوقات ہین اگر موافق ہون ارکان دعا قوی ہوتی ہے

اور اگر موافق ہون اجنحہ اوڑتی ہے دعا آسمان کیطرف اور اگر موافق ہوتے ہین اوقات فتح ہوتی ہے اور اگر موافق ہوتے ہین اسباب مقصد جلد حاصل ہوتا ہے ارکان دعا مین ہے خضوع قلب اور رقت اور عاجزی کرنا اور آنکھین بند کرنا اور تعلق قلب حق تعالےٰ کے ساتھہ اور قطع کرنا ماسوا اللہ سے اور اجنحہ دعا صدق ہے اور مواقیت دعا پناہ مانگنا ہے اور اسباب دعا درود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حدیث مین آیا ہے کہ وہ دعا کہ جسکے اول اور آخر درود ہوتا ہے رد نہین ہوتی ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ ہر دعا محجوب ہے نیچے آسمان کے جب محبوب پر درود پڑہا جاتا ہے صعود کرتی ہے دعا آسمان کیجانب اور بہت تاکید درود شریف پڑہنے کی ہے بعد دعائے قنوت کے اور اکثر مسلمان ہمارے زمانہ کے اس مسئلہ سے غافل ہین حالانکہ فقہائے حنفیہ نے بہی اس مسئلہ کو لکہا ہے چنانچہ در مختار مین بہی یہ مسئلہ ہے کہ دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑہنا چاہیئے پس احادیث مذکورہ اور اقوال صحابہ اور علما دین سے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ درود شریف کی برکت سے دعا مقبول ہوتی ہے مگر خلوص اور صدق ضرور ہے اگر عقیدہ صحیح نہوگا تو اسکا ظہور بہی نہوگا اسواسطے کہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالےٰ اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہے لہذا اہل اسلام کو اسپر یقین کرنا لازم ہے اور اگر کوئی مسلمان دعا مایں درود شریف کے کرے اور وقوع اوسکا نہو تو یہ سمجہنا چاہیئے کہ بعض وقت ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہم ایک مضمون اپنے نزدیک اپنے حق مین صدق دل سے اچہا سمجہکر اللہ تعالےٰ سے طلب کرتے ہین اور وہ ہمارے حق مین مضر ہوتا ہے جیساکہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے عَسٰی اَن تُحِبُّوا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ یعنی بہت ایسا ہوتا ہے کہ تم اوسکو اچہا سمجہتے ہو اور وہ تمہارے حق مین شر ہوتا ہے اور یہ مضمون بسبب ہماری کم علمی کے ہوتا ہے اللہ تعالےٰ جل شانہ کہ ہمارے حال پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ رحیم ہے اپنے کرم سے اوسکا ظہور نہین کرتا اور یہ اوسکی

عین رحمت ہے مثال اوسکی یہ ہے کہ لڑکا بیمار ہوتا ہے اور اچھی چیز کہانے کو اپنے ماں باپ سے
مانگتا ہے ماں باپ چونکہ صاحب علم ہین جانتے ہین کہ یہ شے اسکے حق مین مضر ہے اوس کو
نہین دیتے ہین پس وہ نہ دینا اونکا عین شفقت ہے اسیطرح پر اللہ تعالے کا اوس دعا کا
ظہور مین نلانا بہی عین رحمت اور شفقت ہے مولانا روم فرماتے ہین **شعر**

بس دعاہا کان زیان است وہلاک	وزکرم می نشنود یزدان پاک

مگر اوس دعا کو بہی اللہ تعالے رد نہین کرتا ہے کسی وقت مین اوسکا ظہور کریگا اور اگر حیات مین
اوسکا ظہور نہوگا تو اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکی عوض مین وہ نعمات عنایت کریگا
کہ حدیث سے ثابت ہے کہ جنکی دعا کا دنیا مین ظہور نہین ہوا ہے اوسکے عوض مین اللہ تعالے
قیامت کے روز وہ نعمات عنایت کریگا کہ جنکی دعا مقبول ہوئی ہے اور ظہور اوسکا دنیا ہی
مین ہوگیا ہے وہ حسرت کرینگے کہ کاش ہماری دعا بہی دنیا مین مقبول نہوئی ہوتی کہ آج
یہ نعمات پاتے اور کبہی یہ بہی سبب ہوتا ہے کہ مسلمان دعا کرتا ہے مابین درود شریف کے
صدق دل سے اور مانگتا ہے اللہ تعالے سے ایک دنیا کی حاجت اور اعمال حسنہ سے وہ
خالی ہوتا ہے اللہ تعالے اپنے فضل سے اوسکی تمنا کو دنیا مین کہ عالم فانی ہے اور اوسکی
ہر شے کو فنا ہے پورا نہین کرتا ہے تاکہ اوسکے عوض مین عالم بقا مین وہ نعمات مرحمت
کرے کہ جنکو بقا ہے یہ کمال رحمت ہے اوسکی امت محمدی پر کہ ہم اوس سے وہ مانگتے ہین
جو فنا ہونے والا ہے اور وہ اوسکے عوض مین وہ دولت دیتا ہے جو لازوال ہے اور درحقیقت
یہ سب فضل ہے جناب رسالت کا کہ ہم حضرت کی امت کہلاتے ہین اللہ تعالے اس نسبت
کیوجہ سے اسطرح ہمارے حال پر رحمت کرتا ہے ورنہ اگلی انبیا کی امت بہی سب اللہ تعالی کے
بندے اور مخلوق تھے اون پر یہ فضل خدا کب تہا جو اس امت پر ہے اللھم صل وسلم

وبارک علیہ اور یہی شان رحمت ہے اللہ تعالے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل
متعلقات اور منتسبات کے ساتھہ یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار پر
بہی اللہ تعالے کا یہ فضل ہے کہ اون پر دنیا مین عذاب نہ کیا ہے اور نکریگا چنانچہ قرآن مجید
مین اپنے حبیب کریم اور رسول رحیم کے خطاب مین فرمایا ہے ماکان اللہ لیعذبہم وانت
فیہم اللہ تعالے ایسا نہین ہے کہ اون پر عذاب کرے درحالیکہ تم ہو اونمین یعنی جنمین
تم ہوگے اون پر عذاب نہوگا اور عذاب کا نہونا کفار پر بعد ظہور جناب رسالت کے چند
وجہ سے ہے اول یہ کہ حضور رحمۃ اللعالمین ہین اور وہ بہی عالم مین ہین پس ضرور ہے
کہ اونکو بہی حضور کی رحمت عام سے کچہہ حصہ ملے لہذا یہ حصہ اونکو رحمت سے ملا کہ عذاب دنیا
سے بچ گئے دوسرے یہ کہ اونہون نے حبیب خدا کے زمانہ کو دیکہا تو گو ایمان نہین لائے لہذا
زمانہ آنحضرت کے دیکہنے کی برکت سے یہ فضل اللہ تعالے نے اون پر کیا کہ عذاب دنیا سے
اونکو بچایا تاکہ ایک نوع کا فضل دوسرے کفار ماسبق پر اونکو حاصل رہے کہ یہ وہ ہین کہ ہمارے
حبیب کے زمانہ کو تو دیکہا تیسرے یہ کہ اللہ تعالے بے نیاز ہے اوسنے کسی قوم پر اونکے گناہ کی
وجہ سے بسبب رحمت خالقیت کے عذاب نہین کیا جب تک کسی اللہ کے بندہ خاص
اور برگزیدہ کو ستایا اور تکلیف دی اور اوس بندہ نے بددعا کی اوسوقت البتہ عذاب کیا
کیونکہ حق دوسرے بندیکا کہ جو اللہ تعالے کا فرمان بردار اور مقبول تہا اور اللہ تعالے کی
رحمت خاص کا مستحق تہا متعلق ہوگیا چنانچہ دیکہو نمرود نے مدت تک خدائی کا دعوی کیا
اور اپنے کو پجوایا اللہ تعالے اوسکی حکومت کو ترقی ہی دیتا رہا جب اوسنے سیدنا ابراہیم
علیہ السلام کو ستایا اوسکے عوض مین اللہ تعالے نے اوسکو سزا دی اور عذاب سے برباد کردیا
اور فرعون عرصہ دراز تک اپنے کو خدا بنائے رہا اللہ تعالے نے شان بے نیازی سے

ف رحمۃ اللعالمین کے طفیل سے تمام خلق کا عذاب دنیا سے محفوظ رہنا

اوسکو کبھی درد سر تک ندیا جب اوسنے موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کیا اور اونہون نے
بددعا کی اللہ تعالےٰ نے اوسکو معہ اوسکے لشکر کے رود نیل مین غرق کرکے نیست اور نابود
کردیا حضرت مولانا روم فرماتے ہین **شعر**

تا دل اہل دلان نا مد بدرد	ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد

الغرض سنت الٰہی قدیم سے یہی جاری رہی کہ بے اہل حق کے بددعا کی اوسنے کسی کافر پر
عذاب نہین کیا اور ہمارے رسول چونکہ رحمۃ اللعالمین ہین اور اللہ تعالےٰ نے آپکو
رؤف اور رحیم خود فرمایا ہے پس آنحضرت مین اللہ تعالےٰ کی رحمت اور رافت کا
ظہور تہا لہذا حضرت کی یہ شان تہی کہ جو آپ کو ایذا دیتا تہا آپ اوسپر رحمت کرتے تہے
جو آپکو ستاتا تہا حضور اوسکو دعا دیتے تہے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو
بددعا نہین فرمائی بلکہ حدیث مین ہے کہ ایک مرتبہ حضور کے خیال مبارک مین آیا کہ اللہ تعالےٰ
میری دعا کو رد نہین کرتا جو مین اوس سے مانگتا ہون وہی دیتا ہے ایسا نہو کہ مجھکو کسی سے
ایذا پہنچے اور مین اوسکو بددعا کرون تو فوراً اللہ تعالےٰ اوسکو برباد کردیگا یہ مضمون
خیال شریف مین جو آیا حضور نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے اللہ اگر مجھکو کسی سے
ایذا پہنچے اور بددعا کرون تو قبول نکرنا اور یہ مضمون بسبب کمال رحمت کے تہا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف کسیکی دیکھی نجاتی تہی یہان تک کہ مروی ہے جنگ احد مین
جب دندان شریف کفار کے ظلم سے شکستہ ہوئے اور سیدنا حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم شہید ہوے اور کفار نے اونکے ساتھ قابو پاکر بہت بے ادبی کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے عم مکرم کو جب اسحال مین دیکھا حضور کو نہایت درجہ کا ملال ہوا اوس
ملال آمیز زبان معجز بیان سے نکل گیا کہ اے اللہ تیرے بندے محمد کو بہت ستاتے ہین

غیرت الٰہی نے جوش کیا چنانچہ جبرئیل علیہ السلام بحکم حضرت الوہیت حاضر ہوے اور تمام
سامان عذاب اون کفار کیواسطے جمع کر دیا اور جناب رسالت کے حضور مین عرض کیا
کہ اللہ تعالے نے مجھکو بھیجا ہے کہ اس قوم پر عذاب کرون مگر یہ حکم دیا ہے کہ ہمارے حبیب
موجود ہین اونسے پوچھہ لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صورت عذاب کی دیکھی
رحمت نے جوش کیا فرمایا اے جبرئیل اللہ تعالے نے مجھکو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے اور
یہ صورت عذاب کی ہے اور خیال مین آیا کہ ایسا نہو کہ اللہ تعالے میری تکلیف کی وجہ سے
اس قوم پر عذاب کرے اور یہ دعا فرمائی اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون اے میرے
اللہ ہدایت کر میری قوم کو پس تحقیق وہ جانتے نہین ہین یعنی میرے مرتبہ کو اللہ اکبر
کیا شان رحمت ہے نبی رحمت کی کہ ایسے ایذا دینے والون کو یہ دعا دی اور اونکی طرف
سے عذر بھی لاعلمی کا کیا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ حضور نے یہ دعا کی اللھم اغفر
لھم اے میرے اللہ اونکو بخشدے صحابہ کو یہ مضمون شاق گذرا اور کہا کاش حضور
انکو بد دعا کرتے کہ یہ ہلاک ہو جاتے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین مبعوث
نہین ہوا ہون لعان یعنی لعنت اور بد دعا کرنے کو بلکہ مبعوث ہوا داعی بحق اور رحمۃ للعالمین
یعنی اللہ کیطرف بلانے والا اور رحمت واسطے تمام عالم کے اور دعاے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اثر کا نتیجہ ایسا ہے کہ وہ لوگ فقط عذاب دنیا ہی سے نہین بچے بلکہ دعاے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی ہدایت کامل کر دی اور پاک کر دیا اکثر اونمین سے ایمان لاے اور
اعلی درجہ کے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگئے چنانچہ خالد ابن ولید بھی اوسوقت
اونہین کفار مین تھے آخر کو رسول اللہ کے سیف ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اللہ تعالی کی
شمشیر برہنہ فرمایا اور تمام ملک شام اونہین کی شجاعت اور سعی سے کفر سے پاک ہوا

اور عکرمہ ابن ابی جہل بھی اونھین کفار مین سے تھے آخر مین بعد فتح مکہ ایمان لائے اور بڑے
مدد کرنے والے اسلام کے ہوئے تا آنکہ وحشی قاتل سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ بھی
ببرکت دعاے نبی کریم مشرف باسلام ہوئے اگرچہ جناب رسالت کو بسبب قتل کرنے
سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ کے انکا ملال تھا کہ فرمایا تھا حضور نے اونسے کہ میرے
برابر نہ آ چنانچہ وحشی کہتے ہین کہ مین جب آنحضرت کو دیکھتا تھا بھاگ جاتا تھا تاہم دعاے
ہدایت اور مغفرت جو نبی کریم کی اون مخالفین کے حقمین وارد ہوئی تھی اونسے ایسا وحشی کو
پاک کیا کہ خلافت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ مین مسیلمہ کذاب جسنے دعوی نبوت کا
کیا تھا اوسکو وحشی نے اوسی حربے سے جس سے امیر حمزہ کو شہید کیا تھا قتل کیا چنانچہ
وحشی کہتے تھے کہ بحالت کفر مین خیر الناس یعنی حمزہ میرے ہاتھ سے شہید ہوئے اور
حالت اسلام مین شر الناس یعنی مسیلمہ کذاب کو مینے قتل کیا گویا کہ یہ کفارہ ہو گیا
اوس فعل قبیح کا اس سب بیان سے حاصل یہ ہے کہ رسول کریم کی مخالفون کے ساتھ
یہ شان رحمت تھی کہ حضور اونکی برباد ہونے سے ہدایت پانا اونکا اچھا جانتے تھے اور دشمنونکے
حق مین بھی دعاے خیر فرماتے تھے پس چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب کمال
رحمت کے ایذاے کفار و مخالفین ناگوار تھی اللہ تعالے اپنے حبیب کی ناگواری کب گوارا
فرماتا لہذا بعد ظہور جناب رسالت کے عذاب دنیا کا بھیجنا موقوف کردیا اور اسیواسطے
فرمایا کہ اے محمد اللہ نہین ہے کہ ایسا [illegible] تم ہو اون پر عذاب کرے تا کہ ظاہر ہو جاوے
عزت انکی معلوم ہو گئی اور اللہ تعالے [illegible] نہین کرتا پس جب رسول کریم کی مخالفین
اور منکرین کے ساتھ یہ شان رحمت تھی تو اللہ تعالے نے بھی حضرت کی وجہ سے
اونکی جانب اسقدر رعایت ہے تو کیا کچھ الطاف اور رحمت خدا اور رافت اور رحمت

جناب سرور انبیا نہو گی مطیعین مومنین کیطرف اللھم صل وسلم وبارک علیہ جو کچھ رحمت اور فضل اللہ تعالےٰ نے بتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت مرحومہ محمدیہ پر فرمایا ہے اور اپنی رحمت سے جو مراتب اعلی اس امت کو دیے ہین وہ بیان مین نہین سما سکتے خلاصہ یہ ہے کہ جیسا ہمارے رسول کو تمام رسولون پر شرف اور فضل بخشا ہے ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے امت محمدی کو تمام امتون پر فضل دیا ہے چنانچہ بعض فضائل اور مراتب امت محمدی مذکور ہوتی ہین تاکہ اہل اسلام اللہ اور اللہ کے رسول کا شکر ادا کرین بڑا فضل اس امت کا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ خود قرآن مجید مین خطاب فرمایا ہے صد ہا مقام پر امت محمدیہ کو اور نہین خطاب کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اور کسی نبی کی امت سے مخاطب خود ہونا خصیصہ انبیا علیہم السلام ہے ہمیشہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتابون مین انبیا سے خطاب فرمایا ہے اور اگر اونکی امت کو کچھ حکم دینا منظور ہے تو انبیا سے فرمایا ہے کہ اپنی امت سے یہ کہدو اور یہ مرتبہ اعلی اللہ تعالےٰ نے امت مرحومہ کو عنایت فرمایا مثل انبیا کے خطاب کے جو امت مرحومہ سے ہوئے ہین ایک یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تم بہترین امت ہو اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نکالے گئے ہو انسانون کے واسطے مدارج مین ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا اللہ تعالےٰ جل شانہ سے کہ اے اللہ تو نے میری امت پر دہوپ مین ابر کا سایہ کیا اور بہوک مین من و سلویٰ اونکو دیا اور پتھر سے اونکے واسطے پانی جاری کیا دریاے نیل مین اونکو راستہ دیدیا اور فرعون اونکے دشمن کو غرق کیا یہ احسانات تو نے میری امت پر فرمائے یہ ارشاد کر کہ میری امت سے بھی کوئی امت افضل ہے تیرے نزدیک ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ امت احمد کو تمام امتون

ایسا فضل ہے جیسا مجھکو تمام خلائق پر اور یہ امت وہ بہتر امت ہی کہ بڑے بڑے انبیا
نے تمنا کی ہے اس امت مین داخل ہونیکی اور اللہ تعالے نے اپنی اگلی کتابونمین بہی
اس امت کی مدح کی ہے چنانچہ روایت ہے کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے پوچھا حضرت کعب سے کہ تم توریت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف
کیونکر پاتے ہو کہا اونہون نے یہ مضمون پاتا ہون محمد ابن عبد اللہ عبد مختار ہے مولد
اوسکا مکہ ہے اور دار ہجرت اوسکا مدینہ اور ملک اوسکا شام اور وہ سخت گو سخت دل
نہین ہے اور بخشتا ہے اور عفو کرتا ہی جس سی سیئہ دیکہتا ہے اور اس روایت مین مدح امت
محمدی بہی وارد ہوی ہے یعنی اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ امت اوسکی شکر گذار ہووین
غم اور شادی اور خوشی اور ناخوشی مین تکبیر کہین ہر بلندی پر اور حمد کہین ہر پستی مین
اور رعایت کرتے ہین آفتاب کے واسطے نماز کی اور جب وقت نماز آجاتا ہے نماز پڑہتے
ہین اگرچہ خاک مین ہون اور ازار پہنے ہین نصف ساق تک اور دہوتی ہین اپنے اطراف
اعضا کو یعنی وضو کرتے ہین اور منادی اونکا یعنی موذن ندا کرتا ہے مقام بلند پر اور صفین
اونکی قتال مین اور نماز مین ایک ہون اور اونکو رات کو زمزمہ ہو مثل زمزمہ زنبوروں کی
مراد اس سے اوراد اور اذکار شب ہین اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے
وہ کہتے ہین کہ سنا مین نے رسول خدا سے کہ کہا جب نازل ہوی موسی پر توریت اور
پڑہا اوسکو پایا اوسمین ذکر اس امت کا پس کہا خداوندا پاتا ہون مین ان تختونمین ایک
امت کو کہ وہ آخر اور سابق ہین یعنی آخر ہین وجود مین اور سابق ہین فضل مین شفاعت
کیجاویگی اونکی واسطے یعنی اونکا نبی شفاعت کریگا اور برستا ہے ابر اونکی دعا سے اور اونکی
کتاب اونکے سینو نمین ہے پڑہتے ہین اوسکو یعنی حافظ قرآن ہین اور یہ بہی اس امت کی

بہتری کا سبب ہے کہ کتب سماوی سوائے نبی کے غیر نبی کو بجز اس امت کی یاد نہین ہوئی ہے اور کہاتے ہین وہ مال غنیمت کو اور صدقات کو اپنے شکمو نمین اور یہ بہی خواص اسی امت کا ہے کہ آسان کر دیا کام اونکا اور حلال کر دیا گیا اونپر مال غنیمت اور صدقہ برخلاف امم سابقہ کے اور جب قصد کرتا ہے کوئی اونمین سے بدی کا تا وقتیکہ بدی نہین کرتا لکہی نہین جاتی اوسکے واسطے برائی اور جب ایک بدی کرتا ہے تو اوسکے واسطے ایک بدی لکہی جاتی ہے اور جو ایک نیکی کرتا ہے اوسکے واسطے دس نیکیان لکہی جاتی ہین یہ مضمون قرآن شریف مین بہی اللہ تعالے نے فرمایا ہے اور بہت سی حدیثونمین بہی مروی ہے اور دیا جاتا ہے اونکو علم اول اور آخر کا یہ مرتبہ بسبب کمال اتباع حضرت نبوت کے خواص امت مرحومہ کو حاصل ہوتا ہے اور مارتے ہین وہ مسیح دجال کو یہ مضمون بہی قرب قیامت مین وقوع مین آوے گا اور بعض روایت مین آیا ہی کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے توریت شریف کے تختون سے ستر وصف اس امت کی کہ آخر مین ہوئی ہے بیان کیے اور کہا اے میرے خدا وہ امت مجھکو دیدے ارشاد ہوا اے موسیٰ وہ امت تجھکو کیسی دیدون وہ لوگ امت احمد کی ہونگے عرض کیا موسیٰ علیہ السلام نے اے میرے اللہ پہر مجکو اوس امت میں کر دے پس دیگئی موسیٰ علیہ السلام کو اس کلام کے عرض کرنے پر دو خصلت اور ارشاد ہوا یا موسےٰ اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَاتِی وَبِكَلَامِی فَخُذْ مَا آتَیْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِینَ یعنی اے موسیٰ مین نے چن لیا تجکو انسانون پر ساتہ اپنی رسالت کے اور اپنے کلام کے یعنی تجھکو رسالت بہی دی اور تجہسے مین نے خود کلام کیا پس پکڑ واسکو جو مین نے تجھکو دیا اور ہو شکر کرنیوالونسے پس عرض کیا موسےٰ علیہ السلام نے اے رب مین راضی ہوا اس سے اللہ اکبر

گینا بہتری دی ہے اللہ تعالے نے اس امت کو کہ اتنا بڑا جلیل القدر نبی تمنا فرماتا تھا
اس امت مین داخل ہونیکی اسے مسلمانون خوش ہوا ور شکر کرو اللہ کا کہ اوسنے صدقے سے
اپنے حبیب کے یہ مرتبہ اعلیٰ ہمکو دیا کہ جسکی انبیا تمنا کرتے تھے اور ابو نعیم نے سالم ابن
عبد اللہ ابن عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت
کعب کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا لوگ جمع کیے گئے ہین واسطے
حساب کے پس بلائے گئے انبیا آیا ہر نبی اپنی امت کے ساتھ اور دکھائے گئے ہر نبی کو
دو نور اور اوسکی ہر ایک تابع کو ایک نور کہ جاتے تھے اوسکے ساتھ پھر بلائے گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے ہر ہر مو کو ایک
نور اور آپ کے تبعین مین سے ہر ایک کو دو نور پس کہا حضرت کعب نے اور وہ نجانتے تھے
کہ یہ شخص خبر خواب سے دیتا ہے کہ اے شخص تجکو کس شخص نے خبر دی اس قول سے
اوسنے کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ نہین ہے سوا اوسکے خدا مین نے یہ مضمون خواب مین
دیکھا ہے پس کہا حضرت کعب نے قسم ہے اوس خدا کی کہ بقا ہے کعب اوسکی دست قدرت
مین ہے یہ صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امت کے اور انبیا اور اونکی
امتونکی ہے خدا کی کتاب مین گویا تونے اسکو توریت مین پڑہا ہے یعنی جو مضمون تونے
خواب مین دیکھا ہے وہ بعینہ توریت شریف مین موجود ہے ایک مضمون خیریت کا
اس امت مین اللہ تعالے نے یہ بہی قایم کیا ہے کہ وزارت نبی بجز نبی کے غیر نبی نے
نہین کی تہی اسواسطے کہ نبوت کا وہ مرتبہ اعلیٰ ہے کہ دوسرا بار خلافت بہی اوس کا
نہین اوٹہا سکتا تہا امت رسول اللہ مین ایسی قوت کے لوگ اللہ تعالے نے پیدا
کئے کہ بفیضان جناب رسالت اونہون نے بار خلافت جناب رسالت کا کرو تمام

عالم کے رسول ہین اوٹھالیا اور باحسن وجہ اوسکو انجام دیا اور گو بسبب بعد زمانکے قوت قویہ باقی نرہنے سے خلافت جامعہ کا بار مدت سے کوئی اوٹھا نہین سکا اور نہ یہ مرتبہ اب کسیکو ہے لیکن تاہم مضمون خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز امت مین باقی ہے اور باقی رہیگا علماے دین علم ظاہری مین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ بفیضان آنحضرت اسوقت تک قواعد اصول کے مطابق کتاب اللہ اور احادیث نبوی اور آثار صحابہ سے مسائل صحیحہ سمجھ لیتے ہین اور خلق کو تعلیم دین کرتے ہین اور اولیا اللہ علوم باطنین خلیفہ ہین نبی کریم کے کہ حقائق اور معارف بلاواسطہ کلام اور زبان طالبان خدا کو تعلیم فرماتے ہین اور ریاضات اور مجاہدات جو راستی الٰہ سے ملنے کے ہین سالکان راہ طریقت کو سکھاتے ہین اور امراے اسلام امارت مین خلیفہ آنحضرت ہین تاکہ عدل اور انصاف کو خلق مین جاری کرین اور حدود اور قصاص کو رواج دین کہ مظلوم ظالمون کے شر سے محفوظ رہین ایک مضمون اس امت کی بہتر ہونیکا یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا عیسے علیہ السلام جو اسوقت آسمان چہارم پر زندہ ہین اور وقت ظہور امام محمد مہدی علیہ السلام کے کہ وہ ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بارہوین امام ہین ائمہ اثنا عشر سے اور حامل ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت جامعہ کے زمین پر تشریف لاوینگے اور اتباع کرینگے شریعت محمدیہ کا اور اعانت کرینگے محمدی کی اور بعد وفات امام علیہ السلام کے بطور خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکومت کرینگے جبتک کہ اللہ تعالے کو منظور ہوگا چنانچہ حدیث مین ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر برباد ہوگی وہ امت کہ جسکے اول مین مین ہون اور بیچ مین مہدی نگی اور آخر مین عیسے الغرض یہ بھی ایک فضل خاص اس امت کا

ہے کہ یہ امت ذو معظم نبیونکے درمیان مین واقع ہے پس مضامین جو مذکور ہوے اوس سے
خیریت امت مرحومہ محمدیہ کی کماحقہ ظاہر ہوگئی کہ اللہ تعالے نے جیسا اس امت کو
خَیرُ اُمَّةٍ فرمایا ہے ویسا ہی سب امتون کی نسبت سے اسمین ہر قسم کی بہتریکو
جمع کرکے دکہا بہی دیا ہے اور قیامت کے روز بہی اس امت کی بہتریکو اہل حشر کو
دکہلاویگا بہت طورسے منجملہ اوسکے ایک یہ مضمون ہے کہ اسوقت آفتاب آسمان
چہارم پر ہے اور پشت آفتاب کی زمین کیطرف ہے اور منہ اوسکا آسمان کیجانب ہے
اور ستر ہزار فرشتے برف مشکونمین بہرے ہوے اوسپر چہڑکتے ہین تاکہ کامل طپش
اوسکی زمین پر نہ پہنچے ورنہ رطوبات ارضی سب جل جاوین اور روئیدگی بالکل جاتی رہے
قیامت کے روز آفتاب منہ کریگا زمین کیطرف اور زمین سے قریب آجاویگا بعض نے
لکہا ہے کہ سوا نیزے کی بلندی پر زمین سے ہوگا اور فرشتے برف کا چہڑکنا بہی موقوف
کردینگے سمجہ لینا چاہیے کہ اوسوقت کیا حال ہوگا گرمیکا اور کس درجہ پر ہوگی طپش آفتاب
کی تمام اہل حشر میدان قیامت مین کہ کہین سایہ کا پتا بہی نہوگا کہڑے ہونگے اور حدیث
سے ثابت ہے کہ تابش آفتاب سے کوئی اپنے پسینے مین ٹخنون تک اور کوئی کمر تک
اور کوئی شانے تک غرق ہونگے پس اوسوقت مین کہ اللہ تعالے کی ایسی
شان قہاری کا ظہور ہوگا امت مرحومہ محمدیہ زیر لواے معقود ہوگی لوای معقود
ایک علم ہے کہ اوسکے دو پہریرے ہین اور اللہ تعالے اپنے حبیب کو قیامت کو دن
دیگا جناب رسالت اپنی تمام امت کو اوسی علم کے نیچے کرلین گے اور وہ سایہ
کریگا امت محمدی پر تاکہ امت مرحومہ محمدیہ طپش آفتاب حشر سے محفوظ رہے
اور بعد حساب کتاب کے پہلے سب امتون سے یہ امت جنت مین جاویگی گو ظہور مین

سبکے بعد ہے کمال بہتری کو امت محمدیہ کے یہ سمجھنا چاہیے کہ اس امت کی وہ لوگ
جنکے نامۂ اعمال بالکل حسنات سے خالی ہونگے اور کوئی ذریعہ بھی اونکو نہوگا اور وہ
مستحق عذاب قرار پاکر جہنم کو بھیجے جاوینگے مضمون بہتری اونمین بھی ہوگا حدیث
سے ثابت ہے سب گنہگار جو مستحق جہنم ہونگے اونکی صورتین مسخ ہو جاوینگی اور ملائکہ
اونکو منہ کے بل گراکر پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچتے ہوے ذلت اور خواری سے دوزخ مین
لیجاکر داخل کردین گے اور امت محمدیہ کے گنہگار جو دوزخ مین بھی جاوینگے اونکی چہرہ
انسانکے ہونگے اور وہ اوندہے گراکر ذلت کے ساتھ کھینچے نجاوینگے تاکہ دوسری امتونکی
گنہگارونمین اور اس امت کے گنہگارونمین امتیاز قائم رہے اور مضمون بہتری پایا
جاوے غرض اس صورت سے وہ ہونگے کہ مالک فرشتہ دوزخ کا دوسرے فرشتونسے
کہے گا کہ کیسی لوگون کو جہنم مین لاتے ہو جنمین کوئی نشانی بھی جہنم کی نہین ہے اور بعد
چندروز کے جب وہ اپنی سزاے اعمال پالین گے اللہ تعالے جل شانہٗ شفاعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونکو بھی عذاب جہنم سے نجات دیگا اور جنت مین داخل ہو جاوین گے
یہ بھی فضل اسی امت کیواسطے ہے ورنہ جہنم وہ مقام قہر ہے کہ جو اوسمین پھنسی گا پیچھا
نچھوٹے گا اور اس امت کا کوئی شخص ہمیشہ گرفتار جہنم نرہے گا فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے صدق دلسے کہا ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جنت مین جاویگا
اور اللہ تعالے جلشانہٗ قرآن مجید مین فرماتا ہے قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ شان نزول
اس آیہ شریفہ کا یہ ہے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے
کہ کہا اونہون نے وحشی قاتل سیدنا حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

باہر کت مین حاضر ہوا اور کہا کہ مین آیا ہون تاکہ مجھکو آپ امان دین اور مین کلام خدا سنون
حضرت نے فرمایا کہ دوست رکھتا تھا مین کہ تجھکو دیکھون بے اسکے کہ تو طالب امان ہو
لیکن جب تونے پناہ مانگی مین نے تجھکو پناہ دی تاکہ کلام خدا سنے تو وحشی نے عرض کیا
کہ مینے شرک کیا ہے اور خون ناحق میری گردن پر ہے اور زنا مین مشغول رہا ہو نمین آیا
اسحال مین اللہ تعالے میری توبہ قبول کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے
کچھ جواب نہین دیا یہانتک کہ یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا
اٰخَرَ سے غَفُوْرٌ رَّحِیْمًا تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی کو یہ آیہ شریفہ سنائی وحشی نے
کہا کہ اس آیہ مین اللہ تعالے نے شرط کیا ہے کہ مغفرت گناہ اوسیکو حاصل ہوگی کہ وہ بعد
توبہ کے اعمال حسنہ کرے شاید کہ مجھسے عمل صالح نہو سکے مین آپ کی جوار مین ہون تاکہ اور
کلام خدا سنون اوسوقت یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ تحقیق شرک کرنیوالے کو نہ بخشیگا اور سواے اوسکے
جسکو چاہے بخشدے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی کو بلا کر یہ آیہ کریمہ سنائی وحشی نے
کہا شاید مین اون لوگون مین سے ہون کہ مشیت ایزدی مین میری مغفرت نہو مین آپکی
جوار مین ہون تاکہ اور کلام خدا سنون کہ جسمین کوئی قید نہو اوسوقت اللہ تعالے نے یہ آیہ
شریفہ نازل کی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا آخر تک وحشی نے کہا کہ اب اسمین کوئی
شرط اور قید نہین پاتا ہون مین اور فی الحال وہ ایمان لائے اور معنی لفظی اس آیہ کریمہ کے
یہ ہین کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم امی حملو کون میری ایسی کہ تجاوز کیا اپنی نفسون پر
ناامید نہو اللہ کی رحمت سے تحقیق اللہ تمہارے سب گناہ بخش دیگا تحقیق اللہ بخشنے والا
اور رحم کرنیوالا ہے خطاب کیا اس آیہ مین اللہ تعالے نے اپنے حبیب سے اور فرمایا کہ آپ

تمہ دین اسے معلوم کون میرے پس یاے متکلم جو عبادی مین ہے اسکا مرجع علماء محققین
کے نزدیک ذات جناب رسالت ہے چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین اس آیہ پاک کی معانی مین شعر

بندہ خود خواند احمد در رشاد		جملہ عالم را بخوان قل یاعباد	

اور یہ اسواسطے ہے کہ اگر مرجع اوسکا ذات حضرت الوہیت کو قرار دین تو ضرور ہے کہ بعد
قل کے یقول اللہ محذوف ماننا ہوگا اور بلا ضرورت ایک جملہ محذوف قرار دینا خلاف
فصاحت ہے اور اگر بالفرض تسلیم کرلیا جاوے کہ یقول اللہ یہان سی محذوف ہی تو یہ اشکال
پیدا ہوگا کہ تمام مخلوق اللہ کے عباد ہین پس سب اسمین داخل ہونگے اور یہ وعدہ نجات
مومن اور کافر اور مشرک سبکو شامل ہوجاویگا اور یہ مضمون بالکل قرآن اور حدیث اور
اجماع کے مخالف ہے اور اگر مراد لفظ عباد سے فقط مومن اور مسلم لیے جاوین تو کفار اور
مشرک جو قطعی جہنمی ہین وہ اللہ کے عباد سے نکلی جاتے ہین اور یہ بھی مذہب کے خلاف ہے
پس اب یاے عبادی کا مرجع بجز ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہوسکتا اور مفسرین
نے لکھا ہے کہ یاے عبادی واسطے تخصیص کے ہے یعنی اوس سے فقط مومن مراد ہین
پس فقط مومن اوسیوقت ہوسکتے ہین کہ مرجع یاے متکلم ذات جناب رسالت ہو اور اسمین
کوئی قبح شرعی نہین ہے یہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ عباد کے معنی مخلوق کے ہین یہ محض
غلط ہے بلکہ عباد جمع ہے عبد کی اور معنی اوسکے مملوک اور غلام کے ہین چنانچہ قرآن مجید
مین اللہ تعالے فرماتا ہے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ یعنی
مسلمانون سے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ نکاح کرا دیتے ہین جو بیوہ ہین اونکا اور صالحین کا اپنے
غلامون اور لونڈیون سے دیکھو وہی لفظ عباد اس آیہ مین بھی ہے اور مضاف
کیا ہے اللہ تعالے نے اوسکو ہم لوگون کی جانب پس اب عباد کے معنی مخلوق کی کیونکر

ہو سکتے ہین اور جب لفظ عباد ہماری طرف اللہ تعالےٰ نے مضاف کی ہے اور عبادکم مین ضمیر کم کا مرجع ہم لوگ مسلمان ہین تو عبادی مین یاے متکلم کا مرجع اگر حضور ہوئی تو کیا قبح شرعی لازم آیا اور جب ثابت ہوگیا قرآن سے کہ عباد کے معنی غلام اور مملوک کے ہین تو اس آیہ شریفہ سے اسقدر اور ثابت ہوگیا کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور مملوک ہین اور لاریب فیہ ہم حضور کی مملوک ہین اسی وجہہ سے عبدالرسول اور عبدالنبی نام رکھنا بہی جائز ہے اور قدما رصالحین نے یہ نام رکھے ہین اور اسکو اچھا جانا ہے اور اگر مرجع یاے عبادی اللہ تعالےٰ کو قرار دین تو بہی عباد خاص مطیعین یعنی مسلمان مراد ہین الغرض اسمین کسیکو کلام نہین ہے سب کے نزدیک عبادی سے مراد امت مرحومہ محمدیہ ہے پس جو لوگ کہ آنحضرت کی مملوک ہوگئے اونہین کو اللہ تعالےٰ بوساطت اپنے حبیب کی بشارت دیتا ہے کہ نا امید نہو اللہ کی رحمت سے یعنی اوسکی رحمت بہت وسیع ہے جیسا وہ بیحد ہے ویسی ہی اوسکی رحمت بیحد ہے پس وہ اپنی رحمت سے بتحقیق تمہارے کل گناہ بخش دیگا وہ بڑا بخشنے والا اور رحمت کرنیوالا ہے الغرض اس آیہ مین اللہ تعالیٰ کل امت محمدی سے وعدہ نجات اور مغفرت اس تاکید سے فرماتا ہے کہ ہر مسلمان کو یقین کرنا لازم ہے کہ ہم ضرور مغفور ہونگے خواہ اپنی رحمت سے بے عذاب کیے ہوئے بخشدے خواہ اپنی حکمت سے کچھہ عذاب کرکے بخشدے اور اگر کوئی یہ عقیدہ کریگا گناہ ہرگز بخشے نجاوینگے وہ فرقہ ناجیہ سے ضرور خارج ہوجاویگا مگر یہ بہی سمجھہ لینا چاہیے کہ مجرد دعوی کرنا کہ ہم مملوک اور غلام ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے گواہ عادل اللہ تعالےٰ جلشانہ کی عدالت مین مقبول نہوگا کہ وعدہ مغفرت کے سزاوار ہون اور گواہ عادل ہماری مملوکیت پر اتباع کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چنانچہ مولانائے روم فرماتے ہین

پس روے من ببین غنی گو است	کہ منم بندہ و او مولاے ما است

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حال مین مروی ہے کہ آپ مدینہ سے مکہ معظمہ جب جاتے تھے اثنار راہ مین ایک مقام تھا کہ وہان آپ شاہراہ کو چھوڑ کر علیحدہ ہوجاتے تھے اور تھوڑا سا پھیر کھاکر پھر راستہ پر آتے تھے ایکمرتبہ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت آپ شاہراہ کو کیون چھوڑ دیتے ہین فرمایا کہ سفر کیا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا تھا مین نے آنحضرت کو کہ حضور اسی طرح تشریف لیگئے تھے مین حضور کا اتباع کرتا ہون پس یہ لوگ صحیح عاشق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک قدم بے اتباع رسول اللہ نہ رکھتے تھے اور مقتضاے محبت ہے کہ محبوب کا ہر فعل محب کو پسندیدہ ہوتا ہے اور جو شے پسندیدہ ہوگی اوسکو ضرور کریگا ہم لوگ جو دعوی اسلام کرتے ہین اور اتباع سنت نہین کرتے ہین جھوٹے ہین اسواسطے کہ ایمان عبارت ہے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ہم مین محبت ہوتی تو ضرور بلا اتباع رسول اللہ کے ہمسے رہا نجاتا مگر یہ شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایسے جھوٹے ایمان کو بھی ہمارے حضور قبول کرتے ہین اور اللہ تعالے بھی فقط اس نسبت لفظی سے ہمکو نجات دیگا مگر تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الایمان بین الخوف والرجا یعنی ایمان خوف اور امید کے درمیان مین ہے لہذا ہم کو ساتھ اس امید قوی کے اللہ تعالے کے غضب سے ڈرنا چاہیے کہ وہ بے نیاز ہے اور ہر شے پر قادر ہے گو مسلمان نسبت اوسکے وعدہ کے مغفور ہین قطعی کیونکہ اوسکا وعدہ بدلتا نہین ہے مگر اس امر سے ڈرنا چاہیے کہ ایسا نہو کہ وہ بسبب مخالفت سنت حبیب کی برہم ہو جائے اور ایمان سلب کرلے پس جب ایمان ہی نرہے گا تو جو وعدہ نجات کے اہل اسلام سے اوسنے فرمائے ہین وہ کیا نفع دین گے یہ عبادت اور تقوی فقط اسواسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ

اسکی برکت سے ایمان پر خاتمہ کرے اور امت محمدی مین داخل رکھے اللھم صل وسلم وبارک
علیہ اور ایک مضمون اس امت کی بہتری کا یہ بھی ہے کہ بندے کو فضل معبود کی عبادت سے
ہوتا ہے جسقدر عبادت زیادہ کرے گا اوسیقدر دوسرے بندون پر اوسکو فضل ہوگا لہذا
اللہ تعالے نے اپنے فضل سے اس امت کو عبادات مین ایک طریقہ نماز کا وہ تعلیم کیا ہے
کہ جو تمام خلق کی عبادات کو جامع ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ ملائکہ جو معصوم ہین اور بڑے عابد ہین
اونکے طریقہ عبادت کے یہ ہین کوئی قیام اور کوئی قعدہ اور کوئی رکوع اور کوئی سجدہ مین اللہ تعالی
کو یاد کرتا ہے اور طریقہ یاد کرنیکے بھی مختلف ہین کوئی تسبیح کرتا ہے اور کوئی تہلیل مین مشغول
ہے اور کوئی اللہ تعالے کو بڑائی کے ساتھ یاد کرتا ہے اور کوئی اوسکی حمد کرتا ہے اور
یہی حال ہے اگلے انبیا اور اونکی امت کی نماز کا کہ وہ بھی مثل ملائکہ کے ایک رکن خاص مین
ایک طریقہ خاص سے اللہ کو یاد کرتے تھے اور نیز جملہ جمادات اور حیوانات اور نباتات بمضمون
آیہ کریمہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ اللہ تعالے کی تسبیح اور تحمید مین مصروف ہین مگر ایک
صورت خاص پر مثلاً پہاڑ مین کہ وہ ہمیشہ صورت قیام مین رہتی ہین کسیطرف جھکتی نہین اور
درخت ہین کہ صورت قیام مین رہتی ہین مگر ہوا سے کسی وقت جھک کر صورت رکوع مین آجاتی
ہین اور جو درخت بیلدار ہوتے ہین وہ ہمیشہ سجدہ کیحالت مین زمین پر پڑے رہتی ہین اور
جانور چوپاے ہمیشہ صورت رکوع مین رہتی ہین اور حشرات الارض اور بعضی جانور جو
زمین سے ہروقت متصل رہتے ہین صورت سجدہ مین ہین الغرض سب مخلوقات ایک ایک
ہیئت خاص پر اللہ تعالے کو یاد کرتے ہین اسیواسطے اس امت پر جو اللہ تعالے نے
نماز فرض کی اوسمین قیام اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ سب صورتین اپنی یاد کرنے کا
ایک ایک طریقہ تعلیم کیا کسی رکن مین تکبیر ہے اور کسی مین تسبیح اور تحمید ہے اور کسی مین

تحلیل ہے تاکہ جتنی طرق عبادت عام مخلوق کی ہین وہ سب اس امت کی ایک عبادت نماز ستا ہیں جسمیں جمع ہوجاوین چنانچہ ابتداے نماز تکبیر تحریمہ سے ہے یعنی اللہ اکبر کہنا اور ہاتھونکو کان تک اوٹھانا اس رکن مین زبان سے تو بندے نے اللہ کی بڑائی کو ظاہر کیا اور فعل سے اللہ تعالے کی وحدانیت کو ثابت کیا اسواسطے کہ دونون ہاتھ اوٹھانے سے صورت لا کی پیدا ہوئی اور لا کے معنی ہین نہین لیس یہ اشارہ اسطرف ہے کہ ہم سب نیست ہین فقط وہی ایک معبود ہے جسکی عبادت پر مین مستعد ہوا ہون شعر

پناہ بلندی و پستی توئی	ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی

اور بعدہ ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا یہ ہیئت خاص دلالت کرتی ہے کہ اپنے مالک کو حاضر جانتا ہے اسواسطے ادب کیصورت بناکر کھڑا ہے اور یہی طریقہ نماز کا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز پڑہے تو سمجھے کہ مالک کو مین دیکھتا ہون اور اگر یہ ممکن نہو تو یہ جانتا رہے کہ وہ مجھکو دیکھتا ہے اور قیام مین پڑہتا ہے سبحانک اللھم تا آخر اسمین اللہ کی پاکی اور حمد اور یکتائی بیان کرتا ہے پھر شر شیطان سے پناہ مانگتا ہے اور اللہ کے نام سے قرات کتاب اللہ شروع کرتا ہے اور پڑہتا ہے سورہ فاتحہ اوسمین بعد حمد کے اور اظہار مالکیت معبود کی اپنے عجز کو پیش کرکے اعانت اوس سے مانگتا ہے پھر قرات کے بعد جھک جاتا ہی اظہار عجز کیواسطے اور اسمین اللہ کی پاکی اور عظمت کو بیان کرتا ہے بعدہ سجدہ مین گر پڑتا ہے اور اس فعل سے نہایت درجہ اپنی عاجزی اور سرنگونی کو ثابت کرتا ہے اور سجدہ مین اللہ کی پاکی اور بڑائی یاد کرتا ہے پھر اسیطرح دوبارہ سجدہ کرتا ہے یعنی مکرر اپنی عاجزی دکہاتا ہے اور پھر اسیطرح دوسری رکعت پڑہتا ہے یعنی ہر فعل کو اپنے موکد کرتا ہے پھر بیٹھ جاتا ہے اور سب سے اور تحیتہ کو اللہ تعالے کے حضور مین عرض کرتا ہے واسطے

اتباع سنت کے کہ لیلۃ المعراج مین حصول قرب کیوقت نبی کریم نے وہ کلمات تحیت عرض کی تہی اور حدیث سے ثابت ہے کہ نماز مسلمانون کا معراج ہے پس جب بیہ معراج اللہ نے مرحمت کیا تو اتباع سنت کیواسطے بندے نے وہی کلمات تحیت پیش کی اور جب بفضل سنت نبوی یہ سرفراز ہوتا ہے اوسکی برکت سے یہ مرتبہ پاتا ہے کہ وہ کلمات تحیت جو جناب احدیت نے اپنے حبیب کے جواب مین فرمائی تہی واسطے اتباع سنت الہی کے حضور جناب رسالت مین عرض کرتا ہے بعدہ درود پڑہتا ہے نبی کریم پر واسطے اداء شکر نعمت اوس نبی رحمت کہ جسکے طفیل سے یہ مرتبہ پایا ہے بعدہ دعاء سلام کرتا ہے اپنی قوم پر اور اسمین بہی اتباع سنت نبوی ہے کہ ہمارے نبی کریم نے بہی لیلۃ المعراج مین اپنی امت پر سلام فرمایا تہا الغرض جسنے نماز کو پڑہا گویا تمام خلق کی عبادت کی کل طریقونکو ادا کیا اور جو اس سے محروم رہا وہ کل خیر سے محروم رہا کیونکہ عبادت ہی سے بندے کو عظمت حاصل ہوتی ہے اسیوجہ سے اللہ تعالے نے نبی کریم پر سواے نماز پنجگانہ کے نماز تہجد کو بہی فرض کیا تہا اور ایک مضمون اس امت کے بہتری کا دوسری استون سے یہی ہے کہ اللہ تعالے خود اونکی طرف متوجہ ہے اور اون پر رحمت بہیجتا ہے چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا اے ایمان والون ذکر کرو اللہ کا ذکر کثیر اور تسبیح کرو اوسکی صبح اور شام وہ اللہ ایسا ہے کہ صلوۃ بہیجتا ہے تم پر اور فرشتے اوسکے اللہ کے تا کہ نکالے وہی اللہ تمکو تاریکیون سے نور کیطرف اور ہے اللہ ساتہہ مسلمانون کے رحم کرنیوالا اس آیہ شریف مین اللہ تعالے نے مسلمانون سے خود خطاب کیا اور فرمایا کہ ہم خود تم پر

رحمت بھیجتے ہین اور فرشتے تمہارے واسطے دعائے مغفرت کرتے ہین اور یہ رحمت
خدا کی تم پر اسواسطے ہے تاکہ نکالے وہی اللہ تمکو ظلمات سے نور کیطرف ظلمات سے
مراد ہین گناہ کہ وہ قلب کو سیاہ کرتے ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہے کہ مسلمان جب
گناہ کرتا ہے ایک تل سیاہی کا اوسکے دل پر پڑجاتا ہے اگر توبہ کرتا ہے وہ سیاہی رفع
ہوجاتی ہے ورنہ قائم رہتی ہے اور جو گناہ مکررات کرتا چلا جاتا ہے وہ تل بڑھتا چلا جاتا ہے یہانتک
کہ سب قلب تاریک ہوجاتا ہے اور نور سے مراد ہے مغفرت پس معنی یہ ہوے کہ تم گناہون سے
قلب کو سیاہ کیے ہو اور اللہ تعالے اپنی رحمت سے اوس ظلمت سے تمکو نور مغفرت کیطرف
نکالتا ہے اور اسکے واسطے اللہ تعالے نے بہت اسباب مقرر کر دیے ہین چنانچہ اعلی
سبب مغفرت گناہ کا توبہ ہے اور طریقہ توبہ کا اگلی انبیا کی امتون کیواسطے یہ تھا کہ جس عضو سے
گناہ ہوا اوس عضو کو کاٹ ڈالین تب توبہ قبول ہو اور اگر تمام جسم کا گناہ ہو تو اپنے تئین ہلاک
کرین اور اس امت کو اپنی رحمت سے یہ سہل طریقہ توبہ کا تعلیم فرمایا کہ مسلمان کیسا ہی
گنہگار ہو جس وقت دل مین گناہ سے شرمندہ ہو کر ارادہ کرے کہ اب یہ کام نکرونگا پس تائب
ہو گیا اور تائب کا مرتبہ یہ ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کرنیوالا
گناہ سے ایسا ہے جیسے گناہ ہی نہین کیا اور ایک روایت مین ہے کہ مسلمان جب گناہ
کرتا ہے فرشتہ کاتب گناہ ٹھہر جاتا ہے کہ شاید یہ بعد گناہ کے نادم ہو جاوے تو گناہ
لکھا ہی نجاوے اگر وہ نادم نہین ہوتا ہے تو ایک گناہ اوسکے نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہے
پھر جب وہ نادم ہوا یعنی نادم ہو کر توبہ کرتا ہے فرشتہ کاتب عصیان گناہ کو نامہ
اعمال سے محو کر دیتا ہے اور فرشتہ کاتب نیکی کا ایک نیکی توبہ کرنیکی اوسکے نامہ اعمال
مین بڑھا دیتا ہے اب خیال کرنا چاہیے کہ اللہ تعالے اپنی رحمت سے کیسا نکالتا ہے مسلمانونکو

ظلمت سے نور کیطرف کہ کرین تو گناہ اور توبہ کرنے سے ظلمت گناہ مٹ کر نور نیکی کا بہجاوے
ایک صورت اوسنے اپنی رحمت سے ظلمت سے نور کیطرف نکال نیکی اس امت کیواسطے
یہ کی ہے کہ قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ تحقیق نیکیان
مٹاتی ہین برائیونکو یعنی مسلمان جو گناہ کرتے ہین اور عبادت بہی کرتے ہین وہ عبادت
اونکی گناہ کو مٹا دیتی ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال نماز کی ایسی ہے
جیسے کسی کے دروازے پر پانچ نہرین جاری ہون جب کچھہ نجاست اوسکی بہر جاوے
اوسمین دہو ڈالے پاک ہوجاوے ویسے ہی نماز ہی جب نماز پڑہتا ہے اللہ تعالےٰ اوسکی برکت
سے اگلی گناہ اوسکے بخش دیتا ہے اور وہ گناہ سے پاک ہوجاتا ہے اور روزہ کی نسبت مین
حدیث شریف مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آخر شب رمضان کی
ہوتی ہے اللہ تعالےٰ میری امت کے گناہ بخشدیتا ہے صحابہ نے پوچہا کہ یا رسول اللہ کیا
وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہین یعنی لیلۃ القدر نہین ہے لیکن مزدور کو پوری اجرت نہین
دیجاتی ہے مگر اوسوقت کہ جب کام کو پورا کرتا ہے یعنی یہ مغفرت بسبب عمل سے فارغ ہونیکے
ہے اور ایک حدیث مین بعد فضل لیلۃ القدر کے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پس جسوقت کہ مسلمانون کو عید کا دن ہوتا ہے مفاخرت کرتا ہے اللہ ساتہہ اپنے
بندون کے اپنے فرشتون سے پس ارشاد کرتا ہے اے فرشتون میرے کیا ہے بدلا
ایسے مزدور کا کہ تمام کرے اپنے عمل کو پس فرشتے عرض کرتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے
یہ ہی بدلا اوسکا کہ پوری دیجاوے اجرت اوسکو پس فرماتا ہے اللہ تعالےٰ اے میرے
فرشتون میرے غلامون اور لونڈیون نے میری اطاعت پوری کی جو مین نے اون پر
فرض کی تہی یعنی روزے رمضان کے رکہے اور پیچہے نکلے [illegible] کرتے ہین [illegible]

دعا مین قسم ہے مجھکو اپنے غلبہ اور قدرت اور بزرگی اور بلندی قدر اور مرتبہ کی ہر آئینہ قبول کی مین نے دعا ونکی اور فرماتا ہے اللہ تمہارے یعنی مسلمانون سے کہ پھر جاو تحقیق بخشا مین نے تمکو اور بدل دیا مین نے تمہاری بدی کو نیکی سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھرتے ہین بندے مغفور یعنی بخشی ہوئے اور نیز فضل رمضان مین حدیث میں ہے کہ اللہ تعالے نے قیام لیل کو اس ماہ مین سنت کیا ہے یعنی نماز تراویح کو جو کوئی قیام کریگا شبکو اور ختم کریگا اوسمین قرآن کو یعنی خود پڑہے گا یا سنے گا بخشدیے جاوینگے اوسکے سب اگلے گناہ اور اسیطرح بہت حدیثین فضائل حج مین کہ وہ بھی ایک رکن ہے ارکان اسلام سے وارد ہین خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ جو شخص حج مبرور کرتا ہے وہ گناہ سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور مروی ہے فضائل حج مین کہ نبی کریم نے دعا کی ایام حج مین یوم عرفہ کے حجاج کیواسطے مغفرت کی جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوے اور کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے اپنے حقوق بخشدیے سوائے حقوق العباد کے نبی کریم نے کمال رحمت سے پھر دعا کی کہ اے پروردگار تو قادر ہے اس پر کہ مظلوم کو اوسکو مظلومیت کے عوض مین جنت دے اور ظالم کو بھی معاف کردے یعنی مظلوم کی داد رسی اسطرح پر کردے اوس روز کچھ جواب نہ آیا تمام شب حضور ملول رہے دوسرے روز مقام مزدلفہ مین پھر حضرت نے یہی دعا کی اوسوقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اگر یہی مرضی ہے کہ کل بخشدیے جاوین تو ہم حقوق العباد بھی بخشوا دینگے چنانچہ یہی مروی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالے مظلوم کو مقامات عالی جنت مین دکھلاویگا وہ خواہش کرینگے اوس مقام کی ارشاد ہوگا کہ یہ مقام محسنین کا ہے تو اگر اپنا حق جو فلان بندہ پر ہے اوسکو معاف کردے تو یہ مقام تجھکو ملے وہ اوس مقام کی خواہش سے

اوسکا حق معاف کر دیگا کیا کرم ہے کہ مظلوم کو تو ترقی مدارج ہوجاویگی اور ظالم بھی ظلمت گناہ سے
نجات پاجاویگا دونونکا بھلا ہوگا اور جسطرح کہ روزہ و نماز وغیرہ گناہ سے پاک کرتے ہین اسیطرح
زکوۃ بھی گناہ سے پاک کرتی ہے اور یہی حال ہے اور عبادات کا ایک رحمت خدا کی اس امت پر
یہ بھی ہے کہ جو مسلمان گناہ کرتا ہے اور بعد گناہ کے نادم بھی نہین ہوتا ہے ایک گناہ اوسکے نامہ
اعمال مین لکھا جاتا ہے اور اوسیکی مثل اوسکو سزا ملیگی اللہ تعالی نے خود قرآن مجید مین فرمایا
کہ جو کوئی گناہ کریگا اوسکو سزا دیجاویگی مگر مثل اوسکے اور نیکی کی نسبت یہ قرار دیا کہ ایک نیکی کے
عوض مین اقل مرتبہ دس نیکی کا ثواب دیگا قرآن شریف مین فرمایا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا جو ایک نیکی کریگا اوسکو دس نیکیان مثل اوسکی ملین گی اور جسقدر خلوص
عبادت مین زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر مدارج نیکی کے اللہ تعالے بڑہاتا ہے چنانچہ ثابت ہے
کہ ایک نیکی کے عوض مین اللہ تعالے اپنے فضل سے سات سو نیکی تک کا ثواب دیگا اور
یہ امر بھی اللہ تعالے نے اس امت کے ظلمت معاصی سے اخراج کرنیکے واسطے کیا ہے تاکہ
یوم عدالت مین مستحق جنت قرار پاوین کیونکہ طریقہ عدالت حشر کے روز یہ ہوگا کہ نیکی اور
بدی دونون میزان مین تولی جاوینگی جسکے بدی زیادہ ہوگی وہ جہنم مین بہیجا جاویگا اور جسکی
نیکی زیادہ ہوگی وہ جنت پاویگا لہذا پہلی ہی سے اللہ تعالے اپنی رحمت سے اس امت کی
گناہ گھٹاتا ہے اور نیکیان بڑہاتا ہے کہ خواہ مخواہ نیکی نامہ اعمال امت محمدیہ مین زیادہ ہو اور
امت مرحومہ کی نیکیون کے بڑہانے کیواسطے اور بھی بہت سے طریقہ اللہ تعالے نے قائم
کیے ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رمضان مین
کہ نفل اس ماہ کا فضیلت مین مثل فضل فرض دوسرے مہینے کے ہے اور ایک فرض اس
ماہ کا دوسرے مہینے کے ستر فرض کے برابر ہے اور لیلۃ القدر ایک شب اوس ماہ مبارک مین

اللہ تعالےٰ نے ایسی مقرر کی ہے کہ اوس ایک رات کی عبادت بہتر ہے ہزار مہینہ کی عبادت سے
اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ اور شان نزول مین اس آیہ کریمہ کے یہ
لکھا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا عمر اوسکی آٹھہ سو برس کی تھی اور تمام عمر اوسنے اللہ تعالےٰ
کی عبادت مین بسر کی تھی اوسکا حال سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب کمال حرمت
کے اپنی امت کا خیال آیا کہ میری امت کی عمر بہت کم ہے اگر وہ تمام عمر بھی اللہ کی عبادت مین
مشغول مین گے تو بھی اون لوگونکے برابر کیونکر ہونگے جنہون نے سیکڑون برس خدا کی عبادت
کی ہے اوسوقت اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کے تسکین خاطر کیواسطے سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا نازل کی
اور اوسمین فرمایا لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ یعنی لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار ماہ سے ہزار ماہ کے
تراسی برس چار مہینے ہوتے ہین اور امت مرحومہ کیواسطے اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ ایک نیکی کے
عوض مین دس نیکی اللہ تعالےٰ دیتا ہے پس اب جو ایک شب قدر مین اللہ کی عبادت کریگا
اللہ تعالےٰ اوسکو دس لیلۃ القدر کی عبادت کا ثواب دیگا یعنی تراسی برس چار مہینے کا
دس گونہ اور دس گونہ اوسکو کرنے سے آٹھہ سو تینتیس برس چار مہینے ہوتے ہین پس
مطلب اس آیہ شریف کا یہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کریم سے فرماتا ہے اور آپکی
دلجوئی کرتا ہے کہ آپ اپنی امت کی عمر کم ہونیسے کیون افسردہ ہوتے ہین ہم تو تمہاری
اجر بڑہانے پر مستعد ہین ایک رات تمہاری خاطر سے تمہاری امت کو لیلۃ القدر دی
کہ وہ رمضان کے آخر عشرہ کی طاق شبو مین ہوتی ہے اوس ایک رات کی عبادت آٹھہ سو تینتیس
برس چار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے پس اگر اب امم سابقہ کے لوگونکی عمر بڑی تھی تو کیا
ہوا تمہاری امت کیواسطے اجر کو اللہ نے رحمت سے بڑہا دیا ہے کہ وہ تھوڑی عبادت کرنے سے
اونکی سیکڑون برس کی عبادات پر فضل لے جاوینگے اور نیز اونکو ایک مضبوط بات

محمدی کے عبادات پڑہنے کا یہ بہی ہے کہ مسجد الحرام مین ایک نماز پڑہنے سے لاکہہ نماز کا ثواب
ملتا ہے اور مسجد نبوی مین ایک نماز پڑہنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے اور مسجد قبا
مین کہ وہ مسجد حوالی مدینہ طیبہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی تعمیر کی ہوئی ہے
اوسمین ایک نماز پڑہنے مین ایک عمرہ مقبول کا ثواب ملتا ہے اور عمرہ نصف حج ہے اور ماہ رمضان
شریف مین جو شخص وقت افطار صوم کے روزہ دار کو دودہ یا خرما یا آب شیرین سے روزہ افطار
کرادیگا اللہ تعالے افطار کرانیوالے کو روزہ کا ثواب دیگا اور افطار کرنیوالے کو بہی اوسکے
روزہ کا پورا ثواب دیگا مثل اسکے اور بہت سے امور اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے امت
محمدی کیواسطے زیادتی اجر کی مقرر فرمائی ہین اور نیز کمال رحمت خدا اس امت پر یہ ہے کہ گناہ
کی نسبت مین تو فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی ایک کا بوجہہ دوسری پر نہ کیا جاویگا
یعنی جو کرے گا گناہ وہ ہی مبتلا ہوگا اور عبادات مین یہ وسعت دی ہے کہ ایک کی نیکی دوسرے
مسلمانون کو پاک کرتی ہے چنانچہ فضل ذکر مین حدیث بیان ہوچکی ہے کہ جس محفل مین اللہ کا
ذکر ہوتا ہے وہان اگر کوئی شخص بلا قصد سماعت ذکر بہی بضرورت خود اودہر سے نکل کر مجمع
دیکہہ کر ٹہر جاتا ہے اوسکے بہی گناہ اللہ تعالے بخشدیتا ہے اور فرماتا ہے میرے ذکر کرنیوالے ایسے
قوم ہین کہ اونکے پاس کا بیٹہنے والا بہی خراب نہین ہوتا اور اسیطرح جو لوگ صالحین امت محمدیہ کا
اتباع کرتے ہین اللہ تعالے اون صالحین کی صلاحیت کی برکت سے اونکو بخشدیگا چنانچہ
قرآن شریف مین خود فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ
ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ كُلُّ امْرِیءٍ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ جو لوگ کہ
ایمان لائے اور اتباع کیا اونکا اونکی ذریت نے بسبب اونکی ایمان کے ملا دینگے ہم اونکے
ساتہہ اونکی ذریت کو اور نہ گہٹا دینگے اونکی عمل مین سے کچہہ ہر شخص اپنے کیے کا گرفتار ہے

الذین امنوا سے مقتدا لوگ یعنی علما اور اولیا مراد ہین جنکا دوسرے مسلمان اتباع کرتے ہین بسبب اونکی ایمان کے اور ایمان کے معنی لغت مین گرویدگی کے ہین تو مراد یہ ہی کہ بسبب اونکی گرویدگی یعنی عشق کے حوالہ کے ساتھہ ہے اور جزا اس اتباع کی یہ ارشاد ہوئی کہ ہم اونکو اونسے ملا دینگے یعنی وہ مغفور ہین اونکی وجہہ سے اونکو بہی مغفور کر دینگے اور اس آیہ شریف مین لفظ امنوا کی واقع ہے اس سے انبیا مراد نہین ہو سکتی بجز مومنین کاملین امت کے اور اونکا اتباع سبب نجات قطعی ہے پس اب تقلید ائمہ اور مقتدایان دین کی جو اپنے سے پہلے گذر گئے ہین اور اونکی بزرگی اور عظمت پر اجماع امت ہے عین اللہ اور اوسکے رسول ہی کی فرمان آوری ہے اور سبب ہی نجات کا خواہ علما شریعت ہون مثل امام اعظم اور امام شافعی وغیرہم کے خواہ علما طریقت ہون مثل ابراہیم ادہم اور جنید بغدادی وغیرہم کے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور خدمت خاصان خدا کی بہی موجب نجات ہے ثابت ہے کہ قیامت کے روز کچھہ لوگ ہونگے کہ اونکی پاس کوئی نیکی نہوگی جب وہ لوگ اپنی شامت گناہ کی وجہہ سے مستحق دوزخ قرار پاوینگی اون صالحین کے پاس آوینگے اور اونسے کہینگے کہ ہمنے تمکو دنیا مین خدا کا نیک بندہ سمجھکر تمہاری خدمت کی تہی اب اسوقت ہم جہنم مین بہیجے جاتے ہین اسوقت کچھہ ہمارے کام آؤ وہ صالحین حضور جناب احدیت مین عرض کرینگے کہ اے رب ہم جنت مین جاوینگی اللہ تعالے فرماویگا کیون نجاؤ گے وہ عرض کرینگے اے اللہ فلان فلان تیرے بندون نے دنیا مین ہمکو تیرا نیک بندہ جانکر ہماری خدمت کی تہی اسوقت وہ اوسکی عوض کے خواہان ہین ہمارے پاس کیا ہے جو اونکو دین لہذا ہم اونکا ساتھہ ہی دینگی اللہ تعالے فرماویگا کہ تم دوزخ مین کیون جاؤ ہمنے اونکو بہی بخشدیا تم اپنے ساتھہ لیجاؤ یہ بہی ایک صورت ہے دوزخ سے ملنے کی اور نجات کے یہی مضمون حضرت سعدی فرماتے ہین شعر

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بدان را بہ نیکان ببخشد کریم

اور نیز جوار صالحین امن مین رہنا اور بجوار قبور صالحین دفن ہونا بھی باعث نجات ہوتا ہے
اور ایک صورت ایک مسلمان کی عبادت سے دوسرے مسلمان کو نفع پہنچنے کی یہ ہے
کہ جو مسلمان عبادات مالی خواہ عبادات بدنی سوائے فرائض اور واجبات کے کہ وہ خود
اسپر فرض اور واجب ہین جب دوسرے مسلمان کو خواہ وہ زندہ ہو خواہ مردہ بخشیگا
ثواب اوسکا اللہ تعالے اوس مسلمان کو پہنچاویگا اور اوس عبادت کرنیوالے کا ثواب
کم نہوگا بلکہ ایک ثواب اور دوسرے مسلمان کو نفع پہنچانیکا اوسکو ملیگا اور ایک رحمت اللہ کی
اس امت پر واسطے نجات کے ظلمات معاصی سے یہ بھی ہے کہ دنیا مین جس کسی مسلمان کو
کسی قسم کی تکلیف ہوگی وہ تکلیف کفارہ ہوجاویگی اوسکے گناہ کا اور اگر اوس تکلیف پر
اوسنے صبر کیا تو اور بھی مرتبہ اعلیٰ پاویگا اور ایک صورت نجات کی مسلمان کیواسطے
یہ بھی ہے کہ اولاد صغیر جو مر جاتی ہے وہ قیامت کے روز شفیع ہوگی اپنی والدین کی اور اللہ تعالے
اوسکی شفاعت سے اوسکے والدین کو نجات دیگا مروی ہے ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکے تین لڑکے صغیر
مر گئے وہ اوسکے فرط ہونگے قیامت مین اور فرط اوسکو کہتے ہین کہ جسکو قافلہ سے آگے روانہ کردین
کہ منزل پر جاکر سامان کرے تاکہ قافلہ منزل پر پہنچکر آسائش پاوے عرض کیا ام المومنین نے
کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مرین فرمایا وہ بھی فرط ہونگے عرض کیا اگر ایک ہی مرے فرمایا وہ ایک
بھی فرط ہوگا پھر عرض کیا کہ اگر ایک بھی نہ مرے فرمایا اوسکا فرط مین ہون یعنی میرے فراق کی غم سے بڑھکر اور کون
غم ہوگا فدیتک یا رسول اللہ اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور جن لوگون کو کوئی اسباب نجات پانیکا
ظلمت معاصی سے بہم نہین پہونچا یا ہی آخر کار ظلمت گناہ کی سبب سے جہنم مین گرفتار ہونگے کہ وہ تیرہ و تار ہے

چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جہنم بنایا ملائک کو حکم کیا کہ اسکو دہونکو تو ملائک نے
دہونکا یہانتک کہ وہ زرد ہوگئی پھر حکم ہوا کہ اور دہونکو پھر ملائک نے دہونکا یہانتک کہ سرخ ہوگئی
حکم ہوا کہ اور دہونکو پھر دہونکا یہانتک کہ سیاہ ہوگئی اور اب جہنم سیاہ ہے پس وہ لوگ ظلمات
بعضہا فوق بعض کے مصداق ہونگے لیکن انجام کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا پرتو اس
امت پر فرما رہا ہے بشفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی جہنم سے اونکو نکالکر
جنت مین پہنچاوےگا مگر اونکی پیشانیون پر لکہا ہوگا ہٰؤلاء عتقاء اللہ یہ اللہ کے چہوڑے ہوئے ہین
اہل جنت اون لوگون کو دیکہکر آپس مین کہین گے کہ یہ دوزخ سے نکل کر آئے ہین وہ لوگ
جناب رحمۃ اللعالمین کے حضور مین جاکر عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ یہ تو جنت مین بہی
عذاب ہوگیا اہل جنت ہمکو دیکہکر ہنستے ہین کہ یہ جہنم سے نکل کر آئے ہین رسول اللہ صلی اللہ
اپنے دست مبارک سے اونکی پیشانیان نہر جنت کے پانی سے دہو دین گے وہ اثبات محو
ہوجاویگی اور مثل اہل جنت کے وہ بہی ہوجاوینگے یہ ہے نکالنا اللہ کا اپنی رحمت سے امت
مرحومہ محمدیہ کو ظلمات سے نور کیطرف کہ ظلمت گناہ تو اس درجہ کہ آخر اوسکی خباثت سے ظلمت
جہنم مین پہنچین گے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ایسا نور کیطرف نکالے گا کہ مغفرت بہی کریگا
اور دست مبارک جناب رسالت کہ اللہ جنکو ید اللہ فرماتا ہے اور وہ خود نور ہین اللہ کے
اون سے اونکی پیشانیان دہوئی جاوینگے تاکہ اوس دست مبارک کے مس ہونیکی لذت
بہلادی تکالیف جہنم کو اونکے دلون سے یہ بہی مہربانی اللہ تعالیٰ کی ہے اس امت پر کہ
اسطرح سے بعد عسر کے یسر دیتا ہے پس جس نبی برگزیدہ کی امت کے گناہگارونکی طرف
یہ رحمت اور التفات خدا ہے اوسکی امت کے پرہیزگارون پر کیا کچھ فضل خدا ہوگا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے پرہیزگارون اور متقین پر یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا کہ تمیز

اونکی مدح کرتا ہے اور فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تحقیق بڑا بزرگ تم مین اللہ کے
نزدیک وہ ہے جو تم مین بڑا متقی ہے اور دوسری جگہہ قرآن مین فرماتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ تم کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم ایسے کہ اللہ کے ساتھ محبت
کرتے ہو پس اتباع کرو میرا اللہ تمکو محبوب کرے اس سے زیادہ اور کیا فضل ہوگا کہ حضور کے
اتباع سے مسلمان اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے اور فرمایا ہے علمائے محققین نے کہ اللہ تعالےٰ نے اس
آیہ شریفہ مین کمال عظمت محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت فرمایا ہے اسواسطے
کہ یہ نہ کہا کہ اے محمد مینے تمکو اپنا محبوب کیا اور نہ امت کے خطاب مین ارشاد کیا کہ مینے محمد کو محبوب کیا
بلکہ یہ فرمایا کہ تم لوگون سے کہو کہ میرا اتباع کرو تو اللہ تمکو اپنا محبوب کرلے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ ہمارے
حبیب کی شان محبوبیت وہ اعلیٰ ہے کہ تم اوسکو جان ہی نہین سکتے ہو پس یہ سمجھ لو کہ وہ ایسے
محبوب ہین کہ اونکی اتباع سے آدمی محبوب خدا ہوجاتا ہے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے
اللہ تعالےٰ کے محبوب ہین کہ انکی افعال اور اقوال بھی سب اللہ کو محبوب ہین یہانتک کہ متبع
آنحضرت کہ اوسمین افعال اور اقوال آنحضرت ظاہر ہوتے اور محل ظہور اوسکا ہوجاتا ہو وہ بھی
اللہ کو محبوب ہوتا ہے اور نیز ارباب محبت اس آیہ شریف کے معنی مین فرماتے ہین کہ ہر محب کو
پسندیدہ ہوتا ہے کہ ذکر محبوب کرے تاکہ اوسکی خوبی ظاہر ہو لیکن غیرت عشق مانع ہوتی ہے اور پسند
نہین کرتی ہے کہ غیر سے راز محبوب بیان ہو ناچار محب ذکر محبوب پردہ مین بیان کرتا ہے

چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

پس اسی سبب سے اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کی محبوبیت کو پردہ است مین فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ فرماکر ظاہر کیا پس جاننا چاہیے کہ جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع

کرتا ہے حسب مرتبہ اتباع اللہ تعالےٰ اوسکو اپنا محبوب کرتا ہے یہانتک کہ جب اتباع کامل ہوتا ہے
یعنی ظاہر مین اتباع ظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہے اور باطن مین اتباع باطن آنحضرت
کرتا ہے اور اسی کا نام طریقت ہے اور یہ جو بعض جہلا سمجھتے ہین کہ طریقت مخالف شریعت ہے
یہ محض غلط ہے اور فریب ہی شیطان کا شریعت کہتے ہین اتباع ظاہر کو اور طریقت اتباع ظاہر اور
باطن کو اور یہی کامل اتباع ہے اور اسی اتباع کے صلہ مین بندہ اللہ کا محبوب ایسا ہو جاتا ہے
کہ اللہ تعالےٰ اپنی صفات کے خلعت اوسکو مرحمت کرتا ہے کنت سمعہ وبصرہ جو حدیث
قدسی مین وارد ہے وہ اسیطرف اشارہ ہے اوسوقت یہ بندہ خطاب ولی اللہ کا مصداق
ہوتا ہے اور وہ مرتبہ اوسکو ملتا ہے کہ نہ اوسکو کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی آنکھہ نے اوسکو
دیکھا ہے اور نہ اوسکا خطرہ کسی دل پر گذرا ہے اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین خود اونکی مدح کرتا ہے
اور فرماتا ہے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ آگاہ ہو تم تحقیق جو لوگ
اللہ کے ولی ہین نہ خوف ہے اون پر اور نہ اونکو حزن ہوگا کلمہ الا اس آیہ شریفہ مین واسطے
ہم لوگونکی تنبیہ کی ہے اور لفظ ان واسطے کمال تاکید کی تا کہ کسی کو مراتب اولیاء اللہ مین
محل انکار نرہے اور بعد تاکید اللہ تعالےٰ نے ثابت کیا کہ نہ اون پر خوف ہے اور نہ اونکو غم ہوگا
اور خوف اور حزن اسوجہ سے اونکو نہین ہے کہ وہ مرتبہ فنا مین ایسا اپنی کو محو کرتے ہین
کہ تعلق خودیکا باقی ہی نہین رہتا پس جو رضاے خدا ہوتی ہے وہی اونکی رضا ہوتی ہے اور
ظاہر ہے کہ بلا رضاے الٰہی ایک ذرہ نہین ہلتا جو کچھہ ہوتا ہے اوسکی مشیت اور مرضی کے موافق
ہوتا ہے پس وہ اونکی بھی عین مرضی کے موافق ہوا اور نرہا اونکو خوف اور حزن اور حدیث مین ہے
کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک جماعت زیر عرش
زرنگار کرسیون پر سطن بیٹھی ہوگی صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے یعنی الٰہی

وقت ہیں کہ تمام خلق کو اضطراب ہوگا اور وہ مطمئن ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم مجھسے وہ سوال کرتے ہو جو قیامت کے روز فرشتے اللہ تعالےٰ سے سوال کرینگے اور فرمایا
آپنے کہ قیامت کے دن ملائک اونکو دیکھکر متحیر ہونگے اور آپسمین چرچا کرینگے کہ یہ کون لوگ
ہین آخر اللہ تعالےٰ سے پوچھین گے ارشاد ہوگا کہ یہ ہمارے حبیب کی امت کے عشاق ہین
اونھون نے اپنا انتساب دنیا مین کرلیا اور اغراض کو ہمارے واسطے مٹادیا بجز ہمارے
لقا کے کوئی غرض انکو باقی نہ رہی اور وہ اسوقت انکو حاصل ہے اسواسطے اطمینان سے
بیٹھے ہین چنانچہ احمد جام بہی مضمون فرماتے ہین

احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است ... ہر دم رضائے جانان رضوان شدہ است مارا

اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ جسکے معنی یہ ہین کہ اونکو
نہ غم ہے اور نہ ہوگا اور یہ اشارہ اولیاء اللہ کے متعلقین کے نجات کیطرف ہے اسواسطے کہ مرتبہ
تسلیم و رضا مین اونکو اپنا تعلق تو رہتا ہے نہین مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی
امت کا تعلق ہمیشہ رہے اور ہمیشہ رہے گا لہذا اسمین بہی وہ لوگ متبع ہین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنت کے اونکو بہی اپنے متعلقین کا خیال ہے اور رہے گا پس ضرور محزون ہونگے
وہ لوگ اپنے متعلقین کی گرفتاری سے لہذا اللہ تعالےٰ نے اونکی تسکین کردی وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ فرماکر مراد اس سے یہ ہے کہ ہم اونکے متعلقین کو بہی مبتلاے عذاب نکرینگے کذا فی
خزانۃ یہ بہی ایک مضمون امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت کا ہے کہ ایسے
ایسے مرتبہ کے لوگ اس امت مین اللہ تعالےٰ نے کیے ہین اور درحقیقت یہ سب فضل ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حضور کی امت مین ہونے سے یہ مراتب اللہ تعالیٰ نے
دیے ہین اور اسی طرح ہر شے جو متعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکو ایک فضل

خاص اللہ تعالے نے مرحمت کیا ہے مثلاً قرآن مجید کہ نازل کیا ہے اللہ تعالے نے اوس کو جناب رسالت پر فضل دیا ہے اوس کو اپنی کل کتابون پر جو اگلی انبیا پر نازل کی ہین حالانکہ اس نسبت سے کہ وہ سب اللہ کا کلام ہین اور اون پر ایمان لانا فرض ہے کل کتابین ایک ہین اور ایک فضل قرآن مجید کا یہ ہے کہ محفوظ رکھا ہے اللہ تعالے نے اسکو اور محفوظ رکھیگا زمانہ آخر تک تحریف سے یعنی جیسی کہ توریت اور انجیل وغیرہ کتب سماویہ مین تحریف ہوگئی ہے اس کتاب مقدس مین نہوگی چنانچہ دیکھہ لو انجیل کو کہ ہر جوالے کی انجیل علحدہ ہے ایک مین اور مضمون ہے اور دوسری مین اور مضمون ہے اور یہی حال ہے توریت وغیرہ کا اور قرآن مجید اسوقت تک اس شان پر ہے کہ مشرق سے مغرب تک دیکھہ لو ایک نقطہ اور ایک اعراب کا فرق نپاؤگے دوسرا فضل اس کتاب معظم کا یہ ہے کہ اس بلاغت اور فصاحت پر اللہ تعالے نے اسکو نازل کیا ہے کہ مثل اوسکی ایک آیت بہی فصحای عرب سے نبن سکی اور تیرہ سو برس سے برابر علما امت اسکی معنی اور مطالب مین غور فرماکر تفاسیر لکہہ رہے ہین اور ہزارہا تفسیر لکہی گئی ہے مگر معانی اوسکی ختم نہین ہوتے ہین اور نہ ختم ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہی لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ کوئی تر اور خشک وہ نہین ہی جو اس کتاب مین نہین ہے یعنی ازل سے ابد تک جو کچہہ ہوا ہے اور ہوگا سب کچہہ اسمین موجود ہی یہ کتنی بڑی شان عظمت ہے اس کتاب معظم کی کہ عبارت مین کم ہے تاکہ پڑہنے والے اور یاد کرنیوالے کو دقت نہو اور مضامین اور مطالب اسقدر اسمین ہین کہ اوسکو سوائی خدا اور رسول کے کوئی کماحقہ نہین جان سکتا ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور اوسکے باطن کا ایک باطن اور ہے یہانتک کہ سات باطن ہین قرآن کے یعنی معانی در معانی اوسمین سے تین معانی تک خلق کو رسائی ہے اور چار معانی

اللہ جانتا ہے جو نازل کرنیوالا ہے اور نبی کریم جانتے ہین کہ جن پر نازل کیا گیا ہے الغرض
تین معانی قرآن مجید کے جہانتک علما کو رسائی ہے وہ ایسی عظیم ہین کہ اسوقت تک تحریر
اور تقریر مین نہین سمائی ہین الغرض قرآن مجید کو بھی تمام کتابون پر ایسا ہی فضل ہے جیسا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے تمام انبیا پر اور ایسا ہی فضل دیا ہے اللہ تعالےٰ نے
ملت محمدی کو تمام ملل پر اور دلیل اسکے افضل ہونیکی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین
فرماتا ہے مَا نَنسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا نہین منسوخ کی ہمنے کوئی
آیت اور نہ مٹایا مگر یہ کہ لائے ہم بہتر اوس سے یا مثل اوسکے اس آیہ شریف سے ظاہر ہوا کہ ہر
ناسخ منسوخ سے بہتر ہوتا ہے یا مثل اوسکے اور ظاہر ہے کہ ملت محمدی کل ملتون کی ناسخ ہے
پس ضرور ہے کہ بعض احکام اسکے اور ملتون کے احکام سے افضل ہین اور بعض احکام اور
ملتون کے احکام کے مثل ہین اگر کل ملتون کے برابر بھی ملت محمدی کو قرار دین تو بھی تو ہر ایک
ملت سے افضل ہوئے ملت محمدی کیونکہ کل کے برابر اور کل کے مثل ہے اور صورت بہتری
مین تو بدرجہ اد ے بہتر ہی ہے پس اب قطعی ملت محمدی خیر الملل ہے جیسے کہ امت محمدی
خیر الامم ہے اور اسی طرح اللہ تعالےٰ نے فضل دیا ہے دیار جناب رسالت کو تمام روئے زمین پر
چنانچہ مکہ معظمہ کہ مولد جناب رسالت ہے اوسکو یہ فضل دیا ہے کہ باوجودیکہ خود قید مکانی سے
منزہ ہے لیکن اپنا بیت اضافی یعنی بیت اللہ اوسمین قرار دیا ہے اور اوس شہر معظم کے
رہنے والے اللہ کے ہمسایہ ہین حدیث مین مروی ہے کہ اور بلاد کی شب کو عبادت کرنیوالے
اور مکہ معظمہ کے رات کو سونے والے برابر نہین ہین اسواسطے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے ہمسایہ ہین
اور کردیا ہے اوس شہر کو دار الامن چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا
جو اوسمین داخل ہوا امن مین آگیا یہانتک کہ اوسکے گرد نواح مین جہانتک کہ حد حرم ہے اوس حد مین

شکار کھیلنا بھی حرام کر دیا ہے اور ایسا ہی فضل ہے مدینہ طیبہ کو کہ اوسمین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہے اور آرام گاہ جناب رسالت ہی تا قیام قیامت اور یہ شرف اللہ تعالے نے
اوسکو دیا ہے کہ فرمایا ہے رسول کریم نے کہ مدینہ اپنے سے پلید ہی کو خود دور کر دیتا ہے جیسا
کہ اگن لوہے سے زنگ کو دور کرتا ہے اور حدیث مین ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
باہر سے تشریف لاتے تھے اور صحابہ ہمراہ تھے جب مقام ذوالحلیفہ مین کہ وہان سے حد حرم نبوی ہے
پہنچے اتفاق سے ہواے تند چلی اور گرد اوڑنے لگی بعض صحابہ نے کپڑے سے منہ چھپایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گرد گرد مدینہ ہے اسکو جسم پر لینا چاہیے صحابہ نے اپنے پیراہنونکی
گریبان کھولدیے تاکہ وہ گرد سینون پر پڑے یہ مرتبہ ہے اوس بلدہ پاک کا کہ اوسکی خاک کو یہ
شرف حاصل ہے اور خاک وہان کی خاک شفا ہے بقیع شریف جو گورستان مدینہ مطہرہ ہے
اوسکو یہ شرف ہے کہ جو اوسمین دفن ہوا وہ سب جھگڑون سے چھوٹ گیا قیامت کے روز ہمراہ
جناب رسالت سیدہا جنت کو جاویگا اور ایک بڑا فضل اوس بقعہ پاک کو یہ ہے کہ وہ امانت
الٰہی جسکو اوسکی عظمت کی وجہہ سے آسمان اور زمین اور پہاڑ نہ اوٹھا سکتے تھے اور اوٹھالیا تھا
اوسکو بقوت عشق آدم علیہ السلام نے وہ بلدہ امین تا قیام قیامت اوس امانت عظمی کا
حامل ہے چنانچہ انوار محبوبیت جناب نبوت اسوقت تک اوس بلدہ پاک کی نواح اور
اطراف سے تابان ہین اور خوشبو سے جناب رسالت اسوقت تک اوس بقعہ نورانی کی
در و دیوار سے مہک رہی ہے اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واقبرنی ببلد حبیبک
آمین

غزل

یارب کہین جلد اب تو نظر آئے مدینہ	مدت سے دل زار ہے شیدائے مدینہ
اللہ ان آنکھون سے جو دکھلائے مدینہ	جان ہووے فدائے شہ والائے مدینہ

خوشبوئے پیمبر سے مہکتا ہے شب و روز — کیون خلد سے افضل نہو صحرائے مدینہ

دائم ہے یہان جلوہ نمانور خدا کا — افضل ہے کہین طور سے صحرائے مدینہ

ہر ذرہ دکہاتا ہے یہان طور کے جلوے — کیا ہوئے بیان وصف تجلائے مدینہ

یہ جا ہے وہ جا جسکی قسم کہائی خدا نے — ایمان ہے واللہ تو لائے مدینہ

کیونکر نہ شرف اسکو ہو کونین پہ حاصل — جب تمسا نبی ہو شرف افزائے مدینہ

آیا ہون ترے در پہ لیے بار معاصی — سنکر ترا لطف و کرم آقائے مدینہ

اس بار سے دے مجہکو نجات اپنے کرم سے — سُن لے یہ دعا اے مرے مولائے مدینہ

یہ بندۂ ہندی ترا مشتاق لقا ہے — دکہلا رخ زیبا شہ والائے مدینہ

ہو در پہ کہڑا تشنہ جگر یادی مضطر — پلوایئے اک جرعۂ صہبائے مدینہ

اللھم صل وسلم وبارک علیہ کمال فضل بلدہ جناب رسالت کا یہ ہے کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین اوسکی قسم کہاتا ہے اور فرماتا ہے وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ قسم ہے اس بلدہ امین کی اور دوسری جگہہ ارشاد کرتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ مدارج مین ہے کہ عرض کیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے جناب رسالت مین میرے مان باپ فدا ہون آپ پر یا رسول اللہ تحقیق فضیلت آپ کی اللہ کے نزدیک اس مرتبہ پہنچی ہے کہ قسم کہائی آپ کے حیات کی اور نہین قسم کہائی ہے اللہ نے حیات انبیا کی یعنی سوائے آپ کی اور فضیلت آپ کی اللہ کے نزدیک اس حد پر پہنچی ہے کہ قسم کہائی آپ کی خاکپا کی فرماتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ شیخ نے بعد بیان روایت کے لکہا ہے کہ یہ لفظ نظر ظاہر مین نسبت جناب الوہیت جل جلالہ کے سخت معلوم ہوتی ہے اور نظر حقیقت مین معنی اسکے صاف ہین اور تحقیق اس کلام کی یہ ہے کہ قسم کہانا اللہ تعالے کا کسی چیز کا سوا

اپنی ذات اور صفات کے نہین ہوتا ہے مگر واسطے اظہار شرف اور فضیلت اوس چیز کے
خلق کے نزدیک اونکی نسبت سے تاکہ جانین کہ یہ ایک امر عظیم اور شریف ہے نہ یہ کہ نعوذ
باللہ تعالےٰ کی نسبت سے اعظم ہے جیساکہ ہم قسم کہاتے ہین اللہ تعالےٰ کی ذات اور
صفات کی اور جسطرح اللہ تعالےٰ نے عظمت اور شرف مقام ولادت اور سکونت نبی کریم کو
قسم کہا کر ظاہر کیا ہے اسی طرح زمان محمدی کا فضل بہی ثابت کیا ہے فرمایا ہے وَالْعَصْرِ
قسم ہے زمانہ کی یعنی زمان محمدی کی پس فضل رکہتا ہے مکان نبی کریم تمام امکنہ پر اور فضل
رکہتا ہے زمان محمدی تمام ازمنہ پر اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خود بہی فرمایا ہے
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم بہتر سب قرنون سے میرا قرن ہے
پہر وہ کہ جو اوسے ملا ہے اور پہر وہ کہ جو اوسے ملا ہے پس خیر اور بہتری حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے منتسبات کیواسطے ہے جسقدر آنحضرت سے قرب اور تعلق زیادہ ہے اوسیقدر
فضل اور عظمت اور خیر زیادہ ہے اور جسقدر بعد اور بے تعلقی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اوسیقدر خیر مین بہی کمی ہے اور جسطرح زمان رسول اللہ سب زمانون سے بہتر ہی
اسی طرح ماہ ولادت نبی کریم بہتر ہے تمام مہینون سے اور یوم ولادت باسعادت بہتر ہی تمام
ایام سے اور ذکر جناب رسالت بہتر ہے تمام اذکار سے خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَرَفَعْنَا
لَكَ ذِكْرَكَ پس ذکر بہتر کو زمانہ بہتر مین کرنا ضرور باعث ہے زیادتی اجر اور ثواب کا
اور سبب ہے اللہ تعالےٰ کی التفات اور عنایت کا اور قدیم سی سنت الٰہی عز اسمہ
نسبت جناب رسالت کے یہی جاری ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اہتمام فرماتا ہے حضور کے
اظہار عظمت مین اور جملہ متعلقات اور منتسبات آنحضرت کے اظہار شرف اور فضل مین
مختصراً یہ مضمون کیفیت خلق نور محمدی اور حالات ولادت باسعادت سے ظاہر ہوتا ہی

کہ جب اللہ تعالے کو ظاہر کرنا اپنا منظور ہوا اپنے نور سے ایک قبضہ لیا اور فرمایا اوس سے
کن محمدا ہوجا تو محمد محمد کے معنی ہین بڑا ستودہ بہت تعریف کیا گیا اور ستودگی وہ صفت ہے
کہ اللہ تعالے نے فاتحہ الکتاب کے ابتدا مین فرمایا ہے الحمد للہ سب تعریف اللہ ہی کیواسطے
ہے یعنی ستودگی کی سزاوار مین ہی ہون پس یہ صفت خاص اپنی کہ اللہ تعالے نے خطاب
اول ہی مین اپنے حبیب کو مرحمت کر گیا کچھہ اس سے حضور کی عظمت کا اظہار ہوا پس جب
اللہ جلشانہ خود آنحضرت کو بڑا ستودہ فرماوے تو اب ماوشما کی کیا قدرت ہے کہ اوس ممدوح

خدا کی مدح کر سکین بقول شخصے

محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا	کرے بندہ گر اوسکی مدح دعوے ہی خدائی کا

پھر وہ نور بامر الٰہی عالم تعین مین جلوہ گر ہوا اور اللہ تعالے نے مخلوقات علوی اور سفلی کل کو اوسی
نور سے عالم ظہور مین لایا پھر جب اوس نور کا ظاہر کرنا خلق مین منظور ہوا چونکہ اوس نور مجرد کو بیحجاب
کے کوئی دیکھہ نہ سکتا تھا اللہ تعالے نے اسواسطے جبرئیل او میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام
کو حکم دیا کہ زمین پر جاکر ایک قبضہ خاک پاک سفید بمقام قبر شریف جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم سے لے اور جبرئیل مع میکائیل اور اسرافیل کے بمقام قبر اطہر پر اوتری اور فرمان
حضرت رب العزت زمین کو پہنچایا زمین نہایت سرور سے خوشی مین آکر شق ہوگئی جبرئیل
درون مرکز زمین سے ایک مثقال خاک لیکر مع اپنے رفقا کے پلٹ آئے پھر حکم ہوا کہ اے
جبرئیل بہشت مین جا اور وہان سے تھوڑا سا کافور اور زعفران اور سنبل اور آب معین
اور سلسبیل اور آب تسنیم لا کر اس خاک مین سب اشیا کو مخلوط کر جبرئیل علیہ السلام نے
اس ترکیب کی حکمت دریافت کی حکم ہوا کہ کافور سے استخوان اور زعفران سے پیہہ اور مشک سے
خون اور سنبل سے بال اور سلسبیل سے کلام اور آب معین سے لب وہان اب تسنیم سے

عبارات محمدی ہم کو خلق کرنا مقصود ہے تاکہ کلام بلیغ فرماوین اور شفیع خلائق ہووین پھر جب
وہ خاک پاک ان اجزا کے ساتھ خمیر ہوئی مثل کوکب دری کے درخشان ہو گئی اور وہ نور شریف
اوسمین جلوہ افروز ہوا پھر حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو کہ اس کھولنے والے تاریکیون کو طبقات
سماوات کے گرد پیش پھراؤ اور مجالس ملائکہ کو اوس سے منور کرو اور جنت کی نہرون مین اوسکو
غوطہ دو اور بر و بحر اور آسمانون اور زمینون پر اوسکو پیش کرو اور ندا کرو ھذا حبیب رب العالمین
خاتم الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین مشہور فی الاولین مذکور فی الاخرین
یعنی یہ ہے حبیب پروردگار عالم کا ختم کرنیوالا انبیا و مرسلین کا شفاعت کرنیوالا گناہگارون کا مشہور اور
اگلون مین مذکور پچھلون مین پس اوسیوقت سے خلعت نبوت آنحضرت کے جسم مبارک پر راست
زیبا ہو گیا اسی طرف اشارہ ہے اس حدیث مین کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کنت نبیا و ادم بین الروح والجسد تہا مین نبی اور آدم درمیان روح اور جسد کے تھے اور
ایک حدیث یہ ہے کہ کنت نبیا و ان ادم لمنجدل فی طینۃ تہا مین نبی اور بہ تحقیق آدم لتھڑے
تھے اپنی طینت مین یعنی حضور اوسوقت مین نبی تھے کہ ہنوز کالبد آدم علیہ السلام قید تشخص مین
نہ آیا تھا شیخ نے اس بحث مین مدارج مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی یہ تصور کرے کہ سب انبیاء کی نبوت
قدیم ہے اسواسطے کہ علم الٰہی مین کل نبی تھے جواب اسکا یہ ہے کہ اونکی نبوت بالقوا تھی یعنی فقط
علم الٰہی مین اور نبوت جناب رسالت بالفعل خارج مین موجود تھی وقت تعین عالم سے الغرض
جب اوس نور شریف کیواسطے یہ اہتمام ہو چکا آباد کیا زمین کو اللہ تعالےٰ نے اول قوم بنی جان سے
اور بعد اوسکے بنی آدم کو پیدا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نوع مین سے ظہور فرمایا
ہے تاکہ کمال اور عظمت نوع جناب رسالت کے بطور ناسخیت ظاہر ہو جاوے اور ابتدائے
خلقت بنی جان کے اسطرح سے مروی ہے کہ درمیان عرش اور کرسی کے چوپارہ حجاب ہین

اونمین سے ایک حجاب ہے آگ کا کہ مشتمل ہے نور اور ظلمت پہ نور خالص سے اوسکی ملائکہ کو پیدا کیا اونکو بسبب نورانیت کے میل طرف عبادت تہا اور طاعت کے عنایت ہوا اور ظلمت خالص سے اوسکی شیاطین خبائث کو خلق کیا اسیوجہ سے اونکو توفیق ایمان اور طاعت کی نہین ہوتی اور نمین آتش سے کہ اوسمین لگاؤ نور اور ظلمت کا ہے ابوالجان کو پیدا کیا اسی سبب سے بعض اونمین کے مشرف ہوئے ایمان اور عرفان سے اور بعض مبتلا ہوئے کفر اور طغیان مین اور نام ابوالجان کا سوما ہے اور بعض روایت مین طاری نوس اور لقب اوسکا جان اللہ تعالے نے بنی جان کی خلقت کی قرآن مجید مین خبر دیا ہے فرمایا ہے وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنَ النَّارِ السَّمُومِ پھر ابوالجان سے اوسکی جفت کو پیدا کیا اور اونکو زمین پر رہنے کا حکم دیا اونکی اولاد ہوئی اور اونکو مکلف کیا اور طریقے عبادت کے تعلیم کیے بقول حضرت محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ چھبیس ہزار برس تک طاری نوس کی قوم کی حکومت رہی جب وہ دورہ قریب الاختتام ہوا چونکہ خلقت بنی جان کی آگ سے ہے اور آگ مظہر قہر ہے اونہون نے اپنی اصل کیطرف رجوع کی تمرد اور غرور کرنے لگو اور کفر کو حد سے بڑہا دیا اللہ تعالے نے بعد اختتام حجت کے انواع طرحکی عذاب سے اونکو کفار اور مستکبرین کو ہلاک کیا اور جو اونمین سے غریب تھے اور شریعت پر رہے تھے اونکو زمین پر بجاے اشرار کے آباد کیا اور اوسمین سے ایک شخص حلبانیس نامی کو بجائے طاری نوس کے حاکم کیا اور شریعت جدید اون پر قائم کی اونہون نے بہی اول اطاعت کی اور بعدہٗ اپنی اصل کیطرف رجوع کی اوسیقدر زمانہ کے بعد وہ بہی قہر خدا سے برباد ہوئے اسیطرح چار دورہ اونکی آبادی اور بربادی کے ہوئے اور چار شخص اونمین کے سردار اور معلم اونکی ہوئے جب چوتہا رہنا اونکا جسکا نام ہاموس تہا وہ بہی راہی ملک بقا ہوا اشرار بنی جان نے تمرد اور طغیان اختیار کیا ہرچند کہ اللہ تعالے نے بارسال رسل بہت نصائح

بیان خلقت بنی جان اور عزازیل لعین

اونکو کیے وہ لوگ متنبہ نہ ہوئے یہانتک کہ دورہ رابع بہی ختم ہوا اوسوقت اللہ تعالےٰ نے بمقتضاے
حکمت بالغہ ایک گروہ ملائکہ کو اون پر آسمان سے بہیجا ملائکہ نے اکثر اونمین سے قتل کیے اور باقی کو
جزائر اور خرابات پر متفرق کردیا اور جو اونمین لڑکے تھے اونمین تمیز کو نہین پہنچے تھے اونکو گرفتار کرلیا
اونمین ایک عزازیل بہی تہا بیٹا حیلت کا کہ جسکی شکل شیر کی تہی اور عزازیل کی ماں کا نام سیلت تہا
اور صورت اوسکی بہیڑ کی تہی اور عزازیل پہلے بجہت عقوق کے باپ کی بددعا مین مبتلا ہوا تہا
اور وہ بڑا عقلمند تہا جب اوسنے دیکہا کہ یہ سب بربادی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی وجہ سے ہوتی ہے
اوسنے طریق عبادت کو اختیار کیا اور یہانتک عبادت کی کہ مفسرین نے لکہا ہے کہ کوئی بقعہ
زمین اوسنے نچہوڑا کہ جہان عبادت خدا کی نکی ہو آسمان دنیا کے فرشتون نے جب اوسکی عبادت
دیکہی جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے اللہ ایسے عابد کا آسمان پر ہونا اچہا معلوم ہوتا ہے پروردگار عالم نے
بدعاے ملائکہ اوسکو آسمان پر بلایا وہان بہی وہ عبادت خدا مین بغایت درجہ مصروف رہا
یہانتک کہ ملائکہ آسمان دوم کثرت عبادت سے اوسکی مشتاق ہوئے اور جناب احدیت مین
دعا کی کہ اسکو آسمان دوم پر بلادے بدعاے ملائکہ آسمان دوم پر پہنچا اور وہان عبادت کی الغرض
اسی طرح ہر آسمان کے فرشتے اوسکی عبادت دیکہکر خواہان ہوئے کہ ہم مین اسکو ملادے اور بدعاے
ملائکہ اسی طرح صعود کرتا ہوا فلک الافلاک یعنی ساتوین آسمان پر پہنچا پہر رضوان خازن جنت نے
عرض کی کہ اے اللہ ساتون آسمان کے فرشتے عزازیل کی عبادت اور مجالست سے محظوظ ہوگئے
اب اسکو چند روز کیواسطے جنت مین بہیج تا کہ اہل بہشت بہی اوسکی فیضان طاعت سے مستفیض
ہون حقتعالےٰ نے اوسکو بہشت مین پہنچایا وہان بہی وہ عبادت ہی مین مشغول رہا پہر یہ مرتبہ
اللہ تعالےٰ نے اوسکو مرحمت کیا کہ زیر عرش منبر یاقوتی رکہا جاتا تہا اور اوسکی اوپر علم نور کا
قائم ہوتا تہا عزازیل اوس منبر پر بیٹہکر زیر علم نور وعظ کہتا تہا اور ملائکہ اوسکی مجلس مین پاس

کثرت سے حاضر ہوتے تھے کہ اوسکی تعداد سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا اور معلم الملکوت اوسکا لقب
ہوا اسی طرح بسر ہوتی تا آنکہ بسبب طول زمان کے قوم بنی جان بسبب توالد اور
تناسل کے بہت بڑہ گئے اور تمام ربع مسکون کے اکثر خرابات پر متصرف ہوئے اور کفر اور تمرد
کو جاری کردیا عزازیل نے بسبب شفقت ہم جنسی کے جناب الٰہی مین درخواست کی کہ اون کو
ہدایت کرے اللہ تعالے نے قبول کیا اور اوسکو ہدایت کرنیکے اجازت دی عزازیل ایک گروہ
ملائکہ ہمراہ لیکر آسمان دنیا سے زمین پر آیا اور اپنی قوم کو دعوت ہدایت کی ایک جماعت قلیل نے
جو مطیع تھی اوسکی قوم سے اونہون نے اطاعت عزازیل کی کی پھر عزازیل نے ایک صالح کو
اوسکی قوم سے اونکی ہدایت کیواسطے بہیجا اون اشرار نے اوس فرستادہ عزازیل کو قتل کیا
جب کچہہ خبر اوسکی عزازیل کو عرصہ تک نہ پہنچی دوسرا شخص اوسنے بہیجا اوسکو بہی اشرار بنی جان نے
قتل کیا الغرض چند اشخاص مطیعان بنی جان سے عزازیل نے اون کیطرف بہیجا اون سبکو
شریرون نے مار ڈالا آخرالامر یوسف بن یاسف کو کہ بنی جان مین بہت فہمیدہ تہا اور نیکبخت اور
صالح بنی جان کیطرف بہیجا اوسنے وہان پہنچکر احوال فرستادگان عزازیل کا سنا اور اپنے قتل کا بہی
سامان دیکہا حیلہ و حوالہ کرکے وہ عزازیل کے پاس پلٹ گیا اور یہ سب حال اوسنے بیان کردیا
عزازیل نے اللہ تعالے سے اون پر جہاد کرنیکی اجازت طلب کی اللہ تعالے نے اوسکو
اجازت دی عزازیل لشکر ملائکہ لیکر زمین پر آیا اور جہاد کیا اور بہت کفار کو مارا اور باقی کو
ربع مسکون سے نکال دیا اللہ تعالے نے اوسکے صلہ مین اوسکو بادشاہت تمام روئے
زمین کی اور آسمان دنیا کی دی اور خزائن جنت مرحمت کی وہ عبادت کرتا رہا تا آنکہ سلطنت
دنیا کی استقلال پر مطمئن ہوا اور اپنے دلمین بسبب غرور کمالات علمی اور عملی کے یہ ٹھہرا دیا
کہ اگر اللہ تعالے یہ سلطنت اور حکومت کسی اور کو دیگا تو مین اوس سے مقابلہ کرونگا اور

اس سلطنت کو نچھوڑونگا اس اثنا مین ایک گروہ ملائکہ نے ہمراہیان عزازیل سے لوح محفوظ پر لکھا دیکھا کہ قریب تر ایک شخص مقربان خاص سے ملعون ہوگا وہ گروہ اللہ کی شان بی نیازی سے ڈر گیا اور جب وہ عزازیل کے پاس آئے آثار خوف اونکے چہرہ پر دیکھکر عزازیل نے اون سے پوچھا کہ خائف کیون ہو اونہون نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ تو ہمارے واسطے دعا کر کہ اللہ اپنے قہر سے ہمکو بچاوے عزازیل نے کہا کہ یہ معاملہ ہمارے تمہارے ساتھ تعلق نہین رکھتا ہے مجھکو مدت سے یہ حال معلوم ہے مگر مینے کسی سے کہا نہین پھر فرشتون نے اوس سے دعا کے بارہ مین اصرار کیا اوسنے دعا کی کہ اے اللہ انکو امن دے اور بسبب غرور کے اپنے کو اس دعا مین شامل نکیا آخر کار اس غرور نے اوسکو برباد کیا بندے کو ہر حال مین مالک سے ڈرنا چاہیے اور دعا کرنا چاہیے کبر سے دعا نکرنا بھی باعث غضب ہوتا ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا نکرنے والون پر اللہ غضب کرتا ہے اور بعض روایتون میں وارد ہے کہ عزازیل نے بہشت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ ایک بندہ ہمارا ہے اوسکو ہم انواع انواع اقسام سے بزرگی دینگے اور زمین سے آسمان پر پہنچاوینگے اور آسمان سے جنت مین لیجاوینگے بندہ اوسکو ایک حکم دینگے وہ نافرمانی کریگا عزازیل نے جو یہ مضمون دیکھا اپنی عبادت کو چھوڑکر اوس بندہ پر لعنت کرنے لگا اور ہزار برس لعنت کرتا رہا یہ امر بھی باعث اوسکی لعنت کا ہوا سزاوار بندہ کو یہ ہے کہ جسکو مبتلاے بدی دیکھے اوسکے حال پر رحمت کرے نہ یہ کہ اوسکو برا جانکر اوسپر لعنت کرے اسواسطے کہ وہ مالک ہے ایسا نہو کہ ہمکو اوس سے بھی بدتر کردے مولانا روم فرماتے ہین

بر بدی ہائے بدان رحمت کنند	بر منی وخویش بینی کم تنند
پس مبادا غیرت آید از کمین	سرنگون افتید در قعر زمین

اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب سے عزازیل کو غرور سے تخیل فاسد آیا یہ امر اوسپر طاری ہوگیا

جسجگہہ سجدہ کرتا جائی سجدہ پر لکہہ جلا لعن اللہ علیٰ ابلیس عزازیل باوجود اسقدر تنبیہات آلہی کی پہر بہی تنبہ نہوا اور ہزار برس ختم بہی ہی عبارت مکتوبہ پڑہتا رہا عزازیل کا یہ حال تہا کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ کو منظور ہوا کہ نور محمدی کو زمین پر چمکاوی اور اوس آفتاب ہدایت سے رہ گم کردگان کوئی ضلالت کو راہ راست پر لاوی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہین اور باشندگان ارض بہی عالم مین ہین وہ بہی اوس نور ہدایت سی بہرہ یاب ہووہ نور فیض گنجور اگرچہ جواہر اور اشجار جنت کے پردہ مین جلوہ گر تہا مگر وہ اشیاء اسا خود لطیف ہین اجرام علوی کیواسطے البتہ اونکا پردہ کافی تہا کہ وہ اوس پردہ مین زیارت اوس نور کی کرسکتے تہی اہل ارض اجرام علوی کو تو بسبب ضعف بصر کے دیکہی نہین سکتے ہین اوس نور کو اونکی پردہ مین کیسے دیکہہ سکتی اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت بالغہ سی آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا اور اس پردہ مین وہ نور شریف نہین پرجسکا عظمت جناب رسالت کو خیال کرنا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ نے حامل نور محمدی کیواسطے کیسا اہتمام بلیغ فرمایا کہ کسی اور مخلوق کیواسطے نفرمایا تہا خلق مین جسکو پیدا کیا فرمایا کن ہوجا پس وہ ہوگیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت مین یہ اہتمام ہوا کہ قبل از خلقت آدم واسطے اونکی اظہار عظمت کے ملائکہ سے فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ ہم زمین پر خلیفہ کرنیوالے ہین یہان خلیفہ سی مراد خلیفۃ اللہ ہی اور ملائکہ ہمراہی عزازیل کے سمجہی کہ خلیفۃ الجان مراد ہے یعنی جنون کا خلیفہ پس اونہون نے استفسار حکمت مین مبادرت کی اور کہا کہ کیا کریگا تو او نمین کہ فساد کرین اوسمین یعنی زمین مین اور بہاوین خون کو اور ہم تسبیح کرتے ہین ساتہہ تیری حمد کے اور پاکی تیری بیان کرتے ہین مراد اس سے یہ ہے اگر یہ خلیفہ زمین پر اس غرض سے کرتا ہے کہ وہ مثل سابق کے فساد کرین اور خون ناحق بہاوین تو پہلون کو کیون غارت کیا اسمین کیا حکمت ہی اور اگر اونسی تجکو عبادت اور اطاعت کرانا منظور ہے تو ہم تیری تسبیح کرتے ہین اور حمد کرتے ہین ہم کو

بیان خلقت حضرت آدم علیہ السلام

معزول کرکے دوسرے کو لانیکی کیا وجہ ہے جواب مین ارشاد ہوا انی اعلم ما لا تعلمون مین جانتا ہون وہ جسکو تم نہین جانتے ہو ملائکہ نے جب یہ جواب پایا بسبب نورانیت کے سمجھ گئے کہ ہمارے سوال پر عتاب ہوا کہ حکمت کو اظہار نظر پایا پس نادم ہوئے اور استغفار کرنے لگے بعض روایت مین ہے کہ سات برس تک بکمال تضرع وزاری گرد کرسی کے طواف کرتی تھی اور کہتی تھی کہ لبیک اللھم لبیک اعتذارا الیک نستغفرک ونتوب الیک اور بعض روایت مین ہے کہ مدت دراز تک گرد عرش کے تین وقت ہر روز طواف کرتے تھے اور مغفرت مانگتے تھے پس آخر کار رحمت الٰہی اونکی طرف متوجہ ہوئے اور قصور اونکا معاف ہوا نادم ہونا خطا سے مرتبہ مقبولیت کو پہنچا دیتا ہے الغرض جناب الٰہی سے ندا انی جاعل فی الارض خلیفہ کی ہوئی ہر عنصر کو تمنا پیدا ہوئی کہ وہ خلیفہ مجھسے ہو آگ نے عرض کیا کہ اے رب مین نورانی اور درخشان ہون اور آفتاب کے ساتھہ مشابہت رکھتی ہون قنادیل اور مساجد مجھسے منور ہونگی اور کفار سے سبب انتقام مین ہون اوس خلیفہ کو مجھسے بنا پانی نے زبان حال سے عرض کیا کہ مین ہون سبب سیرابی تشنگان محبت مین ہون باعث تازگی اشجار مین ہون باعث اجرای انہار اوس خلیفہ کو مجھسے خلق کر ہوا نے گذارش کی کہ اے رب مین سبب راحت ارواح ہون اور ہر طرف سے ریزہ ہائے ابر کو جمع کرکے باران رحمت خلق پر مین پہنچاتی ہون اوس خلیفہ کی خلقت مجھسے فرمان سب نے تو اپنے فضائل اور کمالات بیان کرکے اونکو ذریعہ استحقاق ٹھہرایا کہ وہ خلیفہ ہم مین سے ہو بعدہ زمین نے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ پڑی ہوئی عالم مین افگندہ بارگاہ صنعت اور پس ماندہ درگاہ خلقت ہون دل دردآمیز اور رنج گرد انگیز رکھتی ہون تیرہ رنگ ہون پامال کوہ و سنگ ہون کوئی ہنر اور کمال مجھہ مین نہین کہ جسکو تیرے حضور مین وسیلہ کرون مگر تو نے اپنے فضل سے مجھہ افتادہ کو یہ مرتبہ بخشا ہے کہ روضہ

محمد امین مجھسے گردانا ہے اگر مجھکو معدن خلیفہ کرے تو کیا عجب ہے رحمت خدا ہمیشہ افتادہ اور اونکسر کے حال پر متوجہ ہوتی ہے اسی سبب سے نبی کریم ہی مساکین کیطرف بہت التفات فرماتے تھے یہانتک کہ اوس سلطان دارین نے دعا کی ہے کہ اے اللہ مجھے کو زندہ رکہہ مسکینون مین اور مارنا مجھکو مسکینون مین اور حشر کرنا میرا زمرہ مساکین مین لہذا اپنے خلیفہ کیواسطے کہ حامل نور حبیب کریم تھا اللہ تعالے نے خاک ہی کو پسند فرمایا یعنی دعائے زمین مقبول ہوئی اور ندائے انی خالق بشرا من طین ہمنے خلق کیا بشر کو مٹی سے بلند ہوئی زمین مسرور ہوئی بعدہ وہ امانت خدا یعنی گوہر لطیف نور احمدی کہ مرتب ہوکر مثل قندیل نور کے ساق عرش مین آویزان تہا آسمانون اور پہاڑون وغیرہ پر پیش کیا گیا

گوہری بر سر بازار ظہور آوردند	تا خریدار وے از کون و مکان برخیزد
این گران مایہ متاع از دو جہان مستغنی است	طالبی کو کہ ہم از کون و مکان برخیزد

سب نے بنظر کمی حوصلہ خود اور بلحاظ عظمت اور علو مرتبت اوس امانت کو اوسکو اوٹھانے سے ابا اور انکار کیا پس تعین آدم علیہ السلام کہ عالم ثبوت مین متمکن تہا بسبب غلبہ مادہ عشق کے کہ اوسکو واسطے اول سے تعین آدم علیہ السلام ہی موضوع تہا اپنے حیثیت اور مقدار پر نظر نکر کے خواستگار اوس امانت عظمیٰ کا ہوا اور وہ دولت لازوال اوسیوقت سے اونکی نام زد ہوئی چنانچہ

حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند	گل آدم بسرشتند و بپیمانہ زدند

یعنی خلقت ہی سے اون مین مادہ محبت اور عشق خمیر کر دیا گیا اور بفیضان عشق پیدا کیا

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ کشید

پھر جناب احدیت سے زمین کو الہام ہوا کہ مین تجہسے پیدا کرونگا ایک اپنے خلق کو کہ اونمین سے

میری اطاعت بھی کرینگے اور نافرمانی بھی کرینگے پس جو میری اطاعت کریگا وہ جنت مین داخل ہوگا اور جو نافرمانی کریگا جہنم مین گرفتار ہوگا زمین یہ مضمون سنکر سخت پریشان ہوئی او مناجات کرنے لگی کہ اے پروردگار یہ سنکر کہ بعض اون مین کے جنت مین جاوینگی مجھہ کو تسکین ہوئی لیکن یہ معلوم ہونے سے کہ بعض جہنم مین جاوین گے میرا اقترار جاتا رہا اور اب دریائے اضطراب مین غرق ہون پھر جبرئیلؑ کو حکم ہوا کہ اطراف ارض سے کچھہ مٹی جمع کر حاضر کر جبرئیل علیہ السلام جب خاک لینے کو زمین پر آئے زمین نے کہا کہ اے ملک رحمت خدا کیواسطے مجھپر رحم کرو اور مجھسے خاک نہ لیجاؤ اور بہت عذر بیان کیے اہل اشارات قائل ہین کہ سب عذر زمین کے محض اس لحاظ سے تھی کہ اپنے مین طاقت قربت کی نپاتی تھی جبرئیل علیہ السلام نے اوسکی گریہ وزاری پر رحم کھایا اور خالی ہاتھہ پلٹ گئے اور عرض کیا کہ ای رب

من چو دستم بکارت سرسری — لیک زانچہ رفت تو دانا تری
گفت خاکی کہ زبونش ای بصیر — ہفت گردون باز ماند از مسیر
چون بنامت تو مرا سوگند داد — رحمتت عام است احسان تو داد
شرم آمد گشتہ از ندامت خجل — ورنہ آسان است نقل مشت گل

پھر اللہ تعالیٰ نے میکائیل علیہ السلام کو اس کام کیواسطے زمین پر بھیجا زمین نے اونسے بھی بگریہ وزاری کہا

کہ بحق لطف رحمان حمید — گر بحرمت حامل عرش مجید
کہ امانم دہ مرا آزاد کن — بین کہ خون آلودہ میگویم سخن
رفت میکائیل پیش رب دین — از غرض خالی دو دست و سینہ
گفت ای دانای سر رب دین — گرد خاک لا بگر نوحہ دنین

حالم از زاری و نوحہ پست کرد	گریہ اسیار کرد آن روئے زرد

پھر اسرافیل کو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور خاک لاؤ اسرافیل سے بھی زمین نے ویسے ہی عذر کیے اور واسطے دے وہ بھی خالی ہاتھ پھرے پھر اللہ تعالے جلشانہ نے عزرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور ایک مشت خاک لے آؤ اور کوئی عذر اوسکا نہ سنا عزرائیل نے زمین پر آکر ایک مشت خاک اوس سے طلب کی زمین نے ویسے ہی عذر پیش کیے عزرائیل نے کہا

کہ اے زمین بندے کو حکم مالک مین کیا اختیار بجز تعمیل کے

دل ہمین سوزد مرا بر لالہ بات	سینہ ام پر خون شد از شور ابات
بر تغیر تو جگر می سوزدم	لیک حق قہرے ہمین آموزدم
لطف مخفی در میان مہر ہا	در خزف پنہان عقیقِ بے بہا

زمین نے کہا کہ عزرائیل میری گریہ و زاری بجا ہے میرے پارہ سے گنہگاروں کو بھی پیدا کرینگے کہ وہ لقمہ جہنم ہونگے عزرائیل نے جواب دیا کہ اے زمین ماں باپ کی شومی اعمال سے لڑکوں سے بھی عصیان ہوتا ہے پہلے تو تجھی سے گناہ وقوع مین آیا تین مرتبہ مالک نے تجھسے خاک طلب کی اور تو نے قبول نکیا اگر اول مرتبہ تو ایک مشت خاک بے عذر دیدیتے تو تمام فرزند تیرے اللہ کے مطیع ہوتے الغرض ہر چند زمین عذر کرتی رہی عزرائیل نے کچھہ سماعت نکی تمام اطراف سے مختلف رنگ کی مٹی ایک چنگل مین سمیٹ کر حضور جناب احدیت مین پیش کی زمین اوسوقت بہت روئی جناب الٰہی سے واسطے اوسکے تسکین کی وحی ہوئی کہ اے زمین رنج اور ملال نکر کہ تجھسے ایک مشت خاک لی ہے اسکے عوض مین بندگان خاص جو ہمارے مظہر اتم ہین تجکو عنایت کرینگے الحاصل چونکہ تمام زمین سے اجزائے مختلف اوٹھا کر خلقت آدم کی گئی اسی وجہہ سے شکلین طبع اور تمیز

اور عاد تین نبی آدم کی مختلف ہین روایت ہے کہ جب عزرائیل وہ خاک لیکر حاضر ہوئے جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے عزرائیل کیا زمین نے تجسیر الحاح اور زاری نہین کی عرض کی اے پروردگار زمین نے ہرچند بہت گریہ وزاری کی اور قسمین بھی دلائین مگر مین نے کچھہ سماعت نہ کی ارشاد ہوا کہ تجھہ کو مثل اور فرشتونکے رحم اوسپر نہ آیا عرض کیا خداوندا مین نے تیرے اتباع حکم کو اوسپر رحم کرنے سے مقدم جانا ارشاد ہوا کہ مین نے تجکو انکا قابض ارواح بھی کیا عزرائیل علیہ السلام کہ ملک رحمت ہین یہ سنکر روئے اور عرض کیا اے رب اولاد آدم مین اولیا و انبیا ہونگی موت کل کو ناگوار ہے جب اونکو معلوم ہوگا کہ مین قابض ارواح ہون میرے دشمن ہوجاوینگے ارشاد ہوا کہ ہم ایک حیلہ پیدا کردیا کرینگے لوگ حیلہ کو دیکھین گے کہ فلان سبب ہوا اس سے مرگیا تجھہ کو کوئی نکہیگا بعض روایت مین ہے کہ ملک الموت نے عرض کیا کہ اے پروردگار اونمین بہت لوگ حقیقت بین ہونگے وہ حیلہ پر نظر نکرین گے ارشاد ہوا کہ جو حقیقت بین ہونگے وہ ہم کو کہین گے تجھہ کو کیون کہین گے اسواسطے کہ درحقیقت سب افعال ہمارے ہین پھر اوس خاک کو اوس جگہہ پر کہ درمیان مکہ اور طائف کے ہے آب انہار جنت سے خمیر کیا اور ایک قطرہ ابر کا اوس خاک پر مسلط کیا اور اوسکی وساطت چالیس برس بحر الاحزان سے پانی غمونکا اوس خاک پر برسایا اسی وجہہ سے انسان کو غم بہت ہوتے ہین پس وہ مٹی بسبب غمون کے تیرہ اور سیاہ ہوگئی بعد ایک سال کے باران راحت اور خوشی کا اوسپر برسایا یہ اشارہ اس جانب ہے کہ غم کا انجام خوشی ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ تکلیف کے ساتھہ راحت ہے اور ارباب عشق یہ نکتہ فرماتے ہین کہ آدم علیہ السلام حامل درد عشق ہین جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو	ورنہ طاعت کے لیے کچھہ کم نہ تھے کروبیان

اور عشق مین رنج وغم ودرد وبلا بہت طاری ہوتا ہے چنانچہ مولانا عراقی نے کہا ہے

بعالم ہر کجا درد و بلا بود ... بہم کردند و عشقش نام کردند

اسوجہ سے اول اللہ تعالےٰ نے اون پر بارش غموم کی اور آخر مین باران رحمت برسایا
تاکہ معلوم ہووے کہ ابتدائے عشق مین حزن وملال بہت طاری ہوتے ہین اور انجام
اوسکا راحت دائمی ہے تاکہ طالب صادق مستقل رہے اور تکلیف سے نگہبرا جاوے

چنانچہ حافظ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

یوسف گم گشتہ باز آید بکنعان غم مخور ... کلبۂ احزان شود روزے گلستان غم مخور
اے دلِ غمدیدہ حالت بہ شود دل بد مکن ... وین سرِ شوریدہ باز آید بسامان غم مخور
ہان مشو نا امید چون واقف نۂ از سرِ غیب ... باشد اندر پردہ بازیہای پنہان غم مخور
گرچہ منزل بس خطرناک است ومقصد ناپدید ... ہیچ راہی نیست کورا نیست پایان غم مخور
حافظا در کنج فقر وخلوت شبہای تار ... تا بود وردت دعا ودرسِ قرآن غم مخور

بعدہٗ چونکہ ہر عنصر پہلے اللہ سے طالب ہوئے تھے کہ خلیفہ کو ہمسے بنا اور کریم کا کام نہین ہے
کہ دعائے سائل کو رد کرے اللہ تعالےٰ نے اوسکا سامان یہ کیا کہ اسرافیل سے حکم دیا کہ چند
قطرے آب جوئے قدرت کے اسپر برسادے اور جبرئیل سے ارشاد ہوا کہ ہوائے لطیفہ
جاری کردے اور میکائیل سے فرمایا کہ آتش بلا طیار کرکے اوس سے قالب آدم کو خشک کرو
اور اسمین یہ بھی حکمت تھی کہ یہ ملائکہ بھی خلیفہ کی خدمت سے بہرہ اندوز ہوں بعدہ چالیس
روز مین اوسی مٹی سے اللہ تعالےٰ نے اپنے دست قدرت سے شکل آدم علیہ السلام کو
باحسن اشکال آراستہ کیا اور دوسرے کسی بندیکو اس کام مین دخل نہین دیا واسطے
اظہار فضیلت آدم کے اسواسطے کہ بادشاہ مجالس عمارات کو اپنے مملوکین سے بنواتے ہین اور

جب کوئی مخزن خاص کہ جسکو کل سے مخفی رکھنا منظور ہوتا ہے بنانا چاہتے ہین تو اوسکو اپنے
ہاتھ سے بناتے ہین چونکہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم مین خزینہ نور حبیب قرار
دیا تھا لہذا اپنے دست قدرت سے اوس مخزن اسرار کو بنایا اور ہر عضو آدم کو حسب مصلحت
خود ایک ایک بقعہ زمین کی خاک سے خلق کیا بدء الخلق مین عبد اللہ ابن سلام سے مروی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کیا اللہ تعالیٰ نے سر اور پیشانی آدم کو خاک
مکہ سے اور سینہ اور پشت کو بیت المقدس کی خاک سے اور دونون رانین زمین یمن سے
اور دونون پنڈلیان زمین مصر سے اور دونون قدم زمین حجاز سے اور دست راست خاک
مشرق سے اور دست چپ خاک مغرب سے پھر جب اللہ تعالیٰ نے خلقت آدم کو تمام کرلیا
تو لا اوسکی عقل کو مقابل تمام عقول بنی آدم کی عقل آدم تمام بنی آدم کی عقلون پر غالب ہوئی
پھر ڈال دیا جسد آدم کو درمیان طائف اور مکہ کے چالیس برس وہان پڑا رہا گروہ ملائکہ جو
اودہر سے نکلتے تھے آدم علیہ السلام کی حسن صورت اور موزونی قامت کو دیکھکر متعجب ہوتے تھے
اس سبب سے کہ ایسی صورت اونہون نے کبھی دیکھی نتھی ایک مرتبہ عزرائیل اپنا لشکر ہمراہ
لیکر اودہر گذرا جسد آدم کو دیکھکر پاتہہ سے بجایا اوسکو درمیان سے خالی اور کھنکھناتا ہوا پایا پھر
وہ دہن آدم سے اونکی جسم مین داخل ہوا اور ہر ایک جوف مین اوسکی پھرا اور سیر کی لیکن قلب
آدم مین نجاسکا اوسکا راستہ ہی اوسکو نملا پھر جسم آدم سے باہر نکلا اور ہمراہیون سے کہا کہ محتاج
کہانے پینے اور شہوت کا ہے مثل دوسرے حیوانات کے اسکا تسخیر کرنا کچھ دشوار نہین ہے
لیکن اسکے اندر ایک قصر ایسا ہے کہ اوسکا دروازہ معلوم نہین ہوتا اور اوسکے اندر مین جانسکا
مین نہین جانتا ہون کہ وہ کیا چیز ہے دل چونکہ دار محبت ہے اوسکا اسوجہہ سے اوسمین شیطانکو
دخل نہوا دل کے فضل مین حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی زبان سے فرمایا ہے

نہین وسعت کرسکتی مجہہ کو میری زمین اور میرے آسمان لیکن وسعت کرجاتا ہے مجہہ کو قلب
میرے بندہ مومن کا مومن کے معنی ہین گرویدہ مراد اوس سے عاشق ہے اور مولانا فرماتے ہین

ابیات

کعبہ بنیاد خلیل آزر ست	دل گذرگاہ جلیل اکبر ست
دل بدست آور کہ حج اکبر ست	از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست

اور حافظ فرماتے ہین ؎

دل سرا پردۂ محبت اوست	دیدہ آئینہ دار طلعت اوست

مولانا جامی فرماتے ہین **جامی**

پرتو حسنت نگنجد در زمین و آسمان	در حریم سینہ حیرانم کہ چون جا کردۂ

مگر یہ سب فضل اوسی دل کو ہے جسکو اللہ سے لاگ ہے اور تعلقات ماسوا اللہ سے پاک ہو
اور اگر حرص دنیوی اوسمین ہے تو دل نہین ہے تبخانہ ہے اللہم صل وسلم وبارک علیہ
پہر عزازیل نے اپنے ہمراہ کے فرشتون سے پوچہا کہ اگر یہ تم پر حاکم کیا جاوے تو تم کیا کروگے
ملائک نے کہا کہ ہم اپنے پروردگار کی اطاعت کرینگے عزازیل نے اپنے دل مین کہا کہ اگر یہ مجہہ پر
حاکم ہوگا تو مین اسکی اطاعت نکرونگا اور اگر مین اسپر حاکم ہونگا تو اسکو ہلاک کرونگا
اور غصہ مین آکر اوسنے جسد آدم پر تہوک دیا وہ تہوک آدم کے مقام ناف پر پڑا اللہ تعالےٰ
نے جبرئیل سے فرمایا کہ اس جگہہ کی مٹی نکال ڈال حضرت جبرئیل نے نکال ڈالی اسیوجہہ
یہ طریقہ تمام اولاد آدم مین ہے کہ خلقت بنی آدم کی اس طرح پر ہوتی ہے کہ ناف کاٹی جاتی ہو
کیونکہ ہم سب جزو آدم مین اسوقت اپنے کل مین موجود تہے لہذا اوسکا اثر سب مین پہنچا ہے
باتباع سنت آدم یہان بہی ناف کاٹی جاتی ہے اور اسیوجہہ سے نبی کریم ناف بریدہ تشریف

لائے تاکہ ظاہر ہو کہ آپ جزو آدم نہیں ہیں بلکہ اصل آدم ہیں اور نیز باف کا کاٹنا شیطان کی
تھوک کا اثر دفع کرنیکے واسطے مقرر ہے حضور وہ طاہر اور اطہر ہیں کہ وہان حس شیطانی کو
کسی نوع سے مداخلت ہی نہیں ہے الغرض بعد ان سب واقعات کے روح کو حکم ہوا
کہ جسد آدم میں داخل ہو روح نے جسد آدم کو تیرہ اور تنگ پاکر جناب الٰہی میں عذر کیا
کہ اے اللہ یہ مدخل کریہ ہے اور قعر بعید میں کیونکر اسمین داخل ہوں پھر وہی حکم ہوا
کہ داخل ہو اس جسد میں روح نے تنگی کے خوف سے پھر وہی عذر کیا جناب احدیت سے
پھر وہی خطاب پایا تیسری بار پھر روح نے نہایت ہیبت سے وہ عذر پیش کیا چوتھی بار
جناب الٰہی جلشانہ سے بطور زجر کے حکم ہوا داخل ہوا اسمین اور نکل اور وہ در یتیم نور محمدی
کہ پہلے سے مقام مدینہ منورہ سے جوہر ارض لیکر اور اجزاے جنت سے خمیر کرکے اوس کو
ساق عرش میں لٹکا رکہا تہا پیشانی آدم علیہ السلام میں بالاے بینی ایک گڈہا کرکے وہان
اوسکو رکہدیا روح آدم نور حضرت محبوب مطلق کو دیکہ کر بشوق زیارت اول دماغ آدم میں
در آئی اور سو برس تک اوسکی تلاش میں سرگردان رہی جسطرف کے زاویہ کاسہ سر
آدم میں روح جاتی تہی وہ سفال خاک اللہ کی صنعت سے گوشت اور پوست ہوجاتا تہا
گشت کرتے کرتے بعد سو برس کے آدم کی آنکہونمین روح آئی آنکہیں روشن ہوگئیں پہلے
آدم نے اپنے قالب کو دیکہا ہنوز خاکی تہا اور یہ اسواسطے اللہ تعالےٰ نے دکہایا تاکہ آدم
اپنی حقیقت کو پہچانے رہیں پھر آدم نے اپنی علو ہمت سے منظر اوپر اوٹہائی دیکہا تو ساق
عرش پر لکہا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ اسکے دیکہنے سے
عظمت شان محمدی آدم کے ذہن میں آگئی معارج النبوۃ میں لکہا ہے کہ پوچہا آدم علیہ السلام
نے کہ اے پروردگار یہ کون ہے جسکا نام تونے اپنے نام کے برابر لکہا ہے ارشاد ہوا

یہ ہمارا حبیب ہے تیری اولاد سے ہوگا جسوقت تجھسے ذلت وقوع مین آویگی ہم اسکی شفاعت سے تیرے گناہ معاف کرینگے اس کلام پاک کے سننے سے آدم کو خطرہ پیدا ہوا کہ جناب یہ کہ باپ اولاد کا شفیع ہو یہ اولٹا معاملہ ہے کہ بیٹا باپ کا شفیع ہوگا اور سخت فکر اسکی آدم کو لاحق ہوئی اور سبب اوسکا یہ تھا کہ شیطان نے جو اول جسد آدم کی سیر کی تھی اوسکے عکس سے یہ تاثیر تھی کہ بزرگی اوس حبیب کی مفہوم نہوئی اور اپنی پدریت کی بڑائی ملحوظ رہی حضرت الوہیت کو چونکہ برگزیدہ کرنا آدم کا منظور تھا خود اوسنے تدارک کیا اسطرح پر کہ جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا جلد جاؤ اور اس خطرہ کو درون آدم سے نکال ڈالو ورنہ وہ ہلاک ہوجاویگا جبرئیل نے بامر الٰہی سینہ آدم کو چاک کرکے اوس خطرہ کو نکال کر دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑہ جنت مین دفن کردیا اوس سے وہ درخت پیدا ہوا جسکے قریب جانیکی آدم کو ممانعت ہوئی اور دوسرے ٹکڑے سے نفس امارہ مخلوق ہوا اسیوجہہ سے نفس ہمیشہ گناہ کیجانب توجہ کرتا ہے بعدہ روح باذن اللہ آدم کی ناک اور کانمین داخل ہوئی آدم کو چھینک آئی اور ساتھہ ہی اسکے روح آدم کے زبان مین پہنچی آدم علیہ السلام نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اللہ تعالے نے اوسکے جواب مین بخطاب آدم فرمایا یَرْحَمُکَ رَبُّکَ یَا اٰدَمُ وَلِلرَّحْمَۃِ خَلَقْتُکَ پس چھینک ہمارے حق مین بہتر ہے کہ ہمارے جد آدم علیہ السلام کے زندہ ہونیکی نشانی ہے اور اوسکے صلہ مین خطاب رحمت اونکو حاصل ہوا ہے اور بد جاننا اوسکا گناہ ہے اور اتباع شیطان ہے کیونکہ آدم کا زندہ ہونا اوسکے حق مین برا تھا اور اوسکو ناگوار ہوا تھا پس اوسکے حق مین چھینک البتہ شگون بد تھی جو اوسکی متبع ہین اوسیکے اغوا سے چھینک کو بد کہتے ہین مسلمان کے حق مین سنت ہے کہ جب چھینک آوے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور دوسرے مسلمانون کو چاہیے کہ اوسکے خطاب مین کہین یَرْحَمُکَ اللہ

تاکہ ادائے سنت الٰہی او رسنت آدم ہو پھر روح آدم کی عروق اور ہڈیوں مین داخل ہوئی
جنو سیرون بہت تہ آئی یہی کہ آدم نے قصد او تہنو کیا گر پڑے اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ پہر تمام جسم آدم مین روح داخل ہوئی اور سب بدن اوسکا
انوار روح سے منور ہوگیا چونکہ روح آدم پہلے دوجوار قرب الٰہی تہی جسم خاکی کی تنگی سے
گہبراتی تہی او ربار بار قصد پرواز کرتی تہی اوسکے بہلانے کو اللہ تعالیٰ نے مناظرہ بین تمام
اعضا کے زبان حال سے جاری کیا ہر عضو نے دوسرے عضو پر اپنی فضیلت بیان کی
روح نے جب دیکہا کہ یہ سب غلطی سے دعوی کمالات کا اپنی اپنی نسبت کرتے ہین از راہ
ہدایت واسطے تنبیہ کے اعضا سے کہا کہ اے جوارح یہ سب فضائل تم کو میرے فیضان سے
حاصل ہین اور بعد اوسکے روح بسبب اپنی صفائی کے خود بہی متنبہ ہوئی کہ یہ دعوی خود
نمائی کہ مجہسے وقوع مین آیا شان عاشقی سے باہر ہے کیونکہ درحقیقت یہ سب کمالات
افاضہ کے بتصدق اوسی تجلی جمال بیچون کے ہین اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ بعد
اسکے پہر وہ جوش روح کو پیدا ہوا اور قصد کیا کہ جسم خاکی کو چہوڑ کر اپنی اصل کیطرف
رجوع کرے اوسوقت اللہ تعالیٰ نے اوسکے بہلانے کیواسطے کارکنان قضا وقدر سے
ایک تخت مرتب کرایا اور آدم کو اوس تخت پر لباس جنت پہنا کر بٹہایا اور نور محمدی
اونکی پیشانی پر چمکایا اور ملائکہ سے فرمایا کہ اس تخت کو اوٹہا کر تمام سماوات مین آدم کو سیر
کراؤ ملائکہ سو برس تک آدم کو عجائب اور غرائب دکہاتے پہرے پہر ایک فرس مشک اذفر
کا پیدا کیا اور نام اوسکا میمون رکہا اور اوسکے دو بازو بنائے موتی اور یاقوت کے اور
اوسپر آدم کو سوار کیا جبرئیل نے اوسکی لگام پکڑی اور دہنی جانب ہوئے اور میکائیل
بائین جانب رکاب پکڑے رہے پہر وہ گئے اور دوبارہ اس شان سے آدم نے

سماوات کی سیر کی جو فرشتے دہنے بائین اونکے تعظیماً کہتے السلام علیک یا آدم اونکے جواب مین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے لہذا امت محمدی مین یہی طریقہ تحیت کا جاری کیا گیا غرض جب سماوات میں سیر کیا ایک دوسرے پر سلام بھیجا اور پھر اوسی تخت پر بٹھا کر آدم کو ملائکہ نے اوسی تخت کو زمین پر رکھ دیا فرشتے نور جمال آدم کو دیکھ کر بیساختہ مدح کرنے لگے اور کہنے لگے خلق اللہ آدم علی صورتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین پھر آدم کو اللہ تعالی نے تمام اشیا کا علم سکھایا چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا بعدہ مسمیات اون اسما کی ملائکہ کے آگے پیش کئے اور فرمایا کہ ان کے اسما اور اغراض کو بیان کرو اور یہ امر اللہ تعالے نے واسطے اظہار عظمت آدم کے اور تنبیہ کرنے ملائکہ کے ظاہر کیا اسواسطے کہ اونھون نے ندا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً سنکر اپنے اذہان مین یون تصور کیا تھا کہ جو خلق اب مخلوق ہوگا ہمسے افضل نہوگا اسواسطے کہ ہم اوس سے زیادہ جاننے والی ہونگے کیونکہ ہم خلقت مین اوس سے سابق ہین جو آیات قدرت الہی جل جلالہ ہمنے مشاہدہ کی ہین وہ کہان سے دیکھیگا اور اسی خیال سے اونھون نے اللہ تعالے سے پوچھا تھا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا اور جواب پایا تھا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اللہ تعالے کو بعد خلق ہونے آدم علیہ السلام کے منظور ہوا کہ اب ملائکہ کو اپنی صنعت اور عظمت دکھلائی لہذا مسمیات اسما کو پیش کرکے ملائکہ سے فرمایا اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی اگر اپنے گمان مین سچے ہو تو ان اشیا کے اسما کو بیان کرو ملائکہ اوسکی بیان مین عاجز ہوئے سمجھ گئے کہ ہمارے گمان پر تنبیہ کی ہے پس وہ متنبہ ہوئے اور تسبیح کی اونھون نے اللہ جلشانہٗ کی اور معترف ہوئے اپنے قصور فہم سے اور کہا اونھون نے سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ پھر جناب الوہیت سے حضرت آدم کو حکم ہوا کہ تم

بیان کرو اسما اور خواص انکی پس بیان کیے آدم علیہ السلام نے اللہ تعالے فرماتا ہے فلما
انبأهم بأسمائهم قال ألم أقل لكم إني أعلم غيب السماوات والأرض وأعلم
ما تبدون وما كنتم تكتمون یعنی جب بیان کیے آدم نے ملائکہ سے اسما اونکے
فرمایا اللہ تعالے نے آیا نہین کہا مین نے تمسے کہ تحقیق مین جانتا ہون غیب آسمانو
اور زمینون کا اور جانتا ہون اوسکو جسکو پوشیدہ کرتے ہو اور چھپاتے ہو الغرض جب
آدم علیہ السلام نے اسما اور خواص بحکم الٰہی انبئہم باسمائہم یعنی بیان کرو فرشتو
اسما اونکے ملائکہ سے بیان کیے پس ہوگئے آدم اوستاد فرشتونکے اور ظاہر کردیا اللہ تعالیٰ نے
فضل آدم علیہ السلام کو ملائکہ پر بسبب زیادتی علم کے جب عظمت آدم علیہ السلام کی
ملائکہ کو محقق اور ثابت کردی جناب الٰہی سے ملائکہ کو حکم ہوا کہ سجدہ کرو آدم کو یعنی سجدہ
تعظیم اور سجدہ تعظیم عظام بشری کیجانب کرنا سابق کی ملتون مین درست تہا ملت محمدی
مین کہ ناسخ کل ملتون کے ہے سجدہ غیر خدا کو اور غیر سمت کعبہ کے کرنا کلیۃً ممنوع ہوگیا ہے
اب سجدہ تعظیمی بہی درست نہین سوائے خدا کے الحاصل جب ملائکہ سجدہ کے مامور ہوئے
سب سجدہ ہوئے ادائے امر پہلے سے حضرت جبرئیل نے سجدہ کیا اوسکے صلہ مین
روح الامین کا خطاب پایا اور درمیان عاشق اور معشوق کے پیام بر مقرر ہوئے بعدہ میکائیل
نے سجدہ کیا اوسکے جزا مین خدمت تقسیم ارزاق اونکے سپرد ہوئی بعدہ اسرافیل نے سجدہ
کیا اور اس فرمان برداری کے صلہ مین تمام قرآن مجید اونکی پیشانی مین مکتوب ہوگیا
بعدہ عزرائیل نے سجدہ کیا اوسکے صلہ مین وہ واسطہ وصال ہوئے درمیان محب و محبوب
کے بعدہ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا اور اوسکی جزا مین موصوف ہوئے ساتہ صفت لا یعصون اللہ
ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون کے یعنی ملائکہ معصوم ہین نافرمانی نہین کرتے اللہ

کرتے ہین اپنے معبود کی اور یہ سب انتظام اللہ تعالےٰ کا تھا جو اظہار عظمت آدم مین
وقوع مین آیا در حقیقت یہ اہتمام تھا اظہار عظمت نور جناب رسالت کا کہ جسکو وہ حامل تھے

جلوہ چو داد روی آدم کردہ | ملائک سجدہ بآدم | وحدت بہ دوئی گشت مسلم | صلی اللہ علیہ وسلم

لیکن عزازیل نے اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل نکی اوسکی سزا مین جو حال ہوا وہ آیت سے
ثابت ہے ملائکہ جانب آدم سو برس اور بعض روایت مین ہے کہ پانسو برس سجدہ مین رہے بعدہٗ
جب سر اوٹھایا دیکھا عزازیل کو کہ آدم کیجانب سے منہ پھیرے کھڑا ہے اور اوسکی بدل کی
سزا مین صورت اوسکی کہ بسبب عبادت کے نہایت لطیف تھی بدل کر خبیث ہوگئی
ہے ملائکہ یہ حال دیکھکر متعجب ہوئے اور توفیق امتثال حکم جو اونکو بعنایت خدا ہوئی
اوسکے شکر مین دوسرا سجدہ بجالائے جبرئیل علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہین
کہ جو کشود کہ ہمکو سجدہ آدم کرنے سے حاصل ہوئی قبل اوسکے نہتی یہ مرتبہ اعلیٰ اتباع حکم
خدا اور تعظیم معظم سے حاصل ہوتا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے شیطان سے پوچھا کہ تو نے
آدم کو کیون نہ سجدہ کیا باوجود ہمارے حکم کے شیطان نے جواب دیا کہ مین اس سے اچھا
ہون مجھکو تو نے آگ سے بنایا اور اوسکو مٹی سے اول قیاس بمقابلہ نص کے شیطان نے
کیا اپنی انانیت سے اور کافی نہ سمجھا اللہ تعالےٰ کے حکم کو اوسکی شامت سے مبتلائے کفر
ہوا اور معتوب ہوا اور جناب الٰہی سے ارشاد ہوا اوسکے جواب مین فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ
رَجِيْمٌ وَاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ نکل تو اس سے تحقیق تو مارا ہوا ہے اور
تجھپر لعنت ہے قیامت کے دن تک اور ابلیس عرش سے پھینکا گیا بحر اخضر مین گرا
اور سو برس اوسمین غرق رہا دیکھنا چاہیے غیرت خدا نے شیطان کو اوس مرتبہ اعلیٰ سے کیسی پستی
مین گرایا اور نیز اس فعل سے ظاہر کردیا اللہ تعالےٰ نے عظمت جناب رسالت کو

کہ آپکے حامل نور کی تعظیم نکرنے سے اتنا بڑا عابد کہ جو معلم الملکوت تہا ملعون ہوا اور
سب عبادات اوسکی برباد ہو گئی تو کیا حال ہوگا اوسکا کہ جو ترک کریگا تعظیم جناب
رسالت کو نعوذ باللہ من ذلک پہر وہ نور شریف آدم سے اونکی اولاد مین منتقل ہوا اور
ہر ایک جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت ایسی ہی اہتمامات برابر جاری
رہے چنانچہ ہر ایک جد محمدی اپنے زمانہ مین فضل رکہتا تہا دوسرون پر صفات کمالیہ
مین اور جب وہ نور شریف ایک جد سے دوسرے جد کیطرف منتقل ہوتا تہا شیطان مقید
کیا جاتا تہا اور ملائکہ اوسکو ایذا دیتے تہے اسیوجہہ سے ذکر ولادت اور خلقت جناب نبوت
شیطان کو شاق گذرتا ہے کہ اوسکو تکالیف کا یاد دہ ہوتا ہے اور مانع آتا ہے اور اغوا
کرتا ہے لوگون کو کہ اس ذکر سے باز رہین اور اوسی قسم کے خیالات فاسدہ کہ جسمین خود
مبتلا ہوا تہا پیش کرتا ہے نسبت تعظیم جناب رسالت کے تاکہ لوگ اوس خیال سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے باز رہین لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین
فرمایا ہے کہ ہمارے خاص بندون پر اوسکو حکومت اور اختیار نہین ہے لہذا جو دل سے
محب صادق ہین نبی کریم کے اور سچے بندے ہین اللہ تعالےٰ کے وہ اوسکی فریب مین کب
پہنستے ہین اسیوجہہ سے اہل حرمین شریفین کہ اسلام کی جڑ اوسمین قائم ہے ہمیشہ کثرت سے
محافل میلاد شریف جناب رسالت کیا کرتے ہین اور ذکر ولادت شریف کہ جسمین سراسر
اظہار صنعت الٰہی اور عظمت جناب رسالت پناہی ہے بیان کرتے ہین اور سنتے ہین
اور ذکر تشریف آوری جناب رسالت دنیا مین اولاد آدم سے اور بڑائی نسب شریف
آنحضرت کی کہ اسیکا نام ذکر ولادت ہے خود جا بجا قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے
تفصیل اسکی اپنے مقام پر مذکور ہوگی اور خود جناب رسالت نے ہی کیفیت [illegible]

ذکر ولادت باسعادت حضور

حال اپنی ولادت کا ارشاد کیا ہے اور اگلی انبیا بھی اسکو مذکور کرتے رہے ہین اپنی اپنی وقت مین اور آثار اور علامات ظہور آنحضرت کے مفصل بیان فرماتے رہے ہین اور جب زمانہ ظہور جناب رسالت پناہ قریب آیا یعنی نور محمدی حضرت عبد اللہ سے منتقل ہوکر بی بی آمنہ کو سپرد ہوا ایام حمل مین بڑی بڑی معظم نبیون نے حضرت آمنہ کو خواب مین بشارت دی کہ اے آمنہ مبارک ہو تم کو کہ تمہارے حمل مین افضل مخلوقات تشریف لائے ہین اور فضائل اور کمالات نبی کریم سب نے اپنے اپنے طور پر ارشاد کی تاکہ شک باقی نرہے خوب ظاہر ہوجائے کہ وہ نبی الانبیا جو ممدوح خدا اور رسل ہے یہی ہے اور نیز ایام حمل مین غیب سے ندا ہوتی تھی کہ نبی معظم سردار اولین اور آخرین صاحب معجزات اور بینات عالم ظہور مین جلوہ گر ہوتے ہین اور ایسے آثار اور انوار ظاہر تھے حضور کی ولادت باسعادت کیوقت کہ علمائے یہود و نصارا باوجود عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے اختیار خبر دینے لگے کہ خاتم الانبیا نے مکہ معظمہ مین اولاد اسمٰعیل سے اسوقت ولادت فرمائی اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور جب وقت ولادت شریف سید کائنات سرور موجودات کا آیا انوار الٰہی مولد آنحضرت کیطرف کمال محبت سے متوجہ ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام بامر خدا بصورت پرندہ حضور کی والدہ کے پاس آئے اور پھر ایک جوان خوبصورت ہوگئے اور اظہار عظمت جناب نبوت کیواسطے کمال ادب سے کہنے لگے ظاہر ہو اے رسول اللہ کے ظاہر ہو اے نبی اللہ کے اور بہت سے کلمات تعظیم کے کہے حضور چونکہ یاد خدا مین مستغرق تھے کمال استغنا کیوجہ سے التفات نفرمایا آپ نے اور ظہور نکیا جبرئیل کو جب شوق غالب ہوا اور دیکھا کہ وہ ممدوح خدا متوجہ نہین ہوئے مجبور ہوکر اللہ تعالے کے نام کا واسطہ دیکر کہا کہ ظاہر ہو جیسے اے محمد بیٹے عبد اللہ کے واسطہ حالت مجبوری مین دیا جاتا ہے جبرئیل علیہ السلام نے جب مجبوری کو

پیش کیا حضور نے بھی اپنی شان رحمت اور عاجز نوازی کو ظاہر کیا یعنی عرض جبرئیل السلام کو قبول کر لیا اور اسمین امت عاجز کی بھی تسکین فرمائی کہ تم نڈرنا اسبات سے کہ جبرئیل علیہ السلام سا ملک مقرب خوشامد اور تعریف کرتا رہا اور ہمنے شان استغنا مین اونکی طرف توجہ نہین کی جہان ہماری شان استغنا اسدرجہ ہے وہان عاجز نوازی بھی ہماری صفت ہے جب وہون نے عاجزی کو ذریعہ حصول مدعا کا گردانا ہمنے بھی توجہ کی پس تم بھی جب عاجز ہو کر ہمسے استعانت چاہو گے متوجہ ہونگی ہمارے نبی کریم نے کیا سہل طریقہ اپنی رحمت سے ہمکو اپنے متوجہ کرنیکا تعلیم فرما دیا اگر باینہمہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے محروم رہین تو ہماری کم نصیبی ہے الغرض جب جبرئیل علیہ السلام نے اللہ جلشانہ کے نام کا واسطہ دیا تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل چودہوین رات کی چاند کے روشن ہوئی دنیا مین حبیب کبریا اوٹھہ کھڑے ہو

وقت ہے تعظیم کا ابیات

سرور ہر دو جہان پیدا ہوئے	رہبر انس وجان پیدا ہوئے
جو خدا سے بخشوائین گے ہمین	وہ شفیع عاصیان پیدا ہوئے
سلام علیک اے نبی الوریٰ	سلام علیک اے شہ دوسرا
سلام علیک اے رسول کریم	عزیز حکیم رؤف رحیم
سلام علیک اے سیر بے	شفیع الوریٰ ہاشمی ابطحی
سلام علیک ای رسول انام	علیک الصلوۃ وعلیک السلام
توئی ابر رحمت منم تشنہ کام	مرا تشنہ مگذار شاہ انام
عطا از تو آید خطا از ما	خطایم مبین و بفرما عطا
گنہ ما بسے گرچہ سر زد ز ما	دلے دارد آنم چو من انتہا

توئی آنکہ جود و عطایت شہا	ندارد چو فضلت حد و انتہا
چہ باشد بہ پیش عطایت کریم	گناہ من مشت خاک و لئیم
گناہم ببخش و بفرما عطا	بباران خویشم دہ باہل کسا

سبحان اللہ کیسی خیر سپہر ہدایت نے مشرق ولادت سے طلوع فرمایا کہ تشریف لاتے ہی آثار کفر و بدعت کو مٹایا اس ظلمت اور جہالت کے ساتھ حضور پر نور نے ظہور کیا کہ پیدا ہوے آپ ملک عرب مین اور ہیبت اور سطوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملک فارس مین وقت ولادت شریف کے آتشکدہ فارس کی آگ جو صد ہا برس سے جل رہی تھی بجھ گئی اور بادشاہ فارس کا محل کانپا اور چودہ کنگرہ اوسکے گر گئے اور یہ اشارہ اسبات کا تھا کہ قریب آگیا وہ زمانہ کہ روشنی اسلام کی فارس کے ملک مین پھیلے اور آتش کفر کی بجھ اورامارت کفر اوس ملک سے جاتی رہے اور حکومت اسلامیہ قائم ہوئی چنانچہ ظہور اسکا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد خلافت جناب عدالت مآب سیدنا امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ہوا بیان اوسکا بہت طولانی ہے بنظر اختصار تھوڑا سا حال بطور خلاصہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعد جنگ حدیبیہ نبی کریم نے مدینہ طیبہ سے خطوط دعوت کے بادشاہون کے پاس روانہ فرمائے اور دعوت اسلام کی پہنچائی اوسکی ایک فرمان واجب الاذعان عبد اللہ بن حذافہ سہمی کسرا پرویز بن ہرمز بن نوشیروان کے پاس حاکم فارس لیکر گئے خلاصہ مضمون نامہ یہ تھا کہ یہ نامہ ہے محمد الرسول اللہ کیطرف سے کسرا حاکم فارس کیجانب سلام ہو اوسپر کہ جو اتباع کرے ہدایت کی اور مین تمکو بلاتا ہون اسلام کیطرف مین رسول ہون اللہ کا تمام انسانون پر ڈراتا ہون سب کو اور حجت کرتا ہون کافرون پر تو مسلمان ہو تاکہ سلامت رہے تو اور اگر انکار کریگا تو تحقیق وبال مجوس کا

تجھ پر ہوگا جب یہ نامہ شریف کسریٰ نے سنا غیض مین آیا اور نامہ کو پھاڑ ڈالا اور کلمات
بے ادبانہ کہے اور جواب نامہ نہ لکھا مروی ہے کہ جب یہ خبر جناب رسالت کو پہنچی فرمایا
پارہ کیا کسریٰ نے میرے نامہ کو پارہ کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی حکومت کو اور ایک روایت
مین ہے کہ فرمایا اے اللہ پارہ کر اوسکے ملک کو اور لکھا کسریٰ نے ایک خط باذان حاکم
یمن کو کہ اوسکی طرف سے تھا اس مضمون کا کہ تو دو شخص اوس کے پاس بھیج جو دعوے
نبوت کرتے ہین تاکہ اونکو میرے پاس لے آوین پس باذان نے دو شخصون کو کہ عقلا
اور شجاعان فرس سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجا اور نامہ لکھا کہ آپ
انکے ہمراہ کسریٰ کے پاس جاوین الغرض وہ دونون شخص مدینہ طیبہ مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے لباس دیبا پہنے ہوئے اور ریشمین پٹکے کمر مین باندھے
ہوئے ڈاڑھیان اونکی کتری ہوئین اور مونچھین بڑھی ہوئین ایسی کہ ہونٹ اونکو
چھپے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیئت اونکی مکروہ معلوم ہوئی فرمایا ویل ہو تمپر
کس نے تمکو یہ صورت بنانے کا حکم دیا کہ ڈاڑھی کترواو اور مونچھین بڑھاؤ اونھون نے
کہا کہ ہمارے خداوند کسریٰ نے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے خداوند نے ہمکو حکم دیا ہے
کہ ڈاڑھی بڑھاوین اور مونچھین کتروائین اور آنحضرت نے اونکو دعوت اسلام کی
اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور عقاب سے ڈرایا اونھون نے نامہ اور پیغام اپنے حاکم کا پہنچایا
اور کہا کہ آپ ہمارے ہمراہ چلین ورنہ کسریٰ تمام ملک عرب کو برباد کردے گا وہ دونون
یہ کلمات تو کہتے تھے مگر ہیبت جناب رسالت سے کانپتے تھے آخر کار اونھون نے کہا کہ اگر
آپ نہ چلین تو جواب نامہ لکھدین حضرت نے فرمایا آج کے دن جاکر آرام کرو کل جیسی مصلحت
ہوگی کیا جاویگا وہ دونون باہر آئے اور آپسمین کہا ایک نے دوسرے سے کہ اگر مجھکو اور

ف خلاصہ حال جنگ فارس کا اور بفضل الٰہی قبضہ اہل اسلام مین آنا

توقف مجلس آنحضرت مین ہوتا تو خوف تہا کہ مین ہلاک ہوجاتا دوسرے نے کہا مین بہی قبل اسکے کبہی ایسا نہین ڈرا جیسا آج اس محفل مین ڈرا ہون معلوم ہوتا ہے کہ خدا اسکا رکن ہے اور دوسرے روز وہ دونون پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے صاحب یعنی بازان سے خبر دو کہ میرے خدا نے آج شب کو مجہہ کو خبر دی ہے کہ سات ساعت رات گذرنیکے بعد شیرویہ پسر کسرا کو اللہ تعالے نے کسرا پر مسلط کیا شیرویہ نے کسرا کا پیٹ چاک کیا اور وہ ہلاک ہوا اور یہ واقعہ شب سہ شنبہ دسوین جمادی الاولی سنہ سات ہجری کو واقع ہوا اور کہنا بازان سے کہ جلد دین میرا مملکت کسرا مین ظاہر ہوگا اگر تو مسلمان ہوجا تیرا ملک مین تیرے تصرف مین رکہونگا اور بعض ملک فارس کے بہی تیری حکومت مین دونگا پس وہ دونون قاصد بازان کے پاس پلٹ گئے اور جو کچہہ دیکہا اور سنا تہا بیان کیا بازان نے کہا کہ یہ باتین بادشاہون کیسی نہین ہین مجہہ کو گمان ہے کہ وہ برحق پیغمبر ہے مین اس خبر کا انتظار کرتا ہون جو اونہون نے مجہکو دی ہے اگر یہ خبر صحیح ہوئی تو اوسکی نبوت مین شک نہین ہے بخدا کہ اون پر ایمان لانے مین کوئی حاکم مجہہ پر سبقت نکرے گا اوسی زمانہ مین خط شیرویہ کا بازان کو پہنچا اوس نے وہی مضمون لکہا تہا جسکی نبی کریم نے خبر دی تہی بازان اوسیوقت مسلمان ہوئے اور اہل یمن اور اہل فرس جو وہان اوسوقت موجود تہے سب مسلمان ہوگئے یہ اول وبال تہا جو بے تعظیمی جناب رسالت سے کسرا حاکم فرس پر واقع ہوا اسپر بہی اوسکی قائم مقام متنبہ ہوئے آخرکار عہد خلافت حضرت خلیفہ ثانی مین سلطنت اوسکی اہل اسلام کے قبضہ مین آگئی مجمل حال اوسکا یہ ہے کہ آخر سنہ چودہ ہجری اور اوائل سنہ پندرہ ہجری مین حضرت

عدالت مآب سیدنا فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تمام اشراف مہاجرین اور انصار کو جمع کرکے مشورہ کیا اپنی جانیکی بنسبت دیار عجم مین بعضونکی رائے ہوئی کہ آپ خود مہم عجم کیواسطے تشریف لیجاوین اور بعض کی رائے اسکی خلاف ہوئی آخر الامر بمشورہ اعلم الاصحاب سیدنا علی مرتضیٰ کے حضرت فاروق نے خود مدینہ مین توقف فرمایا اور حضرت سعد ابن ابی وقاص کو ایک لشکر آراستہ کے ساتھہ حاکم کرکے روانہ کیا او حکومت عراق اونکی سپرد کی اور کفار عجم سے محاربہ کرنیکی اونکو اجازت دی حضرت سعد چار ہزار خواہ چھہ ہزار خواہ سات ہزار آدمی ہمراہ لیکر روانہ ہوئے چندے شدت برف سے موضع سراف مین قیام کرکے ابتدائے موسم گرما مین جانب قادسیہ روانہ ہوئے امیر المومنین عمر فاروق نے عقب سے بہت سردار اونکی اعانت کو بھیجے اور کچھہ فوج شام سے بھی حضرت سعد کے پاس روانہ کی جب خبر حضرت سعد کے تشریف لانیکی یزدجرد حاکم فارس کو پہنچی ساٹھہ ہزار سوار اوسنے خود اپنی فوج سے چنکر رستم ابن فرخ زاد کو کہ شجاعان فارس مین بڑا نام آور تھا اوسپر سردار کرکے حضرت سعد کے مقابلہ کو بھیجا رستم نے موضع ساباط مین قرارگاہ لشکر تجویز کی اور حضرت سعد نے نواح عذیب مین کہ قادسیہ کے قریب ہے تیس ہزار کچھہ زیادہ فوج کے ساتھہ قیام فرمایا اور حضرت خلافت پناہ کو مفصل حال سے اطلاع دی حضرت خلافت مآب نے جواب مین کلمات تسکین کے لکھے اور تحریر کیا کہ لڑائی مین عجلت نکرنا پہلے کچھہ لوگونکو جو اصحاب رای سے ہون اوسکے پاس بھیجنا کہ یزدجرد کو اسلام تعلیم کرین اور بعض کہتے ہین کہ یزدجرد نے قاصد حضرت سعد کے پاس بھیجکر اونکی بعض ہمراہیون کو بلایا کہ اون سے دریافت کرے کہ غرض اونکی عجم مین آنے سے کیا ہے الغرض حضرت سعد نے ایک جماعت کو کہ شجاع اور اہل رای سے تھے بادشاہ عجم کے پاس بھیجا جب وہ سب مجلس مین اوسکی پہنچے اوس بادشاہ نے پوچھا

کہ تم کیون ہمارے ملک مین آئے ہو ہمنی جو تم سی تغافل کیا اسواسطے تم لوگ ہم پر دلیر ہوگئی ہو جماعت اہل اسلام سے ایک شخص نے جواب دیا کہ اے ملک ہم ایک ایسی جماعت تھی کہ خدا کو نہ پہچانتی تھے اور اوسکی شناخت مین حیران اور پریشان تھی اور اپنی ہاتھہ سے بت بناکر اوس بیجان کو پوجتی تھی اور نہایت درجہ ضلالت اور جہالت مین مبتلا تھی خداوند تعالےٰ نے محض اپنی فضل اور رحمت سی ایک پیغمبر دین پرور اور ایک نبی رحم گستر کہ نسب مین ظاہر ہے ہم پر مبعوث کیا اوسنی ہم کو توحید معبود برحق تعلیم کی اور اعمال حسنہ اور اخلاق پسندیدہ سکہائے اور خصائل ذمیمہ سے ہم کو روکا اور معجزات کہلی ہوئے ہم کو دکہلا کر اپنی نبوت کو ہم پر خوب ظاہر کردیا چنانچہ ہم کو یقین کامل ہوگیا کہ وہ پیغمبر برحق ہے اور جو کچہہ اوسنی بتایا ہے وہ سب حق ہے اور ہم دل سے اوسپہ ایمان لائے اور اوسکی احکامات کو بجالائے پہر اوس نبی کریم نے دعوت حق کو قبول کیا اور رشار بقا کو اختیار فرمایا اب تک ہم اوسکی بجا اوری احکام مین مشغول ہین اور دل اور جان سے اوسی مانتی ہین اوسنی ہم کو حکم دیا ہے کہ خلائق کو طریق مستقیم اوسکا تعلیم کرین اور ضلالت سی نکال کر راہ راست پر لاوین جو قبائل ہمسی قریب تھی اونکو ہمنی راہ راست بتائی جسنی قبول کیا دولت دارین سے بہرہ ور ہوا اور جسنی انکار کیا اوسکو ہماری تیغ نے قتل کیا یا اوسنی ذلت اور خواری کے ساتھہ جزیہ دیا اب یہان آئے ہین کہ تم کو بہی ہدایت کرین اور ضلالت سے نکالین یزدجرد نے جواب دیا کہ اے گروہ عرب میرے نزدیک تم سے زیادہ حقیر اور ذلیل دنیا مین دوسرا نہین ہے ہمیشہ تم مشقت مین مبتلا رہتی تھے اور جب کبہی ہمارے ملک مین آتے تھی تجارت وغیرہ کیواسطے تو ہمارے ملک کے نعمات سی نفع اوٹہاتی تھے اب تم تو یہ حوصلہ ہوا کہ ہم سے محاربہ کرنے کو آئے ہو مین جانتا ہون کہ تم مشقت اور رنج گرسنگی سے آئے ہو امسال واپس جاؤ سال آیندہ مین آنا مین بہت کچہہ غلہ اور مال

تم کو دونگا اور ایسے شخص کو تم پر حاکم کر دونگا جو تم پر بیت ہوگا اہل اسلام نے جواب دیا کہ اے
ملک یہ گمان تیرا غلط ہے البتہ پیشتر ہم ایسے ہی تھے جیسا تو کہتا ہے لیکن جب سے رسول کریم
ہم مین تشریف لائے اور ہمنے اونکی اطاعت کی توفیق پائی وہ حالات بدل گئے اب ہمارے
رسول نے ہمکو تعلیم کر دیا ہے کہ کفار سے جہاد کرو جو تم مین مارا جاویگا وہ بہشت مین داخل ہوگا
اور جو زندہ رہے گا وہ کفار پر غالب ہوگا اور بتلا دیا ہے ہم کو ہمارے رسول نے کہ فلان فلان
ملک ہمارے قبضہ مین آوین گے اور خزانے اوسکے ہمین ملین گے تیرا ملک اور خزائن بہی
اوسی مین سے ہین اب ہم تم کو دعوت اسلام کرتے ہین اگر تو مسلمان ہوگا تیرے حق مین دنیا
اور آخرت مین بہتر ہوگا اور اگر انکار کریگا تو تجھکو جزیہ دینا ہوگا ورنہ ہم تجھ سے مقابلہ کرینگے اللہ
تعالے ہمارے اور تیرے درمیان مین فیصلہ کر دے بادشاہ نے جب یہ کلام سنا بسبب تکبر اور
نخوت کے اوسکو غصہ آیا اور کہا کہ اے اہل عرب اگر قاصد کو مارنا طریق سلطنت کے خلاف نہوتا
تو مین ابہی تم کو قتل کرتا اور حکم دیا کہ ایک جوال خاک لائے اور اوسکو ایک سردار عرب کے سر پر
رکہا اس سے مراد یہ کہ تم کو یہی خاک نصیب ہوگی عاصم بن عمرو تمیمی اوٹھے اور اوس جوال خاک
کو اپنے کندہے پر رکہا اور کہا کہ اے اہل عجم تمنے عجب کام کیا کہ اپنے ہاتھ سے اپنے ملک کی خاک
ہم کو سپرد کی اب جلد ہم تمہارے ملک کو برباد کر کے خاک اوسکی ملک عرب مین لیجاوینگے
القصہ جب وہ سب حضرت سعد رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس واپس آئے حالات جو
گذرے تہے بیان کیے حضرت سعد خوش ہوئے اور وہ بہی اوسکو فال نیک سمجھے منقول ہے
کہ لشکر اسلام مین سب اشیاے ضرور کثرت سے تہی لیکن گوشت نتہا اوس ملک کے
لوگون نے اپنے جانورونکو پہاڑون پر محفوظ جگہہ مین چہپا دیا تہا عاصم بن عمرو تمیمی معہ ایک
جماعت مسلمانونکے جانورونکی تلاش مین نکلے اور بہت کوشش کی یہانتک کہ ایک جنگل مین

کنارہ پر پہنچا ایک فوج کنار کی اوس اطراف مین تہی عاصم نے اونسے پوچہا کہ گائے او گوسفند
کی کچھہ تمکو خبر ہے ایک نے اون مین سے کہا نہین ناگاہ ایک گائے اوس گلہ سے کہ اوس جنگل مین
تہی بزبان فصیح بولی کہ یہ شخص جہوٹ کہتا ہے ہمارا گلہ بیل اور گائے کا اس جنگل مین ہے
عاصم نے یہ سنکر بہیج دیا اپنے ہمراہیونکو وہ اوس گلہ کو اپنے لشکر مین ہانک لائے یہ معجزہ نبی کریم
تہا کہ گائے نے کلام کیا جانور اسطرح ہمراہیان جناب رسالت کے لشکر پر جان نثار تہی کہ اپنے
تو خود اونکی نذر کیا کر اپنے تصرف مین لادین اور تکلیف نہ اوٹہائین وہ لوگ جو ایسی سرور انجناب کو
اہل حق نہین جانتے اور اونکی تعظیم نہین کرتے جانورون سے بہی زیادہ بے عقل ہین الغرض
یہان اہل اسلام کی یہ کیفیت تہی اودہر حاکم فارس نے رستم کو حکم دیا وہ ایک بہت بڑا لشکر لیکر جو
تعداد مین لشکر اسلام سے پانچ چار حصہ زیادہ تہا اور بہت سے فیل لڑنیوالے اور بہت سامان
حرب بہی اوسمین تہا مدائن سے جانب لشکر اسلام روانہ ہوا روایت ہے کہ راہ مین ایک
رات کو رستم نے خواب دیکہا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اوترا اور جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ اوسکے ساتہہ ہین اوس فرشتے نے ہتیار
اہل فارس کے لیکر اوسپر مہر کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حضرت فاروق کو
سپرد کر دیا صبح کو جب وہ جاگا بہت متردد ہوا اور یہ ہدایت تہی نبی کریم کیطرف سے کہ ہدایت ہوئی
اوس فرقہ گمراہ کو کہ اب بہی راہ راست پر آوین مگر وہ ایسے گمراہ تہے کہ متنبہ نہوئے الغرض جب
دونون لشکر مقابل ہوئے رستم نے اپنی فوج کو واسطے لڑائی کے مرتب کیا اور حضرت سعد نے
بہی لشکر اسلام کو موقع اور محل پر جمادیا اور تحریص کی مسلمانونکو جہاد کی اور پڑہا سورہ انفال کی
آیات کو اور رغبت دلائی جانب آخرت کے اور نصائح دلپذیر کی اور فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ دیار
عجم اوسی ممالک سے ہے کہ اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ ممالک نیکون کو دونگا پس ہر ایک کو

تم مین سے لازم ہے کہ قدم شجاعت آگے بڑہاوے اور یقین رکھے کہ اگر مارا جاویگا راحت ابدی پاویگا اور لقاے الٰہی حاصل کریگا اور ہر شخص نے نظر آخرت پر نگاہ رکھی تا کہ خداے تعالےٰ دنیا اور آخرت دونون مرحمت فرماے شعر

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد		دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد	

اور سب امراے لشکر کو حکم دیا کہ اسی طرح اپنی قوم کو نصیحت کردین بعد لوگون سے کہا کہ اب اپنے اپنے مقام پر قرار پکڑو اور منتظر رہو یہانتک کہ نماز ظہر کا وقت آوے وہ وقت نزول رحمت کا اور حصول نصرت کا ہے اور مین چار مرتبہ تکبیر کہونگا اول تکبیر پر تم سب مستعد ہونا اور تکبیر چہارم پر دشمن پر حملہ کرنا اور یہ جان لو کہ تین دن اور ایک رات دونون فریق مین جنگ و جدال ہوگا اور چوتھے روز فتح ہوگی اور یہ کمال فضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جیسا فرمایا تھا حضرت سعد نے ویسا ہی وقوع مین آیا منقول ہے کہ تین روز برابر اہل اسلام اور اہل اشرار مین باہم نائرہ جنگ و جدال بلند رہا سرداران دین پناہ نے بہت سے افسران نامدار کو لشکر دارس سے تہ تیغ کیا اور ایسی ایسی جوہر شجاعت دکہاے اور ایسی کارنمایان کیے کہ صفحہ روزگار پر یادگار رہین محتاج بیان نہین تمام کتب تواریخ اسکے حالات سے بہری ہین بخیال طول تشریح اسکی نہین کیجاتی ہے الغرض جب تین روز گذر گئے اور آخر شب جنگ آئی کہ جسکی خبر صاحب رسول اللہ نے دی تہی اور اوس شب کو لیلۃ الہریر کہتے ہین اوس شب مین دونون لشکر مین بہت سخت مقابلہ ہوا راوی بیان کرتے ہین کہ اوس شب کو جب مسلمان نماز عشا سے فارغ ہوے دونون لشکرون مین مشعلین روشن کی گئین اور دونون لشکر کی سپاہ مثل شیرون کے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے اور ہر جانب سے اسقدر آتش جنگ مشتعل ہوئی کہ حالات جنگ دونون لشکر کے سردارون کو بہی معلوم نہوتی تہی لیکن بفضل خدا

اہل اسلام آتش جنگ مین صابر اور ثابت قدم رہے حضرت سعد نے جب کیفیت لڑائی
کی دیکھی سجدہ مین جا بیٹھے اور پیچھے اونکے واسطے دعاے فتح اور نصرت کرنے لگے یہانتک کہ صبح
صادق نمودار ہوئی اور حضرت سعد کو اپنی دعا کے قبول ہونے کا یقین ہوگیا اور ندا دی
اونھون نے کہ اے معشر اسلام چند روز تمنے صبر کیا ہے پھر ایک ساعت اور صبر کرو نبی
کریم نے فرمایا ہے کہ نصرت صبر کے ساتھ ہے پس صبر اور فتح توام ہین اور اللہ کے فضل سے
بوے فتح اوسوقت میرے دماغ مین آتی ہے اور بالیقین آج کا دن فتح کا دن ہے اور علم
دین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام آج تمھاری سعی اور کوشش سے بلند ہوگا دلاوران
دین پناہ حضرت سعد کے اس ارشاد سے اور جوش مین آئے اور ایک مرتبہ حملہ کیا
لشکر اعدا پر ڈر طاری ہوا اور دل سے زنگ کفر اور شرک کے مٹانے لگے جب آفتاب بلند ہوا ستارہ
دولت رستم اور لشکر عجم کو زوال ہوا اوس روز رستم کنارہ نہر عتیق پر سائبان کے سایہ مین
اپنے تخت پر بیٹھا تھا کہ دفعتاً اللہ جلشانہ نے ہواے تند کو اون پر مسلط کیا یہ کیفیت تھی
کہ ہوا گرد اور غبار زمین سے اوٹھا کر لشکر اعدا کی آنکھون مین اور منہ مین بھرتی تھی اور
دلاوران لشکر اسلام کے پیچھے کو بے اختیار اوٹھا کر لشکر مخالف پر پہنچاتی تھی اہل اسلام اسکو
غنیمت جان کر قتل اعدا پر مستعد ہوئے اور نقشہ کفر کو صفحہ ہستی سے مٹانے لگے
ناگاہ ہوا نے میخین خیمہ رستم کی اوکھاڑ کر نہر عتیق مین ڈال دین رستم بسبب گرمی آفتاب
کے تخت سے اوتر کر بار شتران خزانہ کے سایہ مین آکر بیٹھا ایک جماعت لشکر اسلام کی
اوسکے قریب پہنچی ہلال ابن علقمہ نے رسی اوس بار کی جسکے سایہ مین رستم بیٹھا تھا
کاٹ ڈالی اور وہ بار گران پشت رستم پر گرا وہ اوسکے صدمہ سے پریشان ہوکر نہر مین
در آیا ہلال نے اسحال مین اوسکو پہچانا اور پیر اوسکا پکڑ کر پانی سے باہر کر کے خنجر سے اوسکا

سر کاٹا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ جب ہلال نے اوسپر حملہ کا قصد کیا رستم نے تیر مارا
وہ تیر اونکی پیر مین چہد کر رکاب تک پہنچا ہلال نے عقب مین آکر اوسپر حملہ کیا اور ایک ضرب
شمشیر سے اوسکو وارجہنم مین پہنچایا اور سر اوس تاجدار عجم کا کاٹ کر اپنے نیزے پر رکھکر
بلند کیا اور اوسکی تخت پر کھڑے ہوکر باآواز بلند کہا کہ اسوقت مین نے رستم کو قتل کیا سپاہ
عجم نے جب اپنے سردار کو اس حال مین پایا قوت قرار کی اونکو نرہی بہاگ نکلے سپاہ دین پناہ نے
اونکا تعاقب کیا اور بہت سے کفار کو جہنم مین پہنچایا الغرض قلعہ قادسیہ فتح ہوا اور جملہ زر اور
مال اور خزائن بہت کچہہ مال غنیمت مسلمانون کے قبضہ مین آیا اور عظمت مسلمانون کی
اس فتح سے بڑہ گئی اور شوکت کفار ٹوٹی اور اس معرکہ مین از ابتدا تا انتہا آٹہہ ہزار پانسو
مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکہہ عجمی مقتول ہوئے حضرت سعد نے نامہ مشتمل فتح قلعہ قادسیہ
معہ خمس غنائم بحضور حضرت خلافت انتساب عدالت مآب عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالے
عنہ روانہ کیا حضرت فاروق نے جواب مین حضرت سعد کو بہت تحسین لکہی اور حکم دیا
کہ چندے مقام قادسیہ مین فوج کو آسایش دو اور تا صدور حکم قصد مدائن نکرو بعدہ دوسرے
برس نامہ مبارک حضرت خلافت پناہ کا حضرت سعد کے نام پہنچا کہ اب وہ وقت ہے
کہ تم اپنے پوری ہمت فتح مدائن مین صرف کرو سب مال اور اسباب اور اہل و عیال
قادسیہ مین چہوڑ کر ایک جماعت اونکی حفاظت کو مقرر کر کے خود جانب مدائن روانہ ہو
حضرت سعد حسب الحکم آخر شوال سنہ پندرہ ہجری مین لشکر آراستہ کرکے مدائن کیطرف
روانہ ہوئے راستے مین بعض شہر اور ملک کو لڑائی سے اور کوئی مصالحت سے قبضہ
مین کرتے ہوئے بابل مین پہنچے لشکر عجم کہ بابل مین تہا لشکر اسلام سے مقابل ہوا اور بعد
سخت مقابلہ کے وہ لشکر فارس متفرق اور پریشان ہوا ایک گروہ اونمین سے دجلہ پر پل

باندہا ہوتہ گیئی اور پل کو توڑ دیا کہ دوسرا عبور نکرے اور خود مداین کو چلے گئے اور لشکر اسلام مقام ساباط
مین پہنچا اور حضرت سعد نے لشکر کا جائزہ لیا ساٹہہ ہزار سوار مجتمع تہو بعد تیرہ دن کے جب حضرت
سعد کا مع لشکر کے تشریف لانا سنا امارت اپنے لشکر کی بیس شخص کیواسطے اوسنے تجویز کی اور سب
انکا کیا اس وجہہ سے کہ ہیبت اہل اسلام کی اونکے دلون مین اثر کر گیئی تہی آخر کار اونمین یہ مشورہ
قرار پایا کہ درمیان مداین کے دجلہ جاری ہے نصف غربی اوسکا عرب کیواسطے چہوڑ دین اور
نصف شرقی اوسکا جس مین مکانات اکاسرہ اور محلات شاہان عجم کے ہین اوسکی حفاظت
کرین پس وہ لوگ جو نصف غربی مین تہو وہ اپنا اسباب اور اہل وعیال لیکر اوس پار چلے گئے
اور پلون کو توڑ ڈالا اور کشتیون کو اینچ لیا حضرت سعد جب کنارہ دجلہ پر پہنچے عبور کرنا اوس وقت
مشکل معلوم ہوا اہل رائے سے مشورہ کیا کہ کیا صورت کیجاوے بعض نے کہا کہ کشتیان بنائی
جاوین یا دریا پر پل باندہا جاوے حضرت سلمان فارسی نے کہا کہ جب تک ہم کشتیون کا
سامان کرین اور پل باندہین کفار سب خزانہ اور مال دولت شہر سے نکال لیجاوینگے
روایت کرتے ہین کہ حضرت سعد نے شب کو واقعہ مین دیکہا تہا کہ سواران لشکر اسلام اوس
دریائے زخار سے سلامتی کے ساتہہ عبور کرکے مداین کو پہنچے پس فرمایا حضرت سعد نے اے
اہل اسلام کفار نے اب دریا سے پناہ لی ہے میرا یہ عزم ہے کہ نفع اسی مین ہے کہ تم دریا سے
اوتر جاو لوگون نے کہا اللہ تعالے ہم کو اور تم کو عزیمت اچہی مرحمت کرے وہ اللہ جو ہمارے
زمین پر حفاظت کرتا ہے دریا مین بہی ہم کو نچہوڑیگا حضرت سعد نے کہا کون ہے ہماری
یارون مین سے کہ اس کام مین سبقت کرے اور کنارہ دریا کے حفاظت کرے دشمن سے
تاکہ وہ عبور دریا سے مانع نہو سکین عاصم بن عمر اور قعقاع ابن عمر اور اونکے اصحاب سے قریب چہہ سو
جوانمرد ذوالفقار کرکے اس کام پر مستعد ہوئے حضرت سعد نے عاصم کو اوس جماعت پر میر

اُتر کے حکم عبور کا دیا اول سب سے قعقاع نے اللہ پر بھروسہ کر کے اپنا گھوڑا دریا مین ڈالا مثل برق کے دریا سے عبور کر کے پھر فی الفور پلٹ آئے عاصم نے جب یہ دیکھا فوراً چھ سو لاور دلیر سے ساٹھ آدمی ہمراہ لیکر دریا مین اوترے اہل عجم نے جب یہ دیکھا ساٹھ آدمی اونمین سے روکنی کو دریا کیطرف متوجہ ہوئے اور کنارہ دریا پر آ گئے اور قصد روکنے کا کیا عاصم نے یارون سے حکم دیا کہ نیزون کو سیدھا کرلو اور منظر اونکی نظر سے ملائے رہو پس اس شان سے وہ لوگ دریا کو عبور کر گئے اور بعضون کو اونمین سے قتل کیا جو باقی رہے بھاگ کر اپنے امن کو چلے گئے بعد حضرت سعد نے بقیہ لشکر سے کہا کہ کہو نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور دریا سے عبور کرو الغرض وہ ساٹھ ہزار دلاوران نامدار مانند آب روان کے اوس دریا سے عبور کر گئے ایسے کہ ایک چیز بھی کسی کی تلف نہین ہوئی فقط مالک بن عامر کا ایک پیالہ اونٹ پر سے اونکے دریا مین گر گیا تھا اونھون نے کہا کہ بخدا ہم ایسی حالت مین ہین کہ اوسکی رحمت کے سزاوار نہین ہے کہ اس لشکر مین سے میرے عیش کو مکدر کر کے میرا پیالہ سلب کرے اللہ تعالے نے اونکی قسم کو سچا کیا جب سب لشکر اوتر گیا موج دریا نے اوس پیالہ کو کنارہ پر ڈالدیا ایک شخص نے اوسکو پہچانا اور مالک کو دیدیا یہ فضل تھا اللہ تعالے کا اوس گروہ پر بسبب اطاعت اور فرمان برداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یزدجرد محل کے جھروکے سے یہ حال دیکھ رہا تھا جب اس جرات سے عبور کرنا لشکر اسلامیہ کا دیکھا رعب اوسکے دل مین آگیا اور کہنے لگا کہ تحقیق مجھ کو جنون سے مقابلہ کرنا پڑا ہے نہ آدمیون سے اور فی الفور محل سے اوتر کر خواص کو ہمراہ لیکر جانب حلوان روانہ ہوا اور حکم دیا کہ جو مال قیمت مین گران اور وزن مین سبک ہے پیچھے سے لے آؤ اور کچھ خزاین اور اہل و عیال کو بنا بر احتیاط پہلے سے حلوان کو بھیجدیا تھا باقی کل خزانے جو اسباب اور جواہرات

بیش بہا سے بھرے تھے اور کھانے پینے کا سامان جو کچھ جمع کیا تھا اسقدر چھوٹ گیا کہ لوگ
اوسکا شمار نکر سکے حضرت سعد نے قعقاع ابن عمر کو ایک جماعت پر امیر کر کے اوسکی تعاقب مین
بھیجا اور خود شہر مداین مین داخل ہوئے اور لشکر کو گرد ایوان کسرا کے چھوڑ کر خود معہ خواص اصحاب
کے محل شاہی مین تشریف لائے **روایت ہے** کہ اہل عجم لذیذ کھانے پکا کر اور اوسمین زہر
ملا کر چھوڑ گئے تھے کہ عرب اوسکو کھا کر ہلاک ہون وہ لوگ ایسے سچے مسلمان تھے کہ بسم اللہ کہہ کر اوسکو
بے تکلف کھاتے تھے اور کچھہ نقصان اونکو نہین کرتا تھا اور قعقاع جو اوس بادشاہ مغرور کے
تعاقب مین گئے تھے اوسکو ملے اور جو کچھہ مال اور اسباب وہ ہمراہ لیے جاتا تھا وہ سب چھین لیا
اور لشکر اسلام مین حاضر کیا مال غنیمت جو مداین مین مسلمانون کو ملا بیحد و انتہا تھا ایک تاج تھا
اوسمین تیس سومن کا مرصع ساتھہ یاقوت اور زمرد اور الماس اور مروارید بیش قیمت کی اور
وہ طاق کسرا مین زنجیر طلائی مین معلق تھا اسطور سے کہ جب بادشاہ تخت پر بیٹھتا تھا ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ تاج اوسکی سر پر ہے اور ایسی ہی اوسکا پٹکا اور زرع وغیرہ کل سامان تھا کہ اوسکی
قیمت کا تخمینہ نہو سکا لہذا حضرت سعد نے صحابہ سے کہا کہ میری راے یہ ہے کہ آپ سب بخوشی اجازت
دین کہ اس مال کو ہم حضرت خلافت پناہ کی حضور مین روانہ کر دین وہ جو چاہین کرین لوگ اس پر
راضی ہوئے چنانچہ وہ تاج اور مسند مرصع اور دیگر اسباب بیش قیمت کہ جسکی دیکھنے سے نظر خیرہ ہوتی تھی
ہمراہ خمس کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا حضرت عمر نے وہ سب مال مسجد نبوی مین جمع کیا اور اعیان
مہاجرین اور انصار کو بلایا اور اوس مال کی نسبت مشورہ کیا بعض کی رائے یہ ہوئی کہ یہ مال بیت المال
بیت المال مین جمع رہے اور بعض کی راے یہ ہوئی کہ حضرت خلافت مآب خود لے لین حضرت
ولایت مآب سیدنا علی مرتضی نے کہا اے امیر المومنین کیون اپنی علم کو جہل کرتے ہو اور یقین کو ساتھ
شک کے بدلتے ہو تحقیق حال یہ ہے کہ نہین ہے مال دنیا سے تمہارا اگر وہ مال کہ جسکو خدا کی راہ مین صرف کرو

آگے اپنی آخرت کو روانہ کردیا پہن لیا اور پہاڑ ڈالا یا کہا لیا حضرت خلافت پناہ نے کہا کہ یا ابا الحسن سچ کہا تمنے اور حکم دیا کہ اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے درمیان اصحاب کے تقسیم کردو چنانچہ ویسا ہی ہوا روایت ہے کہ یزدجرد جب شکست اوٹھا کر حلوان کو پہنچا اور وہان قرار کیا سپاہ عجم کہ شکستہ حال تھی یہ سنکر شہر حلولا مین جمع ہوئی اور ہر طرف سے سپاہ مغرور وہان جمع ہونے لگی یہانتک کہ ایک لشکر کثیر ہوگیا اور گرد اپنے اونھون نے ایک خندق کھودلی اور ایک جماعت اہل عجم کی نواح موصل مین جمع ہوئی حضرت سعد نے اس حال سے حضرت خلیفہ کو اطلاع دی وہان سے حکم ہوا کہ ہاشم ابن عتبہ ابن سعد کو بارہ ہزار لشکر کا سردار کر کے حلولا کو روانہ کرو اور عبداللہ ابن المغنم کو چھہ ہزار سوار ہمراہ کر کے بجانب موصل بھیجدو پس ہاشم بن عتبہ حسب الحکم خلیفہ جانب حلولا روانہ ہوئے اور اوس مقام کو محصور کرلیا چھہ مہینے اوسکو گھیرے رہے اور ایام محاصرہ مین بہت سی لڑائیان دونون لشکر مین ہوئین آخر کار بعد ایک بہت بڑی سخت جنگ کی سپاہ عجم کو شکست ہوئی اللہ تعالے نے ایک ہوا ایسی اون پر مسلط کی کہ کثرت گرد سے دنیا اون پر تاریک ہوگئی اپنی کھودی ہوئی خندق مین گرتے تھے اور ہلاک ہوتے تھے اور بسبب تاریکی کے بھاگ بھی نہ سکتے تھے الغرض جب حلولا اہل اسلام کے قبضہ مین آگیا اور یزدجرد نے سنا پریشان ہوکر حلوان سے بھی بھاگا ایک سردار معہ اسیقدر فوج کے وہان چھوڑدیا اور اوسکو حکم دیا کہ اگر مسلمانون کا لشکر آجاوے تو اتنی دیر مقابلہ کرنا کہ مین مقام رے مین پہنچ جاؤن ہاشم نے صورت واقعہ سے حضرت سعد کو اطلاع دی اونھون نے حکم دیا کہ تم خود فوراً حلوان کو جاکر اوسپر بھی قبضہ کرلو اور قعقاع کو ہاشم کی مدد کیواسطے روانہ کیا ہاشم اور قعقاع نے ملکر حلوان پر حملہ کیا امیر یزدجرد سے ایک کوس تک سخت لڑائی ہوئی آخر حلوان پہ بھی مسلمانون کا قبضہ ہوگیا اور شوکت کسرا بالکل مٹ گئی اور عظمت خاندان کیخسرو اور کیقباد برباد ہوگئی تمام ملک عجم اہل اسلام کے قبضہ مین آگیا اور آفتاب اسلام اوس ملک مین

چمکا اور علم دین بلند ہوا بعد جب حضرت سعد کو حضرت خلافت مآب نے معزول کیا او خبر یزدجرد کو پہنچی اوسنے اہل رے اور خراسان اور ہمدان اور نہاوند کو جمع کرکے معاہدہ کیا اور ڈیرہ لاکھہ سپاہ جمع کی اور فیرزان کہ شجاعان عجم سے تہا او سپہ افسر ہوا جب یہ خبر حضرت خلافت پناہ کو پہنچی صحابہ کو جمع کرکے مشورہ کیا بعضون نے کہا کہ آپ خود مقابلہ کو تشریف لیجائیں ہم ہمراہ چلین گے حضرت عثمان نے راے دی کہ آپ اہل شام اور یمن کو لکھین کہ وہ مقابلہ کو جاوین اور آپ مع اہل حرمین شریفین کے کوفہ اور بصرہ کو تشریف لے چلین سیدنا علی مرتضیٰ نے کہا کہ اے امیر المومنین اگر لشکر شام جاویگا تو رومی شام پر قبضہ کرین گے اور اگر اہل یمن جاوینگے اہل حبشہ اوسپر حملہ کرینگے اور اگر آپ خود ساتھہ جماعت اہل حجاز کے تشریف لیجاوینگے تو اعراب مدینہ منورہ کو برباد کرینگے اور نیز اہل عجم بہت بڑے صاحب سامان ہین اور حقیقت سے بے بہرہ ہین آپ کو اس بے سامانی مین دیکھہ کر اونکو حوصلہ بڑہجاویگا اور آپ اسکا خیال نکیجیے کہ لشکر اعدا بہت ہے نبی کریم نے اعدا سے کثرت لشکر سے مقابلہ نہین کیا ہے بلکہ محض اللہ پر اور اوسکی اعانت پر بھروسہ کرکے کفار سے مجادلہ فرمایا اسوقت بہی جو حضرت کی اتباع پر قائم ہین اونکو اللہ تعالےٰ کافی ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ اہل بصرہ کو لکھین کہ وہ تین جماعت ہو جاوین ایک جماعت اہل و عیال کی حفاظت کرے اور ایک جماعت اہل ذمہ کے ناظر رہین اور ایک جماعت مقابلہ کو جاوین اور آپ یہان سے بہی اونکی اعانت کرین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ خوش ہوکر تکبیر کہی اور فرمایا کہ بخدا میری بہی رائے یہی تہی مگر مین چاہتا تہا کہ کوئی اصحاب کبار سے میری راے سے مطابقت کرے الغرض اوسیوقت امارت فوج نعمان بن مقرن کیواسطے تجویز ہوئی اور فرمان اونکے نام پر صادر ہوا اور اہل کوفہ کو لکھا گیا کہ اونکی اطاعت کرین اور عبداللہ ابن عمر اپنے صاحبزادے کو پانچہزار آدمی ہمراہ کرکے اونکی مدد کو

بھیجا الغرض جب نامہ حضرت خلیفہ نعمان کو پہنچا اونہون نے سامان جنگ کیا اور ایک لشکر اہل بصرہ اور حلوان وغیرہ کا لیکر نہاوند کو کہ مقام اجتماع افواج عجم تھا پہنچے کفار نے دو ایک کوس گرد اپنے لشکر کے زمین مین گوکھرو آہنی بچھا دیے تھے نعمان نے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے اہل راے نے صلاح دی کہ آج رات کو پیچھے ہٹ چلو یہ سمجھین گے کہ عرب ڈر کر بھاگ گیے ضرور تعاقب کرینگے جب اس میدان سے باہر ہولین تو اون سے مقابلہ کیا جاوے الغرض ایسا ہی کیا لشکر کفار جب اوس میدان سے باہر آگیا اوسوقت باہم دونون لشکرون مین بہت بڑا سخت مقابلہ شام تک رہا جب شب ہوئی تمام رات نعمان دعاے فتح مسلمانونکی واسطے مانگا کیے صبح سے پھر سخت مقابلہ ہوا بعنایت الٰہی وقت ظہر کے ایک مرتبہ تمام لشکر اسلام نے تکبیر بلند آواز سے کہی اور یکبارگی کفار پر حملہ کیا آواز تکبیر سے مسلمانونکی کفار کے دل پر رعب چھا گیا اور لشکر کفار کو ہزیمت ہوئی اور فیرزان سردار سپاہ کفار بھی مارا گیا اور ایک لاکھ مشرک مقتول ہوا اور نعمان بھی اس معرکہ مین شہید ہوے اور بعد اونکے حذیفہ بموجب اونکی فرمانیکے امیر لشکر ہوے جب یزدجرد نے خبر فتح نہاوند کی سنی شدت غم سے قریب تھا کہ ہلاک ہو جا اور خوف دلاوران عرب سے شکستہ دل ہوا اور امید مقابلہ اوسکے دل سے جاتی رہی
عبیر و سامان عراق عجم مین آیا اور بعد چند روز کے مخالفت آب و ہوا سے و ہوا اور خراسان مین آیا اور مایوس سلطنت سے ہوکر کمال ذلت اور خوا سردم مین اوسنے قرار پکڑا اور ملک فارس اور عراق کا قبضہ اہل اسا بھی ایک معجزہ ہے حضرت جناب رسالت کا اور اس غرض اسلام متنبہ ہون اور دیکھین کہ صحابہ اور تابعین نے باد ایسی بڑی حکومت اکاسرہ کو جو چار ہزار برس سے او

کیسا مٹایا یہ سب فضل اونکو اتباع کامل نبی کریم سے حاصل تہی ہم لوگون نے طریقہ جناب جناب رسالت کو چہوڑ دیا اور اپنی ہوا و حرص کے تابع ہوئے اوسکی سزا مین باوجود کثرت مسلمانونکی اس پستی مین آگئے اب بہی اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کمر باندہین اور مستقل ہون اور صبر کرین تو امید ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے اس ذلت و خواری سے ہم کو نجات دے اللہ جل شانہ بہ تصدق رسول کریم کے اور بہ طفیل جان نثاران آنحضرت کے ہم کو بہی اونکی اتباع پر قایم کرے اور توفیق نیک دے اور آفتاب اسلام کو کہ ہمارے ظلمت گناہ سے پردہ مین ہوگیا ہے پہر چمکا دے اور ہمارے گناہون کو معاف کرے

یارب بہ رسالت رسول الثقلین	یارب بغزا کنندۂ بدر و حنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات	نیمی بحسن بخش و نیمی بحسین

آمین یارب العالمین اللھم صل وسلم وبارک علیہ

تمت

علی احسانہ کہ رسالہ سوم مسمے بہ نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ

اع‍م ۱۳۲۰ ہجری مطبع نامی لکہنؤ مین انطباع ہوا —

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرة بعد اخرے طبع ہوکے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین و درج ہین ـ قیمت عند الدریافت بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی ـ

نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندر جال
بحر طلسم	دریائی طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصة الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	تحشیہ سعیدی	تحشیہ حمیات قانون	ہمسن جواہر	دیوان عالم
دیوان صبا	دیوان حضرت علی معہ ترجمہ فارسی	مفردات ناصری	تعلیم حبیبیہ	تقریب التجوید	ناصر العاشقین
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدی فی ذکر سید الوری	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینة النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الضحی فی ذکر خیر الورے	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مسعد الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب الکائنات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینة القلوب فی ذکر المحبوب
منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	فضائل چمنستان	مجموعہ خطب جلی	نقل محفل	نقل مجلس	میلاد شریف مختصر
مجلس گیارہوین	فضائل چاریار	اندر جال کلان	عملیات نادرہ	کحل البصر	مجموعہ ذوالفقار
طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تحفة القلوب فی زیارة المحبوب	شرح کتبة الغموم	ترجمہ اردو میلادیہ

سوا انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے یا جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی ہو مثلاً گوٹا کناری کا کام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیجا سکتی ہے ـ

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کنارہ نالہ بوتراب خان

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت اوان مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینۂ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادیعلیخان صاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات
صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک
رسالہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے
اور تیرہوین رسالہ مین حال پر ملال وفات خلاصۂ کائنات
تحریر فرمایا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسکے بعد دیگری طبع ہونگی بفضلہ تعالیٰ
اب تیسرا حصہ بھی جسکا نام نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ
ہے مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف
ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۳ھ مین طبع ہوگیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا
اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کربلا ابوتراب خان

ھُوَ الہادی

الحمد للہ کہ یہ چوتھا رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمے بہ

مِصباح الظلام فی ذکر سید الانام

مولفہ شیدای احمد مجتبیٰ شیفتۂ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادی علی خان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۵ع

فہرست کتاب مصباح الظلام فی ذکر سید الانام

۸۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَکَ الْحَمْدُ وَ الثَّنَا یَا عَلِیَّ الْاَعْلیٰ وَ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ یَا نَبِیَّ الْاَنْبِیَا

نور خداست لوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ملک بقاست برای محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روح قدس از پرتو رویش چشمۂ حیوان آب وضویش
خضر و مسیحی زندہ بکویش صلے اللہ علیہ وسلم

خلاق جہان ست ثنا خوان محمد
جبریل بجان تابع فرمان محمد

ہمپایۂ عرش ست و فروزندۂ دلہا
ہر ذرۂ خاشاک در ایوان محمد

صد مردہ دلان را بدمے زندہ نمایند
عیسے نفسانند غلامان محمد

در کیسۂ من نقد عمل جز شفاعت
انیست کہ دستم من و دامان محمد

ہادی اگرت آرزوے دید السیت
شو محو جمال رخ تابان محمد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اس آیہ شریفہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کو

اللہ تعالی نے اپنی طرف اسناد کیا اور ملائکہ کیطرف اور مسلمانون کو حکم فرمایا کہ صلوۃ بھیجو اوس پر
اور سلام یعنے تم بھی اس فضل مین شریک ہو جاؤ اور معنی صلوۃ مین علما کے بہت قول ہین
اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ اللہ تعالی اس آیۂ کریمہ مین صیغہ یصلون کا اسناد اپنے اور ملائکہ کی
طرف بطریق عطف کی فرماتا ہے اور یہ قاعدہ ہی نحو کا کہ معطوف اور معطوف علیہ حکم مین ایک ہوتے ہین
بموافق اسکے ضرور ہے کہ لفظ صلوۃ کی معنی جو اللہ کیواسطے لیے جاوین وہی معنی ملائکہ کیواسطے لیے جاوین
اور لفظ صلوۃ کے دو معنی ہین ایک معنی رحمت بھیجنا دوسرے معنی رحمت طلب کرنا پس اگر معنی رحمت
بھیجنے کے لیے جاوین تو بیشک اللہ تعالی کی شان کے سزاوار ہین کہ دینا اوسکا کام ہی مگر ملائکہ کی
یہ شان نہین ہی کہ نبی کریم پر خود رحمت کرین اور اگر طلب رحمت کے معنی لیوین تو ملائکہ کی
شان کے سزاوار ہین لیکن اللہ تعالی طلب سے منزہ ہے اوسکی شان کی خلاف ہے مانگنا
اور اگر اللہ تعالی کی نسبت معنی رحمت بھیجنے کی قرار دین اور ملائکہ کے نسبت طلب رحمت کی
تو فصاحت کی کیا بلکہ نحو کے بھی خلاف ہی اور کلام الہی اسلئے منزہ ہی وہ خالق فصاحت ہی اوسکا
کلام پاک افصح ہی پس ایسے مقام پر یہ قاعدہ اصول کا ہی کہ ایک معنی مجازی ایسی لینا چاہیے کہ
معنی حقیقی بھی اوسمین مندرج ہون اور چونکہ قرینہ نظم اس آیۂ شریفہ کا صاف ظاہر کرتا ہی کہ یہ
آیۂ کریمہ حضور کی اظہار عظمت مین ہی لہذا علماء دین نے حسب علم اپنے ایک ایک معنی مجازی ارشاد
کیے ہین لفظ صلوۃ کی اور نبی کریم اون سبکے سزاوار ہین چنانچہ مدارج مین شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے
اس آیہ کی تحت مین لکھا ہے کہ کہا ہی ابو العالیہ نے کہ تابعین مین سے ہین معنی صلوۃ خدا کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ثنا کی ہین اور تعظیم کے اور معنی صلوۃ ملائکہ کی نبی کریم پر دعا کرنیکے ہین پس
اس قول سے یہ ثابت ہوا کہ درحقیقت معنی صلوۃ کے اسجگہ ثنا اور تعظیم کی ہین حیثیت مصلے سے فقط معنی
بدل گئے ہین یعنی حیثیت عجز عبدیت سے ملائکہ کی حق مین تعظیم اور ثنا یہی ہے کہ دعا مغفرت کرتے

ہین امت محمدی کیواسطے بنابر تعظیم جناب رسالت کی اور فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ کہا ہے
علما نے کہ صلوۃ خدا خلق پر خاص بھی ہوتی ہے اور عام بھی ہوتی ہی انبیا علیہم السلام چونکہ جملہ خواص
سے ہین اون پر صلوۃ ثنا اور تعظیم ہے کہ جو اونکی شان کی سزاوار ہے اور نبی کریم چونکہ اخص اور
افضل ہین کل انبیا سے لہذا ثنا اور تعظیم منجانب اللہ تعالی جلشانہ کی حضرت کی نسبت کل سے
افضل ہوگئی اور نسبت عوام کے جو پیغمبر نہین ہین رحمت بھی عام ہے جیسا کہ فرمایا ہے رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ
كُلَّ شَيْءٍ اور چونکہ اون عوام مین امت محمدیہ بسبب خطاب خیر امۃ کے خاص ہے لہذا اس امت پر
بہ نسبت اور خلق کی رحمت بھی خاص ہے چنانچہ فرماتا ہے هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یعنے اس امت پر وہ رحمت ہے خدا کی جو اونکو گناہ سے پاک کر کے نور مغفرت سے
سرفراز کرتی ہے اور حلیمی نے کہا ہے کہ معنی صلوۃ علے النبی کی تعظیم کے ہین الغرض اس معنی سے عظمت
نبی کریم کو سمجھنا چاہیے کہ کیا عظیم شان ہے آنحضرت کی کہ اللہ تعالے آپکی ثنا کرتا ہے اور آپکی تعظیم
فرماتا ہے چنانچہ اللہ تعالی کی ثنا کرنیکو قرآن مجید مین دیکھنا چاہیے کہ کس طرح وہ اپنے کلام مین اپنے
حبیب کی مدح کرتا ہے اور ثنا فرماتا ہے منجملہ اوسکی ایک مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے الٓمّٓ ذٰلِكَ
الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ اسکی معنی مین فرمایا ہے علما نے کہ قبل اس سورہ کے سورۂ فاتحہ ہے اور اوسکی ابتدا
الف لام سے ہے اس سورۂ شریفہ مین اللہ تعالی حروف مقطعات سے یہ اشارہ کرتا ہے کہ الف لام
جو اول مذکور ہے سورہ فاتحہ کی ابتدا مین وہ میم سے پس بجای الف لام ابتدای سورۂ فاتحہ مین
اگر میم ملادو تو یہ عبارت ہوگی حمد للہ رب العالمین محمد اللہ سے کیواسطے ہے یعنی اللہ تعالی نے اپنے نور سے یہ آئینہ خودنما
اپنی ہی دیکھنے کیواسطے بنایا ہے اور بعدہ فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ یہ کتاب ہے کہ نہین شک ہے
اسمین ذالک جو حرف اشارہ ہے واسطے بعید کے آتا ہے پس مراد اس سے یہ ہے کہ یہ مضمون صحیح کہ محمد اللہ سے
کیواسطے ہین بسبب قصور عقل کے تمہاری فہم سے بعید معلوم ہوتا ہے یہی اصل کتاب ہے کہ اوسمین

شک نہین ہے پس اس سے زیادہ اور کیا مدح اور ثنا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ آپکی عظمت بیان کرتا ہے
اور خصوصیت خاص اپنی ساتھ آنحضرت کے ثابت فرماتا ہے اور ایک مضمون اللہ تعالیٰ کی مدح و ثنا کا
نسبت نبی کریم کو یہی کہ نام رکھا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت تعین کی محمدؐ اور موسوم
کیا ہی حضرت کو ساتھ احمد کے اور یہ دونون آنحضرت کے اسم ذات ہین اور اگلی کتابون مین بھی اللہ تعالیٰ
نے آنحضرت کے ان اسما کو بیان کیا ہے اور قرآن مجید مین بھی ارشاد کیا ہی اور یہ دونون نام حمد سے
مشتق ہین محمد کی معنی ہین بڑا ستودہ بہت تعریف کیا گیا بسبب کثرت محامد کی دنیا اور آخرت
مین اور احمد کی معنی ہین بڑا حمد کرنیوالا خدا کا ساتھ افضل محامد کے پس مراد اس سے یہ ہے کہ چونکہ آنحضرت
سے زیادہ کوئی اللہ کا عارف نہین ہے اور مدح بقدر شناخت کی ہوتی ہے لہذا آنحضرت سے زیادہ اللہ تعالیٰ
کا کوئی حمد کرنیوالا بھی نہین ہے اور چونکہ نبی کریم محبوب ہین خدا کے اور اللہ تعالیٰ نے تمام فضائل اور
کمالات ذات محمدی مین جمع کردیے ہین لہذا خود بھی اللہ تعالیٰ بسبب محبت کے آپکی مدح کرتا ہے
اور تمام اولین اور آخرین بھی آنحضرت کی مدح کرتے ہین پس آپسے بڑھکر کوئی اللہ تعالیٰ کا حمد
کرنیوالا ہی اور نہ آپسے زیادہ اللہ نے کسیکی حمد اور ثنا کی ہے اور ایک مضمون کمال عظمت شان محمدی کا
یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین اور اگلی انبیا کی بھی مدح کی ہے چنانچہ اسحٰقؑ اور اسمٰعیلؑ کو علیم اور حلیم
فرمایا ہی اور ابراہیمؑ کو حلیم کہا ہے اور نوحؑ کو شکور اور عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کو بر اور موسیٰؑ کو کریم اور قوی اور یوسفؑ
کو حفیظ اور ایوبؑ کو صابر اور اسمٰعیلؑ کو صادق الوعد اور یہ اسما صفاتی اللہ جل شانہ کی ہین کہ اپنی فضل سے
ایک ایک دو دو انبیا علیہم السلام کو مرحمت کیے ہین اور واسطے انکی اظہار عظمت کی اون صفات کی
ساتھ کلام قدیم مین اونکا وصف بیان کیا ہے ہمارے نبی کریم چونکہ سید الانبیا ہین اور افضل رسل
ہین اور متصف کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آنحضرت کو اپنی کل صفات کمالیہ کے ساتھ لہذا موسوم بھی
کیا ہی آنحضرت کو اپنی کل اسماء صفاتی کے ساتھ اور اکثر اوسمین سے قرآن مجید مین اور دوسری کتب سماویہ مین

در بیان خصوصیت موسوم ہونے آنحضرت کا ساتھ اسماء صفاتی کے

بیان بھی فرمائی ہین اور مدح کی ہے اپنے حبیب کی اون صفات کمالیہ کے ساتھہ چنانچہ بعض آیات
مذکور ہوتے ہین منجملہ اسماء الٰہی کے رؤف اور رحیم یہہ بھی دونو نام ہین کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو
دیے ہین اور قرآن شریف مین فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمُ
معنی ان دونون نامونکے متقارب ہین اور بعض علما کے نزدیک رافت مین زیادتی رحمت ہی
اور اسماء الٰہی مین سی ہے اَلْحَقُّ الْمُبِيْنُ یعنی موجود اور ثابت اور محقق ہی امر اوسکا اور ظاہر اور
آشکارا ہی برہان اوسکی حقانیت اور الوہیت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالی نے
ساتھہ ان دونون نامونکے موسوم کیا ہی چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ
آیا تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سی اور دوسری جگہ ارشاد کرتا ہی فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ
لَمَّا جَآءَهُمْ اور ایک مقام پر کہتا ہی حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ بیان معنی حق کہ باطل کی ضد ہے
یعنی متحقق ہی سچائی اوسکی اور آشکارا ہے رسالت اوسکی بسبب اسکے کہ اللہ تعالی خود قدیم سے
بیان فرماتا آیا ہے اور کل انبیا بھی اوسکی خبر دیتے رہے ہین اور نیز بسبب ظہور معجزات بینات
کے کہ وقت خلقت عالم سی تا بقیامت ظاہر ہوئی ہین اور ہوتی رہین گی اور ایک اسم اللہ تعالی
کا نور بھی ہے معنی اوسکی ہین منور کرنیوالا آسمانون اور زمینونکا ساتھہ انوار کی یا منور کرنیوالا
قلوب مومنین اور عارفین کا ساتھہ نور ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
اللہ تعالی نے نور فرمایا ہی ارشاد کرتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ اور شہید بھی
اللہ تعالی کا نام ہی معنی اوسکے جانیوالیکے ہین آنحضرت کو بھی شاہد اور شہید فرمایا ہی چنانچہ ارشاد کرتا
ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا شَاهِدًا نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد مگر شاہد یعنی عالم اور حاضر حال امت کا
اور دوسرے مقام پر بخطاب امت فرمایا ہے وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اور ہوگا رسول
تم پر گواہ اور کریم بھی اسم الٰہی ہے یعنی بڑا خیر اور فضل اور عفو کرنیوالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو بھی اللہ تعالیٰ اس اسم سے یاد کرتا ہی فرماتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ مراد اس آیہ شریفہ مین رسول کریم سے ذات جناب رسالت ہی نہ جبرئیل اسواسطے کہ آگی اسکی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ وَّلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور کفار شاعر اور کاہن ایسی کلمات نبی کریم ہی کی نسبت مین کہتی تھے نہ جبرئیل کی شان مین اور عظیم بھی باللہ تعالیٰ جلشانہ کا نام ہی یعنی کل سے بڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب مین بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ جب خلق رسول اللہ عظیم ہین تو ذات آنحضرت بدرجہ اولیٰ عظیم ہے اور ایک نام اللہ تعالیٰ کا خبیر ہی یعنی ہر شی کی کنہ اور حقیقت سی واقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس نام سی اللہ تعالیٰ نے اس آیہ شریفہ مین یاد کیا ہی اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا مراد خبیر سے ذات جناب رسالت ہی ایکہ وجہ سے اون وجوہات مین سی جو اس آیہ کے تحت مین علمائی لکھی ہین اور قوی اور ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ بھی اللہ کا نام ہے معنی اوسکی ہین قدرت والا اور نبی کریم کو بھی اللہ تعالیٰ ذُو الْقُوَّةِ فرماتا ہی ارشاد کرتا ہی ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ اور ولی بھی نام ہی اللہ تعالیٰ کا یہ نام بھی اللہ تعالیٰ نی آنحضرت کو عطا کیا ہی فرمایا اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور ہادی بھی نام ہی اللہ تعالیٰ کا یعنی راہ دکھانے والا اور توفیق دینی والا نبی کریم کو بھی اللہ تعالیٰ اس صفت سی یاد کرتا ہے فرماتا ہے وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور یہ نام بھی اول مشترک ہی اللہ اور رسول مین اور معنی دوم اللہ کیواسطے مخصوص ہی اور مومن اور مہیمن یہ بھی اللہ کے نام ہین بعض علمائی کہا ہے کہ دونو اسم ایک ہین معنی اسکے ہین تصدیق کرنیوالا اپنی وعدہ کا اور اپنے قول کا اور انبیا اور بندگان مومن کا اور بعض نے کہا ہی اسکی معنی ہین موحد اپنی ذات کا اور شاہد اپنی الوہیت پر اور بعض نے کہا ہے کہ امان دینیوالا اپنی بندون کا دنیا مین ظلم اور شدت سی اور مومنون کا آخرت مین اپنے عذاب سی اور بعض نے مہیمن کے معنی کہی ہین شاہد اور حافظ اور امین کرنیوالا دوسریکا خوف سی نبی کریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان دونون وصف کی

ساتھ یاد کیا ہی فرمایا ہے یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ پس ہو گئی ہو جب اس آیہ شریف کے
انحضرت مومن یعنی تصدیق کرنیوالے اللہ کو اور مومنوں کو اور فرمایا ہے وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتَابَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتَابِ وَمُہَیْمِنًا عَلَیْہِ اور مجاہد سے اسکے معنی یہ مروی ہین
جَعَلْنَاکَ یَا مُحَمَّدُ مُہَیْمِنًا عَلَیْہِ کیا ہمنے تمکو اے محمد مہیمن اس کتاب پر اور مقدس بھی اللہ کا نام ہے
یعنی پاک ہی ہر عیب سے کتب سابقہ مین مقدس حضرت کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور قرآن مجید
مین فرمایا ہے وَیُزَکِّیْہِمْ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت کو پاک کرتے ہین پس جب دوسرونکو
پاک کرتے ہین تو خود بدرجہ اولی پاک اور مقدس ہین اور عزیز بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے معنی اوسکے
غالب ہین یا بے نظیر یا دوسرونکا عزت دینے والا یہ صفت بھی اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کیواسطے ثابت کرتا ہے فرماتا ہے
وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ اللہ ہی کیواسطے عزت ہی اور اوسکے رسول کیواسطے پس ہوگئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم بھی عزیز اور عزت دینے والے اور نیز قرآن مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لَقَدْ
جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ اور ایک قرأۃ مین عزیز پر وقف ہی پس اس قرأۃ سے
رسول اللہ صاف اور بے تکلف عزیز ہین اور بشارت دینا یہ بھی اللہ کی صفت ہے خود
فرماتا ہی یُبَشِّرُہُمْ رَبُّہُمْ بشارت دیتا ہے اونکو رب اونکا اور نبی کریم کو بھی اللہ تعالیٰ اس
وصف کے ساتھ یاد فرماتا ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا ہمنے رسول کیا تمکو شاہد اور
بشارت دینے والا اور اول اور آخر اور ظاہر اور باطن اور علیم یہ سب اللہ کے نام ہین اور یہ
نام بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم کو مرحمت کیے ہین اور ان صفات کے ساتھ آنحضرت کی مدح
اور ثنا کی ہے چنانچہ فرمایا ہی ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَہُوَ
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالیٰ نے اپنے حمد اور ثنا بھی کی ہی اور اپنے حبیب
کی بھی نعت اور صفت بیان فرمائی ہے یعنی نظم ان کلمات کا ایسا قائم کیا ہی کہ دونوں کی ضمر کا

مرجع اللہ اور رسول دونو ہوسکتے ہین اور یہ کمال مرتبۂ عظمت جناب رسالت ہی کہ اللہ جلشانہ
ایک عبارت اور ایک الفاظ سی اپنی اور اپنے حبیب کی مدح کرتا ہی پس اگر ہو کا مرجع اللہ تعالے
کو قرار دین تو معنی آیہ شریفہ کی یہ ہونگے کہ کچھ نتھا اور وہ تھا پس وہ اول ہے اور سب فنا ہوجاویگا
اور وہ جیسا ہی ویسا ہی باقی رہیگا پس وہ آخر بھی ہی اور اوسکی قدرت اور صنعت کا ظہور
تمام خلق ہی پس وہ ظاہر ہے اور باوجود اس ظہور کی کنہ ذات اوسکی کسی عارف کو بھی
دریافت نہین ہوئی کل سی مخفی ہے پس وہ باطن ہے اور وہ ہی اللہ کل شی کا عالم ہو سب کچھ
جو ہوا ہی اور ہوگا قدیم سے اوسکی علم مین ہے اور علم اوسکا قدیم ہی کل شے پر محیط ہی اور اگر ہو کا مرجع
جناب رسالت کو قرار دین تو معنی اس آیہ شریفہ کی یہ ہونگے کہ وہ ہی رسول اللہ اول ہین
اور اولیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت وجوہ سی ثابت ہی اول وجہ یہ ہی کہ اول ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدای خلقت کے خود فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ اور اول ہین نبوت مین حدیث شریف ہی کُنْتُ نَبِیًّا وَاٰدَمُ
مُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ تھا مین نبی اور تحقیق آدم مخلوط تھی اپنی طینت مین یعنی مخلوق نہوی تھے اور اول
جواب دینی والے ہین وقت میثاق کی یعنی جب میثاق کی ندا ہوئی جناب احدیت سی اَلَسْتُ
بِرَبِّكُمْ پہلے سب سی حضور ہی نے جواب مین فرمایا تھا بلے اور حشر مین پہلے سب سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم قبر مبارک سی برآمد ہونگے جیسی ابتدای خلقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت سی کی ہی ویسے ہی
ابتدا حشر کی بھی آپ ہی سے کریگا مواہب لدنیہ مین ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سی روایت ہے
کہ کہا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین وہ اول شخص ہون کہ پھٹیگی
جاویگی زمین جسکو واسطے اور بعد ابو بکر اور بعد اوسکو عمر اور پھر آونگا مین اہل بقیع کے پاس وہ زندہ
کیےجاوینگے پھر انتظار کرونگا مین اہل مکہ کا تاانکہ حشر کیا جاویگا درمیان حرمین کی یہ فضل خاص

اون بلاد کے رہنیوالونکو بسبب مجاورت رسول کریم کے حاصل ہوگا اور اول سبسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن سجدہ کا دیا جاویگا اور اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زبان شفاعت کو لینگے اور اول سب سی حضور ہی کی شفاعت مقبول ہوگی اور اول سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں تشریف لیجاوینگے اور سب امتون سے پہلے امت محمدی بہشت مین داخل ہوگی اور وہی رسول صلے اللہ علیہ وسلم آخر بھی ہین کہ ظہور آپکا دنیا مین کل انبیا کے بعد ہوا ہی اللہ تعالی خود آپکو خاتم النبیین فرماتا ہی اور امت محمدی آخر امم ہے اور ملت محمدی آخر ملل ہے اور کل انبیا کی بعد آپکا تشریف لانا اور کل ملتونکو منسوخ کرنا یہ بھی دلیل ہے آپکی بڑائی پر کہ آپ اشرف الانبیا اور افضل رسل ہین اسواسطے کہ ناسخ منسوخ سی بہتر ہونا چاہیے پس قطعی آپ مجموع انبیا علیہم السلام سی بہتر ہین اور مثال اسکی یہ سمجھنا چاہیے کہ شب کو جب تاریکی ہوتی ہے ہر طرف آسمان پر تارے چمکتے ہین لوگ انکی روشنی سے نفع لیتے ہین اور مسافر رات کو اونسے راہ راست پاتے ہین اور منزل مقصود پر پہنچتے ہین اور جو خوب تارونکو پہچانتے ہین وہ کبھی راہ کو نہین بھولتے ہین اور جب آفتاب طلوع کرتا ہی وہ سب تارے محو ہوجاتے ہین اوسکے نور سی اور فقط ایک آفتاب کا نور تمام خلق کو کفایت کرجاتا ہے اور جو کام کہ کل تارونسی نہین نکلتا ہی وہ اکیلے آفتاب سی نکلتا ہی اسیطرح جب تک جناب رسالت پناہ کا ظہور زمین پر نہو انتھا دنیا مین اندھیرا تھا واسطے ہدایت خلق کے اللہ تعالی نے انبیا علیہم السلام کو کہ ہادی اور رہبر ہین دنیا مین بھیجا اور تمام طبقات ارض پر مثل تارونکے انوار انبیا کو چمکایا ہر ایک قوم مین بمضمون آیہ کریمہ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ایک نبی کا نور چمکتا تھا اور جو انکے پہچانیوالے تھے اونکی اتباع سی راہ راست پاتے تھے اور منزل مقصود کو انکے ذریعہ سے پہنچتے تھے جب اللہ تعالی کو سید الانبیا کا ظاہر کرنا منظور ہوا اور یہ آفتاب حقیقت افق رسالت سی خلق پر تابان اور درخشان ہوا ضرورت انوار انبیا کی باقی نہین رہی وہ چھپ گئے اور یہی آفتاب

فی بیان مصطفیٰ ہونے آپکے [illegible] بعد مبعوث ہونے

تمام خلق کو کافی ہوگیا بلکہ حصول عرفان خدا اور تزکیہ نفس اخلاق ذمیمہ سے یہ کمالات خلق کو
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی کسی اور نبی سے حاصل نہوئی تھی پس مطلب شرائع
انبیا علیہم السلام کے منسوخ ہونے سے یہ نہین ہے کہ معاذ اللہ اونکی نبوت جاتی رہی وہ نبی نہین
رہی بلکہ وہ جیسی معظم تھے اوسی صفات کمالیہ پر اب بھی ہین فقط منسوخ ہونیکا مطلب اسقدر ہے
کہ اونکو احکامات کی ضرورت نہین ہے فقط احکامات ملت محمدی کا اتباع کرنا کافی ہی چنانچہ
مروی ہی کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ نصائح توریت کے مجمع مین پڑہ رہے تھے
نبی کریم تشریف لائی آپنے فرمایا کہ تمکو کچھہ ضرورت اسکی نہین ہی اگر موسیٰ بھی اسوقت مین ہوتی
تو اونکو میرا اتباع کرنا کافی تھا اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے انبیا سی تشریف لاتے
تو اور انبیا کی ضرورت ہی نہ تھی وہ اس مرتبہ اعلیٰ سی محروم رہجاتی اور ایک حکمت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بعد کل انبیا سی تشریف لانیمین یہ بھی ہے کہ بادشاہ جب کہین جاتا ہی تو اوسکی نقیب
وغیرہ آگے آگے لوگونکو مطلع کرتے جاتی ہین کہ باادب ہوجاوین بادشاہ تشریف لاتا ہے اور
طریق آداب بھی تعلیم کردیتے ہین اسیطرح سلطان الانبیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
آوری سی پہلے اللہ تعالیٰ نے انبیا کو بھیجا کہ اونھون نے فضائل اور کمالات سید الانبیا کے لوگون سے
بیان کیے اور طریقہ آنحضرت کے آداب کی بتائے اور آثار اور علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ظہور کی بہت اچھی طرح سے صاف صاف خلق کو تعلیم فرمائی تاکہ حضور انبیا کو زیادہ تکلیف کرنا
نہو وہ علامات دیکھتے ہی لوگ خود آنحضرت کیطرف متوجہ ہوجاوین اور ویسا ہوا بھی کہ جو لوگ
اہل حق سی تھے اونھون نے جب حالات آنحضرت کو مطابق انبیا کی پیشین گوئیکے پایا فورًا
ایمان لائی اور اطاعت آنحضرت پہ دل اور جان سی مستعد ہوگئے چنانچہ مروی ہی کہ عبد اللہ ابن
سلام کہ بڑے عالم تھی یہودیون اور نبی زادہ تھے اونکی اور یہود اونکی بڑی تعظیم کرتے تھے جب

حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے کچھ سوالات آنحضرت سے کیے نبی کریم نے اونکے جوابات ارشاد کیے عبد اللہ ابن سلام فورًا ایمان لائے اور کہا کہ یا رسول موسی علیہ السلام نے فرمادیا تھا کہ سید الانبیا سے یہ سوالات ہونگے اور وہ اوسکے یہ جواب دینگے اس وجہ سے مین نے آپسے یہ سوالات کیے اور جواب اوسکا بھی مطابق اوسکے پایا پس اب مجھکو کچھ شک آپکی نبوت مین نرہا اور

اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین روایت ہی کہ حضور کی عادات شریف تھے کہ راہ مین جب کسی ضعیف کو بوجھ لیے ہوے دیکھتے تھے اگرچہ وہ کافر ہوا اوسکا بوجھ خود لیکر اوسکے مکان پر فرط رحمت سے پہنچا دیتے تھے چنانچہ ایک روز ایک عورت ضعیفہ قوم یہود سے بوجھ لیے ہوے راہ مین آنحضرت کو ملی نبی کریم نے حسب عادت اوسکا بوجھ لیکر اوسکے مکان پر پہنچا دیا اوس عورت کا ایک لڑکا تھا اوس ضعیفہ نے اپنے اوس لڑکے سے کہا کہ آج مجھسے ایک ایسے کریم سے ملاقات ہوئی کہ نہ وہ مجھسے واقف تھے اور نہ مین اونسے آگاہ تھی فقط اونھون نے میرے ضعف پر نظر کرکے فرط رحمت سے میرا بوجھ اپنے لیکر میرے مکان پر پہنچا دیا وہ لڑکا کتب سماویہ کا عالم تھا یہ سنتے ہی اوسنے ماں سے پوچھا وہ کہان ہین ضعیفہ نے کہا کہ ابھی قریب ہونگے وہ لڑکا نکلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مین نے کتب سماویہ مین لکھا دیکھا تھا کہ خاتم الانبیا بڑے رحیم ہونگے جس ضعیف کو بوجھ لیے ہوے دیکھینگے اوسکا بوجھ اوس سے لیکر خود پہنچا دیا کرینگے لہذا مین اسیوجہ سے اپنی اور ضعیفہ کو بازار بھیجا تھا کہ اگر حضور میرے زمانہ مین تشریف لاوین تو اس علامت سے آپکو پہچان لون آج اللہ تعالے نے میری تمنا پوری کی اور وہ فورًا ایمان لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیارے مسلمانون خوش ہونیکا مقام ہی جب ہمارے نبی کریم کو بسبب رحمت کے کافر کا بھی ہونا گوارا نہو تا تھا اوسکا بوجھ اوٹھا لیتے تھے قیامت کے

گنا ہونکا سرپر رکھے ہوے حضرت کے سامنے پہنچینگے تو ہم

بہوسن بار عظیم کو نبی کریم کیونکہ گوارا فرماوینگے بیشک اوس بار سے ہمکو سبکدوش کرینگے اسیوجہ
سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شفاعتی لاہل الکبائر من امتی میری شفاعت
میری امت سے کبیرہ گناہ کرنیوالونکے واسطے ہے شعر

ای سپاہ کیتی و رسول تو کریم	صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور ایک حکمت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اس امت مرحومہ کے آخر ہونیکی
یہ فرمائی ہے کہ یہ کمال رحمت خدا ہے اس امت پر کہ پہلے اونسے اور امتونکو پیدا کیا اور اونکو احکامات فرمائے جنہوں نے
اون احکام کی تعمیل کی اوسکو مراتب قرب اپنے عطا کئے اور جنہوں نے اون احکام کو نمانا اور نافرمانی کی اونکو انواع عذاب سے
مبتلا کیا انواع و اقسام کی تکالیف سے بعد اونکے اس امت کو پیدا کیا کہ اگلی امتونکا حال دیکھکر تعلیم لین
اور متنبہ رہین پس یہ کسقدر اللہ تعالی کی رحمت ہے اس امت پر کہ دوسرونکو مارکر سکھایا اور
ہمکو اونکا حال بیان کرکے ڈرایا پس آخر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عین عظمت جناب
رسالت ہے اور ظاہر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح کہ تمام عالم کا ظہور اللہ تعالی نے
آپکے لیے کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وما خلقنا السموات والارض وما بینہما الا بالحق نہین پیدا کیا
ہمنے آسمان کو اور زمینونکو اور جو کچھ کہ ہمین ہے مگر ساتھ حق کے بالحق کے معنی بعض مفسرین نے
کہی ہین ای بمحمد یعنی ساتھ محمد کے اور یہ معنی مطابق ہین ساتھ حدیث جابر کے رضی اللہ تعالی عنہ
کہ کہا ہے اونہی جابر نے اول ما خلق اللہ روح محمد ثم خلق منہ العرش والکرسی والسماء والارض وجمیع الوجود کذا
یعنے اول وہ چیز جو خدا نے پیدا کی روح ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر اوسی سے پیدا کیا عرش اور
کرسی کو اور سماوات اور زمین کو اور تمام موجودات کو پس جیسے نبی کریم کو اول [illegible] اپنے نور سے
پیدا کیا ہے اوسی طرح تمام موجودات کو اپنے ظہور مین لایا ہے پس ظاہر [illegible] اللہ
علیہ وسلم کا تمام موجودات مین آپکا ظہور ہے اور نیز اللہ تعالی

ذات بابرکات کو ایسی فضائل اور کمالات مرحمت کیے ہین اور اسقدر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ظہور مین آئی ہین کہ ظاہر ہو گئی ہے آپکی عظمت تمام عالم پر تمام جمادات اور حیوانات اور نباتات
اور جمیع مخلوق حضور کو خوب پہچانتے ہین اور ایسی ظاہر ہین کمالات آنحضرت کے کہ منکر بھی جانتے
تھے اور خوب آپکو پہچانتے تھے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ کافر محمد کو
ایسا پہچانتے ہین جیسے باپ بیٹے کو جانتا ہے انکار اونکا نجانتے سے نہ تھا بلکہ خباثت اور شرارت سے تھا
اور باینہمہ کہ کمالات از فضائل نبوی اسقدر ظاہر اور آشکارا ہین کہ اللہ تعالی نے اونکو ظاہر فرمایا ہے
حقیقت محمدی اور صفات ذاتیہ جناب رسالت وہ عظیم ہین کہ بجز خدا تعالی کی کوئی اوسکو نہین
جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تحقیق اے محمد تم اوپر خلق عظیم کے ہو
پس بخطاب نبی کریم فرمانا اللہ تعالی کا عظمت خلق محمدی کو اور اس سے خطاب نکرنا صاف ظاہر
کرتا ہے کہ ہم حضور کے خلق کی بڑائی کو بھی نہین جان سکتے ہین اسی وجہ سے اللہ تعالی نے ہمسے خطاب بھی
نکیا جب خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائی کو ہم نہین جانسکتے ہین تو حقیقت محمدی کو
کہانسے جانسکتے ہین ایسا ہی عرفا کا قول ہے شعر

جز خدا قدر ترا نشناخت کس	کس خدا را ہمچو تو نشناختہ

حضور کا باطن اسم ہونیسے یہ ظاہر ہو گیا کہ جسقدر کمالات آنحضرت کی دیکھی گئی ہین اور بیان مین آئی ہین وہ سب
صفات ظاہری جسمانی ہین اور صفات ذاتی اور کمالات واقعی آنحضرت کی مخفی ہین اسیوجہ سے آنحضرت کا
اسم شریف باطن بھی ہے اور نیز جب اللہ جلشانہ کو اپنی صور علمیہ کا ظاہر کرنا منظور ہوا فعل صنعت سے
نور پہ جاری کیا اور دریائے کن ارشاد ہوا پس وہ جو حضرت علم الہی مین مخفی تھا عالم تعین مین ظاہر ہوا اور وہی نام
محمد موسوم ہوا پس اس سبب سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ظاہر ہوا اور پہلے دونو رتبین کے
جو باسم محمد موسوم ہوا تھا اللہ تعالی نے اپنی صفات کے حجابات مین سیر کرائی حجاب اوسکو کہتے ہین کہ

دوسریکو چھپالے مراد اس سے یہ ہی کہ انوار صفات حضرت الوہیت اوس نور مبارک پر ایسی چھاگئی
کہ وہ نور محجوب ہوگیا اور ادراک اوسکی حقیقت کا خلقتین کسیکو نہو سکا مثال اوسکی یہ ہی کہ شمع کو
اگر قندیل مین رکھدو اور اوس قندیل مین متعدد شیشی مختلف رنگ کے لگے ہون جو کوئی شخص
اوسکو دیکھیگا جو شیشہ اوسکے سامنے ہوگا شمع کی روشنی کا رنگ بھی اوسی شیشہ کے رنگ کے موافق
معلوم ہوگا مثلاً اگر شیشہ سرخ سامنے پڑیگا دیکھنے والیکو روشنی شمع کی سرخ معلوم ہوگی اور
شیشہ سبز جسکے مقابل ہوگا اوسکو روشنی شمع کی سبز معلوم ہوگی اور حقیقت مین روشنی شمع کی
نہ سرخ ہی نہ سبز مگر یہ مضمون اوسیکو دریافت ہوگا جو شمع کی حقیقت سے واقف ہے اور بے حجاب
قندیل اوسنے شمع کو دیکھا ہے پس اسیطرح وہ نور مبارک انوار صفات حضرت الوہیت مین
مخفی ہے اور صفات باریتعالی جیسے ہین ہدایت بھی اوسکی صفت ہی اور اضلال بھی اوسکی صفت ہی
اور خلق مین جو جس صفت کا مظہر ہی وہ وہی صفت اوسکی پیش نظر ہے پس وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوسی رنگ مین دیکھتا ہی جو صفت ہدایت کے مظہر ہین وہ حضرت کو ہادی مطلق
پاتے ہین اور جو صفت اضلال کے مظہر ہین وہ ویسا ہی سمجھتے ہین اور اسسے غافل ہین کہ درحقیقت
کہ براست یعنے اپنا ہی حال اور رنگ دیکھتے ہین اور نور نبی کی حقیقت سے کہ بسبب لطافت کے
جو امر مخفی ہی اوسکو دیکھا دے اسی پہ یہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوجہل آیا اور نبی کریم کی نسبت
مین اوسنے کلمات بے ادبانہ کہے حضرت نے فرمایا ہی کہ سچ کہتا ہے حضرت صدیق اکبر کو بسبب سننے
کے کلمات اوس شقی کی سخت ناگوار معلوم ہوئے اوٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کرنیلگے کہ یا رسول اللہ
آپ آفتاب حقیقت ہین اور آپکی وجہ سے اللہ تعالی نے تمام اولاد آدم کو بزرگی دی ہی اور مثل اسکے
اور کلمات فرمائے نبی کریم نے صدیق کے خطاب مین بھی ارشاد کیا کہ سچ کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ قول صدیق اور زندیق دونوں کے آپ کی نسبت مین ایک دوسرے کی ضد ہین پھر

دونو ہیچ کیونکہ ہین حضور نے جواب مین فرمایا کہ مین آئینہ حقیقت نما ہون جو جیسا خود ہی مجھکو
ویسا ہی دیکھتا ہی پس اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ حقیقت محمدی مخفی ہی کوئی دیکھہ نہین
سکتا ہی اور اس مضمون کو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین بھی ارشاد کیا ہی آیۃ نور مین فرماتا ہی
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ الخ اللہ تعالی ہے
نور آسمانون اور زمینون کا مثل اوسکی نور کے جیسے ایک طاقچہ اوسمین چراغ اور چراغ ایک
شیشہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور ہین اللہ کے یہ مثل اللہ تعالی نے اونکی فرمائی ہے
اور طاقچہ اور شیشہ سے کیا مراد ہے اسمین علما کے قول مختلف ہین حاصل اوسکا فقط اسقدر ہی
کہ نور محمدی حجابات نورانی مین مخفی اور محتجب ہے پس باوجود ظاہر ہونیکے عین ظہور مین
نبی کریم باطن ہین اور علماء معرفت نے فرمایا ہے کہ یہ کمال محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل ایک آئینہ مصفا کے بنایا اور خود اوسکی طرف متوجہ ہوا
اور نظر رحمت سے اوسکو دیکھا پس وہ آئینہ عکس پذیر ہوا اور مظہر حضرت الوہیت ہو گیا صانع باکمال نے جب اپنا عکس
اوسمین دیکھا اوسکو محبوب کر لیا اسواسطے کہ صاحب جمال ہمیشہ آئینہ کو محبوب رکھتے ہین چونکہ اپنا جمال اور
حسن اوسمین دیکھتے ہین اور وہ محبت درحقیقت اپنے ساتھہ ہے لیکن ظاہر مین وہ آئینہ محبوب
ہوتا ہی اسیطرح نبی کریم اللہ تعالی کے محبوب ہین کہ وہ اپنا حسن وجمال اس آئینہ مین ملاحظہ
فرماتا ہی اور شان محب محبوب کیساتھہ یہ ہی کہ ہمیشہ غیرت کرتا ہے کہ دوسرا اوسکو نہ دیکھے اسیوجہ سے
اللہ تعالی نے اپنے انوار صفات مین آنحضرت کو چھپا لیا کہ خود ہی دیکھے اور دوسرا کا حقہ نہ دیکھہ سکے
اور یہی مطلب ہے کہ جو فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہ محمد اللہ کیواسطے ہین بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی حضرت
شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ عاشقان جمال حضرت نبوت سے ہین وہ اس مضمون
مظہریت کو یون بیان کرتے ہین اخبار الاخیار مین شعر

خیر الوری امام رسل مظہر اتم | او از خدا وہر چہ جز او نسخہ ٔ اولیہ
او جان جملہ عالم و حق جان جان شمار | حق بالغیر واسطۂ ذات او مجو
حق در ازل برابر آئینہ وجود | آئینۂ حقیقتش آورده روبرو
آئینہ در مقابل آئینہ چون نہند | اینجا لطیفہ ایست اگر بشنوی بگو
از اول انچہ در دوم افتد بود بعکس | بشناس این دقیقہ مرا دم بگفتگو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موسوم ہونا ساتھ اسمار الٰہی کے اور متصف ہونا ساتھ صفات باریتعالی کے جو قرآن مجید سے مذکور ہو رہا ہے وہ بحیثیت اسی مظہریت کا ہے ورنہ صفات قدیم ذات قدیم کیواسطے خاص ہین حادث ساتھ صفات قدم کی متصف کیونکر ہو سکتا ہے اور صفات حضرت الوہیت مین دوسرے کو شریک سمجھنا بڑی شبہ شرک جلی ہے مظہر اور ظاہر دونو ایک ہونہین سکتے ہین مظہر اور ظاہر مین نسبت شخص اور عکس کے ہے جب کوئی شخص آئینہ سامنے رکھے عکس اوسکی صورت کا آئینہ مین ظاہر ہوگا اب جو صورت آئینہ مین ظاہر ہے اگر کوئی اوسکا حلیہ بیان کریگا تو وہ ہی صفات بیان کریگا جو شخص مین ہین لیکن وہ صفات اوسی شخص کے ہین اور اوسی شخص سے مین ظاہر ہین آئینہ کا کمال اور صفت فقط استعداد ہے کہ بسبب اپنی صفا کی اوس شخص کا عکس قبول کر لیتا ہے پس کمال حضرت نبوت یہی ہے کہ استعداد اپنی مظہریت اتم کی اوس صانع مطلق نے آنحضرت مین خلق کر دی ہے باقی صفات اور کمالات جو آنحضرت مین پائی جاتے ہین وہ سب صفات اور کمالات اللہ ہی کے ہین اور بعض مخلوق مین مثل اولیا اور انبیا کو جو بعضے صفات باریتعالی کا ظہور ہوا ہے اور ہوتا ہے وہ سب افاضہ نور محمدی ہی جنکی ارواح کو اللہ تعالی نے پاک صاف پیدا کیا ہے یا جو لوگ مشقت اور ریاضت سے صفا حاصل کرتے ہین بعد حصول صفا کامل کی توجہ اوس مظہر اتم کی اوسکی طرف ہوتی ہے پس حسب حیثیت صفا عکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اوسمین ظاہر ہوتا ہو اوسوقت مین وہ کاملین بھی مصداق صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ کے ہو جاتی ہین اور
یہ قاعدہ ہے کہ آئینہ جب کسی شخص کا عکس پذیر ہوتا ہو جب اوسکے مقابل پر دوسرا آئینہ رکھدو
حسب صفا اوسکی اوسمین بھی وہ عکس جلوہ گر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر دوسرے کے مقابل تیسرا
اور اوسکی مقابل پر چوتھا الی غیر النہایۃ آئینے رکھتے چلے جاؤ ایک سے دوسرے مین اور دوسرے سے تیسرے
آخر تک ہر ایک مین عکس ظاہر ہوتا چلا جاویگا مگر جب درمیان سے کسی آئینہ کو نکالڈالو تو
جو اوسکے بعد اوسکے مقابل سے عکس پذیر تھے وہ بیکار ہو جاوینگے اور وہ عکس اونمین نپایا جاویگا
اسیطرح آنحضرت سے صحابہ اور صحابہ سے تابعین اور اونسے تبع تابعین اور اونسے بترتیب سلاسل
اولیاء امت ایک دوسرے سے مستفیض ہین جو کوئی اونمین سے ایک کا بھی تعلق قطع کریگا کبھی
اللہ اور رسول سے مستفیض نہوگا اور اگر نبی کریم ہی کا تعلق کوئی چھوڑ دیگا تو پہلے ہی اسم اللہ
غلط ہو گیا اوسکو کوئی بہرہ خیر اور کمال سے نملیگا اسیوجہ سے اگلے انبیا تعلیم فرماتے رہے ہین اپنے
متعلقین کو کہ جس کسیکو اللہ کے ساتھ محبت کرنا منظور ہو وہ محمد سے تعلق کرے صلی اللہ علیہ
وسلم بغیر اونکی تعلق کے اللہ کے ساتھ تعلق ہوہی نہین سکتا ہے اور اسی مرتبہ کمال حضرت نبوت
ظاہر کرنیکے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیہ بیعت مین اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيهِمْ جنھون نے تمہاری بیعت کی اے محمد یون ہے کہ اونھون نے
بیعت کی اللہ کا ہاتھ ہے اونکے ہاتھون پر اس آیہ شریف مین اللہ تعالیٰ نے حضور کی بیعت کو
اپنی بیعت اور حضرت کی ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا یہ مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال
مظہریت کا مثبت اور مظہر ہے اور اسیطرح اولیاء اللہ جو مظاہر جناب رسالت ہین
اور سلسلہ اونکا تا بجناب نبوت صحیح ہو اونکو بھی یہ فضل حاصل ہے بتوسل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ اونکا ہاتھ پکڑنے سے اللہ کے دست قدرت تک ہاتھ پہنچتا ہے سلاسل مقبولین

ف ذکر اسکا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو علم اولین و آخرین ماکان اور مایکون دیا ہے

دست پیر از غائبان کوتاہ نیست	دست او جز قبضۂ اللہ نیست

اور اسے مظہریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر کرنیکو واسطے اللہ تعالیٰ نے آیہ کریمہ
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ کو اپنی آخر اسی صورت سے ارشاد کیا کہ ان کلمات مین خدا تعالیٰ کی حمد
بھی ہے اور نعت جناب رسالت بھی ہے چنانچہ تا بہ اسم باطن اوسکا مذکور ہو چکا ہے باقی رہا
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ بیان بھی مرجع ہو کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین چنانچہ شیخ محقق
دہلوی نے مدارج کی ابتدا اسی آیہ شریفہ سے کی ہے اور وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ کے معنی یہ
فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاننے والے ہین ہر چیز کے شیونات ذات الٰہی اور احکام
صفات حق تعالیٰ اور اسما اور افعال اور آثار اوسکی سے اور ساتھ تمام علوم ظاہر اور باطن
اور اول اور آخر کے احاطہ کیا ہے آنحضرت نے اور مصدوق وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ کے ہو گئے
ہین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور نیز اثبات علم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی نسبت
دوسرے مقام پر قرآن مجید مین چنانچہ شیخ نے بیان اسما شریف مین فرمایا ہے کہ اسما الٰہی سے
ہے علیم اور علام اور عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اور اللہ تعالیٰ نے وصف کیا ہے اپنے نبی کو بھی
ساتھ علم کے اور مخصوص کیا ہے آنحضرت کو ساتھ خیر اور فضیلت کے اوسی علم مین یعنی تمام عالم
حضرت کو اس صفت مین فضیلت دی ہے اور خود فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ
تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور ارشاد کیا ہے وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ تمام ہوا کلام شیخ کا سمجھنا چاہیے کہ اول آیہ شریفہ کے معنی لفظی یہ ہیں
کہ سکھایا تمکو اے محمد وہ کہ تم جسکو نجان سکتے تھے اور ہے فضل اللہ کا تم پر بہت بڑا اسی آیہ شریفہ
نے ظاہر کر دیا کہ جو کچھ عجز بندگیت سے نجاننے والا تھا وہ سب اللہ تعالیٰ نے سکھا دیا اور ایسا اللہ تعالیٰ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا ہے کہ آپ جسکو چاہتے ہین وہ علوم تعلیم کر دیتے ہین چنانچہ

یہ مضمون دوسری آیہ کریمہ سے ظاہر ہی اللہ تعالی فرماتا ہے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نبی تعلیم کرتا ہی تمکو کتاب اور حکمت اور تعلیم کرتا ہے تمکو وہ جسکو تم نجان سکتے تھے یعنی علم معرفت الہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اولین اور آخرین ماکان ومایکون کا ہونے پر بڑی دلیل قرآن شریف سی یہ آیہ کریمہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین یعنی کل تر اور خشک جو کچھ ہے سب اس کتاب مین ہی یعنی ایسی کتاب ہے کہ جو کچھ ہوا ہے اور ہوگا سب کچھ اسمین موجود ہی پس جب اس کتاب مین سب کچھ ہے اور مخاطب اس کتاب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو بیشک آنحضرت کو بھی کل کا علم ہی اسواسطے یہ بین فصاحت ہے کہ کلام بقدر فہم مخاطب کے ہو اور اگر ایسا کلام ہو کہ مخاطب کی فہم اور علم مین نہ آوے تو وہ کلام لغو ہوگا اللہ تعالی بری ہی اس سے کہ ایسا کلام فرماوے وہ خالق فصاحت ہے اوسنے جو کچھ اس کتاب مین فرمایا ہی اوسکا صحیح علم آنحضرت کو سب دیدیا ہے اور چونکہ اس کتاب مین ایسے راز صدہا بھرے ہوے ہین اسیوجہ سی کل معانی اور مطالب قرآن مجید کے اللہ تعالی ہی جانتا ہے جسکا یہ کلام ہی اور یا نبی کریم جانتے ہین جنکو خطاب مین اللہ تعالی نے یہ کلام فرمایا چنانچہ حدیث مین فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن کے واسطے ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور اوسکی باطن کا ایک اور باطن ہے یہان تک کہ سات بطن ہین قرآن کے اونمین سی تین بطن تک تو خلق کو رسائی ہے اور چار بطن سوا میرے اور اللہ کے کوئی نہین جانتا ہی تین بطن جو آنحضرت نے امت کو تعلیم کیے ہین وہ ایسے ہین کہ تیرہ سو برس ہوے ہین اس کتاب کو نازل ہوے اور اسوقت تک علما مفسرین کتب تفاسیر تصنیف کرتے چلے جاتے ہین اور وہ معنی ختم نہین ہوتے ہین اور نیز علم حضرت نبوت کا احاطہ ابتدائی خلق عالم سے تا ختم دورہ عالم آیات قرآن مجید کے جمع کرنے سی بخوبی صاف ظاہر ہے اللہ تعالی فرماتا ہی الم اعلی الی بیت

کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیا نہین دیکھا تمنے ای محمد اپنے رب کو کہ کیونکر پہیلایا اوسنے سایہ کو استفہام
انکار کی واسطے کمال ثبوت کی آتا ہے مطلب یہ ہوا کہ تمنے دیکھا ہے ای محمد کیفیت ظہور خلق کو
خالق مطلق سے یعنی جب حقیقت خلق اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو دکھلادی ہے ابتدا سے
تو اب انکار آنحضرت کی علم کا نادانی ہے اور بعد قائم ہونے تعینات کے اور خلق ارواح کے
میثاق لیا ہے اللہ تعالی نے ارواح انبیا سے ایمان جناب رسالت کا قرآن مجید مین اوس
عہد کو حضرت سے یون فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ اور اصول تفسیر کا قاعدہ ہے کہ جہان
اس ترکیب سے اِذْ واقع ہوتا ہے وَاذْکُرْ وہان سے محذوف ہوتا پس معنی آیہ شریفہ کے یہ ہوے
کہ یاد کرو ای محمد جب عہد لیا اللہ نے انبیا سے یاد دہی اوسی شی کی کیجاتی ہے جو مخاطب کے علم مین
ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ معاملات عالم ارواح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علم مین موجود
تہی اور بعدہ جب اللہ تعالی نے عالم اجساد کو قائم کیا آدم علیہ السلام کو بنایا اور اونکو زمین پر
بہیجا اونکی اولاد ہوئی اور سلسلہ نبوت کا جاری ہوا اور انبیا علیہم السلام پیدا ہوے جو حالات
انپر گذرے ہین اللہ تعالی قرآن مجید مین اپنے حبیب سے اونکو بطریق یاد دہی فرماتا ہے
چنانچہ ارشاد کرتا ہے وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا یاد کرو ای محمد کتاب مین
ابراہیم کا حال کہ تحقیق وہ تہا سچا نبی اور فرمایا ہے وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مُوْسٰی اِنَّہٗ کَانَ مُخْلَصًا وَّکَانَ
رَسُوْلًا نَّبِیًّا اور یاد کر کتاب مین حال موسی کا کہ تحقیق وہ تہا مخلص اور تہا رسول اور
نبی اور فرمایا وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا اور یاد کرو
کتاب مین حال اسمعیل کا کہ تحقیق تہا وہ سچا وعدہ کا اور تہا رسول اور نبی اور ارشاد کیا وَاذْکُرْ
فِی الْکِتَابِ اِدْرِیْسَ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا وَّرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا اور یاد کرو کتاب مین حال ادریس کا
کہ تحقیق تہا وہ سچا نبی اور بلند کیا ہم نے اوسکو مکان والا پر اور ارشاد فرمایا وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ

اور یاد کرو کتاب مین حال مریم کا وَاذْکُرْ فرمانا اللہ تعالی کا خطاب جناب رسالتمآب کو
ہی کہ یہ سب حالات انبیا کے حضرت کی علم مین تھے ورنہ وَاذْکُرْ کا حکم کیونکر صحیح ہوتا جو بات
کہ مخاطب کے علم ہی مین نہوگی اوس سے کبھی نکہا جاویگا کہ اوسکو یاد کرو یعنی یا بیان کرو اور قریب زمانہ
ولادت باسعادت کی قصہ اصحاب فیل جو کعبہ کے گرانیکو آئے تھے اور اللہ تعالی نے اونکو بدعاے
جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برباد کر دیا تھا لشکر ابابیل بھیجکر وقوع مین آیا تھا اللہ تعالی
قران شریف مین اوسکو یون فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ
کیا نہین دیکھا تمنے ای محمد کہ کیا کیا تمہارے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ مطلب اسکا یہ ہے
کہ یعنی دیکھے جیکو ہو تم حال اصحاب فیل کا اور جو کچھ کہ ہمنے اونکے ساتھ کیا ہی پس ان آیات سے
صاف معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کائنات ابتدا سے انتہا تک اللہ تعالی نے
سکہا دیا ہی اور خود بھی نبی کریم نے اس مضمون کو ارشاد کر دیا ہی فرمایا ہے عُلِّمْتُ عِلْمَ
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ سکھایا گیا ہی مجکو علم اگلون اور پچھلونکا اور ترمذی مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھتا ہون مین وہ جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون وہ جو تم نہین سنتے
اور مدارج مین ہی کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ کیا دیکھتے ہین آپنے فرمایا دیکھتا ہون مین بہشت اور
دوزخ کو اور تمام کتب حدیث بھری ہوئی ہے اس مضمون سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حالات خلق کو وقت خلق عالم سے تا بختم دورہ عالم یعنی جسطرح سے کہ اللہ تعالی نے
مخلوقات کو پیدا کیا ہی اور جو کچھ کہ حشر کے دن مخلوقات کو پیش آنے والا ہے حساب و کتاب ہو
اور حال قبر کا اور حال دوزخ مین گرفتار ہونیکا اور جنت مین داخل ہونیکا اور ہمیشہ جنت
مین رہنیکا اوس سے بھی صاف ظاہر ہی کہ علم ماکان اور مایکون کا کل اللہ تعالی نے اپنے
حبیب کریم کو ابتدائے خلقت سے مرحمت کیا ہے اور یہی مضمون ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت کو

فرمایا ہے النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ نبی کے معنی لغت میں آگاہ کی ہیں اور لفظ امی مرکب ہے ام اور یاء نسبتی سے اور ام کی معنی بعض علمانے فرمایا ہے یہاں مادر کے ہین مراد اس سے یہ ہے کہ مادر زاد یعنی جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا یہ لفظ ہمارے حق مین ذم کا ہے اسواسطے کہ ہم بطن مادر سے جاہل پیدا ہوے ہین اگر جاہل ہی رہین اور تعلیم نہ لین تب امی کی لفظ کے مصداق ہون اور حضور کے حق مین یہ لفظ کمال مدح کی ہے کہ آپنے کسی سے پڑھا لکھا نہین جیسے کہ بطن مادر سے تشریف لائے ویسے ہی ہین اور ہین دانا اور عالم جیسا کہ مذکور ہوچکا تو یہ سب علم حضرت مین قبل دنیا مین پیدا ہونے سے بے تعلیم الٰہی موجود تھا اور بعض نے فرمایا ہے کہ معنی ام کے اصل کی ہین اور اسیوجہ سے ماں کو ام کہتے ہین تو اب معنی آیہ شریفہ کے یہ ہوے اصلی چنانچہ مفسرین نے اس آیہ شریفہ کے یہ معنی لکھے ہین اَلْاٰنَ کَمَا جَاءَ مِنْ عَالَمِ الْقُدُسِ اسوقت ویسے ہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کہ عالم قدس سے تشریف لائے ہین یعنی تنزلات عالم سے آنحضرت کو کچھ نقصان نہین ہوا حضور جیسے عالم قدس مین نبی اور عالم تھے اوسی شان پر آپنے ظہور فرمایا ہے اور حضرت سے خود بھی یہ مضمون مروی ہے حدیث مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کب سے نبی ہین فرمایا کہ مین نبی تھا اور آدم ہنوز خلق نہوے تھے پس نبوت حضرت اور علم نبی کریم یہ سب صفات کمالیہ وقت تعین نور ہی سے اللہ تعالی نے آپکو مرحمت کیے ہین اور بعض لوگ جو مرتبہ عظمت نبی کریم سے ناواقف ہین اور اللہ تعالی کے بھی صفات کمالیہ کو نہین پہچانتے ہین وہ اس مضمون مین یہ شبہہ پیدا کرتے ہین کہ علم مَا کَانَ اور مَا یَکُوْنُ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ثابت کیا جاوے تو اللہ تعالی کی ساتھ شرک ہوگا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ وہ لوگ درحقیقت اللہ تعالی کی صفات کو پہچانتے ہی نہین اللہ تعالی کا علم مثل اوسکی ذات کی بیحد اور بے انتہا ہے اور ہماری فہم و ادراک سے منزہ ہے

اگر ہماری فہم مین یا بیانین یا علم مین علم الٰہی آجاوے تو محدود ہوجاوے پس ہرگز علم الٰہی کی یہی تعریف نہین ہو کہ وہ سب خلق کا حال جانتا ہے بلکہ موافق ہماری فہم کے اسقدر سمجھنا چاہیے کہ اوسکا علم قدیم ہے اور ہماری ادراک مین آنہین سکتا ہی اور وہ ایسا عالم ہے کہ جسنے اپنے بندۂ برگزیدہ اور حبیب پسندیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان اور ما یکون تمام اولین اور آخرین کا سکھا دیا ہی پس علم ذاتی اور علم سیکھا ہوا اور سکھانیوالا اور سیکھنیوالا دونون ایک کیونکر ہو سکتی ہین جو شرک صفات باریتعالی کے ساتھ ہوگا اور علم ما کان اور ما یکون تو بالاتفاق لوح اور قلم کے واسطی ثابت ہے جو ایک مخلوق ہین نور محمدی کے قطرون سی چنانچہ روضۃ الاحباب مین کیفیت خلقت مین لکھا ہے کہ بعض کتب احادیث اور قصص اور تواریخ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی منقول ہے کہ اللہ تعالی نے اول چیز کہ مخلوق کی ایک قلم تھا نور سی کہ طول اوسکا پانسو برس کی راہ کا اور عرض اوسکا چالیس برس کی راہ کا تھا پس اوس سے خطاب کیا کہ لکھ قلم نے عرض کیا کیا لکھون اے پروردگار میرے ارشاد ہوا لکھ جو کچھ میرے علم مین مقدر ہی میری مخلوق کی شان مین قیامت تک پس قلم لکھنے لگا وہ کہ جو ہونیوالا تھا قیامت تک اور اوسی کتاب مین دوسری روایت یہ لکھی ہے کہ جب حکم ہوا قلم کو لکھ جو ہوا ہی اور ہونیوالا ہے ابد تک لکھا قلم نے ساق عرش پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ اور بعدہ جو قطرہ کہ آسمان سی مقرر تھا کہ نازل ہوگا زمین پر اور جو پتا کہ درختون سے مقدر تھا کہ گریگا اور جو دانہ کہ اوگے گا اور جو سنگریزہ کہ روی زمین مین ہوگا اور جو رزق کہ فلانے کو پہونچیگا سب لکھا لہذا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ اور بروایتے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ختم ہوا کلام صاحب روضہ کا اور امام مسلم نے اپنی سند سے روایت کی ہی عبد اللہ ابن عمرو ابن عاص سے کہا او نھون نے کہ سنا مین نے

کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کی تقدیرین لکھین آسمانون کے اور زمین کے بنانیسے پچاس ہزار برس پہلے جبتک اوسکا عرش پانی پر تھا الغرض ان سب روایت سے ثابت ہی کہ جو کچھ ہوا اور ہونیوالا تھا سب لوح محفوظ پر قلم سے اللہ تعالی نے لکھوا دیا ہے پس جب علم ماکان اور مایکون لوح اور قلم کو حاصل ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق کا علم ہونے سے شرک کیونکہ ہوگا آنحضرت کو تو بدرجہ اولی یہ علم حاصل ہے بلکہ لوح و قلم کو یہ علم آپکی فیضان سے حاصل ہوا ہی صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ یعنی آپ ہی کی بخشش سے ایک بخشش ہے دنیا اور آخرت اور آپ ہی کی علمون سے ایک علم ہی لوح اور قلم کا اور علم غیب ہونے سے بھی شرک نہین ہوتا علم غیب کی دو قسم ہین ایک غیب حقیقی اور ایک غیب اضافی غیب اضافی وہ ہی کہ بعض کی نسبت غیب ہے اور بعض کی نسبت غیب نہین ہی مثلاً دوزخ اور جنت ہماری نسبت مین غیب ہے اور ملائکہ کی نسبت مین غیب نہین ہے اونکو اوسکا مشاہدہ ہے پس ایسی ہی بہت سے حالات ہین جو ہماری نسبت سی غیب ہین اللہ تعالی نے اپنے خاص بندونکو مثل انبیا اور اولیا کی مشاہدہ کرا دیے ہین پس وہ اونکے حق مین غیب نہین ہی چنانچہ قرآن مجید مین موجود ہے کہ بہت سی امورات آیندہ کے جو اوسوقت لوگونکی نسبت سے غیب تھی انبیا علیہم السلام نے خبر دی ہی اور غیب حقیقی جو واسطے ہی کیواسطے خاص ہے اور وہ اوسکی بعید ہین اوسکی نسبت بھی اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ جاننے والا غیب کا یعنی اللہ تعالی نہین مطلع کرتا ہی اپنے غیب پر کسیکو مگر اوسکو جسکو پسندیدہ کیا ہی رسول سے مرجع ضمیر ذات ہوتی ہے پس اس آیہ شریفہ مین وہ غیب مراد ہی جو اللہ تعالی کی ذات

کیواسطے خاص ہی اور رسول مرتضیٰ نبی کریم ہین پس جب اللہ تعالیٰ نے غیب ذاتی سے بھی جناب رسالت کو جو چاہا تعلیم فرمایا ہی تو سمجھ لینا چاہیے کہ علم حضرت کس مرتبہ پر ہی اسیوجہ سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کے سامنے کہا کرتے تھے اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ اللہ اور اوسکے رسول بڑے جاننے والے ہین اعلم مبالغہ کا صیغہ ہے جسکے معنی ہین بڑا جاننے والا اور اس ایک ہی صیغہ کا اسناد کرتے تھے اللہ اور رسول دونون پر بصورت عطف کے اور عطف کا یہ مسئلہ ہی کہ معطوف اور معطوف علیہ ذات مین جدا ہوتی ہین اور حکم مین ایک ہوتے ہین پس صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبہ علم کے قائل تھے اور نبی کریم کے سامنے اسکا اظہار بھی کرتے تھے اور حضرت اوسکی ممانعت نہین فرماتے تھے پس حضرت کا منع نہ کرنا دلیل ہے اس عقیدہ کی صحت پر اور مخالف اسکے کمی علم رسول اللہ کا عقیدہ کرنا مخالف ہو اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور صحابہ کے اور یہی بدعت ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات مین کمی کرنا یہ عین اللہ کی قدرت مین کمی کرنا ہے کہ نعوذ باللہ وہ ایسے صفات کمالیہ بندیکو دے نہین سکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا عقیدہ کرنا یہ اللہ ہی کی بڑائیکا عقیدہ ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ جسکا بندہ اور مخلوق ایسا ہو اور جب اوسنے اپنے بندیکو یہ صفات کمالیہ عنایت کیے ہین تو اوسکے صفات کیسے اعلیٰ اور رافع ہونگے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور بعضے ناواقفان مراتب جناب نبوت ہین اس قسم کے آیات کہ جسمین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قبل اسکے تم یہ مضمون نجانتے تھے جیساکہ سورہ یوسف کی ابتدا مین فرمایا ہی وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ اور تھے تم قبل اسکے غافلون سے یعنی اس حال کو نجانتے تھے اسبات پر دلیل لاتے ہین کہ حضرت کو علم مَا کَانَ اور مَا یَکُوْنُ نتھا جواب اوسکا یہ ہے کہ ایسی آیات علم مَا کَانَ اور مَا یَکُوْنُ کی نفی آنحضرت سے نہین کرتے ہین ایسی آیتون سے فقط یہ ثابت ہوتا ہی کہ قبل از نزول وحی وہ حال حضرت کو معلوم نتھا اور یہ امر واقعی ہے اسواسطے کہ حضور کو جو کچھ معلوم ہوا ہے

اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے معلوم ہوا اور قبل اللہ تعالیٰ کے سکھانیکے آپ نجانتے تھے کیونکہ علم قدیم اور بے
سیکھا ہوا اللہ کی علم ہے اور ایسے انبیون سے یہ بھی ثابت نہین ہوتا کہ قبل حضرت جبرئیل علیہ
السلام کے ان آیات لانیکے حضرت کو علم نہ تھا اسواسطے کہ ایسی آیات سے فقط یہ بات ثابت ہے کہ
حضرت کو قبل خدا کیطرف سے وحی ہونیکے علم نہ تھا اور وحی جناب رسالت پر بواسطہ ملک بھی
ہوئی ہے اور بلا واسطہ ملک بھی ہوئی ہے چنانچہ صاحب روضتہ الاحباب نے آٹھ قسمین وحی کی
لکھی ہین اوسمین بعد بیان اقسام وحی بواسطہ ملک وغیرہ کے وہ فرماتے ہین چھٹی قسم یہ ہے
کہ جو کچھ حضرت پر نازل ہوا ہے بالای آسمان شب معراج مین اوسمین اور ظاہر ہوا تھا ساتوین وہ کہ
حضرت حق جل جلالہ نے بیواسطہ ملک از درانے حجاب خود اپنے حبیب سے کلام فرمایا ہے جیسا کہ
احادیث معراج مین وارد ہوا ہے اور آٹھوین وہ کہ بیواسطہ اور بیحجاب شب معراج مین اپنے محبوب
سے کہا ہے اونکے قول پر جو قائل ہین کہ سرور عالم نے اوس رات کو ظاہر کی آنکھونسے اللہ تعالیٰ کو
دیکھا ہے تمام ہوا کلام صاحب روضہ کا اور بعض محققین علما نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کل ایک مرتبہ
بلا واسطہ ملک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے قلب شریف پر نازل فرمایا اور دلیل اونکی اللہ تعالیٰ
کا کلام ہے کہ فرماتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہمنے نازل کیا قرآن کو لیلتہ القدر مین اور
دوسرے مقام پر فرمایا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ یعنے رمضان وہ مہینا
ہے کہ نازل کیا گیا ہے اوسمین قرآن حاصل دونون آیتونکا ایک ہے کیونکہ لیلتہ القدر رمضان
شریف کے آخر عشرہ کی طاق شبونمین ہونا حدیث سے ثابت ہے پس جب لیلتہ القدر رمضان
مین ہے تو حاصل مضمون دونون آیتونکا یہ ہوا کہ رمضان شریف مین لیلتہ القدر مین قرآن
نازل ہوا ہے پس نہ رہا دونون آیتونمین خلاف اور یہ نازل ہونا قرآن کا وہ نازل ہونا نہیں
ہو سکتا ہے جو بواسطہ ملک کے ہے کیونکہ وہ تیس برس کے زمانہ مین ٹکڑے ٹکڑے کرکے نازل ہوا ہے

نہ لیلۃ القدر اور ماہ صیام مین بلکہ ابتداے نزول قرآن مین بھی اختلاف ہے بعضے علما اسی آیات
کی وجہ سے قائل ہوے ہین کہ ابتداے وحی کی ماہ رمضان مین ہوئی ہے صاحب روضہ یہ قول
لکھکر بیان کرتے ہین لیکن اکثر اصحاب حدیث اور اہل سیر اسکے قائل ہین کہ ماہ مبارک ربیع
ربیع الاول مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کی اکتالیسوین برس تیسری یا آٹھوین تاریخ
ماہ موصوف کی ابتداے وحی ہوئی ہے اور جامع الاصول مین ہے کہ یہی صحیح ہے نزدیک اہل علم کے
ساتھہ اثر کی اور نزدیک اہل معرفت کے ساتھہ تاریخ اور سیر کی اور بعضے فرماتے ہین نزول قرآن
جسکی اللہ تعالی نے سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا مین خبر دی ہے مراد اوس سے ہے نازل ہونا قرآن کا
لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اور جو علماے محققین کہ سورہ انا انزلنا سے نازل ہونا قرآن کا قلب
شریف پر مراد لیتے ہین وہ یہ کہتے ہین کہ لوح محفوظ سے آسمان اول پر نازل ہونیکی خبر اللہ تعالی
نے علاحدہ سورۂ دخان مین دی ہے فرمایا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ یعنی ہمنے نازل
کیا ہے اس قرآن کو شب مبارک مین اور مراد اوس سے شب برات ہے کہ اوس شب مین احکام
سال بھر کے لوح محفوظ سے نازل ہوتے ہین پس قرآن مجید بھی اول شب مبارک مین لوح محفوظ
سے نازل ہوا آسمان پر اور پھر جب اللہ تعالی کو منظور ہوا اوسی قرآن کو لیلۃ القدر مین قلب شریف
پر اپنے حبیب کے بلا واسطہ ملک نازل کیا اور پھر اوسکو عند الحاجت بطور یاد دہی کے ٹکڑے ٹکڑے
بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے دوبارہ نازل فرمایا چنانچہ شیخ محقق دہلوی مدارج مین وصل
ازالۂ شبہات مین بعد بعض جوابات اہل صنیع کے کہ جو بعض آیات سے اپنے فہم ناقص کی وجہ سے نقصان
لگاتا ہین اللہ تعالی کے حبیب مین لکھتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول سے پاک مین اور آراستہ
و پیراستہ تشریف لائے ہین کہ کسی عیب اور نقصان کے ہاتھہ کو حضور کے دامان عزت اور جلال مین مجال

رسائیکی نہین ہے شعر

تعلیم آداب اور اچہ حاجت		کہ او خود ز آغاز آمد مودب

ولیکن ساتھ تربیت اور تعلیم اور تائید قرآن کی قوت سے فعل مین آتا ہی تا آنکہ وہ بڑی جناب
احدیت سے اونکو ہوئے ہین اوقات مخصوصہ مین ظہور مین آکر موجب کمال یقین اور انکشاف کا ہوتے ہین
جیسا کہ کبھی وقت ظہور معجزہ اور مشاہدہ ہونے قدرت الہی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور اگر کہین کہ حال تمام اہل کمال کا یہی ہے کہ جو کچھ اونکے ظروف
استعداد مین رکھدیا گیا ہے بتدریج وبہ ترتیب ظہور مین آتا ہے اور قوت سے فعل مین پہنچتا ہے
جواب اوسکا یہ ہے کہ وہان استعداد ہی اوپر حسب تفاوت قرب اور بعد کے کسب ریاضت
سے وجود مین آتا ہے اور یہان یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سب بالفعل موجود اور ثابت
ہے لیکن ظہور اوسکا وقت پر موقوف ہی اور ساتھ تقریب نزول قرآن کے بے سبب کسب و ریاضت
کے ظہور پاتا ہے یعنی ادب اور تہذیب سکھانا قرآن کا آنحضرت کو یہ ہے نہ یہ کہ نقص سے کمال مین اور عدم
سے وجود مین لاتا ہے پس اس تقریر شنیع سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے خود حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہلے ہی سے سکھا پڑھا دیا ہی اور کمالات کو آپ مین بھر دیا ہے قرآن مجید کی تائید سے اونکا ظہور
ہو جاتا ہے اور یہ نہین ہے کہ جو آپ مین نہین ہے اوسکو قرآن آپ مین زیادہ کر دیتا ہے اللہم
صل وسلم وبارك علیہ یہان تک فقط اسی مضمون کا بیان تھا کہ اللہ تعالی حمد اور ثنا
کرتا ہے اپنے حبیب کریم کی قرآن مجید مین اپنے صفات کے ساتھ اور بیان فرماتا ہے خود اپنے کلام
قدیم مین فضائل اور کمالات جناب رسالت کے جو عطا کیے ہین آپکو اب کمال عظمت شان محمدی
کو سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالی فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات ہی کا وصف نہین کرتا ہے
بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتسبات کا وصف بھی قرآن شریف مین جا بجا فرماتا ہے چنانچہ
امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کیا ہے اللہ تعالی نے اور فرمایا ہے

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ معنی اسکے بیان ہو چکے ہین جسطرح کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین امت ہی اسیطرح اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبب صحبت نبی کریم کے بہترین تمام امت محمدی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اونکو ھُوَ خِیَارُ اُمَّتِیْ فرمایا ہے یعنی وہ بہترین امت مین میری ہیں چونکہ صحابہ خواص امت مرحومہ سے ہین لہذا اللہ تعالی بھی اونکا وصف بیان کرتا ہے فرماتا ہے قرآن مجید مین مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ آخر آیہ تک معنی اسکے یہ ہین کہ محمد رسول اللہ کے ہین اور جو لوگ ساتھی اونکے ہین سخت ہین کفار پر رحیم ہین آپسمین دیکھتا ہے تو اونکو رکوع اور سجدہ مین ڈھونڈتے ہین اللہ تعالی کا فضل اور اوسکی رضامندی نشانی اونکی صلاح کی اونکے منہ پر ہے اثر سجدہ سی یہ ہے کہاوت اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین جیسے ایک کھیتی کہ نکالے اپنی سوئی پھر قوی کرے اوسکو پھر موٹی ہوا اور پھر کھڑی ہو جاوے اپنی جڑ پر اچھی معلوم ہو کھیتی کرنیوالیکو تو کہ غصے مین لاوے اللہ بسبب اون مسلمانون کے کافرون کو وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے اون لوگون سے کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اونمین مغفرت اور اجر عظیم کا اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالی نے بلا قید حضرت کے کل ہمراہیونکی تعریف مین فرمایا کہ وہ کفار پر سخت ہین اور آپسمین رحیم ہین پس اب یہ سمجھنا کہ آپس مین اونمین دشمنی یا عناد تھا مخالفت کرنا ہے اللہ کے کلام سے جب اللہ تعالی شہادت دیتا ہی کہ وہ آپس مین رحیم تھے تو ہرگز کوئی اونمین کا اپنے دوسرے پر ظالم نہین ہے اور مدح کرتا ہے اللہ تعالی اونکی عبادت کی کہ دیکھتے ہو تم اونکو کہ رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈتے ہین اللہ تعالی کا فضل اور اوسکی رضامندی پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت خاص اللہ کی حصول رضا اور فضل کے واسطے کرتے تھے اور خلاف مرضی خدا کوئی کام نکرتے تھے اور پھر واسطے اظہار عظمت

دربیان فضائل صحابہ اور اہل بیت کا موافق آیات و احادیث کے

جناب رسالت کے ظاہر کرتا ہی کہ ہمنے اونکی ہمراہیونکا وصف توریت مین بھی بیان کیا ہے اور انجیل مین
بھی اونکی یہ مثل کہی ہے اور مثل یہ فرمائی کہ جیسے ایک کھیتی کہ اول اوسمین جو سبزہ جمتا ہی وہ نہایت
نازک ہوتا ہے پھر قوی ہوتا ہی اور پھر اپنے جڑ پر کہڑا ہوتا ہی خوش معلوم ہوتا ہے کھیتی کرنیوالیکی مراد
یہ ہے کہ صحابہ اول مقدار مین بھی کم ہونگے اور سامان دنیاوی بھی اونکے پاس نہوگا پھر اللہ تعالی
اونکو قوی کریگا اور حکومت اونکی زمین پر قائم کریگا اور یہ ترقی اونکی اللہ اور رسول کو کہ اس
کھیتی کے مزارع ہین خوش معلوم ہوگی اور یہ ترقی اللہ تعالی اونکو اسواسطے دیگا کہ اونکی عظمت
کو دیکھکر کفار نابکار جلین اور غصہ مین آوین چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا کہ جسکی خبر بطریق
مثل کے اللہ تعالی نے پہلے ہی اپنی کتب مین دیدی ہے علمانے اس آیہ شریفہ کی تفسیر مین یہی فرمایا
ہے کہ صحابہ کی حالات عظمت سنکر خوش ہونا اتباع حضرت الوہیت اور جناب رسالت ہی اور غصہ اور غیظ
مین آنا اونکو سبب سے شعار کفار ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تاکہ غیظ مین لاوے
اللہ تعالی بسبب اونکے کفار کو پس جب قرآن ناطق ہے کہ بسبب صحابہ کے اللہ تعالی کفار کو غیظ مین
لاتا ہے تو اب یہ سمجھنا کہ اہل بیت طہارت کو اونکے سبب سے ملال پہنچا اور غیظ ہوا یہ بری بے ادبی ہے
حضرات اہل بیت کے ساتھ اللہم ہم سب مسلمانون کو توفیق نیک دے کہ جو کھلے کھلے صاف معانی
قرآن کے ہین اوسمین تاویل نکرین اور اونکو مانین اللہم صل وسلم وبارک علیہ امین
اس آیہ شریفہ کی تفسیر مین علمانے یہ بھی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے عبارت النص سے تو تمام
صحابہ کی عام طور پر تعریف کی ہے اور جو اخص الخواص ہین اونمین یعنی خلفاء اربعہ رضوان اللہ
تعالی علیہم اونکے فضائل خاص اشارات سے اس آیہ شریفہ مین فرما دیے ہین چنانچہ وَالَّذِينَ
مَعَهُ سے حضرت صدیق اکبر رضی کی طرف اشارہ ہے کہ وہ صحابہ مین بسبب رفاقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے غار حرا مین اس صفت کے ساتھ مخصوص تھے اور اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ اشارہ ہے

حضرت فاروق اکبرؓ کی طرف کہ وہ اس صفت مین سب صحابہ سی بڑھے ہوی تھے چنانچہ مروی ہی
کہ بعد فتح بدر کے اسیران بدر کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا خواص اصحاب
سے کہ آیا انسی فدیہ لیکر چھوڑ دین یا انکو قتل کرین صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہ لوگ آپکی قوم کے ہین اگر آپ انسے فدیہ لیکر چھوڑ دین تو امید ہے کہ شاید اللہ تعالی انکو
توفیق توبہ کی دی یا انکی نسل سے کوئی مومن پیدا ہووے اور آپکے صحابہ کو انسی فدیہ سے ہمین قوت
اور غنا حاصل ہوگا اور حضرت فاروق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ حکم دین کہ ان سبکی گردن
ماریجاوے کہ یہ سردار کفر کے ہین اور آپکو اللہ تعالی نے بے نیاز کیا ہے اس جماعت کی فدیہ سے فلان شخص
جو میرا خویش ہے اوسکو مجھکو دیجیے اور عقیل کو علیؓ کے سپرد کیجیے اور عباس کو حمزہ کے حوالہ فرمایے کہ
ہم سب اونکو اپنے ہاتھوں سے قتل کرین تاکہ معلوم ہو لوگونکو کہ دوستی کفار کی ہماری دل مین نہین ہی
ہے اور شوکت کفار ٹوٹ جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبرؓ کے قول کی طرف
میل کیا اور فرمایا کہ بعض لوگونکے دلونکو اللہ تعالی نرم کرتا ہی یہان تک کہ مسکہ سے زیادہ نرم
ہوجاتا ہے اور بعض کے دلون کو سخت کردیتا ہی یہان تک کہ پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہی اور فرمایا
ای ابو بکر مثل تیرے مثل ابراہیم کی ہے کہ کہا اونہون نے فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنی میرا اتباع کیا پس وہ ہم مین سے ہے اور جسنی میری نافرمانی کی پس تو غفور رحیم
ہے اور ای عمر مثل تیری مثل نوح کے ہی کہ کہا اونہون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ
الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنے ای رب نہ چھوڑ زمین پر کسی کافر کو پس وہ سختی جو کفار پر ہو صفات انبیا سے ہے
اور اللہ تعالی اوسکو مقام مدح مین فرماتا ہے اور نیز سخت ہونا حضرت فاروق کا کفار پر تواریخ
فتح شام اور عراق اور عجم وغیرہ سے ظاہر ہے کہ تھوڑے سے زمانہ مین امارات کفر کو کیسا مٹادیا اور
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ اشارہ ہی حضرت غنی کی طرف چنانچہ کمال رحمت اونکی آپس مین اسسے ہے

پہونچی تھی کہ اہل بلوائی کوئی دقیقہ حضرت رضی اللہ عنہ کے ستانے مین اوٹھا نہین رکھا طرح طرح کی
تکالیف پہنچائی حضرت غنیؓ اونسے عوض لینے پر اور اونکے دفع کرنے پر مستعد نہین ہوے حالانکہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثر اہل مدینہ اور غلامان حضرت غنیؓ مستعد تھے کہ اگر آپ حکم دین تو
اہل بلوا سے قتال کرین مگر آپ نے گوارا نکیا کہ یہ مسلمان ہین تا آنکہ ایک روز بشیر شہادت سے حضرت
نائلہ بی بی آپکی روایت کرتی ہین کہ مین قریب صبح کے کوٹھی پر سے ایک ہمسایہ کے مکان مین جاکر
تھوڑا سا آب شیرین آنحضرت کے واسطے لائی کیونکہ اون ظالمون نے پانی بھی اون پر بند کر دیا تھا
اوسوقت آپ سوتے تھے مین نے جگایا اور پانی پیش کیا آپنے مطلع پر نظر کی اور فرمایا کہ صبح ہوگئی
اور مین نے روزہ کی نیت کر لی ہے مین نے کہا کہ آپنے رات کو نکچھ کھایا نہ پیا روزہ کیونکر رکھیے گا
فرمایا آپنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چھت پر سے تشریف لائے اور ایک ڈول آب شیرین
سے بھرا ہوا آپکے ساتھ تھا مجھسے فرمایا کہ اسکو پی مین نے پی لیا تین مرتبہ حضرت نے مجھسے
اوسکے پینیکا حکم دیا اور مین نے پیا یہان تک کہ خوب سیر ہوگیا اور پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اے
عثمان کل یہ لوگ تجھپر ہجوم کرینگے اگر تو اونسے قتال کریگا اللہ تعالی تجھکو اون پر فتح دیگا اور
اگر مقابلہ نکریگا اور اس بلا پر صبر کریگا تو کل رات کو میرے پاس روزہ افطار کریگا مین نے دوسری
شق کو اختیار کیا پس یہ کمال درجہ کا رحم تھا کہ گو وہ بدکار قابل قتل ہی کے تھے مگر چونکہ لفظ اسلام
اونکی نسبت مین جاری تھی آپنے اپنی جان دی لیکن اونکے قتل پر آمادہ ہی نہوے اور
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا اشارہ ہے حضرت علی مرتضیؓ کی
طرف کرم اللہ تعالی وجہہ کہ حضرت ولایت مآب صحابہ مین ہین صفت زہد اور عبادت کے ساتھ
معروف اور مشہور تھے اسواسطے کہ عرفان الٰہی آپکا بہت بڑھا ہوا تھا اور عبادت بقدر معرفت
ہوتی ہے اور معرفت الٰہی مین آپکا سابق ہونا حدیث سے ثابت ہے صاحب روضۃ الاحباب

کہ جب جناب سیدۃ النساء فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا
علی مرتضےٰ کے ساتھ کیا جناب سیدہ سے فرمایا کہ مین نے تمکو ایسے مرد کی نکاح مین دیا ہی
کہ عرفان اوسکا سب سے بڑھا ہوا ہی اور ایمان اوسکا سب سے پہلے ہے یعنی سابق الایمان ہے اور اللہ تعالےٰ
جلشانہ ایک مقام پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور صفت یون فرماتا ہے
وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ
بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور سابقین اول مہاجرین اور انصار ہیں اور جنھون نے اتباع
کیا ہے اونکا ساتھ نیکی کے راضی ہے اللہ اونسے اور وہ راضی ہین اللہ سے جاننا چاہیے کہ مہاجر وہ
صحابہ ہین جو مکہ معظمہ مین رہتے تھے بحکم الٰہی ہجرت کی اونھون نے یعنی چھوڑ دیا اپنے دیار کو اور اہل
اور عیال کو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور چلے آئے مدینہ طیبہ کو اور انصار وہ گروہ
صحابہ ہی جو مدینہ منورہ مین رہتے تھی جب نبی کریم مع صحابہ کے ہجرت فرماکر مدینہ منورہ مین پہنچے اونھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکے صحابہ کی بڑی خدمت کی اپنے گھر مین رکھا اور عزیزون
سے زیادہ محبت سے اونکے ساتھ پیش آئی چونکہ وہ دوسرے صحابہ سے جو یہ فضل نہین رکھتی ہین افضل
ہین لہذا اللہ تعالیٰ نے اونکو اظہار فضل کیواسطے پہلے اونکا ذکر کیا اور پھر عام طور پر سب صحابہ کو
وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ مین داخل کرکے فرمایا کہ اللہ اونسے راضی ہے یعنی وہ ایسے سچے
ہمارے بندے ہین اور ایسے پکے عاشق ہین کہ کوئی کام ہمارے خلاف رضا کرتے ہی نہین
ہم اون سب سے راضی ہین اور بعدہ فرمایا وَرَضُوْا عَنْهُ اور وہ سب ہمسے راضی ہین یعنی چونکہ اونھون نے
اپنے تئین بالکل ہمارے حوالہ کردیا بسبب اپنے حبیب کی اتباع کے ہمنے بھی اونکو اپنا محبوب کرلیا اور
وہ دیا اونکو جو اونکی خواہش اور مرضی تھی یہانتک کہ وہ ہمسے راضی ہین اللھم صلی وسلم
وبارک علیہ گو اس تعریف صحابہ مین کل اہل بیت رسالت بھی داخل ہین کیونکہ وہ سب اعلیٰ درجہ کے

صحابہ ہین لیکن بواسطہ اظہار عظمت انتساب قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالےٰ
اونکی بھی قرآن مجید مین مدح کرتا ہے چنانچہ ازواج مطہرات نبی کریم کی نسبت مین
فرمایا ہے مسلمانون سے کہ وہ تمہاری مائین ہین یعنے اونکی تعظیم کرو اسواسطے کہ ماکی تعظیم نکرنا
باعث عذاب ہی آخرت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے ہمارے چھوٹون پر
رحم نکیا اور ہمارے بڑونکی توقیر نکی پس وہ ہم مین سے نہین ہے ظاہر ہی کہ ازواج جناب
رسالت سے زیادہ اور کون بڑا ہوگا اول تو زوجہ جناب رسالت ہین دوسرے اللہ تعالےٰ
اونکو ہماری مان فرماتا ہے اور نیز اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین ازواج پاک کے خطاب مین فرماتا
ہے یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اے نبی کی بی بیو تمسی کوئی عورت نہین
ہے پس جیسے ہمارے نبی بے مثل اور یکتا ہین ویسے ہی حضور کے تحت نکاح مین آنیسے ازواج مطہرات
عورتون مین سے بیمثل ہین اور نیز اہل بیت جناب رسالت کی شان مین اللہ تعالیٰ نے آیہ تطہیر
نازل کی ہے چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا
یون ہی ہے کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ دور کردے تمسے برائیکو اے اہل بیت رسالت اور پاک
کردے تمکو جو حق پاک کرنیکا ہے اول یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اہل بیت آنحضرت تین قسم ہین ایک اہل بیت
نسبی اور وہ آل سیدنا علی مرتضیٰ اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس ہین اور ایک اہل بیت سکنی
اور وہ ازواج مطہرات ہین اور ایک اہل بیت ولادت اور وہ اولاد کریم جناب رسالت ہیں
اور سیدنا علی مرتضیٰ بھی بوساطت جناب سیدہ اونمین داخل ہین اور احادیث مین
ان سبکی نسبت مین لفظ اہل بیت کا جاری ہوا ہے اور اس آیہ کریمہ مین خطاب اولاد
امجاد جناب نبوت سے واقع ہے اور ازواج بھی اونمین شامل ہین موافق مذہب صحیح کے
دلیل اوسپر یہ حدیث ہی شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آیہ تطہیر کے تحت مین فرماتے ہین

کہ عمر ابن ابی سلمہ سے مروی ہی کہ جب نازل ہوئی آیہ تطہیر ام سلمہ کے گھر مین بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور کہا کہ ای اللہ یہ اہل بیت میرے ہین اور اوڑہا دئے اونکے تین کمل اور علی پس پشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے تھے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حسنین کو اپنے کنار مبارک مین لیا اور حضرت علی کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور بی بی فاطمہ کو دوسرے ہاتھ سے اور چمٹا لیا دونوں کو اپنے سے اور کہا ای پروردگار یہ اہل بیت میرے ہین دور کر انسے رجس کو اور پاک کر انکو اور اختلاف ہی آہین کہ مراد اہل بیت سے اس آیہ کریمہ مین کون ہین اکثر اسکے قائل ہین کہ مراد اسسے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیساکہ اکثر روایات دلالت کرتے ہین اسپر اور انصاف یہ ہی کہ ازواج مطہرات بھی داخل ہین بسبب ندای سیاق اور سباق کلام کے اور نیز بسبب نازل ہونے آیت کے اونمین اور فرمانا نبی کریم کا اولاد امجاد کے حقمین اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَاۗءِ اَھْلُ بَیْتِیْ ای اللہ یہ میرے اہل بیت ہین آیہ تطہیر کے نزول کیوقت ازواج کو داخل ہونیکے منافی نہین ہی چنانچہ ام سلمہ سے مروی ہی کہ اونھون نے کہا مین بھی اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَھْلِکَ یا رسول اللہ مین انکی اہل سے ہین فرمایا حضور نے وَاَنْتِ مِنْ اَھْلِیْ اور تو میری اہل سی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ اَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ پس ہر نوع اہل بیت جناب رسالت کی وصف طہارت کو اللہ تعالے نے اپنے کلام مین ارشاد کیا اور جسطرح کہ اللہ تعالی نے حضور کی اولاد کا وصف اور ثنا بیان کی ہے اسیطرح حضور کے اظہار عظمت کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نوع اور اجداد کی بھی مدح اور ثنا قرآن مجید مین بیان فرمائی ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ نوع بنی آدم سے ظہور فرمایا ہے لہذا اللہ تعالی نے بطفیل جناب نبوت کے فضل دیدیا ہے نوع انسانی کو تمام انواع پر اور وصف فرمایا ہے

اس نوع کا قرآن شریف مین وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ بزرگ کیا ہمنے اولاد آدم کو چنانچہ اہل عقائد نے
لکھا ہی کہ خواص البشر خواص ملائکہ سے افضل ہین اور عوام البشر عوام ملائکہ سے اور یہ بزرگی و فضل
اول اللہ تعالی نے ابو البشر آدم علیہ السلام ہی کو دیا ہے کہ قبل از خلقت وصف کیا اونکا اور فرمایا
اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً اور جسطرح اپنے کلام سے آدم کی بڑائیکو ظاہر کیا اسیطرح اپنے
فعل سے بھی اونکی عظمت کو ثابت کیا اور ملائکہ کو آنکو نشو دکھادیا یعنی وہ علم آدم کو سکھایا کہ قوت
مقابلہ کے ملائکہ پر سبقت لیگئے علم مین اور پھر اونکو مسجود ملائکہ کیا اور شیطان کو آدم کی تعظیم نکرنے
سے ملعون کیا بعدہ ملائکہ کو حکم ہوا کہ آدم کو جنت مین پہنچادو بحکم الٰہی آدم علیہ السلام کو حلہ ہاے
بہشتی پہنائے گئے اور تاج مکلل سر پر رکھا گیا اور پٹکا مرصع موتی اور یاقوت کا کمر مین باندہا گیا
اور اوس پٹکہ مین منقش تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ پھر فرشتے آدم کو تخت پر
بٹھاکر تخت اوٹھاکر لیچلے ساتھ لاکھ فرشتہ دہنی طرف اور ساتھ لاکھ بائین جانب اور ساتھ لاکھ
پیچھے تخت کے جلوس کیواسطے ہمراہ آدم ہوے اور درود پڑھتے ہوے لیچلے جناب احدیت نے ساتھ
تحائف سلام کے زیر عرش سے آدم کو رخصت فرمایا اور ملائکہ نے اسی شان سے آدم کو بہشت میں
پہونچایا آدم وہان سیر مین مصروف ہوے اور میوہ ہاے جنت کھانے لگے لیکن بسبب ہمجنس
نہونے کے تنہائیمین گبھراتے تھے ایک مرتبہ جناب الٰہی مین اونہون نے دعا کی اسے
پروردگار ایک انیس ہمجنس میرا پیدا کردے اور اسی فکر مین سوئے اللہ تعالے نے
اپنی قدرت کاملہ سے آدم سوتے ہی رہے اور اونکی بائین پسلی کی چھوٹی ہڈی سے حوا کو
پیدا کیا آدم جب بیدار ہوے دیکھا ایک ہمجنس اپنا نزاکت اور ملاحت مین اپنے سے بہتر
پوچھا تو کون ہے حوا نے جواب دیا مین تمہارے زوجہ ہون اللہ تعالے نے تمہارے
ہی واسطے مجھکو پیدا کیا ہے پھر آدم نے بالہام اللہ تعالے سے درخواست تزویج کی

بیان پیدا ہونیکا حضرت حوا کا

حوا کے ساتھ اللہ تعالی نے درخواست آدم کو قبول فرمایا اور ایک کرسی بچھوا کر اوسپر آدم کو
بٹھایا اور ملائکہ کو جمع کیا اور آدم سے ارشاد کیا کہ حوا کی خواستگاری کرو آدم نے خواستگاری کی
جناب احدیت عزوجل نے پہلے عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی فرمایا ای آدم حبیب
اور نبی اور صفی اور خلیل میرا محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت خلق مین ذاوسی سے کی اور ختم
نبوۃ اوسیکو کرونگا اور یہ نور جو تیری پیشانی مین دونون ابرون کے درمیان مین چمکتا ہے اوسیکا
نور ہے اور نام اوسکا آسمان اور زمین اور ملائکہ اور نور اور ظلمت اور بہشت اور دوزخ کے
خلق ہونے سے پیشتر مذکور ہوا اوسیوقت سے قصر نبی مرسل مین وہ حبیب مفضل ہے اگر محمد اور امت
جامدہ اوسکی نہوتی تو تجھکو اور بہشت اور دوزخ کسی چیز کو پیدا نکرتا اور اوسکو تمام مخلوق پر افضل
کیا اور فضیلت دی اور اللہ تعالی جل جلالہ نے اپنے کلام نفسی سے خطبہ عقد آدم کا پڑھا خلاصہ
اوسکا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ میری ثنا ہو اور بڑائی میری ردا ہے اور عظمت
میری ازار ہے اور خلق میری لونڈی اور غلام ہین اور محمد میرا حبیب اور رسول ہے گواہ
رہو ای ملائکہ میری اور ساکنان سماوات میرے اور حاملان عرش میرے اپنی لونڈی حوا کو
مین نے آدم کے نکاح مین دیا ای آدم اور حوا رہو میرے جنت مین اور کھاؤ میرے میوونسے
اور قریب نجانا اس درخت کے اور سلام تم دونون پر اور رحمت میری بعد نکاح کے آدم نے
حوا کے جانب میل کیا ملائکہ مانع آئے آدم نے سبب پوچھا ملائکہ نے کہا کہ پہلے اسکا مہر ادا کرو
تب اسکو قریب جاؤ آدم نے مہر پوچھا ملائکہ نے کہا دس مرتبہ درود بھیجو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود شریف وہ متاع گران قیمت اور مال طاہر ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے مہر حضرت حوا کا
قرار دیا بڑا سعادتمند ہے وہ آدمی کہ درود پڑھتا ہے جناب رسالت پر گویا اصل اباکا دین
ادا کرتا ہے اور نیز بڑا خوش نصیب ہے کہ ارث ام امہات کا پاتا ہے اللہم صل

وسلم و بارک علیہ بعدہ آدم نے دس مرتبہ درود پڑھا اور حوا کے ساتھ بآسائش تمام جنت مین رہنے لگے بعد سو برس کے شیطان جب بحر افخر سے نکلا زمین پر آیا چونکہ تاریک الخلقت تھا متنبہ ہوا بلکہ طریق آداب کو چھوڑ کر اللہ تعالی کیطرف اوس گناہ کو نسبت کیا اور کہا بِمَآ اَغْوَيْتَنِي یعنی کیون تو نے مجھکو اغوا کیا اور یہ امر باعث زیادتی غضب اور قہر خدا کا اوس ملعون پر ہوا اور جناب احدیت سے عوض مغفرت کے دعا حیات دنیا کی کہ قیامت تک زندہ رہون اللہ تعالی نے دعا اوسکی قبول کر لی وہ ملعون چونکہ آدم کے سبب سے مردود ہوا تھا اس فکر مین پڑا کہ کسیطرح آدم کو بھی جنت سے نکلوا دیے اور اس ارادہ سے جنت مین جانیکا ارادہ کیا ملائکہ نے اوسکو روکا وہ جنت کے دروازہ پر ٹھہر رہا اتفاق سے طاؤس جنتی اودہر سے سیر کرتا نکلا شیطان نے اوس سے کہا کہ مین ایک ملک مقرب ہون اگر تو کسی حیلہ سے مجھکو جنت مین پہنچا دے تو تجھکو مین تین چیزین بتا دون ایسی کہ جسکی وجہ سے تو کبھی بڈھا نہو اور بیماری مین مبتلا نہو اور جنت سے نکالا نجاوے اور قسم کھا کر اپنے قول کو موکد کیا طاؤس نے کہا کہ مجھکو قوت تجھکو لیجانیکی نہین ہے مگر میرا ایک دوست ہے سانپ مین اوس سے التماس کرونگا اور سانپ سے طاؤس نے وہ سب حال مفصل بیان کیا سانپ لالچ مین آکر دوڑا اور شیطان سے آکر ملا شیطان نے اوسکو خوش بیانی سے اپنا مطیع بنا لیا اور کہا کہ تو اپنا منہ کھول دے مین تیرے منہ مین بیٹھ رہون پھر تو منہ بند کر لے اور مجھکو جنت مین پہنچا دے سانپ نے ویسا ہی کیا

اور اس حیلہ سے وہ مکار جنت مین پہنچا اور آدم علیہ السلام کی نکلنے کی تدبیر مین مشغول ہوا اور جنت مین گیہون کے درخت سے جسکے نزدیک جانیکو اللہ تعالی نے منع کیا تھا جا بیٹھا جب آدم اودہر سے نکلے اونکو دیکھکر رونے لگا آدم نے پوچھا تو کیون روتا ہے شیطان نے کہا مین تمہارے حال پر روتا ہون کہ تم جنت سے نکال دیے جاؤگے اور دنیا مین تکالیف مین مبتلا ہوگے آدم نے کہا پھر اسکا علاج کیا ہے اوسنے کہا کہ اس درخت کا پھل کھا لو تو ہمیشہ جنت مین رہو کیونکہ اسکا نام

شیطان کا جنت مین جانا

شجرۃ الخلد ہی آدم نے کہا کہ مین تیری قول کو کیونکر صحیح جانون مجھکو میری مالک نے اسکی قریب جانیکو
منع کیا ہی شیطان نے کہا کہ قریب جانیکو منع کیا ہی کھانیکو کب روکا ہے اور اپنے اظہار صدق کیواسطے
ستر بار قسم خدا کی کھائی اول جھوٹ قسم اللہ تعالیٰ کی شیطان نے کھائی ہی پس جھوٹا قسم کھانا
خاص اتباع شیطان ہی اور دین اور دنیا مین سبب وبال ہے الغرض آدم علیہ السلام کو جنت
مین چونکہ لقائے الٰہی حاصل تھی وہان سے نکلنے مین خوف فراق تھا پس اول خوف فراق نے اونکی عقل پر
پردہ کر دیا اور اونکو شبہہ مین ڈالدیا دوسرے اوس ملعون نے خدا کی قسم ستر بار کھائی عظمت الٰہی
آدم کے دل مین اسدرجہ تھی کہ وہ شبہہ مین پڑ گئے کہ بندہ مالک کی قسم جھوٹ کبھی نکھا دیگا تیسرے
حضرت حوا کو شیطان کے کہنے پر اعتماد آگیا اور اونھون نے بھی آدم سے اصرار کرنا شروع کیا
چوتھے خلقت نفس انسان کی اور گندم کی اوس خطرہ شیطان سے ہی جو اوسکے عکس سے
آدم کے دل مین پیدا ہوا تھا پس بسبب ہمجنسی کے نفس نے بھی اوس جانب رغبت کی انھین وجوہات
سے آدم علیہ السلام کو اجتہاد مین خطا ہوئی اور سمجھے کہ ممانعت قریب جانیکی کی ہے نہ کھانیکی
اور تاکیدنہی بھول گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ
نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور گیہون کھالیا جناب الٰہی سے عتاب ہوا پوشاک بہشتی چھین لی گئی اور تاج
اونکے سر سے مثل طیور کے اوڑگیا اور جبرئیل علیہ السلام نے بحکم خدا اپنکا اونکی کمر سے کھول لیا
اور لباس حضرت حوا بھی اوتار لیا گیا آدم اور حوا شرم برہنگی سے جسدرخت کے قریب آتے تھے
کہ اوسکی پتون سے ستر عورت کو چھپاوین وہ درخت اونسے الگ ہوجاتا تھا جب عناب کے درخت
کے پاس پہنچے اوسنے بھی پتے ندیے اور سر کے بالون سے لپٹ گیا اور جناب احدیت جل جلالہ
سے ندا ہوئی کہ اے آدم ہمسے بھاگتا ہے آدم نے عرض کیا کہ اے اللہ تجھسے بھاگتا نہین ہون
بلکہ شرماتا ہون پھر آدم نے اوسدرخت سے کہا کہ مجھکو چھوڑدے درخت نے کہا کہ مین مامور

ہون اگر چھوڑ دون تو مین بھی تمہاری طرح عاصی ہون آدم الامان الامان پکارنے لگے جناب
احدیت سی ندا ہوئی کہان ہے ای آدم عرض کیا ای پروردگار اس درخت سی چھپا ہون ارشاد
ہوا یہ پریشانی شامت عصیان سی ہے آدم علیہ السلام نے ایک آہ دردناک کھینچی اور کہا کہ ای
پروردگار تو خوب جانتا ہی کہ مین نے یہ گناہ عمداً نہین کیا بلکہ نسیان مجھپر غالب ہوا اور حوا نے
اوسکی کھانے مین مبالغہ سبقت کیا پھر جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ سر اسکا اوس درخت سی پکڑ ادو
اور جنت سی باہر نکال دو اور ایک روایت مین ہے کہ آدم شرم برہنگی سی جس درخت کی قریب
جاتے تھے وہ درخت اونسی کنارہ کرتا تھا آخر الامر درخت انجیر نے آدم کو پتا دیا اور بعض روایت
مین ہی کہ درخت عود نے اپنا پتا دیا تطبیق یہ ہی کہ دونون نے اپنے اپنے پتے دیے جناب الٰہی سی
خطاب ہوا ان درختون سی کہ تمنے کیون اپنے پتے دیے ہماری معاتب کو اونمین سے ہر ایک نے عرض
کی کہ ای اللہ آدم سی ہر چند گناہ سرزد ہوا لیکن ہم اوسکو اوسی عظمت پر دیکھتا ہون اور جانتا
ہون کہ تو نے جو کرامت اوسکو دی ہے ہرگز تو اوسکو ضائع نکریگا درخت انجیر سی ارشاد ہوا اسوجہ سے
کہ نظر تیری خیر پہ تھی چند فضائل کے ساتھ مخصوص کیا اور درخت عود سی فرمایا کہ تجھکو بھی اسی سبب
سی کہ نظر تیری امر پسندیدہ پہ تھی خوشبوی نفیس مرحمت کی اور حضرت حوا سے ارشاد ہوا کہ کہان
ہے تو عرض کیا ای رب شرم برہنگی سی یہان پڑی ہون ارشاد ہوا کہ تیرے قصور کی شامت
ہے کہ آدم کو تو نے گیہون پر تحریص دی اور تو اوسکے برہنگی کا سبب ہوئی حوا نے عرض کیا
کہ ای رب مجھکو ہرگز گمان نتھا کہ کوئی مخلوق تیری جھوٹی قسم کھائیگا ارشاد ہوا کہ آیا ہمنے تمکو
منع نہین کر دیا تھا اسدرخت سی اور کہہ نہین دیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے کھلا ہوا
آدم اور حوا نے جواب مین عرض کیا کمال عجز کے ساتھ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا
وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ اس عاجزی کیوجہ سی اوس عتاب مین تخفیف ہوئی اور دونون نے

درخت انجیر اور عود کے پتون سی اپنا ستر چھپایا مالک کو عاجزی ہی پسند آئی سچ ہے یہ کو ہی کیا ہے
کہ مثل آدم علیہ السلام کے ہمیشہ اللہ تعالی سی عاجزی کے ساتھ مغفرت کی خواستگار رہین قطعہ

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد

علماء اہل نکات فرماتی ہین کہ آدم چونکہ حامل نور محمدی تھے اور درخت انجیر اور درخت عود نے
اونکی خدمت کی اور اپنے پتے ستر چھپانیکو اونکو دیے گو آدم اوسوقت معاتب تھے اور معاتب کی
خدمت کرنا نافرمانی ہی لیکن اللہ تعالی نے بسبب خدمت حامل نور محمدی کی اونکو نتیجہ ویر نظر نفرمائی
بلکہ اوسکو صلہ مین یہ مرتبہ اون درختونکو دیا کہ زمین کے درختونمین ممتاز ہین ساتھ عظمت اور
شرف کی انجیر کو یہ عظمت ہے کہ قران مجید مین اللہ تعالی نے اوسکی قسم کھائی ہے والتین قسم ہے
انجیر کی اور عود کو یہ شرف دیا ہے کہ محافل متبرکہ اور مکانات معظمہ مین اوسکا بخور رہتا ہی پس جو
انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی یا اونکے متعلقات اور منتسبات کی تعظیم اور خدمت
گذاری کریگا کیا کچھ عظمت اور شرف پاویگا اللھم صل وسلم وبارک علیہ الغرض بعد
اللہ تعالی نے آدم اور حوا کو جنت سی نکالا اور شیطان اور طاوس اور سانپ کو بھی مسخ کرکے
اونکی اصلی صورت جنت بدل کر کو جنت سے باہر کیا اور ان سبکو زمین پر متفرق مقامات پر
اوتارا بعد زمین پر آنیکے آدم علیہ السلام تین سو برس رویا کیے چالیس برس تک کچھ کھایا
نہ پیا بعدہ اللہ تعالی نے تینل قسم کی میوہ جنت سے بھیجے آدم اوسمین سی کچھ کھا کر بھوک بجھا
دیتے تھے اور رویا کرتے تھے جب دس برس اور گذرے آدم نی بالہام الہی توبہ کی اور کہا
ربنا ظلمنا انفسنا تا آخر آیہ اور جناب احدیت مین عرض کیا کہ ای پروردگار زمین پر کوئی عبادت
خانہ نہین ہی اور نہ کوئی ذاکر میرے سوا ہی جناب الہی سے ارشاد ہوا کہ ای آدم قریب تر تیری

[بیان اوتارنے آدم علیہ السلام کے زمین پر]

اولاد مین بہت سی لوگ ایسے پیدا کرونگا کہ وہ تسبیح اور ذکر میرا کرینگے اور بہت سے عبادت خانہ
بنا دینگے اونمین سے مین ایک گھر کو ساتھ کرامت اور عظمت کی مخصوص کرونگا اور اوسکو حرم
امن کر دونگا جو شخص اوسکو معظم رکھیگا اور اوسکی حرمت کا حفظ کریگا مستوجب کرامت ہوگا اور
جو معاذ اللہ اوسکی حرمت مین فرق کریگا مستحق عقوبت ہوگا اور اوسکی زیارت کا دور دور سے لوگ
ارادہ کرینگے اور وہان آداب تضرع اور زاری بجا لاوینگے بعدہ جبرئیل ایک حجرہ جنت کہ جسکی دو دروازے
تھے شرقی اور غربی اور بیت المعمور اوسکا نام تھا زمین پر لائی اور مقام کعبہ پر اوسکو رکھہ دیا اور
حضرت آدم کو حکم ہوا کہ ہمارا ایک گھر اس زمین پر ہی وہان جا کر طواف اور دعا کر دعا تیری قبول
ہوگی اور ایک فرشتہ آدم کو راہ بتانیکو بھیجا آدم اوسکی ساتھہ سراندیب سے جانب کعبہ روانہ ہوے
جب قریب بیت المعمور کی پہنچے جبرئیل نے طریقہ طواف آدم کو سکھایا آدم نے طواف ادا کیا اور پھر جبرئیل
کے کہنے سے جبل عرفات پر چڑھی ناگاہ اوسی ایام مین حضرت حوا بھی بالہام الہی آدم کی تلاش مین
جدہ سی جانب کعبہ چلین تھین اونکا بھی گذر عرفات پر ہوا چونکہ بسبب صدمہ عتاب اور تفارق
باہمی کی رنگ دونونکے چہرونکا متغیر ہوگیا تھا ایک نے دوسرے کو نہ پہچانا جبرئیل نے بتایا التعرفوا فکو
بتانے سے ایک نے دوسرے کو پہچانا اسی وجہ سے اوس پہاڑ کا نام عرفات ہوا اور اوس روز کا نام عرفہ ہوا
بعدہ آدم اور حوا بتعلیم جبرئیل جبل عرفات سی اوترے اور مقام منا مین آئی فرشتون نے آدم سی پوچھا
کہ کچھہ تمکو تمنا ہی آدم نے کہا کہ مجھکو تمنائی مغفرت اور رحمت ہی فرشتون نے کہا اس جگہ دعا کرو اللہ تعالی
قبول کریگا آدم نے دعا کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اے پروردگار
بخشدے اس گنہگار بابکو واسطے ولد محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاب الہی نے پوچھا کہ ای آدم
تونے محمد کو کہان سے جانا آدم نے کہا کہ جسوقت تو نے مجھکو پیدا کیا تھا نظر میری عرش پر پڑی تھی
دیکھا تھا مین نے لکھا ہوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اسوجہ سی سمجھہ گیا مین کہ یہ تیرا

محبوب اکرم خلق ہی اسواسطے اسکا واسطہ دیا ارشاد ہوا ای آدم اوسکی عظمت کیواسطے تمام مخلوق کو پیدا کیا وہ میرا حبیب ہی اگر وہ نہوتا تو مین نہ پیدا کرتا جنت کو اور نار کو اور انسانکو اور جن کو اور ملک اور آسمانون کو اور زمینونکو اور آفتاب اور مہتاب کو اگر اسکی وسیلہ سے تمام خلق کی شفاعت کرتا تو سبکو بخش دیتا۔

چو نام انیست نام آوریہ باشد	مکرم تر بود از ہر چہ باشد

اور گناہ آدم معاف ہوگیا اور تمنا اونکی برآئی اسیوجہ سی نام اوسکا منا ہوا اور وہی مرتبہ اجتبی اللہ تعالی نے آدم کو مرحمت کردیا چنانچہ قرآن مجید مین اوسکی خبر دیتا ہی فرماتا ہے عصیٰ آدم ربّہٗ فغویٰ ثمّ اجتباہ ربّہٗ فتاب علیہ وھدیٰ نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی اور تغیان کیا پھر برگزیدہ کیا اوسکو اوسکی رب نے اور توبہ کی توفیق دی اور ہدایت کی اللہ تعالی نے قصہ شیطان کے ملعون ہونیکا اور حال آدم یعنی بعد معتوب ہونیکے پھر برگزیدہ ہونیکا تمام کتب سماویہ مین ارشاد فرمایا ہی اسکو مثل قصص اور حکایات کے سمجھنا نہ چاہیے اللہ تعالی نے جو کچھ فرمایا ہے اوسمین ہمکو تعلیم اور ہدایت کی ہے چنانچہ اس معاملہ مین دیکھنا چاہیے کہ شیطان نے بھی نافرمانی کی اور آدم علیہ السلام سے بھی نافرمانی ہوئی مگر وہ کیا امر تھا جسنے شیطان کو ملعون کیا اور وہ کون بات تھی جسنے آدم کو پھر مقام اجتبے پر پہنچایا سبب ملعونیت شیطان یہ تھا کہ اول تو اوسنے گناہ عمداً ازراہ کبر کیا تھا دوسرے اوس گناہ کے ضمن مین بے تعظیمی کی تھی آدم علیہ السلام کی جو اللہ تعالی کی حبیب کے نور کا حامل تھا تیسرے بعد گناہ کی متنبہ نہین ہوا بلکہ ڈھٹائی کی اور کہا اللہ تعالی سی بما اغویتنی کیون تو نے اغوا کیا یعنی فعل گناہ کو اللہ تعالی کیطرف نسبت کیا اور یہ شان عبدیت کی بالکل خلاف ہی پس ان وجوہات سے اللہ تعالی نے اوسکو ملعون کیا لہذا انسان کو لازم ہے کہ اپنے تئین ایسی امورات سے بچاوے اور آدم علیہ السلام نے جو نافرمانی کی وہ براہ کبر نتھی بلکہ نفس نے

گندم کیطرف بسبب مجبسیرنہ کے رغبت کی اور اوسکی خواہش نے معنی اللہ کے نبی کو آدم کو بھلا دیے
وہ جو کہ مین وہ فعل عصیان آدم سے سرزد ہو گیا اور جب اونہون نے آثار عتاب خدا کی دیکھ لیے
اور متنبہ ہو کر یہ عرض کرنے لگے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بمجرد
استغفار کرنیکے عتاب الٰہی مین کمی ہو گئی اور رحمت خدا آدم کیطرف متوجہ ہوے اور القا کے کچھ
کلمات آدم کے دل مین اور وہ کلمات یہ تھے جو آدم علیہ السلام کی نجات کا سبب ہوے امام بیہقی نے
دلائل النبوۃ مین بسند حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب آدم نے گناہ کیا کہا اے رب میرے مین محمد کے حق کے وسیلہ سے تجھسے مغفرت
مانگتا ہون کہ مجھکو بخشدے ارشاد ہوا اے آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا ہنوز مین نے اوسکو ظاہر
نہین کیا آدم نے کہا اے رب جب تو نے مجھکو اپنے دست قدرت سے بنایا اور روح کو میرے
جسم مین داخل کیا مین نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مین نے
جانا کہ تیرے سب بندون مین تیرا محبوب اور برگزیدہ بندہ ہے کہ تو نے اسکا نام اپنے نام کے متصل
لکھا ہے ارشاد ہوا اے آدم بیشک یہ میرا محبوب ہے تو نے اسکا وسیلہ کیا مین نے تجھکو بخشدیا اور اگر
محمد نہوتا تو مین تجکو نہ بناتا اور اس روایت کو اور بھی ائمہ محدثین نے اپنی کتابون مین نقل کیا
ہے اور اسکی سند کو صحیح کیا ہے پس یہ فعل آدم علیہ السلام متضمن تعظیم جناب رسالت تھا
لہذا آدم علیہ السلام مغفور ہو کر اپنے مقام اصلی پر پہنچگئے اب ہم لوگونکو کہ اولاد آدم ہین اپنے
جد کا اتباع چاہیے کہ اگر گناہ شامت نفس سے ہو جاوے تو متنبہ ہون اور اللہ تعالیٰ سے
ڈرین اور استغفار کرین اور نبی کریم کو اللہ تعالیٰ کے حضور مین وسیلہ کرین تا کہ اللہ تعالیٰ
اپنے غضب سے نجات دے اور یہ کمال رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ پر کہ برسون بعد لاکر
جو طریقہ نجات کا آدم کو القا کیا تھا وہی طریقہ اپنے حبیب کے صدقہ سے ہمکو قرآن مجید مین

صاف صاف تعلیم فرمایا ہی چنانچہ ارشاد کیا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا خلاصہ اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب مسلمانون سی گناہ ہو اور آوین تمہارے پاس ای محمد اور استغفار کرین اور دعای مغفرت کرے اونکی واسطے اونکا رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحمت کرنیوالا اور نیز احادیث سی بھی ثابت ہے کہ دعا بوسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنا چاہی اور یہ مضمون اول رسالہ مین مذکور ہوچکا ہے لیکن بنا بر تاکید کی ایک حدیث اور لکھی جاتی ہے روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگردانو تم مجکو مانند مسافر کے برتن کے کہ مسافر بھر لیتا ہی برتن اپنا پھر رکھتا ہے اوسکو اور اوٹھاتا ہے اسباب اپنا پس اگر خواہش پینے کی ہوئی اوسی سے پیلیا یا حاجت وضو کی ہوئی وضو کرلیا اور اگر کچھ حاجت نہوئی اونڈیل دیا اوسکو یعنی برتن سے اوسکو اسیقدر غرض ہوتی ہے کہ اوس مین پانی بھر دیتا ہے اور اگر حاجت ہوتی ہی اوسمین سے پانی لیکر خرچ کرتا ہے ورنہ پانی اونڈیل دیتا ہے اور اپنا اسباب اوٹھاکر چلا جاتا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل اوس برتن کے نہ سمجھو یعنی یہ نجانو کہ حضرت فقط احکام خدا پہنچانی بھر کے ہین اخذ احکام آپسے وقت ضرورت کے کرلیا اور کوئی غرض آپسے نہین ہی بلکہ حضور کی ذات کو حصول مطالب کیواسطے وسیلہ سمجھو چنانچہ خود نبی کریم نے اس حدیث مین بعد ارشاد مذکور بالا کے فرمایا ہے وَلٰكِنْ اجْعَلُوْنِيْ فِيْ اَوَّلِ الدُّعَآءِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ ولیکن کردانو تم مجکو دعا کی اول مین اور اوسط مین اوسکی اور آخر مین اوسکی مراد اجْعَلُوْنِيْ سے آنحضرت کو اللہ تعالی کی حضور مین وسیلہ کرنا ہی یا آنکہ آنحضرت سی استعانت چاہنا ہے کہ آنحضرت اللہ تعالی سے عرض کرین تاکہ حضور کی دعا کی برکت سی اللہ تعالی حاجت پوری کرے اور یہ دونون امر جائز ہین اور جواز اسکا

حدیث سے ثابت ہے جو عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ سے نابینا کے حال مین مروی ہے بیان اوسکا
ہو چکا ہے اور نیز خاصان خدا سے جو انتظام عالم بِاِذْنِ اللّٰہِ کرتے ہین استعانت کرنا عین خدا ہی
سے استعانت چاہنا ہے چنانچہ حصن حصین مین طبرانی سے نقل کیا ہے اس حدیث کو
اِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ
یعنی جب کوئی چاہے مدد پس کہے اے بندون اللہ کے اعانت کرو میری تین مرتبہ اور بعد
بیان روایت کے فرمایا ہے طبرانی نے تجربہ کیا گیا ہے اسکا اور شارحین حدیث نے فرمایا ہے کہ
عباد اللہ سے مراد یا رجال غیب ہین یا ابدال یا ملائکہ بہرنوع جب عباد اللہ سے جو خاص بندے
ہین استعانت درست ہوئی جناب سید عالم کہ سردار ہین خاصان خدا کے آپسے بدرجۂ اولیٰ
درست ہوئی ہان یہ سمجھکر استعانت غیر خدا سے مانگنا کہ وہ بالاستقلال خود حاجت کو پورا
کرسکتا ہے اور فاعل حقیقی ہے منع ہے بلکہ شرک کو پہنچا دیگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ
اور قصہ آدم علیہ السلام سے ایک مضمون یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بے توفیق الٰہی علم کام نہین آتا
ہے آدم علیہ السلام جب زندہ ہوئے ہین اوسیوقت مین نام نامی جناب رسالت کا اللہ کے
اسم اقدس کے برابر عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا اور عظمت نبی کریم سے واقف ہو گئے تھے مگر دعا
بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کے جب اللہ تعالیٰ نے خود اون پر القا کیا اور
توفیق دی اور وہ دعا سبب ہوئی اونکی نجات کی اسیطرح اب بھی جسپر اللہ تعالیٰ کا فضل
ہوتا ہے اوسکو وہ خود توفیق دیتا ہے تعظیم جناب رسالت کی اور جسکو محروم کرتا ہے وہ ہی آنحضرت
کی تعظیم سے محروم رہتا ہے اور اوسکا علم اوسکو نفع نہین پہنچا سکتا ہے الغرض جب خطائے آدم
معاف ہوئی اور مقام اجتبیٰ پر پہنچے پھر آدم اور حوا دونون سراندیب کو روانہ ہوئے اثنائے راہ
مین بطن نعمان مین پہنچکر آدم سو گئے اللہ تعالیٰ نے آدم کی پشت سے تمام ارواح اولاد آدم کو

بیان میثاق کا اولاد آدم اور انبیاء سے

نکالا اور اونسے میثاق لیا چنانچہ سورۂ اعراف مین اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اوس عہد کو
یاد دلایا ہے کہ جسوقت تیرے رب نے اولاد آدم کی پیٹھونسے ذُرّیّت اونکی اولاد کو نکالا اور اونکی جان پر اونکو
گواہ کیا کہ کیا مین تمہارا رب نہین ہون وہ سب بولے ہان ہم سب گواہ ہین امام احمد نے
بسند حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
آیہ کا مطلب یہ ارشاد کیا کہ نعمان مین کہ عرفات سے متصل ہے آدم کی پیٹھ سے اونکی سب
اولاد کو نکالا اور اپنے آگے اونکو مثل چیونٹیون کی پھیلایا پھر اونسے سامنے باتین کین اور ارشاد کیا
کہ کیا مین تمہارا مالک نہین ہون وہ بولے ہان ہم گواہ ہین اور امام احمد نے حضرت اُبی
ابن کعب سے روایت کی ہے کہ اونھون نے اس آیہ کا مطلب یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اولاد
آدم کو جمع کیا اور اونکو صورت دی اور قوت کلام عنایت کے اونھون نے کلام کیا پھر اقرار کیا اور
اونکی جانون پر اونکو گواہ کیا کہ کیا مین تمہارا مالک نہین ہون وہ بولے ہان پھر فرمایا تم پر
گواہ کرتا ہون ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور تم پر گواہ کرتا ہون تمہارے باپ
آدم کو تاکہ تم قیامت کے دن یہ نکہو کہ ہمکو اسکی خبر نہ تھی جان لو کہ کوئی مالک میرے سوا نہین ہے
اور میرے ساتھ کسیکو شریک نکرنا مین تمہاری طرف اپنی پیغام بر بھیجونگا وہ تمکو میرا قول اور اقرار
یاد دلاوینگے اور تم پر اپنی کتابین اوتارونگا وہ بولے کہ ہم گواہ ہوے بیشک تو مالک اور حاکم ہمارا
ہے تیرے سوا کوئی مالک اور حاکم ہمارا نہین ہے اونھون نے جب اسبات کا اقرار کیا حضرت
آدم اونکی طرف دیکھنے لگے دولتمند اور محتاج اور خوبصورت اور برے سب قسم کے لوگ دیکھے
عرض کیا اے رب تو نے اپنے بندونکو برابر کیون نہ پیدا کیا ارشاد ہوا مین نے چاہا کہ میرا شکر کیا
جاوے اور انبیا علیہ السلام کو اونمین مثل چراغون کے دیکھا کہ اون پر ایک نور تھا اور اونسے ایک
اور بھی اقرار پیغام خدا پہنچانیکا اور خلق کو خبر دینے کا لیا گیا چنانچہ یہی مضمون اللہ تعالی فرماتا ہے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ

یاد کرو ای محمد جب لیا ہمنے نبیون سے اقرار اور تمسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور عیسی ابن مریم سے اور حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے سب سے یوم میثاق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار فرمایا تھا اور بعض روایت مین یہ بھی ہے کہ جو میثاق اللہ سے اور اوسکے حبیب سے ہوا ہے اوسکا حال کسیکو معلوم ہی نہین ہے وہ راز محبوبیت ہین اللہ اور اوسکے حبیب کے درمیان مین شعر

میان عاشق و معشوق رمزیست	کراماً کاتبین راہم خبر نیست

اور سوا اسکے ایک عہد اور اللہ تعالی نے عالم ارواح مین انبیا علیہم السلام سے لیا ہے وہ عہد سورۂ آل عمران مین اللہ تعالی اپنے حبیب کو یاد دلایا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ

یعنے یاد کرو ای محمد جب اقرار لیا اللہ نے کل انبیا سے کہ ہر آئینہ عطا کی مین نے تمکو کتاب اور حکمت پھر آویگا تم مین ایک رسول کہ تصدیق کریگا اوسکی جو تمہارے ساتھ ہے کل کا تصدیق کرنیوالا سوای خاتم الانبیا کے دوسرا نبی نہین ہوسکتا ہے اور خاتم الانبیا نبی کریم ہین قطعی پس عہد اللہ تعالی نے حضرت ہی کیواسطے انبیا سے لیا اور وہ عہد یہ ہے ہر آئنہ ایمان لاؤ تم اوسپر اور نصرت دو اوسکو اور فرمایا اللہ تعالی نے آیا اقرار کیا تمنے اور لیا تمنے اوسپر اسکی عہد میرا کہا انبیا نے اقرار لیا ہمنے فرمایا اللہ تعالی نے پس گواہ رہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ گواہون سے ہین حضرت شیخ محدث دہلوی نے اس آیہ شریفہ کی تحت مین لکھا ہے کہ جمہور مفسرین کا یہی قول ہے کہ مراد اوس رسول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور نہین بھیجا ہے اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اوسکے آگے کیا ہو اور فرماتے ہین اوس سے

اوصاف جناب رسالت کے اور لیا ہی اوس سے عہد کہ اگر پاوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان
لاوین اون پر اور لابد جب انبیا سے عہد اور اقرار لیا تو اونکی امتون سی کہ اونکے تابع ہین یہی
اقرار لیا ہوگا اور چونکہ انبیا اصل متبوع ہین اکتفا کیا اللہ تعالی نے اس آیہ شریفہ مین اونکے
ذکر پر اور کہا ہی سیدنا علی مرتضی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہ نہین بھیجا اللہ تعالے
نے کسی پیغمبر کو مگر یہ کہ لیا اوس سے اقرار کہ اگر پاوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر ایمان لاوے
اور نصرت دے اونکو اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے وہ عہد ہی جو انبیا نے اپنی امتون سے لیا ہے
کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون اون پر ایمان لاوین اور بیان کرین اسکو اون
لوگون سے کہ بعد اونکے آوین اسیطرح ایک دوسرے سے بیان کرتے رہے یہان تک کہ یہ مضمون
معلوم ہو گیا اون اہل کتاب کو کہ جو ہمعصر تھے جناب رسالت کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ
مین تشریف لائے نمانا آپکی رسالت کو یہود نے یاد دلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عہد اونکو
اور نازل ہوئی یہ آیت اور جو بعض اسکے قائل ہین وہ یہ حجت کرتے ہین کہ جن لوگون سے
اللہ تعالی نے آپکے ایمان کا عہد لیا اون پر واجب ہو گیا کہ وقت مبعوث ہونے آنحضرت کے ایمان
لاوین آنحضرت پر اور انبیا اوسوقت اموات تھے اور میت مکلف نہین ہوتی پس متعین ہو گیا کہ میثاق امتون سے تھا
اور موید اس قول کا ہی کہ اللہ تعالی بعد اسکے فرماتا ہی فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ
اور یہ وصف انبیا کے لائق نہین ہے بلکہ امت کی سزاوار ہے اور جو لوگ انبیا علیہم السلام
سے عہد لینے کے قائل ہین اونکی طرف سے جواب اسکا یہ دیا گیا ہی کہ مراد آیہ سے اوپر طریق فرض
اور تقدیر کے ہے اگر انبیا زندہ ہون تو اون پر واجب ہی ایمان لانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر نہ آنکا اخبار رہی اور اسکے وقوع کا بیچ وجود کے بہت سی احکام بفرض اور تقدیر کے آئے
ہین جیسا کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اور وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ اور یہ مقدر ۵ فی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار فضل اور شرف اور کرامت مین اور جب بنا کلام اوپر
فرض اور تقدیر کے ہے تو قول اللہ تعالیٰ کا لتؤمنن بہ ولتنصرنہ تا آخر آیۃ بھی درست ہی اور نیز جب
انبیا پر حکم کیا اور اونسے عہد لیا اوپر تقدیر حیات کے اور واجب ہوا ایمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اون پر تو اونکی امتون پر بدرجہ اولی واجب ہوگا اور فمن تولی
بعد ذالک نسبت امتونکے ہی پس اقرار لینا انبیا سے اور تاکید اور تشدید اون پر اقوی اور
ادخل ہے مقصود مین یعنی اسمین امتون پر زیادہ تاکید ہو گئی اور امام سبکی نے کہا ہے
کہ اس آیہ شریفہ مین اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر تقدیر حیات انبیا زمانہ آنحضرت
مین مرسل ہوتے ہین اونکی طرف پس ہو گئی نبوت اور رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
عام شامل تمام خلق پر زمانہ آدم سے روز قیامت تک اور انبیا اور اونکی امت سب امت
آنحضرت ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم اور قول جناب رسالت کہ بھیجا گیا ہون مین کافہ ناس پر
اور قول حق تعالیٰ کا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ نہین رسول کیا ہمنے تمکو مگر
کافہ ناس پر مخصوص نہوگا ساتھ اونکے کہ آنحضرت کے زمانہ سے قیامت تک ہین بلکہ شامل ہے
اونکے واسطے بھی کہ قبل ظہور آنحضرت کے تھے اور اخذ میثاق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کیواسطے
انبیا سے اسواسطے بیان فرمایا کہ معلوم ہو لوگونکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقدم اور معظم ہین
انبیا پر اور نبی اور رسول اونکے ہین پس نظر کرامی طالب سچے انصاف کے ساتھ اس تعظیم عظیم
مین کہ پروردگار کیطرف سے ہی خاص واسطے اس نبی کریم کے جب اس مطلب کو بھی نا تو سمجھ
جانا تونے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیا ہین اور یہا نسے ظاہر ہوتا ہی کہ آخرت
مین آدم اور سوا آدم کے سب تحت لوای آنحضرت ہونگے جیسا کہ خود آنحضرت نے فرمایا ہے
اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِیْ آدم اور سوائے آدم کے سب میرے لوا کے نیچے ہین

اگر بالفرض انبیا علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے یا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اونکے زمانہ میں ہوتے سب ایمان لاتے آنحضرت پر اور آپکو نصرت دیتے اسیواسطے
فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ کَانَ مُوسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهُ اِلَّا اِتِّبَاعِیْ اگر ہوتے
موسیٰ زندہ یعنی ساتھہ حیات دنیاوی ظاہری کے اونکو بھی میراہی اتباع کرنا پڑتا بسبب
عہد یوم میثاق کے اور اسیوجہ سے عیسےٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
شریعت پر آوینگے حالانکہ وہ نبی کریم ہین اور باقی ہین اپنی نبوت پر اور کسی چیز کا اونمین نقصان
نہین ہوا ہی اور ایسے ہی تمام انبیا بالفرض وجود اونکی کے زمانہ آنحضرت مین مستمر اور ثابت
ہین اوپر رسالت اپنی کے اپنی امتون پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہین اون پر
اور رسول ہین اونکی طرف پس نبوت آنحضرت کی بہت بڑی عام اور بہت عظیم ہی سوچو
اس معنی مین تاکہ گمان نہو تمکو کہ اسمین نفی ہی دوسرے انبیا کی نبوت اور رسالت کی
ایسا کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے اور تفصیل اور تحقیق کیا ہی اسکو زیادہ اس سے کہ بیان
کیا گیا ہے یہ لکھکر شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنا قول لکھتے ہین کہ پوشیدہ نہی کہ ظاہر آیۃ مین اخذ میثاق
ہے انبیا سے بقرینہ ظاہر قول کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَمَا آتَیْتُکُمْ مِنْ کِتَابٍ وَحِکْمَۃٍ
اور بتصریح سیدنا علی مرتضیٰ اور ابن عباس سے اور ظاہر یہ ہی کہ انبیا سے وقت اخذ میثاق
ایمان اور نصرت کے ساتھہ آنحضرت کے مراد اوس سے یہی موافقت یا توثیق ہو یا قصد نصرت ہو
وجود مین آیا ہے اور بہت سے آدمی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قبل از وجود عنصری
کے ایمان لائے ہین مثل حبیب نجار وغیرہ کے اور تمام خلق اگلی بسبب سننے خبر نبوت اور
فضائل اور کمالات جناب رسالت کے زمانہ سابق مین مشرف بایمان ہوئے تھے اور اسقدر
کافی ہے انبیا علیہم السلام اور اونکی امتون کی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے مین

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے مین بہ نسبت اونکے اور انبیا علیہم السلام شب اسرا
مسجد اقصیٰ مین جمع ہوئی اور نبی کریم نے نماز مین امامت کی اور کل انبیا نے اقتدا کی پس اوسوقت
مین وہ سب ایمان لائے اور اتفاق امت ہی اوپر حیات انبیا کے اور باقی رہنے اونکی کے ساتھ
حیات حقیقی دنیاوی کے۔ اور اگرچہ بیچ عہد لینے انبیا کے اپنی امتون سے ساتھ ایمان اور نصرت
آنحضرت کے بھی وہ فضل اور شرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ دوسرونکو نہین ہے ولیکن عہد
لینا اللہ تعالیٰ کا انبیا سے اوپر ایمان اور نصرت آنحضرت کے اعز اور اعظم ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِکْ عَلَیْہِ روایت ہے کہ بعد اخذ میثاق کے جناب الٰہی سے ارشاد ہوا ای میرے غلامون
اور لونڈیو جو صنعت اور حرفہ چاہو اختیار کرلو اور جو کچھہ مال اور اسباب چاہو حسب خواہش
اپنی مانگو سبھون نے اپنی اپنی مرضی کے موافق اسباب اور مال اور حرفہ و صنعت کو اختیار
کرلیا مگر ایک فرقے نے کسیطرف التفات نہین کیا جناب احدیت نے استفسار فرمایا کہ تمنے جو کچھہ
اختیار نہین کیا اسکی کیا وجہ اوس فرقے نے عرض کیا خداوندا ہمکو مال اور اسباب اور صنائع اکتساب
سے کیا غرض تیرے آستانہ کی خدمت سے کون شئے بہتر ہے اور عرفان اور شوق اور وجدان سے
کونسی لذت خوشتر ہے کہ اوسکو اختیار کرین ارشاد ہوا قسم ہے مجھکو اپنی عزت اور جلال کی
جو بندہ ہماری خدمت اور بندگی کیواسطے سب سے منقطع ہو کر مخلص ہمارا ہو جاویگا ہم بھی بجمیع الوجوہ
کفیل اوسکی ہو جاوینگے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ چنانچہ اسوقت تک اوسکا ظہور موجود
ہے کہ جن لوگون نے اپنے کو اللہ کیواسطے مٹایا ہے سیکڑون برس ہو گئے ہین اس عالم کو
چھوڑے ہوے مگر اللہ تعالیٰ نے اونکی عظمت کو اپنے بندونکے دل مین اسدرجہ راسخ کردیا ہے
کہ اسوقت تک اونکی مقابر کی تعظیم کرتے ہین اور عظمت اور بڑائی کے ساتھ اونکو یاد کرتے
ہین بقول حافظ علیہ الرحمۃ شعر

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اور بعض کا قول ہے شعر

اگر گیتی سراسر باد گیرد — چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

نقل ہے کہ جب نظر فرشتون کی ذریات آدم پر پڑی متعجب ہوکر اللہ سے کہنے لگے کہ ای رب اس مخلوق کثیر کیواسطے جگہ رہنے کی چاہیے عرصہ زمین اونکو کفایت نکریگا ارشاد ہوا کہ انکی آمد و رفت دنیا مین ہوگی یعنے ایک مرے گا دوسرا آویگا ملائکہ نے عرض کیا کہ الٰہی ہمدرنا سابقین کا لاحق کو مبتلاے غم کریگا جب مان باپ بہائی بہن اولاد دوست آشنا کی مرگ دیکھین گے اپنی حیات غم مفارقت احباب اور اعزاسے اونکو ناگوار ہوگی ارشاد ہوا کہ اہل ظاہر اور اہل اکتساب پر پردہ غفلت اور خواہش اور امید کا پڑجاویگا کہ اپنے احبا اور اقربا کو اپنی ہاتھون سے خاک مین ملاوینگے اور بسبب غفلت اور خواہشونکے غم کو غلط کرینگے اور عبرت اونکو نہوگی ابیات

عزیزا غم نگر غمخوار ریت کو — چو مارا عمر شد بیدار ریت کو
مخسپ ای دل سخن بپذیر آخر — زچندین رفتہ عبرت گیر آخر
چو بہر خاک زادستے زمادر — بدین ہستی چہ سازی باغ و منظر
چو شخصت پست خواہد بود در خاک — سر منظر چہ افرازی بر افلاک
میان چون بندگان بستہ محکم — کہ نبود ہیچ فرزند آدم
الا ای غافل افتادہ از راہ — بخواہی مرد غافل خوار ناگاہ
بغفلت میگذاری زندگانی — دریغا گر چنین غافل بمانی

الغرض آدم اور حوا سراندیپ مین پہنچے اور وہان رہنے لگے اور باوجود عفو تقصیر کے

ندامت جرم سے دو سو برس اور رویا کیے جملہ تین سو برس آدم نے گریہ وزاری مین بسر کی
پھر جب اللہ تعالیٰ نے اونکا اطمینان عفو تقصیر سے بخوبی کر دیا اوسوقت اونکو حس دینا
کی سردی اور گرمی کا ہوا آدم علیہ السلام نے جبرئیل سے اسکا شکوہ کیا جبرئیل بہشت سے
آٹھ جوڑے بہائم کے یعنی دو جوڑی بکری کی اور دو جوڑی بھیڑ کے اور دو جوڑی اونٹ کے اور
دو جوڑی گائے کی لائے اور آدم نے بتعلیم جبرئیل ایک بھیڑ کو ذبح کر کے صاف کیا حوا نے
اوسکی صوف کو کاٹا آدم نے اوسکو بُنا اور اوس کملی سے ایک جبہ اپنے واسطے اور ایک درع
اور ایک اوڑھنی حوا کے واسطے بنائی اور اوسکو دونون نے پہنا اول کمل پوشی ابو البشر
علیہ السلام ہی کی ہے اسیوجہ سے سب انبیامعہ جناب رسالت کمل پوشی کو اچھا جانتے تھے
الغرض جب آدم علیہ السلام ستر پوشی کر چکے جبرئیل سے کہا کہ مین اپنے مین ایک طور کا قلق
اور اضطراب پاتا ہون اور مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری جلد اور خون مین چونٹیان دوڑتی
ہین جبرئیل نے کہا یہ بھوک کی کیفیت ہے اور پھر جبرئیل بہشت سے بیل سرخ رنگ لائے اور
ایک کدالی اور دو ہل لائے اور آدم کو آلات کھیتی کے بنانا سکھایا اور جنت سے گیہون لاکر
آدم کو دیا اور بیل کا ہل مین لگانا اور کھیت کا جوتنا بتایا پھر آدم نے کھیت بنا کر اوسمین
دو دانہ گندم کو بویا اوسیوقت درخت لگا اور بڑہا اور پھیلا جب گندم طیار ہوا بتعلیم جبرئیل
آدم نے اوسکو کاٹا اور صاف کیا اور دو پتھرون سے پیسا جب آٹا طیار ہوا اوسکو خمیر کیا
اور جبرئیل دوزخ سے جاکر ایک چنگاری آگ کی لائے اور آدم کو دی وہ چنگاری آدم کے
ہاتھ سے اوڑ کر دریا مین گری ساتھ مرتبہ اسیطرح ہوا آخر جب وہ چنگاری آدم کو دی
آدم کا ہاتھ جلگیا آدم نے جبرئیل سے پوچھا کہ کیا وجہ یہ میرا ہاتھ جلاتی ہے اور تمہارا ہاتھ
نہین جلاتی جبرئیل نے کہا کہ اسکا سبب یہ ہے کہ مین نے گناہ نہین کیا اور تمنے کیا اور

در بیان حضرت آدم علیہ السلام کا حسب تعلیم حضرت جبرئیل علیہ السلام اسباب کاشتکاری و ضروریات دنیا سیکھنا

آگ بھی متکلم ہوئی اور کہا کہ مین تیری اطاعت نکرونگی اور تیری اولاد گنہگار سے انتقام کرتی
رہونگی جبرئیل نے کہا یہ تمہاری مطیع ہوگی مین اسکو لوہے اور پتھر مین مقید کیے دیتا ہون
تاکہ تمہاری اولاد کو نفع ہو الغرض جب خمیر طیار ہوا بتعلیم جبرئیل آدم نے ایک گڑہا کھود کر
اوسمین لکڑی جمع کر کے اوسکو آگ سے سلگایا اور اوس خمیر کا گولا بنا کر اوسمین ڈال دیا جب
وہ پک گیا اوسمین سے نکال کر سرد کیا پھر اوسکو کھایا اور آدم بہت روئے اسبات پر کہ اسقدر
مشقت اوٹھائی تب نوبت کھانے کی آئی اور جب کھایا پیاس معلوم ہوئی جبرئیل سے کہا
اونھون نے کنوان کھودنا سیکھایا آدم نے کنوان کھودا گھٹنے تک ناگہ پیرونکے نیچے سے پانی
نہایت لطیف اور سرد جاری ہوا آدم نے اوسکو پیا غرض اس بیان سے یہ ہے کہ آدم علیہ السلام
جنت مین بلا مشقت میوہ ہای جنت کھاتے تھے ایک نافرمانی وقوع مین آنے سے باوجود
استغفار کرنیکے اور مغفرت ہونیکے اس بلای مشقت مین گرفتار کیے گئے ہملوگونکو اولاد آدم
ہین خوف کرنا اور ڈرنا چاہیے گناہون سے اور بچانا چاہیے اپنے تئین اللہ کی نافرمانی سے
پھر آدم علیہ السلام اور حوا کی اولاد پیدا ہوئی بیس حمل مین چالیس لڑکا اور لڑکیان توام
پیدا ہوئین اوسوقت مین چونکہ بجز اولاد آدم کے دوسرا انسان تھا ہی نہین لہذا ملت آدم
مین یہ طریقہ تھا کہ اول حمل کی لڑکے کا نکاح دوسرے حمل کی لڑکیکے ساتھ کر دیتے تھے اور یہ
طریقہ پھر ممنوع ہو گیا الغرض وہ نور جناب رسالت اولاد آدم مین بترتیب ابائی محمدی
منتقل ہوا اللہ تعالی نے جیسا حاملیت نور محمدی سے نوع انسان کو تمام مخلوقات مین
برگزیدہ کیا ہی اسیطرح اولاد آدم مین اجداد محمدی کو شرف دیا ہے چنانچہ قران مجید مین
خود ارشاد کرتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ اور انس ابن مالک سے مروی
ہے وہ فرماتے ہین کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیہ شریفہ مین

لفظ انفسِکم کو سا تھہ فتح فا کے پڑھتی تھے یعنی اَنفَسِکُم انفس نفیس سے ہی معنی آیہ شریفہ کے اس قراۃ سی یہ ہوے کہ آگیا تم مین رسول تمہارے نفیس تر لوگون ہی پس اس سے ثابت ہوگیا کہ اجداد محمدی اپنی عصر مین اولاد آدم مین بڑی نفیس ہوتی تھے ایک نفاست اونکی یہ ہی کہ پاک رکھا ہے اللہ تعالی نے اونکو شرک سے اور زنا سی چنانچہ فرمایا ہی نبی کریم نے اُخرِجتُ مِنَ الاَصلَابِ الطَّاهِرَاتِ اِلَی الاَرحَامِ الطَّاهِرَاتِ نکالا گیا ہو نمین اصلاب پاک سے طرف ارحام پاک کی بعضے کہتی ہین کہ طاہر ہین اجداد محمدی فقط زنا سے لیکن حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا قید اونکو طاہر فرمایا ہی پس مقید کرنا اونکی طہارت کو فقط زنا سی یہ اس حدیث سے ثابت نہین ہے اور غور کرنیکی بات ہی کہ جب اللہ تعالی نے لوث زنا کا کہ ایک فسق ہی اور فسق کے معاف ہونیکی امید ہے آنحضرت کی اجداد کی نسبت گوارا نکیا تو شرک جو زنا سی بدتر ہے اور کبھی بخشا نجاویگا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ اللہَ لَا یَغفِرُ اَن یُّشرَکَ بِهٖ وَیَغفِرُ مَا دُونَ ذٰلِکَ لِمَن یَّشَآءُ یعنے اللہ تعالی مشرک کو نہین بخشتا ہے اور سوا اوسکے جسکو چاہی بخشدے اور نیز شرک نجس ہی چنانچہ اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہی اِنَّمَا المُشرِکُونَ نَجَسٌ یعنی مشرک نجس ہی ہین پس کیونکہ لوث اوسکا اجداد محمدی سی اللہ تعالی گوارا فرماتا کہ ایسے نور طاہر اور مطہر کو وہ حامل تھے پھر وہ نور اصلاب پاک مین منتقل ہوتا ہوا تا بہ عبد اللہ تشریف لایا اور حضرت عبد اللہ نے اس امانت الٰہی کو حضرت آمنہ کے سپرد کیا آٹھہ ماہ کامل حضرت آمنہ نے اوس نور کو اپنے حمل مین رکھا جب نوان مہینہ آیا ربیع الاول کا اور اوسکی گیارہ تاریخین گذر گئین اور شب دوازدہم آئی سامان ظہور جناب رسالت پناہ ہوا تمام عالم مین اوس آفتاب حقیقت کی طلوع ہونیکی وقت روشنی پھیل گئی اور بی بی آمنہ نے اوس روشنی مین سب آیات الٰہی دیکھی جب صبح صادق

بارھوین تاریخ کی نمودار ہوئی چونکہ وقت صبح تمام اوقات مین بڑا تسکین دینے والا اور محبوب ہی لہذا اوسوقت خاص مین وہ محبوب جناب احدیت جو اہل معرفت او اہل محبت کو بڑا تسکین دینے والا ہی اور وہ آفتاب حقیقت جو ظلمت مجاز کو مٹانے والا ہے جبرئیل علیہ السلام کی بڑی خوشامد کرنے سی مطلع ولادت اور افق سعادت سے طالع ہوا اور اپنے نور جمال

جہان آرا سے اس عالم ظلمانی کو منور و تابان کیا شعر

ہے ذکر آمد شہ دین سرور زمین
تعظیم کے لیے جو اٹھے گا ادب کے ساتھ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنِّی وَصَلٰوۃٌ یَا رَسُوْل
اَنْتَ خَیْرُ الْخَلْقِ خَیْرُ الْاَنْبِیَا خَیْرُ الرُّسُل
اَنْتَ جَوَادٌ کَرِیْمٌ نَحْنُ قَوْمٌ سَائِلُوْن
اِنَّ فِیْ ہَجْرِکَ عَذَابًا فِیْ عَذَابِ الْاِشْتِیَاق
سَلَّمَ اللّٰہُ عَلٰی رُوْحِکَ وَصَلّٰی دَائِمًا
یا رب صل وسلم دائما ابدا

خلد برین سے ہے کہین بہتر یہ انجمن
بیشبہہ ہوگا حشر مین ماہ عرب کے ساتھ
اس سلام عاجز و مضطر کو کیجیے قبول
مین ہجر مین پھنسا ہوں سبب لیل و ملول
دور کو نہ حسن محتاج و نکو ای میرے رسول
قید ہجر انسے چھڑا دو بحق حسنین و بتول
کل ساعۃ النہار والدیاجی یا رسول
علی نبیک خیر الخلق کلہم

ای مسلمانون دل و جان سے درود پڑھو اوس نبی امت پر اور شافع روز محشر پر کہ جسنے ہماری راحت کیواسطے نحو بہر قسم کی تکلیف اوٹھائی اور اللہ تعالی سے دعا کر کے ہمکو عذاب الہی سے نجات دلائی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ قبل از ولادت جناب رسالت ملک عرب مین برسون سے بارش نہوئی تھی اور قحط تھا جب حضور پیدا ہوی آپکی تشریف آوری کی برکت سی بارش ہوئی اور غلہ بہت پیدا ہوا اور سال ولادت باسعادت مین مکہ معظمہ مین اولاد کی بھی کثرت ہوئی اور سب لڑکے ہی پیدا ہوی اور مروی ہے

کہ وہ سب ایمان لائے اور زمرۂ صحابہ مین داخل ہوے یہ ایک ادنی فیض ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا کہ جو ایام ولادت مین ظاہر ہوا روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ تمام مرغان ہوا اور ابر اور تمام مخلوقات نے سوای انسانکے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارضاع مین مناقشہ اور منازعت کی اسوجہ سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوے اور اہل غیب نے انکو بی بی آمنہ کی نظر سے غائب کیا اور تمام روے زمین
کے ملکون پر آپکو سیر کرائی اوسوقت منادی پروردگار نے یہ ندا دی کہ ای گروہ خلائق یہ
محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہین خوشا وہ پستان جو انکو شیر دین اور خوشا وہ ہاتھ
جو آپکی پرورش کرین اور خوشا وہ گھر کہ جسمین سکونت کرین پس جب یہ ندا ہوئی تمام
مخلوقات کی آرزو ارضاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئی اور ہر ایک نے مخلوقات سے
مثل طیور اور ہوا اور سحاب وغیرہ کے دعوی کیا کہ ہم اسکام کے احق ہین اور اولویت
ہمکو ہی غیب سے ندا کی گئی کہ تم اس کام سے باز رہو ازل سے یہ دولت حلیمہ سعدیہ بنت ذویب
کیواسطے مقرر کی گئی ہے وقوع اسکا یون ہوا حضرت حلیمہ سعدیہ سے مروی ہے کہ کہا اونھون
نے ہمارے اہل قبیلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سال ولادت مین سختی او مشقت اور قحط مین
مبتلا تھے اور مین صحرانشین لوگون سے تھی اور ہمیشہ سبزہ اور مرغزار کی تلاش مین پھرا کرتی تھی
اوس سال قحط مین طلب معاش کی تردد مین تھی مین اور میرے پاس ایک خچر کی مادہ تھی
کہ لاغری کی وجہ سے چل نہ سکتی تھی اور ایک بڑھیا اونٹنی بھی میرے پاس تھی کہ وہ ایک قطرہ دودہ
نہ دیتی تھی اور بسبب عسرت کے مجھپر ایسا حال گذرتا تھا کہ بیان نہین ہوسکتا اور مین اوس
حال مین اللہ کا شکر کرتی تھی اور اون ایام مین مین حاملہ بھی تھی اور قریب ساتھ روز کے
[illegible] گرسنہ تھے کہ مجھکو کھانیکی نوبت نہ آئی تھی وقت وضع حمل کے

میری یہ کیفیت تھی کہ مین نہین جانتی تھی کہ یہ نالہ اور فریاد بھوک کے اثر سے ہے یا آثار وضع حمل
سے ہی اور کسیوقت ایسی بیہوشی ہوجاتی تھی کہ زمین اور آسمان مین مجھکو شعور نرہتا تھا اور
رات کو لڑکیکے رونے سے اور بھوک کی تکلیف سے مجھکو نیند نہ آتی تھی ایک شب کہ نہایت ضعف
کیوجہ سے آنکھین بند ہوگئین واقعہ مین دیکھا مین نے کہ ایک شخص نے مجھکو اوٹھایا اور ایک
بھری آب مین کہ دودہ سے زیادہ سفید تھا مجھکو غوطہ دیا اور کہا اس پانی کو خوب سیر ہوکر
پی لے کہ تیرا دودہ زیادہ ہوجاوے اور خیر اور برکت تجھکو حاصل ہووے مین اوس پانیکو
پیتی تھی اور وہ تحریص کرتا تھا کہ اور پی بخدا وہ پانی مجھکو شہد سے زیادہ شیرین معلوم ہوتا تھا
اور اوس شخص نے مجھسے کہا کہ تو مجھکو پہچانتی ہے مین نے کہا نہین اوسنے کہا مین وہ شکر ہون
کہ تو حالت مشقت مین کرتی تھی ای حلیمہ تو بطحای مکہ کو جا تیری روزی وہان کشادہ ہوگی
اور تو ایک نور چمکنے والا اوس بلدہ سے اپنے ہمراہ لاویگی اور حتی الامکان اپنا حال لوگون سے مخفی رکھنا
اور ہاتھ اپنا اوسنے میرے سینہ پر مارا اور کہا جا تو دیگا تجھکو اللہ رزق اور جاری کریگا تیرے واسطے
دودہ جب جاگی حال میرا بدل گیا وہ بھوک اور تکلیف جو مجھکو پہلے تھی اوسکا اثر اپنے مین نپایا
اور پستان میرے پر شیر تھے اور اہل قبیلہ میری سختی اور زحمت مین بسر کرتے تھے اور بھوک
اور لاغری سے پیٹھ اونکے پیٹ سے ملگئی تھی اور رنگ اونکے متغیر تھے اور ہر ایک گھر سے
آواز آہ و نالہ سُنتی تھی مین اور میرے قبیلہ کی عورتین جب مجھکو دیکھتی تھین تعجب کرتی تھین
میرے حال پر اور کہتی تھین ای حلیمہ تیرا کچھہ مضمون سمجھہ مین نہین آتا کل تو ضعیف تھی
اور رنگ تیرا متغیر تھا اور آج مثل شاہزادیونکے ہے مین کچھہ جواب ندیتی تھی اسواسطے
کہ مجھکو چھپانیکا حکم تھا میری قوم نے طلب معاش کیواسطے بطحای مکہ کا قصد کیا مین اس قصد مین
اونکی متفق تھی جب حوالی بطحا مین پہنچی مین سنا مین نے کہ ایک ہاتف غیبی ندا کرتا ہے

کہ جانو اور آگاہ ہو کہ خدا تعالی نے امسال حرام کیا ہے عورتون پر کہ دختر جنین برکت اوس مولود کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے اور وہ آفتاب اور مہتاب شب ہی خوشا وقت اون ایستانون کا جو اوسکو دودہ دین ای عورتون بنی سعد کی دوڑو تاکہ اس دولت کو حاصل کرو جب عورتون نے یہ ندا سنی طلب معاش کو بھول گئین اور جو کچھ سنا تھا اپنے شوہرونکو اوس سے آگاہ کیا اور مکہ کیطرف متوجہ ہوین اور میری سواری مین وہ خچر کی مادہ تھی کہ ضعف و لاغری سے اوسکا یہ حال تھا کہ اوسکی ہڈیان دکھائی دیتی تھین سب لوگ جلد جاتے تھے اور مین پیچھے رہ گئی تھی شوہر میرا کہتا تھا کہ جانے مین جلدی کر کہ زنان قبیلہ پیشی نکر جاوین مین خچر کو ہر چند مارتی تھی مگر اون لوگون تک نپہنچ سکتی تھی اور داہنے اور بائین دونون جانب سے سنتی تھی مین کہ غیب سے کوئی کہتا تھا مبارک ہو تجھکو ای حلیمہ مبارک ہو تجھکو ای حلیمہ ناگاہ ایک شگاف سے کہ درمیان دو پہاڑونکے تھا ایک مرد مجھکو دکھائی دیا قد اوسکا مثل نخل بلند کے اور اوسکے ہاتھ مین ایک حربہ تھا نور کا وہ میرے خچر کے شکم پر اوسنے مارا اور کہا ای حلیمہ اللہ تعالی نے تجھکو خوشخبری دی ہے اور مجھکو حکم دیا ہے تاکہ شیاطین اور متمردین کو تجھسے دفع کرون مین نے شوہر سے کہا کہ دیکھتے ہو تم جو مین دیکھتی ہون اور سنتے ہو تم جو مین سنتی ہون میرے شوہر نے کہا کہ تجھکو کیا ہوا ہے مین تجھکو خائف اور ہولناک پاتا ہون پس مین نے چلنے مین جلدی کی اور مکہ سے دو فرسنگ پر قیام کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حلیمہ نے کہا کہ اوس منزل مین مین نے خواب دیکھا کہ ایک درخت سبز ہے جسمین بہت سی شاخین تھین میرے اوپر سایہ کیا اور اوسکے درمیان مین ایک نخل دیکھا مین نے کہ ہر طرح کی رطب اوسمین تھی عورتین بنی سعد کی میرے آگے جمع ہوین اور کہتی تھین کہ تو ہمارے ملکہ ہے اور اوس درخت سے ایک خرما میری کنار مین گرا مین نے اوسکو اوٹھایا اور کھایا شہد سے زیادہ شیرین تھا اور ذائقہ اوسکا

مجھکو نہین بھولا اوسوقت تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے مفارقت کی اور اس واقعہ کو
مین نے کسی سے بیان نہین کیا اور دل مین کہا کہ اگر اللہ تعالی نے کوئی چیز میری واسطے
چاہی ہے ظاہر ہوگا جب مین مکہ مین پہنچی دیکھا کہ زنان قبیلہ نے سبقت کرکے جسقدر لڑکے
شیرخوار قبائل اشراف اور مالدار قریش مین تھے سبکو لیلیا تھا مین ہرچند کہ پھری کوئی لڑکا
دودھ پینیوالا نپایا نہایت مجھکو ملال ہوا اور مکہ مین آنیسے پشیمان ہوئی اور دل مین کہنی لگی
کہ اپنے گھر مین بیٹھے رہنا مجھکو مکہ مین آنے سے بہتر تھا کہ یہان آئی اور کوئی لڑکا نملا اور محروم
پھرونگی مین اس اندیشہ مین تھی کہ ناگاہ ایک مرد باعظمت او ہیبت کو دیکھا مین نے
پوچھا مین نے کہ یہ کون شخص ہین لوگون نے کہا کہ عبدالمطلب بن ہاشم سردار مکہ یہی ہین
سنا مین نے کہ اونھون نے کہا باواز بلند کہ ای گروہ زنان شیردار تم مین کوئی باقی ہے
جسنے لڑکا نہین لیا ہی حلیمہ کہتی ہین کہ مین نے اونکے پاس جاکر کہا جسکو تم ڈھونڈتی ہو مین ہون
اونھون نے کہا تو کون ہی مین نے کہا مین ایک عورت ہون بنی سعد سے پوچھا تیرا نام کیا
ہے مین نے کہا حلیمہ اونھون نے تبسم کیا اور کہا خوش ہو دو خصلت نیک ہین سعادت
اور حلم اسکی ضمن مین عز سرمدی اور عزت ابدی ہے اور کہا کہ ای حلیمہ میری پاس ایک لڑکا
ہے یتیم نام اونکا محمد ہے مین نے اوسکو سب عورتونکے آگی پیش کیا بنی سعد سے کسی نے
اوسکو قبول نہین کیا اور کہا کہ یہ یتیم ہے یتیم سے خیر اور تمتع کی امید نہین ہی ہم کراہت ابا
نہین چاہتے ہین ای حلیمہ تو اوسکو قبول کرلی ہے شاید کہ اوسکی وجہ سے تجھکو غنا حاصل
ہووے مین نے کہا مجھکو اسقدر مہلت دو کہ مین اپنی شوہر سے مشورہ کرلون کہا اونھون نے
کچھ حرج نہین اپنے شوہر کی پاس جا مین اپنے شوہر کی پاس آئی اور سب حال بیان کیا
اللہ تعالی نے اوسکی دل مین ایک فرحت اور سرور ڈالدیا کہا اوسنے وای بر تو جا اور

اوس لڑکیکو لے آ اور میرا ایک بھانجا تھا اوسنے کہا کہ تمام عورتین بنی سعد اطفال صاحب پدر کو
لیجاتی ہین اور ہر قسم کی کرامت اونکو ہے اور تو چاہتی ہے کہ اپنے ساتھ ایک یتیم کو لیجا لے
کہ جسسے سوای مشقت اور ضرر کے کچھ حاصل نہو ایک روایت مین ہے کہ حلیمہ کہتی ہین کہ مجھکو بھی
اوسکے کلام مین تزلزل ہوا لیکن فی الحال الہام الٰہی سے میرے دل مین پہنچا بلکہ اگر تجھکو نہ لیگی
تو نہ دیگی ہرگز فلاح نپاویگی پس مین نے اپنے بھانجیکے قول پر التفات نکیا اور کہا کہ سب قوم کی
عورتین لڑکے لیکر جاوین اور مین خالی جاؤن واللہ مین اوسکو ضرور لونگی اگرچہ یتیم ہے
تو دادا اوسکی عبد المطلب ہین اور مجھکو امید ہے کہ جو خواب مین نے دیکھا ہے باطل نہو اور مجھکو
مساعدت کرے پھر آئی مین عبد المطلب کے پاس اور کہا اونسے کہ لڑکیکو لے آؤ عبد المطلب
نے جب یہ سنا خوش ہوے اور کہا تحقیق اے حلیمہ رغبت کی تو نے میرے لڑکیکے لینے مین
مین نے کہا ہان اور ایک روایت مین یہ ہے کہ عبد المطلب نے سجدہ کیا اور سر اوٹھا کر
آسمان کیطرف منہ کیا اور کہا خداوندا اسکو محمد سے سعادت حاصل کرنیوالا کر اور پھر کھڑے
ہوے اور آگے آگے جلد چلنے لگے اور مین بھی پیچھے سے جاتی تھی یہان تک کہ مجھکو وس مکان مین
لائے جہان بی بی آمنہ تھین پس مین نے اونکو پایا صاحب جمال اور توانا گویا ماہ نو اونکی
پیشانی سے روشن تھا اور ستارے چمکنے والے اونکی پیشانیکی شکن سے نمایان تھے عبد المطلب
نے میرا حال اونسے بیان کیا اور نام میرا بتایا بی بی آمنہ نے کہا اہلاً وسہلاً یا حلیمہ پھر ہاتھ
میرا پکڑا اور اوس گھر مین مجھکو لائین جہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آنحضرت کو جامہ
صوف مین لپیٹا تھا اور خوشبو مثل بوے مشک کی آپسے آتی تھی اور آپ سوے ہوے تھے مین نے جب
حضور کے منہ کو کھولا اور دیکھا آپکے جمال اور حسن پر عاشق ہو گئی اور مین نے آپکے سینہ پر
ہاتھ رکھا کہ جاگین حضور نے مسکرا کر آنکھین کھول دین ایک نور آپکی دونون آنکھون سے نکلا

اور آسمان تک بلند ہوا مین نے اوسکو دیکھا اور حیران ہو گئی پھر مین نے آپکو اوٹھایا اور اپنی گود مین
بٹھایا دودھ پلانیکو اور پستان راست مین نے آپکے منھ مین دی اپنے دودھ پیا مین نے چاہا
کہ پستان چپ بھی آپکو دون آپنے نہ لی ابن عباس فرماتے ہین کہ حق تعالی نے اول ہی
امر مین حضور کے دل مین الہام عدل کا کر دیا اسواسطے کہ آپکا ایک شریک دودھ بھائی تھا
پس آپنے انصاف کیا اور پستان دایہ کو آپسمین تقسیم کر لیا حلیمہ کہتی ہین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیشہ پستان راست سے دودھ تناول فرماتے تھے اور پستان چپ کو اپنے دودھ بھائی کیواسطے
چھوڑ دیتے تھے اور میرا لڑکا بھی دودھ نہ مانگتا تھا جب تک حضرت دودھ سے سیر نہو لیتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطن مادر سے ساتھ صفات کمالیہ کے پیدا ہوے
تھے تعلیم ایسا تھا کہ دودھ بھائی حضرت کے اوسوقت حلیمہ کے ساتھ نتھی اونکی فرودگاہ پر تھی مگر
بتعلیم حق آپ اسکو جانتے تھے اور عدل حضور کا اسقدر بصیر تھا کہ ایام شیرخواری مین بھی دوسرے کے
حق کا ایسا خیال تھا کہ دوسری طرف سے دودھ نہ پیا اور فیض و تصرف بھی حضرت کا ایسا قوی
تھا کہ آپکے دودھ بھائی مین بہ اثر کر گیا تھا کہ اونکو اوس طفلی مین آداب جناب رسالت کا اسقدر
تھا کہ دودھ پینے مین آنحضرت پر سبقت نکرتے تھے اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ
بی بی حلیمہ سے مروی ہے وہ کہتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری گود مین دودھ پیتے تھے
اور مین آپکی آنکھین خواب آلودہ دیکھتی تھی اور بے اختیار خوش ہوتی تھی اور چاہتے تھے کہ
جلد آنحضرت کو اپنی منزل مین لیجاؤن کہ میرا شوہر بھی حضرت کو دیکھے عبد المطلب نے کہا اے
حلیمہ تجھکو بشارت ہو کہ کوئی عورت اپنے قبیلہ مین مثل تیرے واپس نجاویگی پھر مین نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا اور اپنی شوہر کے پاس جانیکا ارادہ کیا بی بی آمنہ نے کہا
کہ اے حلیمہ مکہ سے باہر نجانا جب تک مجھسے نہ ملنا کہ مجھکو اس لڑکے کی [illegible] تجھسے کچھ حالات

اور کچھ وصیتین کرتا ہین اور ایک روایت مین حلیمہ سے مروی ہے کہ حضرت آمنہ نے مجھسے کہا
کہ مین نے تین شب قبل اسکے واقعہ مین دیکھا کہ مجھسے کہتی ہین اپنے لڑکیکو سعدیہ بیبی کو دو اوسکو دینا
جو قبیلہ بنی سعد سے ہے اور ساتھ ابی ذویب کی نسبت رکھتی ہو مین نے کہا کہ ای آمنہ کنیت میرے
باپ اور شوہر دونونکی ابو ذویب ہے اور یہ امر تمہارے خواب کی صداقت پر دلیل ہے حلیمہ
کہتی ہین کہ جب مین اپنی منزل پر آئی اور میرے شوہر نے آنحضرت کو دیکھا بے اختیار ہو گئی
اور جھککر سجدہ کیا اور بعد سجدہ کے کہا کہ ای حلیمہ مین نے انسان مین ایسا خوبصورت
کوئی نہین دیکھا پس آنحضرت چند راتین مکہ مین میرے پاس رہی ایک شبکو مین جاگی
دیکھا کہ ایک نور گرد آنحضرت کے جمع ہو گیا تھا اور ایک مرد سبز کپڑے پہنے ہوے آپکی سرہانے
کھڑا تھا مین نے اپنی شوہر کو آہستہ سے جگایا کہ اوٹھو دیکھو شوہر نے کہا چپ رہو اسکو پنہان
رکھو اسواسطے کہ جب سے یہ فرزند پیدا ہوا ہے احبار شام کو قرار نہین ہے اور کھانا پینا اونکو آرام سے
اور مین اللہ کے کرم سے امید رکھتا ہون کہ ببرکت اس فرزند کے وہ ہمکو محفوظ رکھیگا اور
کہا گیا ہے کہ تین روز اور بروایتی سات روز حلیمہ مکہ مین رہین ہر روز حضرت آمنہ کی پاس جاتی تھین
بی بی آمنہ نے سب عجائبات کہ ایام حمل مین آنحضرت کی دیکھے تھے حلیمہ سے بیان کر دیے اور
وصیت کی کہ میرے فرزند کی بڑی حفاظت کرنا حلیمہ کہتی ہین کہ پھر مین بی بی آمنہ سے
رخصت ہو کر اپنی قوم کے ساتھ قبیلہ بنی سعد کو روانہ ہوئی راہ مین اپنی دراز گوش پر
سوار ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے اپنے بٹھالیا دراز گوش میرا نہایت پست
اور چالاک ہو گیا اور اپنی گردنکو اوٹھاتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ کمال خوشی سے
دراز گوش اول کعبہ مکرمہ کیطرف متوجہ ہوا اور تین مرتبہ سجدہ کیا اور چلا اور تمام قافلہ کی
سواریون پر فوق لیگیا قوم کی عورتین اوسکو دیکھکر متعجب ہو کر کہنے لگین ای حلیمہ یہ وہی

دراز گوش ہے جسپر تم آئی وقت سوار تھین اور چل نہ سکتا تھا آج تو اسکی کچھ اور ہی شان ہے
حلیمہ کہتی ہین مین سنتی تھی کہ دراز گوش کہتا تھا کہ ہان قسم ہے خدا کی میری شان عظیم ہے کہ میرے
خدا نے مجھکو زندہ کیا اور بعد لاغری اور مسکینی کے مجھکو فربہ اور توانا کر دیا ای عورتون بنی سعد کی
تم نہین جانتی ہو کہ مجھپر کون سوار ہے یہ ختم کرنیوالا ہی انبیا کا اور سردار ہے رسولونکا اور بہتر ہے
اگلے لوگونکا اور حبیب ہی پروردگار عالم کا اور حلیمہ سے روایت ہے کہ مین راہ مین اپنی ہر جانب سے
سنتی تھی کہ کہتی ہین ای حلیمہ آخر تو غنی ہوئی اور زنان بنی سعد سے بزرگ ہو گئی اور جس گوسفند
کے گلہ پر مین گذر کرتی تھی گوسفند میرے سامنے آتی تھین اور کہتی تھین کہ ای حلیمہ جانتی ہو
کون تمہارا رضیع ہی محمدؐ ہے رسول پروردگار آسمان اور زمین کا اور بہتر ہے فرزندان آدم
علیہ السلام سے بی بی حلیمہ کہتی ہین کہ مین جس منزل پر قیام کرتی تھی اللہ تعالی اوس مقام کو
سبز کر دیتا تھا اور گھانس وہان اوگتی تھی جب مین اپنے قبیلہ مین پہنچی اللہ تعالی نے میرے
مال مین اور جانورونمین بڑی برکت اور خیر عنایت کی چنانچہ اوس سال مین میری سب
گوسفندون نے بچے دیے اور دودہ اونکے بہت ہوا میرے قبیلہ مین کسیکے جانور مثل میری نتھے
قوم کے لوگ یہ حال دیکھکر اپنی چرواہونسے کہتے تھے کہ یہ کیا سبب ہے کہ حلیمہ کے جانور فربہ اور توانا
ہین اور بچے بھی دیے ہین اور دودہ بھی اونکے زیادہ ہے اور ہماری جانور لاغر بھی ہین اور
دودہ بھی نہین دیتے اور بچے بھی اونکے نہین ہین تم جہان حلیمہ کے جانور چرتی ہین وہین ہماری
بھی جانور کیون نہین چراتے ہو پس اکثر اونکی چرواہے میری چرواہونکے ساتھ جانور چرانے
لگے اللہ تعالی نے اونکی جانورونمین بھی برکت دی اور جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میرے قبیلہ مین تھے حضرت کیواسطے سے خیرات اور برکات ہمکو پہنچتی تھی اور خوش تھے ہم
اور ہم جانتے تھے کہ یہ سب برکت حضرت ہی کی ہے اور حلیمہ کہتی ہین کہ جو شخص حضرت کو

دیکھ لیتا تھا اللہ تعالیٰ آپکی محبت اوسکے دلمین ڈال دیتا تھا ایسا کہ وہ بے اختیار ہوجاتا تھا اور
جب زمانہ آپکے کلام کرنیکا آیا عجب کلام مین نے آپسے سنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور ایک روایت مین حلیمہ سے مروی ہے
کہ اول کلام جو مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ تھا کہ نصف شبکو آپنے فرمایا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ
اور حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہین کہ حضرت کبھی اپنے کپڑہ پر رفع حاجت نہین کرتی تھے
جیسے لڑکے کرتے ہین ہر روز ایک وقت معین پر پیشاب اور پاخانہ فرماتی تھے اور دوسرے روز
اوسیوقت تک آپکو حاجت نہوتی تھی اور حلیمہ سے مروی ہے کہ جب مین ارادہ کرتی تھی کہ
حضور کے وہان مبارک سے دودہ پاک کرون اور دھوڈالون غیب سے پیشدستی ہوتی تھی مجھپر
یعنے غیب سے صاف ہوجاتا تھا اور اگر حضرت کا کہین ستر کھلجاتا تھا حضرت غضب مین آتی تھے
اور روتی تھے یہانتک کہ مین چھپا دیتی تھی اور حضرت حلیمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب چلنے لگے لڑکونکو دیکھتی تھی کہ کھیلتے ہین آنحضرت الگ ہوجاتی تھے اور اونکو بھی
کھیلنے سے منع کرتے تھے اور فرماتی تھے کہ ہمکو کھیلنے کیواسطے نہین پیدا کیا ہے اور نیز حضرت حلیمہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح بڑہتی تھے کہ اوسکو کچھ نسبت تمام خلق سے
نہین ہے مین اوس سے متعجب ہوتی تھی اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت ایک روز مین
اسقدر بڑھتے تھے کہ دوسرا ایک مہینے مین اور مہینہ مین اتنا نشوونما آپکو ہوتا تھا کہ دوسرونکو ایک سال مین
اور بی بی حلیمہ کہتی ہین کہ آنحضرت طفلی مین بھی بدخو اور بدخلق نتھی اور گریہ مثل لڑکون کے
نکرتے تھے اور بائین ہاتھ سے کوئی چیز نہ لیتی تھے دہنے ہاتھ سے لیتے تھے اور جب سے حضرت کی
زبان معجز بیان کھلی تھی جو چیز لیتے تھے بسم اللہ کہتی تھے اور آنحضرت کی ہیبت سے مین شوہر کو اپنے

نزدیک نہین رہنے دیتی تھی جب تک کہ حضرت دو برس کے نہین ہوے حلیمہ روایت کرتی ہین
کہ ایک مرتبہ حضرت میری گود مین تھے چند گوسفند ادہر سے نکلے ایک اونمین سے آئی اور حضور کے سامنے
سر زمین پر رکھا اور سر اوٹھا کر آپکے سر مبارک کو بوسہ دیا اور پھر گئی اور ہر روز ایک نور مثل آفتاب
کے آنحضرت پر اوترتا تھا اور آپکو چھپا لیتا تھا اور پھر آپ تجلی ہوتی تھے اور ایک روایت مین حضرت
حلیمہ سے یہ مروی ہی کہ ہر روز دو مرغ سفید اور بروایتے دو مرد سفید کپڑے پہنے ہوے آتے تھے
اور آپکے گریبان مین جا کر غائب ہو جاتے تھے اور حلیمہ کہتی ہین ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھسے کہا ای مادر کیا سبب ہی کہ مین اپنے بھائیونکو دنکو نہین دیکھتا ہون مین نے
کہا میری جان تم پہ فدا ہو وہ دنکو بکریان چرانیکو چلے جاتے ہین راتکو پھر آتے ہین آپنے فرمایا
مجھکو کیون دنکو اکیلا رکھتی ہو اونکے ساتھ کیون نہین بھیجدیتی ہو کہ مین بھی کچھ کام کیا کرون
مین نے کہا کہ کیا آپکا دل چاہتا ہے اونکے ساتھ جانیکو آپنے فرمایا ہان الغرض دوسرے دن
صبح کو مین نے آپکے بالونمین کنگھی کی اور آنکھونمین سرمہ لگایا اور کپڑے پہنائے اور ایک دانہ
جزع یمانی کا دفع چشم بد کیواسطے آپکے گلے مین ڈال دیا اور ایک روایت مین ہی کہ حضور نے فورًا
اوسکو اوتار کر پھینک دیا اور فرمایا کہ میرا حافظ اور نگہبان میرے ساتھ ہی اور ایک لکڑی اپنے
ہاتھ مین لی اور اپنے دودہ بھائیونکے ہمراہ شادان اور فرحان باہر گئی اور میرے گھر کے قریب
ایک مقام تھا وہان جانور چرانےمین مشغول ہوے جب دوپہر ہوئی میرا لڑکا گھر مین دوڑتا ہوا آیا
اور تمام جسم پر اوسکے عرق آگیا تھا اور فریاد کی اوسنے ای میری مان ای میرے باپ بھائی محمد
کی خبر لو مین نے پوچھا کیا حال ہے اوسکا اوسنے کہا ہم سب کھڑے ہوے تھے کہ ناگاہ دو مرد آئی
اور اونکو ہم مین سے لے گئے اور پہاڑ کی چوٹی پر لیجا کر اونکو لٹایا اور شکم اونکا چاک کیا پھر مجھکو
نہین معلوم کیا حال اون پر گذرا مجھکو اونکی زندگی کا گمان نہین ہے پس مین اور شوہر

شق صدر کا بیان

دونون پریشان ہوکر اونکی طرف دوڑے جب مین آنحضرت کے پاس پہنچی دیکھا آپکو کہ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے ہین اور آسمان کیجانب دیکھتے ہین مجھکو دیکھکر مسکرادیے مین نے آپکی سر اور آنکھونکو بوسہ دیا اور کہا کہ میری جان تم پر فدا ہو کیا واقعہ گذرا فرمایا ای میری مان مین اپنے بھائیونکے ساتھ کھڑا تھا ناگاہ دیکھا مین نے کہ تین شخص مجھپر ظاہر ہوے اور ایک روایت مین ہے کہ دو مرد سفید کپڑے پہنے ہوے کہتے ہین کہ جبرئیل او میکائیل تھے علیہما سلام ایک کے ہات مین ابریق نقرہ تھا اور ایک کے ہاتھ مین طشت زمرد سبز کا برف سے بھرا ہوا مجھکو بہائیونمین سے لیا اور سر کوہ پر لاکر ایک زادوئین سے لطف اور نرمی کے ساتھ مجھکو تکیہ دیا اور میرے سینہ کو ناف کی نیچے تک چاک کیا اور مین اوسکو دیکھتا تھا اور مجھکو درد اور الم معلوم نہین ہوتا تھا پھر اوسنے ہاتھ اپنا میرے شکم مین کیا اور میری احشا کو باہر لایا اور اوسنے برف کی پانی سے دہویا اور پھر اپنی جگہہ پر رکھدیا پھر دوسرا اوٹھا اور اپنے ہمراہی سے کہا کہ تم جس کام کے مامور تھے کر چکے اب ہٹو اور اوسنے اپنا ہاتھ اوس جوف مین ڈالا اور میرا دل نکالا اور دو ٹکڑے کیا اور نکتہ سیاہ کہ خون اوسمین ملا تھا میری دلین سے نکالکر پھینک دیا اور کہا ھٰذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ بعدہ ایک چیز جو اوسکی پاس تہی میرے دلکو اوس سے بھر دیا اور پھر اوسکو اوسکی جگہہ پر رکھدیا اور خاتم نور سے مُہر کی کہ خوشی اوسکی ابتک اپنی رگون مین اور جوڑون مین پاتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ جب میرے احشاد کو برف کے پانی سے دھویا دوسرے سے کہا کہ نگرک کا پانی لا پیر دونون نے باتفاق اوس پانی سے میری دلکو دھویا بعدہ کہا سکینہ لا اور سکینہ سے میری دلکو بھر دیا اور پھر کہا کہ خاتم نبوت سے مُہر کریں میرے دل پر خاتم نبوت سے مہر کردی اور دسرا اوٹھا اور کہا کہ تم دونون جس کام کو مامور تھے کر چکے اب ہٹجاؤ اور میرے نزدیک آیا اور اپنا ہاتھ اوس شگاف سینہ پر رکھا وہ شگاف ملگیا اور مین اوسکو دیکھتا تھا بعد اوسکے کہا انکو انکی امت کے دس آدمیونکے ساتھ تو تولیں تو لا مین بھاری نکلا اور ایسے ہی لاکھ

آدمی سی وزن کیا جب بھی مین زیادہ ٹھرا تب کہا اوسنے چھوڑ دو اگر تمام امت سی اونکو وزن کرو گ
سب سے زیادہ ہونگے پھر میری دونون آنکھون کے درمیان مین اونھون نے بوسہ دیا اور کہا ای حبیب
ڈرنا نہین اگر تم جانو کہ تمہاری واسطے کیا نیکیان آمادہ ہوئی ہین تو ہر آئنہ آنکھین تمہاری روشن
ہون پھر مجھکو یہان چھوڑ دیا اور وہ سب اوڑ سے یہان تک کہ خلال آسمان مین در آئی اور مین اونکو
دیکھتا ہون اور اگر تم کہو تو جای دخول اونکا آسمان مین دیکھا دون اس شق صدر مین
علمای اہل نکات نے کہا ہے کہ وقت خلقت آدم کے شیطان نے جسم آدم مین سیر کی تھی لہٰذا اوسکا تمام اولاد
آدم مین ہو گیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چونکہ اولاد آدم مین دورہ کیا تھا لہذا عکس اوسکا حضرت پر بھی
پڑا تھا اللہ تعالی کو گوارا نہو الہذا سینہ مبارک کو چاک کرا کے اوس عکس کو نکلوا ڈالا ھذا حظ الشیطان
منک یا حبیب اللہ اسیطرف اشارہ معلوم ہوتا ہی اور قلب شریف کو آب رحمت سی پاک اور
صاف کرا دیا اور چونکہ قلب مبارک خزانہ تھا اللہ کے راز کا اور خزانہ مقفل رہتا ہی اوسپر مہر خاتم نور سے کرا دی

دلش خزانۂ اسرار بود و دست قضا	درش ببست و کلیدش بدلستانی داد

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ حلیمہ کہتی ہین بعد معاملہ شق صدر کے مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر مین لے آئی میرے شوہر اور عزیزون نے مجھسے کہا کہ انکو کسی کاہن کے
پاس لیجاؤ تاکہ اونکے حال پر نظر کرے آنحضرت نے فرمایا کہ مجھکو کچھ باک نہین ہے بحمد اللہ مین صحیح اور
سالم ہون قوم نے کہا کہ انکو جن نے مس کیا ہی ضرور کسی کاہن کے پاس لیجاؤ الغرض مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کاہن کے پاس لیگئی اور حال کہنے لگی اوسنے کہا تم چپ رہو لڑکا خود
اپنا حال بیان کرے کہ وہ اپنے حال سے بہت واقف ہی بہ نسبت تمہارے اور حضور سے کہا اوسنے
کہ تم بیان کرو حضرت نے سب حال مفصل ارشاد کیا کاہن نے جب حال سنا اوٹھا اور حضرت کو
اوٹھا لیا اور سینہ سے لگا کر بآواز بلند کہنے لگا ای قوم عرب اس لڑکے کو قتل کرو اور مجھکو اسکے ساتھ

مارڈالو اگر تم اسکو چھوڑ دوگے اور وہ اپنی حد پر پہنچیگا تمہاری عاقلونکو احمق سمجھیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو اوس خدا کیطرف بلاویگا کہ تم اوس سے واقف نہوگے اور اوس دین کی تمکو دعوت کریگا جسکے تم منکر ہوگے حلیمہ کہتی ہین جب مین نے کلام کاہن کا سنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس سے مین نے چھین لیا اور کہا کہ تو کچھ دیوانہ ہوا ہے نہین جانتا ہی تو کیا کہتا ہے اور اگر مین جانتی کہ تو ایسا کچھ کہیگا تو مین کبھی انکو تیرے پاس نلاتی جو تیرا قاتل ہوا وسکو بلا اسواسطے کہ محمد کو ہم کبھی نہین مارینگے اور مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹھا لیا اور اپنے گھر مین لے آئی اور کوئی گھر بنی سعد کا وہ نتھا جسمین خوشبوی مشک نہ آتی ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ حلیمہ کہتی ہین کہ بعد واقع ہونے شق صدر کے میرے شوہر نے اور تمام عزیزونے کہا کہ حضرت کو عبد المطلب کے پاس پہنچاؤ قبل اسکے کہ آنحضرت کو کوئی آسیب پہنچے پس مین نے ارادہ مکہ کا کیا شبکو سنا مین نے ہاتف غیبی ندا کرتا تھا کہ بہار خیر اور امانکی بنی سعد سے باہر جاتی ہی اور اے بطحاء مکہ خوش ہو کہ نور اور ضیا اور زیب و زینت تیری پھر آتی ہے اور ہمیشہ اوسکی برکت سی تو محفوظ رہیگا حلیمہ کہتی ہین کہ مین نے حضرت کو لیا اور مکہ کو روانہ ہوئی جب حوالی مکہ مین پہنچی دروازہ مکہ پر جو سب سے بڑا تھا آنحضرت کو مین نے بٹھا دیا تاکہ قضای حاجت کرون اور وہان ایک جماعت آدمیونکی تھی پھر جو مین نے دیکھا حضرت کو نپایا اون لوگون سے مین نے کہا کہ میرا لڑکا کہان ہی اونھون نے کہا کون لڑکا مین نے کہا محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب کہ خداے تعالی نے اوسکے سبب سے میرے منھ کو تازہ کیا اور اوسکی برکت سی مجھکو فقر کی پستی سے بلندی غنا پر پہنچایا مین اونکو اب لائی تھی کہ اونکی مان اور دادا کو سپرد کردون اور اس بار امانت سی سبکدوش ہون اوسکو میری نظر سی چھپا لیا ہے بخدای ابراہیم کہ اگر مین اوسکو نہ دیکھون گی پہاڑ کی چوٹی سے اپنی تئین گرا دونگی ہر چند کہ مین نے ڈھونڈا نپایا جب مین نا امید ہوئی تو سر پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی وامحمداہ وا ولداہ ہاے محمد میرے

ہاے لڑکے میرے وہ مرد اور عورت اور لڑکے میرے گرد جمع ہوگئے اور میری گریہ وزاری دیکھکر
وہ سب بھی رونے لگے ناگاہ دیکھا مین نے کہ ایک مرد ضعیف عصا ہاتھہ مین لیے ہوے میرے قریب
آیا اور کہا کہ اے عورت سعدیہ تجھکو کیا ہوا جو اسقدر گریہ وزاری کرتی ہے معلوم ہوتا ہی کوئی
امر عجیب تجھکو پیش آیا ہے مین نے کہا ہان محمد ابن عبداللہ جسکو مین نے مدت تک
دودھ پلایا ہے مجھسے گم ہوگیا ہے اوسنے کہا کہ تو رو نہین اور غمگین نہو مین تجھکو ایسی کے
پاس لیچلون جو جانتا ہے وہ جہان ہے اور اگر وہ چاہیگا تو تیرے لڑکیکو تجھسے ملادیگا مین نے
کہا میری جان تجھپر فدا ہو وہ کون ہی اوسنے کہا کہ بڑا بت ہبل جانتا ہی کہ لڑکا تیرا جہان ہے میرے ساتھ
اس بتخانہ مین آ اور اس سے مانگ اگر چاہیگا تو تیرے لڑکیکو تجھسے ملادیگا مین نے کہا روی تجکو
تیری مان تو نے نہین دیکھا اور نہین سنا کہ اوسکی ولادت کیوقت بتونکا کیا حال ہوا تھا
اوسنے کہا تو ہذیان بکتی ہے شدت اضطراب سے تیری عقل جاتی رہی ہے مین جاتا
ہون اور اوس سے مانگتا ہون تاکہ تیرا گم شدہ تجھسے ملادے پس وہ بتخانہ مین آیا
مین دیکھتی تھی کہ اوسنے سات بار گرد اوس بت کے طواف کیا اور اوسکے سر پر بوسہ دیا
اور کہا کہ اے بزرگ تیرے احسان قریش پر بہت ہین اور بہت سی اوسکی مدح او ثنا کی
اور طریقے جو اوسکی تعظیم کے تھے ادا کیے بعدہ کہا کہ یہ عورت سعدیہ کہتی ہے کہ مین نے اپنے
لڑکے محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب کو گم کیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اوسکے لڑکے سے
ملادے ہبل یہ سنتے ہی منہ کے بل گرا اور سب بت سرنگون ہوگئے اور اونکی درونسے
آواز آئی کہ اے پیر دور ہو ہمارے سامنے اوس نام محمد کا یہان نہ لے اسواسطے کہ ہم سب بت اور
بت پرست اوسکے ہاتھہ سے ہلاک ہونگے اوسکا خدا اوسکو ضائع نکریگا ہر حال مین اوسکا
نگہبان رہیگا سب بت پرستونسے کہو کہ ذبح اکبر محمد کے ساتھہ ہے یعنی سبکو قتل کریگا مگر جو

اوسکی اطاعت کریگا وہ خلاصی پاویگا حلیمہ کہتی ہین وہ پیر باہر آیا کانپتا ہوا اور دانت اوسکے بجتے ہوے
اور عصا ہاتھ سے چھوٹ پڑا تھا اور مجھسے کہا اوسنے ای حلیمہ تیرے لڑکے کا ایک خدا ہے جو اسکو
ضائع نکریگا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسنے کہا ای حلیمہ جو حال آج ہبل پر گذرا مثل اسکے
مینے کبھی نہ دیکھا تھا تو جاکر اپنے لڑکے کو ڈھونڈہ اوسکی بڑی شان ہوگی حلیمہ کہتی ہین مین نے
اپنے دل مین کہا کب تک اس حال کو عبد المطلب سے پوشیدہ کرونگی قبل اسکے کہ اور
کوئی کہے مین خود عبد المطلب سے اطلاع کرون الغرض مین عبد المطلب کے پاس گئی
جب اونھون نے مجھکو دیکھا کہا ای حلیمہ کیا حال ہے تجھکو غمگین دیکھتا ہون اور محمد
تیرے ساتھ نہین ہین مین نے جو کچھ حال گذرا تھا سب مفصل اونسے بیان کیا عبد المطلب نے
کہا ای حلیمہ تم اب بیٹھو اور خود باہر نکلے اور کوہ صفا پر آکر ندا کی ای آل غالب پس تمام قریش
یہ ندا سنکر عبد المطلب کے پاس جمع ہوے اور کہا ای سید کیا حال ہے عبد المطلب نے کہا
میرا لڑکا محمد مفقود ہوگیا ہے قریش نے کہا کہ تم سوار ہو ہم سب بھی تمہارے ساتھ ہین جہان چلو
ہم بھی چلین الغرض عبد المطلب اور تمام قریش سوار ہوے اور جناب سرور عالم کو ڈھونڈھنے
لگے اور اعلیٰ سے تا اسفل مکہ سب تلاش کیا مگر حضرت کو نپایا عبد المطلب نے لوگونسے کہا
اب تم سب جاؤ اور سبکو چھوڑکر تنہا مسجد الحرام مین گئے اور سات بار کعبہ کا طواف کیا اور
شعر جنکے پڑھے خلاصہ اونکا یہ ہے کہ ای رب محمد نہین ملتے ہین اور تمام قوم نے اونکو ڈھونڈا
ای پروردگار تو نے یہ نعمت مجھکو دی تھی تو ہی مجھکو اوس سے ملادے عرض عبد المطلب کی
قبول ہوئی اور ہاتف غیبی نے ندا دی سب نے سنا کہ ای گروہ مردم غم نکرو محمد کا ایک
خدا ہے جو اوسکو نچھوڑیگا عبد المطلب نے کہا ای ندا کرنیوالے وہ کہان ہے جواب آیا وادی تہامہ
مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہے عبد المطلب وادی تہامہ کی طرف چلے اثنا راہ مین ورقہ

ابن نوفل اونکو ملے وہ بھی ہمراہ ہو لیے دونو ملکر چلے اور وادی تہامہ مین پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوے درخت کے پتے چین رہے تھے عبد المطلب نے کہا تم کون ہو اے لڑکے حضرت نے فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون عبد المطلب نے کہا میری جان تجھپر فدا ہو مین تیرا دادا ہون اور حضرت کو اونھون نے اپنے آگے زین پر بٹھالیا اور مکہ مین آئے اور مطمئن ہوے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ جب عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا بہت سا سونا اور بیشمار اونٹ خیرات کیے اور حلیمہ کو بہت کچھ انعام دیا اور احسان کیا اور اونکا سامان کرکے اونکو اونکے قبیلہ کی طرف روانہ کردیا اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ بنی سعد مین جب ایام رضاع یعنے دو برس پورے ہوے حلیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین حضرت آمنہ کے پاس لائین اور چونکہ حضور کی وجہ سے حلیمہ سعدیہ کو بہت خیر اور برکت ہوئی تھی بدین وجہ چاہتی تھین کہ حضرت کو پھر اپنے گھر لیجاوین اس وجہ سے اونھون نے حضرت آمنہ سے کہا کہ مین وباے مکہ سے ڈرتی ہون اگر تم انکو چندے اور میرے قبیلہ مین رہنے دو کہ یہ خوب قوی اور تندرست ہو جاوین تو بہتر ہوگا بی بی آمنہ بھی اسپر راضی ہوئین اور حلیمہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قبیلہ مین لے آئین دو سال یا تین اور جناب رسالت وہان رہے اور شق صدر شریف اس مرتبہ کے قیام مین وقوع مین آیا جس طرح سابق مین مذکور ہوا ہے اور جناب سرور کائنات کے شق صدر مین بہت سی روایتین ہین مختلف منجملہ اوسکے ایک روایت یہ ہے کہ قبیلہ بنی سعد مین اول مرتبہ مین شق صدر ہوا اور دوسری روایت یہ ہے دوسری مرتبہ مین شق صدر ہوا اور بعضی روایت مین ہے کہ چھٹے برس شرح صدر ہوا اور دسوین برس کی بھی روایت ہے اور صحیح احادیث مین مروی ہے کہ شب معراج مین شق صدر

واقع ہوا ہے اور تطبیق ان رعایات مین یہ ہے کہ یہ معاملہ متعدد مرتبہ وقوع مین آیا ہے
اور یہ مضمون کمال طہارت اور لطافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی نے
بذریعہ ملائکہ سہبت مرتبہ صدر شریف کو چاک کرکے اور قلب شریف کو صاف کرکے انوار نور سے بھر دیا ہے

چنانچہ خود ہی قرآن شریف مین فرماتا ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ آیا نہین
کشادہ کر دیا ہمنی تمہارے صدر کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تفصیل معنی شرح صدر کے اپنے
محل پر مذکور ہو گئے مختصر یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدر شریف ایسا کشادہ
ہو گیا ہی کہ ہر لحظہ اللہ سی بھی ملے ہوی ہین اور راز و نیاز عاشقیت اور محبوبیت مین
معروف رہتی ہین اور امت کیطرف بھی آپکو توجہ کامل رہتی ہی کہ جو امت
مین جس لائق ہی اوس کیطرف ویسا ہی افاضہ فرمایا کرتے ہین
نہ اللہ کیطرف مشغول ہونا امت کیطرف توجہ اور افاضہ کو مانع
ہوتا ہی اور نہ امت کی حال پہ متوجہ ہونا اللہ تعالی کی
اتصال سی آپکو باز رکھتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلَيْهِ بھیج ای رب میری درود سلام
برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام
تمت الرسالۃ الرابع
بحول اللہ وقوتہ

الحمد للہ کہ رسالہ چہارم مسمے بہ مصباح الظلام فی ذکر سید الانام
ماہ مبارک ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین تمام ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہی اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخیر سے طبع ہو گئے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین ۔ قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی

خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
مبلغ الاحزان فی ذکر وفیات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف فلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندر جال
مجربہ طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	قضائی مجتستان
مجموعہ خطب حلمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چاریار	عملیات نادرہ
مجموعہ ظرائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	اندر جال کلان

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وغیرہ ہو تو منگا کر بھیجا جائیگا کام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان ۔ جنوری ۹۵ء

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب خزینۂ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسمو عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادی علی خان صاحب نے
کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس
مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین
حال پرملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالے یکے
بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ چہارم بھی
جسکا نام مصباح الظلام فی ذکر سید الانام ہے
مطبع نامی لکھنو مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف
ماہ مبارک ربیع الاول ۱۳۰۲ھ مین طبع ہوگیا ہے - لہذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین ہر اقسم سے طلب کرلین
العبد - قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنو [illegible]

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ نسخۂ نایاب رسالہ خیر و برکت کا اشتمال جامع
حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمی بہ

سفینۃ النجات
فی
ذکر سید الموجودات

مولفہ شیدای احمد مجتبی شیفتہ محمد مصطفی مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علی خان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۵ع

فہرست کتاب سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لک الحمد والثنا یا رافع الدرجات | والصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الکائنات

صبا اگر گذری افتدت بہ ملک حجاز
بہ بزم سید عالم بر دعجز و نیاز

رسان صلوٰۃ وسلام بہ سرورِ عالم
حبیب خاص خدا اشرف نبی آدم

بگو کمینہ غلامست فلان کہ در ہندست
زجان و دل بلقایت بس آرزومندست

تو خود غنی و کریمے توجہے فرما
بحال او کہ فقیرست و عاجز ای مولا

اللھم صل وسلم وبارک علیہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اللہ تعالیٰ اس آیہ شریفہ مین کمال تاکید سے ثابت کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی صلوٰۃ بہیجنا اور صلوٰۃ خدا جو آنحضرت پر ہے اوسکی معنی مفسرین نے ثنا اور تعظیم کے فرمائے ہین چنانچہ مدح اور ثنائے آنحضرت کرنا اللہ تعالیٰ کا مذکور ہو چکا باقی رہا تعظیم آنحضرت کرنا اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے دنیا مین ساتھہ اعلاء ذکر جناب رسالت کے اور ساتھہ غالب کرنے دین محمدی کے کل ادیان پر

اور باقی رکھنے شریعت نبوی کی قیام قیامت تک اور آخرت مین ساتھہ عطا کرنے مرتبہ
شفاعت کی اور قائم کرنیکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پر چنانچہ دنیا مین
ے ذکر جناب رسالت بہت سی طریق سے اللہ تعالی نے کیا ہے منجملہ اوسکو ایک مضمون
ادیا ہے اہل اسلام کو تمام روی زمین پر اور وہ بحکم الہی پانچ وقت مناروں پر
ت پر نماز کیوقت اللہ کو نام کے ساتھہ پکارتے ہین اشہد ان محمد الرسول
بی کا نام اس عظمت کی ساتھہ اللہ کے نام کی معیت مین بجز آنحضرت صلی اللہ
سلم کے پکارا نہین جاتا ہے اور منبرون پر کھڑے ہو کر اللہ کے ذکر کے ساتھہ ذکر
بی کریم کرتے ہین اور مجالس وعظ مین مدح وثنائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان
کرتے ہین اور اس امت مین اللہ تعالی نے بڑے بڑے مرتبہ اعلی کے اولیاء اللہ اس
کثرت سے پیدا کیے ہین کہ تمام روئے زمین پر پھیلے ہوے ہین اور باتباع حضرت نبوت
وہ مرتبہ اونکو مرحمت کیا ہے کہ فیوض اور کرامات اونکی بعد وفات کی اونکے مزارات سے
ظاہر ہوتے ہین اور وہ مرتبہ محبوبیت بتصدق اپنے محبوب کی اونکو دیا ہے کہ فقط اہل اسلام
ہی نہین بلکہ کفار بھی اونکی تعظیم کرتے ہین اور تمام دنیا مین عظمت کی ساتھہ وہ لوگ یاد کیے
جاتے ہین یہ مضمون کسی نبی کی امت مین کسیوقت مین نہین پایا گیا ہے اور اسمین کمال
درجہ پر اعلاء ذکر جناب رسالت ہے کہ جس نبی کے تابع اور فرمان بردار اس مرتبہ کی ہین
وہ نبی کیسا ہوگا پس اونکی بڑائی کا ذکر جو خلق مین ہوتا ہے وہ عین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی بڑائی کا ذکر ہے اور منجملہ اذکار آنحضرت کی درود شریف بھی ہے کیا مرتبہ اعلی
اللہ تعالی نے اسکو دیا ہے کہ نماز بے اسکی مقبول نہین ہوتی ہے بلکہ کوئی عبادت بے درود
شریف کی مرتبہ قبولیت کو نہین پونہچتی ہے اور دعا بے درود کے آسمان اور زمین کے

دونون جہان مین

درمیان مین معلق رہتی ہے اور درود پڑہنے سے صعود کرجاتی ہے اور واسطے اعلاء ذکر محمدی کے
اللہ تعالیٰ نے مہر ام البشر حضرت حوا کا دس مرتبہ درود کا پڑہنا قرار دیا اور ابو البشر سیدنا
آدم علیہ السلام نے جب دس مرتبہ درود جناب سید الانبیا پر پڑہ لیا تب حضرت حوا سے
قربت کی اجازت پائی اور نیز درود شریف اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ
کو تعلیم فرمایا ارشاد کیا اے موسیٰ تو دوست رکہتا ہے کہ مین تجھکو ایسی چیز تعلیم کرون کہ اسکی
برکت سے تو مجھہ سے ایسا قریب ہوجاوے جیسے وقت کلام کے لفظ کو زبان سے قرب
علیہ السلام سچے عاشق تہے اللہ تعالیٰ کے اور عاشق کو قرب محبوب سے بڑہکر کوئی دولت
نعمت نہین ہوتی ہے لہذا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ جلد وہ چیز مجہہ
تعلیم فرما ارشاد ہوا دس مرتبہ ہمارے حبیب محمد الرسول اللہ پر درود پڑہو تو یہ مرتبہ قرب
ہمارا پاؤ اس روایت سے خیال کرنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر شریف کی
بڑائی کو اللہ تعالیٰ نے کس درجہ اعلیٰ پر ثابت کردیا کہ یہ وہ ذکر ہے جو ایسے بڑے نبی کو
سبب حصول قرب خدا ہوا ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور قدیم سے واسطے ظاہر کرنے
ذکر شریف جناب رسالت کی بڑائی کے یہ سنت الٰہی جاری ہے کہ جسنے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بڑائی کے ساتھہ یاد کیا اور حضرت کے ذکر شریف کی تعظیم کی اون پر اللہ تعالیٰ کا
فضل رہا چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف مین لکہا ہے حال ایک
وزیر یہود کا کہ اوسنے دین عیسوی کی تخریب کیواسطے فریب کیا اور جو لوگ اوسکے فریب
مین آگئے دین بہی اونکا بگڑ گیا اور آپسمین اونکی نزاع اس درجہ پیدا ہوئی کہ باہم لڑکر ہلاک ہوئے
مگر نصارا مین ایک گروہ تہا کہ انجیل مین حضرت کا ذکر شریف اور نام مبارک جہان دیکہتے تہے
اوسکی تعظیم کرتے تہے اللہ تعالےٰ نے واسطے اظہار عظمت جناب نبوت کی اونکو شر فریب سے

محفوظ رکھا چنانچہ مولانا ممدوح فرماتے ہین ؎

بود در انجیل نام مصطفیٰ	آن سر پیغمبران بحر صفا
بود ذکر حلیہ و شکل او	بود ذکر غزو و صوم و اکل او
طائفہ نصرانیان بہر ثواب	چون رسیدندی بدان نام و خطاب
بوسہ دادندی بران نام شریف	رو نہادندی بران وصف لطیف
اندرین فتنہ کہ گفتم آن گروہ	ایمن از فتنہ بدند و از شکوہ
ایمن از شر امیران و وزیر	در پناہ نام احمد مستجیر
نسل ایشان نیز ہم بسیار شد	نور احمد ناصر آمد یار شد
وان گروہ دیگر از نصرانیان	نام احمد داشتندی مستہان
مستہان و خوار گشتند از فتن	از وزیر شوم رای شوم فن
مستہان و خوار گشتند آن فریق	گشتہ محروم از خود و شرط طریق
ہم مخبط دین شان و حکم شان	از پئے طومار ہائے کژ بیان
نام احمد چون چنین یاری کند	تا کہ نورش چون مددگاری کند
نام احمد چون حصاری شد حصین	تا چہ باشد ذات آن روح الامین

اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور بعد ظہور جناب رسالت کے مدت تک واسطے ظاہر کرنے ذکر جناب رسالت کی بڑائی کے اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ جاری رکھا کہ جو شخص خلوص اور محبت اور صدق دل سے نام نامی اور اسم گرامی کو مردے پر لے لیتا تھا مردہ زندہ ہو جاتا تھا چنانچہ مدارج مین مروی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک صحابیہ تہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ مہاجرین سے اونکا ایک لڑکا تہا جوان وہ

بیابیمار ہوا اور حالت نزع اوسپر طاری ہوئی ہم لوگ اوسوقت اوسکی پاس تہی بتہ بیچ اوسکی روح
جسم سے مفارقت کی ہمنے موافق سنت کے اوسکے پیر کے انگوٹہے اور منہ کو باندہکر ردا اوس کو
اوڑہا دی تہوڑی دیر کے بعد اوسکی ماں آئین اور ہمسے پوچہا کہ میرے لڑکے کا کیا حال ہے
ہم لوگوں نے کلمات تعزیت کے ادا کیے اور شریعت مین کلمات تعزیت یہی ہین کہ اللہ
اہل ماتم کو صبر اور دعائے مغفرت کرے میت کے حق مین الغرض جب ا...
یقین ہوا کہ میرا لڑکا مرگیا وہ اوسکے سرہانے آکر کہڑی ہوئین اور جناب الٰہی مین
عرض کرنے لگین کہ اے اللہ تو واقف ہے کہ مین تیرے حبیب پر ایمان لائی اور ا...
سبب سے مینے اپنے وطن اصلی کو چہوڑکر ہجرت کی اور یہی میرا ایک لڑکا تہا جو اس ضعیفی مین
کام کرتا تہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اسکو زندہ کردے حضرت انس فرماتے ہین
کہ جسوقت اون بی بی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا ہمنے دیکہا کہ وہ
لڑکا زندہ ہوگیا الغرض یہ کیفیت ایک مدت مدید تک جاری رہی فرمایا ہے بعض اہل
معرفت نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کئی سو برس کے بعد ایک صاحبزادی
تہی اولاد امجاد جناب رسالت سے اور بڑی صاحب باطن تہی اونہون نے آستانہ
نبوت پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب زمانہ خراب آگیا ہے اور امت آپ کی حیات
دنیا پر حریص ہوگئی ہے اگر یہی تاثیر حضور کے اسم مبارک کی ظاہر رہیگی تو ہر ایک
اسم مبارک لیکر اپنے مردہ کو زندہ کرے گا اس صورت مین انتظام دنیا مین فرق آویگا
بہتر ہوتا اگر یہ تاثیر حضور کے اسم پاک کی قلوب مردہ کے زندہ کرنے مین صرف ہوتی چنانچہ
عرض اونکی قبول ہوئی اب جو کوئی نام نامی کا ذکر کرتا ہے اور اسم گرامی کا شغل رکہتا ہے
بہت جلد اللہ تعالےٰ اوسکے قلب کو زندہ کردیتا اور نور معرفت سے منور فرماتا ہے اور

وہ صفا اوسکو قلب کو حاصل ہوتی ہے کہ کبھی نہین جاتی ہے حضور کے ذکر کی عظمت بیا نمین
نہین آسکتی ہے پس یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ایسا ذکر ہے کہ اللہ تعالے اپنی کتاب مین خود جسکو
عظمت کو ساتھہ کرتا ہے اور قرآن مجید مین فرماتا ہے ورفعنا لک ذکرک ہمنے تمہارے
اندکیا اے محمد اس رفعت ذکر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی عظمت اور
بڑدی اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور ظاہر کیا اللہ تعالے نے عظمت
لوساتھہ غالب کرنے دین محمدی کے کل ادیان پر اس مضمون کو مختصراً یہ
پاہیے کہ پیدا ہوئے نبی کریم مکہ معظمہ مین کہ جہان ایک مدت سی بت پرستی جاری
تمام قوم آپ کی اس بلا مین مبتلا تھی اور انتقال کیا آپکے والدنے قبل از ولادت
باسعادت آنحضرت کے اور سفر آخرت کیا آپ کی والدہ اور جد امجد نے بھی آپ کی زمانہ
طفولیت مین پس بظاہر کوئی مددگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی نرہا اور چالیس ۴۰
برس کی عمر مین حضرت مبعوث ہوئے بعد بعثت بامر الٰہی آپنے خلق کو ہدایت کرنا شروع کیا
اللہ تعالے کی وحدانیت بتائی اور بتونکی مذمت کی تمام قوم کے لوگ چونکہ بت پرست ہوگئے
تھے حضرت کے دشمن ہوگئے یہان تک کہ حضور نے بحکم خدا جانب مدینہ طیبہ ترپن ۵۳ برس کی
عمر مین ہجرت فرمائی اور وطن اصلی کو بھی چھوڑدیا اور غربت اختیار کی مدینہ منورہ مین جاکر
قیام کیا دس ۱۰ برس وہان جلوہ فرما رہے بعدہ اس عالم سے پردہ کیا پس تمام زمانہ حضور
کی دعوت کا تئیس ۲۳ برس کا ہے جسمین تیرہ ۱۳ برس اہل مکہ کے ہاتھہ سے ایذا اوٹھایا کیے
دس ۱۰ برس مدینہ منورہ کے قیام مین کہ جہان اپنی قوم کے لوگ بھی نہ تھے اللہ تعالے نے
اسقدر دین محمدیکو غالب کیا کہ بیشمار انسان مسلمان ہوئے اور یہود اور نصرانی اور مشرک
سب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کیا لیکن مقابلہ مین اللہ تعالے نے باوجود

کثرت اعدا اور قلت لشکر اسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غالب کیا یہان تک
کہ مکہ معظمہ پر بہی حضور کا قبضہ ہو گیا تفصیل حضور کے غزوات کی اپنے محل پر مذکور ہو گی
انشاء اللہ تعالےٰ اب یہ سمجھنا چاہیے کہ پہلے جو اللہ تعالےٰ نے حضور کو یتیم کیا اور تمام قوم کو
آپ کا دشمن کر دیا اور وطن اصلی سے آپ کو جدا کیا یہ سب سامان اسواسطے تھا کہ
اہل بصیرت کہ غلبۂ دین محمدی کسی سبب سے نہین ہوا ہے بلکہ جو اسباب ترقی ہین
نے باقی بہی نہین رکہے بلا اسباب محض اپنی قدرت اور قوت سے نبی کریم
اظہار حقیت اسلام اور عظمت جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ادیا
غالب کر دیا اور مضمون آیہ کریمہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا
یعنی آیا حق اور باطل مٹا تحقیق باطل مٹنے ہی والا ہے ظاہر ہو گیا حق ذات جناب رسالت ہی
ہے جسنے تہوڑے سے زمانہ مین باطل کو مٹا دیا اور بعد وفات جناب رسالت کے اللہ تعالیٰ
نے خلفائے جناب رسالت بہی ایسی اہل حق کیے کہ اونہون نے تہوڑے سے زمانہ مین
روم اور شام اور مصر اور عراق اور عجم کل ملکون پر قبضہ کر لیا اور ہزارون برس کی حکومتیں
نصارا اور مشرکین کی مٹ گئین اللہ تعالےٰ نے زبور مین خبر دی ہے مسلمانون کے
غلبہ کی چنانچہ قرآن مجید مین بہی فرماتا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ
الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ یعنی البتہ لکہا ہمنے زبور مین بعد ذکر کے کہ تحقیق زمین کے وارث
ہونگے ہمارے بندہ صالح پس جو زبور مین فرمایا تہا اور قرآن مجید مین اوسکا بیان کیا تہا وہ سب
پورا کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار عظمت کیواسطے اور فتح پانا اصحابہ کا کفار پر
اور ارض اللہ کا مالک ہونا کہ جو اظہر من الشمس ہے ثابت کرتا ہے اونکی کمال صلاح
اور تقوی کو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے صالح میری زمین کے وارث

ہون سگے اور وارث ہوئے اونکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس صلاح اور تقریر
اونکا قطعی ہوا کہ اللہ کے کلام سے ثابت ہے اور اون کو اہل صلاح سے نجانتا اللہ کے کلام
... ہوا انکار کرنا ہے نعوذ باللہ من ذالک اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور باقی رکھنا
... کا شریعت محمدی کو قیام قیامت تک واسطے اظہار عظمت جناب رسالت کے
... مضمون ہے کہ اسوقت تک مشاہدہ مین ہے اسواسطے کہ کل انبیا کی
... گئی اور اونکے پیرو بہی باقی نہین رہے اور بعض نبی کیطرف نسبت کرنیوالے
... بعضے انکے جو باقی بہی ہین اونکی کتابین خود صحیح نہین رہی ہین تحریف اونمین
... ہے اور تحریف اونکی ظاہر ہے کہ انجیل ہر حواری کی ...
مطابق نہین ہے اور ایک ہی حواری کی انجیل کے چند نسخے جمع کر کے دیکہو ... نہین بلکہ
اونمین بہی تفاوت ہے پس ضرور ہے کہ اگر تحریف نہوتی تو کتاب خدا ہے ایک ہی ہوتی
فرق باہم اونمین نہوتا جب کتاب ہی صحیح نہین رہی جو جڑ ہے مذہب اور شریعت کی
تو شریعت کہان سے صحیح باقی رہی اور یہی حال کل کتب سماویہ کا ہے اللہ تعالی خود
قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ اہل کتاب نے اپنی کتب مین بدل ڈالا ہے الفاظ کو اون کی
محل سے اور حال شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ قرآن مجید جو جڑ ہے مذہب
کی وہ ایسا مستحکم ہے کہ اسوقت تک ایک نقطہ اور ایک اعراب کا بہی تو فرق اوسمین
اللہ تعالے نے ہونے نہین دیا ہے تمام روئے زمین کے مسلمانون کے پاس دیکھ لو
ایک ہی کتاب ہے اور کیونکر اس کتاب مقدس کو تغیر ہو سکتا ہے اللہ تعالی قرآن مجید
مین خود فرماتا ہے کہ ہم اسکے حافظ ہین ... اللہ حافظ ہے وہ کب مٹ سکتا ہے اور احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تفسیر قرآن مجید ہین اور تمام احکامات شریعت کا ماخذ ہین

وہ اس ضبط کے ساتھہ کہ تب حدیث مین محفوظ کیے گئے ہین کہ اونمین بھی مثل قرآن مجید کے تغیر کو
راہ نہین رہی ہے اور اس امت مرحومہ مین اللہ تعالےٰ نے علما اور اولیا بڑے بڑے مراتب والے
پیدا کیے ہین کہ وہ ظاہراً اور باطناً ہر طرح سے حفاظت اسلام کی کرین اور ایسی لوگ دین کے
حافظ اس امت مین تا قیام قیامت رہین گے اور جسوقت کہ وہ برگزیدہ لوگ نہونگے قیا
قائم ہوجاویگی اور اولیا امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صا
گیا ہے اور اونکی کرامت باعث تقویت دین محمدی ہے اور کرامت اولیا اللہ درحق
معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قیامت تک ظاہر رہے گا اور نیز دنیا مین
حضور کے اظہار عظمت کو اللہ تعالےٰ نے مطیع کر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مخ
کو ہوا اور پانی اور درخت اور پتھر اور جانور اور پہاڑ اور مٹی اور آگ اور اجرام علوی سے آفتاب
اور مہتاب یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے تھے تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ
بیان معجزات مین مذکور ہوگی اور یہ اہتمام اسواسطے فرمایا کہ دیکھہ لین سب اہل عقل کہ تمام
مخلوقات جسطرح اپنے معبود برحق کو پہچانتے ہین اور اللہ جل جلالہ کی فرمان بردار ہین اسیطرح
اللہ تعالےٰ کے نائب خاص محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو اللہ تعالےٰ نے تمام
عالم کا سردار کیا ہے آپ کی بھی تعظیم اور اطاعت کرتے ہین تاکہ حضور کی عظمت اور سرداری
مطلق مین کسی کو محل انکار باقی نرہے اور آخرت مین اللہ تعالےٰ حضور کا اظہار عظمت
کرے گا ساتھہ عطاے مرتبہ شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود کے اور سواے اسکے اور بہت
امر ہین کہ حشر کے دن اللہ تعالےٰ نے واسطے اظہار عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مخصوص کیے ہین منجملہ اوسکے کسیقدر مذکور ہوتے ہین مدارج مین ہے کہ کہا انس ابن مالک نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول ہون لوگونکا جب قبرون سے اوٹھائے جاوینگے

اور خطیب و نکا ہون جب حاضر ہونگی اللہ تعالےٰ کے حضور مین اور بشارت دینیوالا ہون جسوقت
کہ نا امید ہونگے اور لواے حمد میرے ہاتھہ مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم ہون اپنے پروردگار کے
نزدیک اور نہین ہے فخر یعنی یہ امور مجھہ کو باعث فخر نہین ہین بسبب اوس عظمت خاص کے
اللہ نے مجھہ کو دی ہے اور اوسکو وہی جانتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مین قاعد
ان جسوقت کہ جمع ہون اور خطیب اونکا ہون جسوقت کہ خاموش ہون اور
بلانکا ہون جسوقت کہ قید کیے جاوین اور لواے کرم میرے ہاتھہ مین ہے اور پھرینگے
گرد میرے ہزار خادم گویا مروارید ناسفتہ ہین یہ تعریف ہے خادمان جناب رسالت کے
باسعادر ایک روایت مین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا
جاویگا مجھہ کو ایک حلہ بہشتی بعدہ کھڑا ہونگا مین بہشت کے دہنی جانب اور کوئی خلائق
مین وہان کھڑا نہوگا سوائے میرے اور ابو سعید خدری کی روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور لواے حمد میرے
ہاتھہ مین ہے اور نہین ہے فخر اور سب پیغمبر اوس دن اور آدم اور جو کچھہ کہ سوائے آدم کے ہے
میرے لوا کے نیچے ہین اور روایت ابن عباس مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مین اوٹھانے والا لواے حمد کا ہون قیامت مین اور اول شخص ہون
کہ ہلاؤنگا حلقہ ہاے جنت کو پس کہولے جاوینگے میرے واسطے اور آوینگے میرے ساتھہ فقراء
مومنین اور مین اکرم اولین اور آخرین ہون اور نہین ہے فخر اور فرمایا ہے حضرت نے
کہ مین بہترین مردم ہون قیامت کے دن اور نہین جانتے ہو تم کہ یہ کس وجہہ سے ہے
جمع کریگا اللہ تعالےٰ اولین اور آخرین کو اور پھر آپنے ذکر کیا شفاعت کا اوسکا بیان آگے
ہوگا اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امید کرتا ہون

کہ قیامت کے دن ہونگے عظیم ترین انبیا از روے اجر کے اور ایک حدیث مین ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا خرسند نہین ہو تم کہ ہون ابراہیمؑ اور موسیٰؑ
تم مین بعدہ فرمایا کہ وہ میری امت مین داخل ہین قیامت کے دن ابراہیمؑ کہین گے
مجھ سے کہ تو میری دعا ہے اور میری ذریت سے ہے پس کر لے مجھکو اپنی امت سے اور
عیسےٰؑ کہین گے کہ انبیا سب علاتی بھائی ہین کہ باپ اونکا ایک ہی اور مان اونکی متعدد یعنی
وہ اسطرح پر اپنا استحقاق سید الانبیا کے ساتھ ثابت کرینگے اور شیخ نے مدارج مین فرمایا ہے
کہ نبی کریم نے جو ارشاد کیا ہے کہ مین سید اولاد آدمؑ ہون قیامت کے روز حالانکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سید ہین اونکی دنیا مین اور آخرت مین تخصیص روز قیامت کی اس وجہ سے ہے
کہ ظہور آثار سیادت آنحضرت کا قیامت مین زیادہ ہوگا اسواسطے کہ اوس روز اس صفت
مین آنحضرت یگانہ ہونگے جسوقت کہ متوجہ ہونگے کل بنی آدم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
اور پناہ لین گے طرف حضرت کی پس نہوگا کوئی اوسوقت سید سواے آپ کی کیونکہ سید
اوسکو کہتے ہین کہ لوگ اپنی حاجتونکے وقت اوس سے التجا کرین پس ہونگے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوس وقت مین منفرد اور یگانہ اس صفت مین درمیان انسانونکے کہ کوئی
دعوی بھی اوسوقت نکریگا اور نکوئی آنحضرت سے مزاحم ہوگا اور یہ مضمون مثل اوسکی ہے
کہ اللہ تعالےٰ فرماویگا حشر کے دن لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی کس کے
واسطے ہے آج کے دن ملک واسطے اللہ واحد قہار کے ہے حالانکہ دنیا اور آخرت دونون مین
ملک اوسیکی واسطے ہے اسقدر فرق ہے کہ آخرت مین قطع ہوجاویگا دعوی اون غیبا کا
کہ جو دنیا مین بسبب ظاہر ادعا کرتے تھے ایسی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید ہوینگے
سب انسان شفاعت مین پس ہونگے اب سید اونکو آخرت مین بلادعوی شرکت کے

اور یہ مضمون شیخ نے شفا سے نقل کیا ہے اور نوادر الاصول مین حکیم ترمذی نے ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ باہر تشریف لائے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اونکی دہنی طرف ابوبکر تھے اور بائین جانب عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا حضرت نے
اسی طرح اوٹھایا جاؤنگا مین قیامت کے دن یہ بھی عظمت جناب رسالت ہے کہ آپکی فیضان
صحبت سے آپ کے یارونکا یہ مرتبہ ہے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اونہون نے
کہا کہ ہر صبح کو ستر ہزار فرشتے آسمان سے اوترتے ہین اور قبر شریف کے گرد اگرد جمع ہوتے ہین
اور اپنے بازو اوسپر ملتے ہین اور درود پڑھتے ہین نبی کریم پر پھر جب شام ہوتی ہے آسمان کیطرف
عروج کرتے ہین اور ستر ہزار فرشتہ اور نزول کرتے ہین آسمان سے یہی رہیگا اوسوقت تک
کہ شق ہوگی زمین اور باہر تشریف لاوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتونکے ساتھ
کہ لیجاوینگے وہ فرشتے جناب سرور کائنات کو اللہ جل جلالہ کی درگاہ عزت مین جیسے عروس کو
لیجاتے ہین دولہہ کے گھر مین اور جامع الاصول مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول شخص ہون کہ شق ہوگی میرے واسطے
زمین یعنی یوم حشر کے اول مین قبر سے نکلونگا اور پہنایا جاویگا مجھہ کو حلہ اور صاحب مواہب نے
طبرانی اور ریاض النضرہ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ سے آیا نہین جانتا ہے تو اے علی کہ مین وہ
اول شخص ہون کہ بلایا جاؤنگا قیامت کے دن پس کھڑا ہونگا مین دہنی جانب عرش کے
اوسکے سایہ مین اور پہنایا جاویگا مجھہ کو حلہ سبز حلہائے بہشت سے بعدہ اور انبیا بلائے جاوینگے
ایک کے بعد ایک پس کھڑے ہونگے عرش کے دونون جانب اور پہنائے جاوینگے اونکو بہشت کے
[illegible] علی میری امت کا سب امتون سے پہلے حساب کیا جاویگا قیامت کے دن

اور مین بشارت دیتا ہون تجھکو اے علی کہ تو اول شخص ہے کہ بلایا جاویگا تو یعنی میری امت سے اور سپرد کیا جاویگا تجھکو میرا لوا یعنی لواے حمد کہ آدم اور تمام خلق قیامت کے دن سایہ ڈہونڈین گے اوسکی سایہ سے درازی میرے لوا کی یعنی لواے حمد کے سوا برس کی مسافت کی ہے اور سنان اوسکی یاقوت احمر کی ہے اور اوسکی تین گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے اور لکہی ہین اوسپر تین سطر اول سطر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ دوسری اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ تیسری لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوۡلُ اللّٰهِ درازی ہر سطر کی ہزار سال کی اور چوڑائی بہی ہزار سال کی پس چلے گا تو اے علی ساتھہ اوس نور کے اور حسن تیرے دہنی جانب ہے اور حسین بائین جانب یہان تک کہ کھڑا ہوگا تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ مین اور پہنایا جاویگا تجھکو حلہ بہشت صاحب مواہب نے کہا ہے کہ عرب مین معروف یہ ہے کہ لوا کو نگاہ رکھتا ہے صاحب لشکر اور رئیس اور سردار اور احتمال رکھتا ہے کہ سوا رئیس کے دوسرے کی ہاتھہ مین بہی ہو اوسکی حکم سے اور وہ صاحب لوا تابع ہوگا سردار کا اور متحرک ہوگا اوسکی حرکت سے اور مائل ہوگا اودہر جس طرف وہ مائل ہوگا مراد اس توجیہ سے یہ ہے کہ سیادت مطلق قیامت کے دن حضرت ہی کے واسطے ہے اور سردار آپ ہی ہین اور لواے حمد جو جناب ولایت مآب کی ہاتھہ مین دیا جاویگا وہ بہ نیابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے جنگ خیبر مین حضور نے فرمایا تہا کہ کل یہ نشان دونگا ایسے شخص کو جو دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور مراد اوس سے جناب سیدنا علی مرتضیٰ تہے اور دوسرے روز وہ لوا آپ نے اونکو عنایت کیا اور باوجودیکہ وہ اوسوقت صاحب علم تہے مگر تابع تہے رسول کے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبارک علیہ اور واسطے اظہار عظمت جناب رسالت کے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ

اور یہ مضمون شیخ نے شفا سے نقل کیا ہے اور نوادر الاصول مین حکیم ترمذی نے ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ باہر تشریف لائے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اونکی دہنی طرف ابوبکر تھے اور بائین جانب عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا حضرت نے
اسی طرح اوٹھایا جاؤنگا مین قیامت کے دن یہ بھی عظمت آنحضرت ﷺ کی حالت ہے کہ آپکی فیضان
صحبت سے آپ کے یارونکا یہ مرتبہ ہے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اونہون نے
کہا کہ ہر صبح کو ستر ہزار فرشتے آسمان سے اوترتے ہین اور قبر شریف کے گرد آکر جمع ہوتے ہین
اور اپنے بازو اوسپر ملتے ہین اور درود پڑھتے ہین نبی کریم پر پھر جب شام ہوتی ہے آسمان کیطرف
عروج کرتے ہین اور ستر ہزار فرشتہ اور نزول کرتے ہین آسمان سے یہی رہیگا اوس وقت تک
کہ شق ہوگی زمین اور باہر تشریف لاوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتونکے ساتھ
کہ لیجاوینگے وہ فرشتہ جناب سرور کائنات کو اللہ جل جلالہ کی درگاہ عزت مین جیسے عروس کو
لیجاتے ہین دولہ کے گھر مین اور جامع الاصول مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول شخص ہون کہ شق ہوگی میرے واسطے
زمین یعنی یوم حشر کے اول مین قبر سے نکلونگا اور پہنایا جاویگا مجھکو حلہ اور صاحب مواہب نے
طبرانی اور ریاض النضرۃ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ سے آیا نہین جانتا ہے تو اے علی کہ مین وہ
اول شخص ہون کہ بلایا جاؤنگا قیامت کے دن پس کھڑا ہونگا مین دہنی جانب عرش کے
اوسکے سایہ مین اور پہنایا جاویگا مجھکو حلہ سبز حلہائے بہشت سے بعدہ اور انبیا بلائے جاوینگے
ایک کے بعد ایک پس کھڑے ہونگے عرش کے دونون جانب اور پہنائے جاوینگے اونکو بہشت کے
[illegible] اے علی میری امت کا سب امتون سے پیشتر حساب کیا جاویگا قیامت کے دن

اور مین بشارت دیتا ہون تجھکو اے علی کہ تو اول شخص ہے کہ بلایا جاویگا تو یعنی میری
امت سے اور سپرد کیا جاویگا تجھکو میرا لوا یعنی لواے حمد کہ آدم اور تمام خلق قیامت کے دن
سایہ ڈہونڈین گے اوسکے سایہ سے درازی میرے لوا کی یعنی لواے حمد کے سو برس کی
مسافت کی ہے اور سنان اوسکی یاقوت احمر کی ہے اور اوسکی تین گیسو ہین نور سے ایک
مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے اور لکہی ہین اوسپر تین سطرین
اول سطر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دوسری اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تیسری لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ درازی ہر سطر کی ہزار سال کی اور چوڑائی بہی ہزار سال کی پس چلے گا
تو اے علی ساتھ اوس نور کے اور حسن تیرے دہنی جانب ہے اور حسین بائین جانب
یہان تک کہ کھڑا ہوگا تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ مین اور پہنایا جاویگا تجھکو
حلہ بہشت صاحب مواہب نے کہا ہے کہ عرب مین معروف یہ ہے کہ لوا کو نگاہ رکھتا ہے
صاحب لشکر اور رئیس اور سردار اور احتمال رکھتا ہے کہ سوا رئیس کے دوسرے کے ہاتھ مین بہی
ہو اوسکے حکم سے اور وہ صاحب لوا تابع ہوگا سردار کا اور متحرک ہوگا اوسکی حرکت سے اور مائل ہوگا
اودہر جسطرف وہ مائل ہوگا مراد اس توجیہ سے یہ ہے کہ سیادت متعلق قیامت کے دن حضرت ہی کے
واسطے ہے اور سردار آپ ہی ہین اور لواے حمد جو جناب ولایت مآب کے ہاتھ مین دیا جاویگا
وہ بہ نیابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے جنگ خیبر مین
حضور نے فرمایا تھا کہ کل یہ نشان دونگا ایسے شخص کو جو دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے
رسول کو اور مراد اوس سے جناب سیدنا علی مرتضی تہے اور دوسرے روز وہ لوا آپنے اونکو
عنایت کیا اور باوجودیکہ وہ اوسوقت صاحب علم تہے تابع تہے رسول کے اللہ صلی اللہ وسلم
وبارك علیہ اور واسطے اظہار عظمت جناب رسالت کے اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو عطا کیا ہے حوض کوثر چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ یعنی دیا
تم کو اے محمد کوثر اور کیفیت حوض کوثر کی اور تعریف اوسکی احادیث مین مذکور ہے چنانچہ
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض
میرا ایک مہینے کی مسافت مین ہے اور گوشے اوسکے برابر ہین اور پانی اوسکا شہد سے زیادہ شیرین
ہے اور دودھ سے زیادہ سفید ہے اور ایک روایت مین ہے کہ چاندی سے زیادہ سفید ہے اور بعض
روایت مین ہے کہ برف سے زیادہ سفید ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور کوزے اوسکے
مثل آسمان کے تارونکی ہین اور گرداگرد اوسکے موتی کے قبے ہین اور مسافت حوض کی تحدید مین
مواضع متعدد احادیث مین مذکور ہین ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ہر بلاد مین جو موضع متعارف تہے
وہانکو دیا ہین وہانکی جماعت نے اوسی موضع کے ساتھہ نشان دیا ہو اور عجب نہین ہے کہ وہ مواضع
مسافت مین برابر ہون اور اگر متفاوت ہونگی تو غرض اوس بعد او مسافت کے بیان سے
فقط تخمینہ ہوگا نہ تعین حد اور حدیث مین وارد ہے کہ عرض حوض مثل اوسکے طول کے ہے
او عمق اوسکا ستر ہزار فرسخ کا ہے اور مروی ہے حدیث مین کہ جو شخص اوسکا پانی پی لیگا
وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حوض ہین
ایک موقف مین اور دوسرا بہشت مین اور دونونکا نام کوثر ہے اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے
کہ کوثر ایک نہر ہے جنت مین اور پانی اوسکا ایک اور حوض مین گرتا ہے چونکہ حوض کوثر سے
اوسمین پانی آتا ہے اسواسطے اوسکو بھی کوثر کہتے ہین اور قرطبی سے نقل کیا گیا ہے کہ واجب ہے
مکلف پر علم اوسکا اور تصدیق اوسکی یعنی حوض کوثر کی ا[illegible] اسلئے کہ اللہ تعالے نے
تخصیص کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حوض کوثر کی اور ثابت ہوئے ہین
صفات اوسکی احادیث صحیحہ مشہورہ مین کہ حاصل ہوتا ہے اون سب سے علم قطعی اور

روایت کیا ہے اوسکو صحابہ سے تیس آدمیون سے زیادہ نے اونمین سے بیس سے زیادہ
صحیحین مین مروی ہین اور باقی غیر صحیحین مین اور روایت کیا ہے صحابہ سوا تابعین نے
مثل اوسکی اور اجماع کیا ہے سلف اور خلف نے اسپر اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
حدیث مرفوع مروی ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وارد ہوتی ہے
مجھہ پر میری امت میرے حوض پر اور مین ہانکتا ہون اوس سے آدمیونکو معلوم کرنا چاہیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بخشش کرنیوالے ہین اور رحمۃ اللعالمین ہین لہذا
ہانکنا آپ کا احتمال رکھتا ہے کہ جو اوسکی پانی پینے کا مستحق نہوگا اوسیکو ہانکیں گے چنانچہ حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے حوض کے
چار گوشے ہین اول ابوبکرؓ کے ہاتھہ مین اور دوسرا عمرؓ کے ہاتھہ مین اور تیسرا عثمانؓ کے ہاتھہ مین
اور چوتھا علی مرتضیٰ کے ہاتھہ مین رضوان اللہ علیہم پس جو ابوبکر کا دوست ہے اور عمر کا دشمن ہے
ابوبکر اوسکو پانی ندینگے اور جو کہ محب ہے علی کا اور دشمن ہے عثمان کا علی اوسکو پانی نہ پلاوینگے
اور روایت کیا ہے اسکو ابو سعید نے بھی شرف النبوۃ مین اور مشہور یہ ہے کہ ساقی کوثر
علی مرتضیٰ ہین رضی اللہ عنہ اور فرمایا ہے جناب مرتضوی نے کہ جو ابوبکر کا دشمن ہوگا اوسکو
مین حوض کوثر کا پانی نہ پلاؤنگا بظاہر یہ روایت اول روایت کی مخالف نہین ہے اوسمین
تصریح زیادہ ہے اور دوسری روایت مین اجمال ہے واللہ اعلم اللھم صل وسلم وبارک علیہ
اور واسطے اظہار کمال عظمت اور مرتبت جناب سرور عالم کی اللہ تعالےٰ نے آپکو مرتبہ
شفاعت مرحمت کیا ہے اور شفاعت اللہ تعالےٰ سے سفارش کرنا ہے اور امت کیواسطے
اللہ تعالےٰ سے مغفرت مانگنا ہے چونکہ بسبب کمال رحمت کے نبی کریم طلب مغفرت امت کی
اچھا جانتے تھے اللہ تعالےٰ نے آپکی رضامندی کیواسطے آپکو مغفرت امت مانگنے

چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اس آیہ مین جو مفسر ذنب کی معنی گناہ کے قرار دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ لفظ امت یہان سے محذوف ہے پس معنی یہ ہوے کہ اے محمد تم مانگو مغفرت اپنی امت کی گناہون کی اور مومنین مرد اور عورتونکی یعنی جو تم سے پیشتر ہو چکے ہین چونکہ تمہاری رحمت عام ہے اور دلیل اونکی یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہین اللہ تعالے خود آپ کی عصمت کو ثابت کرتا ہے اور فرماتا ہے وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اللہ تعالے نے معصوم کیا ہے تم کو انسانون مین اور معصوم سے گناہ نہین ہو سکتا ہے پس گناہ کی اضافت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کیطرف صحیح نہین ہے اور جو لفظ ذنب کی آنحضرت کیطرف اضافت کرتے ہین وہ یہ کہتے ہین کہ یہ امر فرضی ہے یعنی اگر بالفرض ہو اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونا ذنب کا لازم نہین آتا ہے اونکی نزدیک بھی مومنین اور مومنات سے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرد اور عورت مراد ہین اور محققین کے نزدیک اس آیہ شریفہ مین ذنب کی معنی متعلق کی ہین چنانچہ شیخ محدث دہلوی نے بھی مدارج مین اسی معنی کو اختیار کیا ہے پس اب معنی آیہ شریفہ کے یہ ہوئے کہ مانگو اے محمد مغفرت اپنے متعلقین اور مومنین اور مومنات کی بہرنوع اس آیہ شریفہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت مغفرت امت مانگنے کے اللہ تعالے کی حضور سے مامور ہین اور دعائین رسول اللہ کی کل مقبول ہین اور دعائے مغفرت امت بالخصوص مقبول ہے چنانچہ اللہ تعالے قرآن مجید فرماتا ہے گناہگارون کی نسبت مین وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا یعنی دعائے مغفرت کریگا اونکے واسطے اونکا رسول تو البتہ پاوینگی اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا بعض لوگ

اس زمانہ مین دعویٰ اسلام کرتے ہین اور نبی کریم کی شفاعت کے منکر ہین اور دہوکا دیکر
مسلمانونکو وہ آیات جو عدم مقبولیت شفاعت معبودان باطل مین وارد ہین پیش کرتے ہین
اور یہ بہی کہتے ہین کہ کفار کیا اپنے معبودان باطل کو خالق تہوڑے ہی کہتے تہے بلکہ یہی کہتے تہے کہ یہ
ہمارے وسیلہ اور شفیع ہین اللہ کے پاس اور اس سے وہ کافر ہوے اسکا جواب شاہ ولی اللہ
صاحب دے چکے ہین کہ وسیلہ اور شفیع ہونا یہ صفات خاصان خدا کی ہین اور کفار ان صفات کو
خبائث کیواسطے جو عدو اللہ تہے اعتقاد کرتے تہے اسواسطے وہ کافر ہوے اور بعضے انکار شفاعت
مین اس آیہ شریفہ کو دلیل لاتے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا
بِاِذْنِہٖ اس آیہ شریفہ مین ذی حرف اشارہ ہے اور الذی موصول ہے لہذا الفاظکی اوپر
صحیح ترجمہ اسکا یہ ہے کون ہے یہ ایسا ہے کہ شفاعت کریگا اللہ کے پاس مگر اوسکی اذن سے
یہ کا اشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے پس شفاعت رسول اللہ اس آیہ سے بہی
ثابت ہوگئی باذن اللہ اور منکرین دہوکا دینے کو اس آیہ کا ترجمہ یہ کرتے ہین کہ کون ایسا ہے
کہ شفاعت کریگا اللہ کے پاس مگر اوسکی اذن سے یعنی کوئی اللہ کے حضور مین زبان شفاعت
بے اوسکی اذن کے کہول نہین سکتا ہے اس مطلب کے تسلیم کر لینے سے بہی مدعا اونکا ثابت
نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ بلاشبہ اللہ تعالے جل جلالہ مالک حقیقی ہے اور بلا اوسکی
مرضی اور حکم کے ایک ذرہ ہل نہین سکتا ہے شفاعت کرنا تو بڑا مضمون ہے لیکن ہمارے
رسول کا شفیع محشر ہونا تو قرآن مجید سے اور حدیث سے صاف ثابت ہے کہ اس کام کیواسطے
خاص ہین یعنی شفاعت امت کی مامور اور ماذون ہین قرآن شریف سے طلب مغفرت
امت کا مامور ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر وَاسْتَغْفِرْ سے ثابت ہو چکا ہے اب
مضمون شفاعت یوم حشر آیہ قرآنی اور احادیث نبوی سے بیان کیا جاتا ہے

قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا شیخ مدارج مین
اس آیہ کریمہ کے معنی مین فرماتے ہین کہ عسیٰ فرمانا اللہ تعالےٰ کا قبول کرنے کا فائدہ دیتا ہے
یعنی آپ کے قیام کو مقام محمود پر اللہ تعالےٰ نے قبول کرلیا ہے اسواسطے کہ عسیٰ واسطے
طمع دلانے کی آیا ہے اور کسی شئے کی طمع دینا کسی شخص کو اور پھیر اوسکو اوس سے محروم
رکھنا یہ نقص اور عار ہے اور اللہ تعالےٰ اکرم ہے اس سے کہ کسی کو طمع دلاوے اور امیدوار
کرے اور پھیر دے پس اس تقریر سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ ضرور آنحضرت کو مقام
محمود پر قایم کریگا اور مقام محمود مقام شفاعت ہے پوچھا گیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مقام محمود
کا حال کہا اونہون نے کہ وہ مقام شفاعت ہے اور کہا کہ وہ کھڑا ہونا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا عرش کی دہنی طرف ایسی مقام پر کہ سواے آپکے کوئی وہان کھڑا نہوگا اور رشک
لیجاوینگے اون پر اولین اور آخرین اور مثل اسکی مروی ہے کعب احبار اور حسن بصری سے
رضی اللہ عنہما اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ وہ ایسا مقام ہے
کہ مین اوسمین اپنی امت کی شفاعت کرونگا اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اختیار دیا گیا مجھکو اسمین کہ آدہے امت میری نصف جنت مین یا آنکہ شفاعت
کرون مین پس اختیار کیا مینے شفاعت کو اسواسطے کہ وہ عام ہے اور شامل ہے تمام امت کو
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا گمان کرتے ہو کہ شفاعت میری متقیون کے
واسطے ہوگی نہین بلکہ گنہگارون اور خطاکارون کیواسطے ہوگی یہ شفاعت دفع عذاب کیواسطے
ہے اسواسطے اپنی گناہگارون کیواسطے فرمایا اور شفاعت جو رفع درجات کیواسطے ہے
وہ متقین کیواسطے بہی ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے واحدی سے نقل کیا ہے
کہ کہا اونہون نے کہ اجماع کیا ہے مفسرین نے اسپر کہ مقام محمود مقام شفاعت است کا ہے

جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر آیہ موصوفہ مین فرمایا ہے ھُوَالْمَقَامُ الَّذِیْ اَشْفَعُ فِیْہِ لِاُمَّتِیْ وہ مقام وہ ہے کہ شفاعت کرونگا مین اوسمین اپنی امت کیواسطے اور امام فخرالدین رازی سے نقل کیا گیا ہے کہ کہا اونہون نے لفظ محمود مشعر ہے ساتھہ اوسکی اسواسطے کہ انسان محمود اوسوقت ہوتا ہے جب اوسکی حمد کرے کوئی حمد کرنیوالا اور حمد نہین ہوتی ہے مگر انعام پر اور یہ مقام شفاعت ایسا مقام ہے کہ بڑی نعمتین پہونچتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلائق پر پس حمد وثنا کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ آنحضرت محمود تھے دنیا مین بسبب تبلیغ احکام اور تعلیم شریعت کے لیکن اس مقام مین حمد نادر کامل نافع عظیم پہونچیگی اسواسطے کہ کوشش عذاب اور عقاب سے چھڑانے مین بہت بڑی ہوئی ہے اوس کوشش سے جو زیادتی ثواب مین ہوتی ہے اور خلق کو دفع ضرر کی حاجت حصول نفع سے زیادہ ہے اور مدارج مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمد اور ثنا کیے گئے ہین مقامون پر بسبب فضل اور کمال اور عظمت اور جلال کی کہ عطا کریگا اور مخصوص گردانیگا آنحضرت کو پروردگار جل جلالہ قیامت کے دن جیساکہ وارد ہوا ہے کہ کھڑا کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی جل شانہ عرش کی دہنی طرف اور ایک روایت مین ہے کہ بالائے عرش اور ایک روایت مین ہے کہ کرسی پر اور سپرد کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنجی جنت کی اور دیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین لواء حمد اور شفاعت اور اون کمالات مین سے ایک یہ ہے کہ پہونچے گا اوسمین نفع عظیم خلائق کو پس اگر مراد مقام محمود سے مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور علو درجہ حضرت نبوت قیامت مین اور افادہ آنحضرت خلائق پر شامل شفاعت اور سوائے شفاعت کے مرادلین نیز درست ہوگا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھین گے قیامت کے دن پروردگار عالم کی

کرسی پر سامنے اللہ تعالے جلشانہ کے الغرض حاصل یہ ہی کہ اللہ تعالے اپنے حبیب کو ایسے
مقام مین قیامت کے دن رکھیگا کہ بجز جناب رسالت کے دوسرے کو حاصل نہوگا شیخ نے
اس مقام مین کہا ہے کہ قیامت کے دن حکم خاص کر خدا ہی کیواسطے ہے اور نیابت اور خلافت
اوسکی جناب نبوت کیواسطے ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یہ مجمل بیان تہا حضور کی شفاعت
کرنے کا جو ثابت ہوتا ہے قرآن مجید کی آیت اور اوسکی تفسیر سے جو خود جناب رسالت نے
اور آپ کے صحابہ نے کی ہے اور اجماع کیا ہے اسپر مفسرین نے اب مفصل حال شفاعت کا
احادیث سے مذکور ہوتا ہے مدارج مین شیخ نے لکہا کہ حدیث شفاعت حدیث مشہور ہے انس
اور ابوہریرہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مذکور ہے کتب ستہ وغیرہ مین کہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مین سید ہون اولاد آدم کا قیامت کے دن اور تم نہین جانتے ہو کہ یہ کس وجہہ سے
ہے جمع کریگا اللہ تعالے اولین اور آخرین کو قیامت کے دن پس پہونچیگا لوگونکو غم اور
اندوہ ایسا کہ طاقت اوسکی بار کے اوٹہانیکی اونکو نہوگی پس کہین گے آپسمین آیا نہین دیکہتے ہو
کہ کس محنت مین پڑے ہو تم کسی ایسے شخص کو پکڑو کہ تمہاری شفاعت کرے اللہ تعالی آگے
پس بعض اونمین سے کہین گے بعض سے کہ اس کام کے آدم ہین کہ تمہارے باپ ہین اور
آوینگے آدم کے پاس اور کہین گے اے آدم تم باپ ہو تمام آدمیونکے پیدا کیا تم کو اللہ تعالی نے
اپنے دست قدرت سے اور پہونکا اوسمین اپنی روح کو اور اپنے ملائکہ کا تم کو مسجود کیا اور بہشت
تم کو رہنے کی جگہہ دی اور سکہائے تم کو اسماء ہر شئے کے شفاعت کرو ہماری اللہ سے آیا نہین
دیکہتے ہو کہ ہم کس حال مین ہین اور کسقدر شدت اور محنت ہم پر پہونچی ہے راحت دو تم ہم کو
اس حال سے پس آدم علیہ السلام کہین گے کہ ہمارے پروردگار نے آج ایسا غضب کیا ہے
کہ ہرگز مثل اوسکے غضب قبل اسکے کیا تہا اور نکریگا بعد اوسکے ممانعت کی تہی مجہکو اللہ تعالی نے

درخت کا پھل کہانے سے او رمجہہ سے نافرمانی ہوگئی اور نفسی نفسی کہین گے اور فرماوینگے کہ فریاد
ٹرواور کسی سے جاؤ نوح کے پاس پس آوینگے سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہین گے اے
نوح تو اول رسول ہے کہ زمین پر بہیجا گیا ہے اور پروردگار عالم نے تمہارا نام عبد الشکور
رکہا ہے آیا نہین دیکہتے ہو کہ کیا کچہہ شدت ہم پر پہونچی ہے ہماری شفاعت نکروگے اللہ تعالے
سے پس نوح علیہ السلام کہین گے میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے کہ ہرگز نکیا تہا اور
نکریگا اور نفسی نفسی کہین گے اور اپنی خطا کو یاد کرینگے کہ سوال کیا تہا مینے نجات پسر کا اللہ تعالے
سے بے علم کے اور ایک روایت مین ہے کہ یاد کرینگے اپنی دعا کو کہ جو اپنی امت کے حق مین
کی تہی کہ سب غرق ہوجاوین اور بعدہ کہین گے کہ تم ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ خلیل ہے
اللہ کا آوینگے سب ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہین گے کہ تو رسول ہے اللہ کا اور اوسکا
خلیل ہے اہل زمین مین سے ہماری شفاعت کر اللہ سے نہین دیکہتا ہے تو کہ ہم کس محنت
مین پڑے ہین پس کہین گے ابراہیم علیہ السلام کہ میرے رب نے آج غضب کیا ہے ایسا
غضب کہ ہرگز نکیا تہا اور نکریگا اور تہا مین کہ کہی تہی مینے تین دروغ اور بیان کرینگے اوس دروغ کو
جاننا چاہیے کہ وہ باتین درحقیقت جہوٹ نہ تہین مگر ایسا کلام تہا کہ جسنے سامع کو دہوکا دیا
اوسکی فہم مین معنی اوسکے برعکس معلوم ہوے اول اوسمین کا یہ ہے کہ جب قوم کے لوگ ابراہیم
علیہ السلام کے اپنے میلے مین جانے لگے ابراہیم سے کہا کہ تم بہی چلو چونکہ وہان فسق اور فجور ہوتا تہا
آپ نے فرمایا کہ مین بیمار ہون اور واقعی آپ کو بیماری یہ تہی کہ قوم تمام بت پرستی اور فسق اور
فجور کرتی تہی اور آپ کے قلب شریف کو اوس سے ایذا تہی لیکن قوم یہ سمجہی کہ آپ کو علالت
جسمانی ہے اور آپ نے مصلحتاً اسکی تشریح نہین کی دوسرا کلام یہ ہے کہ جب قوم کے لوگ
میلے کو چلے گئے اوسوقت آپ نے اونکے بتخانہ مین جاکر تمام بتونکو توڑ ڈالا اور ایک بڑا بت جو اونمین

تھا اوسکو چھوڑ دیا اور پھر اوسکی کاندھے پر رکھہ دیا اور چلے آئے جب قوم کے لوگ واپس آئے
بتخانہ کو برباد پایا تلاش کی کہ یہ فعل کسنے کیا ہے ایک شخص نے ابراہیم علیہ السلام کو بتخانہ مین
جاتے دیکھا تھا اوسنے آپ کا نام بتایا قوم کے لوگون نے آپ کو بلا کر پوچھا کہ تمنے ہمارے بتونکے
ساتھہ یہ فعل کیا ہے آپ نے فرمایا جو انمین بڑا ہے اوسنے یہ کام کیا ہے اور حقیقت مین صحیح تھا
کہ ابراہیم اوسوقت نبی تھے بلا شبہہ سب مین بڑے تھے لیکن ظاہر کلام سے وہ لوگ قوم کے
یہ سمجھے کہ یہ بڑے بت کو کہتے ہین اور اونہون نے ابراہیم سے کہا کہ بھلا یہ بت کیا توڑیگا کیا یہ
ایسا کام کرسکتا ہے آپ نے فرمایا کہ پھر ایسی کی پرستش سے کیا حاصل جو کچھہ کرہی نہین سکتا ہے
اور یہ ارشاد بھی آپ کا مصلحتاً تھا تیسرا قول وہ ہے کہ جب آپ نے اپنی بی بی سارہ کو
نیک تجربہ کی ہے تو اثنائے راہ مین ایک ظالم حاکم کے ملک مین آپ کا گذر ہوا اوسکی عادت
تھی کہ جسکی زوجہ خوبصورت ہوتی تھی اوسکو لے لیتا تھا اوسنے جب آپ کے تشریف لانیکی
خبر سنی حسب عادت اپنی ارادہ کیا حضرت سارا کے چھین لینیکا اوسوقت آپنے فرمایا تھا
کہ یہ میری بہن ہے اور واقعی مین اخوت اسلامی حضرت سارا کو ابراہیم کے ساتھہ تھی
اور چچا کی لڑکی بھی تہین درحقیقت یہ کلام بھی آپ کا جھوٹ نہ تھا مگر اوسکی فہم مین
ظاہر کلام سے یہی آیا کہ یہ آپ کی نسبی بہن ہین اور بہن کسیکی وہ لیتا نہ تھا یہی
مصلحت دل آپ کی نے یہ فرمایا تھا پس باوجودیکہ تینون قول آپ کے حقیقت مین جھوٹ نہ تھے
مگر صورتاً الفاظ ایسا کلام کرنا شایستہ انبیا سے نہین ہے تھی نزدیک اترا عیش ہو وحیرانی بسبب تھی
غفلت کے ابراہیم علیہ السلام ایسے کلام سے بھی خائف ہونگے قیامت کے دن لوگون سے
اوسکا ذکر کرینگے اور پھر آپ بھی نفسی نفسی فرماوینگے اور کہین گے لوگون سے موسیٰ کے
پاس جاؤ کہ اللہ تعالے نے اونسے کلام کیا ہے اور راز کہنے مین اوسکو اپنا نزدیک کیا ہے

پس وہ سب موسیٰ کلیم اللہ کے حضور مین حاضر ہونگے اور کہین گے اے موسیٰ تو اللہ کا
رسول ہے فضل دیا ہے تجکو اللہ تعالے نے ساتھہ اپنی رسالت اور اپنے کلام کے انسانون پر
نہین دیکھتا ہے تو کہ ہم محنت مین پڑے ہین ہماری شفاعت کر پروردگار عالم سے موسیٰ
علیہ السلام کہین گے کہ میرے رب نے آج ایسا غضب کیا ہے کہ ہرگز نکیا تھا اور نکریگا اور
مین اہل شفاعت سے نہین ہون مارا ہے مینے ایسے شخص کو کہ جسکے مار ڈالنے کا مین مامور نہ تہا
یعنی قبطی کو آپ نے طمانچہ مارا تہا وہ اوسکی صدمے سے مر گیا تہا اوسکو یاد کرینگے اور نفسی نفسی فرماوینگے
اور کہین گے کہ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ روح اللہ ہے اور اوسکا کلمہ ہے پس سب عیسیٰ علیہ السلام
کے پاس آوینگے اور کہین گے کہ اے عیسیٰ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا کلمہ اور روح ہے
کہ القا کیا اوسکو اللہ تعالے نے مریم کیطرف اور کلام کیا تو نے آدمیون سے مہد مین نہین
دیکھتا ہے تو کس محنت مین پڑے ہین ہم عیسیٰ کہین گے کہ میرے رب نے ایسا غضب کیا ہے
آج کہ ہرگز نکیا تہا اور نکرے گا اور ذکر نکرینگے آپ کسی خطا کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ کہین گے کہ مجہہ کو بعض لوگون نے خدا کہا سوائے خدا کے مین اہل شفاعت
سے نہین ہون اور نفسی نفسی کہین گے اور فرماوینگے کہ تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور اونکو لازم پکڑو کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ بخشدیا ہے اللہ تعالے نے اونکے ذنب کو جو متقدم
ہین اور جو متاخر ہین پس آوینگے سب خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور کہین گے نہین دیکھتے ہین آپ کہ ہم کس حال مین ہین مبتلا مین شفاعت کرو ہماری اللہ تعالے
سے پس فرماوینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام میرا ہے مین ہی کرونگا اس کام کو
علماء اہل نکات نے فرمایا ہے کہ سب انبیا علیہم السلام مرتبہ جناب رسالت سے واقف
تہے مگر اول اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف جانے کا حکم نہ دیا اور ایک دوسرے کیطرف

بھیجا تاکہ خلائق سب انبیاء معظم کے پاس ہولین اور دیکھ لین کہ آج کے دن ایسی مقربین
خدا کا یہ حال ہے کہ نفسی نفسی کرتے ہین اور اللہ کے حضور مین کسی کو مجال کلام کرنیکی
نہین ہے سوائے جناب سید الانبیا کے تاکہ عظمت جناب رسالت کی بخوبی ظاہر ہو اور
یا یہ وجہ ہے کہ انبیا علیہم السلام کو تکلیف جناب سید الرسل گوارا نہین ہے اسواسطے
ایک دوسرے کے پاس بھیجین گے جب نوبت عیسیٰ علیہ السلام کی آویگی کوئی نبی معظم بجز
جناب رسالت کے باقی نہ رہیگا بہ نظر ترحم حال خلائق پر عیسیٰ علیہ السلام کہینگے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ الغرض حدیث مین ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ مین آؤنگا
بہشت مین اور ایک روایت مین ہے کہ دار رب العزت مین زیر عرش اور مین سجدہ کرونگا
اللہ تعالے کا اور کھول دیگا اللہ تعالے مجھپر اپنی محامد اور حسن ثنا کو کہ نہین کھولا ہو اوسکو
مجھسے پیشتر کسی پر پس حمد اور ثنا کرونگا مین اپنے رب کی اور کہا جاویگا مجھسے کہ اپنے سر کو
اوٹھاؤ اور مانگو جو چاہتے ہو تم کو دیا جاویگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی
پس اوٹھاؤنگا مین سر کو اور کہونگا یا رب امتی امتی اور ایک روایت مین ہے کہ آپ عرض
کرینگے اے رب خلقت کا حساب جلدی کردے پس حکم ہوگا اپنی امت مین سے جسکے ذمہ
حساب نہین ہے اوسکو جنت کے دہنے دروازے سے جنت مین داخل کرو اور وہ اور دروازے
مین بھی شریک ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ حکم ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جاؤ جسکے
دل مین بقدر دانہ گندم یا جو کے ایمان ہے اوسکو نکال لو فرمایا ہے آنحضرت نے پس مین جاؤنگا
اور اونکو نکالونگا اور پھر اپنے پروردگار کیطرف رجوع کرونگا اور حمد کرونگا اوسکی ساتھ اوسی
محامد کے اور ذکر کیا آپنے مثل اول کے اور فرمایا کہ اس مرتبہ حکم ہوگا کہ جسکے دل مین بقدر
دانہ خردل یعنی رائی کے برابر ایمان ہے اوسکو نکال لو پس مین ویسا ہی کرونگا یعنی ایسے

لوگون کو نکالونگا اور پھر اپنے رب کیطرف رجوع کرونگا اور وہی ذکر کیا آپ نے جو اول کیا تھا
یعنی وہی سجدہ اور ویسی ہی حمد کہیں گے اور حکم ہوگا کہ رائی کے دانہ سے کم سے کم سے کم بھی
جسکے دل مین ایمان ہے اوسکو بھی نکال لو اوسکو بھی آپ نکال لین گے اور حدیث مین ہے
کہ چوتھی مرتبہ مین مین اللہ سے عرض کرونگا اے رب اذن دے مجھکو کہ جسنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا ہے
اوسکو بھی نکال لون ارشاد ہوگا کہ یہ کام تمھارا نہین ہے یہ میرا کام ہے مین خود اپنی سے
شفاعت کرتا ہون قسم کہاتا ہون مین اپنی عزت کی اور بڑائی کی اور عظمت کی نکالی دیتا ہون
آگ سے اوسکو جسنے کہا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پس باقی نرہیگا آگ مین مگر وہ جسکو قید کیا ہے
قرآن مجید نے یعنی واجب ہوا اوسکو واسطے ہمیشہ دوزخ مین رہنا او یہ حدیث بخاری اور مسلم مین ہے
پس درحقیقت شفاعت رسول اللہ آخر گروہ کے واسطے بھی ہوگی فرق اسقدر ہے کہ اول کے
لوگون کو حضور اپنے دست مبارک سے جہنم سے نکالین گے اور گروہ آخر کو اللہ تعالےٰ اپنی دست
قدرت سے نکالیگا شیخ نے اس روایت کو مدارج مین نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث روایت
متعددہ سے باختلاف الفاظ اور عبارت کے اور ساتھ طول اور اختصار کے مروی ہے اور
احادیث اس مقدمہ شفاعت مین بہت ہین اور اون سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ شفاعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول وقوف مردم سے حشر مین تا دخول نار واسطے دفع
عذاب کے اور بعد دخول جنت کے واسطے ترقی درجات کے شامل اور واقع ہے اللھم
صل وسلم وبارک علیہ اور مدارج مین ہے کہ کہا ہے علمانے کہ مقامات شفاعت کے
پانچ ہین اول ہے واسطے راحت اہل موقف کے کہ شدت وقوف سے اور اوس مقام مین
حبس سے اور گرمی آفتاب اور عرق سے اور انتظار حساب سے نجات پاوینگے آپ کی درخواست
سے اور دوسرا یہ ہے کہ بشفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ بلا حساب جنت

مین داخل کیا جاویگا اور حساب اور کتاب اون سے نہوگا اور تیسرا مقام یہ ہے کہ ایک گروہ
کا حساب کیا جاویگا اور وہ لوگ مستحق عذاب ہوجاوینگی اور پھر شفاعت نبی کریم سے عذاب
اون سے اوٹھا لیا جاویگا چوتھا مقام یہ ہے کہ جو لوگ کہ جہنم مین گرفتار ہونگے بشفاعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جہنم سے نکالے جاوینگے اور پانچوان مقام یہ ہے کہ جو لوگ بہشت مین داخل
ہونگے بشفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے درجات بلند ہونگے اور اسمین سب مین
احادیث وارد ہین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے ای رسول اللہ
میری شفاعت کرنا قیامت کے دن پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کرونگا
انشاء اللہ تعالیٰ کہا مین نے یا رسول اللہ کہان ڈھونڈون مین آپ کو فرمایا پہلے ڈھونڈنا
پل صراط کے قریب کہا مینے اگر وہان نپاؤن آپ کو ارشاد کیا میزان کے قریب ڈھونڈنا
عرض کیا مینے اگر وہان بہی نپاؤن فرمایا پس ڈھونڈنا حوض کے قریب اسواسطے کہ مین خطا
نکرونگا ان تین مقام کو اس روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب
مقامات اور سب جگہون پر قیامت کے دن حاضر اور قائم رہین گے اور امداد اور اعانت
اور شفاعت کرینگے اپنی امت کی اور خلاص کرینگے اونکو زیق سے اور سختیون سے ایسا
بیان کیا ہے شیخ نے مدارج مین اور پل صراط کے حال مین مروی ہے روایت کرتے ہین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا جاویگا صراط
پشت دوزخ پر پس مین اور امت میری اول سب سے گذرنیوالے ہین اور پکار اور دعا
انبیا علیہم السلام کی اوس مقام پر یہ ہوگی اللھم سلم سلم اور ایک روایت مین ہے
کہ پیغمبر تمہارا قائم ہے صراط پر اور کہتا ہے رب سلم سلم فرمایا ہے محدثین نے کہ دعا سلامت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کیواسطے ہوگی اور ایک روایت مین ہے کہ فرشتے

دونون بجانب صراط کی کھڑے ہونگے اور دعا کرینگے یارب سلم سلم اور یہ عادت ہی ملائکہ
کی کہ ہمیشہ مومنین کیواسطے دعا اور استغفار کرتے ہین اور کیفیت صراط مین مروی ہے
کہ مسافت صراط کی پندرہ ہزار برس کی ہے پانچہزار برس کی چڑہائی اور پانچہزار برسکا
اوتار اور پانچہزار برس برابر ہموار ہے نگذریگا اوسپر سے مگر وہ شخص جو خوف خداسی دبلا
اور لاغر ہے اور مشہور ہے کہ صراط تلوار سے زیادہ تیز ہے اور بال ستے زیادہ نازک ہے اور
ایک حدیث مین ہے کہ بعض آدمیون پہ تو ایسی ہے اور بعض پہ مثل میدان وسیع
کے ہے اور یہ مضمون بسبب تفاوت اعمال اور نور ایمان کے ہے اور مروی ہی کہ جب
امت محمدی کے لوگ صراط پہ لغزش کرینگے اور تھک جاوینگے فریاد کرینگے وا محمداہ پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال اشفاق اور رحمت کیوجہ سے جو حضور کو اپنی امت
ہے باواز بلند ندا کرینگے اور کہین گے یارب اُمتی اُمتی اور کہین گے اے رب سوال
نہین کرتا ہون تجہسے آج کے دن اپنے نفس کیواسطے اور نہ فاطمہ کیواسطے کہ میری لڑکی ہے
اور یہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا اہتمام ہے امت کی نجات کیواسطے
اسواسطے کہ اللہ تعالے نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ ہم تم کو ایسا دینگے کہ تم راضی ہو جاؤگے
پس اب اوسوقت اپنی غرض کو اور رضا کو حصر کرینگے نجات امت مین یہ فرماکر مین
اپنی ذات کیواسطے اور اپنی لڑکی کیواسطے کچھہ نہین مانگتا ہون یعنی فقط نجات امت
چاہتا ہون اور اسمین میری رضا ہے تاکہ اللہ تعالے اپنے وعدہ کے بموجب امت مرحومہ
محمدیہ کو نجات دیکر اپنے حبیب کو راضی کر دے اے اہل اسلام دیکھو اپنے نبی کریم کی شفقت
اور رحمت کو کہ کسقدر ہمارے حال پہ ہے کہ اپنی اولاد سے زیادہ ہم غلامونکا آپ کو خیال
ہے اور اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب سرور کائنات کو جناب سیدہ علیہا السلام

سو زیادہ کسی کے ساتھ محبت تھی اسواسطے کہ حضور نے اپنے نفس نفیس کے ساتھ جناب
سیدہ کو یاد کیا اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور نیز واسطے اظہار عظمت جناب رسالت
ئی حشر کے دن اللہ تعالے پہلے سب سے آپکی امت کا حساب کریگا گو انبیا مین سبکی بعد مین تاکہ
انتظار کی سختی سے جلد اونکو نجات ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا
اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منظور ہوگا کہ حکم کیا جاوے
خلق مین یعنی حساب وکتاب ہو کر جو جہان کا مستحق ہے وہان بہیجا جاوے ندا ہوگی
کہ کہان ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت اور ایک روایت مین ہے کہ کہان ہے
امت امیہ اور اونکا پیغمبر بس کہڑا ہونگا مین اور پیروی میری کرینگے میری امت کے
وہ لوگ کہ پیشانی اور ہاتہہ پیر اونکے منور ہونگے اثر وضو سے اور ایک طرف کردی جاوینگی اور
امتین اور جب دیکہین گے لوگ اس امت کی فضیلت کے درجہ کو کہین گے قریب ہے
کہ یہ امت سب پیغمبر ہون اور قرآن شریف مین اللہ تعالے نے اسی طرف اشارہ کیا ہے
سورۂ واقعہ مین فرماتا ہے کہ ایک گروہ ہوگا اولین کا یعنی اگلی امتون کا اور ایک گروہ آخرین کا
یعنی امت محمدی کا اور بعد حساب وکتاب کے اہل جنت بہشت مین بہی آپکی شفاعت سے
داخل ہونگے چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے لوگون کو جمع کریگا اور اہل ایمان
ٹہہرے رہین گے یہانتک کہ جنت اونکے قریب آوے گی پہر لوگ حضرت آدم کے پاس آوینگے
اور کہین گے اے ہمارے باپ ہمارے واسطے جنت کو کہلواؤ آدم علیہ السلام کہین گے
کہ تمہارے باپ ہی کے گناہ نے تو تمکو جنت سے نکالا ہے مین اسواسطے نہین ہون تم میرے
فرزند ابراہیم کے پاس جاؤ وہ اللہ کا دوست ہے ابراہیم علیہ السلام کہین گے مین اسواسطے

نہین ہون مین ایسا دوست ہون جو پیچھے پیچھے رہا تم موسیٰ کے پاس جاؤ او نسے اللہ تعالیٰ نے
کلام کیا ہے لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے وہ کہین گے مین اسواسطے نہین ہون تم عیسیٰ
کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ کہین گے مین اسواسطے نہین ہون پھر وہ سب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہونگے آپ اوٹھین گے اور آپ کو اذن دیا جاویگا اور امانت
اور رشتہ بھیجا جاویگا اور یہ دونون پل صراط کے دہنی اور بائین طرف کھڑے رہین گے فرمایا
پھر تم مین کے اول لوگ مثل بجلی کے گذر جاوینگے مینے کہا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون
بجلی کیطرح گذرنیکا کیا مطلب ہے آپ نے ارشاد کیا کیا تمنے بجلی کو نہین دیکھا کہ پل مارنے مین
کسطرح گذرتی ہے اور پلٹتی ہے اور پھر مثل ہوا کے گذرین گے اور پھر طیور کی مثل اور پھر
مثل آدمیونکے دوڑین گے اور یہ رفتار اونکی اعمال کیوجہ سے ہوگی یعنی جیسے اعمال صالح
اور نیک ہونگے اوسیقدر جلد وہ راہ طے ہوگی اور صحیح مسلم مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے کہ مین قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آونگا اور دروازہ کھلواؤنگا دربان
جنت یعنی رضوان پوچھیگا آپ کون ہین مین اپنا نام لونگا وہ کہیگا مجکو یہی حکم ہوا ہے کہ آپ
سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولون اور حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہے تمام انبیاء پہشت مین آنا
اوسوقت تک کہ مین داخل ہون جنت مین اور حرام ہے تمام امتون پر جبتک کہ آوے
میری امت جنت مین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنت مین
داخل ہوکر اللہ کا سجدہ کرین گے اور اوسکی تعریف کرین گے اللہ تعالیٰ فرماویگا تم سر
اوٹھاؤ اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے آپ کہین گے اے میرے پروردگار
تو نے مجھسے شفاعت کا وعدہ کیا تھا اب اہل جنت کے حق مین میری شفاعت قبول کر کہ

جنت مین داخل ہون ارشاد ہوگا مینے تمہارے شفاعت قبول کی اور اونکو جنت مین داخل
ہونے کا حکم دیا اور یہ سب اہتمام اللہ تعالے جل شانہ کا ہے آپ کی اظہار عظمت کے واسطے
تا سب لوگ جان لین اس بات کو کہ گو بسبب اعمال حسن کے کوئی اہل جنت ٹھہر جا
پاوے لیکن داخل جنت نہوگا بلا شفاعت نبی کریم کے تاکہ احسان اور منت آنحضرت
کی سب پر رہے اور سب لوگ کیا متقی اور کیا گنہگار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج
رہین اور سیادت مطلق حضور کی ظاہر ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور پکڑا میرا ہاتھ اور دکھلایا مجھکو جنت کا
وہ دروازہ کہ جسمین سے میری امت جنت مین داخل ہوگی پس کہا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالے عنہ نے کاشکے مین آپ کی ہمراہ ہوتا کہ دیکھتا مین اوس دروازے کو پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو تحقیق تو ہی ہے اے ابو بکر اول شخص کہ میری
امت سے بہشت مین داخل ہوگا الغرض جب سب لوگ جنتی جنت مین داخل ہو جاوینگے
احادیث سے ثابت ہے کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے گنہگار جو بے توبہ
مر گئے ہونگے اور اگلی امتونکے بڑے بڑے گناہ کرنیوالے دوزخ مین پڑین گے مگر کفار کے برابر
اونکو عذاب نہوگا کافرون کا حال یہ ہے کہ نہ وہ مردہ ہونگے اور نہ زندہ ہونگے اور مسلمان آگ
سے مثل مردے کی ہو جاوینگے کسی کو قدمون تک آگ پکڑے گی کسی کو ران تک کسی کو کمر
تک کسی کو گردن تک اپنے اعمال کے موافق اور بعضے مہینا بھر آگ مین رہین کے پھر نکال لیے جاوینگے
بعضے سال بھر کے نکال لیے جاوینگے اور جو سب سے زیادہ بدتر ہوا سے ہین وہ دنیا مین پیدا ہونے سے
اوسکے فنا ہونیکی مدت تک جہنم مین رہین گے پھر جب اللہ تعالے کو منظور ہوگا کہ آگ سے
نکالے تو یہود اور نصاری اور بت پرست جو جہنم مین ہین وہ مومنین سے جو اللہ تعالی کو وحد

لاشریک جانتے ہین اور اوسکے رسول پر اور کتابون پر ایمان لائے ہین کہین گے کہ تم
جو اللہ پر اور اوسکی کتابون پر اور رسولون پر ایمان لائے کیا نفع تم کو ملا ہم اور تم آجکے دن
برابر ہین یعنی دوزخ مین مبتلا ہین اوسوقت اللہ تعالےٰ غصہ مین آویگا اور شفاعت کا
حکم دیگا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ پہلے سب سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام کرنے کا اور شفاعت کا حکم دیگا پس آپ اللہ تعالےٰ کا
سجدہ کرین گے اور تعریف کرین گے اللہ تعالےٰ فرمادیگا سر اوٹھاؤ الغرض آپ باذن
اللہ گنہگارونکو اپنے دست مبارک سے جہنم کی آگ سے نکالین گے ذکر اسکا ہوچکا ہے اور جب
آپ باب شفاعت کھول دین گے پھر اور انبیا اور ملائکہ اور اولیا اللہ اور نیک بندے اللہ کے
بھی شفاعت کرینگے صحیح مسلم مین بعد ذکر پل صراط کے یہ مضمون ہے کہ جب ایمان والے
آگ سے خلاصی پاوین گے تو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی اپنے
حق کا اس سے بڑھکر مانگنے والا نہین ہے جیسا ایمان والے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ
سے مانگی گے اپنے اون بھائیون کیواسطے جو جہنم مین گرفتار ہین عرض کرینگے ای رب ہمارے
وہ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے اونسے کہا جاویگا تم جنکو پہچانتے ہو اونکو
نکال لو اونکی صورتین آگ پر حرام ہوجاوینگی وہ بہت سے لوگونکو نکالینگے اور پھر کہینگے ای رب جہنم مین
کوئی باقی نہین رہا اون لوگون مین سے جنکے نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا اللہ تعالےٰ فرماویگا پھر جاؤ جسکے دل مین
ایک اشرفی بھر نیکی پاؤ اوسکو نکال لو پھر وہ بہت خلق کو نکالینگے پھر ارشاد ہوگا پلٹ جاؤ جسکے دل مین آدھی اشرفی
کے برابر نیکی پاؤ اوسکو بھی نکال لو پھر وہ بہت خلق کو نکالینگے پھر حضرت الوہیت سے حکم ہوگا پھر پلٹ
جاؤ جسکے دل مین ذرہ برابر نیکی ہو اوسکو نکال لو پھر وہ بہت خلق کو نکالین گے پھر وہ
عرض کرینگے اے رب ہمنے اوسمین نیکی نہین چھوڑی اوسوقت اللہ تعالیٰ ارشاد کریگا

فرشتون نے شفاعت کی انبیا نے شفاعت کی ایمان والون نے شفاعت کی اور نہین باقی
رہا مگر وہ جو سب رحم کرنے والون سے بڑھکر رحم کرنیوالا ہے پہر اللہ تعالے آگ مین سے
ایک قبضہ لیویگا پہر اوسمین سے اون لوگون کو نکالیگا جنہون نے کبھی کوئی نیکی نہین
کی وہ جل کر کوئلہ ہوگئی ہونگی اللہ تعالے اونکو ایک نہر مین ڈالیگا جو جنت کی کنارہ پر ہے اور
نہر الحیات اوسکا نام ہے پہر اوسمین سے اسطرح نکلین گے جیسے اوس کوڑے مین سے جسکو
پانی بہنے والا اوبہار لاتا ہے پہر وہ موتی کیطرح نکلین گے اونکی گردنون مین مہرین ہونگی
پہر جنت کے لوگ کہین گے کہ یہ اللہ تعالے کے جو بڑا مہربان ہے آزادکیے ہوے ہین اوسنے
اونکو جنت مین داخل کیا ہے اونہون نے کوئی کام اچھا نہین کیا اور نہ کوئی نیکی اپنے
آگے سے بہیجی پہر اون سے کہا جاویگا تمہارے واسطے ہے جو جو تمنے دیکہا اور مروی ہے
کہ اطفال صغیر جو مرگئے ہین وہ قیامت کے دن اپنے والدین کی شفاعت کرینگے اور درحقیقت
یہ سب فضل ہے جناب رسالت کا اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور قیامت کے دن
اللہ جل شانہ اپنے حبیب کریم کو عنایت کریگا وسیلہ اور فضیلہ اور درجہ رفیعہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اذان کے دعا مین اوسکی طلب کرنیکا اپنے واسطے ہم کو بہی حکم
فرمایا ہے اَللّٰہُمَّ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ اے اللہ ہمار
دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور درجہ رفیعہ صحیح مسلم مین عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
سنو تم اذان کو کہو وہ جو موذن کہتا ہے اور بعد اوسکے مجھپر درود بہیجو جو مجھپر ایکبار
درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اوسپر دس بار درود بہیجتا ہے اور بعد اوسکے مانگو خدا سے
میرے واسطے وسیلہ اسواسطے کہ وہ ایسی جگہہ ہے بہشت مین کہ نہین پہنچتی ہے اور نہین

بیان وسیلہ اور فضیلہ

سزاوار ہے مگر ایک ہی بندیکو بندگان خدا سے اور امید رکھتا ہون مین کہ ہونگا مین وہ بندہ پس جو مانگیگا میرے واسطے وسیلہ کو اوسکو شفاعت نصیب ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے وسیلہ طلب کرنا ہی ویسا ہی جیسی آپ پر درود پڑھنا آپ کو ہماری دعا سے نفع نہین ہی بلکہ ہمارے نفع کیواسطے ہم کو تعلیم فرمایا ہے چنانچہ آخر حدیث مین ظاہر ہی کر دیا ہے کہ جو میری واسطے وسیلہ مانگیگا اوسکو شفاعت میری نصیب ہوگی اور وسیلہ کیا ہے اسمین علما کے قول مختلف مین بعض نے کہا ہے کہ وسیلہ ایک اعلی منزل کا نام ہے جو بہشت مین ہے اور وہ منزل رسول اللہ صلی اللہ وسلم ہے بہشت مین اور وہ بہشتون سے زیادہ تر قریب ہی ساتھہ عرش کے اور بعض نے کہا ہے کہ وسیلہ ایک فعل ہے کہ اطلاق کیا جاتا ہے منزل عالیہ پر یہ بھی اول معنی کیطرف راجع ہے کہ واصل وسکا قریب ہی اللہ جل جلالہ سے پس گویا وہ ایک عبادت ہی کہ قرب خدا اوس سے حاصل ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام خلق مین سب سے بڑھکر اللہ تعالے کی عبادت اور پرستش کرنیوالے ہین لہذا مقام بھی آپکا قریب تر ہے اللہ تعالے کے ساتھہ اور فضیلہ پس یہ مرتبہ تمام خلائق پر زیادہ ہی اور احتمال رکھتا ہے کہ وہ بھی ایک مقام ہو یا تفسیر ہو وسیلہ کی جیسا کہ درجہ رفیعہ اوسکا بیان ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہے اللہ کے نزدیک کہ اوسکے اوپر کسی درجہ کو فوق نہین ہے پس مانگو میرے واسطے وسیلہ کو روایت کیا اسکو احمد نے اپنی مسند مین اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اونہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جب سوال کرو اللہ تعالے سے مانگو میرے واسطے وسیلہ عرض کیا گیا یا رسول آپ کی ہمراہ کون اوس درجہ مین سکونت کریگا فرمایا علی اور فاطمہ

اور حسن اور حسین سلام اللہ علیہم اور ابی حاتم روایت کرتے ہین جناب سیدنا علی مرتضی سے
کہ کہا آپ نے اوپر منبر میرا سے لوگو بہشت مین دو موتی ہین ایک سفید دوسرا زرد اور
مقام محمود سفید موتی کا ہے اور اوسمین ستر ہزار غرفہ ہین اور ہر بیت اوسکا تین میل کا ہے
اور اوسکا نام ہے وسیلہ اور وہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلبیت کا ہے
اور زرد موتی بہی مثل اوسکی ہے اور وہ ابراہیم اور اونکی اہلبیت کے واسطے ہے علیہم السلام اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک جماعت بیٹہی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف
لانیکی انتظار مین پس باہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکو قریب ہوکے سنا
کہ وہ باتین کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ عجب ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا خلق سے خلیل اور کیا
ابراہیم کو خلیل اور دوسرے نے کہا کیا خبر اس سے زیادہ عجب تر ہے کہ کیا موسی کو کلیم اور کلام
کیا اوس سے اور دوسرے نے کہا کہ عیسی روح اللہ ہے اور دوسرے نے کہا کہ آدم صفی اللہ ہے
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اون پر اور فرمایا سنا مین نے تمہارا کلام
اور تعجب کرنا کہ اللہ تعالے نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور ایسا ہی ہے کہ تم کہتے ہو اور کیا
موسی کو کلیم اور ایسا ہی ہے کہ تم کہتے ہو اور کیا عیسے کو روح اللہ اور ایسا ہی ہے کہ تم کہتے ہو
اور کیا آدم کو صفی اللہ اور ایسا ہی ہے کہ تم کہتے ہو آگاہ ہو اور جانو تم کہ مین حبیب ہون اللہ کا
اور نہین ہے فخر اور مین لواے حمد کا اوٹہانیوالا ہون قیامت کے دن اور نہین ہے فخر اور مین
اول شفاعت کرنیوالا ہون اور اول شفیع ہون اور نہین ہے فخر اور مین وہ اول شخص
ہون کہ ہلاونگا حلقہ ہائے جنت کو پس کہولے گا اللہ تعالے میرے واسطے اور داخل
کریگا مجہکو بہشت مین اور ہمراہ میرے ہونگے فقراء مومنین اور نہین ہے فخر اور مین
بزرگ تر اور گرامی تر ہون اولین اور آخرین سے اور نہین ہے فخر روایت کیا اسکو

ترمذی نے اس حدیث سے کیا کچھ عظمت جناب رسالت کی ظاہر ہوتی ہے کہ اپنے
فضائل حضور نے اپنے ارشاد کیے کہ دوسرا کوئی مقرب اوس مین آپکا شریک اور سہیم نہین ہے
اور ہر ایک فضل کے بعد فرمایا ہے ولا فخر پس اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات پاک خود وہ معظم اور مکرم ہے کہ آپ کو کسی کمال اور فضل سے فخر نہین ہے
بلکہ کمالات کو حضور کے تعلق سے فخر ہے اور کمال ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خلت صفت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حبیب صفت ہے ہمارے
نبی کریم کی لیکن اور احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے
خلیل بھی ہین اور خلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکمل اور افضل ہے خلت
ابراہیم سے اور محبت اوسکی علاوہ ہے اور زیادہ ہے اوسپر خلت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اثبات مین ایک حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ
صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ تحقیق صاحب تمہارا اللہ کا خلیل ہے اور عبد اللہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالے عنہ کی طریق سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وَقَدِ
اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا البتہ پکڑا ہے اللہ تعالے نے تمہارے صاحب کو خلیل
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر سے تحقیق مینے
پکڑا تجھہ کو خلیل اور لکھا ہے مینے توریت مین مُحَمَّدٌ اَنْتَ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ پس ان روایات
کے جمع کرنے سے ظاہر ہو گیا کہ ہمارے نبی کریم اللہ تعالے کے خلیل بھی ہین اور حبیب بھی ہین
اور اول حدیث مین جو آپ نے اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ فرمایا ہے وہ اشارہ کیا ہے اپنے مرتبہ اعلی
کی طرف اسواسطے کہ بعض علما نے کہا ہے کہ خلیل بمعنی محب کے ہین اور حبیب ایسے محب کو
کہتے ہین جو [illegible] محبوبیت [illegible]

قاضی ابوالفضل عیاض مالکی رحمہ اللہ علیہ نے کہ اختلاف کیا ہے علمانے خلت کی تعریف
مین بعض کاقول ہے کہ خلت مشتق ہے خلل سے اورمعنی خلیل کے ہین منقطع اللہ کیطرف ایسا
کہ اوسکی انقطاع مین اللہ کیطرف اور محبت مین اللہ کے ساتھہ کچھہ خلل اور اختلال نہین ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ خلیل وہ ہی کہ مختص ہو ساتھہ اوسکی پس خلیل اللہ وہ ہی جو مختص ہو اللہ کے
ساتھہ اور اس قول کو بہت لوگون نے اختیار کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اصل خلت
استصفا اور اخلاص ہے اور نام کئے گئے ہین ابراہیم خلیل اللہ اسواسطے کہ وہ خالص تہے خداکیواسطے
دوست رکھتے تہے خداکیواسطے اور دشمنی کرتے تہے خداکیواسطے یعنی ہر ایک فعل اونکا خداہی کیواسطے
ہوتا تہا اور خلت خداکی اونکی نسبت مین یہ ہی کہ نصرت کرنا اور گردانتا اون کو امام اون لوگونکا
جو اون کے بعد آوین اور بعض نے کہا ہے کہ خلیل کی اصل ہے فقر محتاج منقطع یا خود خلت
سے کہ ساتھہ فتح خا کے ہی اور معنی حاجت کے اور ابراہیم علیہ السلام اسواسطے اوسکی ساتھہ
تسمیہ کیے گئے ہین کہ آپ نے اپنی حاجت کو خدا پر قصر کیا تہا اور منقطع ہوگئے تہے بسبب اپنی
ہمت کے اللہ ہی کیطرف اور نہوئے غیر خدا کیطرف متوجہہ اوسوقت مین کہ آئے اونکے پاس
جبرئیل اوس حال مین کہ تہے وہ گوپھن مین تاکہ آگ مین ڈالے جاوین اور کہا جبرئیل نے آیا ہے
تم کو کچھہ حاجت آپ نے جواب دیا کہ مجھہ کو تمسے کوئی حاجت نہین ہے اور بعض نے کہا کہ خلت
مودت کی صفائی ہے کہ سبب اختصاص ہے ساتھہ تخلیل اسرار کے اور بعض نے کہا ہی کہ اصل
خلت محبت ہی اور معنی اوسکی ہین لطف کرنا اور مراتب کا بلند کرنا اور مغفرت کرنا اور بیان کیا ہی
اسکو اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ
اَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ یعنی کہا یہود اور نصارا نے کہ ہم اللہ کے بیٹے ہین اور
اوسکے دوست ہین تم کہو اسے محمد پس کیون اللہ تعالے عذاب کرتا ہے تم پر بسبب تمہارے

گناہون کے پس آیہ شریف سو اللہ تعالے نے واجب کر دیا ہے کہ محبوب سے مواخذہ گناہون کا
نہ کیا جاویگا اور محبت قوی تر ہے بنوت سے اسواسطے کہ بیٹا بیٹی ہین کبھی عداوت بھی
ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ تحقیق
تمہاری بی بیون سے اور اولاد سے تمہاری دشمن ہین اور صحیح نہین ہے کہ ہووی عداوت
ساتھہ محبت کی پس تسمیہ ابراہیم اور رسول اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ساتھہ خلت کی
بسبب اونکی انقطاع کے ہے اللہ تعالے کیطرف اور اپنی حاجتونکو وقف کرنے کی اللہ
جل جلالہ پر اور قطع کرنیکی ماسواے خدا سے اور منہ پھیرنیکی وسائط اور اسباب سی ساتھہ
زیادتی اختصاص کے اور خلت اللہ تعالے کی اونکی ساتھہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کا التفات ہو
اون پر اور ڈالتا ہے اسرار الٰہی اور مکنون غیب اور معرفت کو اونکی دلونمین اور پاک کرتا ہے
اونکی قلبونکو ماسوا اپنے سے تاکہ اونکی دل مین ماسواے حق کے نہ آوے اور اسی وجہہ سے کہا ہے
بعض علمانے کہ خلیل وہ شخص ہے کہ سوائے خدا کے اوسکی دل مین سماتا نہین ہے اور یہی نزد
نزدیک اونکی معنی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا ہے آپ نے کہ اگر مین غیر خدا کو خلیل
پکڑتا تو البتہ ابوبکر کو خلیل کرتا لیکن اخوت اسلام باقی ہے یعنی مجھہ کو اون سے ذکر کیا اسکو
قاضی عیاض نے اور مشترک کیا خلت کو درمیان ابراہیم علیہ السلام اور جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ضرور یہ صفات کہ معنی خلت مین مذکور ہوئے ہین اور ثابت
کیا ہے اوسکی اشتراک کو درمیان مین اونکی ہمارے سردار مین بہت بڑے اور بہت قوی
اور بہت کامل ہونگی بسبب فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ نبوت اور
رسالت اور خواص اور لوازم اوسکی مشترک ہین تمام انبیا اور رسل مین لیکن اللہ
تعالے فرماتا ہے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اونمین سے بعض کو بعض پر ہمنی فضل دیا ہے

اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمین بھی بعض کہتے ہین کہ خلت محبت سے بہتر ہے اسواسطے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کو اپنے اہلبیت کے ساتھہ اور بعض احباب کے
ساتھہ ثابت کیا ہے اور سواے خدا کے خلیل دوسرے کو کرنے سے انکار فرمایا ہے خلیل
اپنا اللہ ہی کو فرمایا ہے اور بعض کہتے ہین محبت خلت سے بہتر ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے ابراہیم کو
خلیل کیا ہے اور نبی کریم کو حبیب کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج ابراہیم
علیہ السلام کے مدارج سے قطعی بلند تر ہین اور بعض کہتے ہین کہ دونون برابر ہین پھر بنوع
فضل جناب سید الانبیا ہر طرح سے ثابت ہے اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام فقط خلیل اللہ
ہین اور نبی کریم خلیل اللہ بھی ہین اور حبیب اللہ بھی ہین اور محبت خدا تعالی کی بندیکی ساتھہ یہ ہے سعادت
دینا بندے کو اور اوسکی نگہبانی کرنا اور توفیق خیر دینا اور افاضہ رحمت کرنا اوسپر اور اسباب
قرب اوسکے واسطے مہیا کرنا اور انتہاے درجہ محبت یہ ہے حجابات کا اوسکے قلب سے اوٹھا دینا
تاکہ دیکھے وہ اللہ تعالے جل شانہ کو ساتھہ اپنے قلب کے اور نظر کرے اوسکی طرف ساتھہ بصیرت کے
اور جناب رسالتمآب میں مرتبہ محبت اس درجہ ہے کہ آپ کی متبعین کو بسبب آپکی تبعیت کے
اللہ تعالے اس مرتبہ سے بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز کرتا ہے چنانچہ فرمایا ہے
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی تم کہواے محمد اگر ہو تم ایسے کہ اللہ کے
ساتھہ محبت کیا چاہتے ہو پس اتباع کرو میرا کہ اللہ تعالے تم کو محبوب کرے اور چونکہ متبعین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے اپنا محبوب کرلیا ہے اسیواسطے قیامت
مین بحیلہ شفاعت اللہ تعالے اونکو سب کو نجات دیگا اپنے عذاب سے بعضون کو بلا
حساب و کتاب اور بعضون کو بعد حساب و کتاب اور بعضون کو بعد گرفتاری نار کے
الغرض جسقدر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہے اوسیقدر اللہ تعالے کا محبوب ہے

لہذا ویسا ہی اوسکے ساتھہ اللہ تعالے برتاو کریگا تا آنکہ جسنے صدق دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا ہے ضرور نجات پاویگا اور یہ سب فضل ہے جناب رسالت کا اور اثر ہے آپکی
محبوبیت کا کہ جو حضور کا کہلاتا ہے اللہ تعالے ضرور اوسپر التفات فرماتا ہے اور رحمت
کرتا ہے اور اوسکو عظمت دیتا ہے اور یہ سنت الٰہی قدیم سے اپنے حبیب کے ساتھہ جاری ہے چنانچہ
یہ مضمون کیفیت خلقت مین دیکھنا چاہیے کہ جب اللہ تعالے کو ظاہر کرنا اپنی صفات کا
منظور ہوا تاکہ پہچانا جاوے پس اپنے نور سے جناب رسالت کے نور کو خلق کیا اور اپنی صفا کا
اوسمین ظہور کیا اور خود معروف ہوا اور اوسکو اپنا عارف کیا اور واسطے اظہار عظمت کے
موسوم کیا اوسکو ساتھہ محمد کے تاکہ ستودگی آپ کی ابتدا ہی سے ظاہر ہو پھر جب ظاہر کرنا اوس
نور کا اللہ تعالے کو زمین پر منظور ہوا آدم علیہ السلام کو خلق کیا اور اونکو نور محمدی کا حامل کیا
تاکہ اس پردہ مین اوس نور کی زیارت اہل زمین کرلین پھر آدم کو مسجود ملائکہ کیا تاکہ عظمت
نور جناب رسالت ظاہر ہو کہ یہ نور وہ معظم ہے کہ ایک مشت خاک نے اوسکی حاملیت سے یہ
عظمت پائی کہ ملائکہ جو نور سے بنے تھے اوسکی طرف سجدہ کیلیے مامور ہوے ملائکہ حکم خدا بجالائے
فوراً سجدہ کیا اوسکی جزا مین اللہ تعالے نے اونکی انوار کو بڑہا دیا اور شیطان نے سجدہ آدم
سے انکار کیا اور آدم سے منہ پھیر لیا اوسکی سزا مین مرتبہ اعلی سے اسفل مین پھینکا گیا
یعنی یا تو معلم الملکوت تھا یا ملعون ہوا چندمدت آدم علیہ السلام جنت مین رہے پھر درخت
ممنوع کا ثمر کہانے سے صورت عتاب مین زمین پر آے اور بمدت تک گریہ وزاری کرتے رہے
اور صورت عتابیہ جو آدم علیہ السلام پر ظاہر ہوئی اسمین بھی اللہ تعالے نے اظہار عظمت
اونکا کیا کیونکہ اہل قرب پر ذراسی خطا مین سخت گرفت کیجاتی ہے اسواسطے کہ وہ جلالت
اور سیاست شاہی کو معاینہ کیا کرتے ہین پس وہ صدور خطا اور نافرمانی پر زیادہ تر مستحق

سزا ہوتے ہین بخلاف عوام کے کہ وہ بسبب عدم وقفیت کے احکام بادشاہی اور عظمت
سلطانی سے عاقل کے نزدیک قابل عفو ہوتے ہین چنانچہ منقول ہے کہ ایک رات کو وصی
علیہ السلام آدم علیہ السلام کے قصہ مین متفکر ہوے اور کہا خداوندا آدم نے ایک خطا کی تو نے
اوس ایک خطا پر اوسپر گرفت کی اور قیامت تک اوسکو شہرت دی دوست دوست کے
ساتھہ ایسا کرتا ہے اللہ تعالےٰ نے اوسکے جواب مین موسےٰ علیہ السلام پر وحی کی فرمایا
مخالفت دوست کی دوست پر سخت گذرتی ہے اور اسی کے مثل سیدنا ابراہیم علیہ السلام
سے بہی مروی ہے منقول ہے کہ ابو بکر واسطی سے پوچہا گیا کہ کیا سبب ہے کہ انبیا سے بہت
جلد عقوبت کیجاتی ہے آدم سے ایک ہی مخالفت مین گرفت ہوئی اونہون نے جواب دیا
کہ بے ادبی قرب مین نہین ہے مثل بے ادبی کے بعد مین

شعر

نزدیکان رابیش بود حیرانی	کایشان دانند سیاست سلطانی

اور اسیوجہہ سے یہ سنت آلہی جاری ہے کہ انبیا اور رسل اور اولیا اللہ سے کہ مخلصان خدا ہین
ذراسے خطرہ پر گرفت ہوتی ہے اور عوام سے خطرات پر گرفت نہین ہے پس معتوبیت آدم
علیہ السلام درحقیقت مظہر قرب اور عظمت آدم علیہ السلام ہے بعد جب خطائے آدم علیہ السلام
معاف ہوئی اولاد اونکی ہونے لگی بیس حمل مین چالیس اولادین پیدا ہوئین بیس لڑکے بیس لڑکی
اور ایک روایت مین ہے کہ بیس لڑکے اور اونیس لڑکیان کل اونتالیس اولادین ہوئین
اور طریقہ ملت آدم مین یہ تہا کہ ایک حمل کی لڑکی کا نکاح دوسرے حمل کے لڑکے سے کرتے تہے
قابیل ایک لڑکا تہا آدم کا اوسکے ساتہہ جو لڑکی پیدا ہوئی تہی اقلیما اوسکا نام تہا وہ نہایت
درجہ حسین اور خوبصورت تہی اوسکا نکاح ہابیل کے ساتہہ کہ دوسرے حمل سے فرزند آدم کے
تہے موافق حکم شریعت کہ آدم نے کر دیا قابیل پر یہ امر شاق گذرا چاہتا تہا کہ اقلیما حسین ہے

[illegible]

مین اسکی ساتھہ نکاح کرون اور آدم سے کہا کہ اقلیمہ میرے ساتھہ پیدا ہوئی ہے مین اسکی ساتھہ
نکاح کا زیادہ حق ہون آدم نے فرمایا کہ یہ خلاف شریعت ہے اوسنے نمانا آدم نے کہا کہ تم دونون قربانی
کرو جسکی قربانی مقبول ہووہ حق پر ہے چنانچہ قابیل نے اور ہابیل نے قربانی کی اور اوسکو
پہاڑ پر رکہدیا اور اوسوقت مین طریقہ قربانی کے قبول ہونے کا یہ تہا کہ ایک آگ آسمان سے
آتی تہی اور جسکی نذر مقبول ہوتی تہی اوسکو کہاجاتی تہی چنانچہ آگ آسمان سے آئی اور
ہابیل کی قربانی کو کہا گئی قابیل کو ہابیل پر حسد آیا اور بغض پیدا ہوا آخرکار قابیل نے ہابیل کو
قتل کیا نحون ناحق کرنا یہ سنت قبیحہ قابیل نے اولاد آدم مین جاری کی اور بعد قتل ہابیل کے
اوسنے اقلیمہ کو ساتھہ لیا اور ملک یمن مین بہاگ گیا وہان شیطان نے قابیل سے کہا کہ تجہکو معلوم
ہے کہ ہابیل کی نذر کو کیون آگ نے کہایا اور تیری نذر کو نکہایا اوسنے کہا مجہکو معلوم نہین شیطان نے
کہا اسواسطے کہ ہابیل آگ کی پرستش کرتا تہا اگر توبہی آگ کی پرستش کرے تو وہ تجہسے اور تیری اولاد سے
موافقت کرے پس قابیل نے ایک آتشکدہ بنایا اور آگ کی پرستش کرنے لگا بعد اوسکے
اوسکی اولاد نے آتش پرستی اور بہت سے افعال قبیحہ اختیار کیے الغرض جب آدم علیہ السلام
کو حال ہابیل کے مقتول ہونے کا معلوم ہوا بہت ملول ہوئے اور گریہ وزاری کی جبرئیل
علیہ السلام آدم کے پاس آئے اور اونکی تشفی کی اور بشارت دی کہ بہت جلد اسکا نعم البدل
تم کو ملیگا ایسا لڑکا اللہ تعالے تم کو دیگا کہ جسکی نسل سے خاتم النبیین والمرسلین سید الاولین
والآخرین پیدا ہونگے ہابیل کے قتل کے پانچ برس کے بعد ایک روز آدم اور حوا ایک مقام
صاف مین بیٹہے ہوئے تہے کہ ناگاہ دیکہا ایک نہر صاف پانیکی بہشت سے زمین پر جاری ہوئی بعد
دیکہا جبرئیل علیہ السلام کو کہ ایک طبق جنت کے میوہ کا لیے ہوئے ایک گروہ ملائکہ کو ساتھہ
آئے اور کہا یا ابا محمد اس میوہ کو پہچانتے ہو آدم نے کہا ہان یہ جنت کے میوے ہین منہ اللہ تعالی سے

دعا کی تہی کہ ایک مرتبہ دنیا کی زندگی میں مجہہ کو عنایت کر ملائکہ نے کہا کہ اے آدم مطلب تمہارا بر آیا
اب اس میوہ کو کہاؤ اور نہر غیبی مین نہاؤ اور یہ پہول بہشتی پہنو اور معطر ہو اور حوا سے قربت کرو
کہ آج نور محمدی تمہارے صلب سی حوا کیطرف منتقل ہوگا آدم اور حوا نے جبرئیل اور ملائکہ کی کہنے کے
موافق وہ میوہ ہائے جنت کہائے اور نہر جنت مین نہائے اور جنت کے پہول پہنے اور دونکی حسن
اور جمال آدم اور حوا کا بڑہگیا اور آدم اور حوا مین قربت ہوئی نور محمدی آدم سے منتقل ہو کر حضرت
حوا کے سپرد ہوا اور ایام حمل مین وہ نور شریف ام البشر حضرت حوا کے سینہ پر دونون پستانونکے
درمیان مین چمکا کیا ملائکہ ہمیشہ آدم کیطرف متوجہہ رہتے تہے اور اونکی تعظیم کرتے تہے جب وہ
نور مکرم حوا کو سپرد ہوا ملائکہ آدم سے حوا کیطرف متوجہہ ہوئے اور اعزاز اور اکرام اونکا کرنیلگے
آدم علیہ السلام نے جب توجہہ ملائکہ اپنی طرف نپائی ایک مرتبہ کے ڈرے ہوئے تہی بہت گہبرائے
اور اللہ کے حضور مین عرض کیا کہ اے پروردگار میرے بعد عفو تقصیر یہہ کیا عتاب ہوا کہ ملائکہ
کی توجہہ میری طرف سے جاتی رہی اور اعزاز اور اکرام میرا اونہون نے چہوڑ دیا ارشاد ہوا اے
آدم یہ ملائکہ متابع اور ملازم نور محمدی کے ہین جو اوس نور کا فرودگاہ ہے وہ اوسکے بالتبع حیثیت سے
وہ نور تجہہ مین تہا وہ سب تیری طرف متوجہہ تہے اب وہ نور حوا مین منتقل ہوا اونہون نے
بہی اوسی طرف التفات کیا ابیات

اے نور تو منظور دل و جان ہمہ شاہان ہمہ اندر رہ ملک و ملکوت	وی آیت رحمتی تو در شان ہمہ در پیش تو خادم و تو سلطان ہمہ

اور جسدن شیث علیہ السلام حضرت حوا کے حمل مین آئے ملائکہ نے ابلیس کو ایک ایسی حجاب مین مقید
کیا کہ جو گندگی چالیس برس کے راہ کی رکہتا تہا اور اسقدر زمانہ تک مقید رہا کہ شیث پیدا ہو کر
حد بلوغ کو پہونچے اور شیث علیہ السلام تنہا پیدا ہوئے بخلاف تمام اولاد آدم کے کہ وہ سب جڑیان

پیدا ہوئے ہین اور جب شیث علیہ السلام پیدا ہوے اور آدم نے دیکھا اپنی تمام اولاد سے
اونکو خوبصورت پایا اور اپنی صورت اور سیرت سی بہت مشابہ دیکھا سمجھے کہ نعم البدل موعود یہی
ہے دل وجان سے اونکے عاشق ہوگئے اور نام رکھا اونکا شیث یہ لفظ عبری ہے اور
معنی اسکے ہین ہبۃ اللہ یعنی خدا کی بخشش روایت ہے کہ جب عمر آدم کی پانسو
برس کی ہوئی اور اولاد اونکی بیٹے پوتے پرپوتے بہت ہوگئے آدم علیہ السلام معبوث برسالت
ہوئے اور پچاس وقت کی نماز اور روزے اور غسل جنابت اون پر فرض ہوا اور
گوشت مردار اور دم مسفوح اور لحم خنزیر کا کہانا حرام کیا گیا اور حروف ابجد کے عنایت ہوئے
اور دس صحیفہ اون پر اوترے اور علم طبعیات اور الٰہیات کا اونکو سکہایا گیا اور جب شیث علیہ السلام
بالغ ہوئے ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور آدم سی کہا کہ کل شیث کو حوض اعظم پر لانا ہین جماعت ملائک لیکر حاضر ہونگا
شیث سے عہد لیا جاویگا دوسرے روز حضرت ابو البشر علیہ السلام جبرئیل کے کہنے کے موافق شیث کو لیکر حوض اعظم پر گئے اور
جبرئیل علیہ السلام بہی ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر وہان حاضر ہوے اور شیث علیہ السلام کو بلایا
اور ایک حلہ سبز بہشتی اونکو پہنایا روشنی اوس حلہ کی آفتاب کی روشنی پر غالب تہی اور اونسے
ایک عہدنامہ اس مضمون کا ایک پارچہ حریر پر یاقوت کے قلم سے لکھوایا کہ اس نور کو لوث
سفاح سے محفوظ رکہنا سوائے رحم طاہر کے بُری جگہہ پر سپرد نکرنا جبرئیل ؑ نے اوسپر مہر کی
اور تمام ملائک حاضرین نے اوسپر گواہی کی اور حضرت حقتعالیٰ نے ضمانت کی اور تابوت
سکینہ جسمین انبیا کی تمثالین رکہی تہین بہشت سی لاکر آدم کو دیا اور یہ امر قرارداد ہوا کہ یہ
عہدنامہ تابوت سکینہ مین جمع کیا جاوے اور یہی وصیت اپنی اولاد مین بطناً بعد بطنٍ کرتے
رہین اور وہ عہدنامہ اوس تابوت مین رکہکر حضرت ابو البشر علیہ السلام کو سپرد کیا چنانچہ
اسی طرح شیث علیہ السلام سے تا محل ابن قیذار وصیت جاری رہی اور عہدنامہ لکھواکر

اوس تابوت مین رکہتے ہے اور حمل ست تا بعبد اللہ عہد ربانی لیا گیا الغرض جب حوا و آدم علیہ السلام کی قریب بہ انتقام پہونچی تجویز شیث علیہ السلام کو خلیفہ کرنے کی قرار پائی آدم علیہ السلام نے اپنی تمام اولاد کو جمع کیا اور اللہ تعالے کی اطاعت اور وسواس شیطان اور عورتونکی تابعداری سے بچنیکی وصیت کی بعدہ حضرت شیث کیطرف متوجہ ہوے اور چند وصایاے خاص ارشاد کیے منجملہ اوسکے پانچ وصیتین یہ ہین اول یہ کہ اے شیث آسایش نکرنا اور اوسمین دل نہ لگانا مین نے بہشت مین دل لگایا وہ ناپسندیدہ ہوا بہشت سے کمال حسرت کے ساتہ نکالا گیا دوسرے یہ کہ اے شیث عورت کہنے پر عمل نکرنا مین حوا کے کہنے سے مبتلاے بلا ہوا تیسرے یہ کہ جو کام کرنا پہلے اوسکا انجام سوچ لینا کیا ہے اگر مین انجام سوچتا کیون آفت مین پہنستا چوتھی یہ کہ جس کام مین دل مضطرب ہو اوسکو بغیر حصول اطمینان قلبی کے نکرنا اسواسطے کہ میرا دل گیہون کہانے کیوقت مضطرب تہا اضطراب قلب کیطرف مین نے التفات نکیا خطا پائی پانچوین یہ کہ جو امر تجہکو درپیش ہووے مشورہ دوستون سے اوسپر جرات نکرنا اگر مین ملائکہ سے مشورہ کرتا اس درد و غم مین مبتلا نہوتا بعدہ حفاظت نور محمدی کے بارہ مین شیث کو تاکید کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر بہت بڑی خوشی ظاہر کی اور آپکے باپ ہونے پر افتخار کیا شیث علیہ السلام نے کہا اے باپ آپ ذکر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت کیا کرتے ہین یہ تو فرمایے کیا وہ آپ سے افضل ہین یا آپ اون سے حضرت آدم نے کچہ جواب ندیا پہر پوچہا کچہ جواب نپایا تیسرے بار پہر پوچہا اوسوقت آدم علیہ السلام نے جواب دیا اے فرزند مرتبہ محمدی مجہسے بہت بلند ہے اسواسطے کہ حقتعالے نے اوسکی امت کو چہہ کرامتون سے سرفراز کیا ہے کہ اونمین سے ایک بہی میرے ساتہ نہین کی اول یہ کہ مین ایک ذلت کیوجہ سے بہشت سے نکالا گیا اور اوسکی امت باوجود ذلات کثیرہ کے بہشت مین داخل ہوگی

دوسرے یہ کہ مجھکو ایک خطا کے سبب سے عَصیٰ اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَویٰ فرما کر دونون جہانمین مشہور
کیا اور اوس امت کی باوجود کثرت گناہ کے پردہ دری نکریگا تیسرے یہ کہ ایک گناہ کے بدلے مین
سو برس مجھکو حوا سے جدا رکھا اور اوسکی امت کو باوجود لاکھون گناہ کے دوستون سے بھی جدا
نکریگا چوتھے یہ کہ ایک خطا کیوجہہ سے تین سو برس مین رویا اور گریہ وزاری کی تب توبہ میری قبول
ہوئی اور اوسکی امت کو فقط ندامت او عزم ترک گناہ کافی ہے پانچوین یہ کہ مجھکو ایک قصور کے
عوض مین برہنہ کردیا اور اونکو باوجود ہزارون گناہ کے برہنہ نکریگا چھٹے یہ کہ مجھکو توبہ قبول ہونیکے
واسطے عرفات تک دوڑنیکی حاجت ہوئی اور اونکی اجابت توبہ کیواسطے گھر سے نکلنے کی بھی ضرورت
نہوگی فقط نادم ہونے پر مغفرت سے سرفراز ہونگے الحمد للہ علی احسانہ اس انعام الٰہی سے کہ جو
سیدنا آدم علیہ السلام نے اس امت پر فرمائے ہین اور واقعی مین ہین یہ کوئی نہ سمجھے کہ امت محمدی
آدم علیہ السلام سے افضل ہے یہ ہرگز نہین ہے کل انبیا غیر نبی سے افضل ہین یہ انعام خدا اس امت پر
فقط اس وجہہ سے ہین کہ ہم اوس نبی کریم کی امت ہین جو اللہ تعالے کا حبیب ہے اور اللہ تعالیٰ
نے جس سے راضی کرنے کا وعدہ فرمایا ہے پس اپنے حبیب کی رضی او خوشنود کرنے کیواسطے انعامات
ہم پر فرماتا ہے کیونکہ وہ نبی ہم پر حریص ہے اور رؤف اور رحیم ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب
کوئی مہمان معظم او برگزیدہ کسی کے پاس جاتا ہے تو میزبان اوسکی خاطر سے جو عام لوگ
اوسکے ساتھ ہوتے ہین اونکی بھی خاطر کرتا ہے پس وہ خاطر درحقیقت اوس مہمان بزرگ کی ہوتی ہے
نہ ہمراہیونکی اسی طرح سے یہ سب انعام اللہ تعالے کے ہم پر ہماری وجہہ سے نہین ہین بلکہ اوس نبی
مکرم کیوجہہ سے ہین جسکی ہم کہلاتے ہین اللھم صل وسلم وبارک علیہ بعدہ آدم علیہ السلام نے
پھر از سر نو وصیتین کرنا شروع کین اور بہت نصائح ارشاد کیے اول وصیت تجدید ایمان کی کی
اور تاکید توحید فرمائی بعدہ تمام انبیائے آئندہ پر اور تمام کتابون پر جو اون پر نازل ہونگی ایمان لانیکی

وصیت کی پھر ایک صندوق سفید نکالا اور اوسکا قفل کھولکر ایک سفید صحیفہ نکالا کہ اوس مین
احوال کل انبیا کا مفصل لکھا تھا اول ذکر تھا آدم کا اور پھر شیث کا اسی طرح بہ ترتیب تمام انبیا کا
ذکر مع علامات نبوت اور معجزات اور اونکے ظہور کی بہت شرح اور بسط کے ساتھہ لکھا تھا اور آخر مین
ذکر خاتم النبیین کا بہت دبدبہ اور تعظیم کے ساتھہ لکھا تھا اور ذکر خلفا انبیا کا بھی اوسمین تحریر
تھا اول ذکر یونس خلیفہ شیث کا تھا اور اسیطرح ہر نبی کے خلیفہ کا ذکر تفصیل مذکور تھا اور اوسکے
بعد ذکر خلفا جناب رسالت کا بہ ترتیب خلافت تفصیل کے ساتھہ لکھا تھا اور حضرت خاتم الخلفا
سیدنا علی مرتضی کے ذکر کے ذیل مین ذکر حضرت سیدنا امام حسن مجتبی اور حضرت سیدنا امام حسین
سید الشہدا کا مرقوم تھا رضی اللہ عنہم اجمعین جب حضرت شیث علیہ السلام نے اوس صحیفہ مین
عظمت آنحضرت کی دیکھی اور کسی اور کو شان اور شوکت مین برابر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے نپایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کیواسطے دعا خیر فتح اور نصرت کی
بعدہٗ سیدنا آدم علیہ السلام نے اوس صحیفہ کو طے کر کے اوسی صندوق مین رکھہ کر بند کر دیا اور حضرت
شیث کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا اے میرے فرزند میری اجل اب نزدیک ہے مین نے تجھہ کو
اپنا خلیفہ کیا خلافت کو بہت تقوی اور طہارت کے ساتھہ انجام دینا اور اسی میری شریعت
کی تعمیل کرنا اور جب اللہ تعالے جلشانہ کو یاد کرنا ساتھی ذکر نام محمد کا ملاتے رہنا اور سلوک
طریق محبت مین ہمیشہ استمداد اوسکی ذات سے کرتے رہنا اور اپنی انگوٹھی حضرت شیث علیہ السلام
پہنائی اور وہ صندوق بھی اونکے سپرد کیا بعدہٗ آدم علیہ السلام کے مرض مین شدت ہوئی حضرت
شیث سے کہا کہ تم جناب الٰہی مین دعا کرو کہ کچھہ زیتون اور روغن زیتون بہشتی عنایت فرمادے
حضرت شیث حسب الحکم باپ کی طور سینا پر گئے اور وہان جاکر دعا کی اے پروردگار آدم مریض
ہین دوا کیواسطے زیتون اور روغن زیتون مانگا ہے دعاے شیث علیہ السلام قبول ہوئی اور

ارشاد ہوا جو تیرے ہاتھ مین ہے لا حضرت قدح چوبین جو لیگئی تہو پیش کیا غیب سے وہ قدح زیتون اور روغن زیتون سے بہر گیا شیث اوسکو آدم علیہ السلام کے پاس لے آئے آدم نے روغن بدن ملا اور زیتون تناول کیا صحیح ہو گئے بعدہ پہر مرض بہت شدت سے پلٹ آیا آدم نے پہر شیث سے کہا کہ اللہ تعالی سے میوہ ہائے جنت میرے واسطے مانگ شیث علیہ السلام چلے اثناء راہ مین دیکھا کہ جبرئیل ایک جماعت ملائکہ کے ساتھ چلے آتے ہین شیث نے اونسے ملاقات کی جبرئیل نے پوچھا کہ کہان چلے اور کس واسطے جاتے ہو شیث نے احوال بیان کیا جبرئیل نے کہا پہر چلو ہم اسیواسطے آئے ہین کہ آدم کو اوسکے مقصود تک پونہچاوین حضرت شیث پہر آئے دیکہا آدم کے پاس ملائکہ جمع ہین جبرئیل نے آدم سے مزاج کا حال پوچھا آدم نے کہا شدت مرض سے عبادت مین قیام نہین ہوسکتا پہر عزرائیل آئے اور بہت تعظیم اور احترام سے سلام کیا آدم نے اونکی تحیہ کا جواب دیا عزرائیل نے کہا تحقیق اللہ تعالے تمکو سلام فرماتا ہے اور تم کو بلاتا ہے حوا آدم کے پیچھے بیٹھی ہوئی روتی تہین آدم نے حوا سے کہا کہ میرے پاس سے اوٹھ جاؤ تمہارے ہی سبب سے مجھ کو یہ مصیبتین پہنچی ہین مجھ کو اپنے پروردگار کے ایلچیون سے مخاطب ہونے دو اور جبرئیل سے کہا کہ اے جبرئیل مجھسے خطا ہوئی اوس پر نادم ہون معلوم نہین کہ گروہ ملائکہ مین مجکو خاطی اور عاصی کہتے ہین یا تائب عزرائیل یہ سنکر رو دیے اور جبرئیل بہی مضطر ہوئے اور بہت گریان ہوئے ناگاہ غیب سے ندا آئی آدم نے عزرائیل سے کہا جلدی کرو جلدی کرو جان شوق وصال مین بیقرار ہے اور اس دار الفراق سے بیزار ہے

ابیات

طائر روح کہ در محبس تن ماندہ اسیر	شاہبازیست ازین دام گرفتش بازرسان
بازجان ساعد سلطان ازل میطلبد	نیست کرکس کہ کند میل بہ مردار جہان

اب جلد اس روح لطیف کو جسم خاکی کسیف سے چہڑا دے تاکہ لذت وصال سے شاد کام ہو عزرائیل

آدم علیہ السلام کے قبض روح مین مصروف ہوے جب روح آدم علیہ السلام عزرائیل قبض
کر چکے یہ تعلیم جبرئیل آدم کو نہلایا پھر جبرئیل نے کفن بہشتی آدم کو پہنایا اور حنوط جنت کا استعمال
کیا شیث نے جبرئیل سے اشارہ کیا کہ نماز جنازہ کی امامت کرین جبرئیل علیہ السلام نے شیث کو
امام کیا بعد فراغ نماز کے جنازہ اوٹھاکر جبل ابوقبیس مین لیگئے نماز کے مین ملائکہ نے تکبیر کہی اور شیث
اور جبرئیل علیہما السلام نے قبر مین اوتار کر دفن کیا شیث علیہ السلام بحکم خلافت اجرائے شریعت
اور انتظام بنی آدم مین مصروف ہوے اور وحی اون پر آنے لگی پچاس صحیفہ نازل ہوے شریعت
آدم کے موافق اور آپ نے زمین شام مین سکونت اختیار کی اور حفاظت نور محمدی مین بڑا اہتمام
رکہتے جب نور شریف کے نقل کا وقت آیا حضرت شیث علیہ السلام کو خواہش نکاح کی پیدا ہوئی
اللہ تعالے نے محوائلہ بیضا کو کہ اونکو خائیل بھی کہتے ہین بہشت سے بھیجا محوائلہ ایک حور ہین بشکل
حواسے اللہ تعالے نے اونکو پیدا کیا تہا ہم شکل حوا کے الغرض شیث کا محوائلہ بیضا کے ساتھ
عقد ہوا اور اللہ تعالے نے حضرت شیث علیہ السلام کو جوڑہا پیدا کیا اور اونکے واسطے محوائلہ بیضا
کو جنت سے بھیجا یہ اہتمام بہی اللہ تعالے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار عظمت کے واسطے
تہا تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور یکتا ہین کہ اللہ تعالے نے
آپکے جد کا ماں کے بطن مین بہی شریک نہین کیا تاکہ سب بہائیوں سے اس صفت مین بے مثل
رہین اور یہ بہی حکمت تہی کہ اگر شیث کے ساتہہ بہی بہن توام پیدا ہوتی تو آپ کا نکاح بہی موافق
شریعت آدم کے بہن کے ساتہہ ہوجاتا گو اوسوقت مین یہ امر بسبب مجبوری کے کہ اوسوقت مین
بجز اولاد آدم کے اور انسان تہا ہی نہین جائز اور درست تہا لیکن چونکہ آگے حرام ہونیوالا تہا
اسوجہہ سے اللہ تعالے نے گوارا نہوا کہ شیث کا نکاح بہن کے ساتہہ ہوا اور یہ کہا جاوے کہ ایک
نکاح اجداد محمدی مین ایسا ہوا ہے کہ جو آگے حرام ہوگیا پس واسطے طہارت نسب شریف کے

یہ امر بھی اللہ تعالےٰ نے منظور نکیا اور بعض اس روایت کو کہتے ہین کہ قرآن مجید کے خلاف ہے
اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین جنت کی اور اوسکی حورون کی تعریف مین فرمایا ہے
کہ اونکو قبل اسکے کسی انسان اور جن نے چھوا نہین ہے پھر کیونکر شیث علیہ السلام کی صحبت
مین جنت کی حور آئی سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ یہ تعریف اون حورونکی فرماتا ہے کہ جنکو جنت
مین پیدا کر رکھا ہے اہل جنت کیواسطے محوالہ بیضا اونمین سے نہین ہین انکو تو اللہ تعالےٰ نے
حضرت شیث ہی کیواسطے پیدا کیا تھا اور اونکو دنیا مین بھیجدیا اور حقیقت مین اونکو خلقت مین
تعلق ہے انسان سے بھی کیونکہ حوا کے عکس سے اللہ تعالےٰ نے اونکو پیدا کیا ہے جیسے حوا کو اللہ
تعالےٰ نے اپنی قدرت سے آدم علیہ السلام کے پہلو سے پیدا کیا ہے پس محوالہ غیر حوا کی نہین ہین
اور اونکی دختر بھی نہین ہین اور نیز شیث علیہ السلام چھوٹے بیٹے آدم علیہ السلام کے ہین اللہ تعالےٰ
نے بھی اونکو حامل نور محمدی کیا اور اونہین کو قائم مقام آدم کر کے تمام اولاد آدم پر سردار کیا تاکہ یہ بات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہو کہ یہ نور وہ معظم ہے جو چھوٹے کو بڑا کر دیتا ہے اللھم صل وسلم
وبارک علیہ الغرض جب شیث علیہ السلام کا نکاح ہو گیا اللہ تعالےٰ نے ایک قبہ یاقوت
زرد کا بہشت سے بھیجا اونہین حضرت شیث او محوالہ بیضا مین باہم قربت ہوئی اور نور شریف
حضرت شیث سے نقل فرما ہو کر محوالہ بیضا کے سینہ مین چمکنے لگا اور محوالہ بیضا حاملہ ہو گئین شیطان
مقید کر لیا گیا اور یہ مضمون برابر جاری رہا کہ جب نور محمدی نقل کرتا تھا شیطان مقید کر لیا جاتا تھا
یہان تک وہ قید رہتا تھا کہ حامل نور محمدی پیدا ہو کر کے بلوغ کو پہونچتا تھا اور روایت ہے
کہ جب محوالہ حاملہ ہوئین اطراف اور جوانب سے ندا آنے لگی کہ مبارک ہو تم کو اے بیضا بعد ختم
مدت حمل کے فرزند نورانی پیدا ہوئے نام اونکا حضرت شیث نے انوش بکسر ہمزہ او ضم نون
کہ جسکے معنی صادق اور راست گو ہین قرار دیا جب شیث

انوش بھی بالغ ہوئے شیث علیہ السلام نے عہدنامہ انوش سے لکھوایا کہ محافظت کرین نوجہ کی
زنا سے اور مہرین اوسپر کراکے تابوت سکینہ مین رکھدیا اور اوسکو مقفل کردیا اور انوش کو اپنا
خلیفہ کیا اور خود وفات فرمائی انوش نے خلافت کو بہت اچھی طرح سے انجام دیا نوسو برس کی
اونکی عمر ہوئی اونہون نے درخت زمین پر لگائے اور طریقہ باغبانی کو جاری کیا اور اولاد اونکی
بہت ہوئی منجملہ اونکی اولاد کے ایک فرزند کی ولادت مین بہت عجائبات قدرت الٰہی مشاہدہ
ہوئے نام اونکا قینان بفتح قاف اور سکون یا ہے معنی اوسکے غالب کے ہین عمر اونکی ایک سو بیس
برس کی ہوئی اور اولاد اونکی ہوئی اوسمین سے مہلائیل کی پیدایش کے وقت آیات الٰہی مشاہدہ
ہوئے قینان نے مہلائیل کو اپنا خلیفہ کیا اور حسب معمول اونسے عہدنامہ لکھواکر صندوق مین
داخل کیا مہلائیل نے بھی امور خلافت کو باحسن وجہ انصرام کیا اور اونکی اولاد بہت کثرت سے
ہوئی اونکے وقت مین بنی آدم کی کثرت ہوگئی تھی اور اطراف عالم مین پھیل گئے تھے اور گھر ونمین
اور میدانون مین رہتے تھے مہلائیل نے ملک بابل مین شہر سوس بنایا چنانچہ اول بنا تعمیرات
اور مکانات کی اونہین سے ایجاد ہوئی اور مہلائیل کے معنی ہین خدا کا تسبیح کرنیوالا عمر اونکی نو سو
برس کی ہوئی اونکے ایک فرزند تھے بڑے متقی اور پرہیزگار برد اونکا نام تھا معنی برد کے ضابط
کے ہین اونہون نے بنی آدم مین ضبط قبائل کیا اونکی عہد مین باغوائے شیطان لوگون نے بت پرستی
شروع کی ہرچند وہ مانع آئے اور دعوت توحید اونہون نے کی لیکن کفار بت پرستی سے باز
نہ آئے جب عمر اونکی ایک سو بہتر برس کی ہوئی متاہل ہوئے ایک فرزند رفیع الشان اونکے
پیدا ہوا نام اونکا اخنوخ کہ معنی اوسکے کثیر العبادت ہین اہل عرب اونکو ہرمس کہتے ہین ہرمس
عطارد کا نام ہے اور اونکو علوم کواکب اور استخراج احکام صحیحہ مین کمال تھا اور اکثر علوم
نجوم اونکی طرف منسوب ہین اور اونکو ادریس بھی کہتے ہین اس وجہ سے کہ صحیفہ آدم اور شیث کو

بہ وحی الٰہی اونہون نے تدریس کی اور رسم درس کا اونسے جاری ہوا اور صنعت کتابت بہی اونہین نے
ایجاد کی ہے قبل اونکے لباس بنی آدم کا کھال اور چمڑا لیکا تہا اونہین نے کپڑا بنایا اور اوسکو سیا
پہننے بہی اونہین سے ایجاد پائے ہین اور سلاح حرب بہی اونہین نے ایجاد کیے اور چونکہ اولاد
آدم مین بت پرستی ہونے لگی تہی لہذا اول جہاد کفار پر اونہون نے کیا اور مبعوث بہ نبوت
تہ تیس صحیفے ان پر نازل ہوئے اور وہ اپنے زمانہ مین اجراے احکام کرتے رہے اور اونہون نے
نکاح کیا اور اونکی اولاد ہوئی ایک فرزند تہا اونکا متوشلخ بڑے صالح اور پرہیزگار حضرت ادریس نے
نور محمدی کی حفاظت کی اونکو وصیت کی اور حسب معمول عہدنامہ لکہوا لیا اور وہ نور شریف بعد
ادریس کے متوشلخ کے سپرد ہوا الغرض اسیطرح وہ نور شریف اصلاب پاک سے ارحام پاک مین
انتقال فرمانے لگا یہانتک کہ سیدنا نوح اور سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسمٰعیل علیہم السلام مین ہوکر
اولاد اسمٰعیل مین جلوہ گر ہوا جب اللہ تعالے کو منظور ہوا کہ اہل زمین کو اپنے حبیب کریم کے دیدار سے
مشرف کرے کل حجابات اٹہا کر اوس آفتاب حقیقت کو بی بی آمنہ کے برج حمل مین
سپرد کیا اختلاف ہے اہل سیر مین بعض کہتے ہین کہ نصف ماہ جمادی الثانی مین حضرت آمنہ کو
علوق حمل ہوا اور محققین قائل ہین کہ چوتہی شب ماہ رجب کو وہ نور مبارک حضرت آمنہ کو
تفویض ہوا اور وہ فرماتے ہین کہ ماہ رجب کو حضرت کے علوق کیواسطے اسلیے اللہ تعالے نے پسند کیا
کہ ماہ رجب حدیث سے ثابت ہے کہ ماہ اصم ہے یعنی گونگا مہینہ قیامت کے روز کل ماہ شکل ہوکر اللہ کے
سامنے شہادت دینگے کہ فلان بندون نے تیرے ہم مین فلان فلان کام کیے ہین لیکن ماہ رجب ساکت
رہیگا اور کسی کی پردہ دری نکریگا چونکہ نبی کریم مین بسبب رحمت کے شان ستاری بہت
بڑہی ہوئی ہے لہذا آپ کے علوق کیواسطے ماہ پردہ دار پسند کیا گیا اور ارباب نکات فرماتے ہین کہ یہہ
اشارہ اسطرف کیا گیا ہے کہ غیرت عشق پسند ہی نہین کرتی ہے کہ بجز راز دار کے کسی کو محبوب سے

ف نور محمدی کا حضرت آمنہ کے حمل مین تشریف لانا اور وقت صبح کو ولادت فرمانا

تعلق ہو جب تک کہ انسان ضابطہ ہوگا اور اسرار محبت کو دل مین مکنون نہ کریگا کبھی جلوہ
حضرت محبوبیت اوسکے دل پر نہوگا چنانچہ یہی مضمون حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد
این مدعیان در طلبش بیخبرانند	کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

اللھم صل وسلم وبارک علیہ پھر جب آٹھ مہینے حمل کے گذر گئے اور نوان مہینہ آیا ربیع الاول
کا گیارہ تاریخین اوسکی گذر کر بارہوین تاریخ صبح صادق کیوقت سامان ظہور جناب رسالت
ہوا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب حقیقت ہین اور وقت طلوع آفتاب بعد صبح کے ہے اسلئے
اوس نیر ہدایت کا ظہور بھی بعد صبح کے ہوا یا اسطرف اشارہ ہے کہ جب روشنی صبح کی ظاہر ہونےلگی
اور ظلمت شب مٹنے لگی اوسوقت حضور پرنور عالم دنیا مین جلوہ فرما ہوئے پس اب جو طالب لقائے
محمدی ہوا وسکو ضرور ہے کہ اتباع سنت سنیہ نبویہ کرے تا کہ نور عبادت کا قلب مین چمکے اور ظلمت
معاصی کے مٹنے کا سامان ہوا اوسوقت البتہ وہ محبوب حق جلوہ نما ہوگا اور پرتو حسن اوس نور الٰہی کا
ساحت سینہ پر پڑیگا پس جسطرح کہ آفتاب بعد نکلنے کے بالکل ظلمت کو مٹا دیتا ہے اسیطرح
تجلی اوس نیر اعظم کی بالکلیہ ظلمات قلوب طالب صادق سے مٹا دیگی یہانتک کہ ظلمت
گناہ تو کیا ظلمت خودی کو بھی محو کر دیگی یہی مضمون اللہ تعالے اپنے حبیب کی مدح مین ارشاد
فرماتا ہے یُزَکِّیْہِمْ یعنی پاک کرتے ہین اونکو

خوش آمد نور آورد صبح یقین	ما را بر ماند از ظلام شک ما

الغرض وقت صبح کے جبرئیل علیہ السلام بحکم حضرت الوہیت واسطے استقبال سید عالم ختم
نبی آدم کے حاضر ہوئے اور واسطے اظہار عظمت کے کلمات مدح کی عرض کرنیلگے تا کہ حضور التفات فرماوین
وہان وہ استغراق تھا اللہ کی یاد مین کہ توجہ عالم ظہور کیجانب نہوئی حضرت جبرئیل نے جب

یہ مضمون دیکھا اللہ جلشانہ کے نام اقدس کا واسطہ دیکر کھا کہ ظہور فرمایے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالے کے محبوب ہین ویسے ہی اللہ تعالے کے عاشق کامل بھی ہین مسئلہ متفق ہے یہ نام محبوب کا ادب صحیح درہے اور ذکر اسم حبیب کیطرف توجہ عاشق کو خواہ مخواہ ہوتی ہے لہذا جناب رسالت نے عرض جبرئیل کو قبول کیا اور عالم ظہور کیطرف توجہ فرمائی فَطَلَعَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ الْمُنِيْرِ پس وہ سلطان گدا پرور شہنشاہ بے اورنگ افسر حبیب رب داور شفیع روز محشر اپنے خلوت سے ساتھ ہزارون جاہ و جلال کے دربار عام مین جلوہ گر ہوا

الا اے مومنین ہنگام تعظیم ست برخیزید — صلوٰۃ از جان و دل بر سرور کونین برگوئید

سلام علیک اے نبی مکرم — مکرم ترا از آدم و نسل آدم

سلام علیک اے نبی الورایا — بصورت موخر بمعنی مقدم

سلام علیک اے ز آغاز فطرت — طفیل وجود تو ایجاد عالم

سلام علیک اے امیر کاملک رسالت — ترا خاتم المرسلین نقش خاتم

سلام علیک اے ز اسماء حسنیٰ — جمال تو آئینہ اسم اعظم

سلام علیک شناسائے حضرت — کہ روح الامین از یکو غیبت محرم

سلام علیک ز فیض نوالت — ہر کشت زار امل سبز و خرم

توئی یا رسول اللہ آن ابر رحمت — کہ باشد محیط از عطائے تو یک نم

جگر تشنگانیم از رہ رسیدہ — ترحم علینا بحار ترحم

درونہا فگاریم و دلہا جراحت — ز لطف تو داریم امید مرہم

کشادیم با سفر در دیارت — چو جامی ز بار گنہ پشت با خم

رجا واثق آمد ز فضل تو ما را	کہ این بار ما گردد از پشت ما کم
بتحصیل مطالب کشائی کرآمد	ترا فتح باب شفاعت مسلم

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ سبحان اللہ اس عظمت وجلال کے ساتھ اوس بادشاہ اولین اور آخرین سلطان المرسلین نے ساحت زمین پر جلوہ فرمایا کہ بمجرد ولادت باسعادت آثار امارت کفر کے مٹنے لگے اور بہت سی آیات الٰہی بنابر اظہار عظمت جناب رسالت مآب کی پیدایش کیوقت نمودار ہوئین اور یہود اور نصاریٰ کو خوب معلوم تھا کہ نبی موعود جو انبیاء کے سردار اور ناسخ کل ادیان کے ہین یہی ہین فقط حسد کی وجہ سے وہ سب آپ کے دشمن تھے اور ہمیشہ آپ کی فکر مین رہتے تھے لیکن اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ اور عاصم تھا ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔ پہ کسی کا فر کا آپ پر قابو نچلا بعضے اہل سیر کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات روز دودھ حضرت آمنہ اپنی والدہ کا پیا بعد چند روز ثویبہ نے آپ کو دودھ پلایا اور جمہور اہل سیر کا قول ہے کہ اول آپ کو ثویبہ نے جو کنیز تھین ابو لہب کی اور ابو لہب نے اونکو مژدہ ولادت باسعادت بیان کرنیکے سبب سے خوش ہو کر آزاد کر دیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اور ثویبہ نے حضرت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دودھ پلایا تھا اسیوجہ سے حضرت حمزہ جناب رسالت کے برادر رضاعی تھے بعد حلیمہ سعدیہ نے آپ کو دودھ پلایا جب حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر مکہ مین لائین اور بی بی آمنہ کو سپرد کر دیا اوسوقت ام ایمن کہ حضرت عبد اللہ کی کنیز تھین اور حضرت کو میراث مین پہنچین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت مین مشغول ہوئین ام ایمن کہتی ہین کہ ہرگز نہین دیکھا مینے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کبھی آپنے بھوک یا پیاس کی شکایت کی ہو جب صبح ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آب زمزم شریف تھوڑا سا نوش فرما لیتے تھے اور شب بہر کچھ نہ مانگتے تھے اور اکثر

ف حالات حضور وقت ولادت باسعادت اور طفولیت کے

ذکر سفر حضرت آمنہ کا طرف مدینہ

ہوتا تہا کہ مین ذائقہ کہانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیش کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مجہہ کو کہانیکی طرف رغبت نہین ہے نقل کرتے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہہ برس یا سات برس کے ہوئے بی بی آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ ام ایمن کے مدینہ منورہ مین لیگئین بعض اقربا کے دیکہنے کیواسطے جو اونکے باپ کے بہائی بند تہے اور دار نابغہ مین ایک مہینہ بہر قیام کیا اور پہر مکہ مکرمہ کیطرف واپس آئین اثنا راہ مین جب منزل ابواء مین پونچہین بی بی آمنہ نے وفات کی اور اوسی جگہہ اونکو دفن کردیا اور بعض روایت مین آیا ہے کہ قبر حضرت آمنہ کی مکہ معظمہ مین ہے اور ایک جماعت علما کا قول ہے کہ جمع دونون روایتونمین یہ ہے کہ کہین احتمال ہے کہ اول حضرت آمنہ کو دفن کیا ہو ابوا مین اور پہر مکہ معظمہ مین نقل کیا ہو الغرض جب حضرت آمنہ نے بہی مقام ابوا مین انتقال کیا ام ایمن جناب سرور عالم کو مکہ مکرمہ مین لائین عبد المطلب حضور کے دادا آپ کی کفالت کرنے لگے اور آپ کی تربیت مین مشغول ہوئے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات والدہ کے مکہ مین آئے عبد المطلب نے آپ کو گود مین لیا اور بی بی آمنہ کے انتقال کے سبب سے بہت گریہ کیا اور مرحمت اور شفقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی کرتے تہے کہ اپنے بیٹون مین کسی پر نکرتے تہے کبہی بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانا نکہاتے تہے اور ایسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز رکہتے تہے کہ جناب رسالت جسوقت چاہتے تہے اوقات خواب اور بیداری اور خلوت اور جلوت مین عبد المطلب کے پاس آتے تہے اور اونکی مسند پر بیٹہتے تہے اور اگر بعضے عبد المطلب کے خواص غایت ادب کیوجہہ سے چاہتے تہے کہ حضور کو منع کرین عبد المطلب کہتے تہے چہوڑ دو میرے فرزند کو کہ عظمت بادشاہی اوسکے چہرہ سے ظاہر ہوتی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حجرہ مین ایک خاص مسند تہی عبد المطلب کی کہ سوا اونکے کوئی شخص اوسپر نہ بیٹہتا تہا تمام اشراف قریش گرد اوسکے بیٹہتے تہے ایک روز رسول کریم

علیہ الصلوٰۃ والسلام اوس مسند پر بیٹھے اور آپ اوس زمانہ مین بچے تھے ایک شخص نے حضرت کو منع کیا آپ رنجیدہ ہوئے اور آنسو آپ کی آنکھون مین بھر آئے عبد المطلب کو یہ حال معلوم ہوا کہا رہنے دو کہ میرے فرزند کو تاکہ اس مسند پر بیٹھے وہ اپنے نفس سے ایک شرف دیکھتا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ وہ ایسے مرتبہ شرف پر پہنچے گا کہ عرب سے کوئی شخص اوس مرتبہ پر نہ قبل اوسکے پہنچا ہے نہ بعد اوسکے پہنچے گا نقل ہے کہ ایک جماعت بنی مدلج سے کہ فن قیافہ شناسی مین مشہور تھے اونہون نے عبد المطلب سے کہا کہ اس فرزند کی محافظت اچھی طرح کرو کہ ہمنے کسی قدم کو نہین دیکھا اوسکے قدم سے مشابہ زیادہ ساتھ اوس قدم کے کہ اثر اوسکا مقام ابراہیم مین ہے یعنی اس فرزند سے زیادہ اشبہ ابراہیم کے ساتھ کوئی نہین ہوا ہے عبد المطلب نے جب یہ کلام اوس جماعت کا سنا ابوطالب سے کہا سنو یہ جماعت کیا کہتی ہین پس ابوطالب اوس روز سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے لگے اور روایت ہے کہ عبد المطلب ام ایمن سے کہتے تھے کہ اس فرزند سے کبھی غافل نہونا اور حفاظت اسکی اچھی طرح سے کرنا اہل کتاب کہتے ہین کہ یہ پیغمبر اس امت کا ہوگا الغرض ایسے انوار الٰہی اور آثار شرف چہرۂ انور سے تابان اور نمایان تھے کہ سب اہل علم آپ کو دیکھکر طفولیت مین سمجھتے تھے کہ یہ نبی مکرم اور رسول معظم ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور اسی سال مین عبد المطلب اشراف قریش کے ساتھ واسطے تہنیت سلطنت ملک یمن کے سیف ابن ذی یزن کے پاس گئے اور اوسنے ظہور جناب نبوت کی عبد المطلب کو بشارت دی مفصل حال اوسکا یہ ہے روایت کرتے ہین کہ جب سیف ابن ذی یزن کو اللہ تعالےٰ نے اوسکے دشمنون پر فتح دی اور ملک یمن کہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا تھا پھر اوسکے تصرف مین آیا رؤسائی قبائل عرب اوسکے پاس مبارکباد دینے کو آئے چنانچہ عبد المطلب بھی ایک جماعت اشراف قریش کے ساتھ مثل امیہ ابن

عبد الشمس اور عبد اللہ بن جدعان اور وہب بن عبد مناف اور قصی ابن عبد الدار کے
مبارکباد دینے کو گئے اور اوس سے ملاقات کی اوسنے بہت تعظیم اور احترام کیا اور ایک مقام
مناسب پر اونکو ٹھہرایا بعد ایک مہینہ کے عبد المطلب کو تنہا اوسنے بلایا اور خلوت مین اونسے کہا کہ
ایک راز اسرار غیبی سے مین تمسے کہا چاہتا ہون اوسکو پوشیدہ رکھنا اور مین سوائے تمہارے
دوسرے سے نہ کہتا تمسے اسوجہہ سے کہتا ہون کہ مجھہ کو گمان ہے کہ معدن اوس راز کا
تم ہو عبد المطلب نے اوسکی مدح اور ثنا کی اور پوچھا کہ وہ راز کیا ہے سیف نے کہا مینے اگلی چھپی
کتابو مین پایا ہے ایک بڑی عظیم خبر کو کہ اوسمین شرف حیات. اور فخر ممات ہے اہل عرب کو
عام اور تمہاری قوم کو تمام اور تم کو خاص عبد المطلب نے کہا اے ملک تحقیق مین واپس
جاتا ہون ساتھہ ایسی چیز کے کہ کوئی سردار ویسی چیز لیکر واپس نہین گیا ہے اگر ہیبت
بادشاہ مانع نہوتی تو مین عرض کرتا کہ میری خوشی کو اور زیادہ کرا ور صاف صاف اسکو بیان
فرما سیف نے کہا جب پیدا ہو تہامہ مین لڑکا کہ اوسکے پاس نشانی ہو اوسکو واسطے امامت
اور تم کو ساتھہ اوسکی زعم ہو قیامت تک نام اوسکا ہو محمد اور اوسکی دونون شانون مین مہر
مرجاوے اوسکی مان اور باپ اور کفالت کرے اوسکی اوسکا دادا اور چچا اور ایک روایت
مین ہے کہ کہا سیف نے کہ ایک پیغمبر دین پرور تمہاری اولاد سے مبعوث ہو نام اوسکا
محمد اور احمد ہو اور وقت اوسکی ولادت کا یہی زمانہ ہے اور یا شاید پیدا ہو چکا ہو مان باپ
اوسکے مرجاوین اور دادا اور چچا اوسکا اوسکی کفالت کرے اللہ تعالے اوسکو آشکارا
اوٹھاویگا اور اوسکے انصار اور معاون پیدا کریگا تاکہ اونکی مدد سے اپنے دوستون کو عزیز
رکھے اور اپنے دشمنونکو ذلیل اور خوار کرے اور اوسکی ولادت کیوقت آگ بجھہ جاوے
پرستش کرے خدا ے بے ہمتا کی اور بت اور نابود کرے کفر او طغیانکو لات اور عزی

اور تمام بت ٹوٹ جاوین اور قول اوسکا فضل ہو اور حکم اوسکا عدل ہو اچھے کام کا حکم دے
اور اوسپر عمل کرے اور برے کامون کی ممانعت کرے اور خود بھی اوس سے بچے عبد المطلب
نے اوس سے کہا مرتبہ تیرا بلند او ر درخت عمر تیرا بر ومند ہو ہو سکتا ہے کہ ملک اس سے اور
زیادہ تر صاف مجھسے بیان کرے سیف نے قسم کہا کر کہا کہ اے عبد المطلب بتحقیق تو اوسکا دادا ہے
اور جھوٹ نہین ہے عبد المطلب نے جب یہ کلام سنا سجدے مین گر پڑے اور اللہ تعالےٰ کی حمد
اور ثنا کرنے لگے سیف نے کہا اے عبد المطلب اپنا سر اوٹھا سینہ تیرا کشادہ اور عمر تیری دراز
اور کام تیرا بلند ہو مجھسے بیان کر مینے جو کچھہ تجھسے کہا ہے کوئی شے اوسمین سے تو نے احساس
کی ہے یا نہ عبد المطلب نے کہا ہان اے بادشاہ میرا ایک لڑکا تھا کہ مین اوس سے بڑی
امید رکھتا تھا ایک دختر کریمہ کو اپنی قوم کے بزرگون سے مین اوسکی عقد مین لایا نام اوس دختر کا
آمنہ بنت وہب تھا ایک لڑکا اوس سے پیدا ہوا اوسکا نام مینے محمد اور احمد رکہا اوسکے دونون
شانون کے درمیان مین ایک نشانی ہے اور جو کچھہ تو نے کہا ہے مینے اوسمین دیکھا ہے ماں باپ
نے اوسکے وفات کی اب مین اور اوسکا چچا اوسکی کفالت کرتا ہون سیف نے کہا واللہ مینے
جسکا حال بیان کیا ہے وہی ہے زنہار اوسکے دشمنون سے اور ایک روایت مین ہے کہ یہود سے
اوسپر غلبہ نکرنے پاوے اگرچہ خدا تعالےٰ اوسکے دشمنونکو اوسپر خود متسلط نہونے دے گا
اور اسبات کو اس گروہ سے کہ تمہارے ساتھہ مین پوشیدہ رکہنا مبادا اونکو حسد پیدا ہو
اور اوس سے عداوت کرین اور البتہ یہ لوگ یا اونکی اولاد اوس سے عداوت کرینگی اور مین
جانتا ہون کہ مین اوسکی بعثت سے پہلے دنیا سے جاؤنگا اگر مین یہ نجانتا تو اپنے تمام لشکر پیادہ
اور سوار کے ساتھہ اوسکے ساتھہ چلتا اور یثرب کو اپنا دار الملک کرتا اسواسطے کہ مینے کتب آبائی
مین یہ مضمون پایا ہے کہ اہل یثرب اوسکی دعوت کو قبول کرینگے اور اوسکے ناصر اور معین ہونگے

اور قبر بہی اونکی وہان ہونگی اور مین یہ بات چاہتا ہون وہ اپنی منتہی درجہ کی ترقی اور کمال
پر پہونچے اور تمام آفتون سے محفوظ رہے اگر مجہہ کو یہ خیال نہوتا تو مین اظہار اوسکی نام کا کرتا اور
عرب کو اوسکا پیرو کرتا اور اگر زندہ رہگیا مین تو ایسا ہی کرونگا اے بہواسے عبد المطلب اور اپنے ملک
مین ساتہہ سلامتی کے جاؤ اور اوسکی حفاظت خوب کرو بعدہ ہر ایک شخص کو اشراف قریش
سے کہ عبد المطلب کی ہمراہ تہی چالیس چالیس اونٹ اور بروایتی سو سو اونٹ اور دس دس غلام حبشی اور
دس دس لونڈیان اور دس دس رطل سونا اور بروایتی پانچ پانچ رطل سونا اور دس دس رطل نقرہ اور ایک ایک مشک
عنبر سے بہری ہوئی اور دو دو حلہ یمانی سکے دیے اور جسقدر سبکو دیا تہا اوسقدر فقط عبد المطلب
کو دیا اور کہا کہ مجہہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے کبہی کبہی اطلاع دیتے رہنا اور رخصت کیا
عبد المطلب معہ اپنے ہمراہیونکی مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے راہ مین عبد المطلب نے آثار حسد کے
انعام بادشاہ پر جو اونکو دیا تہا اپنے رفیقون سے مشاہدہ کیے کہا اے یارو نہ حسد اوس انعام پر
جو ملک یمن نے مجہہ کو دیا ہے کرو اگرچہ وہ بہت ہے اسواسطے کہ اوسکو فنا اور زوال ہی لیکن
حسد کرو اوس دولت اور سعادت اور عزت اور شرف پر کہ جسکی اوسنے مجہہ کو خوشخبری دی ہے
جو مجہہ کو اور میری ذریت کو بعد میرے ہوگی قیامت تک پوچہا لوگون نے وہ کیا خوشخبری
ہے عبد المطلب نے کہا جو کچہہ مینے کہا ہے جلد تر تم کو معلوم ہوگا عبد المطلب مکہ معظمہ مین آئے
اور بعد ایک برس کے اونہون نے انتقال کیا اور سیف بعد چند برس کے مقتول ہوا
اور زمانہ بعثت جناب رسالت اوسنے نپایا اور روایت ہے کہ سات برس کی عمر مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صفا اور مروہ کے درمیان مین کہڑے تہے ایک جماعت نصارا کی
ملک شام سے تجارت کیواسطے مکہ معظمہ مین داخل ہوئی پس اونمین سے ایک نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اون علامت اور نشانیون سے کہ اپنی کتاب مین دیکہی تہین پہچانا

اور آپ سے کہا ایجوان تم کون ہو فرمایا مین محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہون نصرانی
نے آسمان کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ پروردگار اسکا کون ہے حضرت نے فرمایا اللہ وسکا
رب ہے پہر اوسنے زمین کیجانب اشارہ کیا اور پوچہا اسکا پروردگار کون ہی آپ نے ارشاد
کیا اللہ اسکا رب ہی پہر اوسنے پہاڑ کیطرف اشارہ کیا کہ اسکا پروردگار کون ہی اور ایسے ہی
سوال کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی جواب فرماتے رہے پہر نصرانی نے
کہا سوا اللہ کے کوئی اور بہی انکا رب ہی حضور نے فرمایا تو اسواسطے آیا ہے کہ مجھکو
شک مین ڈالے پروردگار میرا اور اونکا ایک ہی ہے جو نہ شریک رکھتا ہے اور نہ ضد
پس نصرانی نے کہا اے اہل مکہ جان لو پیغمبر آخر الزمان یہ ہی ہین اور اسی سال بعد
مراجعت عبد المطلب یمن سے یہ واقعہ ہوا مروی ہے رقیقہ بنت ابی صیفی ابن ہاشم سے
کہ چند سال برابر قریش مین قحط پڑا درخت خشک ہوگئے جانور لاغر ہوگئے دودہ اونکا
سوکہہ گیا اضطراب اہل مکہ کا حد سے تجاوز کر گیا اوسی زمانہ مین مینے خواب دیکہا کہ ایک
ہاتف کہتا ہے اے گروہ قریش وہ پیغمبر کہ تم مین مبعوث ہوگا اوسکی ستارہ شرف اور کمال
کے چمکنے کا وقت قریب آگیا اوٹہو یاران عیش اور خوشی مانگو اور دیکہو تم مین ایک مرد ہے
دراز قامت گورا سفید رنگ بلند بینی تازہ رو پلکین اوسکی دراز ہین اور صاحب فخر اور حسب ہے
وہ اپنے فرزند کے ساتہہ قوم مین سے باہر نکلے اور ہر قبیلہ سے ایک مرد اوسکی ساتہہ ہو
اور سب پاک صاف ہو کر خوشبو لگا کر سات بار کعبہ کا طواف کرین اور رکن کعبہ کو بوسہ
دین اور کوہ ابوقبیس پر آوین وہ مرد موصوف پانی کیواسطے دعا کرے اور ہمراہی آمین
کہین پانی برسے گا جسقدر چاہو گے رقیقہ کہتی ہین جب صبح ہوئی جاگی مین خائف اور
ترسان تہی اور جس کسی سے مین نے یہ خواب بیان کیا قسم ہے حق اور حرمت حرم کی

اونسے یہی کہا کہ اس سے مراد عبد المطلب ہے پس جماعت قریش اونکے پاس جمع ہوئی اور کہا
اور میرا خواب اون سے بیان کیا اور عرض کیا آپ دعا کرین عبد المطلب اوٹھہ کھڑے ہوئے اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھہ لیا اور باہر نکلے اور ہر قبیلہ سے ایک ایک مرد بموجب حکم
ہاتف غیبی کے اونکے ہمراہ ہوے سب نے غسل کیا اور خوشبو لگائی اور طواف کیا اور کوہ قبیس پر
آئے عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر چڑہا کر ہاتھہ دعا کو اوٹھایا
اور عرض کیا اے رب خلق کے اے بر لانیوالے حاجتونکی اور دور کرنیوالے بلاؤنکی تو بے کسیکی
سکھائے خود جاننے والا ہے اہل مکہ تیرے غلام اور لونڈی ہین قحط اور تنگی سے تیرے
حضور مین شکایت کرنے کو حاضر ہوئے ہین اور عرض کرتے ہین جانور انکی ہلاک ہوگئے ہین اے
اللہ برسا ہم پر باران نافع کہ گھانس کو اوگا دے اور ہم کو خوش کرے راوی کا قول ہے کہ بعد آئے
کعبہ ابھی لوگون نے قصد اوترنے کا پہاڑ پر سے جانب بیت الحرام نہین کیا تھا کہ پانی آسمان سے
برسنے لگا اور گھرون کی موریون سے بہنے لگا تمام بزرگان قریش نے کہا عبد المطلب سے
ھَنِیْئًا لَکَ یَا اَبَا الْبَطْحَا مبارک ہو تم کو اے بزرگ بطحا کے اور جب عمر شریف جناب رسالت
آٹھہ برس کی ہوئی عبد المطلب نے وفات کی ابوطالب کو وصیت کی کہ محافظت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بہت کرنا اور نقل کرتے ہین کہ عبد المطلب آخر عمر مین نابینا ہوگئے تھے اور عمر
اونکی ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی اور ایک روایت ہے بیاسی برس کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے پوچھا کہ حضرت آپ کو اپنے دادا کا انتقال کرنا یاد ہے حضرت
نے فرمایا ہان یاد ہے مین اوسوقت مین آٹھہ برس کا تھا ام ایمن کہتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے جد امجد کے جنازہ کے پیچھے تشریف لیے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے اور اہل علم
کہتے ہین کہ عبد المطلب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت ابوطالب کو اسیوجہہ سے

سپرد کی تہی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم اعیانی تھے اور جسقدر اونکو حضرت
سرور عالم کی محبت تہی دوسرے چچاؤن کو نہ تہی اور کہتے ہین کہ بعد وفات عبد المطلب کے
ابوطالب اور زبیر نے آپ کی کفالت کیواسطے قرعہ ڈالا ابوطالب کے نام قرعہ نکلا اور بعض کہتے
ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا تہا کہ حضور اپنے اعمام سے جسکی کفالت چاہین
اختیار کرلین پس آپنے کفالت ابوطالب کو اختیار فرمایا الغرض بہر نوع بعد وفات عبد المطلب
ابوطالب آپ کے کفیل ہوئے اور وہ محافظت نبی کریم کی بہت اچھی طرحسے کرتے تہے اور ہمیشہ
آپ کی حمایت پر مستعد رہتے تہے قبل از ظہور نبوت کے بہی اور بعد بعثت کے بہی اور نہایت
درجہ آپ سے محبت کرتے تہے اپنی تمام اولاد پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دیتے تہے
اور آپ کو سب پر مقدم رکھتے تھے اور مثل عبد المطلب کے بغیر جناب رسالت کے کہانا نکہاتے
تھے روایت کرتے ہین کہ ابوطالب مالدار نہ تہے اور اولاد بہت تہی جب کبہی بغیر رسول کریم
کے وہ کہانا کہاتے تھے روایت کرتے ہین کوئی سیر نہوتا تہا اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دسترخوان پر ہوتے تہے سب آپ کی برکت سے سیر ہوجاتے تھے اور کہانا بچ رہتا تہا ابوطالب
آپ سے کہتے تہے وَاللّٰہِ اِنَّکَ لَمُبَارَکٌ قسم خدا کی بتحقیق تو مبارک ہے اور اپنے پہلو مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو سلاتے تہے اور جب گہر سے جاتے تہے آپ کو ساتھہ لیجاتے تہے ارباب
سیر اور اہل تاریخ لکہتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ[۱۲] برس اور دو[۲] مہینے اور
دس روز کے ہوئے ابوطالب کا ارادہ تجارت کیواسطے شام کیطرف جانے کا ہوا جب
سامان درست کرلیا اور باربرداری پر رکہا کہ روانہ ہون اور ارادہ اونکا حضور کو ہمراہ
لیجانے کا نہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چچا مجہ کو کس پر چہوڑتے ہو میری
نہ ماں ہے نہ باپ ہے مین تمہارے ساتھہ چلونگا ابوطالب یہ سنکر بہت روئے اور

تھا واللہ تم کو مین اپنے ہمراہ لونگا اور ہرگز تم سے جدا نہونگا الغرض ابو طالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمراہ لیکر ملک شام کیطرف روانہ ہوئے اثنائے راہ مین ایک دیہہ مین پہونچے کہ اوسکو کفر کہتے تھے اور بصری وہان سے چھہ میل ہے اوس دیہہ مین بحیرا راہب کہ علما اور احبار نصارا سے تھا اور زہد اور ورع مین درجہ کمال کو پہونچا تھا اوسکا صومعہ تھا اور اسیوجہہ سے وہ دیہہ دیر بحیرکرکے مشہور ہے اور اوسکو احوال جناب سرور عالم کا انجیل اور دوسری آسمانی کتابون سے خوب معلوم تھا اور مدت دراز سے اوس صومعہ مین حضور کی زیارت کی انتظار مین بسر کرتا تھا اسواسطے کہ کتب آسمانی مین پڑہا تھا کہ نبی آخر الزمان فلان وقت مین اسجگہہ تشریف لاوینگے اور فلان جگہہ فلان درخت کے سایہ مین مقام فرماوینگے اسوجہہ سے جب کوئی قافلہ قریش کا اوس کے صومعہ کے نیچے قیام کرتا تھا وہ صومعہ کے اوپر چڑھکر دیکھتا تھا کہ وہ نشانیان دیکھے اور معلوم کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس قافلہ مین ہین یا نہین اور جب کوئی نشانی اون نشانیون سے نہ دیکھتا تھا صومعہ سے باہر نہ نکلتا تھا اور اوس قافلہ والون سے اختلاط نکرتا تھا روایت کرتے ہین کہ جسروز وہ قافلہ قریش جسمین جناب سرور عالم تشریف رکھتے تھے اوس صومعہ مین پہونچنے والا تھا بحیرا صومعہ کی چھت پر کھڑا تھا دور سے نظر اوسکی قافلہ پر پڑی دیکھا کہ ایک ٹکڑا ابر کا اوس قافلہ پر سایہ کیے ہوئے ہے جب قافلہ چلتا ہے وہ ابر بھی چلتا ہے اور جب قافلہ توقف کرتا ہے ابر بھی ٹھہر جاتا ہے بحیرا نے جب یہ حال دیکھا تعجب کیا اور دل مین کہا کہ یہ امر واقع نہوگا مگر پیغمبر کے سر پر ضرور مقصد میرا اس قافلہ مین ہے اور ایک روایت مین ہے کہ جب قافلہ ایک بلند گھاٹی پر پہونچا بحیرا نے سنا کہ پتھر اور درخت صحرا کے سب نے بہ آواز بلند کہا السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ **نقل** ہے کہ جب وہ قافلہ صومعہ کے نیچے ٹھہرا

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچا ابوطالب کے ساتھہ نیچے اوس درخت مین کے مقیم ہوئے اور
اوس پارۂ ابر نے اوس درخت کو اوپر سایہ کر لیا اور ایک روایت مین ہے کہ شاخین اوس درخت کی
بہت خشک تہین جب جناب رسول کریم اوس درخت کے نیچے اوترے وہ درخت سرسبز او تازہ
ہوگیا اور سایہ اپنا پہیلا دیا پس بحیرا یہ امور دیکہہ کر خوش ہوا کہ امید میری بر آئی پیغمبر آخر الزمان
اس قافلہ مین ہین اور وہان کے خادمون اور مریدون سے کہا اونہون نے قافلہ کیواسطے
کہانا طیار کیا اور دسترخوان ترتیب دیا اور ایک شخص کو بہیجا کہ کہہ دے ای اہل قریش تمہارے
واسطے کہانا مینے طیار کیا ہے تمہاری دعوت کرتا ہون اور عرض میری یہ ہی کہ دعوت میری
قبول کرو اہل قافلہ نے کہا ای ابو عبداس تیرا کبہی یہ دستور نہ تہا اس مرتبہ کیا امر تجہپر ظاہر ہوا ہے
کہ یہ فعل کیا ہی بحیرا نے اونکے جواب مین کہا جو کچہہ ہوگیا اوسکو جانے دو اور گذری ہوئی باتین
زبان پر نہ لاؤ اسوقت میری دعوت قبول کرو پس اہل قافلہ بحیرا کے صومعہ مین آئے بحیرا
صومعہ کی چہت پر چڑہا تاکہ اوس ابر کو دیکہے دیکہا کہ وہ ابر اوسیطرح اوس درخت پر سایہ کیے ہے
کہا ای گروہ قریش آیا تم مین کوئی شخص رہگیا ہے کہ میری دعوت مین حاضر نہین ہوا کہا ہان
ایک جوان ہی خوردسال محمد نام اونکو منزل پر اسباب کی حفاظت کیواسطے چہوڑ دیا ہی بحیرا
نے کہا میری یہ آرزو ہی کہ اہل قافلہ سے کوئی شخص جوان بچہ اس دعوت سی تخلف نکرے پس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانیکو آدمی بہیجا حضرت سرور عالم بہی تشریف لائے اور اپنے چچا
ابوطالب کی پہلو مین بیٹہے اور ایک روایت مین ہے کہ جب قافلہ صومعہ کے نیچے پہونچا لوگ اسباب
کہول رہی تہی کہ بحیرا بخلاف عادت صومعہ سے باہر آیا اور قافلہ کیطرف روان ہوا اور قافلہ
مین سیر کی یہانتک کہ ابوطالب کے قیام گاہ مین پہونچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکہا اور دست مبارک حضور کا پکڑا اور کہا هٰذَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ وَرَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

یبعثہ اللہ رحمۃ اللعالمین قریش کے بڈہون نے بحیرا سے کہا تو نے کیونکر جانا کہ یہ پیغمبر ہین بحیرا نے آنحضرت پر ابر کا سایہ کرنا اور شجر اور حجر کا حضور پر سلام عرض کرنا اور جو جو علامات اور کرامات دیکھی تہی بیان کیں اور نشان صورت مبارک اور ہیئت موزون کا جو کتابون سے دریافت کیا تہا اونسے بیان کیا اور کہا کہ مین خوب پہچانتا ہون پیغمبر آخر الزمان کو ساتہ خاتم نبوت کے کہ اونکی شانہ مبارک پر بہ مثل سیب کے بعدہ وہ اپنے صومعہ مین گیا اور دعوت کی فکر کی اور اہل قافلہ کو بلایا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور نقل کرتے ہین کہ بحیرا نے مہمانونکو اپنے صومعہ کے میدان مین ایک درخت کے سایہ مین بٹہایا تہا اور آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانیکو بہیجا جب جناب سرور عالم تشریف لائے پارہ ابر بہی حضور پر سایہ کیے ہوئے آیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے قریب پہونچے ارادہ بٹہنے کا کیا سایہ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف جہکا بحیرا نے کہا دیکہو درخت کے سایہ کیطرف کہ جہکا اونکی جانب اور جب نبی کریم بٹہے بحیرا اچہی طرح حضور کیطرف متوجہ ہوا اور نشانیان پیغمبر آخر الزمان کی جو آسمانی کتابون مین پڑہی تہین خوب دیکہتا رہا یہانتک کہ لوگ کہانے سے فارغ ہوئے اور قصہ دعوت ختم ہوا اور لوگ مجلس سے اوٹہے بحیرا نے ابو طالب سے کہا اے ضعیف مین تم سے کچہہ کہونگا اور جب سب آدمی باہر نکل گئے اور ابو طالب بٹہے رہے بحیرا نے اونسے کہا یہ جوان تمہارا کون ہے ابو طالب نے کہا کہ میرا بیٹا ہے بحیرا نے کہا یہ ہو نہین سکتا کہ اسکی مان باپ یا دادا زندہ ہون ابو طالب نے کہا سچ کہتا ہے تو یہ میرا بہتیجا ہے بحیرا نے کہا کہ انکی حفاظت اور رعایت مین بہت اہتمام کرتا رہنا اور یہود کی دشمنی سے ڈرتے رہنا اگر وہ اس پر قدرت پاوین تو پانی تک نہ پئین جبتک اسکو قتل نکر لیوین اور جان لو کہ اسکی بہت بڑی شان ہوگی بعدہ بحیرا اجباب کیطرف متوجہ ہوا اور کہا مین تم کو لات اور عزیٰ کی قسم دیتا ہون اور غرض بحیرا کی اس سے امتحان تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورنہ بحیرا بت پرست نہ تہا بلکہ ایک مرد خدا شناس اور اہل حق اور معرفت سے

تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو ان بتونکی قسم نہ دے کوئی شی میرے نزدیک ایسے
دشمن نہیں ہے جیسے یہ ہین بحیرا نے کہا پس مین خدا کی قسم دیتا ہون تم کو کہ تمہارے دونون شانونکے
درمیان مین ایک علامت ہے اس شکل و ہیئت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہان پس مرد
خداشناس اوٹہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون چشمان مبارک کے بیچ مین بوسہ دیا
اور کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا اور بعض کہتے ہین حضور کے قدمون پر بوسہ دیا اور ایک
روایت مین یہ ہے کہ حضرت سرور عالم نے بحیرا کی التماس کر نیسے چادر شریف کو دوش مبارک سے
اوٹہا دیا بحیرا نے خاتم نبوت کو جناب رسالت کے دونون شانونکے درمیان دیکہا اوسی کیفیت سے
جو کتب آسمانی مین دیکہا تہا پس اوسکو چوم لیا قریش نے کہا اس راہب کے نزدیک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بڑی قدر ہے اور نقل ہے کہ چند شخص یہودیونمین سے اور ایک روایت مین ہے سات
شخص روم سے بارادہ قتل جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تہے اوسمین تین عالم تہے
کامل تہے دریس و زریر اور تمام اوسی روز بحیرا کے صومعہ مین پہونچے اور بحیرا سے کہا ہمکو کتب آسمانیہ
سے معلوم ہوا ہے کہ آجکے دن اس صومعہ کے نیچے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے قافلہ کے ساتھ مقام
کرینگے وہ لوگ اس ارادہ سے آئے ہین کہ اونکو قتل کرین او بحیرا سے اس کام مین شرکت چاہی بحیرا نے
دلائل واضحہ سے اونکے دل مین یہ بات راسخ کردی کہ جب یہ جوان وہ پیغمبر ہے کہ جسکی وصف کتاب
آسمانی مین تمنے پڑہی ہے تو کیونکر توریت اور انجیل اور زبور پڑہنے والا اونکو چہپنے دیگا اور ایک روایت مین ہے
کہ بحیرا نے اون لوگونسے کہا کہ مجہسے کہو کہ جو امر اللہ کو منظور ہوا اور رد واوسکے کیا چاہے کوئی شخص اوسکو
تغیر کرسکتا ہے اونہون نے کہا نہین بدل سکتا ہے پس بحیرا نے کہا کہ تم لوگ اوس سے دست اندازی نکرو پلٹ
جاؤ اور بیفائدہ کوشش نکرو اون لوگون نے انصاف کیا اور اوس ارادہ سے باز آئے روایت ہے
کہ بحیرا نے ابو طالب سے کہا کہ یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا اور شریعت اسکی تمام عالم کو گہیر لیگی اور دین اوسکا

سب دینون کا ناسخ ہوگا اگر تم کو اونکی ساتھہ شفقت اور محبت ہی تو ہرگز اونکو شام مین نہ لیجا ؤ کہ یہود
اونکی بڑے دشمن ہین مبادا کہ آنحضرت کو دیکھین اور کچھہ ایذا پہونچاوین پس ابوطالب نے اپنا اسباب
بصریٰ مین نفع کی ساتھہ فروخت کرلیا اور مکہ کو پلٹ گئے اور ایک روایت مین ہی کہ ابوطالب نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت کی ساتھہ مکہ معظمہ کو واپس کردیا اور خود شام کیطرف گئی کہ تجارت کو
پورا کرلین اور قصہ بحیرا راہب کا اکثر کتب معتبرہ مین ساتھہ کمی بیشی الفاظ کی وارد ہی امام ترمذی نے
بہی اس قصہ کو سند کی ساتھہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی اور اوسکی سند کی تعریف
کی ہی روضۃ الاحباب مین بہت سی روایات جمع کی ہین لہذا روضہ سے یہان نقل کیا ہی اور بحیرا کی
اہل علم نے تعریف کی ہی کہ تمام علماء نصاریٰ کا اونکی دین بہر اتہا اور ابونعیم نے بحیرا کو صحابہ مین لکھا ہی مگر اسمین
شک ہی کہ وہ اون لوگونمین سے ہین جنہون نے جناب سرور عالم کو قبل از بعثت دیکھا ہی اور حضرت
کی نبوت پر ایمان لائے ہین اور جب عمر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سترہ برس کی ہوئی
زبیر ابن عبد المطلب او بقولے عباس ابن عبد المطلب کا قصد سفر کا یمن کیجانب تجارت کیواسطے
ہوا ابوطالب سے اونہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ساتھہ کردو مجھہ کو آرزو ہے
کہ برکت محمد کی مجھہ کو بہی پہونچے ابوطالب نے بہائی کی عرض کو قبول کیا اور سید عالم کو چچا کی ساتھہ یمن
کیطرف بہیجدیا اثنائے راہ مین بہت اعجاز حضرت سرور کائنات سے ظاہر ہوئے ارباب تواریخ لکھتے
ہین کہ جب بیسوان سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع ہوا انوار آنحضرت پر ظاہر ہونے لگے
چنانچہ منقول ہی کہ ایک روز جناب نبی کریم نے ابوطالب سے کہا اے عم کئی شب پیشتر اس سے تین
شخص میری پاس آئے اور مجھہ کو اچھی طرح سے دیکھا اور کہا یہ وہی ہی لیکن ابہی وقت ظہور اسکا
نہین آیا ہی بعدہ پھر ایکبار حضرت سرور عالم ابوطالب کی پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے چچا
اونہین تینون شخصون سے ایک شخص پھر مجھہ پر ظاہر ہوا اور مجھہ پر حملہ کیا اور میرا شکم چیر ڈالا

چنانچہ مین راحت اوسکی اپنی مین پاتا ہون ابوطالب یہ سنکر جناب سرور عالم کو ایک کاہن کے پاس لیگئے جو کہ فن طبابت بہی کرتا تہا اور سب حال اوس سے بیان کیا اور کہا کہ اسکا علاج کر اوس مرد کاہن نے بہت احتیاط کے ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائے مبارک کو دیکہا اور حضور کے پیر ونکو بہی دیکہا اور اوس علامت کو جو دونون شانونکے درمیان تہی معاینہ کیا اور کہا اے ابوطالب یہ پسر تمہارا عیب اور مرض سے پاک ہے اور شیطان اوسپر غلبہ نہین پاسکتا ہے علامات خیر اسمین بہت دیکہی جاتی ہین اور یہ حال جو وہ کہتے ہین شیطان اور اوسکے وسوسہ سے نہین ہے بلکہ ملائکہ کرام ہین کہ اوسکے دل کو نبوت کی جہت سے تلاش کرتے ہین اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ارشاد کیا کہ اوس زمانہ مین واقعہ مین نے دیکہا کہ ایک مرد نے ہاتہہ اپنا میرے گندہے پر رکہا اور بعد اوسکے ہاتہہ میرے سینہ کے اندر لیگیا اور میرے دل کو باہر لایا اور کہا کہ ایک دل ہے پاک بدن پاک مین اور پہر اوسکو اوسکی جگہہ پر رکہدیا الغرض اللہ تعالے جل شانہ نے واسطے اظہار عظمت جناب رسالت کی ایسی نشانیان اپنی طفولیت سے جناب سرور عالم مین ظاہر کردین تہین کہ جو اہل علم آپ کو دیکہتا تہا یا آپ کا حال سنتا تہا بڑائی حضور کی اوسکے دل مین راسخ ہوجاتی تہی اور آپ کی تعظیم کرتا تہا یہانتک کہ ترسٹہہ برس مین عظمت اور جلالت آپکی تمام دارین مین مثل آفتاب کے روشن ہوگئی اور قیامت تک روشنی اوسکی پہیلی رہیگی لیکن

جنکی آنکہون پر اور دل پر حسد اور عناد کا پردہ ہے وہ اوسکے دیکہنے سے محروم ہین

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

اشتہار | برکت آثار

اس زمان میمنت اقتران مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینۂ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسکو عالیجناب
مولوی حافظ حاجی **علامہ محمد ہادی علی خان** صاحب نے
کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس
مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین
حال پرملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالے یکے
بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ پنجم بھی
جسکا نام بہجۃ النجات فی ذکر سید الموجودات ہے
مطبع **نامی** لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف
ماہ مبارک ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ھ مین طبع ہو گیا ہے - لہذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرین
العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ چھوٹا رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمےٰ بہ

کحل الابصار فی ذکر نبی المختار

مؤلفہ شیدائے احمد مجتبیٰ شیفتۂ محمد مصطفےٰ مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادی علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ تعالیٰ

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ ہجری

فہرست کتاب مجلی الابصار فی ذکر نبی المختار

۸۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واحبائہ

منم غلام غلامِ تو یا رسول اللہ
دلم فداست بنامِ تو یا رسول اللہ

زہے سعادت آن طائران عرش مقام
کہ آمدند بدامِ تو یا رسول اللہ

عالم ظہور نور کمال محمد ست
آدم مثال حسن وجمال محمد ست

از آفتاب روز قیامت چہ غم بود
آن راکہ در پناہ ظلال محمد ست

ای غرقۂ گناہ ز طوفانِ غم مترس
کشتی نوح عصمت آل محمد ست

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اہل اصول نے معنی یصلون علی النبی کے اہتمام بالشان کے فرمائے ہین اور یہ معنی جامع ہین کل معانی مجازی کو اور معنی لغوی بھی اسمین مندرج ہین اسواسطے کہ رحمت بھیجنا اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حسب مرتبت حضور کے اور رحمت طلب کرنا ملائکہ کا اللہ تعالیٰ سے

جناب سید عالم کی امت مرحومہ کیواسطے یہ سب داخل ہے اہتمام بالشان مین اور اہتمام بالشان کو
ہرایک نے اپنے علم کے موافق فرمایا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ اللہ تعالے جل جلالہ ہر طرح پر
اہتمام فرماتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار عظمت اور شان مین اپنے فعل سے بہی اور
قول سے بہی اور بیان اوسکا بشر کے امکان مین نہین ہے اسواسطے کہ جیسا وہ خود بعید ہے ویساہی
اوسکا اہتمام بہی بعید ہے کیونکہ اہتمام شان نبی کریم ایک صفت ہے صفات باریتعالے سے اور صفات
حضرت الوہیت کل بعید ہین اور ہمارے علم اور بیان مین نہین آسکتی ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی عظمت مرتبہ اور رفعت درجہ سمجہنے کیواسطے ہم کو اسقدر کافی ہے کہ جب اہتمام کرنیوالا بعید ہے
اور اوسکا اہتمام بہی بعید ہے تو ضرور صفات کمالیہ محمدیہ اور اخلاق پسندیدہ نبویہ اور کمالات برگزیدہ
احمدیہ کہ جسکی بڑائی کیواسطے اہتمام بعید حضرت بعید کا جاری ہے اور جاری رہیگا انہین بہی مضمون
بعید ہے ہوگا چنانچہ اللہ تعالے جلشانہ نے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم کے صفات کی بڑائی کو خود
قرآن مجید مین فرمایا ہے ارشاد کرتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تحقیق تم اے محمد البتہ خلق عظیم کے
اور خلق کہتے ہین زبان عرب مین صفات زائدہ کو جو ماہیت شخص مین داخل نہین ہوتی ہین مثلاً چلنا
پہرنا کہانا پینا اگر آدمی چلتا ہے تب بہی انسان ہے اور ساکن ہے تب بہی انسان ہے اور کہاتا ہے
تب بہی انسان ہے اور نہین کہاتا ہے تب بہی انسان ہے پس اللہ تعالے نے حضور کی صفات
زائدہ کو عظیم فرمایا ہے شیخ محقق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ مدارج مین فرماتے ہین کہ عظیم وہ ہے کہ حیطہ
ادراک سے باہر ہو اگر محسوس ہے بصر اوسکا احاطہ نکرسکے اور اگر معقول ہے تو ادراک عقل مین
نہ سما سکے اور علماء مفسرین فرماتے ہین کہ اللہ تعالے قادر تہا کہ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو مفصل اور مشرح فرما دیتا لیکن نفرمایا اور مجمل ارشاد کیا کہ اے محمد تم بڑے خلق پر ہو تاکہ
خلق کو معلوم ہو جاوے کہ گو ہم اوسکے بیان پر قادر ہین لیکن تم کو اوسکے دریافت کرنے کی اونکی

ف بیان مضمون عظمت خلق کا اور اوصاف خلق عظیم کے

استعداد اور قوت نہین ہے اسواسطے تفصیل نہین کرتے ہین اور اسیوجہ سے اس آیہ شریفہ مین اللہ
تعالیٰ نے اپنے حبیب کے خطاب مین آپ کی بڑائی کو فرمایا اِنَّكَ ارشاد کیا اور امت محمدی کو
مخاطب نہین کیا یعنی ہم سے نہین کہا کہ وہ خلق عظیم پر ہین تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ہم آپ کے
خلق کی بڑائی کو کما حقہ نہین جان سکتے تھے اسلیے ہم سے خطاب نکیا اسواسطے کہ یہ خلاف فصاحت ہے
کہ کلام ایسا کیا جاوے جو مخاطب کی سمجھ مین نہ آوے اور اپنے حبیب کریم کو اس آیہ کریمہ مین مخاطب
کیا تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ خلق محمدی کی عظمت کو یا ہم جانتے ہین کہ ہم نے دیا ہے یا وہ جانتے ہین جن کو
عطا ہوا ہے پس ہم لوگون کو یہ سمجھنا چاہیے کہ آپ کے خلق ایسے عظیم ہین کہ ہم سمجھ نہین سکتے اور مروی ہے
کہ ام المومنین محبوبہ سید المرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ یا ام المومنین
آپ کچھ خلق رسول اللہ کو بیان کرین یعنی خلق عظیم کی تفسیر کرین فرمایا ام المومنین نے كَانَ خُلُقُهُ
الْقُرْاٰن تھے خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شیخ مدارج مین فرماتے ہین کہ ام المومنین نے
خلق رسول اللہ کو قرآن فرمایا ظاہر ہے کہ قرآن سے زیادہ عظیم اور کیا ہے شیخ کا کلمہ پس ام المومنین
کے قول سے سمجھ لینا چاہیے کہ صحابہ حضرت کے خلق کو کیسا بڑا جانتے تھے پس جب صفات زائدہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی بڑی ہین کہ اللہ تعالےٰ اونکو عظیم فرماتا ہے تو صفات ذات
کسقدر بڑی ہونگی اور وہ ذات کیسی عظیم ہوگی اور صراح مین خلق کے معنی لکھے ہین خوے حسن کے
اور بعض کہتے ہین کہ خلق بضم خا سیرت باطن کو کہتے ہین اور بفتح خا یعنی خلق صورت ظاہر کو اور
بفتح خا بھی اس آیہ شریفہ کی قرات ہے پس جمع کرنے سے ہر دو قرات کے معنی اس آیہ
شریفہ کے یہ ہوے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از روے صورت اور سیرت کے عظیم ہین کیفیت
تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان اخلاق اور حلیہ شریف مین
معلوم ہوگی الغرض حاصل کلام یہ ہے کہ سب صفات کمالیہ محمدیہ جاری اور ابلک سرا باہر ہونا

ایسا اللہ تعالے نے آپ کو معظم کردیا ہے اسیوجہ سے عرفا کا قول ہے خسرو کہتے ہین ؎

جز خدا قدر ترا نشناخت کس	کس خدا را ہم چو تو نشناختہ

اور مولانا جامی کہتے ہین ابیات

حقۂ لعل توا ز جوہر جان ساختہ اند	کار ہر خفتہ درآن حقہ نہان ساختہ اند
ہر لطافت کہ نہان بود پس پردۂ غیب	ہمہ در صورت خوب تو عیان ساختہ اند
ہر چہ بر صفحۂ اندیشہ کشد کلک خیال	شکل مطبوع تو زیبا تر از ان ساختہ اند

لیکن چونکہ ذکر شریف جناب سرورعالم کا باعث حیات قلب ہے اور سبب قوت روح لہذا اگرچہ صفات محمدیہ ادر کمالات نبویہ حیطۂ ادراک مین نہین آسکتی ہین تاہم کسیقدر بقدر ضرورت بیان کیجاتی ہین بقول

مولانا روم ؎

آب دریا را اگر نتوان کشید	ہم بقدر تشنگی باید چشید

ف اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ایک اہتمام اللہ تعالے جلشانہ کا جناب سرورعالم کی اظہار عظمت مین یہ ہے کہ اگلے کل نبی مبعوث کیے گئے تھے مخصوص لوگون پر کوئی اپنی قوم پر مبعوث تھا کوئی ایک ملک پر مبعوث تھا اور جناب سرورکائنات کو اللہ تعالے نے تمام خلق پر مبعوث فرمایا چنانچہ ارشاد کرتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور نہین رسول کیا ہمنے تم کو اے محمد مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اس آیہ شریف مین اللہ تعالے نے موافق قواعد عربیت کے حصر کیا ہے حضور کی رسالت کو رحمت مین یعنی آپ کی رسالت کیا ہے رحمت ہے اور فرمایا اوسکو واسطے تمام عالم کے پس کوئی فرد خلائق سے حضرت کی رسالت سے باہر نہین ہوسکتا ہے اور یہ کمال اہتمام ہے اللہ تعالے کا حضور کی اظہار عظمت مین کہ جس ترکیب سے اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اپنی الوہیت کو ثابت کیا ہے اوسی ترکیب سے جناب سید عالم کی رسالت کو ثابت فرمایا ہے چنانچہ

سورۂ فاتحہ مین فرمایا ہے اپنے تئین رب العالمین اور اس آیہ شریفہ مین حضرت کو فرمایا ہے رحمۃ للعالمین پس ظاہر کردیا پروردگار عالم نے کہ جیسے ہم رب ہین تمام عالم کے ویسے ہی یہ رسول رحمت ہے تمام عالم کیواسطے ہم مالک ہین تمام عالم کے اور یہ بہ نیابت ہماری سردار ہین تمام عالم کے ہم سب عالم کو پرورش کرتے ہین یہ تمام عالم پر رحمت کرتے ہین نہ کوئی فرد افراد عالم سے اللہ تعالے کے حیطہ الوہیت سے باہر نکل سکتا ہے اور نکوئی جز اجزاے عالم سے جناب نبوت کے احاطہ رسالت سے خارج ہو سکتا ہے صاحب درمختار نے بیان اقسام کفر مین فرمایا ہے کہ منکر عموم رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فر ہے اور عموم رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی آیات اور احادیث سے علماے امت ثابت کرتے ہین چنانچہ شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج مین فرماتے ہین چونکہ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الاخلاق تھے مبعوث کیا اللہ تعالے نے آنحضرت کو تمام انسانون پر اور مقصور نکیا حضور کی رسالت کو انسانون پر بلکہ عام کیا جن اور انس کو بلکہ جن وانس پر بھی قصر نہین کیا یہان تک کہ عام ہوئی رسالت آنحضرت کی تمام عالم کیواسطے پس جس کا اللہ تعالے پروردگار ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے رسول ہین اور جیسا کہ الوہیت حقتعالے کی تمام اہل عالم کے شامل ہے خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسکی یعنی تمام عالم کے شامل ہے ایسا ہی نقل کیا ہے صاحب مواہب نے بعضے علماے عظام سے اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرسل ہین ملائکہ پر بھی جیسا کہ ایک جماعت علما کی اسکی قائل ہے اور دلیل اونکی قرآن سے یہ آیہ کریمہ ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا تمام عالم کیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرانیوالے ہین اور عالمین تمام عقلا کو شامل ہے اور سنت سے دلیل حدیث ابوہریرہ ہے جس کو مسلم نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً یعنی رسول کیا گیا ہون طرف تمام خلق کے

اور بعض کہتے ہین کہ آنحضرت مرسل ہین بعض ملک پر گویا مراد اوس سے ملائکہ ارضی ہین اور وجہہ
تخصیص کی ظاہر نہین ہے اسواسطے کہ دلیل عام ہے یعنی قرآن اور حدیث مین خصوصیت کسیکی
مذکور نہین ہے بلکہ عموم رسالت صاف ظاہر ہے اور آیہ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ
یعنی رسول کیا ہمنے تم کو تمام انسان پر یہ آیہ شریفہ دلالت تخصیص انسان پر نہین رکھتی ہے
جیساکہ مذہب مختار ہے والا لازم آوے کہ جن کیطرف بھی مبعوث نہون اور یہ مضمون خلاف
اجماع کے ہے بلکہ ذکر انسان سے اس آیہ مین مقصود ہے نفی تخصیص رسالت کی بعض انسلون پر
جیساکہ یہود کا زعم ہے کہ آنحضرت اہل عرب پر فقط مبعوث تھے نہ تمام انسانون پر اور ایسی ہی
مضمون ہے اس آیہ شریفہ مین یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا یعنی ای انسانون
مین رسول اللہ کا ہون تمہارے کل کیطرف اور بعد اس بیان کے شیخ اپنا قول کہتے ہین
بعض محققین نے اہل بصیرت سے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اجزاے عالم پر
جو شامل ہین شامل حیوانات اور نباتات اور جمادات کے ہے ولیکن رسالت حضور کی اہل عقل پر واسطے
سکہانے اور تکلیف شرع دینے اور خوشخبری سنانے اور ڈرانیکی ہے اور اہل عقل کے سوا
دوسرون پر واسطے افاضہ اور پہچانیکی ہے اوس کمال پر کہ جو اونکے حال کے لائق ہے اور صیغہ
جمع عقلا کا اللہ تعالےٰ کے کلام پاک وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ مین طریق تغلیب پر
شامل اونکو ہے اور جانورونکا بحضور جناب رسالت عرض کرنا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہو

شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار	کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردۂ تست

اور اگر کہین کہ لازم رسالت دعوت اور امر اور نہی اور تبشیر اور انذار ہے اور وقوع اوسکا ملائکہ
کیواسطے کب ہوا صاحب مواہب جواب دیتے ہین کہ شاید شب معراج مین ہوا ہو اور شیخ محقق

دہلوی کے فرماتے ہین کہ تخصیص شب معراج کی کوئی وجہ نہین ہے بلکہ تمام اوقات مین اس کا احتمال ہے بسبب نازل ہونے ملائکہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اوقات مین بھی جیساکہ جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کی اور خصوصیت ذکر جن کی قرآن مجید مین بسبب اونکی تمرد اور عتود کی ہوئی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور ملائکہ مین نہی اور ڈر انا نہوگا اسواسطے کہ انسے گناہ نہین ہوتا ہے جیساکہ قرآن مین فرمایا ہے لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ اور اسیوجہ سے عالم ملکوت کو عالم امر کہتے ہین کہ وہان نہی کو گنجائش نہین ہے اور نازل ہونا ملائکہ کا سوا جبرئیل کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مذکور ہے احادیث مین چنانچہ باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین مروی ہے کہ جبرئیل آئے اور اونکے ساتھ فرشتہ تھا اسمعیل نام کہ لاکھ فرشتون پر موکل ہے اور ہر ایک فرشتہ اونمین کا لاکھ فرشتون پر موکل ہے اور باب فضائل القرآن مین سورۂ فاتحہ اور اخر آیات سورۂ بقر کے فضل مین مروی ہے کہ ایسا ایک فرشتہ آیا کہ جبرئیل نے کہا یہ وہ فرشتہ ہے کہ کبھی زمین پر نہ آیا تھا مگر آج سبحان اللہ اخبار مین وارد ہے کہ قبر شریف جناب سرور عالم پر واسطے تعظیم کے ہر روز ستر ہزار فرشتہ اوترتے ہین پس ہان حیات مین حضور کی خدمت شریف مین کیون نہ آتے ہونگے ختم ہوا کلام شیخ کا اور جسطرح پر اللہ تعالے نے حضور کی عموم رسالت کو اپنے کلام سے ثابت کیا ہے اسیطرح خلق کو آنکھون سے بھی دکھادیا ہے کیونکہ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مروی ہے کہ شجر اور حجر اور جانور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرتے تھے کہتے تھے السلام علیک یارسول اللہ اور اطاعت بھی نبی کریم کی سب کرتے تھے چنانچہ درخت کا حضور کے حکم سے چلکر آنا اور آڑ کرنا وقت رفع حاجت کے اور پتھر کا پانی برسے آنا بحکم حضور اور آپ کی رسالت کی شہادت دینا اور کلام کرنا سنگریزون کا ابوجہل کے ہاتھ مین حضرت کے حکم سے اور رسالت حضور کی

گواہی دینا اور پانی کا اطاعت کرنا اور مثل اسکے صدہا مضمون احادیث مین مروی ہین کہ معجزات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین انشاء اللہ بیان اسکا ہوگا یہان غرض اسکے بیان سے فقط
اسقدر ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہین کہ شجر اور حجر وغیرہ بیجان ہین حالانکہ یہ امر نہین ہے بلکہ یہ سب جان
رکھتے ہین اور اللہ تعالے کو پہچانتے ہین اور اوسکی اطاعت کرتے ہین چنانچہ قرآن ناطق ہے
کہ آگ بحکم خدا ابراہیم پر سرد ہوگئی اور اوسوقت بھی وہی آگ مخالفین کیواسطے سوزندہ تھی
اور آب نیل بنی اسرائیل کے حق مین پانی تھا اور جب کوئی شخص قبطی اوسمین سے پانی لیتا تھا
فوراً وہ پانی اوسکے حق مین خون ہوجاتا تھا اور پھر اوسی پانیکو جب بنی اسرائیل مین کوئی شخص
لیتا تھا پانی ہوجاتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام اور اونکی قوم کو آب نیل نے راستہ دیا اور اونکے
عقب سے جب فرعون مع اپنے لشکر کے پہونچا پانی نے اوسکو مع اوسکے ہمراہیون کے غرق
کردیا اور مثل اسکے بہت حالات قرآن مجید مین ہین کہ اون سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب اللہ تعالے
کے دوست اور دشمن مین تمیز کرتے ہین اور اپنے خالق کے مطیع ہین پس جسطرح پر کہ تمام شجر اور
حجر وغیرہ خالق کو پہچانتے ہین اسیطرح جناب سرور عالم کو کہ نائب خاص خدا ہین سب جانتے ہین
اور آپ کی تعظیم کرتے ہین اور آپ کے مطیع ہین چنانچہ مروی ہے کہ ایک صحابی نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ایک اونٹ ہے میرا اوسکی عادات بہت خراب ہوگئی ہین
جو کوئی اوسکے پاس جاتا ہے وہ کاٹ کہاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے مکان پر تشریف
لیگئے جب اوس اونٹ کے پاس تشریف لیجانے لگے اہل خانہ نے کہا یا رسول اللہ آپ
اوسکے پاس نجاوین مبادا وہ گزند پہونچاوے حضور نے فرمایا کہ وہ مجھسے درشتی نکریگا الغرض جب
حضور اوسکے سامنے پہونچے اوسنے فوراً حضرت سرور عالم کو سجدہ کیا حضور نے دست
مبارک اوسکی پیشانی پر رکھدیا سب عادات قبیح اوسکے جاتے رہے صحابہ نے جب دیکھا

اوس اونٹ کو سجدہ کرتے ہوے اہل محبت کی خاصیت ہے کہ جب غیر کو محبوب کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھتے ہین تو خواہ مخواہ غیرت محبت متحرک ہوتی ہے کہ ہم یہ کام کرین بدین وجہ صحابہ نے حضرت سرورکائنات کے حضور مین عرض کیا کہ یارسول اللہ جانور آپ کو سجدہ کرتے ہین ہم انسان ہوکر آپ کو سجدہ نکرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری شریعت مین انسان کو انسان کا سجدہ کرنا اگر درست ہوتا تو مین عورتون کو حکم دیتا کہ اپنے شوہرون کو سجدہ کرین اور فرمایا نبی کریمؐ نے کہ خلق مین کوئی وہ نہین ہے جو میری تعظیم نکرتا ہوا سوا کفار جن اور انس کے مفصل حال اسکا بیان معجزات مین ہوگا انشا اللہ تعالےٰ اور جسطرح اہل ارض حضور کی تعظیم اور اطاعت کرتے تھے اسیطرح اہل سما بھی اطاعت اور تعظیم کرتی تھی چنانچہ معجزہ شق القمر حضور کا مشہور معجزہ ہے کہ حضور نے زمین پر انگشت شہادت سے اشارہ کیا اور وہان آسمان پر چاند نے اطاعت کی اور دو ٹکڑے ہوگیا اور خیبر مین آفتاب بعد غروب کے حضرت سرور عالمؐ کے حکم سے پلٹ آیا اور اول وقت نماز عصر کا ہوگیا اور ملائکہ کی یہ کیفیت تھی کہ افضل الملائکہ جبرئیل علیہ السلام شب معراج مین رکاب براق کی پکڑے ہوے ہمراہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میکائیلؑ براق کی باگ پکڑے ہوئے تھے اور جب حضرت سرورکائنات بیت المقدس مین پہونچے اذان اور اقامت کہی گئی حضرت سیدالانبیا نے امامت کی اور تمام ملائکہ مقربین نے معہ جبرئیلؑ کے اور تمام انبیا نے کہ مع الجسد سیدالرسل کے استقبال کیو اسطے وہان حاضر تھے کل نے اقتدا کی پس ظاہر کردیا اللہ تعالےٰ نے حضور کی سرداری مطلق اور رسالت عام کو جیسا کہ ثابت کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عام کو اپنے کلام سے اور ظاہر کریگا اسی طرح پر اللہ تعالےٰ جناب رسالت کی سرداری کو قیامت مین بھی چنانچہ فرمایا ہے نبی کریمؐ نے کہ آدم اور سوائے آدم کے سب میرے لواے حمد کے نیچے ہونگے

ادمم ومن دونہ تحت اللواست آمدہ چون تو لواافراختہ

اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور فرمایا ہے مفسرین نے کہ اللہ تعالے نے اس آیہ شریفہ مین پہلے نفی کے فرمایا وما ارسلناک اور بعد اوسکا استثنا کیا ارشاد کیا الا رحمۃ للعالمین اور نفرمایا ارسلناک رحمۃ للعالمین حالانکہ اسمین اختصار تہا پس اللہ تعالے نے اس عبارت کو اسواسطے بڑہایا کہ یہ قاعدہ زبان عرب مین ہے کہ بعد نفی کے استثنا واسطے حصر کے ہوتا ہے پس معنی اس آیہ شریفہ کے یہ ہوے کہ ہمنے تم کو رسول فقط اسی غرض سے کیا ہی کہ تمام عالم پر رحمت ہو چنانچہ رحمت محمدی موافق اور مخالف اور نیک اور بد سب کو گھیر ہوے ہی دونون عالم مین اس عالم مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت یہ ہے کہ جب سے حضرت اس عالم مین جلوہ افروز ہوے گنہگار اور کافر سب حضور کی رحمت سے عذاب خدا سے چھوٹ گئے اللہ تعالے خود قرآن مجید مین فرماتا ہے ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم نہین ہے اللہ ایسا کہ عذاب کرے اونکو درحالیکہ تم ہو اونمین اس آیہ شریفہ سے صاف ظاہر ہے کہ سبب زمین پر عذاب نہ آنے کا حضرت ہی ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور گو عذاب نافرمان اور گنہگار پر ہوتا تہا لیکن نزول عذاب کا آسمان سے زمین پر ہونے مین ایک نوع کا تعلق زمین اور کل اہل زمین کو عذاب سے ہوتا تہا اللہ تعالے نے آپ کی رحمت عام سے سبکو نجات دی یہانتک حضور کی رحمت عام ہے کہ شیطان علیہ اللعن کہ اللہ تعالے خود جسکے خطاب مین فرماتا ہی ہماری لعنت ہے تجہپر قیامت تک اوسکو بہی حضور کی رحمت سے حصہ ملا چنانچہ مروی ہے کہ جب آیہ کریمہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نازل ہوئی شیطان نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ اے رب مین بہی تو عالم مین ہون اپنے رسول کی رحمت سے مجہہ کو بہی کچہہ حصہ دے لکہا ہے کہ شیطان جب سے مردود ہوا تہا اللہ تعالے نے اوسپر ایک یہ عذاب مقرر کیا تہا

کہ ہر ہیچ کو فرشتہ ایک طمانچہ غضب کا اوسکو مارتا تھا اثر اوسکا دوسرے روز تک رہتا تھا ہنوز اثر اوسکا جانے نپاتا تھا کہ پھر وہی فرشتہ طمانچہ مارتا تھا جسوقت کہ شیطان حضور کی رحمت کو ذریعہ اور وسیلہ کرکے اللہ سے خواہان رحمت ہوا اوسکو بھی اللہ تعالےٰ نے محروم نہ رکھا اور عذاب دنیاوی جو اوسپر تھا موقوف ہوگیا اور شیخ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ بڑی رحمت نبی کریم کی یہ ہے کہ بمقتضاے آیہ کریمہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کے ضرور تھا کہ وقت تشریف آوری جناب رسالت کے کہ حق آپ ہی سے مراد ہے اور یہ بھی ایک اسم ہے اسماء شریف سے وجود شیطان اور اوسکے متبعین کا کہ اہل باطل سے ہین بالکل مٹ جاتا باقی ہی نرہتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت عام ہی کی وجہ ہے کہ وجود اوسکا اور اوسکی متبعین کا باقی ہے اور جب برون پر یہ رحمت ہے تو اچھون پر بدرجہ اولے ہے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب سرور عالم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ ہماری رحمت سے تم کو کیا ملا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ جسوقت سے عزازیل ملعون ہوا اور نکالا گیا اللہ تعالےٰ کی شان بے نیازی دیکھکر اطمینان ملاء اعلیٰ سے اوٹھ گیا مین بھی خائف رہتا تھا جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو مبعوث کیا اور مین پیغامبر ہوا اس خدمت کے عوض مین اللہ تعالےٰ نے مجھکو امین اپنے کلام پاک مین فرمایا پس اب آپ کی رحمت سے میرا خوف جاتا رہا اور مطمئن ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو امین فرمایا ہے تو اب ہرگز مجھسے خیانت نہوگی اور اوس عالم مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت عام کو خیال کرنا چاہیے کہ تمام اہل حشر کو اوس سے حصہ ملے گا چنانچہ مروی ہے کہ قیامت کا دن ایک ایسا سخت روز ہے کہ اللہ تعالےٰ جسکی نسبت مین فرماتا ہے يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اے انسانون ڈرو اپنے رب سے تحقیق زلزلہ قیامت کا بہت بڑی چیز ہے پس اللہ تعالےٰ نے خود جسکو بڑا فرمایا ہے اوسکو کیا

کوئی بیان کر سکے ایک سختی یوم حشر کی یہ ہے کہ آج آفتاب چوتھے آسمان پر ہے اور پشت آفتاب کی زمین کیطرف ہے اور منہ اوسکا آسمان کیجانب ہے اور ستر ہزار فرشتے برف سے تشت بھرے ہر وقت اوسپر چھڑکا کرتے ہین ورنہ آفتاب کی گرمی سے زمین جل جاوے اور کوئی شئے زمین پر نہ اُگے باین ہمہ ایام گرما مین دہوپ کڑی ہونے سے جو حال گذرتا ہے ظاہر ہے حاجت بیان کی نہین ہے قیامت کے روز بھی آفتاب زمین کیجانب منہ کریگا اور زمین سے قریب آجاویگا سوا نیزے کی بلندی پر اور برف چھڑکنا بھی اوسپر موقوف ہوجاویگا اور اوسوقت کہین سایہ نہوگا پس سمجھ لینا چاہیے کہ کیا کیفیت خلائق کی ہوگی حدیث مین ہے کہ اسقدر پسینا لوگونکے نکلیگا کہ کوئی ٹخنون تک کوئی گھٹنون تک کوئی کمر تک کوئی سینہ تک کوئی منہ تک اپنے پسینے مین غرق ہوگا اور یہ کیفیت اوس روز کی سختی کی ہے کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین اوسکی خبر دیتا ہے کہ جب وہ دن آویگا بھاگیگا آدمی اپنے بھائی سے اور مان سے اور باپ سے اور جورو سے اور اولاد سے یعنی ایسی سختی ہوگی اوسدن کہ ایسے اہل قرابت قریبہ کا یہ حال ہوگا کہ ایک دوسرے سے بھاگین گے یہان تک یوم حشر سخت ہے کہ لوگ انتظار حساب کتاب اور یوم حشر کی سختی سے ایسے تنگ آجاوینگے کہ اسبات کی تمنا کرین گے کہ کاش جہنم مین بھیجدیے جاتے مگر اس بلا سے نجات ملتی حساب و کتاب ہوجاتا اور اوسوقت شفاعت کرنیوالا ڈہونڈین گے چنانچہ آدم سے کہ سب کے باپ ہین تا بہ عیسیٰ علیہم السلام سب انبیا کے پاس جاوینگے اور اونسے درخواست کرینگے کہ تم اللہ سے عرض کرو ہمارے واسطے کہ ہم بڑے سخت حالت مین مبتلا ہین باوجودیکہ انبیا علیہم السلام رحیم ہین لیکن وہ ایسا سختی کا دن ہے کہ وہ خود نفسی نفسی کرینگے اور اونکو جواب صاف دینگے کہ یہ ہمارا کام نہین ہے ہم اپنے حال مین مبتلا ہین بعدہ سب اہل حشر حضرت سید عالم کے حضور مین التجا کرینگے نبی کریم مستعد

ہوجاوینگے اور فرماوینگے یہ کام میرا ہے اور اللہ تعالے اسدن اسقدر رہونگے کہ حساب وکتاب خلق کا
شروع کرے اللہ تعالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو قبول کریگا اور فوراً میزان قایم ہوجاویگا
اور حساب وکتاب ہوگا ... یہ حال تفصیل بیان ہوچکا ہے یہان اسکے بیان سے یہ غرض ہے
کہ عالم آخرت مین سبکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے حصہ ملیگا کہ تمام خلایق قید انتظار سے
حضرت ہی کی شفاعت اور رحمت سے نجات پاوینگے یہانتک احاطہ رحمت محمدیؐ ہے اوس
عالم مین بہی کہ انبیا علیہم السلام کہ جو معصوم ہین اور گناہون سے پاک ہین اور اونکے ذمہ کوئی
مطالبہ اور مواخذہ نہین ہے اونکو بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا فیض پہونچیگا
اسواسطے کہ مروی ہے کہ حشر کے دن اللہ تعالے کفار سے سوال کریگا کہ ہمنے دنیا مین انبیا کو بہیجا
تمہاری ہدایت کیواسطے تم نے اونکی اطاعت کیون نہ کی وہ اپنے بچاو کیواسطے عرض کرینگے کہ اے
اللہ کوئی تیرا نبی راہ دکہلانیوالا ہمارے پاس نہین آیا اور نہ کسی نے ہمکو ڈرایا ورنہ ہم نافرمانی نکرتے
اللہ تعالے اوسوقت انبیا علیہم السلام سے سوال کریگا کہ کفار انکار کرتے ہین تمہاری تبلیغ رسالت سے
کیا جواب دیتے ہو انبیا علیہم السلام عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمنے سب احکام تیرے صاف صاف
ان لوگون سے بیان کردیے مگر انہون نے ہمارا کہنا نمانا ہمکو ایذا دی مجنون اور ساحر بنایا اللہ تعالے
فرماویگا کہ کون اسکا گواہ ہے پاس ادب سے یہ عرض نکر سکینگے کہ تو خود واقف ہے اسواسطے
کہ شان بندگی یہی ہے حکم مالک مین چون وچرا نکرے لہذا انبیا علیہم السلام امت محمدیؐ کو اپنا
گواہ قرار دینگے اور امت محمدی کے لوگ شہادت دینگے کہ بیشک انبیا تیرے سچے ہین انہون نے
احکام تیرے اپنی اپنی قوم کو پہونچادیے لیکن انہون نے نمانا کافر کہینگے کہ اے اللہ یہ لوگ
ہمارے بعد دنیا مین آئے تہے انہون نے ہمکو دیکہا ہی نہین شہادت کیسی دیتے ہین امت محمدی
کے لوگ عرض کرینگے کہ اے رب بلاشک ہم ان لوگون کے بعد ہوے اور ہمنے انکو نہین دیکہا

مگر تو نے ہمارے نبی پر جو قرآن اپنا کلام نازل فرمایا اور اوسنے ہم کو سکھایا اوسمین یہ مضمون موجود ہے پس ہم اوسکو سچا جانتے ہین اور اپنے مشاہدہ سے زیادہ اوسپہ یقین رکھتے ہین اسواسطے شہادت دیتے ہین اللہ تعالے فرماویگا اسکا کون گواہ ہے کہ ہماری کتاب مین یہ مضمون ہے اوسوقت جناب سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والتحیۃ شہادت دینگے کہ اے پروردگار میری امت کے لوگ سچ کہتے ہین مین شاہد ہون کہ تیری کتاب مین یہ مضمون ہے پس اللہ تعالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت پر اس مقدمہ کو ختم کردیگا اور انبیا علیہم السلام اس بازپرس کی پریشانی سے نجات پاجاوینگے چنانچہ اللہ تعالے خود قرآن مجید مین اس معاملہ کی خبر دیتا ہو فرماتا ہو ذات امت محمدی سے وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا یعنی تم گواہ ہوگے انسانون کے مراد اس سے انسان کامل یعنی انبیا علیہم السلام ہین اور ہوگا رسول تم پر گواہ اس فعل سے اللہ تعالے فضل امت محمدی کو حشر مین ثابت کردیگا اور جناب سرورعالم کی سیادت مطلقہ کو ظاہر کریگا کہ حسب حیثیت سبکو حشر مین حضرت کی حاجت ہوگی اور سبکو موافق اونکے مرتبہ کی رحمت عام نبوی سے فیض پہونچے گا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور نیز علما نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو اللہ تعالے نے جو اس آیہ کریمہ مین رحمت مین حصر کیا ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ تمہاری رسالت مین فقط یہی غرض ہے کہ عالم پر رحمت ہو یعنی مثلاً کہ جیسے اور انبیا کو رسالت جو دی ہے اوسمین ساتھ اسکے کہ خلق کو ہدایت ہو یہ بھی غرض ہے کہ وہ فضل رسالت سے سرفراز ہون اور نبی کریم کے خلق پر رسول کرنے سے فقط غرض خلق پر رحمت کرنا ہے یعنی اسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نفع نہین ہے اسلیے کہ نبی کریم قبل از خلقت آدم کے نبی مکرم تھے چنانچہ اللہ تعالے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مین نَبِيٌّ الْأُمِّيُّ فرماتا ہے جسکے معنی مفسرین نے فرمائے ہین الآن كما جاء من عالم القدس اسوقت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی ہین جیسے عالم قدس سے آئے ہین اور نبی کریم سے پوچھا گیا کہ آپ کب سے
نبی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُنْتُ نَبِیًّا وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ بَیْنَ
الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ تھا مین نبی اور آدم لتھڑے ہوئے تھے درمیان روح اور جسد کے یعنی نہ
تعین جسد آدم تھا اور نہ تعین روح آدم تھا بلکہ آدم دونون مین دائر تھے اور ایک روایت مین
یہ ہے اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ اور ایک
روایت مین یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا مین نبی اوس وقت مین کہ کوئی بجز
خدا کے نہ تھا اور نیز قرآن ناطق ہے کہ جب اللہ تعالے نے ارواح انبیا علیہ السلام کو خلق کیا
اونسے عہد لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا اور کل انبیا نے اقرار کیا پس جناب
سرور عالم ہوگئے نبی انبیا کے اور رسول رسولون کے اور جب جناب سید عالم فخر بنی آدم عالم
ارواح سے سید انبیا ہین تو ظاہر ہے کہ ہم لوگون پر رسالت کرنے سے کیا فضل ہوگا پس رسالت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر فقط ہم پر رحمت کرنے کیواسطے ہے اسیوجہ سے اللہ تعالے
نے قرآن مجید مین فرمایا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا احسان
کیا اللہ تعالے نے مومنین پر یہ کہ مبعوث کیا اونمین رسول کو واقعی اس سے زیادہ کیا احسان
ہوگا کہ وہ رسول مکرم کہ انبیا سے اللہ تعالے نے جسکے ایمان کا عہد لیا ہے اور حشر کے روز کل انبیا
جسکے لوا کے تحت مین ہونگے اور عیسے سے نبی معظم نے جسکی امت مین ہونیکی دعا کی ہے اور
اللہ تعالے نے اونکو زندہ آسمان پر اوٹھا لیا ہے اور قرب قیامت مین زمانہ ظہور امام آخر الزمان
علیہ السلام مین وہ تشریف زمین پر لاکر اتباع شریعت محمدی کرینگے اور احکام ملت نبوی کی جاری
کرینگے ہم ایسے گنہگارونکو اوسکی امت مین کردیا اور اوسکے طفیل سے یہ ایک فضل خاص
ہم پر کیا کہ جو فعل خود کرتا تھا ہم کو بھی اوس فعل مین شریک کرلیا یعنی خود صلوٰۃ بھیجتا ہے اپنے نبی پر

اور ہم سے بھی حکم دیتا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ اے ایمان والو تم بھی اوسپر صلوٰۃ
بھیجو عبارت النص سے اس آیۂ شریفہ کے دو معنی باہم پیدا ہیں جب بعضے علما آیہ درود مین
صلوٰۃ علی النبی کے معنی اہتمام شان یا حمد او ثنا کے لیتے ہین وہ کہتے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
کے بھی یہی معنی ہین کہ ایمان والو تم بھی اوسکی تعظیم کرو اور اہتمام شان کرو ہمارا اہتمام شان
اسیقدر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی کمالات اور فضائل اپنے حبیب کو مرحمت کیے ہین اور ہم کو اپنی رحمت سے
تعلیم بھی فرمائے ہین بیان کرین اور جب حضور کا ذکر کرین بڑائی کے ساتھ کرین اور فعل بھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین وہ کرین جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی عظمت ظاہر ہو اور اس آیہ شریفہ مین چونکہ حکم حضرت کی تعظیم کا بالکنایہ ارشاد ہوا ہی لہذا
واسطے اظہار اہتمام شان نبوی کے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے عبارت النص سی کہلا کہلا
حکم تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہے ارشاد کرتا ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّ
مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ
اَصِیْلًا تحقیق ہمنے بھیجا تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاہد اوپر اعمال امت کے اور اوپر
انبیاء سابق کے احکام خدا پہونچانیکے اونکی امتون پر اور خوشخبری دینے والا مطیعین کو جنت
کے اور ڈرانیوالا نافرمانونکو عذاب آخرت سے یہانتک اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا ہے اپنے
نبی سے اور بعد اظہار صفات نبوی کے مخاطب ہوا ہے امت سے اور اونسے فرمایا ہے تاکہ ایمان
لاؤ تم اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور یاری کرو اوسی رسول کی اور تعظیم کرو اوسی رسول کی اور
تسبیح کرو اللہ کی صبح اور شام کو تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ تُعَزِّرُوْہُ کے معنی ہین
اعانت کرو رسول کی اور اوسکی نصرت کرو اور تُوَقِّرُوْہُ کے معنی ہین تعظیم کرو اوسی رسول کی اور
بزرگ اور بڑا سمجھو اوسکو یہ کنایات یعنی ضمیر مفعول کی ان دونون فعلون کی نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کیطرف راجع ہے اور اسجگہہ وقف بیان ہے یعنی توقیروہ پر واسطے اسبات کے بیانکے کہ مرجع ان فعلونکا رسول کیطرف ہے اور ظاہر ہے کہ امر اعانت کا دال ہے اسی پر اسواسطے کہ یہ جنت اعانت اوسکی ہو سکتی ہے جبکہ فعل ہمارے جنس کے افعال سے ہون تاکہ ہم بہی اوس فعل کے ادائے مین شریک ہون اور بعد وقف کے کلمہ تسبحوہ کا انا دلالت کرتا ہے کہ مرجع اسکا ما سبق کا مرجع نہین ہے اور بلا شبہ تسبیح مختص ہو واسطے ذات خدا کی پس مرجع افعال اول کا ناچار رسول ہی کیطرف ہے اور تسبیح اللہ کی کرو مراد اس سے یہ ہے کہ نماز اللہ کیواسطے پڑہو و نمازات اور یہ محاورہ ہے کہ نمازات کہتے ہین اور مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ ہر وقت پس خلاصہ یہ ہے کہ عبادت ہر وقت مختص اللہ تعالے ہی کیواسطے رکہو اور پیغمبر کی تعظیم اور متابعت مین مصروف رہو اور آیہ شریفہ مین اللہ تعالے نے اول حکم فرمایا ایمان لانے کا اللہ پر اور اوسکے رسول پر بعدہ حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعانت اور تعظیم کا اوسکے بعد حکم دیا اپنی عبادت کرنیکا پس نظم آیہ قرآنی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد ایمان کے اللہ تعالی کو مطلوب ہے تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اوسکے اپنی عبادت پس اتباع امر الہی پورا پورا اسمین ہے کہ مسلمان بعد ایمان کے حضرت کی تعظیم اور توقیر مین مصروف رہے اور پہر عبادت اللہ کی کرے بے تعظیم رسول اللہ اگر کوئی اللہ تعالی کی عبادت کریگا وہ اللہ تعالے کے خلاف مرضی ہوگا اور بسبب نافرمانیکے اللہ تعالے اوسکو مقبول نکریگا اور اس آیہ شریفہ مین جیسا اللہ تعالے نے اپنی عبادت کو مطلق ہم پر فرض کیا ہے اسی طرح رسول اللہ کی تعظیم کو اور اعانت کو بہی مطلق فرض کیا ہے اور یہ مسئلہ ہے اصول کا کہ عام حکم کو عام رکہنا لازم ہے اور یہ بہی مسئلہ ہے کہ جس فعل کا اللہ تعالے حکم کرتا ہے وہ فعل اپنی حد ذات مین عبادت ہوتا ہے لہذا اس آیہ شریفہ سے صاف یہ ثابت ہوا کہ کل اقسام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے جن سے آنحضرت کی بڑائی اور عظمت ظاہر ہو اپنی حد ذات مین عبادت اور حسن ہین

اور عام کو خاص کرنا یہ ایک قسم ہے منسوخ کی اور ناسخ آیات قرآن کا نہو گا مگر آیہ قرآنی پس جب تک کہ کتاب اللہ سے کسی طریق تعظیم جناب سرور عالم کی ممانعت صراحتاً ثابت ہو اوسوقت تک وہ طریقہ تعظیم آنحضرت منع نہین ہو سکتا اور قیاس سے بلا دلیل قطعی حضرت سرور کائنات کی کسی طریقہ تعظیم کو منع کرنا ظاہر ہے کہ قیاس بمقابلہ نص ہے اور یہ فعل وہ ہے جسکو اول شیطان نے کیا ہے کہ جب جناب احدیت سے مامور ہوا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا اوسمین قیاس کو پیش کیا اور کہا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ اوسکی سزا مین ملعون ہوا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ اور طرق تعظیم مین فقط ایک سجدہ تعظیمی کی ممانعت البتہ احادیث سے صراحتاً ثابت ہے وہ نکرنا چاہیے اور قیام تعظیم مولد شریف کہ اقسام تعظیم سے ہے موافق قواعد اصول کے اسی آیہ شریفہ سے عبادت اور مستحسن ہونا اوسکا ثابت ہے اور کرتے چلے آنا اہل اسلام کا خصوصاً اہل حرمین شریفین کا قیام تعظیم وقت ذکر ولادت کے موکد کرتا ہے اوسکے مستحسن ہونے کو اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اصحاب رسول اللہ کے افعال سے دیکھنا چاہیے کہ وہ کس درجہ اور کس طرح پر حضور کی تعظیم کرتے تھے اسامہ نے کہا ہے کہ پہونچا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرد آپکے تھے معلوم ہوتا تھا کہ گویا انکے سرون پر پرندے بیٹھے ہین یعنی اس درجہ پاس ادب سے ساکن تھے کہ حرکت نکرتے تھے اور ایک حدیث مین ہے کہ جب حضرت سید عالم کلام فرماتے تھے حضور کی صحبت والے سر جھکا لیتے تھے اور چپ ہو جاتے تھے گویا انکے سرون پر پرندے ہین اور کہا عروہ ابن مسعود نے جب بھیجا اونکو قریش نے سال صلح حدیبیہ مین حضرت سرور عالم کے پاس دیکھا تعظیم رسول اللہ سے جو کچھ دیکھا دیکھا کہ جب وضو کرتے ہین جناب رسالتمآب عبادرت کرتے ہین اور گرتے ہین صحابہ آب وضو پر ایسا کہ قریب ہے کہ قتال کرین باہم اوس پانی کے لینے کیواسطے اور نہین گراتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آب دہن اور

آب جبنی آپ حلق کو مگر یہ کہ صحابہ آگے آتے ہین اور لیتے ہین اوسکو اپنے ہتیلیون مین اور ملتے ہین اوسکو
اپنے مونہون پر اور اپنی چشمون پر اور نہین گرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی موئے شریف
مگر یہ کہ صحابہ بسبب عبادت کے لیتے ہین اور اوٹھا لیتے ہین اور نگاہ رکھتے ہین اوسکو سبب تبرک کی کر اور جب حکم کرتے ہین
حضرت صلعم اونکو جلدی کرتے ہین بجا آوری حکم مین اور جب کلام فرماتے ہین حضور پست کر لیتے ہین آوازین اپنی نزدیک آپکے سامنے ہو کر حال نیچی کرتے
ہین کچھ نظر اپنی سید عالم کیطرف نظر کرسکین بسبب کمال تعظیم اور اجلال آنحضرت کے اور جب رجوع
کی عروہ نے قریش کیطرف اور اونسے ملے کہا اے گروہ قریش مین آیا ہون کسریٰ اور قیصر اور نجاشی
کے پاس اونکے بادشاہی کیوقت مین خدا کی قسم نہین دیکہا مینے کسی بادشاہ کو اوسکی قوم
مین کہ تعظیم کرین اوسکی مصاحب اوسکے جیسے کہ تعظیم کرتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونکے صحابہ اور ایک روایت مین ہے کہ کہا انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحقیق دیکہا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حجام آپ کے بال کاٹتا تہا اور جمع کرتے تھے اوسکو صحابہ
آپ کے اور نہین چاہتے تھے کہ ایک ہی موئے شریف سوائے اونکے ہاتھ کے علیحدہ گرے
اور جب صلح حدیبیہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حسب الحکم جناب سرور عالم قریش کے پاس گئے قریش نے
اونکو اجازت دی کہ تم طواف بیت اللہ شریف کرلو اونہون نے انکار کیا اور کہا کہ مین وہ نہین ہون
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر طواف کرلون اب دیکہنا چاہیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے طواف بیت اللہ سے کہ عبادت ہے حضرت نبی کریم کی رعایت ادب کو بہت بڑا جانا شیخ نے
اس مقام پر فرمایا ہے کہ الحق کوئی عبادت رعایت ادب جناب رسالت مآب کی برابر نہین
ہے اور امام غزالی کیمیائے سعادت مین فرماتے ہین کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ مین نے وقت بیعت کے دہنا ہاتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
مبارک مین دیا تہا اوس وقت سے مین نے اپنا دہنا ہاتھ اپنے نیچے کے جسم مین نہین لگایا ہے تعظیم

بغیر محبت کے نہیں ہو سکتی کہ حضور کے ہاتھ میں ہاتھ جانے سے اپنے ہاتھ کی تعظیم کرتے تھے
قبول شخصے و عشق بن یہ ادب نہیں آتا ہے اور بخیری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کے دروازہ کو ناخونوں سے ٹھونکتے تھے تاکہ آواز زیادہ نہ نکلے
تعظیم کے بدعت کو شوق ہے اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ اور نیز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف تعظیم اور توقیر [illegible] سے تعظیم کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا اور صحابہ
اور تابعین اور ائمہ دین سب تعظیم حدیث نبوی کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ عمرو ابن میمون نے کہا ہے
کہ ایک برس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس آتا جاتا رہا اور نہ سنا میں نے
اون سے کہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک روز وہ حدیث بیان کرنے لگے
نکلا اونکے زبان سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ایک کرب ان پر طاری ہوا یہانتک
کہ دیکھا میں نے کہ عرق اونکی پیشانی سے ٹپکنے لگا روایت میں ہے کہ اونکے چہرہ کا رنگ متغیر سا
ہوگیا اور دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پھول گئیں اونکے گلے کی رگیں اور کہا ہے مالک نے
کہ ایک شخص ابن المسیب کے پاس آیا اور اون سے حدیث پوچھی اور وہ کروٹ سے لیٹے تھے
پس وہ اوٹھ بیٹھے اور حدیث بیان کی کہا اوس شخص نے کہ میں دوست رکھتا تھا اس بات کو
کہ آپ اوٹھتے نہیں اور تکلیف نکرتے کہا اونہوں نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں کہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ کر بیان کروں اور کہا ہے مصعب ابن عبد اللہ نے کہ مالک ابن انس
جب حدیث رسول اللہ بیان کرتے تھے وضو کرکے تیار ہوتے تھے اور کپڑے پہنتے تھے بعد
اوسکے بیان حدیث کرتے تھے لوگون نے اسکا سبب اون سے پوچھا اونہوں نے جواب دیا کہ یہ
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسکو آسان سمجھنا نچاہیے اور تعظیم اسکی کرنا چاہیے اور
مروی ہے کہ جب لوگ آتے تھے امام مالک کے پاس اونکی لونڈی باہر آکر پوچھتی تھی کہ شیخ پوچھتے

ہین کہ حدیث پوچھین گے یا مسائل اگر وہ کہتے تھے کہ مسائل پوچھین گے فوراً باہر نکل آتے تھے
اور مسائل کا جواب دیدیتے تھے اور اگر لوگ کہتے تھے کہ حدیث پوچھین گے تو آپ غسل خانہ مین
جاکر غسل کرتے تھے اور خوشبو لگاتے تھے اور نئے کپڑے پہنتے تھے اور چادر سبز یا سیاہ اوڑھتے تھے
اور سر پر عمامہ رکھتے تھے اور ایک تخت رکھا جاتا تھا باہر آکر اوسپر بیٹھتے تھے ساتھ خشوع اور خضوع کے
اور بخور سلگاتے تھے جب تک بیان حدیث کرتے تھے اور اس صورت سے سوا سے وقت بیان حدیث
کے نہ بیٹھتے تھے اور قتادہ بیان کرتے ہین کہ مالک جسے حدیث فرماتے تھے پس سولہ مرتبہ اونکو بچھو نے
ڈنک مارا چہرہ اونکا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتی تھی اور حدیث کو قطع نکرتے تھے جب
فارغ ہوئے یعنی بیان حدیث سے اور لوگ متفرق ہو گئے تو مین نے کہا یا ابا عبد اللہ مین نے آج تمہر
امر عجیب دیکھا کہا ہان صبر کیا مین نے بسبب تعظیم اور اجلال حدیث نبوی کے یہ لوگ سچے مسلمان
تھے اور پکے عاشق تھے نبی کریم کے اللہ تعالے ہمکو بھی اونکے متبعین سے کردے ہشام بن عمار نے
مالک سے حدیث پوچھی اور وہ کھڑے تھے پس بیس کوڑے اونہون نے ہشام کو مارے اور بعد اوسکے
اون پر شفقت کی اور بیس حدیثین اونسے بیان کین پس کہا ہشام نے دوست رکھتا ہون مین
کہ کاش زیادہ مارتے مجھکو کوڑے تاکہ حدیث بھی زیادہ بیان کرتے سبحان اللہ کیا محبت تھی اون
لوگونکو جناب سید عالم سے کہ مار کھانا اچھا جانتے تھے حدیث سننے کے واسطے ایک ہم لوگ مسلمان
ہین کہ دنیا کیواسطے آٹھ پہر مشقت کرتے ہین اور خدا کے حبیب کے ذکر کے سننے کیواسطے ساعت
بھر بیٹھنا شاق گذرتا ہے اللہ تعالے ہمارے اوپر رحم کرے اور ایمان کو ہمارے کامل کردے آمین
اور امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے حال مین مشہور ہے کہ صحیح بخاری شریف کے جمع کرنیکے وقت
ہر حدیث لکھنے کیواسطے تازہ غسل کرتے تھے اور دوگانہ نفل پڑھتے تھے اور ایسا ہی کرتے تھے
تراجم کتاب لکھنے کیواسطے اور بعض کہتے ہین کہ آب زمزم سے غسل کرتے تھے اور مقام ابراہیم مین

دوگانہ پڑہتے تھے چونکہ اسطرح اونھون نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر کی ہے اسیوجہ سے اللہ تعالے نے اونکو یہ فضل دیا ہے کہ سب اہل حق اونکو اپنا امام جانتے ہین اور اونکی تعظیم کرتے ہین اور جسنے نبی کریم کے منتسبات کی بے تعظیمی کی اوسکو اللہ تعالے نے مٹادیا اور دین اور دنیا مین ذلیل اور خوار کیا ○

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت		بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت	

ف اوسیجملہ تعظیم اور توقیر جناب سرور عالم کی ہے آپکی ذریت کی تعظیم اور توقیر کرنا کہ وہ آنحضرت کو جگر گوشہ ہین اور اونکے ساتھہ محبت رکھنا اور علی ہذا القیاس تعظیم اور توقیر ازواج مطہرات کی بھی عین تعظیم جناب رسالت ہے اور محبت اونکی محبت جناب نبوت ہے اللہ تعالے قرآن مجید مین خود منع کرتا ہے اہلبیت رسالت کی ساتھہ آیۃ تطہیر کے اور بیان اس آیہ شریف کا اوپر ہوچکا ہے کہ یہ آیہ شریفہ حضور کی اولاد امجاد اور ازواج مطہرات دونونکو شامل ہے اور فرض کیا ہے اللہ تعالے نے جناب سید عالم کی اہل قرابت کی محبت کو ہم پر چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہے قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنی تم کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین مانگتا ہون مین تم سے اجر اوسپر یعنی مین نے جو تم کو خدا کی راہ سکھائی اور برائیون سے پاک کیا اسپر مزدوری نہین چاہتا ہون مگر محبت چاہتا ہون اپنے اہل قرابت کے ساتھہ اللہ تعالے نے نبی کریم کا حق ہم پر یہ قائم کیا ہے کہ حضور کے اہل قرابت سے محبت کرین روایت ہے کہ جب یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون ہین آپکے قرابت جنکو مودۃ کا اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ علی اور فاطمہ اور اونکے دونون فرزند ہین پس محبت ان حضرات اربعہ کی موافق آیہ شریفہ اور حدیث نبویہ کی فرض ہے مسلمانون پر اور فرمایا ہے مفسرین نے کہ چونکہ آیہ کریمہ مین حضور کی اہل قرابت کو ساتھہ مودۃ کا عام طور پر حکم ہے لہذا جملہ اہل قرابت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

ف فضائل آل و صحابہ و ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بیان میں

محبت کو شامل ہے خواہ اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربت نسبی ہو خواہ قربت نسبتی ہو خواہ قربت جزئیت ہو خواہ قربت صحبت ہو اور فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب صحابہ مین کہ وہ علیؑ اور فاطمہؓ اور اونکے دونون فرزند ہین واسطے اظہار خصوصیت خاص اور قربت اتم اونکی ہے اپنی ذات پاک کے ساتھ پس یہ حضرات واسطے محبت اور مودت کے سزاوار تر ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہت حدیثون مین تاکید فرمائی ہے اونکے ساتھ محبت کرنیکی اور اونکے اتباع کی چنانچہ مروی ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے چھوڑا ہے تم مین دو چیزونکو اگر اونکے ساتھ تمسک کروگے گمراہ نہوگے اور وہ دونون چیزین ہین کتاب اللہ اور میرے عترت ہین پس دیکھو کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میرے ان دونون چیزونمین اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہچاننا آل محمد کا یعنی اونکے مرتبہ کا آتش دوزخ سے سبب بیزاری ہے اور حب آل محمد صراط سے گذرنا ہے اور ولایت آل محمد کی امان ہے عذاب سے اور فرمایا ہے نبی کریم نے خطاب مین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کے نہ محبت کریگا تم سے مگر مومن اور نہ بغض کریگا تم سے مگر منافق اور فرمایا ہے نبی کریم نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ سے تو میرا ایسا ہے جیسا ہارون موسی کا اور ایک روایت مین آیا ہے تم راضی نہین ہو کہ ہو تم میرے ایسے جیسے ہارون موسیٰ کے لیکن بعد میرے نبی نہین ہے اور یہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ جب تشریف لیگئے حضور غزوۂ تبوک کو اور چھوڑ گئے جناب ولایت مآب کو مدینہ طیبہ مین اپنا خلیفہ کرکے اور اسی طرح موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارونکو اپنی قوم پر خلیفہ اپنا کر گئے تھے جب توریت لینے کو گئے تھے اور منجملہ فضائل جناب مرتضوی کے یہ ہے کہ نوین برس ہجرت کی نبی کریم نے حضرت صدیق اکبرؓ کو اپنی طرف سے امیر کرکر حج کیواسطے روانہ فرمایا اور اول سورہ برات کے بیس یا چالیس آیتین اونکو عنایت کین کہ لوگونکو سناوین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جانب مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے اور اونکے جانیکے بعد جبرئیل

علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے کہ اداے رسالت
اور پیغام یا تم خود ادا کرو یا وہ شخص کرے جو تم سے ہو جناب سرور عالم نے سیدنا علی مرتضیٰ کو بلایا
اور پیغام جبرئیل بیان کیا اور فرمایا کہ تم بھی جاؤ اور اوائل سورہ برات کو اونسے لیکر موسم حج مین لوگونکو
سناؤ اور چار امر اور تعلیم فرمائے کہ یہ بھی لوگون سے کہدینا چنانچہ جناب ولایت مآب روانہ ہوئے
اور منزل عسفان یا عرج مین صدیق اکبر سے ملے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا جناب مرتضوی سے
کہ امیر ہو کر آئے ہو یا مامور ہو کر آپ نے جواب دیا کہ مامور ہون لیکن اوایل سورہ برات مجھکو دو حکم ہے
کہ مین اوسکو پڑہ کر لوگون کو سناؤن اور چار باتین اور ہین وہ بھی کہدون حضرت صدیق نے فورًا
وہ آیات حضرت امیر کو سپرد کردین اور جب صدیق اکبر حج کرکے مدینہ طیبہ مین حاضر ہوئے اور ایک
روایت مین ہے کہ اثنا راہ سے پلٹ کر حضور کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ
مجھہ سے کیا امر ہوا کہ حضور نے سورہ کو مجھہ سے لے لیا سرور عالم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تجھہ سے
کوئی قصور نہین ہوا تو میرا صاحب ہے غار مین اور میرا صاحب ہوگا نہر کوثر پر لیکن جبرئیل نے
حکم پہونچایا کہ یہ کام یا تم خود کرو یا وہ شخص کرے جو تم مین سے ہو اسوجہہ سے مین نے یہ کام کیا
اس حدیث سے قربت جناب ولایت مآب کی حضرت رسالت مآب کے ساتھہ ظاہر ہوتی ہے
اور روایت ہے کہ بعد حجۃ الوداع کے جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مدینہ طیبہ
کیجانب مراجعت کی جب جناب سرور عالم منزل غدیر خم مین پہونچے ظہر کی نماز اول وقت
مین آپ نے پڑہی بعد اوسکے یارون کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا آیا نہین ہون مین مومنین کو اولیٰ
اونکے نفسون سے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا جناب سید عالم نے گویا مجھہ کو عالم بقا مین
بلایا ہے اور مین نے قبول کیا ہے جانو تم کہ مین تم مین دو امر عظیم چھوڑتا ہون ایک دوسرے سے
بزرگ تر ہے قرآن اور میرے اہلبیت دیکھو بعد میرے ان دو امر کے ساتھہ کیا سلوک کروگے

اوراونکے حقوق کی رعایت کیونکر عمل مین لاؤگے اور یہ دونون امر ایک دوسرے سے جدا نہونگے
یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچین گے اور پھر فرمایا بتحقیق اللہ تعالے میرا مولا
ہے اور مین مولا ہون تمام مومنونکا بعدہ جناب امیر علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا مَن کُنتُ
مَولاہ تا آخر حدیث یعنی جسکا مین مولا ہون اوسکا علی مولا ہے اے اللہ میرے ولا کر اوس سے
جو علی سے ولا کرے اور عداوت کر اوس سے جو علی سے عداوت کرے اور مخذول اوسکو جو
اوسکی ساتھ اسکا قصد کرے اور مدد دے اوسکو جو اوسکی مدد کرے اور پھیر حق کو اوسیطرف
جسطرف وہ ہو مروی ہے کہ قدوہ اصحاب سیدنا عمر ابن الخطاب نے کہا اے علی صبح کی تو نے

درحالیکہ مولا ہے تو ہر مومن اور مومنہ کا

روا ز برای سر دین خویش تاجی ساز
ز خاک پای جوانمرد وال من والاہ

دل از عداوت او دور دار تا نخوری
ز تیغ لفظ نبی زخم عاد من عاداہ

گواہ پاکی اصلت ولای میری دان
کہ بر کمال معانیش جلی الٰہی است گواہ

جاننا چاہیے کہ دعاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطعی مقبول ہے محب اور ناصر مولاے
مومنان دائم منصور اور عدو اونکا قطعی مخذول ہے بس نصرت دینا اللہ تعالے کا اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام روے زمین کے کفار پر دلیل قطعی ہے اسی حدیث سے
کہ وہ اعلیٰ درجہ کے محب تھے خاندان رسالت کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور مراد لفظ مولا سے
یہان پر ولاے اسلام ہے نہ ولایت حکم اسواسطے کہ لغت مین مولا والی کے معنی پر نہین آیا ہے
اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے علی مجھ سے ہے اور مین علی سے ہون اس روایت سے
احتمال اتحاد نبی اور ولی مین ثابت ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولاے
مومنین کو ابوتراب فرمایا ہے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابوتراب کنیت جناب ولایت

مآب ہونیکی وجہ یہ فرمائی ہے

اے خاک مدینہ تکجائی / در دیدۂ من چرانہ آئی	ای آمده نور آسمانی / ظاہر شدہ سر لامکانی
ای از تو زمین بدین خرابی / دیدہ شرف ابو ترابی	سبحان اللہ چہ نسبت خاک / باسر لما خلقت الافلاک
او سر کمال مصطفیٰ بود / با این کرہ نسبتش کجا بود	من جاہل این خطاب گویم / مضمون ابوتراب گویم
خاک لذ جماعتے کہ مردند / ہستی بخداے خود سپردند	از سطوت نور در شکستہ / وز آب بقا فرو نشستہ
سر دفتر خاکیان علی بود / سر سلسلۂ جہان علی بود	زان بحر دو نہر تند بکشود / یک سو حسن و حسینؑ اود
وان سو ہمہ گوہر لطیفہ پاک / مستور بزیر پردۂ خاک	سبطین رسول زین عباد / ہم عابد و باقر نیکو زاد
این سلسلہ از طلاء ناب است / اینخانہ تمام آفتاب است	القصہ ابوتراب اینست / مضمون حکایت آنچنین است

اور جناب سیدہ علیہا السلام کی شان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے ایذا دیتا ہے مجھہ کو وہ جو اوسکو ایذا دیتا ہے تا آخر حدیث اور حسنین علیہما السلام کی نسبت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے میرے پروردگار مین ان دونون کو دوست رکہتا ہون پس تو بہی دوست رکہہ ان دونون کو اور دوست رکہہ اوسکو جو اونکو دوست رکہے اور کہتے ہین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہ دیکہا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا منہ کہولا اور اپنی زبان مبارک کو اونکے منہ مین دیا اور تین مرتبہ فرمایا خداوندا مین اسکو دوست رکہتا ہون پس تو بہی اسکو دوست رکہہ اور دوست رکہہ اوسکو جو اسکو دوست رکہے اور فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دوست رکہتا ہے مجھکو اور دوست رکہتا ہے ان دونون کو یعنی حسنین کو اور انکی مان کو ہوگا میرے ساتہہ میرے درجہ مین قیامت کے روز اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوستے تھے زبان مبارک کو اور اونکی تہوڑیکو اور یہ دونون امام اجل اشبہ تھے ساتہہ اپنے جد امجد کے صورت مین اور سیرت مین مروی ہے

ﷺ امام حسنؓ سر سے ناف تک حضور کے ساتھ اشبہ تھے اور امام حسین ناف سے تا ناخن پا حضور کے
ساتھ اشبہ تھے پس دونون صاحبزادے مل کر ایک پورا آئینہ تھے جمال باکمال حضرت نبوت کا
ترمذی نے روایت کی ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے عورتوںمین محبوب تر رسول اللہ کو
فاطمہؓ تھین اور مردونمین محبوب تر اونکے شوہر علی مرتضی اور بی بی فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے
کہ اونسے پوچھا گیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا حضرت سیدہ نے
فرمایا کہ تھے محبوب تر مردونمین ابوبکر اور عورتونمین عائشہ اور یہ دونون قول صحیح ہین اسواسطے
کہ وجوہ محبت متعدد اور مختلف ہین اور تعظیم ازواج مطہرات کیواسطے ایک آیۂ قرآنی کافی ہے
کہ اللہ تعالے فرماتا ہے محمد کی بی بیان مسلمانونکی مائین ہین اور تعظیم ماکی اسدرجہ ہے کہ قرآن
اور حدیث سے ثابت ہے کہ مانکو اف کہنا جہنم کو پہونچاتا ہے بہمین وجہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دی ہے جناب ولایت مآب کو اوس جھگڑے کی جو اونکو اور ام المومنین کو درمیان
ہونیوالا تھا اوسوقت جناب ولایت مآب نہایت خائف ہوے بسبب مرتبہ عظمت عائشہ صدیقہ کے
چنانچہ صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ نقل کرتے ہین اہل خبر مسند احمد ابن حنبلؒ اور بزارسے
ایسی اچھی سند سے کہ پرکھنے والے حدیث کے اونکی توصیف کرتے ہین طریق ابی رافع سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ابن ابی طالب سے جلد تیرے اور عائشہ کے درمیان مین
ایک عجیب واقعہ ہوگا پس علی مرتضی علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ اسبات سے کہ جو آپ نے
فرمائی ہے مین اشقی ہونگا یعنی جب مان اور بیٹے سے جھگڑا ہوگا تو بیٹا ہی خاطی ہوگا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین یعنی تم سے کچھ سوا ضد نہوگا اسطرح پر یہ واقعہ ہوگا اور فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب یہ واقعہ ہو تو اوسکو یعنی ام المومنین کو اونکی مامن کی یعنی مدینہ طیبہ کیطرف
پھیر دینا چنانچہ جب جنگ جمل پیش آئی ہے تو حضرت امیر علیہ السلام سے جو کوئی پوچھتا تھا کہ آپ

مجادلہ کرینگے حضرت فرماتے تھے مین فقط اسواسطے آیا ہون کہ ام المومنین کو اونکے مامن کیطرف پہیر دون اور خلاصہ جنگ جمل یہ ہے کہ وہ لڑائی دہوکے سے بلاقصد جانبین بعد صلح کے واقع ہوئی تصریح اوسکی کتب سیر مین منقول ہے یہ محل اوسکے بیانکا نہین ہے یہان فقط بیان کرنا فضائل ازواج مطہرات کا اور اونکے حقوق کا جو مسلمانون پر ہین منظور ہے اوسکے واسطے اسقدر بہی کافی ہر کہ قرآن ناطق ہے کہ وہ مسلمانونکی مائین ہین اور سید الانبیاکی بی بیان اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر پڑنا گوارا نہوا اسوجہہ سے کہ زمین پر جابجا نجاست ہوتی ہر اور حضرت کو بے سایہ کیا اور مکہی وغیرہ کو جو کیڑی نجاست پر بیٹہ جاتی ہے اللہ تعالے نے کبہی حضور کے جسم اطہر پر بیٹہنے نہ دیا پس وہ سوائے پاک عورتون کے حضرت کی صحبت کیواسطے کب پسند کرتا اور اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ یعنی خبیث عورتین خبیث مردونکے واسطے اور خبیث مرد خبیث عورتون کیواسطے اور پاک عورتین پاک مردون کیواسطے ہین اور پاک مرد پاک عورتون کے واسطے انصاف سے دیکہو تو حضرت سے زیادہ اور طاہر کوئی خلق ہی نہین ہوا ہے پس ضرور حضرت کے ازواج مطہرات بہی تمام دنیا کی عورتون مین پاک ہین اور اسیوجہہ سے اللہ تعالے اونکے خطاب مین فرماتا ہے يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اے عورتون محمد کی تم سے کوئی عورت نہین ہے اور فضل ازواج کو حضرت ولایت مآب کے فعل ہی سے سیکہنا چاہیے کہ بعد واقع ہونے جنگ جمل کے آپنے کیا کیا اور کیا فرمایا ہے مروی ہے کہ بعد فتح کے حضرت امیر علیہ السلام نے کل اسباب اور ہتیار مقتولان جنگ جمل کے جو آپ کے مقابلہ پر مارے گئے تھے مسجد جامع بصرہ مین جمع کرادیے کہ جو شخص اپنا اسباب پہچانے اور ثابت کردے لیجاوے لشکر جناب امیر علیہ السلام کے لوگون نے آپسے

تھا کہ حضرت کیا وجہہ کہ خون اونکا آپنے مباح کیا اور مال اونکا ہم پر حرام فرمایا جناب امیر نے جوابدیا کہ مینے اونسے قتال کیا خدا کے حکم کے موافق اللہ تعالے نے قرآن مین اہل بغاوت سے قتال کا حکم دیا ہے اور قتال مین خون ریزی ہوتی ہے اباحت خون کی اوس سے ثابت ہوئی مگر مال اونکا ایمانکی پناہ مین ہے اور نیز اگر مال اونکا قاتلون کو تقسیم کر دیا جائے ہوتا تو عورتین اونکی بہی اسیر اور بردہ ہوتیجاتین کون مسلمان اور مومن پسند کریگا کہ مادر مومنین کہ حرم رسول خدا ہین اون پر نام اسیری اور بردگی جاری ہو یہ فقط اس غرض سے بیان کیا گیا کہ بعد جنگ بہی اونکی حرمت جناب امیر علیہ السلام کے نزدیک مثل سابق کے قائم رہی اور مسلمانونکے مان ہونیکا فضل کل حضرتکے ازواج کو برابر ایک سا حاصل ہے لیکن حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبرے رضی اللہ تعالے عنہا کا بڑا افضل یہ ہے کہ بالاتفاق اول سب سے ایمان لائی ہین اور اپنے مال کو حضرتکی محبت مین صرف کیا ہے مروی ہے سیدنا علی مرتضی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی عورتون مین خیر النساء مریم ہین اور خدیجہ ہین اور ابن عباس روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل زنان اہل بہشت مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہونگی اور ایک فضل حضرت خدیجہ کو دیگر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بہی ہے کہ کل اولاد نبی کریم سوائے حضرت ابراہیم کے اونکی بطن سے ہین اور وہ ام السادات ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر محبت اونسے تہی کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ کہتی ہین کہ غیرت نہین لیگئی مین کسی عورت پہ جیسی غیرت لیگئی مین خدیجہ پر باوجود دیکہ مین جب حضرت کی خدمت سے مشرف ہوئی ہون تو وہ انتقال کر چکی تہین بسبب اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو بہت یاد کرتے تہے اور جناب سرور عالم گوسفند ذبح کرتے تہے اور اوسکا گوشت اون عورتون کو جو خدیجہ کی دوست

تھین بھیجتے تھے مینے غیرت کیوجہ سے آپسے کہا کہ گویا سوائے خدیجہ کے کوئی عورت ہی نہ تھی تب آپ
حضرت نے فرمایا وہ بہت اچھے صفات رکھتی تھی اور میری سب اولاد اوس سے ہے اور ام المومنین
عائشہ صدیقہ کو بھی بہت فضل حاصل ہین منجملہ اوسکے یہ ہے کہ وہ صحابہ مین مفتی اور فقیہہ اور
بلیغ تھین اور خود ام المومنین سے مروی ہے کہ مجھکو سب رسول اللہ کے ازواج پر دس وجہ سے
فضل اور فوقیت دی ہے اول یہ ہے کہ ازواج مین فقط ایک مین ہی ہون کہ سوائے رسول اللہ
کے کسی نے مجھکو نہین چہوا دوسری یہ کہ سوائے میرے ماں باپ کے کسی کے ماں باپ نے
خدا کی راہ مین ہجرت نہین کی ہے تیسری یہ کہ برائت میری اللہ تعالے نے اپنے کلام سے کی ہے
چوتھی یہ کہ میرے عقد سے پہلے جبرئیل علیہ السلام نے ایک حریر کے ٹکڑے پر میری صورت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی اور کہا کہ اس سے نکاح کرو پانچوین یہ کہ مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ایک ظرف سے غسل کرتے تھے یہ امر کسی کے واسطے نہ تھا چھٹی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپ کی نماز کے آگے لیٹی ہوتی تھی اور یہ امر میرے ہی واسطے خاص تھا
ساتوین یہ کہ سوائے میرے کسی کے جامہ خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل
نہین ہوئی آٹھوین یہ کہ روح مبارک قبض ہوئی ہے تو حضرت میری کنار مین تھے نوین یہ کہ میری
نوبت کا دن تھا جس مین حضرت نے انتقال فرمایا دسوین یہ کہ میرے گھر مین دفن ہوئے یہ سب
امر دلالت اسپر کرتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکے ساتھہ محبت بہت تھی اور عمرو بن العاص
نے نبی کریم سے پوچھا دوست زیادہ آپکو آدمیون مین سے کون ہے فرمایا عائشہ پوچھا مردون سے فرمایا
اوسکا باپ اور انس ابن مالک سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے اول دوستی اسلام مین جو پیدا
ہوئی وہ دوستی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ کے ساتھہ اور صحیح اخبار مین آیا
ہے کہ لوگ خیال رکھتے تھے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کی نوبت کے روز ہدیا اپنے

جناب سرور عالم کے حضور میں پیش کریں اور غرض اونکی اس فعل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رضامندی تھی اور عینہ مد سے کہ ازواج پاک دو گروہ تھین ایک گروہ عائشہ اور حفصہ اور سودہ اور
صفیہ کا تھا اور ایک گروہ ام سلمہ اور باقی ازواج کا گروہ ام سلمہ نے ام المومنین ام سلمہ سے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے فرما دین کہ جس شخص کو ہدیہ
دینا منظور ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین گذران دیا کرے حضور جس زوجہ کے گھر مین
ہون اور جس کسیکی نوبت ہو یعنی انتظار نوبت عائشہ رضی کا نکرین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کے
حضور مین عرض کیا کہ آپکی بی بیان ایسا کہتی ہین حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کے مقدمہ مین
مجھکو ایذا نہ دے بتحقیق کہ وحی نہین آئی ہے کسی زوجہ کے جامہ خواب مین نہین آئی ہے الا عائشہ رضی کے
ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ توبہ کرتی ہون
اللہ کیطرف اوس چیز سے کہ ایذا دی تمکو یا رسول اللہ پس جب ازواج مطہرات ام سلمہ سے مایوس
ہوئین جناب سیدہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجا جناب سیدہ
نے بھی اس مقدمہ مین کہا حضور نے فرمایا اے میری بیٹی تو دوست نہین رکھتی ہے اوسکو جسکو
مین دوست رکھتا ہون جناب سیدہ نے کہا ہان یا رسول اللہ دوست رکھتی ہون فرمایا پس
دوست رکھ عائشہ کو اور مروی ہے کہ قرب زمانہ وصال کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک
چبوا کر حضرت صدیقہ سے اپنے دہن مبارک مین کی اور شکر کیا اللہ کا کہ آخر وقت مین لعاب
دہن عائشہ میرے دہن مین پہونچایا اور مروی ہے زمانہ وصال مین حضور نے فرمایا کہ سنت آلہی
انبیا کے ساتھ یہ جاری ہے کہ نبی کو دنیا مین جسکے ساتھ محبت ہوتی ہے اللہ تعالے آخر وقت مین
نبی کو وہ شے جنت مین دکھا دیتا ہے تا کہ چھوڑ دینا اس عالم کا نبی کو ناگوار نہو اس وقت اللہ تعالی نے
صورت عائشہ کی مجھکو جنت مین دکھلائی ان روایات سے سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریم کو کس قدر

حضرت صدیقہ سے محبت تھی اسیوجہہ سے مروی ہے کہ صحابہ ام المومنین کو حبیبہ رسول اللہ کہتی تھی
تو مروی ہے کہ ایک مرتبہ ام المومنین نے نبی کریم سے کہا کہ آپ دعا کرین کہ اللہ جنت مین مجہہ کو
تمہارے ازواج مین کرے فرمایا حضور نے اگر یہ مرتبہ چاہتی ہے کل کیواسطے طعام کو ذخیرہ نکر اور کسی
کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگالے نہ اوتار اور چاہیے کہ زادتیرا دنیا سے بقدر ایک سوار کے ہو بسبب
حضور کے ارشاد کے ام المومنین نے ایسا فقر کو غنا پر اختیار کر لیا تھا کہ عروہ بن زبیر سے مروی ہے
تھا اونہون نے کہ دیکہا مینے بی بی عائشہ کو ستر ہزار درم خدا کی راہ مین صرف کیے اور پیرہن مین
پیوند لگائے تہین اور منقول ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے اپنے ایام حکومت مین لاکہہ درم حضرت
صدیقہ کے حضور مین بہیجے پس ایک ہی مجلس مین حبیبہ حبیب خدا نے ایک طبق منگا کر وہ کل
درم اقربا اور فقرا کو تقسیم کر دے جب تقسیم سے فراغت پائی وقت افطار صوم کا آیا لونڈی سے کہا
تہا لا کہ روزہ کہولون وہ تہوڑے خرمے اور روٹی لائی ایک ضعیفہ عورت وہان حاضر تہی اوسنے
تمہارے مومنین کی مادر یہ درم جو تمنے خیرات کیے کیا اسمین ایک درم کا گوشت تم نہ منگا سکتی تہین
تو اوس نے افسوس کرتین فرمایا اگر تو مجہہ کو یاد دلادیتی تو ایسا کرتی الغرض حضور کی صحبت پاک کی
برکت سے یہ مرتبہ اونکا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضل عائشہ کا تمام عورتون پر
ایسا ہے جیسا کہ فضل ثرید کو ہے تمام کہانون پر یہ مراتب حضور کی ذریت اور ازواج کے ہین
پس محبت اور تعظیم اونکی لازم ہے اور یہی طریقہ تہا حضور کے خلفا کا مروی ہے کہ فرمایا ہو صدیق
اکبر نے قسم ہے خدا کی تحقیق قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہے مجہہ کو صلہ کرنیکو اپنے اہل قرابت سے
اور مروی ہے کہ جب سیدنا عمر فاروق نے مقرر کیا گذارہ اپنے بیٹے عبد اللہ کا تین ہزار اور اسامہ
بن زید کے ساڑہے تین ہزار زید مولاے رسول خدا ہین سابق الایمان پس کہا عبد اللہ ابن عمر نے
اپنے باپ سے کس سبب سے آپنے فضیلت اسامہ کو مجہہ پر دی سبقت نہین کی اوسنے مجہہ سے کسی

امر مین یعنی امر خیر مین فرمایا امیر المومنین نے اسواسطے مینے اوسکو فضیلت دی ہے کہ زید اوسکا
باپ ہے اور وہ محبوب تہا رسول اللہ کو تیرے باپ سے زیادہ اور اسامہ رسول اللہ کو تجہہ سے
زیادہ محبوب تہا پس بخشش کی مینے او رفضیلت دی مینے رسول اللہ کے محبوب کو اپنے محبوب پر
اور مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے عہد خلافت مین مال غنیمت
تقسیم کیا ہر ایک کو مجاہدین سے پانچ سو درم دیے بعدہ حسنین علیہما السلام تشریف لائے اور اپنا
حصہ طلب کیا حضرت فاروق نے سب سے دونا ہر ایک صاحبزادے کو پیش کش کیا عبد اللہ ابن
عمر نے کہا باپ سے کہ مین خدا کی راہ مین لڑا اور گہوڑا میرا مارا گیا آپ نے مجہہ کو سب مجاہدین کے برابر دیا
اور حسنین کو ہم سے دونا دیا کیا وجہ ہے حضرت رضی اللہ عنہ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ ای عبد اللہ
اول اونکا سا باپ اپنا باپ پیدا کر یعنی وہ بہائی ہین جناب نبوت کے اور اونکی سی مان اپنی مان پیدا
کر اور اونکا سا نانا اپنا نانا پیدا کر تب اونکے ساتہہ دعوی برابر کا کر اور تہے ابو بکر او عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت
کرتے تہے ام ایمن کی جو کنیز تہین حضرت عبد اللہ والد نبی کریم کی اور حضرت کو اونہون نے پرورش
کیا تہا اور کہتے تہے کہ رسول اللہ انکی زیارت کرتے تہے اور حضرت حلیمہ سعدیہ جب آتی تہین بعد
نبی کریم کے خلافت شیخین مین تو شیخین رضی اللہ عنہما اپنی ردا بچہاتے تہے اونکو واسطے اور اونکی
حاجت کو فوراً پورا کر دیتے تہے اسوجہہ سے کہ نبی کریم بہی اونکے ساتہہ ایسا ہی کرتے تہے اور جسطرح تعظیم اہلبیت عین
تعظیم جناب نبوت ہے اور مسلمانون پر لازم ہے اوسیطرح تعظیم اور توقیر صحابہ کرام جناب سید
انام علیہ الصلوۃ والسلام بہی مسلمانون پر فرض ہے او عظمت صحابہ کیواسطے آیات قرآنی کہ
جسمین کوئی مسلمان شک نہین کر سکتا ہے کافی ہین منجملہ دو سکے ایک آیہ کریمہ یہ ہے وَالسَّابِقُونَ
الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ تا آخر آیہ اور اگلے پہلے مہاجرین اور انصار سے اور جنہون نے اونکا اتباع کیا ساتہہ

نیکی کے راضی ہے اللہ اونسے اور وہ راضی ہین اللہ سے پس اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے
کہ تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی الخصوص مہاجرین اور انصار سے
اللہ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہین اور وہ ہمیشہ جنت مین رہین گے اور دوسری آیۃ
یہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تا آخر آیہ اس
آیہ کریمہ مین اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کل ہمراہیونکی صفات بیان کی ہین
کہ وہ سب کفار پر سخت ہین آپس مین رحیم ہین اور اللہ کی عبادت کرتے ہین اور اوسکے فضل کو
اور رضا کو ڈھونڈتے ہین بیان ان دونون آیتون کا اوپر ہوچکا ہے بدین وجہ مختصر یہان بیان کیا
جاتا ہے ان دونون آیتون سے فضل تمام صحابہ کا عام طور پر اور فضل مہاجرین اور انصار کا
خاص طور پر ثابت ہے اور گروہ صحابہ سے جن لوگون نے بدر مین مجادلہ کیا ہے کفار سے اونکے
خطاب مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی جو چاہو سو کرو اللہ تعالےٰ نے
تمکو بخش دیا اور جن لوگون نے اونمین حدیبیہ مین بیعت کی ہے حضور کے دست مبارک پر
اونکی شان مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ البتہ اللہ راضی ہوا اون مومنین سے جنھون نے بیعت کی نیچے درخت کے اور نیز
جنھون نے بیعت کی ہے جناب سید عالم کے دست مبارک پر اونکی شان مین اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
بہ تحقیق جنھون نے تمہاری بیعت کی اے محمد یون ہی ہے کہ اللہ ہی کی بیعت کی اللہ کا ہاتھ
ہے اونکے ہاتھون پر پس ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ اور کیا فضل ہوگا انسان کو کہ اللہ تعالیٰ
اونکی مدح کرتا ہے اور اونسے راضی ہے اور وہ لوگ اللہ کے ہاتھ پر بکے ہوئے ہین اور اللہ کے
ہاتھ مین اونکا ہاتھ ہے اور عذاب اور عقاب اون پر سے اوٹھا لیا گیا ہے فرما دیا گیا ہی انسے

جو چاہو سو کرو پس ایسے لوگ کب کوئی کام خلاف مرضی خدا اور سول کے کر سکتے ہین علی الخصوص ایک کا
دوسرے سے عداوت کرنا یہ تو ممکن ہی نہین ہے کیونکہ اللہ تعالے گواہی دیتا ہے کہ وہ آپس مین رحیم
ہین اور کفار پر سخت مخالف خدا کے کسیکا کلام اہل حق کے نزدیک قابل قبول کرنیکے نہین ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت والے کیونکر حق سے علیحدہ ہوسکتے ہین دیکھو قرآن مجید مین
صراحتًا اللہ تعالے نے قصہ اصحاب کہف مین اوس کُتے کی تعریف کی ہے جس نے اونکی صحبت
کی تہی اور اصحاب کہف بالاتفاق نبی نہین لگلے انبیا کی امت کے اولیا اللہ ہین سبحان اللہ اگلی امت کے
اولیا کی صحبت سے توکتا جو خلقت مین نجس ہے پاک ہو اور سید الانبیا کی صحبت مین انسان جو خلقت
مین بزرگ ہین پاک نہون یہ بہی کہین ہوسکتا ہے افسوس ہے اون پر جو مسلمان ہوکر صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا جانتے ہین کیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض صحبت کو
فیض صحبت اصحاب کہف کے برابر بہی نہین سمجہتے ہین فخر الدین رازی سورہ نمل کی تفسیر مین
جہان پر اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ لشکر سلیمان جب وادی نمل مین پہونچا ایک نملہ نے یعنی چیونٹی نے
دوسرے نملون سے کہا اپنے مسکن مین چلے آو ایسا نہو کہ لشکر سلیمان تم کو پائمال کرے کیونکہ وہ جانتے
نہین ہین لکہتے ہین کہ نملہ نے جو یہ کہا کہ لشکر سلیمان ہمسے واقف نہین ہین ہم کو پائمال کرینگے اسسے
صاف ظاہر ہوا کہ نملہ کو یہ فہم تہا کہ یہ لوگ ایک نبی کے ہمراہی ہین اگر ہم کو جانتے تو پائمال نکرتے صحابہ
رسول اللہ کے بُرا کہنے والے اسقدر بہی فہم نہین رکہتے جسقدر اوس نملہ کو تہا کہتے ہین کہ اونہون
نے جان بوجہکر حقوق اہل بیت طہارت کو پامال کیا اے ایمان والون دیکہو ہمارے نبی کریم کے
فیض کو فضالہ ابن عثمان روایت کرتے ہین کہ جب نبی کریم نے مکہ معظمہ کو فتح کیا اور بیت اللہ
مین داخل ہوے آپ طواف کعبہ شریف مین مصروف تہے اور اصحاب رسول اللہ بسبب اپنی
فتح اور غلبہ کے جو اللہ تعالے نے اونکو دیا تہا مطمئن ہو گئے تہے کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

محافظت نکرتا تہا اوسوقت ہمکو خیال آیا کہ اسوقت میرا قابو چلے جادو کہ کالیں مین ذرا دہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرون جب حضور کے سامنے پہونچا آپنے ارشاد کیا اے فضالہ تو اپنے دل مین یہ تصور کرتا ہے کہ اللہ کے رسول کو قتل کرے فضالہ نے اپنے دل مین فقط یہ قصد کیا تہا اور نبی کریم نے اوسکو اسطرح صاف بیان فرمادیا غرض اسکے سنتے ہی مجھپر ہیبت آگئی اور مین نے عرض کیا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نہین اے رسول اللہ کے اور اس اثنا مین حضرت میرے قریب آگئے پس دعا کی آپ نے میرے واسطے اور اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکہا قسم خدا کی حضرت کے ہاتہہ رکہنے سے پہلے مین تمام عالم مین سب سے زیادہ عدو تہا رسول اللہ کا اور جب آپنے اپنا دست مبارک رکہہ کر اوٹہا لیا ہے قسم ہے خدا کی کہ تمام عالم مین مجہہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہ تہا بلا وہ تو انسان تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض وہ تہا کہ استن حنانہ کہ ایک چوب خشک تہا اوسکو حضرت کے تکیہ لگانے سے یہ شرف حاصل ہوا کہ فراق نبی کریم مین رویا اور اوس رونے کا صلہ نبی کریم نے یہ دیا کہ وہ قیامت کے دن انسان ہوکر اوٹہیگا اور حضور کے ہمراہ ہوگا پس جو صاحب فیض کہ کافر سخت کو طرفۃ العین مین مومن کامل کرتا تہا اور چوب خشک کو مرتبہ انسانی دیتا تہا اوسکی صحبت مین جو برسون رہے اپنا گہربار چہوڑکر اونکو حضرت کے فیض سے کیا کچہہ فضل اور مرتبہ ہوگا حضرت کی صحبت والے وہ لوگ ہین کہ خود نبی کریم جنکی شان مین فرماتے ہین اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ مثال میرے صحابہ کی مثل تارونکی ہے اونمین سے جس کسیکے اقتدا کروگے ہدایت پاوگے اس حدیث سے ظاہر ہوگیا کہ کل صحابہ ہادی اور رہبر ہین اور انس رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہتے ہین وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میرے صحابہ کی ایسی ہے جیسے نمک کہانے مین بے نمک کے کہانا درست نہین ہوتا اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰہَ اَللّٰہَ

فِی اَصْحَابِی تا آخر حدیث ترجمہ اوسکا یہ ہے ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ کے
معاملہ مین نہ بنانا بعد میرے اونکو نشانہ جسنے اونسے محبت کی بسبب میری محبت کے محبت کی اور
جسنے اونسے بغض کیا بسبب میرے بغض کے بغض کیا او جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجھکو ایذا دی
او جسنے مجھکو ایذا دی اوسنے اللہ کو ایذا دی او جسنے اللہ کو ایذا دی یقین ہے کہ وہ عذاب کیا جاوے
اور ایک حدیث مین ہے نہ برا کہو میرے صحابہ کو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میرا نفس ہے اگر تم
مین سے کوئی مثل احد کے پہاڑ کے سونا خدا کی راہ مین خرچ کریگا تو بھی اونمین سے کسی ایک کے
برابر نہوگا اور ایک حدیث مین ہے کہ اللہ تعالے نے بہتر کیا ہے میرے صحابہ کو تمام عالم سے
سوائے انبیا و مرسلین کے اور اونمین بہتر چار ہین ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور میرے
کل صحابہ بہتر ہین اور مثل اسکے بہت احادیث ہین کہ جن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکی تعظیم اور محبت ہم پر لازم کی ہے اور اونکی برا کہنے والے پر وعید سخت ارشاد کیے ہین چونکہ
حدیث رسول اللہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ خلفاء اربعہ سب صحابہ سے بہتر ہین لہذا چند احادیث
بطریق تبرک کے اونکے فضل کے خاص بیان کیے جاتے ہین فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر مین کسی کو خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا لیکن وہ میرا بھائی ہے اور یار اور البتہ کر لیا
ہے اللہ نے تمہارے صاحب کو خلیل اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
صدیق سے تو یار ہے میرا غار مین اور یار ہے میرا حوض کوثر پر اور ابوہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا
رسول خدا نے جسکا مجھ پر حق تھا مین نے اوسکا بدلا کر دیا مگر ابوبکر کہ اوسکا ایسا حق ہے مجھپر
کہ بدلا اوسکا حق تعالے کریگا قیامت کے روز اور ابی الدرداء رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے
کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ حضرت صدیق دکھائی دیے دامن
جامہ کے پکڑے ہوئے ایسے کہ زانو اونکے دکھائی دیتے تھے جناب سرور عالم نے فرمایا تمہارے

صاحب ابو بکر نے آج کسی سے جھگڑا کیا ہے پس ابو بکرؓ نے سلام کیا اور کہا اے رسول اللہ آج مجھسے
اور ابن الخطابؓ سے گفتگو ہو گئی اور مین نے اوسپر زیادتی کی اور پھر مین پشیمان ہوا اور اونکے
دروازہ پر گیا کہ عذر خواہی کرون تاکہ مجھکو معاف کرے اونھون نے قبول نہ کیا اور دروازہ بند
کر لیا جناب سید عالم نے تین مرتبہ فرمایا اللہ تم کو بخشے آے ابو بکرؓ بعدہ عمرؓ پھر پشیمان ہو کر ابو بکرؓ کے
مکان پر گئے اونکو نپایا وہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو اونکو دیکھا چہرہ مبارک متغیر ہوا ایسا کہ صدیق اکبر ڈرے اور کہا اونھون نے دو مرتبہ یا رسول اللہ
اوس جھگڑے مین مین اظلم تھا اور ایک روایت مین ہے جب حضرت عمرؓ مجلس نبوی مین حاضر ہوئے
جناب رسالت پناہ نے اونسے منہ پھیر لیا وہ حضرت کے سامنے گئے حضرت نے پھر منہ پھیر لیا
حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے رسول اللہ کے کیا زندگی ہو عمر کی کہ آپ اوس سے معترض ہون
حضرت نے فرمایا تو ہے ایسا کہ ابو بکرؓ تجھسے عذر خواہی کرے اور تو قبول نکرے بتحقیق خدا نے مجھکو
ساتھہ رسالت کے تم پر بھیجا اور تمنے میری تکذیب کی اور ابو بکرؓ نے میری تصدیق کی اور سوا تکی
میرے ساتھہ اپنے نفس سے اور مال سے پس تم لوگ میری خاطر سے یہ نہین کر سکتے ہو کہ میرے
یار کو ایذا ندو راوی کہتا ہے کہ اوسوقت سے کوئی شخص حضرت صدیق کو ایذا ندے سکتا تھا
اور فرمایا ہے نبی کریم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت مین یہ دونون سید ہین کہول اہل
جنت کے اولین اور آخرین ہین سے سوا انبیا اور مرسلین کے اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اقتدا کرو دین مین بعد میرے ابو بکرؓ او عمرؓ کے اور امام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابو بکر کو اپنے ایام مرض مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے
نے کیا ہے حق کو عمر کے لسان پر اور اوسکے قلب پر اور وہ فاروق ہے فرق کیا اللہ تعالے نے
بسبب اوسکے درمیان حق اور باطل کے اور حضرت سیدنا علی مرتضی سے مروی ہے کہا آپنے

رضی اللہ عنہ سَمَّاہُ الْفَارُوْق فَرَّقَ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ نام رکھا اوسکا فاروق فرق کیا
درمیان حق اور باطل کے اور دعا کی نبی کریم نے قبل از ایمان لانے حضرت فاروق کے الٰہی میری
اللہ مدد کر اسلام کے ساتھ عمر کی بدعائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایمان لائے اور
واقعی مین ترقی اسلام جیسے اونکی خلافت مین اونکی کوشش سے ہوئی ہے کسی وقت مین
نہین ہوئی اور وہ بلاد کہ اللہ تعالے نے اگلی آسمانی کتابوں مین جنکی نسبت مین خبر دی تھی کہ اہل
حق اسکو فتح کرینگے وہ سب اونکے وقت مین فتح ہوئے اور اللہ کا وعدہ جو قرآن مین تھا کہ دین
حق کل ادیان پر غالب ہوگا وہ غلبہ انہین کے ہاتھ سے ہوا اسقدر اونکی فضل کو کافی ہے اور
منجملہ فضائل حضرت عثمان غنی کے ایک فضل یہ ہے کہ دو صاحبزادیان نبی کریم کی اونکے
عقد نکاح مین آئین ایک کے بعد ایک اور اسیوجہ سے لقب اونکا ذو النورین ہے مروی ہے
کہ ایک روز حضرت کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب سرور عالم کے پاس
آئین اور کہا یا رسول اللہ فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے افضل ہے جناب سید عالم دیر تک
خوب ساکت رہے اور کچھ جواب ندیا بعدہ فرمایا شوہر تیرا اونمین سے ہے کہ خدا اور رسول
اوسکو دوست رکھتے ہین اور وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور بہشت مین اوسکے واسطے
ایسا گھر مقرر ہے کہ کوئی امت سے بہتر اوس سے گھر نہین رکھتا ہے اور ابو ہریرہ سے مروی ہے
کہ فرمایا نبی کریم نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے جنت مین اور میرا رفیق جنت مین عثمانؓ ہے اور
جابر ابن عبد اللہ انصاری روایت کرتے ہین کہ ایک جنازہ حضرت کے پاس لائے واسطے
نماز پڑھوانیکے آپ نے فرمایا تم نماز پڑھو مین نہ پڑھونگا حاضران مجلس شریف نے سبب پوچھا
آپنے فرمایا کہ بغض کرتا تھا عثمان سے بغض کیا اللہ تعالے نے اوس سے اور فضائل جناب
ولایت مآب سیدنا علی مرتضی کے کسیقدر اوپر فضل اہلبیت مین مذکور ہو چکے ہین صحت عقیدہ کو

اسقدر کافی ہے فرمایا ہے امام احمد حنبل نے کہ فضائل کسی صحابہ کے حدیث سے اسقدر نہین پہونچے
ہین جسقدر کہ فضائل سیدنا علی مرتضی کے مجھکو پہونچے ہین اللّٰھم صلّ وسلم وبارک
علیہ اب بعض اقوال اہلبیت طہارت کے اور بعض حالات اونکے بیان ہوتے ہین مروی ہے
کہ حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کی چہت پر ایک پرنالا تہا ایک روز
حضرت عمر پاک کپڑے پہنے ہوے مسجد کو جاتے تہے اوس پرنالے کے نیچے پہونچے اور حضرت
عباس کے گہر اوس روز دو مرغ ذبح ہوے تہے اتفاق سے اوسکا خون اور پانی ملا ہوا اوس
پرنالے سے ٹپکا اور چند قطرے اوسکے حضرت عمر کے کپڑون پر پڑ گئے حکم دیا آپ نے اوس پرنالے کو
اوکہاڑ ڈالنے کا لوگون نے اوس پرنالے کو اوکہاڑ ڈالا اور آپ گہر کو پلٹ گئے اور دوسرے کپڑے
پہن کر مسجد مین تشریف لاے بعد اداے نماز کے حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس
آے اور کہا یا امیر المومنین قسم خدا کی ذات پاک کی اس پرنالے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے دست مبارک سے اس جگہہ لگایا تہا حضرت عمر یہ سنکر نہایت درجہ مضطرب اور پریشان
ہوئے اور فرمایا اے عباس مین تم کو قسم دیتا ہون کہ اپنے پیر میرے کندہے پر رکھہ کر اسی پرنالے
کو جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تہا اوسی جگہہ پر لگادو حضرت عباس نے حضرت
فاروق کے مبالغہ سے اور اونکے الحاح کرنے سے ایسا ہی کیا نقل کرتے ہین کہ لوگون نے عباس
رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ خلافت مین عمر کا کیا حال تہا کہا مثل اوس پرندے کے حیران اور
پریشان اور ہراسان رہتے تہے کہ جسطرف وہ منہ کرے دام دکہائی دے اور راہ اوس سے نکل جانیکی
نجانے اور یہ حیرانی اور پریشانی کمال تقوی کیوجہہ سے تہی تاکہ میرے عہد مین کسی پر ظلم نہو جاوے
چنانچہ منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق دوڑتے ہوے اضطراب مین جاتے تہے سیدنا علی
مرتضی اونکو ملے پوچہا آپ نے سبب تعجیل کا کہا حضرت عمر نے کہ اہل صدقے سے ایک شتر مفقود

ہو گیا ہے اوسکے ڈھونڈنے کیواسطے تعجیل کرتا ہون جناب امیر نے کہا یا امیر المومنین تمہارے
بعد جو خلیفہ ہوگا اوسکو تمنے مشقت مین ڈالدیا یعنی اوسکو بھی یہی مصیبت کرنا پڑیگی جواب دیا آپنے
یا ابا الحسن مجھکو ملامت نکرو قسم ہے اوس خدا کی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول کیا ہے
اگر ایک بزغالہ آب فرات کے کنارے پر ضائع ہوگا تو قیامت کے دن عمر بسبب اوسکے پوچھا جاویگا
اور معاتب ہوگا جس شخص کو ایسا روز در پیش ہو اوسکو تعجیل پر جانے ملامت نہین ہے اور مروی ہے
جناب فاروق جب زخمی ہوے اور وقت آخر آیا آپ کلمات خوف خدا فرماتے تھے اسواسطے
کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ یعنی ڈرتے ہین اللہ سے وہ لوگ
جو اللہ کے بندون مین سے جاننے والے ہین اوسوقت عبد اللہ ابن عباس نے کہا اے
امیر المومنین قسم خدا کی مین امید رکھتا ہون کہ تو دوزخ کو نہ دیکھیگا تو امیر رہے مسلمانونکا اور امین رہے
مومنونکا تونے خدا کی کتاب کے موافق حکم فرمایا اور مال غنیمت کو راستی کے ساتھہ برابر تقسیم
کیا اور اسلام تیرا عزت دین اور نصرت مسلمانونکا سبب ہوا اور خلافت تیری واسطہ ہوئی
فتح بلاد کی اور تیری حکومت سے تمام روے زمین امارت عدل اور انصاف سے بھر گئی اور
مثل اسکے بہت کچھہ کہا آپ نے جب قول ابن عباس کا سنا فرمایا لوگون سے مجھہ کو اوٹھائے
اور جب اوٹھکر بیٹھے کہا ابن عباس سے کیا خوب ہوتا کہ اس کلام کو کہ سبب راحت اور آرام کا ہے
تم پھر کہتے اونھون نے پھر وہ کلمات کہے جناب سیدنا علی مرتضی بھی وہان موجود تھے آپ نے کہا
اے امیر المومنین مین بھی قیامت کے روز تیرے واسطے ایسی ہی شہادت دونگا حضرت فاروق
نے کہا حضرت امیر سے کہ اس دونون شہادتون کو لکھہ دیجیے پس جناب ولایت مآب نے
اپنے دست مبارک سے اوسکو لکھہ دیا اوسوقت حضرت فاروق نے وصیت کی کہ اس کتاب کو
میرے ساتھہ دفن کردینا تاکہ قیامت کے دن اسکو اللہ کے سامنے اپنے واسطے وسیلہ کرونگا

گیا کچھہ عظمت اقرباے نبی کریم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کے دل مین تھی ذرا
اس روایت سے خیال کرنا چاہیے اور عبد اللہ ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جب حضرت فاروق
کی نماز جنازہ پڑہی گئی اور لوگ گرد اونکے جمع ہوے تاکہ اوٹھاوین اوسوقت سیدنا علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ نے فرمایا باران رحمت اللہ تعالے کے ابر عطا سے بے حساب تجھہ پر برسے اے عمر نہوا تو نے
کسی کو بعد اپنے کہ تجھ سے زیادہ مجھکو محبوب ہوتا واللہ گمان کرتا تہا مین کہ یہ امر تجہ کو نصیب ہوگا کہ
اپنے دونون یارون کے یعنی جناب رسالت مآب اور حضرت صدیق کے پہلو مین مدفون ہوگا
اسواسطے کہ اکثر مین حضور سرور عالم کی مجلس شریف مین حاضر ہوتا تہا اور سنتا تہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ گیا مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور گہر مین داخل ہوا مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور
فلان بابکے تصدیق کی مین نے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اسوقت گمان میرا پورا ہوا اور تحقیق کو
پہونچا تیری شان مین الغرض یہ حال تہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپس مین محبت کا
اور یہی معنی ہین رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ کے اور مدارج مین شیخ نے فصل الخطاب سے نقل کیا ہے کہ امام
محمد باقر علیہ السلام کے پاس ایک قوم اہل عراق سے آئی اور ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کو بدی
سے یاد کیا اور بعدہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بدگوئی کرنے لگی امام نے اونسے کہا کہ تم مہاجرین
مین سے ہو اللہ تعالے نے جنکے حق مین فرمایا ہے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ
وہان تک کہ فرمایا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ کہا اونہون نے ہم اونمین سے نہین ہین پس
فرمایا امام نے کہ جماعت انصار سے ہو کہ جنکی شان مین قرآن مین وارد ہے وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُو
الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِھِمْ اوس جگہہ تک کہ کہا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اونہون نے
کہا اونمین سے بھی ہم نہین ہین فرمایا آپنے گواہی دیتا ہون مین کہ اوس جماعت سے بھی نہین ہو
کہ جس کی شان مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ تا آخر آیہ یعنی جو مسلمان کہ بعد اونکے آئے ہین کہتے ہین اے رب ہمارے بخشدے ہم کو اور ہمارے بہائیونکو وہ کہ سابق ہین ہم سے ایمان مین خلاصہ امام کے قول کا یہ ہے کہ مہاجر اور انصار مین تم ہو نہین خود کا ترجمہ اور بعد اونکے جو مسلمان ہوئے ہین اونکی اللہ تعالے یہ تعریف فرماتا ہے کہ وہ دعاے مغفرت کرتے ہین اپنے واسطے اور اپنے اون بہائی مسلمانونکے واسطے جو ایمان مین سابق ہین اور تم اگلے مسلمانونکو بدی کے ساتھہ یاد کرتے ہو تو اونمین سے بہی نہین ہو لہذا فرمایا امام زین العابدین نے بعد پڑھنے آیہ موصوفہ کے اوٹھہ جاو میرے سامنے سے اللہ تعالے کسیکو تمہارے ساتھہ جمع نکرے تمنے صورت اسلام کو اپنا لباس کیا لیکن حقیقت مین اہل اسلام سے نہین ہو اگر کوئی امام کے قول کو تسلیم نکرے تو ہر سہ آیات جنکا امام نے ذکر کیا ہے دلنو جمع کرنے سے وہی مطلب نکلتا ہے جسکو امام نے بیان کیا ہے اور تکمیل الایمان مین شیخ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہین کہ آپ مدح شیخین براہ تقیہ کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ عبدالملک بن مروان جو اسوقت حاکم ہے اوسکے مذمت مین اعلان کے ساتھہ کرتا ہون اور نہین ڈرتا ہون تو مرے ہوؤن سے کب ڈرتا مرے ہوے سے بہی کوئی ڈرتا ہے اور قطع نظر اسکے وہ لوگ اللہ کے ولی ہین اور اولیا اللہ کی شان مین اللہ تعالے فرماتا ہے أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ آگاہ ہو جو اولیا اللہ ہین نہ خوف ہے اون پر اور نہ وہ محزون ہونگے پس خوف کا ایسے لوگون پر اطلاق کرنا صریح اونکو اولیا اللہ سے نکالنا ہے منزہ ہے شان اہلبیت سید عالم کی اس سے بلکہ وہ منبع ہین ولایت کا تمام امت محمدیہ مین یہ مرتبہ اونہین کے فیضان سے پہیلا ہے اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرق تعظیم سے ہے تعظیم کرنا اوسکا جسکو تعلق ہو حضور سے

اور آپ کی وجہ سے وہ پہچانی گئی ہے اور یہی طریقہ تہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہو سلف صالحین کا چنانچہ مروی ہے کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی مین بال اسقدر دراز
تھے جب بیٹھتے تھے اون بالونکو چھوڑ دیتے تھے زمین پر پہونچتے تھے لوگون نے اونسے پوچھا
ان بالونکو تمنے کیون اتنا بڑہایا ہے کہا اونہون نے مین اسوجہ سے انکو نہین کٹواتا ہون کہ
ایک وقت مین دست شریف جناب سرور عالم کا ان پر پہونچا ہے پس نگاہ رکھا ہے مینے
ان بالونکو تبرکاً اور حضرت خالد ابن ولید کی ٹوپی مین چند موے شریف تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تبرکاً بعض جنگ مین وہ ٹوپی گر پڑی آپنے اوسکے واسطے سخت جنگ کی اور جب
مسلمان اوسمین شہید ہوئے صحابہ نے اونکو الزام دیا حضرت خالد نے کہا کہ مین نے یہ فعل
ٹوپی کیواسطے نہین کیا بلکہ اون موے شریف کیواسطے کہ جو اوسمین ہین تاکہ وہ ضائع ہون
اور کفار کے ہاتھ مین نجاوین اور برکت اوسکی مجہسے نجاوے اور حضرت عبد اللہ ابن عمر
رضی اللہ عنہما کو دیکہا کہ اونہون نے اپنے ہاتھ کو حضرت سرور عالم کے بیٹھنے کی جگہہ پر کہا
بعد اوسکے اپنے منہ پر ملا اور مروی ہے کہ امام مالک مدینہ طیبہ مین اپنے دابہ پر سوار نہوتے تھے
اور کہا شرم آتی ہے مجہکو کہ سم اسپ سے روندو نمین اوس زمین کو جسپر رسول اللہ کے قدم
شریف پڑے ہین اور نیز لگاہ جناب رسالت ہے فی الحقیقت وہ ارض پاک واجب التعظیم ہے

		القول حافظ علیہ الرحمۃ	
بمقامیکہ نشان کف پاے تو بود		سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود	

اور نقل کیا ہے کہ احمد بن فضلویہ کہ بڑے زاہد اور غازی اور تیر انداز تہے کہا ہے اونہون نے
کہ مین بغیر طہارت کے کمان نہین چہوتا جب سے سنا ہے مین نے آنحضرت کمانکو ہاتھ مین لیتے تھے
اور فرمایا صالحین سلف نے کہ جو شے کہانے مین پسند کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یا جس قطع کا او جسمیں رنگت کا لباس پہنا ہے آپ نے اوسکی سبکی تعظیم کرنا چاہیے اور فرمایا ہے قاضی عیاض نے کہ جو شے حضرت کی کہلاوے اوسمین کچھ تحقیق کی ضرورت نہین ہے مسلمان کو اوسکی تعظیم کرنا چاہیے یہان تک کہ نعلین شریف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہونچی ہین اوسکی کیفیت محدثین نے بیان کی ہے وہان لکھا ہے جو کچھ تجربہ پہنچا ہے اس نعلین شریف کی تمثال کی برکت سے وہ یہ ہے کہ جو شخص ہمیشہ اس تمثال کو اپنے پاس رکھے اوسکو خلق مین ایک قبول کامل حاصل ہو اور البتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے یا حضور کو خواب مین دیکھے جسنے آپ کو خواب مین دیکھا تحقیق حضرت کو دیکھا اور یہ تمثال شریف جس لشکر مین ہو وہ نہ بھاگے اور جس قافلہ مین ہو وہ نہ لٹے اور جس اسباب مین ہو چور اوسکو نہ پاوے اور جس کشتی مین ہو وہ غرق نہووے اور جو شخص توسل کرے صاحب نعل سے اوسکی ہر حاجت پوری ہو اور ہر ضیق سے نجات پاوے اور صورت توسل کی صاحب نعل شریف سے اہل طریقت نے یہ مقرر کی ہے کہ تمثال نعل شریف کی اوپر بعد بسم اللہ کے لکہتے ہین اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ بَرَکَتَ صَاحِبِ ھٰذَیْنِ النَّعْلَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ اور اوس تمثال کے نیچے دعا حاجت لکہتے ہین اللہ تعالے اوسکی برکت سے حاجت کو پورا کرتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور بیان تعظیم حدیث شریف کا اوپر مذکور ہو چکا ہے اب سمجہنا چاہیے اہل ایمان کو کہ محفل میلاد جناب سرور عالم مین بیان حدیث ہی ہوتا ہے پس اوسکے معظم ہونے مین کیا شک ہے اور برا جاننا اوسکا بدعت ہے اسواسطے کہ یہ عقیدہ خلاف ہے صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے اور بدعت کی یہی تعریف ہے کہ قرون ثلثہ کے خلاف عقیدہ کرے اور نیز محفل میلاد شریف مین چونکہ کیفیت خلقت آنحضرت بیان ہوتی ہے لہذا اسمین بڑی عظمت جناب سرور عالم کی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو اللہ تعالے نے وقت خلقت ہی سے معظم کیا ہے اور تمام خلق کو آپ ہی کے نور شریف سے پیدا کیا ہے اسواسطے کیفیت

ف اعلے یعنی [illegible]

ابتدائے خلقت مین مروی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا کہ مین پہچانا جاؤن پہچاننے جانا
بے عارف کے نہین ہوتا ہے اور اوسوقت بجز اللہ اور کچھ نہتھا لہذا اللہ تعالےٰ نے اپنے نور شریف
سے ایک قبضہ لیا اور فرمایا اوسکے خطاب مین کُنْ مُحَمَّدًا ہوجا تو محمد پس وہ نور متعین ہوا اور اوسکو
اللہ تعالےٰ نے اپنی صفات کے حجابات مین سیر کرائی اور اپنی صفات کے دریامین پہرایا تاکہ وہ نور
پہچان لے ہم کو جو حق پہچان نیکا ہے پس ہوگیا وہ نور عارف کامل اللہ تعالےٰ کا اور جب پہچانا او
اوسپر عاشق ہوا اور اوسکی حمد و ثنا مین مشغول ہوا اور تعریف او حمد ہر ایک شخص ممدوح کی اوسی
مرتبہ پر کرسکتا ہے جسقدر ممدوح کو پہچانتا ہے لہذا چونکہ جناب سید عالم تمام خلق سے زیادہ اللہ
کے عارف ہین اسلیے سب خلق سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے حمد کرنیوالے بھی ہین اسیوجہ سے نام مبارک
حضور کا احمد بھی ہے یعنی بڑی حمد کرنیوالا اور صفات باری تعالےٰ مین سیر کرنے سے یہ مضمون بھی
پیدا ہوا کہ چونکہ انوار صفات احدیت اوس نور شریف پر چھاگئی لہذا وہ نور معظم اللہ تعالےٰ کا مظہر
اتم ہوگیا اللہ تعالےٰ نے جب اپنی صفات کا اوسمین ظہور دیکھا خود اوسکا عاشق ہوا اور حمد اور ثنا
اوسکی کی پس ہوگیا وہ نور معظم ابتدائے خلقت ہی سے اللہ تعالےٰ کا عاشق اور معشوق اور شاہد
اور مشہود اور حامد اور محمود اور اسی سبب سے حضور کا اسم ذاتی محمد اور احمد ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور پھر اوسی نور سے تمام عالم کو پیدا کیا بعدہٗ آدم کو بنایا اور وہ نور مکرم اونکو
سپرد کیا جب آدم علیہ السلام اوس نور محبوب کے حامل ہوے اللہ تعالےٰ نے یہ مرتبہ اونکو دیا
فرمایا ملٰئکہ کے قبلہ بنے اور پھر وہ نور اولاد آدم علیہ السلام مین منتقل ہوا تا آنکہ حضرت ادریس علیہ السلام
کے سپرد ہوا اللہ تعالےٰ نے ادریس علیہ السلام کو بہ برکت حاملیت نور محمدی کے یہ مرتبہ اعلیٰ بخشا
کہ خود قرآن مجید مین فرمایا ہے بیان کرو اے محمد قرآن مین حال ادریس کا بیشک وہ سچا نبی تھا او
بلند کیا ہمنے اوسکو مکان عالی پر تفصیل اسکی علماء مفسرین نے یہ فرمائی ہے کہ عبداللہ ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ادریس تپش آفتاب مین سیر کرتے تھے تابش آفتاب سے
اونکو تعب ہوا اوسوقت اونکے خیال مین گذرا کہ مجھکو ایک روز کی تابش آفتاب سے اسقدر تعب
ہوا کیا حال ہوگا اوس فرشتہ کا جو حامل آفتاب ہے براہ شفقت کہ خاصہ نبوت ہے دعا کی الٰہی اللہ
تخفیف کر اوسکی نار مین اور کمی کر اوسکے تعب مین دعا ادریس علیہ السلام قبول ہوئی اور اوسکے
تحمل مین خفت ہوئی اور تعب گرمی کا اوسکی رفع ہوگیا اوس فرشتے نے اسکا سبب دریافت کیا
جناب الٰہی سے ندا ہوئی کہ یہ آسایش تجھکو ادریس کی دعا کی برکت سے حاصل ہوئی ہے
اوس فرشتے نے دعا کی اے اللہ میرے اور اوسکے درمیان مین رابطہ کر دے جناب الٰہی سے
اوسکو اجازت ملی کہ حضرت ادریس سے ملاقات کرے وہ فرشتہ حضرت ادریس کے پاس آنے لگا
جب باہم رابطہ بڑہا ایک روز اوس فرشتے سے حضرت ادریس نے کہا اے بھائی مجکو معلوم
ہوتا ہے کہ عزرائیل تیری خاطرداری اور تعظیم بہت کرتے ہین تو اونسے میری سفارش کر کہ میری
قبض روح مین تاخیر کرین اوسنے جواب دیا کہ موت ٹلتی نہین ہے محال ہے مگر مین اوس سے کہونگا
اور حضرت ادریس کو آسمان پر اوٹھا لے گیا اور آفتاب کے قریب بٹھلایا اور خود جاکر حضرت عزرائیل
سے کہا کہ میری تمسے ایک حاجت ہے عزرائیل نے کہا کہ مجھسے جو کچھ ہوسکیگا سو بجا لاؤنگا اوس
فرشتے نے کہا میرا ایک دوست ہے اولاد آدم سے ادریس اوسکا نام ہے وہ چاہتا ہے کہ اوسکی
موت مین کچھ تاخیر ہو عزرائیل نے کہا اسمین تو میرا اختیار نہین لیکن وقت اوسکی موت کا
بتائے دیتا ہون اگر اوس سے ہوسکے تدارک اوسکا کرے بعدہٗ دفتر موت مین دیکھکر کہا عزرائیل نے
اوسکی موت ایسے وقت مین ہے شاید کہ وہ کبھو نہ مرے اوس فرشتے نے جب سبب پوچھا عزرائیل
نے کہا اسواسطے کہ لکھا ہے وہ قریب آفتاب کے مریگا اور بشر کو آفتاب کے پاس جانا مشکل ہے
اوس فرشتے نے کہا کہ مین اوسکو وہین بٹھا آیا ہون عزرائیل نے کہا جا کر اوسکی خبر لے اوسکو

مرا پاؤگے کہ اب کچھ بقیہ باقی نہین ہے وہ فرشتہ عزرائیل کے پاس سے پلٹ کر جب اپنے مقام پر
آیا ادریس کو مرا ہوا پایا پہر اللہ تعالےٰ نے اونکو زندہ کیا اور وہین مقیم ہوئے اور وہب ابن منبہ
سے روایت ہے کہ ادریس عبادت بہت کرتے تھے جسقدر عبادت تمام مخلوق کی ہر روز
آسمان پر جاتی تہی اوتنی عبادت اکیلا حضرت ادریسؑ کی آسمان پر صعود کرتی تہی عزرائیل کو
اونکی کثرت عبادت کیوجہ سے اونکی ملاقات کا اشتیاق ہوا اللہ جلشانہ سے اجازت حاصل
کرکے ادریس کے پاس بصورت انسان کے اونہون نے آنا شروع کیا ادریس نے اونکو
آثار اور عادات سے پہچانا اور پوچہا تم کون ہو اونہون نے کہا مین عزرائیل ہون ادریس نے
پوچہا کیا قبض روح کیواسطے آئے ہو اونہون نے کہا نہین فقط ملاقات کیواسطے آیا ہون
ادریس نے کہا میری روح قبض کرے عزرائیل نے جناب آلہی مین عرض کیا اونکو اجازت
ہوئی حسب اجازت عزرائیل نے روح اونکی قبض کی بعدہٗ اللہ تعالےٰ نے اونکو زندہ کیا
عزرائیل نے ادریس سے پوچہا کہ مرگ مین استعجال کرنے سے کیا فائدہ تہا ادریسؑ نے کہا اسواسطے
کہ موت کا مزہ چکہہ لون تاکہ اوس سے واقف ہو کر مستعد رہون بعد اوسکے ادریسؑ نے
ملک الموت سے کہا مجہہ کو جہنم کی سیر کرادو باجازت آلہی جل جلالہ عزرائیل نے اونکو دوزخ
کی سیر کرادی ادریسؑ نے جب درکات دوزخ کو دیکہا اسقدر تعب ہوا کہ بیہوش ہو گئے
عزرائیل نے اونکو گود مین اوٹہا لیا تہوڑی دیر کے بعد جب ہوش مین آئے عزرائیل نے عذر کیا
کہ یہ تعب تمکو میری وجہہ سے نہین ہوا تم نے خود جہنم کے دیکہنے کی درخواست کی اس سبب سے
اس ضعف مین مبتلا ہوئے ادریسؑ نے کہا اے ملک الموت ایک آرزو اور ہے کہ بہشت
بہی مجہہ کو دکہا دو کہ جسمین نقصان ہو جاوے عزرائیل نے بعد حصول اجازت درگاہ حضرت
احدیت ادریسؑ کو جنت مین پہونچایا حضرت ادریس جنت کی نہرون اور درختونکی سیر سے

اور حور و غلمان اور مکانات جنت کے دیکھنے سے خوش ہوئے عزرائیل نے ارادہ مراجعت کا
کیا اور ادریس سے کہا کہ اپنے مقام پر پلٹ چلو ادریس خبر ہوئے دوبارہ پہر عزرائیل نے
ادریس سے مراجعت کا سوال کیا ادریس نے التفات نکی تیسری بار بہت اصرار کیا ادریس نے
جوابدیا کہ تمہارے اور تمہارے ابنا جنس کے حکم سے ہرگز یہان سے نجاؤنگا بغیر حکم خدا کی
اللہ تعالے نے ایک فرشتہ واسطے محاکمہ کے بہیجا اوس فرشتے نے عزرائیل سے استفسار
حال کیا عزرائیل نے سب کیفیت بیان کی پہر ادریس سے پوچہا کہ تم کیا کہتے ہو ادریس نے
کہا جناب آلہی فرماتا ہے کہ ہر نفس مزہ موت کا چکہیگا مین مزہ موت کا چکہہ چکا ہون اور نیز
ارشاد فرماتا ہے کہ ہر ایک کا تم مین سے جہنم پر ورود ہوگا مین دوزخ پر سے بہی گذر چکا ہون
اور اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جنت سے کوئی پہر نہ نکلیگا یعنی جو جنت مین جاویگا ہمیشہ جنت مین رہیگا
لہذا اب مین جنت سے نہ نکلونگا حضرت حق جلشانہٗ سے خطاب ہوا کہ ادریس سے تعرض نکرو
ہمارے حکم سے بہشت مین آیا ہے اور اپنا مدعا بدلیل ثابت کرتا ہے حق اوسکی جانب ہے
اب وہ بہشت مین رہیگا چنانچہ حضرت ادریس کبہی جنت مین رہتے ہین اور کبہی آسمان چہارم پر
آکر ملائکہ کے ساتہہ عبادت کرتے ہین وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اسیطرف اشارہ ہے بعد
صعود کرنے حضرت ادریس علیہ السلام کے اونکے فرزند متوشلخ نام کہ بہت صالح اور پرہیزگار تہے
اور حضرت ادریس نے حسب دستور اونکو حفاظت نور محمدی کی وصیت کی تہی اور اونسے
عہد اسکا لے لیا تہا اونکے خلیفہ ہوئے اور امورات خلافت اچہی طرح انجام دیے نوسو ساٹھ
یا نوسو بہتر برس کی عمر اونکی ہوئی اونہون نے اپنے بیٹے لامک کو خلیفہ کیا لامک کے معنی
متواضع کے ہین غنا اور عود یعنی بانسری اونہون نے ایجاد کی اور پیراکی کا فن بہی اونہون نے
ایجاد کیا اونہون نے نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کو وصی کرکے سات سو ستر برس کی عمر میں وفات

کی اس ترتیب سے نور محمدی اولاد آدم مین ادریس علیہ السلام سے نوح علیہ السلام کو پہونچا اور نوح سے بترتیب ابائی جناب رسالت اولاد سیدنا اسمعیل علیہ السلام مین آیا یہان تک کہ عبد اللہ کو وہ امانت عظمیٰ سپرد ہوئی اور عبد اللہ سے منتقل ہو کر بی بی آمنہ کے حمل مین آئی آثار ظہور جناب سید الانبیا ظاہر ہوئے زمین سے آسمان تک چرچا حضور کی تشریف آوری کا پہیل گیا انبیا علیہم السلام خواب مین حضرت آمنہ کو مبارکباد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل مین تشریف لانیکی دینے لگے اور عجائبات قدرت الٰہی بی بی آمنہ کو مشاہدہ ہونے لگے جب آٹھ مہینے حمل کو گذر گئے اور نوان مہینہ ربیع الاول کا آیا گیارہ تاریخین ربیع الاول کی گذر کر بارہوین تاریخ پیر کے دن صبح صادق کیوقت حضرت حوا اور آسیہ اور مریم جو بڑی معظم بیبیان ہین بی بی آمنہ کے پاس تشریف لائین اور خوشخبری دی کہ آج تم سے وہ لڑکا پیدا ہوگا جو تمام عالم کا سردار ہے اور جبرئیل علیہ السلام خدا کے حکم سے شراب جنت لیکر آئے اور وہ شراب جنت بی بی آمنہ کو تین مرتبہ اصرار کر کے پلادی اور یہ اشارہ اسطرف ہے کہ جب تک شراب محبت کے نشہ سے خوب مخمور نہو اور اپنی خودی کو گم نکردے اوسوقت تک ظہور نبی کریم سے مشرف نہوگا بعدہ جبرئیل علیہ السلام کمال عظمت کے ساتھ خطاب کرنے لگے ظاہر ہو اے رسول اللہ کے ظاہر ہو اے نبی اللہ کے ظاہر ہو اے سردار رسولونکے ظاہر ہو اے ختم کرنیوالے نبوت کے اور یہ اہتمام اللہ تعالےٰ کا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار عظمت کیواسطے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ جبرئیل سا ملک مقرب بہی اس جناب مین یون ادب سے کلام کرتا ہے اور نیز تعلیم تہی طالبان جناب محمدیت اور عاشقان جناب رسالت کو کہ باوجود خمار محبت کے جب تک جناب نبوت مین باادب نہو گے اوسوقت تک غیرت الٰہی اپنے حبیب کو تمہاری طرف متوجہ نہونے دے گی اور مروی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کی خوشامد پر بہی حضور نے توجہ نفرمائی یہ اشارہ اس جانب تہا کہ آپ سردار ہین

تمام عالم کے اور سب مخلوق آپ کے فرمان بردار ہیں سردار پر واجب او لازم نہیں ہے کہ فرمانبردار کی عرض کو خواہ مخواہ قبول کرے اگر قبول کرے اوسکی رحمت ہے اور اگر نہ قبول کرے شان حکومت ہے اسی سے بعض اہل طریقہ نے فرمایا ہے

از پئے یک نظارہ بر در او | سالہا انتظار باید کرد

آخرکار کمال شوق کیوجہ سے جبرئیل علیہ السلام نے اللہ جل جلالہ کے اسم پاک کا وسیلہ پکڑا اور کہا باسم اللہ اِظْهَرْ یَا مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدُ اللہ اللہ کے نام کیواسطے سے ظاہر ہو جیے اے محمد بیٹے عبداللہ کے اللہ تعالے کا نام آتے ہی عرض جبرئیل علیہ السلام کو حضور نے قبول فرمایا فَظَهَرَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَالْبَدْرِ الْمُنِیْرِ تشریف لائے نبی کریم مثل چودھوین رات کے چاند کے روشن

ندا از رحاملان عرش آمد | کہ برخیز از پئے تعظیم احمد
سرور ہر دو سرا پیدا ہوئے | شافع روزِ جزا پیدا ہوئے
عرش سے تا فرش سب مسرور ہین | مظہر ذاتِ خدا پیدا ہوئے
حور و غلمان کہہ رہے ہین وجد مین | زینتِ ارض و سما پیدا ہوئے
سلام علیک اے رؤف الرحیم | شفیع مطاع نبی کریم
سلام علیک اے نبی کریم | قسیم جسیم نسیم وسیم
سلام علیک اے نبی جمیل | امام رسل پیشوائے سبیل
سلام علیک اے شہ بے عدیل | امینِ خدا محبطِ جبرئیل
سلام علیک ای شہ بعث و نشر | امام ہدا صدر دیوانِ حشر
سلام علیک اے جمیل الشیم | نبی البرایا شفیع الامم.

یا نبی اللہ السلام علیک — اِنَّمَا الفوز و الفلاح لدیک

به سلام آمدم جوابم ده — مرہمے بہر دل خرابم دہ

بس بود جاہ و احتشام مرا — یک علیک از تو صد سلام مرا

خواہم از شوق دست بوس تو مرد — دست بیرون کن از یمانی برد

سوئیم افگن ز مرحمت نظرے — بر زخم باز کن ز لطف درے

مہر بکشا ز حقۂ یاقوت — روح را کام بخش و جان را قوت

زاریِ من شنو تکلم کن — گریۂ من نگر تبسم کن

تلخ شد کام من ز بخت نژند — ساز شیرین ز لعل شکر خند

لب بجنبان پئے شفاعتِ من — منگر بر گناہ و طاعتِ من

ماندہ ام زیر بارِ عصیان پست — افتم از پا تو گر نگیری دست

چون نرفتم طریق سنت تو — ہستم از عاصیان امت تو

بنگر بر من و فقیرے من — دست دہ بہر دستگیریِ من

خود بدست تو کے رسد دستم — این قدر بس کہ در رہت پستم

پست بودن براہ تو خوشتر — کاز تعلی بعرش سودن سر

عرش چون خاک شد براہ تو پست — تا رسیدش بپائی بوس تو دست

فیض جانہا ز جان پاک تو باد — عرش و مادون عرش خاک تو باد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ حضور تشریف لائے زمین پر تاج نبوت بفحوائے کُنْتُ نَبِیًّا سر مبارک پر رکھے ہوئے اور قبائے محبوبیت جسم اطہر میں پہنے ہوئے اور سپر وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ دوش اقدس پر لٹکائے ہوئے اور شمشیر فَاقْتُلُوْ ھُمْ کمر میں حمائل

کیے ہیں اور لشکر ظفر پیکر فقد نصرہ اللہ ہمراہ ہوئے الغرض اس عظمت اور جلالت
اور شان اور شوکت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اور ایسی آیات الٰہی ابتدا
عمر سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتے رہے کہ جس صاحب علم نے ایام طفولیت
اور عنفوان جوانی مین قبل از بعثت جناب سرور عالم کو دیکھا بلا تکلف پہچان لیا کہ سید الانبیا
اور خاتم الرسل محبوب کبریا جنکی مدح سب انبیا فرماتے تھے وہ حضرت ہی ہین اور بیساختہ
اونکی زبانون سے اسکا اقرار بھی ہوگیا لیکن جو اہل حق تھے اونہون نے آپکی رسالت کی
تصدیق کی اور ایمان لائے اور جو اہل حسد اور اہل عناد تھے اونہون نے جان بوجھ کر انکار
کیا اور عذاب دائمی کے مستحق ہوئے چنانچہ مختصر حال حضرت کے عنفوان شباب کا بیان ہوتا ہے
ارباب سیر نے لکھا ہے کہ جب عمر شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس برس کی ہوئی ملائکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہونے لگے اور آنحضرت کو آپسمین ایک دوسرے کو دکھلانے لگے
مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے کہا اے چچا قبل اسکے
چند راتین ہوئین تین شخص میرے پاس آئے اور میری طرف بہت غور سے دیکھا اور کہا
یہ وہی ہے لیکن ابھی اسکا وقت ظہور نہین آیا اور بعد اسکے ایک روز پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوطالب سے کہا اے چچا اون تین شخصون سے ایک شخص پھر مجھپر ظاہر ہوا
اور مجھپر حملہ کیا اور میرے پیٹھ مین اپنا ہاتھ در لایا چنانچہ اوسکی راحت مین اپنے تئین پاتا
ہون ابوطالب نے جب مکرر یہ مضمون سنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کاہن کے
پاس لیگئے کہ وہ مکہ مین طبابت بھی کرتا تھا حال آنحضرت کا اوس سے بیان کیا اور کہا
کہ اسکا علاج کر اوس کاہن نے اعضاء جناب رسالت کو بہت احتیاط سے مشاہدہ کیا
بعدہ کہا کہ اے ابوطالب یہ لڑکا تمہارا عیب اور مرض سے پاک ہے اور شیطان اوسپر غلبہ

نہین کرسکتا ہے اور علامات خیر اسمین بہت دیکھتا ہون مین اور یہ حال کہ جو اونہون نے بیان کیا ہے
شیطان اور اوسکے وسوسہ سے نہین ہے بلکہ ملائکہ کرام ہین کہ اوسکے دل کو ڈہونڈتے ہین ہر
جہت سے اور مروی ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس ایام مین واقعہ مین
دیکھا مینے کہ ایک مرد نے اپنا ہاتہ میرے کندہے پر رکہا اور بعدہٗ اپنا ہاتہ میرے سینہ کے درون مین
لے گیا اور میرے دل کو باہر لایا اور کہا کہ ایک پاک دل ہے پاک بدن مین اور پہر اوسکی جگہہ پر اوسکو
رکہدیا اور جب عمر شریف جناب سرور عالم کی پچیس ۲۵ برس کی ہوئی آپنے برسم تجارت شام کیجانب
سفر کیا اور اس سفر مین بہی بہت سے امور آپ سے ظاہر ہوے کہ دلالت کرتے تہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت اور عظمت پر مفصل حال اوسکا یہ ہے روایت ہے کہ ابوطالب نے حضرت
سرور عالم سے کہا کہ میرے پاس اب کچہہ مال باقی نہین رہا ہے نوبت فقر اور فاقہ پر پہونچی ہے
اور قریب تر ایک قافلہ قریش سے تجارت کیواسطے جانیوالا ہے اور خدیجہ بنت خویلد کہ قریش کے
مالدارون مین سے ہے لوگونکو تجارت کیواسطے مال بطریق مضاربہ دیتی ہے اگر تم اوسکے پاس
جاؤ تو یقین ہے کہ وہ کچہہ مال تم کو دے تجارت کیواسطے کہ تم تجارت کرو شاید کہ اس حیلہ سے
تم کو کچہہ مال حاصل ہو اور یہ بات قبل اسکے کہ جناب سید عالم خود فرماوین حضرت خدیجہ کو معلوم
ہوئی فوراً اونہون نے ایک شخص جناب سرور عالم کے پاس بہیجا اور پیغام دیا کہ جسقدر مال
مین اورونکو دیتی ہون اوسکا دونا تم کو دیتی ہون اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت خدیجہ کو خود منظور
تہا اور چاہتی تہین کہ کسی کو تجارت کیواسطے بہیجین مگر کسی پر اونکو اعتماد نہین تہا اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم قریش مین صدق اور امانت کے ساتہہ مشہور تہے چنانچہ قریش قبل از نبوت جناب
سرور عالم کو محمد امین کہتے تہے اور حضور سے بڑہکر کوئی امین اوس ملک مین نتہا حضرت خدیجہ نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص بہیجا اور پیغام دیا کہ مین چاہتی ہون کہ بہت سا

مال شام کیجانب تجارت کو روانہ کرون لیکن تمام قریش مین سوائے تمہارے کسی اور پر اعتماد نہین ہے
کہ تم شام کیطرف جاؤ اور میرا مال لیجاؤ اور حق تعالے اوسمین نفع دے تو جو تمہاری مرضی ہو
اوسمین سے لے لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ابوطالب سے مشورہ کرنیکے قبول کیا اور
ایک روایت مین ہے کہ ابوطالب نے جب یہ مضمون سنا حضرت سرور عالم سے کہا کہ یہ وہ رزق
ہے جو اللہ تعالے نے تم کو بھیجا ہے پس حضرت نبی کریم نے سامان سفر مہیا کیا اور میسرہ حضرت
خدیجہ کے غلام کے ساتھ شام کیطرف روانہ ہوے اور منقول ہے کہ حضرت خدیجہ کے عزیز مین سے
خزیمہ بن حکیم سلمی تھے اونکو بھی حضرت خدیجہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کر دیا خزیمہ
حضرت سرور عالم کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور لحظہ بھر اثنار راہ مین حضور سے جدا نہوتے
تھے منقول ہے کہ دو اونٹ حضرت خدیجہ کے راہ مین ماندے ہو گئے کسی طرح چل نسکتے تھے
میسرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع دی حضرت سید عالم نے اپنے دست مبارک
اون اونٹون کے سرون پر رکھا اور دعا اوسپر پڑھی فوراً وہ اشتر چلنے لگا اور قافلے کے آگے آگے چلتے تھے
خزیمہ نے جب یہ حال دیکھا اپنے دل مین کہا کہ محمدؐ کی ایک شان عظیم ہوگی اور منقول ہے کہ جب
قافلہ بمقام بصری پہونچا اوسوقت بحیرا کے صومعہ مین نسطورا راہب رہتے تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم درخت معین کے نیچے بیٹھے نسطورا اوسوقت عبادتخانہ کی چھت پر تھے اونہون نے
کہا کہ اس درخت کے نیچے نہ بیٹھیگا مگر وہ شخص کہ پیغمبر ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ درخت
بے بار اور خشک تھا لکڑی اوسکی بوسیدہ ہو گئی تھی اور پتے اوسکے گر گئے تھے جسوقت حضرت
سرور عالم اوس درخت کے نیچے جلوہ فرما ہوئے فوراً وہ درخت سرسبز ہو گیا اور اوسمین میوہ
لگا نسطورا عبادتخانہ کی چھت پر سے یہ حالات دیکھتے تھے اونسے رہا نگیا صومعہ کا دروازہ
کھولکر باہر آئے اور حضرت سرور عالم کے پاس گئے اور امتحان کیواسطے کہا تم کو قسم ہے

ف ملاقات نسطورا راہب کا ایمان لانا

لات اور عزا کی اپنا نام بتاؤ کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روے تجکو تیری مان
دور ہو میرے پاس سے عرب نے کوئی کلمہ مجھسے نہین کہا ایسا کہ اس کلمہ سے زیادہ مجہہ پر
دشوار ہو نسطورا کے پاس ایک صحیفہ تھا اوس صحیفہ کو دیکہتے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے روے مبارک پر نظر کرتے تھے بعد تھوڑی دیر کے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے عیسیٰ پر
انجیل اوتاری کہ یہ وہی ہے خزیمہ نے راہب کا جو یہ حال دیکہا اونکو گمان ہوا کہ نسطورا قصد
حضرت کی ایذا کا رکہتا ہے اور کوئی مکر اس بارہ مین کیا چاہتا ہے اونہون نے تلوار میان سے
نکال لی اور بآواز بلند کہا اے اولاد غالب اے اولاد غالب پس تمام قریش جو قافلہ مین تہے اونکی
طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے خزیمہ کس چیز نے تم کو رعب اور خوف مین ڈالا نسطورا نے جب
قریش کے ہجوم کو دیکہا دوڑکر اپنے عبادتخانہ مین جاکر دروازہ بند کرلیا اور چہت پر چڑہکر کہا اے قوم تم
کس واسطے ڈرے مجہہ سے قسم ہے اوس خدا کی جس نے آسمان کو بے ستون کے قائم کیا ہے
کوئی قافلہ تم سے زیادہ محبوب میری طرف نہین گذرا مین نے اس صحیفہ مین دیکہا کہ اس درخت
کے نیچے وہ شخص اوتریگا جو رسول رب العالمین ہے اور مبعوث ہوگا ساتہہ شمشیر برہنہ
اور فتح اکبر کے اور وہ خاتم النبیین ہوگا جو شخص اوسکی فرمانبرداری کریگا نجات پاویگا اور
جو شخص اوسکی نافرمانی کریگا وہ گمراہ ہوگا اور بعدہٗ خزیمہ سے کہا کہ تم انکے عزیز قریب ہو اونسے تمکو
کیا رشتہ ہے خزیمہ نے کہا نہین مین انکا خادم ہون اور رجال اون دونون اونٹونکا راہب
تہا نسطورا نے کہا اے شخص بالتحقیق وہ پیغمبر آخر الزمان ہے مین ایک امر تجسے بیان کرونگا
اوسکو محفوظ رکہنا خزیمہ نے کہا بیان کرو مین سنتا ہون اور پوشیدہ رکہونگا تمہارے بہید کو
اور تمہاری اطاعت کرونگا نسطورا نے کہا اس صحیفہ مین ایسا لکہا دیکہتا ہون کہ یہ مرد
تمام شہرون پر غالب ہوگا اور تمام دشمنون پر فتح پاویگا کوئی شخص اوس سے مقاومت نکرسکیگا

اونکے دشمن ہونگے اکثر یہود سے اور درحقیقت وہ دشمن خدا ہونگے اوس قوم کے شر کے سبب سے اس
شخص سے ڈرتے رہو حضرت میسرہ نے اوس راہب کی وصیت کے موافق اسباب کو مخفی رکھا کسی سے
نہین کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مین لوگونکے دلونمین آپکی عجیب محبت پاتا ہون
اور مین بھی تمہارا مصدق اور ناصر ہون اور ابو سعید نے کہا ہے کہ نسطورا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے سر مبارک اور پاے مبارک پر بوسہ دیا اور عرض کیا کہ مین
آپ پر ایمان لایا اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی ہین کہ جنکا ذکر اللہ تعالے نے توریت مین
کیا ہے پھر سب اونھون نے خاتم نبوت کو دیکھا اوسکو چوم لیا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ
آپ اللہ تعالے کے پیغامبر ہین اور نبی الامی ہین جنکی خوشخبری حضرت عیسے نے سنائی ہے
اور فرمایا ہے کہ میرے بعد اس درخت کے نیچے نہین اوتریگا مگر نبی امی ہاشمی عربی جو مکہ کا
رہنے والا ہے صاحب حوض کا اور شفاعت اور لواے حمد کا اور واقدی نے لکھا ہے کہ راہب نے
میسرہ سے پوچھا کہ اونکی آنکھونمین سرخی ہے میسرہ نے کہا ہان ایسی سرخی ہے جو کبھی جدا
نہین ہوتی ہے نسطورا نے کہا ہان وہ وہی ہین اور آخر ہین سب نبیونکا کاشکے مین اونکو پاؤن
اوس وقت مین کہ اونکو ظاہر ہونیکا حکم ہو میسرہ نے اسباب کو یاد رکھا الغرض جناب سرور عالم
نے اپنا اسباب تجارت شہر بصریٰ مین فروخت کیا اور سب سے دونا آپکو نفع حاصل ہوا
اور مروی ہے کہ وقت خرید و فروخت حضور کے اور ایک شخص کے درمیان مین ایک اسباب
کے بارہ مین کچھ خلاف تھا اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ لات اور عزا کی قسم کھاؤ آپنے
فرمایا مین نے کبھی اون دونون کی قسم نہین کھائی ہے اوس شخص نے کہا سچ بات وہی ہے
جو آپ کہتے ہین گو بالغرض اوس شخص کی اس باتون سے حضور کی نفرت معلوم کرنا تھی تو بھی
جب وہ مضمون اوسکو معلوم ہوا تو اوس مرد نے میسرہ سے علیحدہ ہو کر کہا کہ یہ نبی ہین قسم

ف عاشق رسول اللہ حضرت ام المومنین خدیجہ کی زبانی اپنے غلام کے حال سنکر اشتیاق حبیب اللہ کا پیدا ہونا

اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک آپ وہی ہین جنکے پتے اور نشان ہمارے علماء اہل
لوگ اپنی کتابونمین پاتے ہین میسرہ نے یہ بات بہی یاد رکہی اور حضور نے بعد فروخت کرنے
اسباب کے وطن کیطرف مراجعت فرمائی جب مکہ مین پہونچے دن تہا اور گرمی کا وقت تہا جناب
رسول مقبول اپنے اونٹ پر سوار تھے اور میسرہ دوسرے اونٹ پر حضرت کے ہمراہ تہے
اور دو مرغ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس پر سایہ کیے ہوئے تہے حضرت
خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا ایک بلند مقام پر عورتونکی جماعت کے ساتہ بیٹہی ہوئی
تہین دور سے حضرت سرور عالم کو اس نشان سے دیکہا اور دوسری عورتونکو وہ حال
دکہایا وہ سب اس حال کے دیکہنے سے بحث کرنے لگین یہان تک کہ میسرہ حضرت خدیجہ کے پاس
آیا اور حالات سفر اور رنج راہ بیان کیا حضرت خدیجہ نے جناب سرور عالم کے سر مبارک پر مرغون کا
سایہ کرنے کا حال پوچہا میسرہ نے کہا جب سے ہم شام کیطرف متوجہ ہوے ہین یہی حال دیکہا
ہے اور جو کچہہ اور خوارق عادات اور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راہ مین مشاہدہ کیے
تہے اور جو کچہہ نسطورا راہب سے سنا تہا سب بالتفصیل حضرت خدیجہ سے بیان کیا اسوجہہ سے
حضرت خدیجہ کو اس جانب رغبت ہوئی کہ حضور کے نکاح سے مشرف ہون نفیسہ بنت منیہ روایت
کرتے ہین کہ حضرت خدیجہ بڑی صاحب عقل اور صاحب جمال بی بی تہین اور حزم اور احتیاط انکے
مزاج مین بہت تہا اور قریش کی عورتونمین بڑی شریف اور بڑی نسب والی تہین اور مال انکے
پاس بہت تہا تمام قریش انکے ساتہ نکاح کرنے پر حریص تہے اور اکثر لوگون نے خواستگاری بہی
کی تہی اور اپنا مال بہی اسبارہ مین صرف کیا تہا مگر انہون نے قبول نہین کیا تہا جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سفر شام سے واپس آئے اور میسرہ نے جناب سرور عالم کا حال مفصل انسے
بیان کیا حضرت خدیجہ کو بڑی خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت کے نکاح مین داخل ہون اور محبت کو حضرت

ف نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا تاکہ حضرت سے دریافت کرون کہ آپ کو نکاح کیجانب
رغبت ہے یا نہین راویہ کہتی ہین کہ مین جناب سرور عالم کے حضور مین حاضر ہوئی اور عرض کیا
کہ کیا چیز آپ کو مانع ہے شادی کرنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابمین فرمایا کہ
میرے پاس ساز و سامان نہین ہے مینے عرض کیا کہ اگر عورت صاحب جمال اور مالدار اور
ذی شرف پیدا ہو کہ سامان شادی کو کفایت کرے آپ اوسکی طرف رغبت کرینگے حضور نے
فرمایا وہ کون ہے مینے کہا خدیجہ بنت خویلد آپ نے ارشاد کیا کہ مین کیا کرون کہ وہ اس امر کو اختیار
کرے مینے کہا میرا ذمہ ہے مین اونکو راضی کردونگی بعدہ مین خدیجہ کے پاس آئی اور کہا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری خواستگاری فرماتے ہین اونہون نے احسان جانکر قبول کرلیا
اور ایک وقت معین کرکے جناب سید عالم کو اطلاع دی کہ فلان وقت مین تشریف لائیے نکاح
ہوجاوے اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا تاکہ اونکو یعنی حضرت خدیجہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نکاح مین دیدین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسوقت معین پر ابوطالب و حمزہ
اور بعض دوسرونکو اپنے اعمام سے ہمراہ لیکر حضرت خدیجہ کے مکان پر تشریف لائے اور عقد
نکاح ہوا اور ابوطالب نے اوس مجلس عقد مین یہ خطبہ پڑہا حمد اور سپاس اوس خدا کو سزاوار
ہے کہ جسنے ہم کو فرزندان ابراہیم اور اولاد اسمٰعیل سے کیا اور ہم کو اصل معد اور مضر سے نکالا
اور نگہبان اپنے گہر کا اور پیشوا اپنے حرم کا کیا اور ایسا گہر ہم کو مرحمت کیا کہ لوگ اطراف و جوانب
سے اوس گہر کی زیارت کیواسطے آتے ہین اور ہم کو ایسا حرم مرحمت فرمایا کہ جو شخص اوسمین
داخل ہوا امان مین ہوا اور ہم کو لوگون پر حاکم کیا اما بعد میرے بہائی کا لڑکا محمد ابن عبداللہ جو
ایسا جوان ہے کہ جو شخص قریش مین سے اپنے کو اوسکے ساتھہ وزن کرے وہ ہی زیادہ ہوگا
اور اگرچہ مال تھوڑا رکہتا ہے لیکن مال ایک سایہ ہے زائل ہونیوالا اور ایک امر ہے حائل اور

محمد ایسا شخص ہے کہ تم اوسکی قرابت اور خویشی کو اپنے ساتھ اچھا جانتے ہو بتحقیق وہ خواستگاری
کرتا ہے خدیجہ بنت خویلد کی اور مہر اوسکا مقرر کرتا ہے جو کچھ اوسمین موجل اور معجل ہوگا میرے
مال سے ہوگا اور وہ مہر بیس شتر مایہ ہے اور بخدا کہ بعد اوسکے اوسکو ایک بڑی شان اور
امر بزرگ ہوگا جب ابوطالب خطبہ پڑھ چکے ورقہ ابن نوفل نے اس مضمون کا خطبہ پڑھا
کہ حمد اور سپاس اوس خدا کو ہے کہ اوسنے ہم کو کیا ہے ویسا ہی کہ جسکا ذکر کیا ہے تونے ای
ابوطالب اور ہم کو وہ فضیلت دی ہے جسکو تمنے بیان کیا ہے پس ہم اوس وجہ سے پیشوا اور
سردار عرب ہین اور تم سب اصل اون فضیلتون کے ہو اہل قبیلہ تمہارے فضل کا انکار نہین
کر سکتے اور کوئی شخص تمہارے فخر اور شرف کو رد نہین کر سکتا بتحقیق رغبت کے مینے تمہارے
ساتھ وصلت اور پیوند کی اے گروہ قریش گواہ رہو کہ مینے خدیجہ بنت خویلد کو محمد ابن عبد اللہ
کی زوجیت مین دیا چار سو مثقال طلا پر یہ کہکر ورقہ خاموش ہوئے ابوطالب نے کہا او ورقہ
مین چاہتا ہون کہ خدیجہ کے چچا بھی اس نکاح مین تمہارے شریک ہون پس عمرو بن اسد نے
بھی کہا کہ اے گروہ قریش گواہ رہو کہ مینے خدیجہ بنت خویلد کو محمد ابن عبد اللہ کی زوجیت مین دیا
الغرض ایجاب اور قبول طرفین سے متحقق ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس وصلت
سے خوش ہوئے اور ابوطالب کو نہایت مسرت حاصل ہوئی اور اللہ کا شکر کیا تمام اولاد
امجاد نبی کریم کی سوائے حضرت ابراہیم کے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے
بطن سے ہی حضور کے صاحبزادوں کی تعداد مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ پانچ صاحبزادے
ہین قاسم اور عبد اللہ اور ابراہیم اور طیب اور طاہر اور اصح یہ ہے کہ تین صاحبزادے
ہین قاسم اور عبد اللہ حضرت ام المومنین خدیجہ کے بطن سے اور ابراہیم حضرت ماریہ
قبطیہ کے بطن سے قاسم بڑے صاحبزادے ہین اور اسیوجہ سے کنیت حضور کی ابو القاسم ہے

اسماء اولاد امجاد نبی کریم و مختصر حالات

اور دو برس کی عمر مین اونہون نے مکہ معظمہ مین انتقال کیا اور عبد اللہ بعد بعثت کے پیدا ہوئے
اسی وجہ سے لقب اونکا طیب اور طاہر ہے ولادت اونکی بھی مکہ معظمہ مین ہوئی اور طفولیت
مین انتقال کیا عاص بن وائل سہمی نے کہا کہ فرزندان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا
اور لفظ ابتر حضور کی نسبت مین اوسنے کہا اللہ تعالے نے اپنے حبیب کیطرف سے جواب دیا
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اور ایسا ہی وقوع مین آیا کہ جتنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بدخواہ اور دشمن تھے سب بے نام و بے نشان ہو گئے اور بعض مفسرین آیہ کریمہ اَلْمَالُ
وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
صاحبزادے نے انتقال فرمایا مشرکان مکہ خوش ہوئے اور طعنہ دینے لگے اور کہنے لگے کہ ہمارے
لڑکے ہین ہمارا ذکر باقی رہے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکے نہین ہین اونکا ذکر محو
ہو جاویگا اللہ تعالے نے یہ آیہ شریفہ نازل فرمائی اور اس صورتمین باقیات الصالحات
سے مراد حضور کی صاحبزادیاں ہین کہ ساتھہ زیور صلاح اور تقوی کے اراستہ تہین اور ابراہیم
حضرت کے صاحبزادے ہجرت کے آٹھوین برس مدینہ طیبہ مین پیدا ہوئے اور حضور نے
اونکا نام ابراہیم رکہا اور اوس روز جبرئیل علیہ السلام حضرت کی ملاقات کو آئے اور کہا
السلام علیک یا ابا ابراہیم نبی کریم اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
ڈیڑھ برس کی عمر مین انتقال کیا مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا
کہ ابراہیم سکرات مین ہین عبد الرحمن ابن عوف کا ہاتھہ پکڑکر آنحضرت وہان تشریف
لے گئے ابراہیم اپنی والدہ کی گود مین تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کنار مبارک
مین اونکو لے لیا اور اونکو حال سکرات مین دیکھکر حضور کے آنسو جاری ہوئے عبد الرحمن ابن عوف نے

کہا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ گریہ رحمت اور رقت ہے میت پر کہ اس
حال مین اوسکو دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ نہی کی ہے مینے
آواز کے ساتھ رونے سے اور سر پیٹنے سے او منہ نوچنے سے اور آنسوؤن سے رونا اثر رحمت کا ہی
اور جو شخص رحم نہین کرتا ہے اوسپر رحم نہین کرتے ہین اور بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے ابراہیم اگر نہوتی یہ بات کہ ایک امر ہے حق اور ایک وعدہ ہے سچا اور پچھلی ہمارے بہت جلد
اگلون سے ملجاوینگے تو بیشک زیادہ اس سے ہین تجھپر حزین ہوتا اور فرمایا آنکھین روتی ہین
اور قلب حزن کرتا ہے اور ہم نہین کہتے ہین مگر وہ کہ جس سے راضی ہوتا ہے ہمارا رب اور ہم بسبب تیری
فراق کے اے ابراہیم غم زدہ ہین اور صاحبزادیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالاتفاق چار
ہین اور سب حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن شریف سے ہین سب
مین بڑی حضرت زینب ہین ولادت انکی واقعہ فیل کی تیسوین برس ہے نکاح اونکا ابو العاص
کے ساتھ کہ حضرت خدیجہ کی بہن کے لڑکے ہین ہوا اور وہ بدر کی لڑائی مین کفار مکہ کے ساتھ
قید ہوئے حضرت زینب نے گردن بند اپنا کہ ام المومنین خدیجہ نے اونکو جہیز مین دیا تھا اپنے شوہر کی
رہائی کیواسطے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوسکو ملاحظہ کیا حضرت خدیجہ کو یاد
کرکے بہت روئے اور صحابہ سے فرمایا کہ اگر تم کو منظور ہو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور گردن بند
اوسکا پہیر دو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو بھی منظور ہے پس ابو العاص کو چھوڑ دیا اور وہ
زیور بھی واپس کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے فرمایا کہ جب تو مکہ مین پہونچنا میری
لڑکی کو میرے پاس بہیجدینا اسواسطے کہ اوسکے اسلام اور تیرے کفر نے باہم تمہاری جدائی
کردی ابو العاص نے قبول کیا اور اس شرط کو پورا بھی کر دیا حضرت زینب کو مدینہ طیبہ مین پہنچا
دیا ایک مرتبہ ابو العاص تجارت سے مکہ کو جاتے تھے کہ سریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر

پہونچے ابو العاص بھاگ گئے مال اونکا اہل اسلام کے ہاتھہ آیا اور وہ مدینہ مین لائے ابو العاص
چھپکر مدینہ طیبہ مین آئے اور حضرت زینب سے امان مانگی حضرت زینب نے اونکو امان دی حضرت
نے بھی اونکی امان کو قبول کیا لیکن حضرت زینب سے فرمایا کہ ابو العاص کے قریب نجانا
تو اوسپر حلال نہین ہے اور اہل سریہ سے فرمایا کہ اگر احسان کرو اوسکا مال اوسکو دیدو اور
اگر ندو تو وہ مال غنیمت تمہارا ہے اور تم اوسکے احق ہو اونہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم
مال اونکو پھیرے دیتے ہین اور مال اونکو دیدیا ابو العاص مکہ معظمہ گئے اور جو امانت جسکی تھی اوسکو
واپس کردی اور کہا اے گروہ قریش تمہارا کسی کا کچھہ میرے پاس باقی تو نہین ہے اونہون نے کہا
نہین ہے پس ابو العاص نے کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ خدا ایک ہے اور محمد بندہ اور رسول اوسکے
ہین قسم خدا کی مین مدینہ مین حضرت کے سامنے اس سبب سے ایمان نہین لایا کہ تم گمان کرتے
کہ مین تمہارا مال کھا جاؤنگا اور مکہ سے روانہ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین
حاضر ہوے جناب سرور عالم نے اوسی نکاح اول پر حضرت زینب کو ابو العاص کو دیدیا اور ایک
روایت مین ہے کہ تجدید نکاح کی اور حضرت زینب کو حضرت ابو العاص سے ایک صاحبزادی
پیدا ہوئی علی نام حد بلوغ کے قریب پہونچکر اونہون نے وفات کی اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئین
اسم شریف اونکا امامہ ہے نبی کریم اونکو نہایت محبوب رکھتے تھے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اور حضرت امامہ کو دوش مبارک پر بٹھائے تھے جب حضرت
رکوع مین تشریف لیجاتے تھے اونکو زمین پر بٹھا دیتے تھے اور جب سجدہ سے سر اقدس اوٹھاتے تو
پھر اونکو اوٹھا لیتے تھے اور حضرت سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ نے بعد وفات جناب سیدہ کے
موافق وصیت جناب سیدہ کے حضرت امامہ کے ساتھہ نکاح کیا اور حضرت زینب رضی اللہ
عنہا نے حضرت کے سامنے ہجرت کی آٹھوین برس انتقال فرمایا نبی کریم نے اپنا تہبند تبرکا

حضرت زینب علیہا السلام کے کفن مین شامل کیا اس سے ثابت ہوا تبرک شعر کو میت کے کفن مین
داخل کرنا بہتر ہے اور خود جناب سرور عالم نے اونکو قبر مین دفن کیا رضی اللہ تعالے عنہا دوسری
صاحبزادی جناب سید عالم کی حضرت رقیہ ہین ولادت اونکی واقعہ فیل کی چھتیسوین برس
مین ہوئی قبل از بعثت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو عتیبہ بن ابی لہب سے نکاح کیا
ہنوز باہم نوبت قربت کی نہین پہنچی تھی کہ تبت یدا ابی لہب کی مذمت مین نازل ہوئی ابو لہب
اپنے پسر سے کہا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر کو طلاق نہ دیگا تو مین تجھسے ناراض ہونگا
اور بعض کہتے ہین کہ کفار قریش نے اوسکو اس فعل پر آمادہ کیا اور در حقیقت یہ ہے کہ وہ کفو
نہین تھا اللہ تعالے نے اسوجہ سے اوس طاہرہ کو اوس نجس سے محفوظ رکھا القصہ عتیبہ
اوس زمانہ مین برسم تجارت شام کی جانب جاتا تھا اوسنے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جاکر اونکی اللہ کی شان مین اونکو ایذا دونگا پس وہ ملعون حضرت کے پاس آیا اور اللہ جل جلالہ
کی جناب مین اوسنے گستاخی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی بے ادبی کی
اور بعد اوسکے کہا کہ مینے رقیہ کو طلاق دیا حضرت سرور عالم نے فرمایا اے اللہ اسپر اپنے کتون مین
سے ایک کتے کو مسلط کر ابو طالب اوس مجلس مین تھے اونہون نے کہا عتیبہ سے مین نہین
جانتا ہون کہ کون چیز دعاے محمد کی شر کو تجھسے دفع کرے عتیبہ اپنے باپ کے پاس آیا اور جو
گذرا تھا بیان کیا اور جانب شام کے روانہ ہوا اثناے راہ مین منزل زرقا مین قافلہ اونکا
ٹھیرا اوس مقام پر ایک راہب رہتا تھا اوسنے کہا کہ اس وادی مین درندے بہت ہین
ابو لہب نے اہل قافلہ سے کہا کہ آج کی شب میری اعانت کرو مین ڈرتا ہون کہ دعاے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پسر کے حق مین تاثیر کرے پس اہل قافلہ نے اپنے اسباب کو
جمع کیا اور اوسکے اوپر اوسکو سلایا اور خود گرد اوسکے رہے پہرہ بسب حفاظت اونہون نے کی

لیکن حفظ خدا اونکے ہمراہ تھا صورت یہ واقع ہوئی کہ حق تعالے نے اون پر خواب غالب
کر دیا سب سو گئے ایک شیر آیا اور ایک ایک کو اوسنے سونگھا اور کسی سے کچھہ تعرض نکیا
بعد اوسکے نیچے سے جست کیا اور اوپر جاکر ایک تھپڑ عتیبہ کے ماتھے پر مارا اور پیٹھہ اوس کا پہاڑ
ڈالا عتیبہ جاگا اور کہا کہ شیر نے مجھہ کو ہلاک کیا اور فوراً مر گیا بعد جناب سرور عالم نے حضرت
رقیہ علیہا السلام کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کی زوجیت مین دیا اور اونہون نے
حبشہ کے جانب ہجرت کی دونون مرتبہ ہجرت اولے مین حضرت رقیہ حاملہ تھین حمل اونکا
ساقط ہوا اور بعد اوسکے حضرت رقیہ کو حضرت غنی سے صاحبزادہ پیدا ہوا عبد اللہ اونکا
نام تھا چھہ برس کی عمر مین مرغ نے اونکی آنکھہ مین چونچ ماری اور یہی سبب اونکی وفات کا
ہوا اور پہر اور کوئی اولاد نہین ہوئی اور ہجرت کی دوسری برس حضرت رقیہ نے انتقال
فرمایا مروی ہے کہ اوسوقت عورتین رونے لگین حضرت فاروق نے اونکو تازیانہ سے مارا
اور کہا کہ کیون روتی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکا ہاتھہ پکڑ لیا اور فرمایا کہ چہوڑ دو
اونکو رونے دو بعدہ ارشاد کیا کہ گریہ کرو لیکن نوحہ گری سے بچو جو کچھہ دل اور آنکھہ سے ہی
رحمت حق کا اثر ہے اور جو کچھہ ہاتھہ اور زبان سے ہے شیطان کا فعل ہے اور مروی ہے کہ
حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین حضرت رقیہ
علیہا التحیۃ والرضوان کی قبر شریف پر بیٹھین تھین اور روتی تھین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردائے
مبارک کے گوشہ سے آنسو اونکی آنکھونکے پونچھتے تھے اور تیسری صاحبزادی حضور کی ام کلثوم
ہین اور نام اونکا آمنہ ہے اول عتبہ ابن ابولہب کے نکاح مین اونکو دیا تھا بعد نزول تبت یدا
کے ابولہب کی تحریص سے اوسنے بہی صاحبزادیکو قبل از قربت طلاق دیا بعد وفات حضرت
رقیہ کے ہجرت کی تیسری برس جناب سرور عالم نے اونکا نکاح بہی حضرت عثمان رضی اللہ

تعالے لعنہ سے کردیا اسیوجہ سے لقب اونکا ذی النورین ہے مدت تک وہ حضرت عثمان کے ساتھ
رہین اور اولاد اونکی نہین ہوئی اور بعض روایات مین ہے کہ اونکی اولاد تھی لیکن بالغ نہین ہوئی
اور انتقال کیا وفات حضرت ام کلثوم کی ہجرت کے نوین برس واقع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اونکی قبر شریف لیگئے اور گریہ کیا اور جب حضرت کلثوم کو قبر مین رکھا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑھا مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً
أُخْرَىٰ اور بعد اسکے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اور ارشاد کیا کہ
اسکے اینٹونکی دروزونکو بند کردو اور جانو تم کہ اس سے کچھ نفع میت کو نہین پہونچتا ہے لیکن
زندون کے دل خوش ہوتے ہین اور مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میری
دس لڑکیان ہوتین ایک کے بعد ایک سب عثمان ہی کو دیتا چوتھی صاحبزادی حضرت سرور
عالم کی حضرت فاطمہ زہرا ہین رضی اللہ تعالے عنہا کنیت اونکی ام محمد ہے اور القاب جناب سیدہ
کے مبارکہ اور طاہرہ اور زاکیہ اور راضیہ اور مرضیہ اور بتول ہین ولادت اونکی پانچ برس بعثت
سے پیشتر واقعہ فیل کی پینتیسوین برس ہوئی ہے اور ایک قول پر اکتالیسوین برس یعنی نبوت کی
ایک برس بعد اور صحیح قول پر حضرت سیدہ نبی کریم کی سب صاحبزادیون سے چھوٹی ہین
ہجرت کی دوسری برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح جناب سیدہ کا سیدنا علی مرتضیٰ
کے ساتھ کردیا مروی ہے کہ جناب سیدہ کی خواستگاری حضرت صدیق اور حضرت فاروق نے
رسول کریم سے کی حضرت نے جواب دیا کہ فاطمہ کے عقد کے باب مین انتظار وحی کا کرتا ہون
بعد لوگون نے سیدنا حضرت علی مرتضیٰ سے کہا کہ تم خواستگاری کرو حضرت نے فرمایا
صدیق اور فاروق خواستگاری کرچکے حضرت نے اونکے ساتھ منظور نکیا میرے ساتھ کب
منظور کرینگے لوگون نے کہا کہ تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ ہے اور خصوصیت

نماص ہے شاید کہ تمہارے پیام کو منظور فرمالیں الغرض جناب ولایت مآب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا اور کچھہ نکہا جناب سرور عالم نے خود پوچھا کہ اے علی کیا حاجت ہے عرض کیا فاطمہ کی خواستگاری کرتا ہون نبی کریم نے فرمایا مرحبا و اھلا اور نقل ہے کہ اوسوقت جناب سرور عالم نے پوچھا کہ اے علی مہر اوسکا کیا کرتے ہو عرض کیا میرے پاس اونکی مہر کے لائق کچھہ نہین ہے حضرت نے فرمایا ایک زرہ حطیمہ تمہارے پاس ہو اوسکو بیچو اور قیمت اوسکی مہر مین دو اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت امیر نے عرض کیا ایک اسپ اور ایک زرہ میرے پاس ہے حضرت نے ارشاد کیا گھوڑے کی تم کو ضرورت ہے زرہ بیچکر قیمت اوسکی میرے پاس لے آؤ جناب امیر زرہ کو بازار مین فروخت کر نیکو لائے حضرت ذی النورین نے اوسکو چارسو اسی درم پر خرید کیا حضرت علی مرتضی نے وہ کل درم جناب سرور عالم کی حضور مین پیش کر دیے حضور نے مٹھی بھر کر اوسمین سے حضرت بلال کو دیے کہ صاحبزادی کیواسطے خوشبو لاوین اور ام سلیم سے کہا کہ اس باقی سے فاطمہ کیواسطے جہیز کا سامان کر چنانچہ جناب سیدہ کے جہیز مین یہ اسباب ترتیب دیا گیا دو جامہ سبز کے اور دو بازو بند نقرہ کے اور ایک قطیفہ یعنی پھندار کپڑا کہ تمام جسم اوسمین نہ چھپتا تہا اور تکیہ اور پیالہ اور ایک چکی اور ایک چھلنی اور دو سبو اور ایک پانی کی مشک اور ایک ظرف پانی پینے کا اور دو نہالی کتانی اور چار تکیہ اے اہل اسلام دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دونون جہانکے بادشاہ تھے اور کونین آپکی تحت حکومت مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسباب دنیا کی یہ کیفیت تہی اور حقیقت مین یہ سب فعل حضور کے ہماری تعلیم کیواسطے تھے کہ دنیا کو یون برتنا چاہیے اور یہ بھی اس سے ظاہر ہے کہ جمع ہونا اسباب دنیا کا سبب رضامندی خدا کا نہین ہے بلکہ بیسامانی باعث پسندیدگی خدا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ یعنی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر تہا آثار وحی بشرہ انور پر ظاہر ہوے جب وحی منجلی ہوئی فرمایا
حضرت نے اے انس تو جانتا ہے کہ اسوقت جبرئیل میرے پاس خداوند کیطرف سے کیا پیغام
لائے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ مان آپ پر فدا ہون آپ فرمایئے کہ کیا پیغام لائے
ارشاد کیا یہ پیغام لائے کہ اللہ تعالے تم کو حکم دیتا ہے کہ فاطمہ کا علی کے ساتھہ بیاہ کردو اے انس رض
ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور طلحہ رض اور زبیر اور جماعت انصار سے کہدے کہ رسول خدا نے تم کو
بلایا ہے انس کہتے ہین کہ موجب حکم کے مین گیا اور سب کو بلایا جب سب جمع ہوے اور علی آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کمال بلاغت کے ساتھہ پڑہا اور خطبہ مین اپنے اللہ تعالیٰ شانہ
کی حمد اور ثنا بیان کی اور نکاح کی ترغیب کی بعدہ فرمایا خداوند تعالے نے مجھہ کو حکم دیا موافق
اوسکے فاطمہ کو مہر چار سو مثقال نقرہ پر مین نے علی کے نکاح مین دیا اے علی تو راضی ہوا جناب ولایت
مآب نے عرض کیا راضی ہوا مین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت سیدنا علی مرتضی سے
خطبہ پڑہوایا اور بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاے خیر فرمائی دونونکے حق مین ارشاد کیا اللہ
تم کو باہم جمع کرے اور نباہ کرے تمہاری کوشش کو اور برکت کرے تم پر اور نکالے تم دونو سے
بہت سے پاک اور عمدہ ایک طبق خرما کالایا حضور نے اوسکو لٹادیا اور ام سلیم سے حضور نے فرمایا
کہ میری لڑکی کو علی کے گہر مین پہونچاو اور علی کو سپرد کردو اور کہدو کہ میرا انتظار کرین اور بعد
عشا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوزہ آب اوٹھالیا اور آپ اونکے پاس تشریف لیگئے
اور لعاب دہن شریف او مین ڈالا اور معوذتین اور اور دعائین اوسپر پڑہین اور جناب
مرتضوی سے فرمایا کہ اسمین سے پیو اور وضو کرو اور جناب سیدہ سے بہی یہی حکم دیا اور ایک
روایت مین ہے کہ تہوڑا سا پانی اوسمین سے حضور نے جناب سیدہ کے سر مبارک پر اور
درمیان سینے کے چہڑکا اور کہا اللھم اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم

اور بعدہ تھوڑا پانی سیدنا علی مرتضیٰ کے سر پاور در میان دونون شانون کے چھڑکا اور اونکے
حق مین یہی دعا کی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے میرے اللہ یہ دونون مجھسے ہین اور مین ان دونون سے ہون اے اللہ جیسا تو
مجھسے رجس کو دور کیا اور مجھکو پاک کیا ان دونون کو بھی پاک کر اور پھر فرمایا او ٹھو
خوابگاہ مین جاؤ اللہ تعالے تم دونون مین الفت دے اور برکت کرے تمہاری نسل مین
اور خود او ٹھے کہ باہر تشریف لیجاوین جناب سیدہ رونے لگین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے میری دختر کس چیز نے تجھکو رولایا بالتحقیق مین نے تجھکو
ایسی کی زوجیت مین دیا ہے کہ اسلام اوسکا سب سے پہلے ہے اور علم اوسکا سب سے
زیادہ ہے اور خلق اوسکا سب سے زیادہ اور اچھا ہے اور عرفان اوسکا خدا کے تعالیٰ
کے ساتھ سب سے بڑہا ہوا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ جناب رسول کریم کو گمان
ہوا حضرت سیدہ اسوجہسے روتی ہین کہ علی کے پاس مال دنیا نہین ہے فرمایا حضور
نے ایجان پدر تیرے حق مین مین نے کمی نہین کی ایسے شخص کو تیرا شوہر کیا کہ میرے
اہلبیت مین سب سے بہتر ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میرا نفس ہے بیاہ کر دیا
مین نے تیرا اوسکے ساتھ جو سید ہے دنیا مین اور آخرۃ مین صالحین مین سے ہے اور ایک
روایت مین ہے کہ سید ہے دنیا اور آخرۃ مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعد نکاح کے یہ امر مقرر کر دیا تھا کہ گھر کے کام اندر کے جیسے روٹی پکانا جھاڑو دینا آٹا پیسنا یہ کام
جناب سیدہ کرین اور باہر کے کام مثلاً اونٹ کو پانی پلانا یا بازار سے خرید کر لانا یہ کام یا علی کرین
یا اونکی والدہ فاطمہ بنت اسد کرین مروی ہے کہ ایک روز سیدنا علی مرتضیٰ نے حضرت سیدہ سے
کہا کہ مین کنوین سے پانی بھرتے بھرتے بہت تنگ آگیا ہون حضرت سیدہ نے فرمایا کہ مین بھی

ملول ہون چکی پیستے پیستے ہاتھ میرے خراب ہوگئے ہین اور آبلے پڑ گئے ہین اور ایک روایت
مین ہے کہ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ فرماتے ہین بی بی فاطمہ کا گھر کے کام کرتے کرتے رنگ بدلا
متغیر ہو گیا تھا اور کپڑے میلے ہو گئے تھے ایک روز مین نے اون سے کہا کہ چند غلام لڑکے
آئے ہین اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور اپنا حال حضرت سے کہو
اور ایک خادم مانگو تو خلاف نہوگا جناب سیدہ تشریف لیگئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گھر مین نتھے بی بی عائشہ سے آپ نے اپنا حال کہہ دیا جب شب کو حضرت گھر مین تشریف
لائے حضرت عائشہ نے عرض کیا فاطمہ حاضر ہوئی تھین خادم طلب کرتی تھین جناب
سرور عالم اوسی شب کو حضرت جناب امیر کے گھر مین تشریف لائے اور فرمایا اے فاطمہ
تم گھر مین آئی تھین خادم کیواسطے جناب مرتضوی نے کہا یا رسول اللہ مین نے انکو بھیجا تھا
اس کام کیواسطے اسوجہ سے کہ گھر کے کام کے سبب سے انکو بڑی محنت پڑتی ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم کو ایسی چیز تعلیم کرتا ہون جو خادم سے بہتر ہے جب
تم سونے لگو چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس بار
سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھ لیا کرو یہ تم کو خادم سے بہتر ہوگا جناب ولایت مآب فرماتے ہین
کہ ہم فوراً اسکو پڑھنے لگے اور پھر کبھی ناغہ نہین کیا الحق جو اللہ کے سچے عاشق او سچے
بندے ہین وہ دنیا سے متنفر ہی رہتے ہین دنیا کی تکلیف باعث اجر آخرت ہے چنانچہ
مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ کے گھر مین تشریف
لائے دیکھا صاحبزادی کو کہ ایک اونٹ کے بالونکا موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہین حضور کے
آنسو بھر آئے اور فرمایا اے فاطمہ آج دنیا کی مشقت اور تنگی پر صبر کرو تاکہ قیامت مین بہشت
کی نعمتین تم کو حاصل ہون او مروی ہے کہ ایک روز رسول کریم جناب سیدہ کے گھر

تشریف لائے دیکھا بی بی فاطمہ کو محزون ہین پوچھا کیون محزون اور ملول ہو عرض کیا یارسول اللہ
مین شکایت کے طور پر عرض کرتی ہون نہ بطریق شکایت کے مین اسوجہ سے روتی ہون
تین دن ہوئے ہین کہ میرے گھر مین کھانا نہین ہے اور حسن اور حسین کو قوت صبر کی نہین
رہی وہ بھوک کے غلبہ کیوجہ سے روتے ہین مجھکو اون کے رونے سے رونا آتا ہے اور علی بھی
روتے ہین اور آپ سے اس امر کو ہم نے چھپایا لیکن آج ہین نے حسن اور حسین سے ایسی چیز
سنی کہ مجھکو طاقت نہین رہی اونہون نے کہا کہ کوئی لڑکا بھی ایسا ہوگا ہے جیسے کہ ہم ہین
جہان ہم پر تاریک ہوگیا اے باپ کیا کہتے ہو اگر بندہ گستاخی کرے مناجات مین اس مین کچھ
عیب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین اے فرزند اللہ تعالے بندونکی گستاخی کو
دوست رکھتا ہے جناب سیدہ تشریف لے گئین اور غسل کیا اور گھر کے ایک گوشہ مین
نماز پڑھی اور بعد نماز کے دعا کی اور ہاتھ اوٹھائے اور گریہ کیا اور کہا خداوندا تو خوب جانتا ہے
کہ عورتون کو قوت پیغمبرون کی نہین ہوتی ہے اگرچہ کو میرے باپ کے ساتھ ایک بھید ہے
مجھکو طاقت اوس بھید کی نہین ہے یا مجھکو طاقت دے یا اس بلا سے راحت عطا کر یہ کہا
اور بیہوش ہوگئین جبرئیل علیہ السلام حضرت سرور عالم کی حضور مین حاضر ہوئے اور کہا
یارسول اللہ اوٹھیے فرمایا حضرت نے کیون عرض کیا فاطمہ نے فرشتون کو خروش مین ڈالا ہے
اونکا حال دیکھیے سید عالم تشریف لائے دیکھا صاحبزادی کو کہ بیہوش ہین حضور نے اونکا
سر مبارک کو زمین سے اوٹھایا اور کنار شریف مین لے لیا جناب سیدہ کو ہوش آگیا اوٹھ
بیٹھین اور شرمندہ کیطرح سر جھکالیا حضرت نبی کریم نے فرمایا اے فاطمہ نحن قسمنا پر نظر کرو
اور اللہ تعالے کو قسمت کرنیوالا جانو تو مشقتین تم پر آسان ہون بعدہ دست مبارک
جناب سیدہ کے سینہ پر رکھا اور کہا اے پروردگار اس کو بھوک سے امین کر دے بی بی فاطمہ

فرماتی ہین پھر مین جب تک زندہ رہی بھوک کی زحمت مین نے اپنے مین نہین پائی اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اہلبیت مین سب سے زیادہ محبت جناب سیدہ کے ساتھ تھی
ثوبان موالے رسول کریم کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تھے سب کے
بعد بی بی فاطمہ کو رخصت کرتے تھے اور جب تشریف لاتے تھے سفر سے سب سے پہلے
جناب سیدہ سے ملاقات کرتے تھے بعدہ ازواج مطہرات کے حجرہ مین تشریف لیجاتے
اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جسنے اوس کو ایذا دی
مجھ کو ایذا دی اور جسنے اوس کو غضب دلایا ہمکو غضب دلایا اور بعض روایت مین ہو کہ اللہ تعالی
غضب کرتا ہے فاطمہ کے غضب سے اور راضی ہوتا ہے اوسکی رضا سے اور روایت ہے کہ ایک بار
رسول کریم حضرت جناب مرتضوی اور جناب سیدہ سے بہت مہربانی فرما رہے تھے جناب
امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مجھ سے زیادہ آپ کو دوست ہین یا مین زیادہ ہون فرمایا
نبی کریم نے یہ تم سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے اور تم اس سے زیادہ مجھکو عزیز ہو اور جناب
سیدہ علیہا السلام کی عبادت خدا کیواسطے اور رحمت اور رافت خلق پر اسقدر تھی کہ امام
حسن مجتبیٰ علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ مین نے اپنی والدہ کو دیکھا کہ شب جمعہ کو مسجد
خانہ کی محراب مین نماز پڑھتی تھین یہان تک کہ صبح ہوئی سنا مین نے کہ مومنین اور مومنات
کیواسطے بہت دعا خیر کی اور اپنے نفس کیواسطے کچھ نہ مانگا مین نے کہا اے مادر مہربان
یہ کیا وجہ کہ اپنے واسطے آپنے کچھ دعا نہ کی فرمایا اول ہمسایہ ہے بعدہ گھر ہے اور جناب
سیدہ کو جو جناب رسول کریم کے ساتھ اسقدر محبت تھی کہ بعد وفات جناب رسالتمآب
ایک ساعت آرام نہین کیا اور ایک لحظہ آپ کا آنسو نہین تھما اہل مدینہ آپکے گریہ و بکا سے
نہایت حیران تھے حضرت سیدہ اس خیال سے کہ وہ مسرورون کو حزن وملال نہو بقیع مین

جاکر تنہائی مین رویا کرتی تہین چنانچہ اسوقت تک قبۃ الاحزان بقیع شریف مین اوس مقام پر بطور یادگار بنا ہوا ہی آثار حزن اوسکی دیکہنی سی معلوم ہوتی ہین الغرض اس درجہ ملال تہا جناب سیدہؓ کو کہ اسی غم فراق پدری آپکو نحیف کردیا اور حضور کی وصال کی چہٹی مہینے رمضان مبارک کی تیسری تاریخ شب سہ شنبہ کو آپنی بہی انتقال فرمایا مروی ہی کہ جناب سیدہ نی اوس روز غسل بہت اچہی طرحسی کیا اور پاک لباس اپنا نکالکر پہنا اور وصیت کی آپنی کہ میرا جنازہ شب کو اوٹہانا تاکہ نظر نامحرم کی میری جنازے پر نپڑی اور اہل خانہ کو اپنی وفات شریف کی خبر دی اور رو بقبلہ ہوکر استراحت فرمائی اور روح پاک آپکی پدر بزرگوار کی فضائی قرب مین پہونچی جناب ولایت مآب نی جب یہ حال دیکہا بہت روئی اور فرمایا ای بنت رسول اللہ بعد نبی کریم کی مین اپنی دلکو تم سی تسکین دیتا تہا بعد تمہارے ہوا اب کس سی تسکین دون اور دو شعر آپکی مرثیہ مین فرمائی اور جناب سیدہ علیہا السلام کی تین صاحبزادی تہی حسنؓ اور حسینؓ اور محسنؓ اور تین صاحبزادیان تہین زینبؓ اور ام کلثومؓ اور رقیہؓ محسن اور رقیہ نی ایام طفولیت مین انتقال کیا حضرت زینب کا نکاح حضرت عبد اللہ ابن جعفر کی ساتہہ ہوا اور ام کلثوم کو جناب مرتضوی نے حضرت عمر ابن خطاب کی زوجیت مین دیا حضرت فاروق کی ایک صاحبزادی بہی حضرت ام کلثوم کی بطن مبارک سی پیدا ہوئی تہی مگر اونہون نی طفولیت مین انتقال کیا اور نسل دختری جناب سیدہ کی باقی نہین رہی اب اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولاد جناب سیدہ علیہا السلام فقط حسنین علیہما السلام سی باقی ہی اور مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے پینتیس ۳۵ برس کی بعد کعبہ شریف کو قریش نی از سر نو تعمیر کیا وجہ تعمیر بعضی یہ کہتی ہین کہ دیوار کعبہ سیل سی پہٹ گئی تہی اسوجہ سی قریش نی اوسکو کہود کر از سر نو تعمیر کیا اور بعض روایت مین ہی کہ پہلی کعبہ شریف کی چہت نہتی فقط دیوارین تہین اور درون خانہ کعبہ مثل کنوین کی ایک جگہہ تہی اوسمین کعبہ کا اسباب رہتا تہا ایک مرتبہ شب کو وہ اسباب کسی نی چورا لیا اسوجہ سی قریش نی اوسکو از سر نو بلند کرکی مسقف کردیا

الغرض تمام قوم قریش کے لوگ پتھر کعبہ کی تعمیر کیواسطے جمع کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوس کام
مین شریک تھے اہل قریش اپنے تہہ بند کھول کر اوسکو کندھون پر رکھہ کر پتھر ڈھوتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم تہہ بند باندھے ہوئے ڈھوتے تھے اونکے چچا نے اس خیال سے کہ مبادا آپکے دوش مبارک کو صدمہ پہونچے کہا کہ آپ
بھی تہہ بند کھولکر کندھے پر رکھہ لین حضور نے اونکے کہنے سے تہہ بند کھولا اور قصد کیا کہ کندھے پر رکھین فورًا
حضور گر پڑے اور بعض کہتے ہین بیہوش ہوگئے اور جب ہوش آیا غیب سے آپ کو ندا ہوئی چھپالو اپنے
ستر کو اور یہ اول ندا تھی جو غیب سے حضور کے خطاب مین ہوئی تھی اور روایت ہے کہ جب وقت آیا کہ حجر اسود
کو اوسکے مقام پر رکھین قبائل قریش مین نزاع ہوئی ہر قبیلہ کو دعویٰ تھا کہ یہ کام ہم کرین نوبت یہ پہونچی
کہ آپسمین وعدہ قتال کا ہوا ابو امیہ کہ مرد بہت بڈہا تھا تمام قریش سے اوسنے کہا کہ جو شخص مسجد الحرام
کے دروازہ سے آئے اسوقت اوسکو اپنا حکم کرو جو وہ کہے وہ کرو قوم کے لوگ اسپر راضی ہوئے اتفاق سے
اوسوقت رسول کریم تشریف لائے قوم کے لوگون نے کہا آئے امین ہم سب آپکے فیصلہ پر راضی ہین آنحضرت
نے اپنی ردائے مبارک بچھادی اور حجر اسود کو اوسمین رکھدیا اور فرمایا کہ ہر قبیلہ سے ایک مرد آوے پس
ہر قبیلہ سے ایک مرد آیا اور ردا کا گوشہ پکڑا اور اوٹھایا جب اوسکے مقام پر پہونچے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے اوٹھایا اور اوسکے مقام پر رکھدیا نبی کریم کیوجہ سے
اللہ تعالیٰ نے رحمت کی کہ قریش قتال سے بچے او فیصلہ ہوگیا کسی کی بات مین اور آبرو مین بھی کمی
نہوئی اور حکمت الٰہی اسمین یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ کو پسند تھا کہ ہمارا حبیب حجر اسود کو ہمارے
گھر مین نصب کرے اوسکا سامان اس طرح سے کرادیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اشتہار برکت آثار

اس ہنگام میمنت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب مسمّٰی بہ
تبیین الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادی علی خان صاحب نے
کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس
مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین
حال پرملال وفات خلاصۂ کائنات ہے بفضلہ تعالے یکے
بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین اب رسالہ ششم بھی
جسکا نام کحل الابصار فی ذکر نبی المختار ہے مطبع
نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف
ماہ مبارک جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ مین طبع ہو گیا ہے ۔ لہذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین
العبد قطب الدین احمد عفی عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ سال اوّل رسالہ خیر و برکت کا مقالہ

جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الانبیا مسمّی

نور الہدیٰ

فی

ذکر خیر الوریٰ

مولفہ شیدا احمد مجتبیٰ شفیعنا محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یار علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنو میں طبع ہوا

ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۴ھ

فہرست کتاب انوار الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واحبائہ

منم غلام غلامم تو یا رسول اللہ
دلم فداست بنامم تو یا رسول اللہ

زہے سعادت آن طائران عرش مقام
کہ آمدند بدامم تو یا رسول اللہ

عالم ظہور نور کمال محمدست
آدم مثال حسن وجمال محمدست

از آفتاب روز قیامت چہ غم بود
آن را کہ در پناہ ظلال محمدست

اے غرقۂ گناہ ز طوفان غم مترس
کشتی نوح عصمت آل محمدست

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اہل اصول نے معنی یصلون علی النبی کے اہتمام بالشان کے فرمائے ہیں اور یہ معنی جامع ہیں کل معانی مجازی کو اور معنی لغوی بھی اسمیں مندرج ہیں اسواسطے کہ رحمت بھیجنا اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حسب حرمت حضور کے اور رحمت طلب کرنا ملائکہ کا اللہ تعالیٰ سے

نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی — ہر خستہ را مرہم توئی آخر دل ما را دوا

تخت فلک تاجت شدہ زہرا علم جو برا کمر — فتحت قرین یارت ظفر عکست بدردت شفا

از شوق رویت در چمن گل چاک کردہ پیرہن — با گیسوئے مشکین ختن گردم زہے باشد خطا

اے اختر برج کرم از روضہ بیرون نہ قدم — تا از رخ تو صبحدم گیرد ہمہ عالم ضیا

دل خستگان را شاد کن ما را زغم آزاد کن — واز عاشقانت یاد کن بخرام در کوئے وفا

از حضرت حق عفو ما درخواہ از لطف و عطا — درماندہ ایم اے پیشوا در شدت خوف و رجا

پشت و پناہ ما توئی اقبال و جاہ ما توئی — چون عذر خواہ ما توئی دریاب آخر کار ما

رسوا مکن در محشرم آزاد کن از ہر درم — چون طبع مدحت گسترم از جان تو گویم ثنا

چون احمد جامی نہان دارد گناہ بیکران — از حق بخواہ اے کامران عفو گناہ این گدا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اللہ تعالے جل شانہ ارشاد فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ یہی رسول ہین کہ فضل دیا ہمنے اونکے بعض کو بعض پر اور اونمین ہین سے وہ ہے کہ کلام کیا اللہ سے اور بلند کیا اونکے بعض کے درجات کو اللہ تعالے نے اس آیہ شریفہ مین یہ مضمون ثابت کیا ہے انبیا علیہم السلام سب رتبہ مین برابر نہین ہین بعض کو اللہ تعالے نے بعض پر فضل دیا ہے پس بعض اونمین دوسرون سے افضل ہین اور بعض دوسرون سے مفضول ہین اور پہر اللہ تعالے نے اسکی تصریح بہی فرمادی ارشاد کیا کہ اونمین ہین سے ایک وہ ہے جو اللہ سے ہمکلام ہوا یعنے موسیٰ علیہ السلام یعنے اس صفت مین موسیٰ افضل ہین دوسرے انبیا سے کہ یہ مرتبہ دوسرے نبی کو حاصل نہین ہوا ہے اور بعد اسکے اللہ تعالے نے اپنے حبیب کریم سید الانبیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو اور رفعت درجات کو

جنت میں داخل ہونگے بغیر حضور کے داخل ہوئے کوئی جنت میں نجا سکیگا اور حشر کے دن
لواء الحمد آپکے ہاتھمیں ہوگا اور کل انبیاء اوسکے نیچے ہونگے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آدم ومن دونہ تحت لوائی اور امام فخر الدین رازی نے حضرت کے افضل ہونے پہ
استدلال کیا ہے کہ حقتعالیٰ نے وصف کیا ہے انبیا کو ساتھ اوصاف حمیدہ کے اور اوسکے بعد نبی کریم
سے فرمایا ہے اُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ پس امر کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمام انبیا کے اقتدا کا اور یہ امر کیا آدمی حکیم کی طرح ہے اور جب بجا لائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حکم کو تو گویا ہے انبیا کے فضائل اور کمالات سے بیشک تحقیق جمع ہوے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ فضائل اور کمالات جو متفرق تھے کل انبیا میں پس افضل ہوے
اور لیسے شیخ محقق دہلوی قول امام لکھکر فرماتے ہیں کہ یہ استدلال لطیف ہے اگرچہ بادی النظر
میں ایسا وہم ہوتا ہے کہ رسول کریم مامور تھے انبیا کے اقتدا اور اتباع کے تو اونسے مفضول
ہوئے لیکن مراد اقتدا سے یہاں موافقت ہے چونکہ انبیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پہلے تھے اسوجہہ لفظ اقتدا کا اطلاق کیا گیا ہے اور ایسا ہی کلام ہے نبی کریم کے مامور ہونے میں
ساتھ اتباع ملت ابراہیم کے اور نیز دعوت رسول کریم اکثر بلاد عالم میں پہونچی ہے سب
انبیا کی دعوت سے زیادہ پس انتفاع اہل دنیا کو آپکی دعوت سے بہت زیادہ اور کامل تر ہے تمام
انبیا کی دعوت سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہوے تمام انبیا سے
اسواسطے کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہتر انسانوں میں وہ ہے جو نفع
پہونچاتا ہے انسانوں کو اور بڑی دلیل نبی کریم کے افضل ہونیکی کل انبیا سے آیۂ میثاق ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے عہد لیا ہے تمام انبیا سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا پس
نبی کریم نبی الانبیا اور سید الرسل ہیں اور خود بھی نبی کریم نے فرمایا ہے اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ

وسلم کی مراد اس سے نفی کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے جہت اور حد اور کیفیت کے جیسا کہ امام فخر الدین
رازی نے بھی کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھکو فضیلت نہیں ہے اوپر یونس کے
اس جہت سے کہ مجھکو آسمان پر لیگئے اور یونس کو قعر دریا میں لائے اسوجہ سے میں خدا سے
قریب ہوں اور وہ دور ہے لیں میری فضیلت اسوجہ سے ثابت کرنے سے لازم آتا ہے
حق تعالیٰ کو جہت اور مکان پس اگرچہ مجھکو ساتوں آسمان پر لیگئے اور حجاب پھٹ گئے اور
یونس کو قعر دریا میں ڈالدیا نسبت میری اور اوسکے قرب کے خدا کے ساتھ برابر ہے اور میرے اور
فضائل اور کمالات ہیں کہ جنسے میرا افضل کل انبیا اور یونس پر ثابت ہے اور یہ کلام امام
دار ہجرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے اور امام حرمین سے بھی منقول ہے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور ایک معنے اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانیکا
یہ ہے کہ وہ فضائل اور کمالات جو درمیان نبی کریم اور دوسرے انبیا اور رسل کے مشترک
ہیں اونمیں سے ہر ایک فضل اور کمال میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے نبی پر جو اوس فضل
اور کمال میں شریک ہے رفعت درجہ حاصل ہے مثلاً آدم علیہ السلام کو یہ فضل ہے کہ باپ ہیں
تمام انبیا کے اور کل بشر ہیں اور وہ ابو البشر ہیں رفعت درجہ نبی کریم حضرت ابو البشر پر یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل انبیا کے مع آدم علیہ السلام بلکہ تمام مخلوقات کی اصل ہیں
چنانچہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِیْ
میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام خلق میرے نور سے ہے آدم بھی خلق میں ہیں پس حضور
آدم علیہ السلام کے بھی اصل ہیں اور ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آدم کی اولاد میں ایسا ہے
جیسے کہ تخم درخت کی اصل ہوتا ہے اوس سے درخت پیدا ہوتا ہے اور جب درخت کامل ہوتا ہے
اوسپر بار آور ہوتا ہے وہ بھی تخم ہی پر اوس درخت سے ظاہر ہوتا ہے اسیطرح آدم علیہ السلام

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے پرتو سے پیدا ہوا اور اونکی [illegible] اولاد ہوئی جب پیدا ہوا
آدم طیار ہوا اوسمین پہل لگے اور اوسمین سے نبی کریم نے ظہور فرمایا [illegible] فضل آدم علیہ السلام
کو یہ ہے کہ ملائکہ نے اونکو سجدہ کیا اور ان کیطرف متوجہ رہتے تھے [illegible] آدم کو خود حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حاملیت نور سے حاصل تھا چنانچہ مروی ہے کہ جب [illegible] حضرت
حوا کے بطن مین تشریف لائے توجہ ملائکہ آدم کیطرف نرہا [illegible] متوجہ ہوگئے
آدم علیہ السلام نے جناب آلہی مین عرض کیا اے رب کیا سبب ہے کہ مجھہ سے [illegible] کہ ملائکہ کو
میری جانب توجہ نہین ارشاد ہوا اے آدم تجھہ سے کچھہ قصور نہین ہوا ملائکہ جو تیریطرف متوجہ
تھے اسوجہ سے کہ ہمارے حبیب کے نور کا تو حامل تھا اب وہ نور حوا کے حمل مین [illegible] ملائکہ
اوسکی طرف متوجہ ہوگئے اور نوح علیہ السلام کو اللہ تعالے نے یہ فضل [illegible] کو ایسا
مقبول کیا کہ جب انہون نے دعا کی اے رب کسی کافر کو زمین پر چلتا [illegible]
جل جلالہ نے عام ایک طوفان زمین پر ایسا بہیجا کہ کل کافرون کو غرق کردیا اور [illegible]
کیا اور اپنے فضل سے نوح کو ایک کشتی ایسی بنوا دی کہ چالیس شخص جو نوح علیہ السلام پر
ایمان لائے تھے وہ اوس کشتی پر نوح کے ساتھہ بیٹھہ لیے اللہ تعالے نے اونکو [illegible]
سخت سے بچا لیا اب نعت درجہ جناب سرور عالم کو اول قبولیت دعا مین [illegible]
کہ نوح علیہ السلام کی دعا ایسی کافرونکے ہلاک کرنیکے واسطے تھی جنہون نے نوسو برس [illegible]
رسول کو ستایا تھا اور پتھرون سے مارا تھا وہ اپنے فعل سے مستحق عذاب ہو چکے تھے پس [illegible]
مخصوص ہی دعا حضرت نوح نے کی تہی اور وہ مقبول ہوئی نبی کریم کی [illegible] دعا کو دیکھو
کہ قیامت کے روز جب اللہ جل شانہ شان قہاری مین تجلی فرماویگا اور ایسے غضب مین ہوگا
کہ جسکے [illegible] نہ قبل ہوسکے کبھی ایسا غضب کیا ہے اور نہ آیندہ پہر کریگا اوسکی

شان غضب یکھکر کل انبیا اوس وقت نفسی نفسی کہتے ہونگے اوس وقت جناب سرورعالم اللہ تعالیٰ سے تمام خلق کیواسطے دعا کرینگے کہ انکا حساب کرلے اور اپنی امت کے گنہگاروں کیواسطے کہ جو مستحق عذاب ہونگے مغفرت طلب کرینگے اللہ تعالیٰ حضور کی ہر ایک دعا کو قبول کرے گا حساب کتاب بھی شروع کریگا اور امت محمدی کے سب گنہگاروں کو بھی بخشدے گا اور نوح علیہ السلام کو اگر خدا تعالیٰ نے وہ کشتی عنایت کی جسنے اونکے مومنین کو طوفان عذاب سے بچایا تھا اور رسول کریم کو حق تعالیٰ نے وہ کشتی مرحمت کی ہے کہ اوسکے متمسک طوفان حشر اور عذاب جہنم سے نجات پاوینگے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میرے اہلبیت کے مثل کشتی نوح کی ہے جسنے اوس سے تمسک کیا نجات پائی کشتی نوح علیہ السلام نے ایک وقت میں چند مومنین نوح کو بچایا تھا اور نبی کریم کے سفینہ اہلبیت کو وہ وسعت دی ہے کہ قیامت تک جو امتی رسول اللہ کا اون سے تمسک کریگا دونو جہان کے عذاب و بلا سے نجات پاویگا اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خلت عنایت کیا نبی کریم کو مرتبہ خلت بھی دیا اور اپنا محبوب بھی کیا اور ایسا محبوب کیا کہ قیامت تک جو شخص حضور کا اتباع کریگا بموجب آیہ کریمہ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوگا اور ابراہیم ع کا مرتبہ خلت یہ تھا کہ جو کام کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے مرضی کے موافق کرتے تھے جناب سرور عالم کو سوا اس مرتبہ خلت کے بسبب محبوبیت کے یہ مرتبہ حاصل تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا رضا جو ہے چنانچہ خود قرآن مجید مین فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے ایسا دیگا تم کو تمہارا رب کہ تم راضی ہو جاؤگے ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فضل یہ عنایت کیا تھا کہ مرتبہ رضا و تسلیم آپ کا بہت بڑھا ہوا تھا چنانچہ اوسکے اظہار کیواسطے اللہ تعالیٰ نے مبتلا کیا اپنے خلیل کو سخت امتحانوں مین اول امتحان خوف پیش کیا کہ نمرود بادشاہ

تھا آپ کے عہد میں نمرود اور اوسکی قوم کل مشرک تھے اور آپ اوسکی تعلیم کے اور اظہار توحید کے
مامور ہوئے آپنے ذرا بھی انکا خوف نکیا اور سب بتکدونمیں گئے بتونکو توڑا اور دوسرا امتحان
نقصان نفس کا پیش کیا نمرود اور اوسکی قوم نے آگ دہشت کی ایسی کہ گرد اوسکے کئی کوس
تک کوئی نہ جا سکتا تھا اور اوس آگ میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو کافروں نے گوپھن میں
رکھکر پھینکا تھا راہ میں جبرئیل نے آپ سے ملاقات کی اور کہا کہ تم اللہ تعالے سے دعا کرو
کہ آگ سے نجات دے پس رضا و تسلیم یہ تھا کہ اوسوقت بھی آپنے اپنے تئین اللہ کے حوالہ کیا کہ جو اوسکی مرضی
ہو کرے اور دعا نکی جب اس امتحان میں بھی کامل نکلے اللہ تعالے نے سب سے سخت امتحان
تلف اولاد کا پیش کیا یعنے حکم دیا کہ اسمعیل اپنے فرزند کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرو باوجودیکہ آپکو
اسمعیل کے ساتھ بڑی محبت تھی جسکی وجہ سے کہ وہ حامل نور محمدی تھے لیکن بکمال مرتبہ رضا
و تسلیم یہ تھا کہ آپ مستعد ہوگئے اور مقام منا میں لیجا کر اسمعیل کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور وقت
ذبح کرنیکے آنکھ پر پٹی باندھ لی کہ مبادا غلبہ محبت سے ہاتھ رک جاوے اور خدا کے کام میں تاخیر
ہو جناب سید دو عالم کے رفعت وجاہ کو مقام رضا و تسلیم میں دیکھنا چاہیے کہ مبعوث کیے گئے آپ تمام
خلق پر اور منسوخ کیا آپنے کل ملتونکو پس تمام اہل کتاب کیا یہود اور کیا نصارا اور کل مشرک
آتش پرست اور بت پرست تمام روے زمین کے اور نیز خبائث جن آپ کے دشمن ہوگئے
اور سب نے آپکے ایذا دینے پر کمر باندہی اور جو کچھ جس سے ہوسکا وہ کیا اتنا بڑا امتحان خوف
پیش ہوا لیکن نبی کریم نے کمال مرتبہ رضا و تسلیم میں کچھ اسکا خیال بھی نکیا اور کوئی دقیقہ
تبلیغ احکام اور مذمت اصنام کا اوٹھا نہیں رکھا یہانتک کہ اپنی کوشش سے
دین حق کو پھیلا دیا اور نیز جناب رسالت پر سوا امتحان خوف کے نقصان نفس کا بھی امتحان
ہوا اور چونکہ مرتبہ آپ کا بڑا تھا لہذا بہت طرح سے متعدد مرتبہ اللہ تعالے نے اس امتحان کو

پیش کیا ابتدائے زمانہ میں بھی کریم جب تنہا تھے اوس وقت بہت ہی کفار نے آپکو بہت ہی
ایذا دی اور بعد کثرت اہل اسلام کے بھی جنگ احد میں ایسا اتفاق ہوا کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تتر بتر ہو گئے اور کفار کے نرغہ میں آگئے اور حضور کے جسم مبارک کو کفار سے بہت
ایذا پہنچی اور واقعہ کے واسطے صورت عذاب کی بھی اس بے ادبی کے سبب پیش ہوئی کمال رضا
و تسلیم یہ ہے کہ حضور نے خود اون کفار کے حق میں دعا کی اور اونکیطرف سے اللہ تعالے سے
عذر خواہی فرمائی عرض کیا اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر دے وہ میرے مرتبہ کو جانتے نہیں ہیں
اور امتحان اولاد حضور پر اس درجہ ہوا کہ صاحبزادے کل حضرت کے سامنے ایام طفولیت ہی میں راہی
خلد بریں ہوئے اور تین صاحبزادیاں جوان ہو کر حضور کی حیات میں ملک بقا میں تشریف
لے گئیں اور اونکی اولاد بھی سوائے حضرت امامہ بنت زینب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور میں فوت ہوئی فقط جناب سیدہ علیہا السلام حضور کی اولاد میں باقی رہیں
اونکے بھی ایک صاحبزادہ حضرت محسن اور ایک صاحبزادی بی بی رقیہ نے حضرت کے
سامنے انتقال کیا دو صاحبزادے یعنی حسنین علیہما السلام اور دو صاحبزادیاں جناب سیدہ
کی جو باقی رہیں اونکے مصائب جو ہونیوالے تھے اللہ تعالے نے اوس سے نبی کریم کو خبردار
کیا حضور نے اوس پر صبر کیا اور کمال رضا و تسلیم کیوجہ سے اوسکے دفع کیواسطے دعا تک نہ
فرمائی بلکہ مروی ہے کہ ایک دن حضور حسنین علیہما السلام کو [illegible]
کھڑے تھے حضرت صدیق نے کہا [illegible]
عرض کیا کہ اس سے زیادہ اور کیا بھلائی ہوگی کہ سید الانبیا کے دوش کے [illegible]
عرض کیا کہ حضرت کتب سابقہ میں مذکور ہے کہ خاتم الانبیا کے دو نواسے ہونگے کہ اونکے
ساتھ اونکو کمال محبت ہوگی اور اون حضور کے بعد اونکے لوگ شہید کرینگے کیا وہ صاحبزادے

یہی ہین حضور نے فرمایا ہان قصد کیا صدیق نے کہ ادس قوم کو بددعا کرین حضرت نے منع کیا
فرمایا کہ بددعا اونکو مکرنا یہین سے خود اسکو منظور کرلیا ہے اوٹھالیا آپنے بوجہ اپنی امت کا اور اپنی
اولاد کو اوسکا حامل کیا ہے اور گویہ واقعات بعد جناب سرور عالم کی وفات شریفہ کے ظہور مین آئے
لیکن انبیا زندہ ہین روایات صحیح سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ کربلا میں
جو سخت تر واقعہ ہے خاندان نبوت مین خود موجود تھے اور حالات اور مصائب جو آپکی اولاد امجاد پر
پیش ہوئے اوسکو مشاہدہ فرماتے رہے اور وہ امام حسین ؑ کہ جنکے ساتھ حضور کو اسدرجہ محبت
تہی کہ طفولیت کے زمانہ مین ایک مرتبہ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے اور
اوسوقت نبی کریم خطبہ پڑھ رہے تہے اس خیال سے کہ مبادا بچے ہین کہین گرنہ پڑین حضور نے خطبہ کو
ترک کرکے آپکو گود مین اوٹھالیا بعدہ پہر خطبہ پڑہنے مین مشغول ہوئے پس جنکا طفلی مین گر پڑنا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوارا نتہا کیا حال ہو گا حضور کے قلب شریفہ کا جب ایک وحشی
نہی مجروح ہو کر مرکب سے زمین کربلا پر گرے ہونگے اگر اس واقعہ قیامت خیز مین حضور کمال رضا
و تسلیم کو صرف نکرتے تو حق یہ ہے کہ عالم برباد ہو جاتا اور کمال رفعت درجہ رضا و تسلیم جناب سید عالم
کو یہی کافی ہے کہ وہ حضرات کبار جو مستفیض تہے جناب رسالت سے اونکا مرتبہ تسلیم و رضا اسدرجہ بڑہا ہوا
تہا کہ نہ دیکہا نہ سنا منجملہ گروہ صحابہ کے حضرت غنی ذی النورین کے حال کو دیکہنا چاہیے کہ جب
اہل بلوہ نے آپ کو گہیرا ہے پانی تک آپ پر بند کردیا تہا آپ کی تکلیف دیکہکر تمام صحابہ اور اہل مدینہ
اور آپکے غلام آپ سے خواہان اجازت ہوے کہ اہل بلوہ سے قتال کریں اور اہل بلوہ
کثرت مین اور قوت مین ہر طرح ادن لوگون سے بہت کمتر تہے مگر حضرت رضی اللہ عنہ کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سے ثابت ہوگیا تہا کہ وقت شہادت اور سبب شہادت
یہی ہے لہذا آپ نے قتال کی رخصت نہین دی اور اس قضائے الہی کو کمال رغبت سے قبول کرلیا

اور مروی ہے کہ چند روز حضرت رضی اللہ عنہ کو بے آب و دانہ گذر چکے تھے ایک شب کو آپکی زوجہ
نے پڑوس کے ایک ہمسایہ کے مکان سے تھوڑا سا پانی لائین اور آپکے حضور پیش کیا پینے آپ نے
مطلع کو دیکھکر فرمایا کہ صبح ہوگئی ہے اور مین صوم کی نیت کر چکا ہون بی بی نے عرض کیا کہ آپنے
نکچھ کھایا ہے نہ پیا ہے روزہ کیسا اتفاق سے اسقدر پانی مل گیا ہے آپ پی لیجئے اسوقت
آپ نے فرمایا کہ مین پیاسا نہین ہون اسوقت واقعہ مین نبی کریم تشریف لائے اور اپنے دست مبارک
سے مجھکو پانی پلایا اور سیراب کر دیا بعدہ حضور نے فرمایا اے عثمان کل کے روز تجھپر ہجوم کرینگے اہل بغاوت
اگر تو انکے مقابلہ پر ہتیار اوٹھاویگا اللہ تعالے تجھی کو غالب کریگا اور اگر صبر کریگا تو کل ہمارے
ساتھہ کھانا کھاویگا اور ہمسے ملیگا پس مین یقین کرتا ہون کہ کل شب کو قسمت مین قتل کیا جاؤنگا
مین اپنے حبیب ﷺ سے ملنے کو اچھا جانتا ہون مین قتال نکرونگا اور کمال رضا و تسلیم سے ویسا ہی کیا اور اعدا کے
ہاتھہ اوٹھایا اور خدا کیواسطے گردن کٹا دی اور یہ پہلا فساد تھا جو دین مین پیدا ہوا اور اولاد امجاد نبی کریم کے
مرتبہ رضا و تسلیم کے اظہار کیواسطے معرکہ کربلا کافی ہے کہ ایک وقت مین اللہ جل شانہ نے ہر ایک
قسم کے امتحانونکو ابن رسول اللہ خاتم اہل کسا علیہ التحیۃ والثنا پر پیش کیا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ قرآن
مین فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ہر آینہ امتحان کرینگے
ہم تمہارا تھوڑے سے خوف سے اور بھوک سے اور نقصان مال و نقصان نفس سے اور نقصان ثمرات
سے یعنی اولاد سے خوشخبری دو اے محمد صبر کرنیوالونکو ایسے صبر کرنیوالے کہ جب انکو مصیبت
پیش آتی ہے کہتے ہین کہ ہم اللہ کیواسطے ہین اور اوسی کیطرف رجوع کرنیوالے ہین یہ سب امتحان
اللہ تعالے نے اسواسطے مقرر کیا ہے تاکہ اہل قرب امتحان سے پہچان لیے جاوین جیسے
سونا چاندی کہرا کھوٹا تاؤ دینے سے پرکھہ لیا جاتا ہے اور ان امتحانات مین سے ہر ایک پاس وہ

ہے مجھکو نہ اپنے مرنے کا ملال ہے اور نہ اپنے خاندان کے قتل ہونے کا خیال ہے مگر افسوس یہ ہے کہ تم مسلمان کہلاتے تھے اور جہنم میں جاتے ہو اگر اسوقت بھی توبہ کر لیتے تو مجکو اللہ تعالے کے سامنے استدعا سفارش کرنے کا موقع ملتا کہ ان لوگون نے میرے سامنے توبہ کی اور نادم ہوے ایک شخص نے لشکر اعدا سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ کو اسوقت تک ہمارا خیال ہے حضور نے فرمایا کہ ہان مجکو تمہارا ایسا ہی خیال ہے جیسا قتل سے پہلے تہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور امتحان نقصان ثمرات یعنی اولاد کا ظاہر ہے کہ علی اکبر سا فرزند کہ شبیہ جناب رسالتمآب تہا اللہ کی رضا کیواسطے نذر خدا کیا اور جب اللہ کو منظور ہوا کہ نونہال باغ مصطفوی خلعت شہادت پہنیں ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتہ سے بنا سنوار کے گھوڑے پر خود سوار کر کے اللہ کی نذر کر دیا فرزند ارجمند امام عرش مقام کے سامنے قتل ہو گئے اور حضور صابر و شاکر رہے اور اللہ نے صبر و حلم کی تاکید فرماتے رہے اور جب مشیت ایزدی یہ ہوئی کہ حسین فرزند خورد سال علی اصغر کو بھی ہماری نذر کرین حضرت نے بے تکلف کنار مبارک مین صاحبزادے کو لے لیا اور اعدا کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ یہ فرزند شیرخوار شدت تشنگی سے قریب بہ ہلاکت ہے اور اولاد نبی اور علی سے ہے اپنے ہاتہ سے تھوڑا سا پانی اسکو پلا دو ایک شقی نے پانی کے عوض تیر مارا اور کنار پدر بزرگوار مین اوس فرزند شیرخوار نے انتقال کیا حضرت کا پانی اوس فرقہ ضالہ سے طلب کرنا فقط حیلہ تہا حقیقت مین اللہ تعالے کے حکم کو پورا کرنا تہا اس معرکہ نے اہلبیت رسالت کے درجات قرب کو بڑہایا اور رفعت درجہ نبوی کو مرتبہ رضا و تسلیم مین کل جہان پر ظاہر کر دیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے ایک مرتبہ اعلیٰ پر پایا ہے کہ آتش نمرود کو آپ پر گلزار کر دیا اور شر سے اوس ظالم کے اپنے خلیل کو محفوظ رکہا جناب نبی کریم کو

بہت سے مقاموں پر اللہ تعالے نے شر اعدا سے بچایا جنگ حنین میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تنہا رہ گئے تھے ہزارہا کفار حضور کو گھیرے ہوئے تھے اور سب آمادہ تھے حضرت سرور عالم کو ایذا
دینے پر حضور نے جب ہجوم کفار کو دیکھا مٹھی میں خاک اوٹھا کر اللہ کا نام لیکر اوسپر ڈالدی
اوس مٹھی بھر خاک نے تمام لشکر اعدا کی آنکھوں کو اور مونہوں کو گرد سے بھر دیا اور اوسیوقت جنود
ملائکہ ظاہر ہوا اور لشکر کفار کو شکست ہوئی اور آتش جنگ سرد ہوگئی اور حضور سرور عالم محفوظ
رہے اور ثابت ہے کہ جسوقت امت محمدی پل صراط پر گذریگی اور جہنم کے مقابل پر پہونچیگی جہنم ندا
کریگا اے مومنین جلد گذر جاؤ مجھپر سے کہ تمہارا نور میری آگ کو سرد کیے دیتا ہے رفعت درجہ
نبی کریم کو سمجھ لینا چاہیے کہ نور ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی آگ کو سرد کیا تھا اور نور ایمان محمدی
جو مومنین کے دل میں ہے وہ نار جہنم کو سرد کرنیوالا ہے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالے نے چند نعما
مرحمت کیے منجملہ اوسکے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اونکو نو معجزے عنایت کیے قرآن مجید میں اونکی
خبر ہے اور نبی کریم کو اللہ تعالے نے سراپا اعجاز کیا تھا اور معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا شمار کسی سے ہو نہیں سکا معجزات آپکے بیحد و انتہا تھے حال اوسکا بیان اعجاز میں کرینگے انشاء اللہ
تعالے معجزات موسوی میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ آپکے پاس ایک عصا تھا جب آپ اوسکو ڈالدیتے
تھے ہاتھ سے باذن اللہ وہ اژدہا ہو جاتا تھا چنانچہ فرعون نے جب آپ سے مقابلہ کرنے کیواسطے
جادوگروں کو جمع کیا اونہوں نے اپنے سحر سے سانپ بچھو بناکر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے
مقابلہ پر پہونچے آپنے اللہ کے حکم سے اپنی جریب کو ہاتھ سے ڈالدیا وہ عصا اژدہا بنگیا اور
تمام شعبدات ساحرین کو کھا گیا وہ ساحر سجدے میں گر پڑے اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے
الغرض وہ عصا سبب تھا اونکی حفاظت کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالے خود اسم اور
حافظ ہے حضور کو بارہا کفار نے ایذا دینے کا قصد کیا آپکو ذرہ بھی تکلیف نکرنیدی کسی

اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت کری کبھی برقعا نمودار ہوئی غیب سے اور حضور کے مخالف کیطرف
متوجہ ہوئی کبھی شیر پیدا ہوا اور اوسنے آپکے دشمن پر حملہ کیا اور ایک مرتبہ بیت اللہ کی دیوار کے
نیچے تشریف رکھتے تھے ایک کافر کعبہ کی چھت پر چڑہا اور ایک پتھر اوپر سے حضرت سرور عالم کے
اوپر اوسنے پھینکا تاکہ حضرت کو صدمہ پہونچے دیوار بیت اللہ سے ایک پتھر باہر نکل آیا اور وہ پتھر کو
اوسنے اپنے اوپر روک لیا حضور نے جب یہ مضمون دیکھا آپ وہاں سے تشریف لیگئے وہ کافر متحیر
ہوا کہ میرا پتھر کس چیز پر رک گیا اور دیکھنے کو نیچے آیا جب بیت اللہ کے دیوار کے نیچے آیا سنگ دیوار
کعبہ اپنے مقام ہٹگیا اور وہ اوسکا پھینکا ہوا پتھر اوپر سے اوسی کافر کے اوپر گرا اور وہ اوسکے صدمہ
سے ہلاک ہوا اور مثل اسکے بہت سے اعجاز ہیں قوم موسیٰ علیہ السلام نے جب اونکے ساتھ تیہ میں تھی
اللہ تعالیٰ نے دہوپ سے حفاظت کیواسطے ابر اون پر بھیجا ابر نے اون پر سایہ کر لیا نبی کریم کی
امت کے حفاظت کیواسطے اللہ تعالیٰ نے لواء حمد آپکو عطا کیا ہے حشر کے روز حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے دست مبارک میں وہ لواء حمد ہوگا اور تمام امت مرحومہ اوسکے سایہ میں ہوگی تاکہ
تابش آفتاب حشر سے محفوظ رہے قوم موسیٰ علیہ السلام کو جب پیاس کا غلبہ ہوا حضرت موسیٰ نے اللہ سے
عرض کیا ارشاد ہوا اپنے عصا کو پہاڑ پر مارو ہم بارہ چشمے اوس سے ظاہر کرینگے چنانچہ وہ چشمے ظاہر ہوے
اور قوم موسیٰ علیہ السلام کی اون چشموں سے سیرابی ہوئی نبی کریم نے بہت سے مقامات پر بہت سے
طریقوں سے پانی نکالا اور ہمراہیوں کو اوس سے سیراب کیا ایک مرتبہ مروی ہے کہ سفر میں تھوڑا
پانی تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے وضو کر لیا بعدہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ یہاں پانی نہیں ملتا حضرت نے دست مبارک اوس کوزہ پر رکھدیا حضور کی
اونگلیوں سے چشمے پانی کے جوش مارنے لگے تمام ہمراہی اوس پانی سے سیراب ہوے اگر غور کیا جاوے
تو یہ ایک ہی معجزہ سرور عالم کا معجزہ موسوی پر غالب ہے کیونکہ پہاڑ سے چشمے ظاہر ہونا نہایت

عادت نہیں ہے فقط خلاف عادت معجزہ موسیٰ علیہ السلام اسیقدر ہے کہ اونکے عصا کے
ضرب سے پتھر سے چشمے جاری ہوئے اور انگلیوں سے چشمے جاری ہونا سراسر خلاف عادت ہے
پس معجزہ نبی کریم قوی تر ہے معجزہ موسےٰ علیہ السلام کو مع اونکے ہمراہیوں کے دریاے
نیل نے راستہ دیدیا آپ بے تکلف دریا سے پار اوتر گئے حضرت سرور عالم کے حکم سے پتھر کو
پانی نے راستہ دیدیا اور پتھر پانی پر سے آپکے حکم سے چلا آیا چنانچہ مروی ہے باہر مکہ معظمہ کے ایک
پتھر ایک تالاب کے کنارہ پر رکھا تھا اور اوس تالاب مین پانی بھرا تھا عکرمہ ابن ابی جہل نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ فلان پتھر کو حکم دین کہ وہ پانی کے اوپر سے آپکے پاس
چلا آوے اور آپکی رسالت کی شہادت دے تو مین بھی ایمان آپ پہ لاؤن جناب سرور عالم
وہان تشریف لیگئے اور اوس پتھر کو طلب فرمایا وہ پتھر پانی پر سے بے تکلف چلا آیا اور حضرت کے
حضور مین حاضر ہو کر آپکے رسالت کی شہادت دی موسےٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون کو
کہ سیدنا موسےٰ علیہ السلام سے برسر مقابلہ تھا بحکم آلہی دریاے نیل نے غرق کر دیا اور انکو
اوسکے شر سے نجات دی حضرت سید عالم کے اعدا کو جو بڑے بڑے تو۔ تا والے اور صاحب حکومت
تھے مثل ہرقل حاکم روم اور یزدجرد کسریٰ حاکم عجم وغیرہم کو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ سے برسر مقابلہ تھے اونکے تصرفات سے برباد کر دیا اور طرح طرح کے سامان اونکی بربادی کیلیے
غیب سے ظاہر ہوے مفصل حال اوسکا جنگ شام اور روم اور عراق اور عجم مین مذکور ہے
خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ایک فرعون حاکم مصر پر غالب
کیا اور اوسکو اور اوسکی قوم کو بسبب عداوت موسیٰؑ کے برباد کیا اور جناب سرور عالم کو
اور اونکے خلفا کو تمام روے زمین کے حکام اور سلاطین پر غلبہ دیا اور جس کسی نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت اور مخالفت کی اون سبکو برباد کیا حضرت سیدنا

موسیٰ علیہ السلام پر وادی ایمن مین اللہ تعالے نے تجلی فرمائی اور اونسے کلام کیا جناب سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو بالاے عرش عظیم بلاکر اپنی لقاسے سرفراز کیا اور بلا حجاب کلام فرمایا رفعت درجہ جناب رسالت اس امر خاص مین اللہ تعالیٰ کو کلام پاک ہی سے ثابت ہی کہ موسےٰ کے حال مین فرمایا ہے آیا موسیٰ وادی ایمن مین اور نبی کریم کی نسبت مین ارشاد کرتا ہی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندہ خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اس مقام پر لیجانیکے فعل کو اپنی طرف نسبت کیا پس ظاہر ہوگیا کہ موسےٰ علیہ السلام عاشق تھے خود دوڑ کر گئے تھے اور نبی کریم محبوب تھے اپکو خود اللہ تعالے نے بلایا تھا جیسا فرق بُلاے ہوے اور بغیر بلائے ہوے مہمان مین ہوتا ہی ویسا فرق نبی کریم اور حضرت کلیم مین تھا چنانچہ قرآن اور حدیث ناطق ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کوہ روشنی دیکھی اور اوسکیطرف چلے جناب احدیت سے ندا ہوئی اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ ہم ہین اللہ اور ارشاد ہوا یا موسیٰ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اے موسیٰ نعلین اوتار ڈال تو وادی مقدس طوےٰ مین ہے موسیٰ علیہ السلام نے جب ندا سنے آپکے تئیں شوق لقا پیدا ہوا عرض کیا اے رب میرے مجھکو دکھلا ہی اپ ارشاد ہوا لَنْ تَرَانِیْ تو ہرگز مجھکو نہین دیکھہ سکتا لیکن اس پہاڑ کیطرف دیکھہ اگر وہ اپنے مقام پر قائم رہجادیگا تو تو بھی دیکھہ لیگا پھر جب تجلی کی اللہ تعالے نے پہاڑ پر وہ پہاڑ پھٹ کر ٹکڑے ہوگیا اور موسےٰ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جناب سرور عالم کو اللہ تعالے نے خود بلایا جبرئیل علیہ السلام کو براق لیکر مع جماعت ملائکہ کے آستانہ نبوت پر بھیجا کمال عظمت اور جلالت کے ساتھہ حضور براق برق رفتار پر سوار ہوکر آسمانونکی سیر فرماتے ہوے حجابات عظمت کو طے کرکے بالائے عرش عظیم پہونچے روایت کرتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ نعلین مبارک نکالکر عرش پر تشریف لیجاوین غیب سے ندا ہوئی یا حبیبی لَا تَخْلَعْ نَعْلَیْکَ اے

ہمیں حبیب تو تعلین بنیز اوتار مع نعلین کے عرش پر قدم رنجہ کریں جناب خواجہ عالم بالاے عرش عظیم
تشریف لے گئے جب تعلق ماسوی اللہ خدا کے حبیب سے قطع ہوگیا حدیث شریف میں ہے
خود جناب الٰہی جل شانہ نے ارشاد فرمایا اُدْنُ مِنِّیْ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ
ملجا مجھ سے اے محمد ملجا اے احمد ملجا اے بہتر خلق کے پس مل گئے نبی کریم اللہ سے قرآن مجید
میں اللہ تعالیٰ اوسکی خبر دیتا ہے فرماتا ہے ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی اور دیکھا حضور نے جناب احدیت
کو موافق مذہب صحیح کے اللہ تعالیٰ کمال قوت اپنے حبیب کی ظاہر کرنے کو فرماتا ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ
وَمَا طَغٰی یعنے حضرت کی چشمان مبارک نے خیرگی نہین کی اور نظر جملائیں لقاء الٰہی کی طرف لگے
اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے اور کلام کیا اوس محبوب مطلق نے اپنے معبود
برحق سے اور وہ راز ہین اللہ کے اور اوسکے رسول کے درمیان ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَوْحٰی

اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی جامی فرماتے ہین

بدست عرش تن چون خرقہ بگذاشت
علم در لامکان بیخرقہ افراشت

سکانے یافت خالے از مکان نیز
کہ تن محرم نبود انجا و جان نیز

قدم زنگ حدوث از جان او شست
دعوے آلایش امکان او شست

شنید انگہ کلامے نے بہ آواز
معانی در معانی رانہ در راز

نہ آگاہی از و کام و زبان را
نہ ہمرازی بد و نطق و بیان را

نباس فہم بر بالاے او تنگ
سمند عقل در صحراے او لنگ

بدیدہ انچہ از دیدن برون بود
مپرس از باز کیفیت کہ چون بود

نہ چندے گنجد انجا نہ چونی
فرو ماند انکمی لب و زفزونی

منہ جامی ز حد خود برون پاے
وزین دریا چہ انفرسا برون آے

سبحان اللہ کیا شان ہے اللہ کے حبیب کی کہ موسیٰ ذراسی تجلی پہاڑ پر دیکھکر از خود رفتہ
اور بیہوش ہو گئے اور ہمارے سردار اوس مقام قرب میں کہ جہاں لقائے الٰہی میں آنکھ کو بال
نہ ہونے مروی ہے کہ جب سرور عالم فخر بنی آدم اپنے رب کے حضور میں پہونچے تحیت پیش
کیا کہا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ سب تحیتیں اور عبادتیں اور پاکیاں
اللہ ہی کیواسطے ہیں اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب کریم کے جواب میں فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سلام ہو تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکت اوسکی
تین کلمہ تحیت کے جناب نبی کریم نے پیش کیے تھے تین ہی کلمے تحیت کے اللہ تعالیٰ نے
جواب میں ارشاد فرمائے جب رسول کریم نے ان کلمات کو سنا جو غیر رحمت تھے خیال مبارک میں آیا
کہ اس خاص سلام میں کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے مجھپر فرمایا ہے امت کو بھی شامل
کر لینا چاہیے عرض کیا حضور نے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ سلام
ہم پر اور جو اللہ کے بندے صالح اور پرہیزگار ہیں جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے حبیب
تم یہاں تنہا ہو اور عباد صالحین کو علیحدہ مذکور کرتے ہو پھر عَلَيْنَا کلمہ جمع کا کیوں کیا
عَلَيْكَ کہا ہوتا یعنی میرے اوپر عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ جو تیرے
بندے صالح ہیں اون پر تو تیرا سلام اور رحمت ہی ہے اس کلمہ جمع میں میں نے
گنہگاران امت کو اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے اے مسلمانوں دیکھو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی رافت اور رحمت کو کہ ہم گنہگاروں پر کس مرتبہ پر ہے ماں باپ جو رحیم ہوتے ہیں
اونکا یہ حال ہوتا ہے کہ جو لڑکا صاحب عقل اور ہوشیار ہوتا ہے اور مال دنیا بھی رکھتا ہے
اور منتظم ہوتا ہے ماں باپ کو اوسکا خیال کم ہوتا ہے جانتے ہیں کہ اوسکو ہماری ضرورت
نہیں ہی ہے اور جو لڑکا صغیر ہوتا ہے یا مجنون یا کسی وجہ سے مجبور اوسکا ہر لحظہ خیال

رکھتے ہین کہ اگر ہم اونکی فکر نکرینگے تو وہ کیا کرینگا اسی طرح ہماری نبی کریم نے اہل صلاح کو علیحدہ ارشاد کیا کہ اونکا اصلاح اور تقویٰ اونکے واسطے کافی ہے اور گنہگار ونکو اپنے ساتھ مین شامل کرلیا کہ اگر ہم اونکی حمایت اور اعانت نکرینگے تو وہ برباد ہوجاوینگے الغرض جب نبی کریم نے یہ عرض کیا جناب الٰہی سے ارشاد ہوا اے حبیب یہ قوت خاص ہے کہ ہمنے جبرئیل سے ملک مقربکو بھی اسمین بار ندیا اور تم گنہگاران است کو پیش کرتے ہو حضور نے کچھ جواب ندیا اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب کی دلجوئی اور تسکین کیواسطے فرمایا کہ اے طلبگار شفاعت امت جب تجھکو اتنا خیال امت ہے کہ اسوقت مین اوسکو نہ بھولا تو مجھکو بھی تیری خاطر داری منظور ہے مین ایک رات یعنے لیلۃ القدر مقرر کرتا ہون سال مین ایک مرتبہ ہوگی اور اوس رات مین مین اپنا سلام تیری است پر بھیجونگا چنانچہ قرآن مجید مین بھی اسکی خبر دی ہے فرمایا ہے سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ حضرت موسے علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ید بیضا عنایت کیا تھا ایک داغ تھا اونکے ہاتھہ مین چانجنے کا جب آپ ہاتھہ کھولتے تھے تو وہ داغ روشن اور تابان ہوجاتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور تھے اللہ تعالےٰ نے خود بھی آپکو نور فرمایا ہے ارشاد کیا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ آیا تمہارے پاس اللہ کیطرف سے نور اور کتاب مبین اور صحابہ نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ازواج مطہرات کے حجرہ مین ہوتے تھے ہمکو ضرورت اسکی نہوتی تھی کہ پوچھین حضرت کس حجرہ مین تشریف رکھتے ہین دیوارون سے نور جناب رسالت چمکتا تہا ہم پہچان لیتی تھی کہ حضور فلان حجرہ مین ہین اور تمام جسم حضور کا ایسا نور خالص تہا کہ حائل نہوتا تہا کسی چیز کو ٹپکا تکر سے بند ہا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل گیا نہ جسم مبارک مین نقصان آیا نہ ٹپکے مین اور ایسا نور تہا جسم مبارک کہ سایہ اوسکا زمین پر نہ پڑتا تہا اسوجہ سے کہ وہ خود نور تہا

حائل ہی نہوتا تھا سایہ کہان سے پیدا ہوتا باقی حال اسکا مفصل حلیہ مبارک کے بیان مین آویگا
انشاء اللہ تعالے اور کمال عظمت نبی کریم یہ ہے کہ ایک صحابی کے کوڑے مین آپنے نور قائم
کرا دیا تھا وہ کوڑا تاریکی مین تابان اور روشن ہوجاتا تھا مفصل بیان اسکا معجزات مین آویگا
اگر اللہ نے چاہا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالے نے سلطنت اور حکومت دنیا کی دی تھی
تمام وحوش اور طیور انکی اطاعت کرتے تھے اور وہ سبکا کلام سمجھتے تھے عفریت بھی اونکے تابع فرمان تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت تمام مخلوق پر تھی اور ماسوای اللہ کل آپکے مطیع تھے کل
حیوانات اور وحوش اور طیور آپکی اطاعت کرتے تھے اور سبکا کلام سمجھتے تھے اور کل نباتات
اور جمادات اور ہوا اور پانی اور آگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے تھے اور آپکے مطیع
تھے معجزات مین اسکی تفصیل ہوگی اور جسطرح اہل ارض حضور کے مطیع تھے اسیطرح اہل سما اجرام علوی
آپکی اطاعت کرتے تھے معجزہ شق القمر مشہور معجزہ ہے حضرت کا اور ثابت ہے احادیث سے اور
خبر دی ہے اوسکی اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قریب آگئی
قیامت اور شق ہوگیا چاند اور بعضے کہتے ہین یہ حال ہے قیامت کا اور یہ قول صحیح نہین ہے
اسواسطے کہ اللہ تعالے بعد اسکے فرماتا ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور
جب کفار دیکھتے ہین کبھی نشانیکو منہ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ قدیم جادو ہے قیامت کے روز
اُنکو مجال اعراض کی ہوگی اور کون ایسا کہہ سکیگا کفار کا منہ پھیرنا اور قدیم جادو کہنا دنیا ہی
مین انبیا علیہم السلام کے معجزات کے مشاہدہ پر ہوا ہے پس اب وہ حال قیامت کا نہوا
اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اسواسطے اس مقام پر اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ کفار قیامت
اور حشر ونشر کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آفتاب اور مہتاب اتنے بڑے ہین یہ کیونکر فنا ہونگے
اور مٹ جاوینگے جب نبی کریم نے کفار مکہ کی درخواست سے جبل ابو قبیس پر جاکر انگشت شہادت

سے چاند کیطرف اشارہ کیا اور فوراً وہ دو ٹکڑے ہوگیا اور دیر تک دونون ٹکڑے اوسکے جدا رہے
اور اس امر کو تمام کفار مکہ نے آنکھون سے دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی قیامت
قریب آگئی یعنی نبوت اوسکا کامل بالبداہت ہوگیا اور تم کو مجال انکار نہ رہا کیونکہ سطح مٹجا نیکے
کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے ایک بندہ خاص نے اوسکو شق کردیا تو اللہ تعالیٰ جو خالق ہے
اوسکو انکا مٹا دینا کیا دشوار رہا اور حدیث سے ثابت ہے کہ جب معجزہ شق القمر کفار نے دیکھا
منہ پھیر لیا اور کہنے لگے کہ یہ سحر مستمر ہے پس اوسیکی اللہ نے خبر دی بعد بیان معجزہ شق القمر کے
اور علیٰ ہذا القیاس کل مخلوقات علویہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہی حال تھا اور
یہ کمال قوت زہد جناب رسالت ہے کہ باوجود ایسی بڑی حکومت کے طریقہ ظاہری حضرت کا
درویشانہ رہا اور غربت اور مسکینت کو ہمیشہ دوست رکھا کیونکہ اظہار عبودیت اور
بندگی اسمین خوب ہوتا ہے چنانچہ مروی ہے کہ رسولکریم دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا
وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ اے رب میرے زندہ رکھہ مجھکو
مسکینی مین اور مارتا مجھکو مسکینی مین اور حشر کرنا میرا زمرہ مساکین مین اور یہ
مسکینیت حضور کو اس غرض سے مطبوع تھی کہ آسایش اور اسباب دنیا آپکو مضر ہوتا
خدا کے تعلق مین دنیا اور جو کچھہ اوسمین ہے خود حضرت کیوجہ سے ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مثل ایک بحر ذخار کے ہین اور دنیا اور مافیہا مقابلہ اوسکے مثل ایک مشت خاک کے
ہے پس ایک مشت خاک بحر ذخار کے پانی کو کب گندلا کرسکتا ہے بلکہ مسکینیت حضور کو
اسوجہ سے پسندیدہ تھی کہ مساکین شکستہ دل بہت ہوتے ہین حضور چاہتے تھے کہ مین انہی مین
رہون تاکہ انکو تسکین رہے اور مسکینیت سے ملال نہو بلکہ مسکینیت کو اچھا سمجھین کہ اختیار
کیا ہوا نبی مختار کا ہے یا آنکہ ہماری تعلیم کی غرض سے فقر اور مسکینیت کو اختیار فرمایا

تھا کہ ہم لوگ اسکو اختیار کریں کیونکہ ہمارے واسطے فقر اور مسکنت مفید ہے اور تونگری اور آسائش دنیا مضر وہ خدا سے ملاتا ہے اور یہ اللہ سے چھوڑاتا ہے اور حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالے نے درجہ صبر بہت بڑا عنایت کیا تھا مروی ہے کہ اونکے تمام جسم مین کیڑے پڑ گئے تھے اور آپکے صبر کی یہ کیفیت تھی کہ جو کیڑا زخم سے گر پڑتا تھا آپ اوسکو اوٹھا کر پھر زخم مین رکھ لیتے تھے کہ اوسکا رزق اللہ تعالی نے میرے جسم مین رکھا ہے مگر جب کیڑا حضرت ایوب علیہ السلام کی زبان مبارک اور قلب شریف پر پہونچا اوسوقت آپنے دعا کی کہ اسکو چھوڑ دی اللہ تعالی نے اوس ابتلا کو دفع کر دیا علما فرماتے ہین کہ یہ دعا حضرت ایوب نے اس غرض سے کی تھی کہ زبان اللہ تعالی کا محل ذکر تھا اور قلب محل تصور تھا تا کہ محبوب کا محل ذکر اور مقام تصور باقی رہے پس یہ دعا بھی اللہ ہی کیواسطے تھی نہ اپنی حفظ کی غرض سے اور اہل محبت اسمین یہ حکمت فرماتے ہین کہ عاشق کو معشوق کیطرف سے جو ابتلا پیش ہوتی ہے اوسمین ایک بہت بڑی لذت ملتی ہے اور محل ابتلا ہی جسم ہے جب ایوب علیہ السلام کی زبان اور قلب تک کیڑے پہونچے سمجھے کہ اب جسم جو محل ابتلائے محبوب تھا مٹا جاتا ہے اسوجہ سے دعا کی تا کہ وہ قائم رہے اور ابتلائے محبوب مطلق اوسپر جاری رہے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب نے حال حضرت ایوب کا بیان کر کے فرمایا اگر اللہ محمد کو دل اور زبان سب کو مٹا دے تو بھی مین اوسکی مرضی پر راضی اور صابر رہونگا اور دعائے دفع بلا نکرونگا اور ایسی رفعت درجہ صبر محمدی کے اظہار کیواسطے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین حکم فرمایا ہے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ صبر کرو ای محمد اور نہو صبر تمہارا مگر اللہ کیواسطے اور نہ حزن کرو تم اونپر اور نہو ضیق مین اوس چیز سے جو مخالف کرتے ہین مکر سے مطلب اسکا یہ ہے جو کچھ مخالف تمہارے ساتھ برائی کرین اور ایذا دین اوسپہ صبر ہمارے واسطے کرو یعنی تمہارے صبر سے غرض فقط ہماری رضا ہو یہ غرض بھی نہو کہ ہم صبر کرتے ہین اللہ اوسکے عوض مین انکو سزا دیگا اور تم اونکی مخالفت سے تنگی مین بھی نہو یہ مرتبہ صبر بہت اعلی ہے لیکن ایسا صبر کرنا دشوار ہے مگر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو ایسا صبر کرنیکی قوت تھی ورنہ اللہ تعالیٰ ایسے صبر کا حکم نفرماتا کیونکہ وہ ارشاد کرتا ہے نہیں تکلیف دیتی ہے
اللہ تعالیٰ نے کسی نفس کو لیکن اوسکی وسعت اور قوت کے موافق پس جو کچھ صبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالیٰ کے ابتلا اور خلق کی ایذا پر کیا ہے بیان سے باہر ہے حضور کے رفعت درجہ کو اسقدر
کافی ہے کہ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کہ جزو جناب رسالت ہیں اور قائم مقام حضرت نبوت کے
چند بار آپکو زہر دیا گیا جب اثر زہر کا حضور کو معلوم ہوتا تھا آپ اپنے جد امجد کے روضہ مبارک پر تشریف لیجاکر انکی
خاک پاک کو جسم سے ملتے تھے اور عرض کرتے تھے یا رسول اللہ حضور کا آستانہ دار الشفا ہے ہر مرض کیلیے
حسن بیمار ہو کر آیا ہے واسطے شفا کے اللہ تعالیٰ آپکو صحت دیتا تھا جب آخر بار آپکو وہ زہر قاتل دیا گیا کہ
جسنے آپکے تمام اعضاء درونی کو کاٹ دیا حتی کہ ٹکڑے ٹکڑے جگر شریف کے خون کے ساتھ قے میں گرے چونکہ
آپکو بسبب صفائی قلب کے معلوم ہو گیا تھا کہ اب مرضی الٰہی یہی ہے کہ قلب و جگر سب اس ابتلا میں نثار خدا
ہو لہذا آپنے ایسا صبر کیا کہ اوس مرتبہ اپنے جد امجد کے روضہ شریف پر حصول صحت کیواسطے نہ گئے
اور نہ دعا کی یہانتک کہ اس ابتلا میں جان بھی نذر خدا کی اور مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حسن صورت منتہائے درجہ پر
عنایت کیا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صفت میں بھی یوسف علیہ السلام پر رفعت درجہ
حاصل ہے فرمایا ہے علما نے کہ اگر بالفرض حسن کے ہزار حصہ کرو اوسمیں سے نوسو حصہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے اور ننانوے حصہ یوسف علیہ السلام میں اور ایک حصہ تمام مخلوق میں
اور حق یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ظہور حسن ازل تھا اور سب جہانکے حسینوں میں اوسکا
پرتو ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس صفت میں کوئی شریک نہیں ہے چنانچہ صاحب قصیدۂ بردہ فرماتے ہیں

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ	فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

منزہ ہیں رسول اللہ شریک سے اپنے محاسن میں پس جوہر حسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر منقسم ہے

یعنی پورا پورا ہی تقسیم نہیں ہوا ہے اور رفرق جمال یوسفی اور حسن محمدی مین کھلا ہوا ہے فرمایا ہے نبی کریم نے
انا املح واخی یوسف اصبح مجھہ مین ملاحت بہت ہے اور میرے بہائی یوسف مین صباحت بہت ہے
یعنی مجھہ مین نمکینیت ہے اور وہ گورے چٹے تھے شیخ مدارج مین فرماتے ہین کہ ملاحت وہ صفت ہے
کہ دیکھنے مین اچھی معلوم ہو اور دلمین جگہہ کرے اور وہ بیان نہین ہوسکتی ہے ذوق اوسکا ادراک کرتا ہے
اور فی الحقیقت مین ملاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہے کہ جیسے آپکے حسن نے دلمین جگہہ کی ہے
اور جسقدر عشاق اعلے مرتبہ کے آپکے ہوئے حضرت یوسف کے نہین ہوئے عاشقان حضرت یوسف مین حضرت
زلیخا سمین زیادہ ممتاز ہین لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق ادنی درجہ کے بہی اونپر فوق رکھتے ہین
اسواسطے کہ ملت عشق مین عاشق کی غرض کا باقی رہنا کفر ملت ہے اور نقصان محبت پر دلیل ہے
حضرت زلیخا کو اپنی غرض باقی تہی اور یوسف علیہ السلام نے جب اونکی غرض اور خواہش کو پورا نکیا اونہونے
اپنی غرض کیواسطے یوسف علیہ السلام کو قیدخانہ بہجوایا اور تکلیف اسیری اونکو دی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ جو عاشق جمال محمدی تہے اونکو عشق مین یہ مرتبہ حاصل تہا کہ اپنی کچہہ غرض ہی نہ تہی
سوائے محبوب کے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالے عنہ کے حال مین مروی ہے کہ وہ نہایت نحیف ہوگئے تہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے ضعف کا سبب پوچھا اونہونے عرض کیا کہ حضرت مین جب آپ سے جدا
ہوتا ہون قلب میرا مضطرب ہوتا ہے جہانتک مجھسے دل بہلایا جاتا ہے بہلاتا ہون جب قوت ضبط کی
باقی نہین رہتی ہے خدمت شریف مین حاضر ہوتا ہون حضور کو دیکھہ لیتا ہون تسکین ہوجاتی ہے اب
مجھکو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ دنیا دار الفراق ہے حضور بہی اس عالم سے پردہ کرینگے اور مین بہی مرجاؤنگا
اگر اوس عالم مین اللہ تعالی نے آپکے طفیل سے مجھکو بخش بہی دیا تو مین است کے مقام مین ہونگا اور آپ
اپنے مقام محبوبیت مین ہونگے وہان کیونکر ہر وقت آپکو دیکھہ لونگا پس اس خیال نے مجھکو ضعیف کر دیا اللہ اکبر
کیا مرتبہ عشق تہا کہ خیال فراق نبوی نے لذائذ جنت کو اون پر تلخ کر دیا تہا اسیوجہ حضرت احمد جام

رحمۃ اللہ علیہ کہ نادیدہ عاشق جمال محمدی ہین فرماتے ہین

احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام ست	ہر دم رضائے جانان رضوان شد ست ما را

یہ بھی ایک صفت درجہ حسن محمدی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام جبتک دنیا مین زندہ رہے اوسوقت تک اونکے لوگ عاشق ہوئے اور جب سے اونہون نے پردہ کیا پھر کوئی بھی عاشق اونکا نہوا جناب سرور عالم کو قریب تیرہ سو برس کے اس عالم سے پردہ کیئے ہوئے ہو چکے ہین اسم جناب نبوت مین وہ جلوہ حسن ہے کہ اسوقت تک ہزارہا آدمی نادیدہ اوس آئینہ حسن ازل پر فریفتہ ہو کر اپنی ہستی کو مٹائے چلے جاتے ہین اور میزان انصاف مین اگر تولو تو مراتب عشق اونکے حضرت زلیخا سے بڑھے ہوئے ہین اور جمال یوسفی کا بہت بڑا اثر یہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام اونکے باپ جو ایک نبی ہین اللہ کے انبیا سے اونپر عاشق تھے اور جمال مصطفوی کا یہ مرتبہ ہے کہ اللہ جلشانہ خود آپکا عاشق ہے اور کمال محبت کیوجہ سے خود حضور کی مدح و ثنا کرتا ہے

چون بر تو خدا ایت آفرین کرد	جامی چہ سزائے آفرینت
لائے یہ بندہ کہان سے حقتعالی کی زبان	احمد مرسل تری حمد و ثنا کیواسطے

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ اور حضرت سیدنا عیسے علیہ السلام کو اللہ تعالی نے بے باپ کے محض اپنے حکم سے پیدا کیا جبرئیل علیہ السلام کو حضرت مریم کے پاس بھیجا اور اونہون نے اللہ کے روح کو یعنی حکم کو حضرت مریم مین باذن پھونک دیا وہ حاملہ ہوگئین چونکہ خلقت اونکی تمام اولاد آدم سے علحدہ ہے بے باپکے مجرد اللہ کے حکم سے خلق ہوئی ہین اسیوجہ سے لقب اونکا روح اللہ ہے جناب سید عالم کی خلقت مین اللہ تعالی نے کوئی واسطہ ہی نہین کیا قبل از خلقت تمام عالم کے اوس واجب الوجود نے ایک قبضہ اپنے نور سے لیا اور صفت قدرت کو اوسپر جاری کیا اور فرمایا کن محمداً ہوجا تو محمد بس در حقیقت محض حکم خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ آپکی خلقت مین نہ روح القدس اور نہ مان کا بھی واسطہ نہین ہے بلکہ اوسوقت تک روح القدس خود پیدا نہوئے تھے اور نہ اقتین مان باپکا قائم ہوا تھا حضرت

جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم کے حاملہ ہونیکے وقت عیسیٰ علیہ السلام کی مدح کی تہی بی بی مریم سے
کہا تہا کہ اللہ تمکو لڑکا پاک دیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام حمل مین بڑی بڑی انبیا اولوالعزم نے
حضرت آمنہ سے بہت فضائل اور کمالات کے ساتہ مدح اور ثنا ہی نبی کریم بیان کی اور جب وقت
ولادت باسعادت آیا حضرت جبرئیل نے آکر صفات کمالیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکے خطاب مین
بیان کیے عیسےٰ علیہ السلام جب پیدا ہوی اور بی بی مریمؑ پریشان ہوئین کہ قوم کے لوگ مجہپر تہمت
لگا وینگے اسواسطے کہ آپ کنواری تہین اوسوقت اللہ تعالی نے اونکو تعلیم کیا تم لڑکیکو لیکر قوم مین
جاؤ اور جو کوئی تمسے پوچہے کہ یہ لڑکا کہانسے لائی تو اس لڑکے کیطرف اشارہ کرنا امر حق ظاہر ہوجاویگا
حضرت مریمؑ نے ویسا ہی کیا حضرت عیسےٰ کو گودمین لیکر قوم مین تشریف لائین قوم کے لوگونے
کہا اے مریم تو یہ لڑکا کہانسے لائی تیرے ماں باپ تو بری نہتے حضرت مریم نے عیسےٰ علیہ السلام کیطرف
اشارہ کیا قوم نے کہا ہم کیونکر ایسے سے کلام کرین جو مانگی گودمین بچا ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام
نے فرمایا مین اللہ کا بندہ ہون عطا کی ہے اوسنے مجہکو کتاب اور کیا ہے مجہکو رسول اور وہ معجزات
جو آپکو عطا ہوے تہے بیان کیے الغرض عیسےٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کی اظہار طہارت کیواسطے کہ وہ ایک
پاک بی بی تہین مہد مین کلام کیا تہا نبی کریم جب پیدا ہوے تو آپنے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور شہادت
دی اللہ تعالے کے الوہیت اور وحدانیت کی اور ظاہر کیا اپنی رسالت کو اور دعا فرمائی امت کیواسطے
عیسےٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ تہا کہ کوڑہی کو اور بیمار کو صحیح کردیتے تہے مگر یہ معجزہ اونکا فقط بنی اسرائیل
کیواسطے تہا کہ اونہین پر مبعوث ہوے تہے چنانچہ انجیل مین ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر حضرت عیسےٰ کے
پاس آئی اور کہا اے مسیح اسکو چنگا کردے آپنے فرمایا کہ مین بنی اسرائیل کے بہاگے بہیڑ ہونیکے واسطے بہیجا گیا
ہون اور مین کچہہ نہین کرسکتا ہون جو کچہہ کرتا ہے میرا رب کرتا ہے اور ایک ہی طریقہ تہا حضرت عیسےٰ
کا مریض کیصحت کیواسطے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ مرضا کو صحت دینے کا صدہا مقام پر وقوع

مین آیا ہے ہر قوم کے لوگون کیواسطے اور حضور اس معجزہ کے ظاہر کرنے مین کسی خاص طریق کے پابند نتھے
کبھی حضور کچھہ دم کر دیتے تھے مرض جاتا رہتا تھا کبھی دست مبارک پھیر دیتے تھے مرض دفع ہو جاتا تھا کبھی
دعا کر دیتے تھے کبھی مریض کو کچھہ پڑہنے کا حکم دیتے تھے اور مریض اچھا ہو جاتا تھا اور جو مرض حضور کے
تصرف سے دفع ہوتا تھا وہ پھر عود نکرتا تھا چنانچہ مروی ہے کہ جنگ خیبر مین حضرت امیر کی آنکھین دکھتی
تھین نبی کریم نے اونکو علم دینے کو بلایا اور لعاب دہن مبارک اونکی آنکھون پر لگا دیا آشوب جاتا رہا
اور جناب امیر فرماتے ہین کہ پھر کبھی میری آنکھون مین آشوب نہین ہوا اور اوسوقت آپنے جناب مرتضوی کو
دعا دی تھی کہ اے اللہ علی کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچا پھر کبھی جناب ولایت مآب کو نہ گرمی مین
گرمی اور نہ سردی مین سردی معلوم ہوئی الغرض اللہ تعالی نے آپکو اختیار دیا تھا عالم مین جو چاہتے تھے
تصرف کرتے تھے اور دفع امراض مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قوت تھی کہ ایک صحابیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور کا پہنا ہوا ملبوس تھا وہ اوس پیراہن شریف کو دہو کر جس مریض کو
پلا دیتی تھین اوسکو صحت ہو جاتی تھی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ تھا کہ مردہ کو زندہ کرتے تھے
مگر جسکو زندہ کرتے تھے وہ فقط کلام وغیرہ کر لیتا تھا اور پھر جاتا تھا زندہ نرہتا تھا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے وہ قوت احیاء اموات مین دی تھی کہ حضور نے جسکو زندہ کیا وہ ایک
مدت تک زندہ رہا اور کھایا پیا کیا اور اوسکے اولاد ہوئی اور کمال رفعت درجہ محمدی یہ ہے کہ اسم
پاک کی برکت سے مردے زندہ ہو جاتے تھے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ
صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھین مہاجرین مین سے اور اونکا ایک لڑکا تھا جوان وہ بیمار ہوا
اور حالت نزع اوسپر طاری ہوئی بتدریج اوسکی روح نے مفارقت کی ہمنے موافق شریعت کے
تحت الحنک وغیرہ باندہ کر چادر سے اوسکو اوڑہا دی بعد اوسکی والدہ آئین اونسے پوچھا کہ میرے لڑکے کا
کیا حال ہے ہم لوگونے کلمات تعزیت کے جو مسنون ہین ادا کیے وہ بی بی اپنے لڑکے کی لاش کے پاس

اور عرض کرنے لگین ای اللہ تو خوب واقف ہے کہ مین تیرے رسول پر ایمان لائی اور اہل وطن کو چھوڑ کر اونکے ساتھ ہجرت کی اور اب مین ضعیف ہون اور یہی ایک لڑکا میری زندگی کا سہارا تھا اپنے رسول کے نام کی برکت سے اسکو زندہ کردے حضرت انس فرماتے ہین کہ ہم دیکھتے تھے جسوقت اون بی بی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا فوراً اوس میت نے حرکت کی اور زندہ ہوگیا اور مروی ہے کہ اسقدر زندہ رہا کہ پہلا اون میں سے انتقال کیا اوسکے بعد وہ شخص مرا اور قوت روح رسول کریم کی احیاء اموات مین اس مرتبہ پر ہے کہ اولیاء امت محمدی نے بفیضان حضرت نبوت ہزارون مردی زندہ کیے ہین اور قلوب مردہ اسوقت تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے زندہ ہوتے ہین حدیث مین وارد ہے حضور نے ارشاد کیا ہے أَنَا سَاعَةُ الْقِيَامَةِ مین قیامت ہون یعنی قیامت مردونکو زندہ کریگی مین قلوب مردہ کو زندہ کرتا ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ تائید کی ہم نے اوسکے ساتھ روح القدس کے نسبت درجات آنحضرت یہ ہے کہ مداح نبی کریم کی تائید کی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ روح القدس کے چنانچہ حسان ابن ثابت صحابی رسول اللہ جو آنحضرت کی مدح مین قصائد کہتے تھے اونکی نسبت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ تائید کرتا ہے حسان کی ساتھ روح القدس کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ الغرض جسقدر کمالات اور معجزات کل انبیا مین علیحدہ علیحدہ تھے وہ سب جناب سید الانبیا کی ذات جامع الکمالات مین مجتمع تھے بقول حضرت خسرو علیہ الرحمۃ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ درحقیقت کل کمالات اور معجزات انبیا یہ تو کمالات اور اعجاز جناب رسالت ہین کہ آپ ہی کے فیضان سے اونمین ظاہر ہوے تھے صاحب قصیدہ بردہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ	وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ
بہتر پیغمبران در خلق و در خلق آمدہ	کس چو او نا یند در علم و نہ در وصف کرم

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ　　غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

جملگی را از رسول اللہ بودے التماس　　یک کف از دریائی علم ویکی از مزن کرم

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمُ　　مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

نزد او استادہ جملہ ہر یکے در حد خویش　　نقطۂ از علم شان یا آنکہ شکلہ از حکم

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا　　فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

ہر چہ آوردند مجموع رسل از معجزات　　آن ز نور مصطفےٰ آمد بدیشان لاجرم

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا　　يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

او بود خورشید فضل و دیگران استارگان　　نورش از استارگان پیدا شود اندر ظلم

خلاصہ ان کل اشعار کا یہ ہے کہ جناب سرور عالم کل صفات اور کمالات مین انبیا پر فائق ہین اور آپکا مثل کوئی ہوا ہی نہین ہے اور کل انبیا آپکے فیض کے خواستگار ہین اور معجزات جو اونکے تہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے فیض سے اونکو حاصل ہوے تہے او جناب سرور عالم آفتاب فضل ہین اور کل انبیا تارے ہین جیسے نور آفتاب تارون سے شب کو چمکتا ہے ویسے ہی نور نبی کریم قبل از ظہور حضرت نبوت کے کہ عالم تیرہ و تار تھا انبیا علیہم السلام سے ظاہر ہوتا تہا اور یہ عظمت جناب سرور عالم کو تمام مخلوقات نبی اور غیر نبی کل پر حاصل ہے کہ سب آپہی سے مستفیض ہین اسواسطے کہ آپ اصل کائنات ہین اور تمام موجودات کو خلعت وجود آپ ہی کے واسطے اور طفیل خالق مطلق نے عطا فرمایا ہے چنانچہ حضور نے خود فرمایا ہے أَنَا مِنْ نُورِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُورِي مین اللہ کے نور سے ہون اور تمام خلق میرے نور سے ہی پس جب ہم سب مخلوقات اپنی ہستی مین محتاج رسول اللہ ہین تو کوئی فضل اور کمال بلا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب ہمکو حاصل ہوتا ہے ازل سے جس کسیکو فضل حاصل ہوا ہے آنحضرت ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہے آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہوئے اوسی نور کے حاملیت کی برکت سے خطائے آدم معاف ہوئی اور مرتبہ اجتبا پر پہونچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نام پاک کا

وسیلہ کرتے اور جب اوس نور شریف نے اولاد آدم مین دورہ کیا اللہ تعالی نے اوسکی برکت سے تمام اولاد
آدم کو خلق مین مکرم کر دیا چنانچہ خود فرمایا ہی وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ یعنی ہر آئینہ بزرگ کیا ہمنے اولاد
آدم کو پس اولاد آدم تمام عالم سے افضل ہی یہانتک کہ ملائکہ جو نور سے بنے ہین اور معصوم ہین وہ بھی
مفضول ہین کتب عقائد مین لکھا ہی کہ خواص بشر خواص ملائکہ سے افضل ہین اور عوام بشر عوام ملائکہ
افضل ہین مگر جو انسان کافر اور مشرک ہین وہ بسبب نجاست کفر اور شرک کے محروم ہین فضل سے اللہ تعالی
اونکی نسبت مین فرماتا ہے کَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ مثل چوپایونکے ہین بلکہ اونسے بھی بدتر اسواسطے کہ
اونہون نے صاحب عقل ہو کر خدا اور رسول کا انکار کیا اور جانور باوجود صاحب عقل نہونیکے
اللہ اور رسول کا اقرار کرتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور کیفیت اوس نور شریف کے انتقال کی
اولاد آدم مین اسطرح مروی ہے کہ وہ نور مبارک آدم سے شیث کے سپرد ہوا اور اولاد شیث مین
منتقل ہوتا ہوا حضرت ادریس کے صلب مین آیا اور اونکی اولاد مین انتقال فرما کر حضرت نوح علیہ السلام
تک پہونچا نوح علیہ السلام کو پچاس برس کی عمر مین تمام بنی آدم پر ساتھ نبوت کے مبعوث کیا اور
اوس وقت بسبب تمادی ایام کے شیث علیہ السلام کے دین مین فساد ہو گیا تھا اور باعث فساد یہ ہوا
تھا کہ اولاد شیث اور اولاد قابیل مین کہ وہ سب فاسق اور بدکار تھے اغوای شیطان سے اختلاط ہو گیا تھا
اسوجہ سے اولاد شیث مین بھی فسق و فجور جاری تھا کچھہ لوگ بنی شیث فقط اس سبب سے محفوظ تھے
کہ پانچ شخص اونمین سے بڑے عالم اور صالح تھے اور باقی صالحین اونکی تبعیت کرتے تھے جب وہ
پانچون شخص مر گئے شیطان نے اونکی تابعین کو اغوا کیا کہ انکی شکل پر بت بنا کر انکی جگہ پر رکھدو کہ انکو دیکھ کر تمکو باعث
عبادت ہو اون لوگون نے کم علمی سے ایسا ہی کیا جب وہ سب بھی مر گئے شیطان نے اونکی اولاد کو
اسپر آمادہ کیا کہ تمہارے آبا ان بتونکی پرستش کرتے تھے تم بھی انکی پرستش کیا کرو بس بت پرستی
اونمین جاری ہوئی جب حضرت نوح نبی ہوئے اونہون نے ساڑھے نوسو برس قوم کو ہدایت کی

ہر روز ہر اک دروازے پر جاتے تھے اور اونکو سمجھاتے تھے اور توحید تعلیم کرتے تھے وہ لوگ اونکو پتھر وں سے مارتے تھے یہانتک کہ حضرت نوح علیہ السلام کا تمام جسم مبارک چور چور ہوجاتا تھا اور پتھروں میں دب جاتا تھا علی الصباح جبرئیل اللہ کے حکم سے اون پتھروں کو ہٹا دیتے تھے اور آپ صحیح ہوجاتے تھے اور پھر ہدایت کرتے تھے آخرکار نوح علیہ السلام نے اللہ تعالی کی حضور میں عرض کیا کہ اے رب میں نے کئی ساعات دن قوم کو تعلیم کیا مگر اونکا کفر بڑہتا جاتا ہے اوسوقت اللہ تعالی نے اونکو طرح طرح کے عذاب مین مبتلا کیا چالیس برس تک پانی اونپر نہین برسا اولاد پیدا ہونی موقوف ہوگئی مگر وہ لوگ متنبہ نہوے پھر اللہ تعالی نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی کی اس قوم کو اور انکی اولاد کو ہرگز ایمان نصیب نہوگا حضرت نوح جب اونکے ایمان سے مایوس ہوے قوم کو بد دعا کی اے رب کسی کافر کو زمین پر نہ چھوڑ اللہ تعالی نے اونکی دعا قبول کی اور حکم دیا کہ ایک کشتی بناؤ ہم اس قوم پر طوفان بھیجین گے حضرت نوح اور اونکے بیٹے جو ایمان لائے تھے کشتی بنانے مین مشغول ہوے کنعان اونکا بیٹا اپنی مان واعلہ کیوجہ سے ایمان نلایا تھا وہ اور اوسکی مان اور تمام قوم کے لوگ حضرت نوح پر ہنستے تھے اور تمسخر کرتے تھے کہ یہ شخص مجنون ہوگیا ہے پانی کا زمین پر کہیں نشان نہیں ہے اور یہ کشتی بناتا ہے اور کوئی کہتا تھا اب نبوت کو چھوڑ کر نجاری کرنے لگا حضرت نوح فرماتے تھے کہ آج ہنس لو قریب ہے کہ اللہ تعالی کا عذاب آویگا اور ہم تمکو ہنسینگے پھر جب وقت عذاب کا آیا اور تنور سے پانی اوبلا اللہ تعالی نے حضرت نوح کو حکم دیا کہ تم مع اپنے مومنین کے کشتی میں بیٹھو اور ہر قسم کے جانور کا ایک جوڑا کشتی مین سوار کرلو اور آدم کی لاش کو قبر سے نکالکر ایک صندوق مین کہ جسکو حضرت نوح نے اللہ کے حکم سے طیار کیا تہا رکھکر کشتی مین رکھ لو حضرت نوح نے تعمیل حکم کی اور حکم کے موافق کشتی پر سوار ہوے کنعان آپکا بیٹا اور اوسکی مان آپسے علیحدہ ہوکر کفار سے شریک ہوے حضرت نوح نے کنعان سے کہا کہ میرے ساتھ بیٹھ لے کفار کا ساتھ نہ کر اوسنے کہا مین تیرا خوب ہون طوفان میرا کیا کریگا اور اگر تھک جاؤنگا اس پہاڑ پر چڑھ جاؤنگا وہ مجھکو بچا لیگا

حضرت نوح نے فرمایا کہ اوس قہار کے غضب کا طوفان ہے کہ اوس سے کوئی بچ نہین سکتا مگر اوسکا رحم
حضرت نوح یہ فرماتے ہی تھے کہ ایک موج پہونچی اور کنعان کو لیا حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا اے
رب یہ میرا لڑکا ہے میری اہل سے اور تیرا وعدہ حق ہے تو نے مجھسے میری اہل کی نجات کا وعدہ کیا ہے
جواب مین ارشاد ہوا کہ وہ تیری اہل سے نہین ہے اوسنے بُرے کام کیے ہین پس وہ غرق ہوگیا ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سب جانورونکے بعد درازگوش کو حضرت نوح جب سوار کرنے لگے شیطان نے
اوسکی دم پکڑ لی اور اپنی طرف کھینچا وہ چڑھ نہ سکا حضرت نوح نے ہر چند اوس سے کہا کہ چڑھ آ آخر مین آپنے فرمایا
چڑھ آ اگرچہ شیطان تیرے ساتھ ہو درازگوش چڑھ آیا شیطان اوسکے ساتھ تھا حضرت نوح نے جب شیطان کو
دیکھا فرمایا کہ اے خدا کے دشمن تجھکو کسنے اس کشتی پر بلایا شیطان نے کہا تمنے نہین کہا تھا درازگوش سے
کہ چڑھ آ اگرچہ شیطان تیرے ساتھ ہو بس مین اوسکے ساتھ چڑھ آیا مروی ہے کہ حضرت نوح نے شیطان سے کہا
خرابی ہو تجھپر تو نے اولاد آدم کو ہلاک کیا شیطان نے کہا آپ اب کیا مجھسے فرماتے ہین آپنے ارشاد کیا
کہ اللہ کا تقرب ڈھونڈہ اوسنے کہا آیا توبہ میری قبول ہوگی نوح نے اللہ کے حضور مین عرض کیا کہ توبہ ابلیس
کی قبول فرما حکم ہوا کہ توبہ اوسکی یہ ہے کہ تابوت آدم کو سجدہ کرے شیطان نے کہا کہ جب مین نے زندہ کو
سجدہ نکیا تو اب جب وہ مرگیا کیا سجدہ کرون ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ پانی بلند ہوگیا
روے زمین سے اسقدر کہ جو سب مین بلند پہاڑ تھا اوس سے بھی گذر گیا اور تمام روے زمین ایک دریا ہوگیا
اور نقل کرتے ہین کہ چالیس گز پانی تمام پہاڑونسے اونچا تھا اور مروی ہے کہ کشتی نوح علیہ السلام نے
تمام روے زمین کی سیر کی یہانتک کہ حوالی حرم مکہ معظمہ مین پہونچی اور ایک ہفتہ گرد اوسکے طواف کرتی رہی
اوپر زمین حرم پر نہین گذری اور نقل کرتے ہین کہ بیت اللہ شریف کی جگہہ پر ایک پہاڑ پیدا ہوگیا تھا تاکہ
عذاب کا پانی وہان نہ پہونچے اور منقول ہے کہ کشتی نوح علیہ السلام مین کئی درجہ تھے اور ہوا اسقدر تاریک
اور ظلمانی ہوگئی تھی کہ دن اور رات مین تمیز نہو سکتا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ اللہ تعالے

نے دو مہرۂ نورانی کشتی نوح مین لگا دیے تھے ایک مثل آفتاب کے اور دوسرا مانند ماہتاب کے اور دونو حرکت
کرتے تھے اونکی حرکت سے روز و شب اور اوقات نماز معلوم ہوتے تھے چھ مہینہ وہ طوفان رہا روز عاشورہ
مین طوفان موقوف ہوا اور اوس روز کشتی نوح علیہ السلام نے کوہ جودی پر قرار پکڑا حضرت نوح علیہ السلام نے
اس شکر کا اوس روز مین روزہ رکہا اور نیز یوم عاشورہ مین اللہ تعالی نے موسٰی علیہ السلام کو فتح دی ہے
اور فرعون کو مع اوسکی قوم کے غرق کیا ہے اور موسٰی علیہ السلام نے بہی اوس روز مین شکر کا روزہ رکہا ہے
اور دیگر انبیا علیہم السلام کو بہی اس روز مین نعمتین حاصل ہوئی ہین اسیوجہ سے نبی کریم نے بہی عاشورہ کے
روز روزہ رکہا ہے لہذا صوم عاشورہ سنت ہے صاحب روضۃ الاحباب لکہتے ہین کہ نام حضرت نوح کا
ساکن ہے اور بعضی کہتے ہین سکن اور بعضے کہتے ہین ساکب اور نوح آپکا لقب اسوجہ سے ہے کہ آپ نوحہ و زاری
بہت کرتے تہے اور سبب نوحہ مین بہت سے قول ہین بعضے کہتے ہین کہ آپ اپنی قوم پر نوحہ کرتے تہے جب
اونکو اللہ تعالی نے آپکی بد دعا سے ہلاک کیا شیطان آپکے پاس آیا اور کہا اے نوح تمنے وہ کام کیا میرے واسطے
کہ اگر تمام لشکر میرا جمع ہوتا تو ایسا کام نکر سکتا یعنی تمام اولاد آدم کفر پر ہلاک ہوئی حضرت نوح علیہ السلام
نے جب یہ کلام اوسکا سنا فرمایا کاش مین صبر کرتا اونکی ایذا پر اور بد دعا اونکے حق مین نکرتا اور پھر آپ
ہمیشہ اس امر پر افسوس کرتے رہے اور روتے رہے اور بعضے کہتے ہین کہ آپ نوحہ اپنے نفس پر کرتے تہے اسوجہ سے
کہ ایکدن آپ کہین تشریف لیے جاتے تہے ایک کتے کیطرف سے گذرے وہ کتا آگے آکر آپکے مقابل کہڑا ہوگیا حضرت
نوح نے فرمایا دور ہو اے قبیح اللہ تعالی نے اوس کتے کو گویا کر دیا اور اوسنے آپسے کہا کہ اگر اس سے اچہا
پیدا کر سکتے ہو پیدا کرو اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت نوح پر وحی کی کہ کیا میرا عیب بیان کرتا ہے
یا کتے کا حضرت نوح رو دیے اور سجدہ مین گر پڑے اور توبہ اور استغفار مین مشغول ہوے اور بعدہ ہمیشہ
نوحہ کرتے رہے اسیوجہ سے مولانا روم فرماتے ہین

بر بد بیاے بدان رحمت کنید	ابر مغز و خویش بینی کم تنید

	سرنگون افتید در قعر زمین		پس مبادا غیرت آید از کمین

اور بعضی کہتے ہین کہ اسوجہ سے آپ نوحہ کرتے تھے کہ اپنے بیٹے کنعان کے حق مین دعا کی تھی کہ یہ میری اہل سے ہے
اور اللہ تعالی نے فرمایا تھا کہ یہ تیری اہل سے نہین ہے اور آپکو آدم ثانی بھی کہتے ہین اسواسطے کہ تمام روے زمین کے
انسانونکا نسب آپہی پر منتہی ہوتا ہے اور آپ پیغمبر ہین مرسل اور اولوالعزم ہین اور شریعت ناسخ پہلے سب سے
آپہیکو عنایت ہوئی ہے آپکی شریعت نے شریعت آدم کو منسوخ کیا ادریس علیہ السلام جو آپسے پہلے نبی ہوے
تھے وہ دعوت خلق موافق شریعت آدم کے کرتے تھے اور اول پیغمبر کہ جسنے اپنی قوم کو کفر سے ڈرایا اور جسکی
دعا سے اوسکی امت ہلاک ہوئی نوح علیہ السلام ہین اور عمر کل انبیا سے زیادہ ہے اور قیامت کے روز
بعد جناب رسالت آپہی زمین سے برآمد ہونگے اور اللہ تعالی نے آپکو یہ معجزہ دیا تھا کہ عمر آپکی ہزار برس
سے زیادہ تھی نہ آپکے کسی دانت مین نقصان آیا تھا اور نہ کوئی بال سفید ہوا تھا اور نہ کسی قوت مین
فرق آیا تھا تمام بنی آدم بعد نوح علیہ السلام کے اونکے تین لڑکونکی اولاد مین سے ہین وہب بن منبہ
کہتے ہین کہ سام بن نوح اہل عرب اور فرس اور روم کے باپ ہین اور حام کی اولاد مین حبشی
اور اہل ہند مین اور یافث کی نسل مین ترک و یاجوج اور ماجوج ہین اور عمر نوح علیہ السلام کی
قبل از طوفان ہزار برس کی تھی اور بعد طوفان کے اختلاف ہے کہ کسقدر آپ زندہ رہے مروی ہے کہ جب
زمانہ آپکی وفات کا آیا جبرئیل علیہ السلام نے اور بروایتے ملک الموت نے پوچھا کہ اے بڑے انبیا کے
اور بڑی عمر کے تمنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا آپنے کہ مثل ایک گھر کے جسمین دو دروازے ہون ایک دروازے سے
گھر مین داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے نکل جاؤ اور وقت وفات کے آپنے اپنے فرزند سام کو وصی
اپنا کیا اور اونسے کہا کہ مین تمکو دو چیزونکی وصیت کرتا ہون اور دو چیزونکی نہین کرتا ہون پہلی وصیت
کرتا ہون کہ ہمیشہ یہ کہتے رہنا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یہ وہ کلمات ہین کہ اگر آسمان

ایک پلہ مین رکہے جاوین اور یہ کلمات دوسری پلہ مین تو یہی پلہ بہاری ہوگا دوسری وصیت یہ ہے کہ تسبیح پڑہنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہ یہ تمام مخلوقات کی صلوٰۃ ہے اور اوسکے سبب سے رزق ملتا ہے اگر تو چاہتا ہے کہ تیری زبان ہمیشہ ان دونون کلمات کے کہنے سے تر و تازہ رہے ایسا ہی کر اور یہی کرتا ہون تمکو سمجہاتے ہے اور کہتے ہے بعدہ حضرت نوح علیہ السلام صحرا مین تہے کہ ناگاہ حضرت عزرائیل سامنے آئے اور خبر موت کی سنائی آپنے ایک نعرہ مارا سب جانور آواز سنکر جمع ہو گئی حضرت نوح نے کہا اے عزرائیل اتنی مہلت دیتے ہو کہ اپنے لڑکون سے جاکر اونسے رخصت ہو لون ملک الموت نے کہا اسکا حکم نہین ہے حضرت نوح نے فرمایا اس صحرا مین میرے نماز کون پڑہیگا عزرائیل نے کہا آپ مت ڈرو دہنون جبرئیل جماعت ملائکہ ہمراہ لیے ہوے آپکی نماز کیواسطے حاضر ہین پس آپ مرگ پر آمادہ ہوے ملک الموت نے روح مبارک کو قبض کیا اور ملائکہ نے غسل دیا اور نماز پڑہی اور وہین دفن کر دیا صحیح روایت ہے کہ چودہ سو برس کی آپکی عمر ہوئی بعد نوح علیہ السلام کے سام خلیفہ ہوے اور مرتبہ نبوت پایا اور اجرای احکام خدا کرتے رہے اور اولاد اونکی بہت ہوئی مان اونکی حضرت ادریس کی اولاد سے تہین اور سام موافق عہدنامہ کے ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کی حفاظت مین کوشش کرتے رہے اور ایک عورت پاکیزہ موسوم بطلیت کے ساتہ اپنا نکاح کیا اونسے اولاد ہوئی اپنی اپنی اولاد مین سے ارفخشد کو وصی کیا سیر شامی مین لکہا ہے کہ حضرت نوح نے اللہ تعالی سے دعا کی تہی کہ سام جبتک خود موت نہ مانگے نہ مرے سام چار سو برس کی عمر مین بیمار ہوے اور دنیا سے سیر ہو گئے تہے اونہونے اللہ سے موت طلب کی پس اونکا اس عالم سے انتقال ہوا ارفخشد اونکے قائم مقام ہوے ارفخشد کے معنی ہین چراغ روشنی دینے والا عمر اونکی چار سو برس سے کچہہ زیادہ ہوئی اونہونے ایک عورت صالحہ شیشام نام سے نکاح کیا اونسے شالخ پیدا ہوے شالخ کے معنی رسول یا وکیل کے ہین اونہونے ایک بی بی صالحہ مرجانہ کے ساتہ نکاح کیا اونسے عابر پیدا ہوے لقب اونکا ہود ہے بعد وفات ارفخشد کے حضرت سام کے پوتے عاد کی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور وہ لوگ بڑی بلند قامت اور قوی تہے اونمین جو نہایت درجہ

چہوڑتا ہوتا تہا اوسکا اسقدر کا قدر ہوتا تہا اور سب ظلم وہ لوگ کرتے تہے تو اللہ تعالی نے ہود کو اون پر
نبی کیا چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا اللہ تعالی نے حضرت ہود کو انکا
بہائی فرمایا اور اسیطرح اللہ تعالی نے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت صالح اور حضرت شعیب
کو بہائی انکی قوم کا فرمایا ہے علما نے لکہا ہی کہ اخوت چند قسم کی ہوتی ہے اخوت نسب اخوت رضاع
اخوت اتباع اخوت توطن اخوت اسلام اور یہ سب اخوتین سبب شفقت ہین لیکن وقت شدت اور
الخوف کے نفرت اور فرار کا باعث ہوجاتی ہین چنانچہ کل انبیا کو اپنی قوم پر اونکے انحراف کرنیسے غصہ آیا اور انکے واسطے بددعا کی
اور انپر عذاب نازل ہونیکے وقت اونسے فرار کیا اور قیامت کے دن کوئی بہائی دوسرے بہائی کی
شراکت نکریگا بلکہ بہائی بہائی سے بہاگےگا اللہ تعالی فرماتا ہی یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ قیامت
ایسا دن ہوگا کہ بہاگےگا آدمی اپنے بہائی سے چنانچہ انبیا علیہم السلام بہی اوسروز نفسی نفسی کہینگے اور نبی کریم
کو اللہ تعالی نے نفس قوم فرمایا ہی ارشاد کیا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ آیا رسول
تمہارے نفس سے یہ اشارہ اسطرف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے ساتھ نسبت اخوت کی
نہین ہے کہ وقت شدت کے تمکو چہوڑدین اور تمہارے انحراف پر غصہ کرین بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
امت کے ساتھ نسبت وہ ہی جو جانکو نفس کے ساتھ ہوتی ہے پس یہی وجہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مخالفین پر غصہ نہین فرمایا بلکہ وہ آپکو ستاتے تہے اور حضور اونکو دعا دیتے تہے اور ہدایت کرتے تہے
اور امتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیسا ہی گنہگار ہو اوس سے دست کشی نفرماوینگے بلکہ حضور اوسکی شفاعت
کرینگے یہ مضمون کمال رحمت اور رافت کا ہی کہ سوای حضور کے اور کسی نبی کو حاصل نہین ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ الغرض جب ہود نے اونکو بہت سمجہایا کہ خدای وحدہ لاشریک کی پرستش کرو اور بت پرستی
چہوڑدو اونہون نے آپکا کہنا نمانا تہوڑے سے آدمی اونمین سے آپ پر ایمان لائے مگر اون ظالمونکے ڈر سے
وہ بہی اظہار ایمان نکرسکے پہر قوم عاد کے کفار نے ارادہ کیا کہ حضرت ہود کو قتل کرین مومنین نے حضرت

ہود کو مطلع کیا آپنے مجبور ہو کر مومنین کی حفاظت کیواسطے اور کفار کی تعذیب کیلیے دعا کی اللہ تعالی نے
عذاب قحط کا سات برس اونپر مسلط کیا او سپر بہی وہ لوگ متنبہ نہو ہوا در بابای قحط کو حضرت ہود کیطرف
نسبت کیا کہ نعوذ باللہ آپکی وجہ سے ہی اور چند لوگ اپنی قوم کے [illegible] روانہ کیے کہ وہانجا کر
دعای بارش کریں اسوجہ سے کہ اوسوقت مین عادت تہی [illegible] وہان جا کر دعا کرتے تہے
اللہ تعالی اوس مقام مقدس کی برکت سے دعا اونکی قبول [illegible] زمانہ مین بیت اللہ کی مقام
ایک سرخ ٹیلا تہا اور عمالقہ کہ اولاد سام سے ہین وہان رہتے [illegible] فرستادہ قوم عاد وہان
لہو ولعب مین مشغول رہی پہر جب اونکو غیرت دلائی گئی کہ قوم تمہاری ہلاک ہوتی ہے اور تم یہان آسائش
مین پڑ گئے ہو دعا کرنیکو آئے تہے وہ دعا کرنا بہی بہول گئے اوسوقت اونہون نے دعا کا ارادہ کیا ایک شخص
اونمین تہا مرثد نام جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لا چکا تہا اوسنے کہا کہ جبتک تم ہود پر ایمان نلاؤگے
دعا تمہاری مقبول نہوگی اونہونے اوسکو اپنے سے علیحدہ کر دیا اور خود جا کر دعا کی اور اونکے سردار نے بہی
دعا کی پس عالم غیب سے تین ٹکڑے ابر کے نمودار ہوے ایک سفید دوسرا سرخ تیسرا سیاہ اور آواز آئی کہ ان
تین ٹکڑونسے ایک کو اپنی قوم کیواسطے اختیار کرلے ابر سیاہ اونہون نے اختیار کیا کہ وہ بہت برستا ہے
پس وہ ٹکڑا قوم عاد کیطرف چلا وہ معقل خوش ہوے کہ دعا ہماری قبول ہوئی اور جس زمانہ مین فرستادہ قوم
دعا کو گئے ہوے تہے حضرت ہود نے اونسے فرمایا کہ اگر اللہ پر ایمان لاؤگے اور میری اطاعت کروگے تو یہ بلا تمسے
دفع ہوگی ورنہ عذاب آویگا اور تم سب ہلاک ہوگے قوم عاد نے کہا عذاب کدہر سے آویگا حضرت ہود نے ایک جانب
اشارہ کیا کہ اودہر سے آویگا اور یہ بہی خبر دی کہ آندہی ہوگی اون کفار نے اوس جانب ایک ٹیلہی مستحکم دیوار اونچائی
اور گڑہے کہود کر اپنے تئین ناف تک دفن کیا اور آگے جوان مرد ونکی دو صفین کین اور اونکے پیچھے ایک بڈہونکی
اور اونکے پیچھے عورتونکی اور اونکے پیچھے لڑکونکی اور حضرت ہود سے کہا کہ اب عذاب آوے اور آپسمین کہنے لگے
کہ اب آندہی ہمارا کیا کریگی ناگاہ اوسیطرف سے جدہر حضرت ہود نے عذاب کے آنیکی خبر دی تہی ایک ابر سیاہ

پیدا ہوا وہ کفار خوش ہو کر کہنے لگے کہ یہ ابر آیا ہے ہم پر پانی برسا دیگا تب باہم سے ندا ہوئی [illegible]
اور عذاب کہ مدینے والا حضرت ہود نے جب وہ ابر سیاہ دیکھا سمجھ گئے کہ عذاب آتی ہے پوچھا [illegible]
کہ وہ چار ہزار آدمی ستہے آپ ہمراہ لیکر علیحدہ ہو گئے اور ایک خط گرد انکے بطور دائرہ کے کہینچا [illegible]
سے آندہی آئی اور وہ آندہی حضرت ہود اور انکی قوم کیواسطے نسیم صبا اور [illegible]
کیواسطے عذاب ہلاکت کافرونکے تئین زمین سے نکالتی تہی اور آسمان پر لیجا کر پٹک دیتی تہی اور جو
مکانوں میں چہپتے تہے انکو مکانوں سے نکالکر یہی حال کرتی تہی اور چہار شنبہ سے وہ عذاب شروع ہوا
اور سات روز رہا اور کوئی شخص قوم عاد کے کفار سے سوای انکے جو مکہ میں دعا کو گئے تہے باقی نرہا
اون باقیماندوں نے جب اپنی قوم کے ہلاکت کا حال سنا انہوں نے دعا کی قوم عاد کے ساتھ جو واقعہ ہوا ہمارے
ساتھ بھی وہی ہو اللہ تعالی نے باد صرصر کو انپر بھی مسلط کیا اور وہ بھی سب ہلاک ہوئے حضرت ہود بعد اس
واقعہ کے مومنین کو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ میں آکر رہنے لگے جب عمر ہود علیہ السلام کی آخر ہوئی فالغ اپنے بیٹے کو
خلیفہ کیا اور نور شریف انکے سپرد کیا مکہ معظمہ میں حضرت ہود نے انتقال کیا ملک الموت انکے پاس آئے
اور ایک حلہ جنت انکو پہنایا اور کہا کہ یہ آپکا کفن ہے بعد اسکے انکی روح کو قبض کیا جبرئیل علیہ السلام
جماعت ملائکہ لیکر آئے اور انپر نماز پڑہی اور درمیان صفا اور مروہ کے انکو دفن کیا بعد انکے فالغ
اجرای احکام کرتے رہے عربی میں انکو قاسم کہتے ہیں اسواسطے کہ انہوں نے زمین کو اپنے بہائیوں میں
تقسیم کیا فالغ نے اپنے پسر ارغوا کو اپنا خلیفہ کیا اور نور شریف جناب رسالت انکے سپرد ہوا اور بعد
ارغوا سے وہ نور شریف منتقل ہو کر انکے بیٹے شاروخ کو سپرد ہوا اور بعضے کہتے ہیں نام انکا ساروع
ہے یعنی سرعت کنندہ اسواسطے کہ عبادات اور خیرات میں سبقت کرنا انکی خلقت میں تہا پہر وہ نور شریف
ساروع سے منتقل ہو کر انکے بیٹے اور وصی ناحور کو سپرد ہوا اور بعضے انکا نام ناخور کہتے ہیں معنی
اسکے صوم کے ہیں وہ روزہ بہت رکہتے تہے پہر وہ نور شریف ناخور سے منتقل ہو کر انکے بیٹے تارخ کو سپرد ہوا

تارخ نمرود کی عہد حکومت مین تہے اور اوسکے مقرب تہے اور نمرود خدائی کا دعویٰ کرتا تہا اور تمام خلق سے اپنی عبادت کراتا تہا اتفاقاً اوسنے ایک خواب متوحش دیکہا اہل نجوم کو جمع کرکے اوس خواب کو بیان کیا نجومیون اور کاہنون نے گردش نجوم سے دریافت کرکے یہ کہا کہ اس سال مین ایک شخص رفیع الشان پیدا ہوگا اور وہ شریعت جدید جاری کریگا اور خلق کو تیری اطاعت اور عبادت اصنام سے باز رکہیگا اور اوسکی وجہہ سے حکومت تیری برباد ہوگی اور جو اونمین سردار تہا اوسنے کہا اے بادشاہ اسکا تدارک جلد کر اور تدارک یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی عورت کے پاس نجانے پاوے اور جب شب علوق اوس فرزند کی قریب آگئی منجمون نے نمرود کو خبر دی کہ فلان شب مین وہ لڑکا حمل مین آویگا اوس سے ایکروز پہلے نمرود نے سب مردونکو شہر سے باہر کردیا اور عورتونکو شہر مین رکہا اور شہر کے دروازے پر پہرہ کردیا اور خود بہی اپنے مقربین کو لیکر شہر کے باہر چلا گیا عورتون نے جب شہر کو مردون سے خالی پایا ہر طرف سیر کرنے لگین اتفاق سے زوجہ تارخ اوس دروازہ پر پہونچین جس دروازہ پر اونکے شوہر تہے باہم اتفاق مقاربت کا ہوا اور اوسیوقت وہ لڑکا حمل مین آگیا جو نمرود کا برباد کرنیوالا تہا یعنی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام منجمین نے آکر نمرود کو خبر دی کہ وہ لڑکا حمل مین آگیا نمرود نے شہر مین آکر اسکا اہتمام کیا کہ جسقدر عورتین حاملہ تہین اونکے حمل گروادیے تارخ چونکہ نمرود کے مقرب تہے اونکی زوجہ کیطرف کسینے التفات بہی نہین کیا اور اس اثنا مین تارخ نے انتقال کیا اور آذر اونکے بہائی نے اپنے بہائیکی بی بی سے نکاح کیا مگر بسبب ممانعت بادشاہ کے مقاربت نہین کی چونکہ آذر ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہے اور آپ اوسکے ربیب بہی ہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اوسکو باپ فرماتے بہی تہے لہذا باعتبار محاورہ کے کہ چچا کو بہی باپ کہتے ہین اور بلقب معروف اوسکو اللہ جلشانہ نے قرآن مجید مین آذر کو ابراہیم علیہ السلام کا باپ فرمایا اور بعض اہل علم نے لکہا ہے کہ تارخ اور آذر ایک ہی شخص ہے اور علماء محققین اس قول کو ضعیف کہتے ہین اسوجہ سے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ دورہ دیا گیا تمکو انہی سجدہ کرنیوالونمین تشنیع فی مدارج

مین لکھا ہے کہ اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے آتی مِنْ نَبِیٍّ اِلٰی نَبِیٍّ
یعنی نبی سے نبی ہین اور نبی کے معنی آگاہ کے ہین یعنی عارف اور خدا شناس لوگونمین اور اللہ تعالےٰ نے
دوسری آیہ شریفہ مین مدح کرتا ہو اجداد محمدی کی اور فرماتا ہو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
حضرت انس سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس آیہ شریف کو
یون پڑھتے تھو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفَسِكُمْ بفتح فا پس ایک قراۃ اس آیہ شریفہ کی انفس ہے
اور یہ قاعدہ ہے اصول کا کہ جہان اختلاف قراۃ ہے وہ دو آیتین قرار پاتی ہین پس حضرت انس
کی روایت سے معنی اس آیہ کریمہ کے یہ ہو کہ آیا تم مین رسول تمہارے نفیس تر لوگونمین اور آذر کافر
اور مشرک قطعی ہو قرآن ناطق ہے پس وہ نہ ساجدین مین داخل ہو سکتا ہو اور نہ نفیس تر ہو سکتا ہے
بلکہ خسیس اور نجس ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ مشرکین نجس ہین پس روایت
آذر کے باپ ہونیکی مخالف ہوئی ان دو آیتون کے جو آیات بینات سے ہین پس موافق اصول کے جو روایت
تاریخ کے مخالف آیہ قرآنی ہو نمانی جاوگی اور رد آیات کہ جسمین اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کہا ابراہیم نے
اپنے باپ آذر سے قرآن مجید مین ہے اوسکے معنی مین علما محققین فرماتے ہین کہ قرآن مجید جو ناطق ہے کہ
محاورہ عرب مین آب باپ اور چچا اور دادا سبکو کہتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ
اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ تا آخر آیہ ترجمہ اس آیہ شریفہ کا یہ ہے آیا تم حاضر تھے جب یعقوب کی موت آئی وقت آیا
کہا اپنے بیٹون سے کسکی پرستش کروگے تم بعد میرے کہا اونہون نے پرستش کرینگے ہم تیرے معبود کی اور
تیرے آبا ابراہیم اور اسحاق اور اسمٰعیل کے معبود کی کہ وہ معبود یکتا ہے اس آیہ شریف مین لفظ اب کا ابراہیم
اور اسحاق اور اسمٰعیل سبکی نسبت مین زبان یعقوب علیہ السلام سے وارد ہو اور ظاہر ہے کہ اسحاق یعقوب
کے باپ ہین اور ابراہیم دادہ ہین اور اسمٰعیل چچا ہین پس ثابت ہو گیا کہ آب کا لفظ باپ اور چچا سبکی نسبت
مین محاورہ ہو نہین جاری تجب آب کے معنی کئی ہین تو یہ آیات موافق اصول کے مجمل قرار پائی اور

جسمیں تفصیل مجمل کی شارع علیہ السلام سے مذکور نہوئی تو متشابہات کی تعریف مین داخل ہوگئین پس تمسک اونسے بمقابلہ آیات محکمات کے جو حضور کے آبا کی طہارت مین وارد ہین درست نہین ہے بلکہ معنی ان آیات کے وہی لینا چاہئین جو آیات محکمات کے موافق ہین اور روایت تاریخی بھی وہی قابل اعتبار ہوگی جو آیات محکمات کے مطابق ہے اور سیرت شامیہ مین بحث اسلام عبد اللہ ابن مطلب مین روایت کی ہے بسند ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خدا صدا وسکا یہ ہی کہ انسان بابل مین اسلام پر تھے زمانہ نوح علیہ السلام سے تا عہد حکومت نمرود لیں اوسنے بت پرستی اونکو تعلیم کی لیں اون سبنے اوسکی اطاعت کی الا اجداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے موسن آدم کے عہد سے تا بزمانہ نمرود کہ جسکے وقت مین ابراہیم علیہ السلام ہین اور بعد اسکے لکھا ہی اور یہ قول کہ آذر ابراہیم کا باپ نہین ہے وارد ہوا ہی ایک جماعت سے اگلو نکی اور شان خلت ابراہیمی اور مرتبہ محبوبیت جناب نبوی بھی مقتضی اسی کو ہے کہ آذر انکے نسب مین نہو واللہ اعلم اور اسیطرح وہ نور مبارک اچھے لوگونمین منتقل ہوتا ہوا عبد اللہ تک تشریف لایا اور جبکہ چوتھی تاریخ وہ امانت عظمٰی حضرت عبد اللہ نے حضرت آمنہ کو سپرد کی غیب سے واسطے حضور کے اظہار عظمت کے ندا ہونے لگی اے عرش تو نور کر پہنلے اے کرسی چادر فخر کی اوڑہ لے اے سدرۃ المنتہی فرمانی ہوجا اے ملائکہ کمر بند باندہ لو اور گرد عرش کے کہڑے ہوجاؤ اے حورون جنت کی آراستہ اور پیراستہ ہو جیو اے رضوان دروازے جنت کے کہولدے اے مالک دروازے دوزخ کے بند کردے فخر کرو اے آسمانون کہ صاحب معجزات اور بینات تم مین تشریف لاتا ہے فخر کرو اے زمینون کہ سردار اگلون اور پچہلونکا تم مین ظہور کرتا ہے اور زمین پر آواز آتی تہی اور قائل معلوم نہوتا تہا اے قبہ زمزم یہ نبی عظیم ہے جواب تشریف لاتا ہی اے جبل حرا یہ مقام جائے ولادت ہے بہتر خلق خدا کا اے جبل ابو قبیس یہ لڑکا صاحب خوشی اور مبارکبادی کا ہے اے جبل عرفات یہ لڑکا وہ ہے جو نجات دینے والا ہے سلاکتو نسے حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ مجکو اول کچہ گرانی معلوم ہوئی اور پہر گرانی جاتی رہی اور ایک لحظہ مجہکو اپنی گرانی معلوم ہونے لگا فرمایا رد نما سے کہ وہ گرانی حضور کے جسم کی تہی آپکا جسم مبارک سرا پا نور تہا

اور اگر گرانی جسم کی ہوتی تو ضرور رہتا کہ جسقدر جسم بڑہتا جاتا گرانی بڑہتی جاتی پس وہ گرانی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کو اول معلوم ہوئی وہ بار نبوت اور عظمت شان کی گرانی تہی اسواسطے کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ یہ وہ امانت عظمیٰ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسکو پیش کیا تو تعلق پر تاکہ جو عالی ہمت ہو اسکو اوٹہا وے زمین اور پہاڑ اور آسمان سب ڈر گئے اوسکی عظمت سے اور انکار کیا اوسکی حاملیت سے اور اوٹہا لیا اوس امانت کو سیدنا آدم علیہ السلام نے بسبب عالی ہمتی کے فیضان عشق سے پس وہی امانت عظمیٰ کہ جسکو آسمان نہ اوٹہا سکے تہے حضرت آمنہ کو میسر ہوئی تہی اگر بمقتضای بشریت ثقل اونکو معلوم ہوا تو کیا عجب ہے بعد جب وہ نور اونکے حمل مین رہا بفیضان نور مبارک حوصلہ حضرت آمنہ کا بڑہ گیا اور ہمت اونکی عالی ہوگئی اور چشم بصیرت کہل گئی لہذا وہ بار جاتا رہا اور نور جو اوسکی صفت ذاتی ہے حضرت آمنہ کو مشاہدہ ہونے لگی جب آمنہ کے مہینے حمل کے گذر گئے ماہ مبارک ربیع الاول مین سامان ولادت باسعادت ہوا جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر حضرت آمنہ کے شکم مبارک پر اپنے ہاتہ سے مسح کیا اور عرض کیا کہ ظاہر ہو اے رسول اللہ ظاہر ہو اے نبی اللہ کے اور جو صفات کمالیہ تعالیٰ علیہ السلام کے ہین جو غرض ہے آنحضرت شہود جب دیکہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی تماشا مین مصروف ہین عالم کیطرف آپکو توجہ بالکل نہیں ہے اللہ ہی کے نام کو پیش کیا اور کہا کہ اللہ کے نام کیواسطے ظاہر ہو جیسے ہی اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کی عظمت نے حضور کو خلق کیطرف متوجہ کر دیا فظہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کالبدر المنیر پس وہ سلطان مرسلان اور شفیع عاصیان اس عالم سفلی مین کمال جاہ وجلال کے ساتہ مثل چودہوین رات کے چاند کے تابان اور درخشان تشریف لائے

سَلِّمُوْا یَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوْا عَلٰی صَدْرِ الْاَمِیْن　　مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن

باعث پیدائش خلق خدا پیدا ہوئے　　پیشوا و مقتدا و رہنما پیدا ہوئے
نور سے اسلام کے عالم منور ہو گیا　　واہ کیا بدر الدجیٰ صل علی پیدا ہوئے

کفر باطل چھپ گیا اسلام حق ظاہر ہوا	جس گھڑی وہ مظہر ذات خدا پیدا ہوئے
حضرت آدم سے تا عیسیٰ ہم مژدہ یہ ہے	تو مبارک ہو محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے
السلام اے باعث ایجاد عالم السلام	السلام اے سید اولاد آدم السلام
السلام اے درگہت دار الامان ہر خستہ را	السلام اے دست تو عقدہ کشا ہر بستہ را
مرحبا اے کاشف سر حقیقت مرحبا	مرحبا اے شافع روز قیامت مرحبا
بر تو باد اصد صلوٰۃ از حضرت یزدان ما	نیز بر اولاد و یاران تو تا روز جزا

خمسہ

ہے وفور درد وغم اب دل پہ ہیم الغیاث — اور بھڑکتی ہی جگر مین آتش غم الغیاث
جوش مین بطرح ہین چشمان پر نم الغیاث — یا نبی ہون آپکی فرقت مین بیدم الغیاث
الغیاث اے بادشاہ ہر دو عالم الغیاث

ہے بہرہ ساد ونون عالم کو تری الطاف کا — جو کوئی مخلوق ہی ممنون ہے تیرا شہا
رحمۃ اللعالمین محبوب حق بہر خدا — دستگیری کر مری اے شافع روز جزا
کھینچتے ہین اب گنہ سوے جہنم الغیاث

پاس کسکے لیکے جاؤن اپنے دل کی التجا — کرسکے گا کون میری درد ہجران کی دوا
آپہی سے عرض ہے بس یا حبیب مصطفےٰ — ہاتھ آجاوے اگر خاک مدینہ ہو شفا
درد دل جاتا نہین پہلو سے ایکدم الغیاث

اللھم صل وسلم وبارک علیہ جب اس نیر ہدایت نے افق ولادت سے طلوع فرمایا تمام عالم کو منور کردیا آثار کفر وبدعت حضور کے تشریف لاتے ہی اٹھنے لگے اور روشنی اسلام کی پھیلنے لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر علیحدہ خلق سے خدا کی یاد مین مصروف رہتے تھے اور کفار کے مجمع مین اور میلا وغیرہ مین ایک شب بھی نہ جاتے تھے تو اہل مکہ کہتے تھے کہ محمد بے پروا ہو گیا ہے

صاحب روضۃ الاحباب لکھتے ہین کہ ارباب سیر نے نقل کیا ہے کہ جب چالیسوان برس ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا ہو گیا اللہ تعالیٰ جلشانہ نے حضرت سرورعالم کو ساتھ رسالت کے تمام خلق پر بھیجا اور قبل اس کے آثار اور علامت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوتی تھی مثل سچا خواب دیکھنے کے اور سلام کرنے شجر اور حجر کے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اون چند راتو نہین کہ مین مبعوث ہونگا جس درخت اور پتھر پر مین گذرتا تھا وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور ایک روایت مین ہے کہ نزول وحی سے پندرہ برس پیشتر حضور ایک آواز سنتے تھے اور کوئی دیکھائی نہین دیتا تھا اور سات برس پیشتر روشنی دیکھتے تھے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ حضرت محبوبہ رسول اللہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اول چیز کہ وحی سے حضرت سرورعالم پر طاری ہوئی ہے سچا خواب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہین دیکھتے تھے خواب مگر یہ کہ وہ وقوع مین آتا تھا مثل فلق صبح کے بعدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق سے خلوت مرغوب ہوئی اور کوہ حرا کے غار مین حضور نے خلوت اختیار فرمائی اور وہان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے چندی رات دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف رکھتے تھے اور جب مشتاق اپنے اہل کے ہوتے تھے گھر مین آتے تھے اور حضرت خدیجہ کو دیکھتے تھے اور توشہ اپنے ساتھ لیتے تھے اور پھر اوس غار مین تشریف لیجاتے تھے اور عبادت مین مشغول ہوتے تھے ناگاہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ جناب نبی کریم کا یہ قاعدہ تھا کہ ہر سال ایک بار مکہ معظمہ سے باہر جاتے تھے اور غار حرا مین خلوت فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت مین مستغرق رہتے تھے بعد ایک مہینہ کے پھر مکہ کو تشریف لاتے تھے اول سات مرتبہ کعبہ شریف کا طواف کرتے تھے بعدہ اپنے گھر مین تشریف لیجاتے تھے ہر سال یہی طریقہ حضرت کا تھا یہانتک کہ اکتالیسوان برس حضور کو شروع ہوا حسب معمول جناب سید عالم غار حرا مین تشریف لیگئے اور عبادت خدا مین مشغول ہوئے مروی ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرا مین اور ایک روایت مین ہے

کہ پہاڑ سے اوپر میں کہڑا تہا کہ ناگاہ ایک شخص مجھکو دکہلائی دیا اور کہا خوش ہو تم کو اے محمد میں جبرئیل ہون اللہ تعالیٰ نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے تم خدا کے رسول ہو اس امت پر اور کہا پڑہ مین نے کہا مین پڑہنے والا نہیں ہون پہر اوسنے مجھکو گود مین لیا اور دبایا یہانتک کہ زور کو مجھپر پورا کیا او پہر کہا پڑہ مین نے وہی جواب دیا کہ مین پڑہنے والا نہیں ہون پہر تیسری بار اوسنے مجھکو گود مین لیکر بہینچا اور پہر چہوڑ دیا اور کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ پڑہ اپنے پروردگار کے نام سے جسنے پیدا کیا بنایا انسانکو جمی ہوئی خون سے پڑہ اور رب تیرا بڑا عزت والا ہے جسنے علم سکہایا قلم سے سکہایا انسانکو جو کچہ وہ نجانتا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ جناب سرور عالم غار حرا مین تکیہ لگائے تہے جبرئیل آپکے عقب سے آئے اور آپکو متنبہ کیا حضرت صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہے ہو بیٹہے اور داہنے داہنے بائین کو نظر کی کیسیکو ندیکہا پہر تکیہ لگایا بعدہ جبرئیل پہر آئے اور آپکو متنبہ کیا اور کہا کہ اوٹہو اے محمد صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا مرد کی صورت مین کہ آگے آگے حضور کے جاتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچہے چلے جب وہ شخص کوہ صفا اور مروہ کے درمیان مین پہونچے پہر اونکے زمین پر تہے اور سر اونکا آسمان پر اپنے پرونکو اونہون نے پہیلایا مابین مشرق اور مغرب کو گہیر لیا پہر اونکے زرد اور بازو اونکے سبز تہے اور دو گردن بند یاقوت سرخ کے باندہے تہے پیشانی اونکی باجلا اور صاف اور رخسارہ نورانی اور دانت سفید براق تہے اور سر کے بال سرخ تہے جیسے مونگا اور دونون آنکہون کے درمیان لکہا تہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوس شکل اور ہیئت کو دیکہا اونکی عظمت خلقت سے ڈرے اور فرمایا تم کون ہو اللہ تم پر رحمت کرے مین نے نہین دیکہا کسی چیز کو ہرگز تم سے بڑا اندروے خلقت کے اور نہ احسن تمسے اندروے وجہ کے اپہا اونہون نے کہا مین ہون روح الامین تمام انبیا اور مرسلین کیطرف بہیجا ہوا محمد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا پڑہون مین نے کچھ پڑہا نہین ہی پس جبرئیل نے اپنی پرونمین سے ایک نامہ حریر بہشتی کا کہ یاقوت او مین
جڑی ہوی تہے نکالا اور حضرت سرور عالم کے منہ پر ڈالا اور کہا پڑہو حضرت نے فرمایا مین پڑہنے والا نہین ہون
اور اس نامہ مین کوئی شے لکہی ہوئی نہین دیکہتا ہون جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے سے ملایا اور بہیچا ایسا کہ قریب تہا کہ بیہوش ہو جاوین اور پہر چہوڑ دیا اور کہا پڑہو حضرت نے فرمایا مین
پڑہنے والا نہین ہون پہر اسیطرح تین بار جبرئیل علیہ السلام نے آپکو دبایا اور چہوڑ دیا بعدہ اول آیات سورہ
اقرا پڑہین جیسا کہ مذکور ہو چکا ہی بعد جبرئیل نے اپنا پیر زمین پر مارا دو چشمے پانی کے ظاہر ہوی اوس سے وضو
کیا جسطرح کہ وضو سنت ہے بعد جناب سرور عالم سے کہا آپنے بہی اوسیطرح سے وضو کیا جب وضو سے فارغ
ہوی جبرئیل علیہ السلام نے ایک کف دست پانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روی مبارک پر چہڑکا اور آگی گئی
اور دو رکعت نماز پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی اقتدا کی پہر جبرئیل نے کہا کہ نماز پڑہنے کا یہی طریقہ ہی
منقول ہے کہ جب جبرئیل غائب ہوی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تشریف لائی ترسان چنانچہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اور ایک روایت مین ہی کہ دوش اور گردن کی درمیان کا گوشت کانپتا تہا اور فرمایا
آپنے مجہکو اوڑہا دو مجہکو اوڑہا دو پس کوئی شے آپکو اوڑہا دیگئی یہانتک کہ وہ امر جاتا رہا علماء شریعت فرماتے
ہین کہ اللہ تعالی کا کلام وہ عظیم کلام ہے کہ خود فرمایا ہے کہ اگر اس قرآن کو ہم پہاڑ پر اوتارتے تو پہر آئینہ
دیکہتے تم کہ وہ ڈر جاتا اور پہٹ جاتا اللہ کے خوف سے پس ایسا کلام عظیم چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر نازل ہوا تہا اسوجہ سے آپکو خوف پیدا ہوا تہا اور دل کانپنے لگا تہا اور علماء معرفت نے فرمایا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلوتہا میں یاد خدا مین اسدرجہ مستغرق تہے کہ غیر نظر مین باقی ہی نہ تہا دفعتاً
جبرئیل علیہ السلام بحکم خدا حاضر ہوی اور آپکو ہوشیار کیا اور پیام خدا پیش کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے غلبہ استغراق کیوجہ سے فرمایا مین پڑہنے والا نہین ہون یعنی پڑہنا پڑہانا مغائرات کو چاہتا ہی اور
یہان مغائرت کا پردہ اوٹہ گیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے جب دیکہا کہ حضور اسدرجہ محو ہین تما چار ہوکر

لیکر دبایا تاکہ ہوشیار ہوجاوین مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس کیفیت سے افاقہ نہوا وہی حالت
جب تین بار جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سرور عالم کو بہینچا اور اپنی پوری قوت کیساتھہ دبایا اوسوقت
حجاب ملکی حائل ہوا اور حضور کو نظر تعینات پر پڑی دیکھا کہ یہ مطلق کا پیغام ہے ... اور یعنی حکم ...
لایا ہی بمقتضای شان عبدیت تعمیل حکم کی لیکن چونکہ توم محبوبیت سے پہونچکر تہے اور عالم نیم مین غفلتاً
جگادینے سے خواہ مخواہ دل کانپ اوٹہتا ہے لہذا حضور کا دل کانپا اور وجہ خوف یہ تہی کہ پیغام خدا بواسطہ
ملک کے آنا دلیل ہے رسالت کی اور رسالت مین خلق کیطرف توجہ کرنا اور تعلیم فرمانا ضروری ہے پس آپ سمجھہ گئے
کہ اب خلق کیطرف ہمکو تعلیم کیواسطے متوجہ ہونا پڑا اور غلبہ شوق اور محبت خلوت نشینی کو چاہتا تہا تاکہ خلوت
مین بلا مزاحمت غیر مشاہدہ محبوب مین مستغرق رہین کیونکہ تعینات کیطرف متوجہ ہونا بہی ایک نوع کی
جدائی ہے پس خیال جدائی سے مضمون خوف کا پیش ہوا اللہ تعالی جلشانہ کو ملال خاطر اپنے حبیب کا
گوارا نہین ہوا اسیوجہ سے حقتعالی نے آپکے صدر مبارک کو کہولدیا چنانچہ فرمایا ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
صَدْرَكَ آیا نہین کہولا ہمنے تمہارے واسطے تمہارے سینہ کو استفہام انکاری واسطے کمال ثبوت
مدعا کے ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ تمہارے صدر کو تمہارے ہی نفع کیواسطے ہمنے کشادہ کردیا ہے یعنی تمکو ہمارے
مشاہدہ کیوجہ سے خلق کیطرف متوجہ ہونا ایذا دیتا تہا ہمکو تمہاری ایذا گوارہ نہوئی لہذا ہمنے تمہارے
سینہ کو کشادہ کردیا اور وہ وسعت دی کہ نہ ہمارا مشاہدہ تمکو تعلیم خلق اور ادای منصب رسالت کو مانع
ہو اور نہ توجہ جانب خلق کے کرنا تمکو ہمارے مشاہدہ مین خارج ہو اور اسیوجہ سے دوسری آیہ مین فرمایا
وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور اوتہا لیا ہمنے تمسے اوس بوجہ کو جو تمہاری پیٹہہ
توڑے دیتا تہا یعنی شرح صدر ہوجانیسے ہرحالمین تمکو مشاہدہ ہمارا حاصل رہتا ہی لیکن وجہ کہ مراد اوس سے
خیال غم جدائی ہی تہے ہمنے اوٹہالیا اور شرح صدری کیوجہ سے شب معراج مین اوس قرب خاص مین رسول کریم
کو خیال امت باقی رہا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور مروی ہے کہ جب رسول کریم کو بعثت کے

افاقہ ہوا آپنے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تحقیق ڈرا مین اپنے نفس پر ام المومنین نے کہا
کہ آپ نڈرین اللہ تعالی آپکو بلا مین نڈالیگا اور ایک روایت مین ہو کہ حضرت خدیجہ نے عرض کیا کہ آپ
نڈرین انشاء اللہ آپکے ساتھ خیر ہی کریگا اسواسطے کہ آپ مہمانکے دوست ہین اور سچے ہین اور امانت
گذار ہین اور عاجزونکی مدد کرنیوالے اور یتیمونکے پناہ دینے والے اور غریبونسے نیکی کرنیوالے اور بیکس ہین
یعنی ایسے خصائل حمیدہ جسمین ہون اوسکو محل خوف نہین ہے اور منقول ہے کہ حضرت خدیجہ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپکو منظور ہو تو مین آپکا حال ورقہ ابن نوفل اپنے چچا کے بیٹے سے بیان کرون دیکھون
وہ کیا کہتا ہے ورقہ نصرانی ہو گئے تھے اور مرد موحد تھے اور علم انجیل خوب جانتے تھے اور اوسوقت مین بڈھے
ہو گئے تھے اور آنکھین اونکی جاتی رہی تھین حضرت خدیجہ نے جاکر اونسے کہا کہ بیان کر جبرئیل کون
ہے ورقہ نے کہا قدوس قدوس اور ایک روایت مین ہے سبوح سبوح حضرت خدیجہ نے کہا کہ
محمد کہتے ہین کہ وہ مجھپر نازل ہوا اور سب حال جو گذرا تھا بیان کیا ورقہ نے کہا کہ قسم خدا کی اگر جبرئیل
اس زمین پر آیا ہے تو خدا تعالی بڑی برکت اور خیر یہان بھیجا ای خدیجہ اگر تو سچی ہے تو ناموس اکبر
ہو ہی اور وہی ہے کہ پاس آیا تھا اوسپر نازل ہوا اور ایک روایت مین ہے ورقہ نے حضرت خدیجہ سے
کہا کہ محمد کو میرے پاس بھیجو کہ وہ خود اپنا حال مجھسے بیان کرین رسولکریم ورقہ کے پاس آئے اور سب
قصہ بیان کیا ورقہ نے کہا اَبْشِرْ یَا مُحَمَّدُ ثُمَّ اَبْشِرْ مین گواہی دیتا ہون کہ تو وہ پیغمبر ہے کہ عیسی نے
جسکی بشارت دی ہے کہ بعد میرے ایک پیغمبر مبعوث ہوگا کہ نام اوسکا احمد ہوگا اور مین گواہی دیتا ہون
کہ تو احمد ہے اور خدا کا رسول ہے اور وہ ناموس اکبر جو موسی پر نازل ہوا تھا تجھپر نازل ہوا اور جلد تو کفار
کے ساتھ جہاد اور قتال کا مامور ہوگا اگر مین اوس ایام مین زندہ ہوتا تو تمہاری مدد کرتا اور ورقہ
اپنے سر کو جناب سرور عالم کے قریب لائے اور آپکی پیشانی کے اوپر بوسہ دیا اور بعد اوسکے تھوڑے ہی
دنکے ورقہ نے انتقال کیا بعدہ تین برس تک وحی نازل نہین ہوئی لیکن جبرئیل علیہ السلام حضرت کو

دکھلائی دیتے تھے اور آپکی تسکین کرتے تھے لیکن قرآن نہیں پڑھتے تھے جابر بن عبد اللہ انصاری سے
روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ فترت وحی مین ایک راہ مین جاتا
تہا کہ ناگاہ ایک آواز مین نے سنی اور آنکہہ اوپہا کر دیکہا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تہا بیٹہا
ہے کرسی پر زمین اور آسمان کے درمیان مجھپر ایک خوف میرے اوپر طاری ہوا مین گہر مین پلٹ گیا اور
کہا مجھکو کپڑا اوڑہا دو پس مجھکو اوڑہا دیا گیا پہر اللہ تعالی نے مجھپر وحی بہیجی یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ
وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ اور پہر وحی پے در پے آنیلگی صاحب وفا کتاب
جامع الاصول اور کتاب وفا سے نقل کرتے ہین کہ ابتدای نبوت مین تین برس اسرافیل حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ملازم تہے بعد اوسکے جبرئیل رسالت کے ساتہ آپ پر نازل ہوی اور جس زمانہ مین اسرافیل
آپکے ساتہ تہے آپ پر وحی نہین لائی سوائے جبرئیل کے کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہین لایا ہے
اور شیخ مجد الدین فیروز آبادی نے کتاب صراط مستقیم مین نقل کیا ہے کہ رسولکریم کی سات برس کی عمر تہی
کہ جناب الٰہی نے اسرافیل کو حکم دیا کہ آپکی ملازمت مین رہین پس اسرافیل آپکے ساتہ رہا یہانتک کہ گیارہ
برس پوری ہوی اوسوقت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم آنحضرت کی ملازمت کرو پس اونسین برس بطریق
موافقت اور مفارقت کے ملازم رسولکریم رہی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر نہوتے تہے اور روایت
صحیحہ مین مروی ہے کہ اسرافیل زمان ملازمت مین چندبار آپ پر ظاہر ہوی اور ایک کلمہ یا دو کلمہ بہی آپسے
کہے محمد اسحاق اور ایک جماعت کثیر اہل سیر سے اسکے قائل ہین کہ ابتدای نزول وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان مین ہوا بدلیل آیہ کریمہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ اور اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ
فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ لیکن اکثر اصحاب حدیث اور اہل سیر اسکے قائل ہین کہ حضور کی ولادت شریف کے اکتالیسویں
برس ماہ ربیع الاول کی تیسری یا آٹھوین تاریخ ابتدای نزول وحی ہوا ہے اور یہ جماعت دونون آیتونکی معنی مین
کہتے ہین کہ مراد اس سے ایکبارگی نازل ہونا قرآن مجید کا ہے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اور صاحب

روضۃ الاحباب نے لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی چند نوع سے نازل ہوئی ہی منجملہ اوسکے ایک خواب ہے
سچا جسکا ذکر حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث مین گذر چکا دوسری یہ کہ جبرئیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دلمین
القا کرتے تہے بے اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو دیکہین تیسری یہ کہ جبرئیل بصورت مرد متمثل
ہوکر رسول کریم کے پاس آتے تہے اور وحی آپ پر پڑہتے تہے اور اکثر وحیہ کلبی کی صورت پر آتے تہے اور کبہی کبہی
صحابہ نے بہی اونکو دیکہا ہے چوتہے یہ کہ وحی جناب سرور عالم پر مثل آواز درا کے نازل ہوتی تہی
اور یہ صورت سخت تر تہی سب وحی کی صورتون سے چنانچہ اوس وقت اگر جناب رسالت اونٹ پر سوار
ہوتے تہے دونون ہاتہ اونٹ کے خم ہوجاتے تہے اور اگر کسی یار کے ران پر اوس وقت تکیہ کیے ہوتے تہے
اوسکی ران کے ٹوٹ جانیکا خوف ہوتا تہا اور جاڑے کے ایام مین حضور کی جبین روشن سے پسینا نکلنے
لگتا تہا پانچوین یہ کہ جبرئیل کو اونکی صورت اصلی پر بے اسکے کہ وہ کسی دوسری کی صورت پر متمثل
ہون دیکہتے تہے اور وہ وحی پڑہتے تہے چہٹے یہ کہ جناب سرور عالم پر بالائے آسمان شب معراج مین نازل
ہوئی مین ہوا تہا ساتوین یہ کہ اللہ تعالی جلشانہ بے بواسطہ ملک کے حجاب مین سے آپسے تکلم فرمایا
جیساکہ احادیث معراج مین وارد ہوا ہی آٹہوین یہ کہ شب معراج مین بیواسطہ اور بیحجاب کے کلام کیا اون
لوگونکے قول پر جو قائل ہین کہ جناب سرور عالم نے حقتعالی جلشانہ کو شب معراج مین چشم سر سے دیکہا
واللہ اعلم اور جب نبی کریم تعلیم خلق کے لیے مامور ہوکر اول سبسے آپنے حضرت خدیجہ کبری کو دعوت خداپرستی
اور توحید کی فرمائی اور وہ بلا توقف آپ پر ایمان لائین اسپر کل کا اتفاق ہی اوسکے ایک روز بعد یا اوسی روز
کے آخر مین سیدنا علی مرتضی کہ آنحضرت کی تربیت مین تہے ایمان لائے بعد اوسکے زید بن حارثہ کہ حضرت
ام المومنین خدیجہ کبری کی آزاد کی ہوئی تہی ایمان سے مشرف ہوئے بعدہ سیدنا ابوبکر صدیق نے شرف ایمانکا
پایا اور بعضے اہل سیر اسکے قائل ہین کہ بعد حضرت خدیجہ کے پہلے سب مردون سے صدیق اکبر ایمان لائے تہے
اور بعضے تطبیق یون دیتے ہین کہ عورتون مین اول حضرت خدیجہ ایمان لائی ہین اور مردون مین صدیق اکبر

اور لڑکونمین سیدنا علی مرتضی اور آزاد غلامونمین زید رضوان تعالی علیہم اجمعین اور اہل سیر نے لکھا ہے کہ
حضرت صدیق جسوقت سے ایمان لائے ترقی اسلام مین آپنے کوشش کی اور لوگونکی دعوت کی اور اونکی سعی
سے بہت سے لوگ ایمان لائے چنانچہ پانچ شخص عشرہ مبشرہ مین سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعلیم
سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے ابتدا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفیہ دعوت اسلام
فرماتے تھے اور ایک ایک دو دو آدمی اطراف سے اکثر مشرف بایمان ہوتے تھے جب تین برس اسطرح گذرے
آیہ کریمہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ نازل ہوئی یعنی حکم الٰہی ہوا کہ اب اظہار کرو اپنے دین کا
اور جو کچھ حکم ہوا ہے اوسکو ظاہر کرو اور مشرکین سے منہ پھیرو اور بے خوف رہو مین تمکو کافی ہون
اوسوقت سے حضور آشکارہ دعوت اسلام کرنیلگے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی
وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی جو عزیز قریب تمہارے ہین اونکو ڈراؤ جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم واسطے تعمیل حکم کے کوہ صفا پر تشریف لیگئے اور قریش کے ہر ہر قبیلہ کو آپنے پکارا حضرت کی
آواز سنکر سب قریشی صفا پہ جمع ہوے رسولکریم نے فرمایا ای قریش تمکو کوئی شے اللہ سے غنی نکریگی
ای اولاد عبد المطلب تمکو کوئی شے اللہ سے غنی نکریگی ای عباس بن عبد المطلب تمکو کوئی شے اللہ سے
غنی نکریگی ای صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی تمکو کوئی شے اللہ سے غنی نکریگی ای فاطمہ بنت رسول اللہ میرے
مال سے جو منظور ہو وہ مانگ اللہ سے تجکو کوئی شے غنی نکریگی اور بعدہ فرمایا اگر مین تمکو خبر دون
کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے نیچے ٹھیرا ہے اور اونکا قصد ہے کہ دفعتہً تمپر حملہ کرین اور تمکو لوٹ لین
تو تم میرے اس قولکی تصدیق کروگے یا نہین سب لوگون نے کہا کہ ہم تمکو سچا جانتے ہین تم کبھی جھوٹ
نہین بولے ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون ایک سخت عذاب سے ابو لہب کلمہ
بد دعا زبان پر لایا اور کہنے لگا کہ تمام روز تباہی ہو کیا اسیواسطے تمنے ہمکو جمع کیا اللہ جلشانہ نے اس بے ادبی کے
عوض مین سورہ تبت یدا نازل فرمائی چندے نبی کریم دعوت اسلام آشکارا فرماتے رہے لیکن قریش کے

بتون سے تو غرض نہین رکہتے تہے اور کفار بہی نبی کریم سے متعرض نہوتے تہے جب نبی کریم قریش کی مجلسون کیطرف
نکلتے تہے وہ لوگ حضور کیطرف اشارہ کرتے تہے کہ یہی جوان ہے اولاد عبد المطلب سے کہ اہل سما دین سے
کلام کرتے ہین اور وہ آسمانکی خبرین کہتا ہے جب چند روز اسطرح گذرے گئے اللہ تعالیٰ نے قریش کے معبودان
باطل کے عیب ارشاد کیے اور فرمایا کہ قریش کے باپ دادا جو اس طریقہ پر مرگئے ہین وہ کافر ہین اور دوزخ
کے عذاب مین گرفتار ہین قریش نے جب یہہ مضمون سنا حضرت سرور کائنات کے دشمن ہوگئے اور ہرطرح سے
نبی کریم کو ایذا اور تکلیف دینے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ایذا پر صبر کرتے تہے اور دعوت اسلام مین کوشش
فرماتے تہے ایام حج مین حضور لوگونکے پاس جاتے تہے اور فرماتے تہے کہو لا الٰہ الا اللہ تا کہ فلاح
پاؤ ابو لہب حضرت کو پتھر مارتا تہا اور نسبت کذب کی حضور کیطرف کرتا تہا اور لوگونکو اغوا کرتا تہا کہ انکی بات نہ
سنو اور جناب سرور عالم فرماتے تہے کہ کون ہے جو میری نصرت کرے تا کہ مین اپنے رب کی رسالت کو پہونچا دون
اور اوسکو بہشت ملے اور جو کوئی شخص مکہ مین آتا تہا قریش اوسکو سمجہاتے تہے کہ آنحضرت سے بچے رہو اور
مختلف کلمات صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین کہتے تہے کوئی حضور کو کاہن کہتا تہا اور کوئی ساحر اور
کوئی شاعر بتاتا تہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی تسکین کیواسطے برابر آیات نازل فرماتا تہا اور اگلے انبیا کے حالات
حضور کو سناتا تہا کہ آپ سے پہلے جو رسول دنیا مین بہیجے گئے تہے اونکو بہی کافر شاعر اور کاہن اور ساحر کہتے
تہے اونہون نے صبر کیا آپ بہی صبر کرین حضور صبر فرماتے تہے اور رسالت کے کام کو انجام دیتے تہے
نقل ہے کہ اوسیوقت مین زمانہ حج کا آیا ولید بن مغیرہ کہ سردار قریش سے تہا اور بہت بڑا عاقل اور سن
رسیدہ تہا اوسنے تمام رؤسائے قریش سے کہا کہ موسم حج آگیا ہے عرب کے قبیلے اطراف اور جوانب سے خانہ کعبہ
کی زیارت کیواسطے آوینگے حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ہو رہا ہے ضرور لوگ انکے پاس جاوینگے اور
جب اونکی باتین سنینگے محبت اونکی اون لوگونکے دل مین پیدا ہوگی اور اسلام قبول کر لینگے پس
کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہیئے اور اونکی نسبت مین ایسا کچہہ مشہور کرنا چاہیے کہ لوگ اونکیطرف متوجہ

سنون اور سب متفق ہوکر وہی ایک بات کہین قریش کے لوگون نے اوس سے کہا کہ تو ہی سوچکر کوئی
ایسی بات بتلا ہم سب تیری متابعت کرینگے ولید نے کہا تم کہو مین سنون دیکہون تم کیا تجویز کرتے ہو
لوگون نے کہا کہینگے کہ وہ کاہن ہین ولید نے کہا کہ واللہ مین نے بہت کاہنونکو دیکہا اونکی باتین کاہنونکی
مثل نہین ہین اگر تم اونکو کاہن کہوگے اور لوگ آکر اونکو دیکہینگے اور اونکی باتین سنینگے تمکو جہوٹا جانینگے
لوگون نے کہا مجنون کہین ولید نے کہا کہ مجنون سے اونکو کچہہ بہی مناسبت نہین ہے لوگون نے کہا کہ
شاعر کہین ولید نے کہا شعر اکر اوس سے کیا نسبت ہے کلام اونکا شاعرونسے علیحدہ ہے لوگون نے کہا کہ
ساحر کہین ولید نے کہا کہ سحر کے حال سے ہم خوب واقف ہین سحر سے بہی اونکو مناسبت نہین ہے لوگون نے
کہا پہر تو ہی بتلا کہ کیا کہین ولید نے کہا واللہ محمد کے کلام مین حلاوت اور حسن اور قبول اور نور
اور ضیا ایسا ہے کہ ہر شے پر غالب آتا ہے اور کوئی اوس پر غالب ہو نہین سکتا ہے اور محمد اس قسم کا انسان
نہین ہے کہ لوگ اوسکو نجانین تاکہ ہم یہ کہین کہ وہ مجہول ہے اوسکے قول کیطرف التفات نکرو اصل اوسکی
سبکی اصل سے زیادہ شریف ہے اور نسب اوسکا سبکے نسب سے زیادہ معروف اور مشہور ہے اور فصاحت اور
کلام مین کوئی اوس سے سربر نہوگا جس امر کے ساتہ ہم اوسکو منسوب کرینگے جب لوگ اوسکو دیکہینگے
اور اوسکا کلام سنینگے ہمکو جہوٹا کہینگے لوگون نے کہا کہ پہر تو ہی کچہہ فکر کر ولید نے بعد تامل کے یہ کہا
بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کہین وہ ساحر ہین اونکے ساتہ مشابہ ہے اسواسطے کہ کلام اوسکا ایسا ہے کہ اگر لوگ اوسکو سنین
باپ بیٹے مین شوہر اور عورتین جدائی ہوجاوے اور بیان اوسکا ایسا سحر ہے کہ سننے والیکو سب سے پہیر کر اپنا
کرلیتا ہے اور اوسکے چلے اور کلمات اوس پلید نے کہے اللہ تعالی نے اوسکی مذمت مین آیہ کریمہ ذرنی ومن
خلقت وحیدا آخر آیۃ تک نازل فرمائی جابر ابن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب
قریش نے دیکہا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین سب ایکجگہہ
جمع ہوے اور آپسمین کہا کہ جو کوئی زیادہ سحر اور کہانت اور شعر مین ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

جاوے اونسے گفتگو کرے چنانچہ عتبہ ابن ربیعہ کو سبنے اختیار کیا اور حضور کے پاس بھیجا نبی کریم اوسوقت
مسجد الحرام کے ایک گوشہ مین بیٹھے تھے عتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا محمد تم بہتر ہو یا
عبد اللہ حضور نے کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے کہا تم بہتر ہو یا عبد المطلب جناب سرور عالم نے سکوت کیا
اوسوقت اوسنے کہا کہ اگر تمہارے نزدیک وہ بہتر تھے تو وہ بھی تو ان بتونکی پرستش کی ہے اور اگر تم
بہتر ہو تو دلیل بیان کرو کہ ہم سنین اور ایک روایت مین ہے کہ عتبہ نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے نسب تیرا
ہم لوگونمین اس مرتبہ پر ہے کہ تم خود جانتے ہو تمنے ایک امر عظیم قوم قریش مین پیدا کیا ہے اونکی جماعت
کو متفرق کر دیا ہے اور اونکے معبودون پر طعن کرتے ہو اور اونکے آباؤ اجداد کی تکفیر کرتے ہو اور ہمکو
درمیان عرب کے تمنے فضیحت کیا ہے یہانتک کہ کاہنی اور ساحری کے ساتھ مشہور ہوگئے ہو اگر یہ باتیں
بسبب خواہش نفسانی کے کرتے ہو تو جس عورت کو قریش سے تم پسند کرو ہم اوسکو تمہارے نکاح مین دیدین
اور اگر تمکو حاجت ہو اور تکلیف ہو تو مال تمہارے واسطے ہم جمع کرین کہ تم مالدار ہو جاؤ سب سے زیادہ
زیادہ اور اگر تم کو یہ منظور ہو کہ ہم پر بادشاہت کرو تو ہم تمکو اپنا بادشاہ کرین اور اگر تم یہ باتین بسبب
خواب و خیال کے کرتے ہو اور اوسکا دفع تم نہین کر سکتے ہو تو ایک طبیب ہم پہونچا دین کہ وہ تمہارا
علاج کرے اور ہم اپنا مال خرچ کرین جب عتبہ نے یہ کلمات ناپسندیدہ کہے حضور نے فرمایا کہ تمہارا کلام پورا
ہوگیا اوسنے کہا ہان اوسوقت جناب سرور عالم نے فرمایا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حٰمٓ
تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اور اس سورہ کو پڑھا جب اس آیہ کریمہ پر پہونچے فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ
اَنۡذَرۡتُکُمۡ صٰعِقَۃً مِّثۡلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ عتبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہا حسبک
حسبک کیا اور کلام سوا اسکے تمہارے پاس نہین ہے حضور نے فرمایا نہین ہے اور ایک روایت مین ہے
کہ حضور سورۂ شریفہ کو پڑھتے تھے اور عتبہ دونون ہاتھ پس پشت رکھے ہوئے اوسپر تکیہ کیے تھا اور سن رہا تھا
یہانتک کہ جناب سرور عالم آیہ سجدہ پر پہونچے اور حضور نے سجدہ کیا اور بعدہ فرمایا اے ابا الولید تو نے

جو کچھہ سنا اب جہان چاہے جا عتبہ حضور کے پاس سے اوٹھکر قوم کے پاس آیا قوم کے لوگ کہنے لگے کہ ہم
نے دیکھا کہ واللہ ابو الولید پلٹا ہے اوسکے چہرہ کا وہ رنگ روپ نہین ہے جو وقت جانیکے تہا الغرض عتبہ آکر قوم مین
بیٹھا اور کہا واللہ مین نے وہ کلام سنا کہ مثل اوسکے کبھی نہ سنا تہا بخدا یہ کلام سحر اور کہانت اور شعر کے
ساتھ کچھہ بھی مناسبت نہین رکھتا ہے ای جماعت قریش میری بات سنو اوس سے متعرض نہو اوسکو اوسکے
حال پر چہوڑ دو کہ وہ اپنے کام مین مشغول رہے بخدا اوسکے اس کلام مین ایک بہت بڑی شان ہوگی اگر
تمام قبائل عرب کے اوس پر غالب ہوگئے مقصود تمہارا بے زحمت کے حاصل ہوجاویگا اور اگر وہ سب پر غالب
ہوگیا تو اوسکی حکومت تمہاری حکومت ہے اور اوسکی عزت تمہاری عزت ہے اوسوقت تم تمام مردمان
زیادہ تر سعادتمند ہوگے قریش نے اوس سے کہا ای ابو الولید بخدا اونہون نے اپنی زبان سے تجہپر سحر کردیا
عتبہ نے کہا جو میری رای مین آیا مین نے کہدیا اب تم جو چاہو سو کرو جب قریش کو معلوم ہوا کہ جناب
سرور عالم اپنے طریقہ پر ثابت قدم ہین اور بتونکی مذمت سے باز نرہین گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایذا رسانی پر زیادہ تر مستعد ہوئے اور بغض اور دشمنی کو اعلی درجہ پر پہونچا دیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے اور ستاتے تھے محمد بن اسحاق روایت کرتے ہین کہ سرداران قریش بسبب حمایت
ابوطالب کے نبی کریم پر کامل قابو نپا سکتے تھے اور اشراف اور کبار صحابہ کو بسبب اونکی قوم اور قبیلہ کی
حمایت کے خاطر ایذا نہ دیسکتے تھے پس اونہون نے اتفاق کیا اسبات پر کہ مسلمانون مین سے جس کسی
فقیر اور عاجز کو پاوین ایذا دین چنانچہ جو شخص صاحب قبیلہ نتہا جب اوسکو پاتے تھے انواع انواع
طرحکی ایذا پہونچاتے تھے بعضونکو بہوک کی بعضونکو پیاس کی تکلیف دیتے تھے بعضونکو زرہ پہناکر دہوپ
کہڑا کرتے تھے لیکن جو لوگ صاحب یقین تھے اسلام پر ثابت قدم رہتے تھے اور اوس بلا پر صبر کرتے تھے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اونکا مالک امیہ بن خلف جمحی ہر روز بطحای مکہ مین لیجاتا تہا اور برہنہ کرکے
گرم ریگ پر لٹاتا تہا اور پتہر دہوپ مین گرم کرکے اونکے سینہ اور شکم مبارک پر رکہتا تہا اور کہتا تہا

اے حبشی محمد کے دین کو چھوڑ دے اور لات و عزیٰ پر ایمان لا وہ فرماتے تھے احد احد یعنی خدا ہی یکتا کو مین پوجتا
ہون اور عمار اور اونکے والد یاسر اور اونکی والدہ سمیہ کو کفار نے بہت ایذا دی یہانتک کہ سمیہ اور یاسر کو
قتل کیا اور یہ اسلام مین اول شہید ہین جو خدا کیواسطے مارے گئے اور حضرت عمار کو جب کفار نے بہت سخت
ایذا دی جو کفار چاہتے تھے زبان سے کہدیا لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ عمار
نے اسلام کو چھوڑ دیا جناب سرور عالم نے فرمایا حاشا کہ وہ کافر ہو جاوے تحقیق وہ سر سے پیر تک ایمان سے
بھرا ہوا ہے اور اوسکے گوشت اور خون مین ایمان در آیا ہے عمار جب کفار کے ہاتھ سے رہا ہوے حضور کی خدمت
بابرکت مین حاضر ہوے اور کفار کے ظلم سے رونے لگے جناب سید عالم نے اپنے دست مبارک اونکی آنکھون پر
ملے اور اونکے آنسو پوچھے اور کلمات تسکین کے فرمائے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ آیہ کریمہ مَن
كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ اسی مقدمہ مین نازل ہوئی ہے الغرض
جب کفار مکہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایذا بہت دی حضور نے صحابہ کو اجازت دی
کہ جانب حبشہ ہجرت کرین اور فرمایا کہ اوس ملک مین ایسا بادشاہ ہے کہ اوسکے ملک مین کوئی ظلم
نہین کرسکتا ہے پس نبوت کی پانچوین برس رجب کے مہینہ مین گیارہ مرد اور چار عورتون نے
مکہ معظمہ سے ہجرت کی اول اون مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین کہ اونہون نے اپنی زوجہ حضرت
رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور بعدہ اور مسلمان بھی حسب اجازت نبی کریم
کے حبشہ کو گئے اور جبتک حضور مکہ مین تھے جسکا قصد ہجرت کرنیکا ہوتا تھا حبشہ کو جاتا تھا حضرت عبد اللہ
ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حبشہ مین نجاشی کے پاس بھیجا اور
قریش واقف ہوے اونہون نے عمرو بن عاص اور عمارہ بن ابو الولید کو نجاشی کے پاس کہ حاکم حبشہ
عیسائی مذہب تھا بھیجا اور ہدایہ اور تحائف جو اوسکو مرغوب تھے اونکے ہاتھ بھیجے جب وہ نجاشی کے سامنے
پہونچے اوسکو سجدہ کیا اور وہ تحائف پیش کیے اور کہا کہ ایک جماعت ہمارے نبی اعمام سے تمہارے

ملک مین آئی ہے اور وہ لوگ ہمارے دین اور طریقہ سے پھر گئے ہین اور ایک نیا دین اونہون نے نکالا ہے
سوای تمہارے اور ہمارے باپ دادا کے دین کے اونکو ہمکو دیدو اور نجاشی کے مصاحب جنہون نے اون سے
رشوت لی تھی اونہون نے اونکے قول کی تائید کی کہ مہاجرین کو انکو دیدینا چاہیے نجاشی نے غصہ
مین آکر کہا کہ بخدا مین کبھی ایسا نکرونگا کہ جنہون نے میرے ملک مین آکر پناہ لی ہے اونکو مین اونکے دشمنون کو
دیدون اور حکم دیا کہ اہل اسلام کو جمع کرو کہ وہ خود ہمسے گفتگو کرین اور اپنی ملت کا بیان کرین جب اہل
اسلام نے سنا آپسمین مشورہ کیا کہ نجاشی سے ہم کسطرح کی باتین کرین حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کہ مہاجرین
حبشہ سے تھے اونہون نے فرمایا کہ کوئی شے راستی سے بڑھکر نہین ہے ہمارا جو طریقہ اور ملت ہے اوسکو بیان
کر دینگے پس سبنے حضرت جعفر کو اپنا پیشوا کیا اور کہا کہ تم ہی کلام کرنا اور بعدہ نجاشی کے پاس آئے اور
سلام کیا اور سجدہ تحیت جسکی رسم اوس ملک مین تھی نکیا نجاشی کے مصاحبین نے کہا تمنے سجدہ کیون
نہین کیا حضرت جعفر نے فرمایا کہ ہم سوای خدا کے کسیکو سجدہ نہین کرتے ہین ہمارے رسول نے ہمکو ایسا ہی
تعلیم فرمایا ہے اس کلام سے نجاشی کے دلمین ایک ہیبت پیدا ہوئی اور اوسنے کہا کہ یہ جماعت قریش
کہتے ہین کہ تمنے اونکے دین کو چھوڑ دیا ہے اور ہمارے دین کی اور دین یہود کی بھی پیروی نہین کرتے ہو
لہذا تم اپنا طریقہ ہمسے بیان کرو کہ تمہارا مذہب کیا ہے حضرت جعفر نے کہا کہ ہم اونکے دین پر تھے اللہ تعالےٰ نے
ایک رسول ہم پر بھیجا کہ اوسکے نسب اور صدق اور عفاف کو ہم خوب جانتے ہین اوسنے ہمکو اللہ تعالیٰ
کی پرستش اور اوسکی توحید تعلیم کی اور اپنے قوم کے دین سے اور تمام مذہبون سے ہمکو منع کیا اور ہمکو اچھی
باتون کا حکم دیا اور بری باتون سے منع کیا اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور صلۂ رحم اور تمام اخلاق حسنہ
کا ہمکو حکم فرمایا اور اللہ کی اوتاری ہوئی کتاب ہم پر پڑھی کہ کوئی چیز اوس سے مشابہ نہین ہے اور ہمکو
دلائل واضحہ اور معجزات لائحہ سے خوب ظاہر اور روشن ہو گیا کہ دین اوسکا حق اور سچا ہے اور اللہ
کیطرف سے ہے پس ہمنے اوسکی تصدیق کی اور اوسپر ایمان لائے اور اپنی قوم کے دین باطل کو چھوڑ دیا اسپر

اونہوں نے ہمکو ایذا دی اور بہت ستایا ہمکو اونسے بدلا لینے کی قوت نہ تھی ہمارے پیغمبر نے حکم دیا تھا کہ
تمہاری جانب ہجرت کرین اور سب بادشاہون سے تمکو اختیار کیا کہ تو اونکو ہم پر ظلم کرنیسے منع کریگا نجاشی نے
کہا کہ وہ کلام جو اونپر نازل ہوا ہی اوسمین سے کچھہ تمہارے پاس ہے کہ مجھکو سناؤ حضرت جعفر نے کہا ہان اور
سورہ کریمہ کہیعص اوسکے سامنے پڑہی نجاشی نے جب اوس کلام پاک کو سنا اسقدر رویا کہ انسو
اوسکی ڈاڑہی سے بہنے لگے اور نجاشی نے اپنے دین کے عالمون اور پیشواؤنکو بھی جمع کیا تہا وہ صحیفے
کہولے ہوے تھے وہ بہی اسقدر روے کہ ڈاڑہیان اور صحیفہ تر ہوگئے نجاشی نے کہا بخدا یہ کلام اور
وہ کلام جو موسیٰ پر نازل ہوا ہے دونون ایک مشکوۃ سے نکلے ہین بعدہ عمرو بن عاص اور عمارہ کیطرف
متوجہ ہوکر کہا کہ مین ان لوگونکو تمکو نہ دونگا اور نہ تمکو ایذا پہونچانے دونگا اور ایک روایت یہ ہے کہ عمرو عاص
نے نجاشی سے کہا کہ یہ لوگ عیسیٰ ابن مریم کے نسب مین تمسے مخالف ہین نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ تم عیسیٰ کی شان مین کیا کہتے ہو اونہون نے فرمایا مین اونکی شان مین وہ کہتا ہون جو ہمارے
خدا نے فرمایا ہی ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ نجاشی نے ایک
چہوٹی سی لکڑی زمین سے اوٹہالی اور کہا اے گروہ حبشہ او قسیسون اور راہبانون جانون اور
آگاہ ہو عیسیٰ کی انجیل مین اور اس کلام مین جو انہون نے کہا ہے اس لکڑی کے برابر فرق نہین ہے اور
صحابہ سے کہا مرحبا ہو تمکو اور مرحبا اوسکو تم جسکے پاس سے آئے ہو مین گواہی دیتا ہون کہ وہ رسول خدا
ہے اور وہ ہی جسکا وصف ہمنے انجیل مین پڑہا ہے اور وہ ہی جسکی بشارت عیسیٰ ابن مریم نے دی ہے
اور صحابہ سے کہا کہ جہان تمہارا دل چاہے وہان قیام کرو اور قسم ہے خدا کی اگر امر مملکت کا مجہسے
متعلق نہوتا مین اونکے پاس جاتا اور نعلین اونکی اوٹھاتا اور اونکو وضو کراتا اور نقل کیا ہے کہ نجاشی
نے ہدیے قریش کے اونکو واپس کردیے اور وہ شرمندہ ہوکر اوسکی مجلس سے باہر نکلے مروی ہے
کہ نبوت کے چھٹے برس ایکروز ابوجہل نے حضرت سرور عالم کو بہت ایذا دی اور کلمات ناگفتنی خصوصاً

اقدس کی جناب مین کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلم وصبر تہے آپنے تحمل فرمایا اور اوسکا جواب نہدیا کنیز
عبد بن جدعان اس حالسے واقف تہی حضرت حمزہ عم رسول اللہ جب شکار سے واپس آکے کعبہ کا طواف
کرنیکو گئے اوسوقت اوس کنیز کبیسے اونسے کہا کہ آج ابوجہل لعین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے بہتیجے کو
بہت ایذا دی اونہون نے تحمل کیا حمزہ کو یہ سنکر غصہ آیا اور وہین سے ابوجہل لعین کے پاس گئے وہ لعین
اپنی قوم کی مجلس مین بیٹہا تہا امیر حمزہ کے دوش پر کمان تہی آپنے وہ کمان اوسکے سر پر ماری سر اوس
پلید کا پہٹ گیا اور فرمایا کہ تو محمد کو گالیان دیتا ہے اور ایذا پہونچاتا ہے حالانکہ مین اوسکے دین پر ہون
اور وہ سید ہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے اور اوسیوقت مسلمان ہوگئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ایمان لانیسے بہت خوش ہوے اور مسلمانونکو قوت ہوگئی اور قریش بہی
ڈرگئے اور اپنے ہاتہونکو اور زبانونکو روکنے لگے اور اسی سال مین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ
مشرف باسلام ہوے اور اسلام قوی تر ہوگیا کیفیت اونکے ایمان لانیکی یہ مروی ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ
نازل ہوئی اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ اَنْتُمْ لَہَا وَارِدُوْنَ اور ابوجہل نے
اس آیہ شریفہ کو سنا جماعت قریش مین کہڑا ہوکر کہنے لگا اے گروہ قریش محمد تمہارے معبودونکو گالیان دیتے
ہین اور تمہارے قوم کے عاقلونکو بیوقوف قرار دیتے ہین کہتے ہین کہ تم اور تمہارے معبود آتش دوزخ کی
لکڑی ہین جانو اور آگاہ ہوکہ جو شخص اونکو قتل کریگا مین اوسکو سو سیاہ اور سرخ بالون والے اونٹ
اور ہزار اوقیہ نقرہ دونگا عمر خطاب ہنوز مسلمان نہوے تہے اونہونے کہا اے ابوالحکم اس وعدہ پر کوئی ضمان
ہے اوس ملعون نے کہا مین نقد بلا تاخیر دیتا ہون حضرت فاروق نے کہا لات اور عزی کی قسم سچ کہتا ہے
تو ابوجہل نے کہا قسم ہے لات وعزی کی مین سچ کہتا ہون اور لیگیا حضرت عمر کو کعبہ معظمہ کے اندر اور ہبل
کو جو اسمین بڑا بت تہا اپنے قول پر گواہ کیا پس فاروق نے تلوار حمائل کی اور تیر اور کمان لیکر قتل کے
ارادہ سے روانہ ہوے راہ مین نعیم بن عبداللہ النحام اونکو ملا اوسنے پوچہا اے عمر کہان چلے تہے اونہونے

اپنا قصد بیان کیا نعیم نے کہا یہ کام کیونکر تجسے ہوگا اور اگر بالفرض ہو بھی گیا تو اولاد ہاشم اور اولاد عبد المطلب
سے تم کیونکر بچ سکوگے حضرت عمر نے کہا شاید تو بھی محمد کے دین کیطرف مائل ہوا ہے اگر مجکو اسکا یقین
ہوجاوے تو مین پہلے تمہاری فکر کرون نعیم نے کہا کہ مین اپنے باپ دادا کے دین پر ہون بس دونون جدا
ہوکر چلے اور مقام ابطح مین پہونچے وہان دیکھا کہ ایک گوسالہ کو مارتے ہین اور لوگ اوسکا گوشت لینے کو
جمع ہین جب اوسکو ہاتھ پیر باندھکر لٹایا اوسنے بزبان فصیح کہا اے آل ذریح ایک مرد زبان فصیح سے تمکو بلاتا ہے
اس شہادت کیطرف کہ بتحقیق نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور بتحقیق محمد رسول ہین اللہ کے لوگون نے
یہ معاملہ دیکھکر گوسالہ کو چھوڑ دیا حضرت عمر وہانسے چلے اور اوپہین کہتے تھے یا عجبا یہ برا کام مجھپر واقع ہوا ہے
جلد تر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنا چاہیے قبل اوسکے کہ اونکا استحکام زیادہ ہو اور ایک روایت مین
یہ ہے کہ حضرت عمر نے اس حالکو واقعہ مین دیکھا اور نقل کرتے ہین کہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ
تعالی عنہ حضرت عمر کو ملے اور پوچھا کہ اے عمر کہان جاتے ہو حضرت عمر نے اپنا ارادہ ظاہر کیا حضرت سعد نے
کہا کہ تم اونکی قوم سے کیونکر محفوظ رہوگے حضرت عمر نے کہا کہ پہلے مین تمکو قتل کرونگا حضرت سعد نے کہا کہ
تمہاری بہن اور سعید بن زید اونکے شوہر جو تمہارے بہت عزیز ہین مجھسے وہ مسلمان ہوگئے ہین حضرت
عمر نے کہا کہ مجھکو کیونکر معلوم ہو کہ یہ بات سچی ہے حضرت سعد نے کہا کہ نشان میرے قولکی راستی کا یہ ہے
کہ وہ تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ نکھاوینگے حضرت عمر اپنی بہن کے گھر کیطرف متوجہ ہوے اور اون دنون مین سورہ
شریفہ طہ نازل ہوئی تھی سعید اور اونکی زوجہ یعنی خواہر حضرت عمر نے خباب بن ارت کو اپنے گھر مین
بٹھایا تھا کہ سورہ موصوفہ کو اوسنے یاد کرلین اتفاقاً حضرت عمر اوسوقت پہونچے کہ وہ قراءت مین مشغول تھے
حضرت عمر نے دروازہ بہن کے گھر کا بند پایا کان دروازہ پر لگایا آواز اونکے قراءت کی سنی اور دروازہ
کھٹکھٹایا جب گھر والونکو حضرت عمر کا آنا معلوم ہوا خباب چھپ رہے اور سورہ شریفہ کو بھی چھپالیا
اور دروازہ کھولدیا حضرت عمر گھر مین آکر بیٹھے اور پوچھا کہ یہ آواز کیسی تھی کہ سنی مین نے کہا ہمنے نہین

باتین کرتے تھے پس آپنے ایک گوسفند منگاکر ذبح کی اپنے ہاتھ سے اور بہنوایا اوسکو اور بہن اور اونکے شوہر
سے کہا کہ کہاؤ اونہون نے کہا ہمنے نذر کی ہے کہ تمہاری ذبیحہ سے ہم نکہاوینگے حضرت عمر سمجہے کہ قول
حضرت سعد کا سچا ہے اوٹھ کہڑے ہوے اور بہن کو مارنیلگے اونہون نے کہا کہ ای عمر مارتا ہے تو آدمیونکو اپنی
خواہش نفس سے اگرچہ بغیر حق کے ہو شہادت دیتی ہون مین کہ تحقیق نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور
بتحقیق محمد رسول اللہ کے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بہنوئی کے سر کے بال پکڑ کر
اور اپنے آگے کہینچا تاکہ اونکو ہلاک کرین بہن آپکی اوٹہین اور حضرت عمر سے لپٹ گئین تاکہ اونسے شوہر کو چہوڑادین
حضرت عمر نے بہن کو مارا سر اونکا پہٹ گیا اور خون اونکے منہ پر بہنے لگا اونہون نے کہا ای عمر جان لو ہمنے
متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ہے اگر تو ہمکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا تو ہم اوسکے دین سے نپہرینگے
حضرت عمر نے جب اونکو اسلام مین ثابت قدم پایا اور بہن کا سر اور منہ خون آلودہ دیکہا اونکے دل مین ایک
رقت پیدا ہوئی اور اپنے فعل سے پشیمان ہوے اور اونکے مارنیسے ہاتھ روکا اور ایک گوشہ مین بیٹہے بعد
ایک لحظہ کے کہا کہ وہ صحیفہ جو تم پڑہتے تہے مجہکو دکہاؤ آپکی ہمشیر نے کہا کہ مین ڈرتی ہون کہ تمکو دون
اور تم اوسکے ساتھ بے ادبی کرو حضرت عمر نے قسم کہائی کہ مین بے ادبی نکرونگا بعدہ آپکی بہن نے کہا کہ
اگر تم چاہتے ہو کہ صحیفہ کو لو تو غسل کرو اسواسطے کہ یہ کلام خداوند کا ہے اور تم مین شرک کی نجاست ہے
اور یہ وہ کتاب ہے جسکی شان مین فرمایا ہے نچہوین اوسکو مگر پاک لوگ حضرت عمر نے غسل کیا اور اوس
صحیفہ شریفہ کو گود مین رکہا اور اول سورہ طٰہٰ سے پڑہا جب اس آیہ کریمہ پر پہونچے وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ
فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى روئیلگے اور کہا کہ کیا اچہا کلام ہے یہ کلام اور کیا بزرگ خطاب ہے یہ خطاب
حضرت خباب فی الحال گوشہ سے باہر نکلے اور کہا بشارت ہو تمکو ای عمر کہ کل رسول کریم نے یہ دعا کی تہی
ای اللہ عزیز کر اسلام کو ساتھ ابی جہل بن ہشام کے بلکہ ساتھ عمر ابن خطاب کے مین امید رکہتا ہون
کہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمہارے حق مین مقبول ہو گئی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت

اس آیہ کریمہ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ پر پہونچے بیطاقت ہوگئے اور کہا کہ وہ خداوند جسکی یہ صفت ہے وہ سزاوار اسکو
ہے کہ سوا اوسکے کسیکی پرستش نکیجاوے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
بعدہ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین مین اونکے پاس جاؤنگا لوگون نے کہا کہ حضرت حمزہ کے مکانمین ہین
اور اوسوقت نبی کریم حضرت حمزہ کے مکانمین تشریف رکہتے تہے اور ایک روایت مین ہے دار ارقم مین جلوہ فرما تہے
جناب کے آگے اور حضرت عمر سعید بن زید کے ساتہہ پیچہے اونکے چلے راہ مین بنی سلیم کی ایک جماعت پر پہونچے
اونمین باہم کچہہ جہگڑا تہا اونہون نے جب حضرت عمر کو دیکہا اونسے کہا کہ تم ذرا ہمارے ساتہہ اس بتخانہ
مین آؤ دیکہو کہ بت کیا حکم کرتا ہے ہمارے مقدمہ مین حضرت عمر اونکے ساتہہ بتخانہ مین گئے اور بت کے پاس
کہڑے ہوے ناگاہ سنا کہ جوف بت سے ایک ہاتف نے آواز دی **ابیات**

اِنَّ الَّذِيْ وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰى	بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِىْ
سَيَقُوْلُ مَنْ عَبَدَ الضِّمَادَ وَمِثْلَهُ	لَيْتَ الضِّمَادَ وَمِثْلَهُ لَمْ يُعْبَدِ

پس حضرت عمر وہان سے باہر نکلے اور یقین اونکا زیادہ ہوا اور چلے یہانتک کہ حضرت حمزہ کے مکان پر
پہونچے اور دروازہ کہٹ کہٹایا ایک صحابی نے دروازیکی درز سے دیکہا کہ عمر ہین تلوار دوش پر حمائل کیے
ہوے ہین اور صحابہ سے بیان کیا صحابہ نے دروازہ کہولنے کو منع کیا حضرت حمزہ نے کہا یا رسول اللہ آپ
حکم دین کہ دروازہ کہولدیا جاوے اگر وہ ساتہہ خیر کے آیا ہے اوسکو مبارک ہوا اور اگر ساتہہ شر کے آیا ہے تو مین
ضامن ہون اوسکی شمشیر کا جو حمائل کیے ہے وہی تلوار لیکر اوسکے سر کو اوسکے جسم سے جدا کر دونگا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا دروازہ کہولدیا گیا حضرت عمر حاضر ہوے حضرت رسول کریم اونکے استقبال کو آگے بڑہے اور اونکو
دونون بازو اور ایک روایت مین ہے اونکے کمر کو پکڑا اور دبایا اور ارشاد کیا اے عمر اگر صلح کے ساتہہ آیا ہے
ہم ہاتہہ تیرے پکڑ لینگے اور اگر لڑائی کیواسطے آیا ہے تو تجہکو ہلاک کرینگے حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلح کو
حاضر ہوا ہون اور کلمہ توحید پڑہا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت عمر نے جب دروازہ حضرت حمزہ کا کہٹکہٹایا

حضرت حمزہ باہر نکلے حضرت عمر کو تلوار حمائل کیے ہوے دیکھا کہا اے عمر تو طمع رکھتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
غلبہ پانیکی حالانکہ ہم ایک جماعت فرزندان عبد المطلب سے ہین پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت عمر کا نام سنکر باہر نکل آئے اور کہا اے عمر مسلمان ہو جا اللہ تعالی تجھپر وہ بھیجیگا جو
حضرت عمر نے جب یہ کلام جناب سیدنا علیہ الصلوۃ والسلام کا سنا ہیبت سے اونکا ہر عضو جسم کا کانپ اوٹھا
اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی اور بسبب حیا کے سر جھکا لیا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رسول کریم نے خوش ہوکر تکبیر فرمائی صحابہ حضور کی تکبیر کی آواز سنکر سمجھ گئے کہ عمر مسلمان
ہوگئے اونہون نے بھی باواز بلند تکبیر کہی اسطرح کہ شور تکبیرات جماعت قریش نے سنا اور حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کفار لات وعزی کی پرستش آشکارا کرتے ہین اور ہم دین حق چھپا رہے ہین
آپ دین کو ظاہر کرین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کی جانب تشریف لیچلے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپکی دہنی طرف تھے اور حضرت حمزہ بائین طرف اور حضرت سیدنا علی مرتضی
حضرت حمزہ کے آگے تھے اور حضرت سیدنا فاروق اعظم حضرت جناب مرتضوی کے آگے آگے تلوارین
حمائل کیے ہوے اور باقی تمام صحابہ حضور کے پیچھے تھے سرداران قریش حجر مین بیٹھے ہوے منتظر تھے کہ عمر
کچھ کام ضرور کرینگے جب اونہون نے حضرت عمر کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے ساتھ
آتے ہین آپس مین کہا کہ عمر بہت خوش ہے اور اونسے پوچھا اے عمر تمہارے پیچھے کون ہے فرمایا حضرت
فاروق نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا اگر تم مین سے کوئی بھی اپنی جگہ سے جنبش کریگا
تو تلوار سے اوسکو ہلاک کرونگا اور ایک روایت مین ہے کہ کفار نے جب حضرت فاروق کو رسول کریم کے
اور آپکے یارونکے ساتھ دیکھا کہا اے عمر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اونکے یارونکے تو نے اسیر کیا ہے حضرت
عمر نے اوسکے جواب مین اشعار پڑھے اونمین حضور کی رسالت کا اقبال تھا اور بتونکی مذمت کفار نے تعجب کیا
اور کہنے لگے ہم نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کیواسطے بھیجا تھا وہ بھی اونکے ایمان سے آشنا ہوگئے

[illegible] یہ ضرب شدید ابراہیم پر واقع ہوا پس کفار نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا [illegible]
[illegible] اپنا [illegible] حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کفار کے نزدیک [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] نماز پڑھی اور نقل کرتے ہیں کہ [illegible] انتالیس ۳۹ شخص مسلمان ہوچکے تھے اور عدد چالیس
کا حضرت [illegible] صدیق اکبر سے پورا ہوا اور آیہ کریمہ [illegible] حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ نازل ہوئی یعنی اے نبی کافی ہے تجھکو اللہ اور وہ جسنے اتباع کیا تیرا مومنین میں سے فرمایا
حضرت [illegible] صدیق نے کہ ہمیشہ میں لڑتا تھا اور مارتا تھا کفار کو اور وہ مجھکو مارتے تھے یہانتک کہ قوی کر دیا
اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ جب
کفار قریش نے دیکھا کہ روز بروز اسلام ترقی پاتا ہے تعصب و حسد اونکا زیادہ ہوا مگر بسبب
حمایت ابو طالب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قابو اونکا نہیں چلتا تھا پس ایک مرتبہ سب جمع ہو کر ابو طالب
کے پاس آئے اور کہا کہ یا تو اپنے بھتیجے کو ہمکو دیدو کہ ہم قتل کریں کیونکہ تمہارے دین میں تھا اور وہ ہمارے
اور تمہارے مخالف ہیں اور یا ہماری جنگ پر مستعد ہو اور خوب جان لو کہ ہم تمہارے بھتیجے کو نہ چھوڑینگے
جبتک [illegible] ہمارے معبودونکی مذمت کرنا نہ چھوڑ دیگا جب وہ لوگ یہ کہکر چلے گئے تو ابو طالب نے رسول کریم کو
بلایا اور جو حال گذرا تھا بیان کیا اور کہا کہ اپنے نفس پر رحم کرو اور اونکے معبودونکی مذمت نکرو ورنہ
یہ امر تمکو اونسے جدا کر دیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عم میں جو کچھ کرتا ہوں اور کہتا ہوں حکم خدا سے
کرتا ہوں بغیر کسی غرض کے تم مجھکو اس کام سے مت روکو اگر تم میری اعانت کروگے تمہارے حق میں بہتر
ہوگا والا عون ربانی اور نصرت آسمانی میرے واسطے کافی ہے یہ کہکر حضور اوٹھ کھڑے ہوئے اور تشریف لیچلے
ابو طالب رسول کریم کی باتین سنکر رو دیے اور کہا ای میرے بھائی کے لڑکے پلٹ آ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پلٹ آئے ابو طالب نے کہا تم اپنا کام کرو اور جو چاہو وہ کرو جبتک میں زندہ ہوں کوئی تم پر ہاتھ نہ ڈال سکیگا
شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح بخاری شریف میں نقل کیا ہے کہ جب قریش نے دیکھا کہ اصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل حبشہ کے ایک مقام امان کا مل گیا ہی وہان ہجرت کر کے جاتے ہین اور
حضرت عمر بھی مسلمان ہو گئے اور آوازہ اسلام کا بلند ہوا سب متفق ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہلاک کرنے پر
ابو طالب نے جب یہ سنا تمام اولاد ہاشم اور اولاد عبد المطلب کو جمع کیا اور سب حال اونسے کہا اور حضور کی حفاظت کیواسطے اونسے منت سماجت کی
سب لوگ اسپر متفق ہوے اور بنظر احتیاط کے ابو طالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
کو اپنے شعب مین لے آئے نبوت کی ساتوین برس اول ماہ محرم مین یہ مضمون وقوع مین آیا جب قریش
نے یہ سنا آپسمین عہد کیا کہ اولاد ہاشم اور اولاد عبد المطلب سے قطع رحم کرین اور کسی قسم کا تعلق اونسے
نکرین او عہد نامہ اس مضمون کا لکھا گیا اور سبنے اوسپر مہرین کین اور خانہ کعبہ مین لٹکا دیا اور اوس
شعب کا محاصرہ کر لیا اور یہ اہتمام کیا کہ کوئی ضرورت کی چیز بنی ہاشم کو نہ پہونچا سکے اگر کوئی شخص بسبب قرابت
کے کوئی شے وہان مخفی پہونچا دیتا تھا تو اوسپر زجر کرتے تھے تین برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع کل بنی ہاشم
کے اوس شعب مین رہے اور ہر قسم کی تکلیف اللہ کیواسطے اوٹھایا کیے اور نوبت یہ پہونچی کہ بسبب
بھوک کے بچے اونکے روتے تھے اور قریش اونکی آواز اپنے گھرونمین سنتے تھے اکثر اولاد عبد مناف کے لوگ
اوس عہد سے بیزار ہوے اور اللہ تعالی نے ایک جماعت قریش کو کہ اولاد عبد المطلب کے قریب تھے اونکے
دلونمین ڈالا کہ عہد کو توڑ دین چنانچہ اول سب سے ہشام بن عمرو بن حارث اسپر مستعد ہوے اور اونہون نے
چند سرداران قریش کو اسپر آمادہ کیا اور اونکو یہ سمجھایا کہ ابو جہل تمہاری وجہ سے کبھی اپنے اہل قرابت کے
ساتھ یہ معاملہ نکرتا جو تمنے اوسکے اغوا سے اپنے اہل قرابت کے ساتھ کیا ہے وہ لوگ بھی مستعد ہوے اوس
عہد کے توڑنے پر چنانچہ پانچ شخص اسپر آمادہ ہو کر اور باہم عہد کر کے دوسرے روز محفل قریش مین کہ سب
وہان جمع تھے گئے اول زہیر ابن ابی امیہ نے اوٹھکر کہا ای اہل مکہ یہ روا ہے کہ ہم اپنے اہل و عیال کے
ساتھ آسائش سے بسر کرین اور بنی ہاشم کہ ہماری اقربا ہین عسرت او ضیق مین مبتلا رہین اگر کوئی شخص
اونسے معاملہ او مصافحہ او مکالمہ نکرے بخدا مین نہ بیٹھونگا جبتک اس عہد کو نہ توڑونگا ابو جہل نے کہا

جھوٹا بنیے تو اس عہد کو ہرگز توڑ نہین سکتا ہے وہ چارون شخص جو نقض عہد پر مستعد تھے اونہون نے ایک کے بعد
دوسرے نے زہیر کے قول کی تصدیق کی اور کہا ہم اول ہی اس عہد پر راضی نہ تھے ابوجہل نے جب یہ حال دیکھا
کہا کہ تمنے سبنے پہلے سے اس معاملہ مین مشورہ کر لیا ہے پس قریش مین نزاع اور خصومت واقع ہوئی اتفاقاً
ابوطالب معہ ایک جماعت یارون اور عزیزونکے شعب سے باہر نکلے ابوجہل اور اوسکی قوم کے لوگ یہ سمجھے کہ
ابوطالب تنگ آ گئے ہین اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمکو دیدینگے ابوطالب آ کر مقام حجر مین بیٹھ گئے اور کہا اے
قوم قریش مین ایک ایسے کام کیواسطے آیا ہون کہ صلاح سبکی اوسمین ہے اوس عہدنامہ کو میرے پاس لاؤ
کفار اوسکو لائے ابوطالب نے کہا کہ اس صحیفہ پر تمہاری مہرین ہین کہ نہین سبنے کہا ہان ہین ابوطالب نے کہا کہ محمد
نے مجھسے بیان کیا کہ حقتعالی نے ارضہ کو یعنی اوس کیڑے کو جو کتاب کا دشمن ہے اور اوسکو کہاجاتا ہے
اس صحیفہ پر مسلط کیا اوسنے ظلم اور جور اور قطیعہ کو اوسمین کھا لیا ہے یعنی وہ کلمات جو مشعر تھے ظلم اور جور
اور قطع رحم پر وہ اوس کیڑے نے کھا لیے فقط خدا کے نام کو چھوڑ دیا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ برعکس اسکے
کہا ہے اگر وہ اس بیان مین جھوٹے ہین مین اونکو تمہارے سپرد کر دونگا چاہو قتل کرو چاہو زندہ چھوڑ دو
اگر وہ اس بات مین سچے ہین تو یہ تمکو کافی نہین ہے کہ اس صحیفہ کے مضمون سے درگذرو قریش نے کہا ابوطالب
تمنے انصاف کی بات کہی اور اوس صحیفہ کو کھولا تو فی الواقع ویسا ہی تھا جیسی رسول کریم نے خبر دی تھی
قریش شرمندہ ہوئے اور سر جھکا لیے لیکن ابوجہل اور اوسکے تابعین نے بہت خوشامد کی قریش کی کہ
عہدنامہ کو نہ توڑین ابوطالب معہ اپنے یارونکے کعبہ کے پردہ مین آئے اور کہا اے اللہ نصرت دے ہمکو اوپر ان
لوگونکے جنہونے ہم پر ظلم کیا اور قطع رحم کیا اور حلال کیا اوس چیز کو جو اونپر حرام تھی اسکے بعد وہ اوسی شعب مین
پلٹ گئے وہ پانچوان شخص جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہا ہم بری ہین اس صحیفہ قاطعہ ظالمہ
سے اور اکثر لوگ اونسے موافق ہوکر مطعم بن عدی نے اوس صحیفہ کو پھاڑ ڈالا بعدہ اون سبنے ہتیار لگا
اور اپنے تابعین کو مسلح کیا اور اوس شعب مین جا کر اولاد ہاشم اور اولاد عبد المطلب کو وہان سے نکال لائے

مکہ نانت میں ٹہیرادیا اور یہ امر نبوت کی دسوین برس میں وقوع میں آیا اور اوسی سال میں ابوطالب نے انتقال
کیا اول عقبہ و زاد ابولہب نے حضور کی شراکت کی بعد وہ منحرف ہوگیا اور کہنا ... ساتہ شرک ... جناب
سرور عالم کو ایذا دینے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ ... ... تشریف ...
اسلام قبیلہ بنی بکر بن وائل میں تشریف لیگئے اور وہان کے لوگونکو دعوت اسلام کی اونہون نے قبول نکیا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے قوم قحطان کے ایک شہر میں تشریف لیگئے اور وہان بہی کسی نے اونکا کہنا
نمانا پہر حضور طائف اور قبیلہ ثقیف میں تشریف لیگئے زید بن حارثہ حضرت کے ساتہ تہے اور ...
اور ایک روایت میں ہی کہ ایک مہینا بہر طائف میں رہے اور ہر ہر شخص کو آپنے دعوت اسلام کی دی کوئی
نمانا اور حضرت سرور عالم کو زبان سے اور ہاتہ سے ہر طرح کی تکلیف اور ایذا پہونچائی آخر کار حضرت سید عالم قبیلہ
ثقیف سے باہر تشریف لائی اور مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوی اور راہ میں ایک باغ تہا اوسمین تشریف لیگئے
عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اوس باغ کے مالک تہے اور اوس باغ کے سامنے ایک مکان پر بیٹہے تہے اور
دیکہہ رہے تہے کہ ثقیف نے رسول کریم کے ساتہہ کیا معاملہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس باغ میں
ایک درخت انگور کے سایہ میں بیٹہہ گئے اور دعا کرنے لگے اے خداوند میں اوپر تیرے شکایت اور نالہ وزاری
کرتا ہون تیری درگاہ میں ضعف اور قلت قوت اپنی اور کمی طاقت اور ذلت اور خواری اپنی کی آدمیون کے
نزدیک تو ارحم الراحمین ہے تو ہر ضعیف اور مسکین کا پرورش کرنیوالا ہے اور میرا پروردگار ہی مجہکو کس پر
چہوڑتا ہے ایسے ظالم پر جو مجہکو دیکہکر غضب میں آتا ہی یا ایک دشمن کے ہاتہہ میں کہ اوسکو مالک میرے امر کا
کیا ہے تو نے اگر تیرا غضب مجہہ پر نہیں ہی تو مجہکو کچہہ باک نہیں ہے تیری عافیت میرے تئیں بڑی وسعت
دینیوالی ہے پناہ لیتا ہون میں ساتہہ تیرے نور وجہ کے ایسا نور کہ روشن کرنیوالا ہی تاریکی کا اور اصلاح
کرنیوالا ہے کار آخرت اور دنیا کا تیرے غضب سے یہانتک کہ راضی ہووے تو اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ
روایت کرتے ہین کہ عتبہ اور شیبہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کیفیت میں دیکہا محبت قرابت نے جوش کیا

شیبہ نے اپنے غلام عداس کو انگور دیکر کہا کہ اس شخص کو دیکر آؤ عداس نے جب انگور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو رکھے تو حضور نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اون انگوروں کو نوش فرمایا عداس نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف دیکھا اور کہا کہ قسم خدا کی ایسا کلام اس شہر کے رہنے والوں میں کسی سے نہیں سنا جناب سرور عالم نے پوچھا
تو کون ہے اور کس دین پر ہے غلام نے کہا میں نصرانی ہوں اہل نینوی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مرد صالح یونس ابن متی کے شہر سے عداس نے کہا تم یونس کو کیا جانو حضور نے فرمایا وہ میرا بھائی تھا وہ
بھی پیغمبر تھے اور میں بھی پیغمبر ہوں غلام نے کہا کہ نام نامی آپکا کیا ہے حضور نے اپنا نام نامی ارشاد کیا عداس نے
کہا عرصہ ہوا میں نے وصف تمہارا انجیل میں پڑھا ہے اور تمہاری تعریف توریت میں دیکھی ہے میں جانتا
ہوں کہ خدا تعالی تمکو اہل مکہ پر بھیجیگا اور تمہاری اطاعت نکرینگے اور مکہ سے تمکو نکالدینگے اور آخر کو
اللہ تعالی تمکو نصرت دیگا یہانتک کہ مکہ میں داخل ہوگے اور دین تمہارا تمام روی زمین پر پہیل جائیگا
مجھکو اپنا دین تعلیم کرو میں مدت سے آپکی بعثت کا منتظر تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اوسپر پیش
کیا اور عداس نے جان ودل سے قبول کرلیا اور حضور کے سر مبارک اور ہاتھ پیروں پر بوسہ دیا اون دونوں
بھائیوں نے جب یہ حال دیکھا عتبہ نے شیبہ سے کہا کہ تمہارے غلام کو اونہوں نے اوسکے دین سے پھیر دیا
عداس جب پلٹکر آیا دونوں نے اوس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ تو نے اونکے ہاتھ اور پیر پر بوسہ دیا
غلام نے جواب دیا کہ اونہوں نے مجھسے وہ بیان کیا کہ جسکو سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا ہے اون دونوں نے
کہا نعوذ باللہ اونہوں نے تمکو فریب دیا عداس نے کہا ایسا نکہو تمام روی زمین میں اس شخص سے بہتر
کوئی نہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ فِدَاكَ نفسی اہل سیر نے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
طائف سے پلٹے مقام بطن نخلہ میں کہ مکہ معظمہ سے ایک شب کی راہ ہے کچھ دن باقی رہے تھے وہاں
قیام فرمایا جب شب ہوئی حضور نماز میں مشغول ہوئے اتفاقاً سات یا نو شخص قوم جن سے نصیبین یا نینوی
کے رہنے والے وہاں پہونچے اور جناب سرور عالم کا قرآن شریف نماز میں پڑہنا سنا تھوڑی دیر آپ کی

یہانتک کہ حضور نماز سے فارغ ہوئے اون جنون نے اپنی تئین حضرت سید عالم پر ظاہر کیا حضور نے اونکو دعوت اسلام کی وہ لوگ بے توقف
ایمان لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ جب اپنی قوم مین جانا میرا پیغام اونسے پہونچانا اور دعوت ایمان کی کرنا اور لکھا ہے کہ جن یہودی
تھے جب اپنی قوم مین پہونچے کہا یا قومنا اِنَّا سَمِعْنَا کِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰی اے قوم ہماری ہمنے سنا اوس کتاب کو جو نازل
ہوئی ہے بعد موسی کے قرآن مجید یہ قصہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین بھی ارشاد کیا ہے الغرض جب وہ جن اپنے مکانون پر پہونچے اور
اونہون نے قوم کو دعوت اسلام کی بہت اونکی قوم بھی دیکھے ہوئے سولہ کے ہم پر ایمان لائی اور ارادہ کیا اونہون نے کہ جناب
سید عالم کی زیارت سے مشرف ہوون جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ فوج جنونکی حضور کی ملازمت کو حاضر ہے اور ایک روایت مین ہے کہ ایکدن حضرت
حرم مکہ معظمہ کا حضور کیجیہ تہین حاضر ہوا اونسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک لشکر جنونکا حضور کی ملاقات کیواسطے مقام حجون مین حاضر ہے
جناب سید جن و انس اونکی ملاقات کیواسطے مکہ معظمہ سے باہر تشریف لیگئے اور ایک روایت مین ہے کہ جناب سرور عالم نے فرمایا کہ مین مامور ہوا ہون
کہ آج شبکو جنونکے پاس جاؤن اور اونکو دعوت اسلام کرون اور کلام خدا اونکو سناؤن یارو تمہین سے کون میرے ساتھ چلتا ہے
کسی نے جواب نہ دیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین ہمراہ حضور کے چلونگا الغرض ابن مسعود حضور
کے ہمراہ چلے اور جب شعب حجون مین پہونچے رسول کریم نے انگشت مبارک سے ایک دائرہ زمین پر کھینچا اور ابن مسعود سے فرمایا کہ اس خط سے قدم
باہر نہ نکالنا کہ کوئی آفت تم پر پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ایک ٹیکری پر نماز مین مشغول ہوئے اور سورہ طہٰ
نماز مین پڑھنے لگے بارہ ہزار جن اور بعضوں نے چھ لاکھ اور بروایتے چالیس علم اور ہر علم کے نیچے ایک جماعت کثیر جنونکی حضور کی
ملازمت باسعادت کو حاضر ہوئے حضرت سرور عالم نے بعد فراغ نماز کے اونکو دعوت اسلام کی وہ سب مسلمان ہوگئے
اور ایک روایت مین ہے کہ جنون نے حضور سے پوچھا آپ کون ہین حضرت نے فرمایا مین اللہ کا نبی ہون
اونہون نے کہا گواہ اسکا کون ہے حضور نے ارشاد کیا یہ درخت اور اوس درخت مین سے فرمایا کہ یہان آ
خدا کے حکم سے وہ درخت چلا شاخین اوسکی زمین پر کہنچتی تہین اور پتہرونسے ٹہوکرین کہاتا تہا یہانتک
کہ رسول کریم کے برابر آکے کہڑا ہوا حضور نے اوس سے فرمایا کہ اے درخت کس چیز پر گواہی دیتا ہے اوسنے زبان
فصیح کہا گواہی دیتا ہون مین اسپر کہ تم رسول خدا ہو حضور نے فرمایا اپنی جگہہ پر جا وہ درخت جسطرح آیا تہا اوسیطرح
چلا گیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ارباب سیر نے لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طائف

سے مراجعت فرمائی اثنا راہ مین ایک جماعت اہل اسلام نے حضور سے اگر گذارش کی کہ حضرت کا مکہ مین تشریف
لانا مصلحت نہین معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اہل مکہ نے ثقیف اور طائف کے احمقونکا حال سنا ہے اور
اوہون نے اپنے احمقونکو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ بھی مثل اون ظالمونکے حضور کو زبان اور ہاتھ سے
ہر طرح ایذا پہونچاوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر تشریف لیگئے اور وہان قیام فرمایا اور سرداران مکہ
کو پیغام دیا کہ مجھکو اپنی جوار مین جگہہ دو کسینے قبول نکیا مگر مطعم بن عدی نے جب حضور کا پیغام سنا قبول کیا
اور اہل مکہ کو اطلاع دی کہ مین نے اونکو اپنی جوار مین لیا ہے اور دوسرے روز مطعم نے ہتھیار لگائے اور اپنی
اولاد اور تابعین کو مسلح کر کے مسجد حرام مین آیا ابوجہل نے اس ہیئت پر دیکھکر مطعم سے پوچھا کہ تم اونکے مجیر ہو یا
تابع مطعم نے کہا مجیر ہون ابوجہل نے کہا جسکو تمنے پناہ دی ہمنے بھی پناہ دی پس رسول کریم مکہ مکرمہ مین تشریف
لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑہی مطعم اپنی راحلہ پر سوار تھا اور کہتا تھا کہ
اے گروہ قریش مین نے محمد کو امان دی ہے کوئی ہاتھ اور زبان سے ایذا نہ دے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان مین تشریف لائے
معظم اور اوسکی اولاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی قادر تھا کہ قریش کے دلونمین حضور
کی محبت دیتا کہ وہ حضور کی اطاعت کرتے اور اول ہی ایمان لاتے اور حضور کی اور اہل اسلام کی خدمت کرتے اور اونکو راحت پہونچاتے
مگر برعکس ہسکے وقوع مین آیا تمام قوم نے عداوت کی اور اذیت دی اور ایمان لانیوالونکو ایذا دی ہر طرح ایذا دین بظاہر حکمت تھی کہ جو اہل
جناب رسالت کے تابع تھے موافق نہین ہوئے یہ قیاس نکرین کہ حضور سردار قریش کے لڑکے تھے قوم اونکی موافق ہوکر اونکو پھیلا دیا اور مسلمان
ہوئے جیسے راحت دنیا ملتی تھی اسلیے لوگون نے اس دین کو اختیار کیا بلکہ ہر صاحب عقل پر ظاہر ہوجاوے کہ اللہ تعالی
نے محض اپنی قوت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلایا ہے اور اللہ ہی آپکا معین اور ناصر تھا اور اسلام
مین وہ لذت روح کو ملتی ہے کہ جو اہل حق تھے وہ لاکھون طرح کی ایذا اوٹھاتے تھے مگر اسلام قبول کرتے تھے اور
تیرہ سالات جو حضور کو ہوئے واسطے تمہارے ترتیب صبر جناب سرور عالم اور تابعین جناب رسالت کی تھے اونہون نے برابر
صبر کیا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی اللہ صبر کرنیوالونکے ساتھ ہے اسکا ظہور اللہ تعالی نے کیا یعنی کفار

ہر چند کہ کوشش اللہ کے نور کے چھپانے مین کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے اوس نور کو کامل کر دیا اور جہان کہین اونکے علم مین
زمین پر اہل حق تھے اونکو اوس مرکز دائرہ حق کیطرف متوجہ کیا اور نیر اسلام کو چمکا دیا اور تمام عالم کو اوس سے منور کر دیا
ارباب سیر نقل کرتے ہین کہ اسی سال مین ابتدا ہوئی انصار کے اسلام کی اور کیفیت اوسکی یہ مروی ہے کہ رسول کریم ہر سال
موسم حج مین جو لوگ اطراف و جوانب سے زیارت کعبہ کے واسطے حاضر ہوتے تھے اونکے پاس تشریف لیجاتے تھے اور دعوت
اسلام کرتے تھے یونہی گیارہ برس گذر گئے بارہوین برس رسول کریم موضع عقبہ مین کھڑے تھے کہ ناگاہ ایک گروہ اہل مدینہ کا قبیلہ خزرج کے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا ہم اہل مدینہ ہین قبیلہ
خزرج سے حضرت نے فرمایا کہ ذرا بیٹھ جاؤ تو مین تم سے کچھ بات کہون اونہون نے کہا بہتر ہے اور بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو
دعوت اسلام کی اور قرآن مجید اونکو سنایا اونہون نے یہود مدینہ سے سنا تھا کہ زمانہ بعثت خاتم الانبیا کا قریب ہے جب جناب
سید عالم سے کلام معجز نظام سنا آپس مین کہا قسم ہے خدا کی یہ وہی پیغمبر ہین کہ جسکی یہود خبر دیتے تھے تم فرصت کو غنیمت جانو اور ایمان
لاؤ تا کہ کوئی شخص اہل مدینہ سے تم پر سبقت نہ لیجاوے پس وہ مسلمان ہو گئے اور وہ چھ شخص تھے جب وہ لوگ مدینہ منورہ کو واپس گئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال اہل مدینہ سے بیان کیا اور لوگونکو اسلام کی دعوت کی ذکر رسول کریم تمام مدینہ طیبہ مین پھیل گیا
کوئی گھر ایسا نہ تھا جسمین حضرت سرور عالم کا ذکر شریف نہوتا ہو اور نقل کرتے ہین کہ بارہ آدمی اہل مدینہ سے موسم حج مین زیارت کعبہ کو
آئے تھے اونمین سے آٹھ شخص وہی تھے اونہون نے عقبہ مین جناب رسول کریم سے ملاقات کی اور بیعت کی نقل ہے کہ جب وہ مدینہ کو چلے حضور نے مصعب
بن عمیر کو اونکے ہمراہ کیا تا کہ اہل مدینہ کو احکام شرعی سکھاوین اور قرآن اونکو سناوین اور ایک روایت مین ہے کہ اونہون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ کوئی شخص ہمارے پاس بھیجئے کہ ہمکو راہ ہدا تعلیم کرے حضرت نے مصعب کو بھیجا اونہون نے وہان دعوت
اسلام شروع کی اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ مسلمان ہوئے اور سعد نے اپنی قوم کو بلایا وہ سب یکبارگی مسلمان ہو گئے اور کوئی گھر
مدینہ مین نہ رہا کہ اوسمین مرد اور عورتین مسلمان نہ ہوئی ہون مگر تھوڑے اسیطرح اسلام ترقی کرنے لگا یہانتک کہ تھوڑے زمانہ مین تمام عالم
مین پھیل گیا اور ترقی پانا اسلام کا درحقیقت ایک معجزہ ہے نبی کریم کا اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ یا اللہ تعالیٰ
ہمین بھی نصیب کر ہمارے دونون ہاتھ بالا کو عمدہ کر دے اور نور ایمان سے ہمارے قلبونکو بھر دے آمین رب العالمین تمت

اشتہار برکت آثار

اس ماہ میمنت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب گنجینہ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد یاد علی خانصاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکہا ہے روایات صحیحہ کو
اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک
رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے
تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال
پر ملال وفات خلاصۂ کائنات ہے بفضلہ تعالے
یکے بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ ہفتم
بہی جسکا نام نور الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ ہے مطبع
نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف وصحت
مصنف ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۴ھ مین طبع ہوگیا ہے
لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع کا
نفرمائین راقم سے طلب کرلین -

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

ھو الہادی

الحمد للہ کہ آیہ بحجت ان رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الکونین مسمّے بہ

نور العینین
فی
ذکر رسول الثقلین

مؤلفہ سید شاہ احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفےٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یار ولی علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ تعالیٰ کی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا
شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری

فہرست کتاب نور العینین فی ذکر رسول الثقلین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبارک اللہ احسن الخالقین وصلی اللہ علی سیدنا محمد خیر البشر واحسن المرسلین

صبا بشہر مدینہ گر افتدت گذرے
رسان صلوٰۃ وسلام بآن پیامبرے

کہ شاہ ہر دو جہانست وسید کونین
بود ہمیشہ نہ ہمتش بر عاصیان نظرے

غزل

بہار رشک خلد ہے روئے محمد
شمیم جانفزا بوئے محمد

سہی سرو ریاض ہمیشہ لے
قد رعنائے دلجوئے محمد

ندیکھا ہو زمین پر جنت فردوس
وہ آکر دیکھ لے کوئے محمد

دل وحشی ہے زنجیر میں تڑپاتا
بشوق یاد گیسوئے محمد

بس اب کافی ہے آگے چاہے آداب
کہاں تو اور کہاں روئے محمد

مخمسہ

رکھتے ہین گو دوش پر اپنے گنہ کا بار ہم
پر ہین مداح جناب سید ابرار ہم
پاگئے او سدم کہین گر طاقت گفتار ہم
لطف پر جھکے وصف کوئے احمد مختار ہم
لین گے خالق سے صلے مین خلد کا گلزار ہم

پرتو شان تجلی صاف ظاہر ہو گیا
حضرت موسیٰ کی صورت غش مین ہے خلق خدا
مست و بیخود ہے زمانہ طور ہے ارض سما
وادیٔ ایمن نہ کیون بنجائے جلسہ شعر کا
پڑھ رہے ہین کس کا وصف ابروئے خمدار ہم

خلق کا صدر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
ذات کا مظہر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
شافع محشر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
مالک کوثر ہے جو تسنیم جسکی ملک ہے
ہین اوسی مولا کے یارب تشنۂ دیدار ہم

پھیلی یہ خوشبو ہوا ہو جائے خود عنبر فشان
خانۂ عطار کی صورت ہو گلیون سے عیان
بوئے عطر آگین سے بس جاوے ابھی کون و مکان
گیسوئے مشکین حضرت کے پڑھین مدحت جہان
مشک و عنبر کی کرین کوسون تلک عنبار ہم

مبتلائے جرم از سر تا پا گو ہم سہی
اور خوف روز محشر ہے بلاشک واقعی
پر نہین مایوس اپنے دل مین ہوتے ہین کبھی
رحمۃ اللعالمین کے ہم ہین عاصی امتی
ہین ازل سے مستحق رحمت غفار ہم

کس سراپا حسن و خوبی کی زبان پہ ہے ثنا
کسکے بحر وصف کا ہے دل ہمارا آشنا
کس چمن کے ہین بھلا ہم عندلیب خوش نوا
کس گل رخسار کی مدحت مین ہین نغمہ سرا
چشم بد بین مین نہ کھٹکین کیون بہ رنگ خار ہم

کچھ مقدرت سے نہیں ہے زور مالک ہے خدا	حال اپنا قابل افسوس ہے واحسرتا
شکل سرمہ چشم مردم مین میسر آتی جا	طور کی صورت سے جلجانا ہمین منظور تھا
دیکھ لیتے بان گر اونکا روے پر انوار ہم	
اشتیاق دید مین عشاق ہونگے مبتلا	جذب دل جا ہیگا ہووے سامنا اب بلا
اس طرف یہ آرزو وہان غیرت عشق خدا	لطف ہوگا معرکہ مین حشر کے اوس دم ذرا
جب خدا سے ہونگے اونکے طالب دیدار ہم	

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالے جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ہمنے رسول کیا تمکو ای محمد رہا لیکہ شاہد ہو تم اور خوشخبری دینے والے ہو اور ڈرانیوالے ہو اور بلانیوالے ہو اللہ کی طرف اوسکے اذن سے اور چراغ ہو روشن کرنے والے اس آیہ پاک مین اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور ثنا کی ہے بہت سے صفات کمالیہ کے ساتھ اور اوسکی تفسیر مین بعضے مفسرین نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہین یعنے گواہ ہین اپنی امت کے اور بعض کا قول ہے کہ گواہ ہین انبیا علیہم السلام کے قیامت کے دن جب اللہ تعالے کفار سے سوال کریگا کہ ہمنے دنیا مین تم پہ اپنے رسول بھیجے اور اونکو معجزات دیے اونھون نے تمکو تعلیم کیا تم کیون نہ ایمان لاے کفار اوسوقت اپنے بچاؤ کے لیے عرض کرینگے کہ ای اللہ کوئی رسول تیرا ہمارے پاس نہین آیا اور نہ کسی نے ہمکو ایمان تعلیم کیا ورنہ ہم ضرور ایمان لاتے اور کبھی انکار نکرتے اللہ تعالے اوسوقت انبیا علیہ السلام سے فرماویگا کہ کفار تمہاری تبلیغ سے انکار کرتے ہین انبیا عرض کرینگے کہ ای پروردگار ہمنے تیرے حکم پورے پورے انکو پہونچادیے مگر انھون نے ہمارا کہنا نمانا اور ایمان نلائے اور ہمکو ساحر اور مجنون بنایا اور ایذا دی اللہ تعالے فرماویگا کہ کون تمہارا گواہ ہے انبیا علیہم السلام

ف مطالب اس آیۃ کے رسالہ ہفتم صفحہ ۱۱۲ مین بھی مذکور ہین

امت محمدی کو گواہ قرار دینگے اور امت مرحومہ کے لوگ عرض کرینگے کہ ای اللہ تیرے انبیا سچے ہین انھون نے تیرے پیغام سب پہونچا دیے لیکن کفار نے انکار کیا کفار کہین گے کہ یہ لوگ ہمارے بعد پیدا ہوے ہین انھون نے دیکھا ہی نہین ہے یہ شہادت کیسی دیتے ہین امت محمدیہ کے لوگ عرض کرینگے کہ ای اللہ ہم لوگ بے شبہہ بعد انکے پیدا ہوے ہین اور ہمنے انکو دیکھا نہین ہے لیکن تو نے جو کتاب ہمارے نبی پر نازل کی ہے اوسمین یہ لکھا ہے کہ انبیا علیہم السلام نے خدا کے حکم پہونچایے لیکن کفار نے اونکا کہنا نمانا اور اونکو ستایا پس ہمکو اپنے دیکھنے سے زیادہ اوسکا یقین ہے اس وجہ سے ہم شہادت دیتے ہین اللہ تعالے فرماویگا کہ اسکا کون گواہ ہے کہ ہماری کتاب مین یہ مضمون ہے اوسوقت جناب سرور عالم شہادت دینگے کہ میری امت سچی ہے بیشک تیری کتاب مین یہ مضمون ہے اللہ تعالے حضور کی شہادت کو قبول کریگا اور انبیا علیہم السلام اس جھگڑے سے نجات پاوینگے چنانچہ قرآن مجید مین اللہ تعالے دوسری جگہ پر بخطاب امت یون ارشاد کرتا ہے وَتَکُوْنُوْا شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا تم ہوگے گواہ الگلے لوگون پر اور ہوگا رسول تم پر گواہ علماے اہل نکات فرماتے ہین کہ یہ بھی ایک اہتمام ہے اللہ تعالے کا جناب سرور عالم کی اظہار عظمت کے واسطے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ قیامت کے دن تمام خلائق کو آپسے نفع پہونچیگا یہانتک کہ انبیا علیہم السلام جو ایک پاک گروہ اور معصوم ہین وہ بھی شان بے نیازی الوہیت سے مورد سوال ہوکر ایک پریشانی مین پڑجاوینگے اور دفع اوسکا حضرت کی شہادت سے ہوگا چونکہ نبی کریم رحمۃ اللعالمین ہین اور انبیا علیہم السلام بھی عالم مین ہین لہذا اونکو بھی یہ نعمت حضور کی رحمت سے ملیگا اور مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا کی تفسیر مین بعضون کا قول ہے کہ مبشر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کل امت کے چنانچہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جنت مین داخل ہوگا اور نذیر ہین رسول کریم کفار اور مشرکین کے عذاب جہنم سے کیونکہ ثابت ہے احادیث سے کہ

منکر رسالت آنحضرت ہمیشہ عذاب جہنم مین گرفتار رہین گے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ خوشخبری دینے والے
ہین اپنی امت کے گنہگارونکو تاکہ مایوس نہوین چنانچہ فرمایا ہے حضور نے شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ
مِنْ اُمَّتِیْ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والون کے واسطے ہے اور شفاعت رسول کریم
مقبول ہے فرمایا ہے آنحضرت نے کہ خصائص انبیا سے ہے کہ ایک دعا ہر نبی کی ضرور مقبول ہوتی
ہے جب نبی نے اوس دعائی مقبول کی نسبت دعا کی ہے اللہ تعالے اوسکو قبول کر لیا ہے
سو نہین کیا ہے اور کل انبیا نے اوس دعا کو وقت ضرورت کے دنیا مین مانگ لیا ہے لیکن مین نے
نہ وہ دعا مانگی ہے اور نہ مانگونگا وہی دعا قیامت کے روز مغفرت امت کے واسطے کرونگا اور نیز
قرآن مجید مین اللہ تعالے نے حضور سے فرمایا ہے کہ آپ کہدین اپنی امت کے گنہگارون سے
کہ نا امید نہون اللہ کی رحمت سے بتحقیق اللہ اونکے کل گناہ بخش دیگا اللہ تعالے بخشنے والا
اور رحمت کرنے والا ہے اور ڈرانے والے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی سا عین
اور متقین کو اللہ تعالے کی بے نیازی سے تاکہ اپنی کو عاجز سمجھین اور کبر سے بچتے رہین کیونکہ
اللہ تعالے مالک ہے اور مالک کو اپنے ملک مین اختیار ہے جو چاہے وہ تصرف کرے چاہے اچھے کو
برا کرے اور چاہے برے کو اچھا کرے کوئی اوس سے سوال نہین کر سکتا کہ کیون کیا لَا یُسْئَلُ
عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ اور اسی وجہ سے مروی ہے اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ایمان میان
خوف اور امید کے ہے پس بسبب گناہ کے اوسکی رحمت سے مایوس نہونا چاہیے اور نہ عبادت پر
مغرور ہونا چاہیے بلکہ ہر حالین خوف اوسکے قہر کا اور امید اوسکی رحمت کی ضرور ہے اور اسی مین
بندگی ہے اور یہی راہ نجات ہے اور بلانے والے ہین نبی کریم اللہ کی طرف اوسکے اذن سے حضور کو
ہماری دعوت کرنے سے کچھ نفع نہین اپنے نفع کے واسطے ہمکو ہدایت نہین فرمائی ہے بلکہ اپنے معبود
اور خالق کے اذن سے اس کام کو کیا ہے جو آپکا اتباع اور اطاعت کریگا اللہ سے ملیگا اور جو آپکے

طریق کو چھوڑ دیگا وہ گمراہی مین پڑیگا اور راہ وصول سے دور ہو جاویگا حضرت سعدی فرماتے ہین ؎

محال ست سعدی کہ راہ صفا	توان رفت جز در پئے مصطفٰے

جو لوگ اس زمانہ مین دعوی فقر کرتے ہین اور اپنے کو اہل طریقت سے گمان کرتے ہین اور با وجود صحت عقل اور ثبات ہوش کے فرائض شرعی کو جو ارکان اسلام ہین ترک کر دیتے ہین ہرگز راہ راست پر نہین ہین اسواسطے کہ شریعت کی تعریف یہی ہے کہ یہ وہ راہ ہے جو رسول کریم نے عام اور خاص کل امت کو تعلیم کی ہے کوئی شخص اوس سے مستثنا نہین ہو سکتا ہے اور طریقت وہ راہ ہے جو حضور نے خواص کو تعلیم فرمائی ہے عوام اوسکے مکلف نہین ہین مثلاً زکوۃ شریعت مین فرض ہے کہ جسکے پاس سال بھر چالیس تولہ چاندی یا پانچ تولہ سونا رہے بعد سال کے چالیسوان حصہ اوسکا خیرات کرے اور خواص صحابہ کو جو تارکین تھے حضرت سرور عالم نے یہ حکم دیا تھا کہ جو کچھ تمکو ملے خدا کی راہ مین دیدینا اپنے پاس نرکھنا اور یہی طریقہ حضور کا اپنا بھی تھا پس جب خواص اپنے پاس مال دنیا رکھتے ہی نہین تو موافق شریعت کے زکوۃ اون پر فرض ہی نہین ہوتا ترک فرض اونسے کیون ہوگا اور علی ہذا القیاس نماز شریعت یہ ہے کہ باطہارت کاملہ لباس پاک پہن کر ستر شرعی چھپا کر مقام پاک پر وقت نماز فرض کے رو بقبلہ ہو کر حسب ارکان ظاہری نماز کے قیام اور رکوع اور سجدہ اور قاعدہ اور قرات قرآن وغیرہ ادا کریگا فرض ذمہ سے ادا ہو جاویگا اور ارباب طریقہ پر یہ بھی فرض ہے کہ سواے ارکان مذکورہ کے حضور قلب بھی ہو جیسے جوارح سے خلاف نماز حرکت کرنے سے ہماری نماز جاتی رہتی ہے اسی طرح تصور غیر خدائی سے نماز اونکی فاسد ہوتی ہے پس نماز اونکی ہمسے اعلی ہوئی اور اگر وہ نماز کو ترک کر دین تو قطع نظر حدیث کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جسنے نماز کو عمداً ترک کر دیا پس وہ کافر ہو گیا ظاہر ہے یہ نقصان پیدا ہوتا ہے کہ عوام سے بھی بدتر ہو جاتے ہین اسواسطے کہ انکے

جوارح تو خدا کے کام مین صرف ہوتے ہین اونکے جوارح بھی محروم رہتی ہین اور حضرات مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ شریعت حضور کی اتباع ظاہری کا نام ہے اور طریقت اوسکو کہتے ہین کہ ظاہر مین حضور کی ظاہر کا اتباع ہو اور باطن مین جناب سرور عالم کے باطن کا اتباع ہو اور یہی طریقہ تھا ائمہ طریقت کا رضوان اللہ تعالے علیہم چنانچہ فتوح الغیب مین ہے حضرت محبوب سبحانی سیدنا ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین کہ جب کسی اہل باطن پر کوئی حال طاری ہو اوسکی صحت حال کے دو گواہ ہونا ضرور ہین وہ دو گواہ کتاب اور سنت ہین اگر وہ حال کتاب اور سنت کے موافق ہے تو حال ہے ورنہ کفر اور زندقہ ہے مروی ہے کہ حضرت خواجہ عثمان ہرونی شیخ حضرت حبیب اللہ سیدنا خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہما سے کسی نے پوچھا کہ حضرت بعض لوگ دعوی فقر کرتے ہین اور شریعت کے مخالف ہین آپنے فرمایا کہ شریعت اول زینہ ہے اور طریقت اوسکے اوپر ہے بارے اگر کوئی مرتبہ طریقت سے گریگا تو شریعت پر قائم ہوگا اور اگر شریعت کے مرتبہ سے گرا تو پھر کہان رہیگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور اللہ جلشانہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر ارشاد فرمایا ہے بعض علما قائل ہین کہ سراج سے مراد یہان آفتاب ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین آفتاب کو سراج فرمایا ہے ارشاد کیا ہے تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا پس حضرت نبی کریم کو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم آفتاب ہو روشن کرنیوالے آفتاب ظلمت شب کو ہٹاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماحی ظلمت کفر و بدعت ہین آفتاب کے نور سے کل تارے منور ہین انوار جناب رسالت سے کل خاصان خدا کیا انبیا اور کیا اولیا مستفیض اور مستنیر ہین تاثیر آفتاب سے پھلون مین لذت معدن مین جواہرات پیدا ہوتے ہین فیوض جناب سرور عالم سے قلوب عارفین مین جوہر عرفان اور عاشقین کے دلون مین لذت محبت پیدا ہوتی ہے آفتاب کل تارون سے بڑا اور نورانی ہے جناب سید عالم کل انبیا سے فضائل

اور مراتب مین اعلی اور ارفع ہین نور آفتاب سے ہر شے مخفی ظاہر ہوجاتی ہے نور محمدی سے تمام خلق
جو علم خدا مین مخفی تھی عالم ظہور مین آئی اور نیز صفات باری تعالے جو مکنون تھے ظاہر ہوے ان وجوہ
سے اللہ تعالے نے آپکو سراج منیر ارشاد فرمایا ہے اور بعض علما اسکے قائل ہین کہ سراج سے اوسکے
معنی لغوی مراد ہین اللہ تعالے چراغ روشن کرنے والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے اور
چراغ حضور کو اسواسطے فرمایا ہے کہ چراغ مین چند صفات وہ ہین کہ آفتاب مین ہین اور نہ ماہتاب مین
ہین مثلا آفتاب اور ماہتاب کسی مین ظہور اپنے نور کا نہین کر سکتے ہین اور چراغ مین یہ صفت ہے
کہ دوسرے چراغ کو روشن کر دیتا ہے اور اوسکے نور کا ظہور اوسمین ہوجاتا ہے اور وہ خود جیسا ہی ویسا ہی
رہتا ہے اوسمین کمی نہین ہوتی ہے اور پھر اوس چراغ سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا تا قیامت اسی طرح
اگر روشن کرتے چلے جاؤ تو یہ سلسلہ جاری رہیگا اسی طرح جناب سرور عالم سے صحابہ اور صحابہ سے تابعین
اور ان سے تبع تابعین مستفیض ہوے اور پھر نور محمدی اسی طرح سے سینہ بسینہ ایک سے دوسرے مین
اولیاء اللہ مین قیامت تک ظاہر رہیگا اور یہی مضمون خلافت ہے جناب رسالت کا کہ حشر تک باقی
رہیگا اور نیز آفتاب اور ماہتاب اپنے وقت معمولی پر طلوع کرتے ہین اور خلق کو نفع پہونچاتے ہین
لیکن ہر شخص خلق سے مجبور ہے اپنی کوشش سے بلا وقت اونسے نفع نہین لے سکتا ہے اور چراغ مین
یہ صفت ہے کہ جب ضرورت ہو تھوڑا اسباب فتیلہ اور روغن بہم پہونچا کر آگ سے جلا کر ہر شخص ہر وقت
اوس سے نفع حاصل کر سکتا ہے اسی طرح جہد فی سبیل اللہ اور عبادت اور محبت اور تعلق قلب
کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نور محمدی قلب مین چمکتا ہے اور طالب حق کو نفع
پہونچاتا ہے اور سراج کے ساتھ منیر کی قید سے یہ مطلب ہے کہ آفتاب اور چراغ دونو مین
دو صفتین ہین ایک جلا دینا دوسرے روشن کر دینا چونکہ جناب سرور عالم رحمۃ للعالمین جلانا آپ کا
کام نہین ہے فقط روشن کرنا آپ کا کام ہے آپ سراسر خود نور ہین اور بعد سرور انکو جو آپسے تعلق

پیدا کرتے ہین بقدر اونکی استعداد کے منور کر دیتے ہین حضور کا جسم انور بھی حقیقت مین سراپا نور اور روح لطیف تھا بلکہ روح سے بھی الطف تھا اسواسطے کہ لیلۃ المعراج مین مسجد حرام سے بیت المقدس ہوتا ہوا سماوات کی سیر فرماتا ہوا بالاے عرش عظیم پہونچا اور پھر طرفۃ العین مین واپس آیا یہ قوت اور وصف کسی مقرب خدا کی روح کو بھی حاصل نہین ہے اور سوا اسکے اور بہت صفات کمالیہ حضور کے جسم مبارک مین تھے کہ کسی جسم مین پائے نہین جاتے ہین کسیقدر صفات جسم انور اور جسد اطہر کے معلوم ہونیکے واسطے حال حلیہ مبارک جناب رسول کریم کا بیان کیا جاتا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج مین فرمایا ہے کہ چہرۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ ہے جمال الٰہی کا اور مظہر ہے انوار نامتناہی کا صحیحین مین براء ابن عازب سے نقل کیا ہے فرمایا ہے اونھون نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوب رو اور خوشخو زیادہ تمام مردم سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی چیز کو بہتر اور خوشتر نبی کریم سے حضرت ابوہریرہ نے مارأیت شیئا فرمایا اور نہ کما رأیت انسانا یا رجلا تاکہ ظاہر ہو کہ حضور فقط انسان ہی سے احسن نتھے بلکہ ہر شے سے حسن اور خوبی مین فائق تھے اور کہا ہے اونہین راوی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے روشن اور تابان تھے کہ گویا سیر کرتا تھا آفتاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک مین اور ایک حدیث مین ہے کہ جب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا گویا دیکھتا کہ آفتاب طلوع کرتا ہے غرض اس سے بیان سطوت اور نورانیت چہرہ پر انوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یعنی حضور کے روے تابان سے دبدبہ اور شوکت ظاہر تھا اور انوار چمکتے تھے

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے
منہ تو دیکھوں کہ ترے منہ کے مقابل ہووے

چاند کیا سامنے گر آپ کے آوے خورشید
دعوئے حسن سے خجلت اوسے حاصل ہووے

کیا یہ خورشید ہے خورشید قیامت ہو اگر
آپ کے آگے ٹھہرنا اوسے مشکل ہووے

شان اجلال پہ آجائین اگر وہ رخسار	کسکو طاقت ہے کہ اوسوقت مقابل ہووے
آہ برباد نہ یون جاسے میرا کہ وآہ	آہ کے ساتھ اگر جذبہ کامل ہووے
اب تو بیٹھا ہے دل وحشت زدہ گھبراتا ہے	یاالٰہی شب فرقت کہین زائل ہووے
ہے تمنا یہی دن رات کہ روز محشر	دست کافی مین ترا پایہ امحمل ہووے

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ اور بخاری شریف مین ہے کہ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور کا روے پر انوار مثل شمشیر کے تھا یعنے چمک اور ثقالت اور روشنی مین فرمایا نہین بلکہ بیان تھا مثل قمر کو فرمایا ہے شیخ نے کہ شمشیر کے ساتھ تشبیہ مین گول ہونا چہرہ مبارک کا فوت ہوتا تھا اس وجہ سے حضرت رضی اللہ عنہ نے اوس سے رجوع کیا تشبیہ قمر کی طرف تاکہ ظاہر ہو کہ حضور کے روے مبارک مین گلائی اور چمک دونو باتین جمع تھین اور مسلم شریف کی روایت مین وارد ہی کہ کہا اونھون نے نہین بلکہ مثل آفتاب اور ماہتاب کے تھا یعنی دبدبہ اور چمک اور روشنی مین مانند آفتاب کے اور ملاحت مین کہ یہ صفت آفتاب مین نہین ہے مثل ماہتاب کے تھا اور ملاحت وہ صفت ہے کہ دیکھنے مین اچھی معلوم ہوتی ہے اور دل مین جگہ کرتی ہے اور فرمایا ہے شارحین حدیث نے کہ حضور کا چہرۂ مبارک ایسا گول نتھا کہ مثل دائرہ کے ہو اسقدر گول ہونا بھی حسن کے خلاف ہے بلکہ تھوڑی سی گلائی تھی یعنی بہت لنبا نتھا اور یہ حسن اور جمال مین داخل ہے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مکلثم یعنے بہت زیادہ گول نتھا اور صاحب شفا نے کہا ہے کہ مکلثم اوسکو کہتے ہین کہ جسکی ٹھوڑی چھوٹی ہو اور ٹھوڑی کے قصیر ہونے سے چہرہ گول ہوتا ہے اور اوسکے طول سے چہرہ لنبا ہوتا ہے غرض یہ ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کا چہرہ مبارک بالکل گول نتھا اور اوسی روایت مین یہ بھی ہے کہ روے مبارک حضور کا مطہم بھی نتھا مطہم اوسکو کہتے ہین کہ جو پر گوشت

اور پھولا ہوا اور ایک روایت میں سَہْلُ الْخَدَّیْن وارد ہے سہل کہتے ہین زمین نرم ہموار کو
مراد اس سے یہ ہے کہ رخسارہ مبارک نرم اور ہموار تھے اور اَسِیْلُ الْخَدَّیْن میں بھی روایت ہے
یعنے رخسارہ مبارک بلند اور اوبھرے ہوئے نتھے اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہ شعرا اور
فصحاے صحابہ سے ہین اونکے کلام مین چہرہ مبارک کی تشبیہ ساتھ قطعہ قمر اور شقہ قمر کے واقع ہے
یعنے ماہ پارہ اگرچہ شعرا محبوب کو پارہ قمر کہتے ہین اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ چاند انسان سے علو اور
جرم مین بڑا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل قمر ہین کہ اوسکی خلقت بھی حضور کے پارہ
نور سے ہوئی ہے پس حضرت کی تشبیہ پارہ قمر کے ساتھ جو واقع ہے ناچار اسمین کوئی وجہ
اور ہونا چاہیے چنانچہ بعض علمانے کہا ہے کہ یہ تشبیہ محمول ہے اسپر کہ جب حضور کسی طرف مڑکر دیکھتے
تھے تو اوسوقت مین کچھ تھوڑا سا چہرۂ انور دکھلائی دیتا تھا لہذا اوسکو پارۂ قمر کے ساتھ تشبیہ دی ہے
اور اس قول کی تائید کرتے ہین جبیر ابن مطعم کی حدیث سے جسکو طبرانی نقل کرتے ہین
کہ کہا اونھون نے التفات کیا میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سر وے مبارک تھے
ساتھ کہ مانند شقہ قمر کے ہے اور شیخ نے کہا ہے کہ احسن یہ ہے کہ یہ تشبیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیشانی مبارک کی ہے جیسا کہ امام بخاری نے کعب بن مالک سے نقل کیا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب شکن پڑتی تھی حضور کی پیشانی مبارک مین روشن ہوتا تھا اور چمکتا تھا گویا کہ ایک
چاند کا ٹکڑا ہے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا اونھون نے
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک مانند دائرہ قمر کے اور دائرۂ قمر کہتے ہین چاند کے
ہالہ کو جسکو ہندی مین کنڈل کہتے ہین غرض یہ ہے کہ چہرۂ پر انوار مثل چاند کے تھا اور گرد اوسکی
ضیا اوسکی پھیلی ہوئی تھی مثل ہالہ کے پس یہ معلوم ہوتا تھا حضور کے روے مبارک کو دیکھنے سے
کہ چاند ہالہ مین ہے اور حضرت کعب بن مالک کی حدیث مین بھی تشبیہ چہرۂ پر انوار کی دائرہ قمر کے

ساتھ واقع ہے حضرت شیخ محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ اس تشبیہ مین حضرت سرور عالم کے جمال اور
جلال کو غور کرنے سے دیدہ اور دل پر ہوتا ہے ساتھ نور محبت اور عظمت کے اور زیادہ تر مشہور ہے
چہرۂ شریف کی تشبیہ ساتھ قمر لیلۃ البدر کے یعنی ماہ کامل کے ساتھ بیہقی نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے
کہ ایک عورت ہمدانی نے مجھسے کہا کہ حج کیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین نے کہا
کہ رسول کریم کے روے شریف کا وصف بیان کرو کہ کیسا تھا کہا اونھون نے مثل ماہ کامل کے تھا
نہین دیکھا مین نے مثل اونکے نہ قبل اونکے اور نہ بعد اونکے ہے

کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا ہرگز	عدیم المثل ہے خوے محمد
ہے دو عالم مین تو ہی ایک خدا کا محبوب	کیون نہو پھر تجھے یکتائی کا دعوی محبوب
دیکھیے کسطرح سے انسان ترا سایہ محبوب	نور اللہ کا تھا تیرا سراپا محبوب
ایک نظر دیکھے جو کوئی ترا جلوا محبوب	قدرت حق کا نظر آئے تماشا محبوب
انبیا جتنے ہین سب حق ہین مگر فرق یہ ہے	وہ پیمبر ہین فقط تو ہے خدا کا محبوب
مرقد پاک کی ہو مجھکو زیارت حاصل	کاش بر آئے میرے دل کی تمنا محبوب

ہند ابن ابی ہالہ نے فرمایا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑے بزرگ اور معظم اور صاحب
ہیبت دیکھنے والونکی نظر مین چمکتا تھا چہرہ پرانوار آپکا جیسے چمکتا ہے چاند چودہوین رات کا شیخ محدث
دہلوی نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب کے ساتھ تشبیہ دینے سے چاند کے ساتھ
تشبیہ دینے کو جو ترجیح دی ہے اسمین علما نے فرمایا ہے کہ چاند پر کرتا ہے آنکھ کو ساتھ اپنے نور کے اور
الفت پکڑتا ہے اور لذت حاصل کرتا ہے دل اوسکے مشاہدہ سے اور دیکھنا اوسکا ممکن ہے بخلاف
آفتاب کے وخیرہ کرتا ہے نظر کو اور ذوق نہین بخشتا ہے دل کو ہان تشبیہ حضور کی ذات
عظیم الصفات کی آفتاب کے ساتھ صحیح اور درست ہے سطوت اور جلال مین اور نور بخشنے مین

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے نمونہ ہیچ ذات عالم کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات شریف کی کنہ حقیقت کی ادراک ہو نہیں اور حضور کے فضل اور کمال کے مطالعہ مین اہل قرب
اور بعد کی نظر عقول خیرہ ہوتی ہین لیکن نظر ظاہر کے دیکھنے مین تشبیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
چاند کے ساتھ اچھی ہے اور مواہب لدنیہ مین نمایہ سے منقول ہے کہ جب جناب سرور عالم خوش ہوتے
تھے دکھائی دیتا تھا روئے مبارک آپکا مثل آئینہ کے اور دکھائی دیتا تھا حضور کے روئے پر نور میں ہر
شخص اور در اور دیوار یعنے ہر شے جو سامنے ہوتی تھی اور فرمایا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہ دیکھا
مین نے رسول کریم کو چاندنی رات مین اور حلہ احمر آپ پہنے ہوئے تھے پس دیکھتا تھا مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو اور چاند کو قسم خدا کی تھے حضور میرے نزدیک بہتر چاند سے اور کہنا حضرت رضی اللہ
تعالے عنہ کا نزدیک میرے واسطے اظہار اونکی نزدیک ہے ساتھ حسن وجمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی احسن ہین چاند سے اور مراد اس حدیث مین حلہ سرخ سے وہ
جامہ ہے کہ جسمین سرخ خط تھے محدثین کی تحقیق مین اور شیخ محدث دہلوی نے کہا ہے کہ اس قسم کی
تشبیہات کہ صفات رسول کریم مین ہوے ہین طریق شعرا پر ہین موافق عرف اور عادت کے ورنہ الاکونات
سے کوئی چیز نہین ہے کہ برابر اور مثل صفات خلقیہ اور خلقیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی ہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور بصر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیئت اور شکل مین روایت ہے سیدنا علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا انھون نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی آنکھون والے اور دراز
مژگان اور ایک روایت مین ہے اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ شکلہ اوس سرخی کو کہتے ہین جو آنکھون کی سفیدی
مین ہو مراد اوس سے باریک سرخ رگین ہین جو آنکھون مین ہوتی ہین اور ہندی مین اسکو
نشیلی آنکھ کہتے ہین اس وجہ سے کہ حالت سکر مین آنکھون مین یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ محبت حضرت الوہیت مین مست اور سرشار تھے لہذا آثار سکر محبت آنکھون

ظاہر تھی اور یہ حسن ہے آنکھون کا اور بعضون نے اَشْکَلُ الْعَیْنَیْن کے معنی درازا ور باریکی چشم کے بیان کیے ہین اور بعضون نے شکلہ کو بحرہ بھی کہا اشتقاق سحر کا سحر سے ہے مراد اوس سے چشم جادو اور جادو گر کہ دلکو فریفتہ کرلے اور یہ کمال محبوبیت جناب رسالت ہے اور یہ صفت چشمان حضور کی ایک نصرانی نے بھی اپنی تاریخ مین لکھی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت اسکی نتھی کہ لوگونکو تحدید کرین اور ڈرائین تب لوگ اون پر ایمان لاوین بلکہ جسکو نظر توجہ سے دیکھ لیتے تھے وہ اونکا فریفتہ ہوجاتا تھا اور تمنا کرتا تھا کہ ہو وہ کہین اونکی اطاعت کرے خسرو فرماتے ہین ؎

عالم ہمہ یغمائے تو خلق خدا شیدائے تو
این نرگس رعنائے تو آوردہ رسم دلبری

اور اَشْہَلُ الْعَیْنَیْن بھی حدیث مین وارد ہے شہلہ کہتے ہین اسکو کہ سیاہی مین کچھ سرخی ہو مگر یہ کمتر روایت کیا گیا ہے اور اَدْعَجُ الْعَیْنَیْن بھی حدیث مین وارد ہے اور ادعج اوسکو کہتے ہین جبکہ سیاہی چشم خوب سیاہ ہو اور بعض اہل علم نے ادعج کے معنی کشادگی کے لکھے ہین اور بغیر سرمہ لگائے حضور کی آنکھین سرمگین تھین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت ابصار مین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ دیکھتے تھے تاریکی شب مین جیسا کہ دیکھتے تھے روشنی مین روز کی اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور دیکھتے تھے نبی کریم آگے اور پس پشت یکسا احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقتدیون سے فرماتے تھے سبقت نکرو مجھسے رکوع اور سجدہ مین کہ مین دیکھتا ہون تمکو یکسان آگے اور پس پشت سے اور چھپا نہین ہے مجھپر رکوع اور سجود تمہارا شیخ محدث دہلوی نے اس روایت کے تحت مین فرمایا ہے کہ اس روایت کی حقیقت کو اللہ تعالے جانے کہ کیا ہے اور حقیقت حضور کی تمام احوال کی ایسی ہے کہ اوسکی کنہ کوئی دریافت نہین کر سکتا ہے اور دعوی اوسکی درک کا حکم کنہ تاویلات متشابہات کا رکھتا ہے یعنی جیسے متشابہات کی کنہ کو اللہ ہی جانتا ہے ویسے ہی حضور کی کنہ احوال کو خدا ہی جانتا ہے اور قیاس عقل اور نظر علم سے

جسقدر رکھ سکتے ہین وہ یہ ہے کہ یہ رویت بصری ہے یا رویت قلبی اور بہر تقدیر مخصوص ہی ساتھ نماز
کے کہ وہ وقت ہے انکشاف کا اور زیادتی نور کا یا عام ہے تمام اوقات کو اور اگر رویت بصری ہے تو
اسی آنکھ کی قوت ہی جو سر مین ہے یا آنکہ پروردگار قادر ہے کہ قوت بصر حضور کی ہر جزو بدن مین پیدا
کی ہے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابصار کو بطریق اعجاز کے مقابلہ شرط یہ تھا اور بعضون نے کہا ہے
کہ حضور کے دونو شانون مین مثل سوراخ سوزن کے دو آنکھین تھین اونسے دیکھتے تھے اور ملبوس شریف
اوسکو چھپاتا نتھا یا اعضا اوس جماعت کے حائط قبلہ مین منطبع ہوتے تھے جیسے آئینہ مین پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو مشاہدہ فرماتے تھے یہ دونو قول نادر ہین اگر صحیح روایت پائی جاوی آمنّا
وصدّقنا والا الحمل توقف ہی اور علما نے کہا ہے کہ یہ مضمون باسناد صحیح ثابت نہین ہوا ہے اور اگر رویت
قلبی مراد ہے پس وہ علم ہے بطریق وحی اور اعلام کے اور کشف اور الہام کے اور فرمایا ہے علما نے کہ
صواب یہ ہے کہ خدا تعالے نے جیسا قلب شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو احاطہ اور وسعت درک
اور علم معقولات مین دیا ہے حضور کے حواس لطیف کو بھی احاطہ درک محسوسات مین بخشا ہی اور شش جہات کو
حضور کے واسطے ایک جہت کے حکم مین کر دیا ہے واللہ اعلم اور اس مقام پر ایک اشکال علما نے یہ بیان کیا
ہے کہ بعض روایت مین وارد ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بندہ ہون
نہین جانتا ہون جو کچھ دیوار کے پیچھے ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ اسکی اصل ہی نہین ہے اور یہ روایت
صحیح نہین ہوئی ہے اور اگر صحیح ہو تو مین کہتا ہون کہ یہ انکشاف مخصوص ہے حال نماز کے ساتھ
اور اگر علم ہے تو موقوف ہے ساتھ اعلام الٰہی کے جیسا کہ تمام مغیبات مین ہے اور دلالت کرتی ہے
اسپر یہ حدیث کہ ایک مرتبہ حضور کا ناقہ گم ہو گیا بعضے منافقین نے کہا کہ محمد آسمان کی خبرین بیان کرتے ہیں
اور یہ نہین جانتے ہین کہ ناقہ اونکا کہان ہے جب یہ قول منافقون کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنا فرمایا مین نہین جانتا ہون اور نہین دریافت کرتا ہون مگر وہ کہ جو اللہ تعالے اسکو بتاتا ہے

اور ساتھ ہی اسکے آپ نے فرمایا کہ تحقیق بتلا دیا اللہ تعالےٰ نے مجھکو حال اوس ناقہ کا کہ وہ فلان مقام پر
ہے اور اس طرح مہار اوسکی ایک درخت مین بندھ گئی ہے پس لوگ وہان گئے اوس ناقہ کو
جس طرح پر حضور نے خبر دی تھی اوسی طرح پر پایا پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہین جانتے ہین
مگر وہ جو اللہ تعالےٰ نے آپکو تعلیم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کی طرف زیادہ نظر
رکھتے تھے بہ نسبت آسمان کے بسبب کمال حضور اور حیا کے اور یہ بھی حدیث مین وارد ہے کہ نظر آسمان کی
طرف رکھتے تھے فرمایا ہے علماء نے کہ آسمان کے جانب آپ انتظار وحی کی وجہ سے دیکھتے تھے اور
زمین کی طرف دیکھنا روزمرہ کی عادت تھی اور حضور کی عادات تھی کہ ان انکھیون سے اور فقط گردن پھیر کے
نہ دیکھتے تھے جب دہنے بائین ملتفت ہوتے اور دیکھتے تھے بالکل پھر جاتے تھے کیونکہ ان انکھیون سے
دیکھنا عادت متکبرین کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع شریف کے حال مین حدیث مین
وارد ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین دیکھتا ہون اوسکو جسکو تم نہین دیکھ سکتے
اور سنتا ہون اوسکو جسکو تم نہین سن سکتے ہو سنتا ہون مین آسمان کی اطیط کو اطیط خانی شکم کی آواز
کو اور اونٹ کے بچے کی آواز کو اور پالان کی آواز کو اور جو مثل اوسکے ہو کہتے ہین اور فرمایا ہے حضور نے
کہ آسمان کو سزاوار ہے کہ اطیط کرے اسواسطے کہ آسمان پر ایک بالشت اور ایک روایت مین ہے چار انگل بھی
نہین ہے مگر یہ کہ فرشتہ سر سجدہ کیواسطے رکھے ہے اور ایک روایت مین ہے فرشتہ ساجد ہے یا قائم ہے اور
حضور کے کانون کی ہیئت اور صفات مین فقط اسقدر مروی ہے تام الاذنین یعنی حضور کے کان
پورے تھے مطلب یہ ہے کہ جیسی چہرہ مبارک پر چاہیے ویسے ہی تھے اور پیشانی مبارک کے وصف مین
فرمایا ہے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے واضح الجبین اور روایت مین صلت الجبین بھی آیا ہے
اور واسع الجبین بھی روایت ہے حاصل مطلب سب روایتوں کا یہی ہے کہ حضور کی پیشانی کشادہ تھی اور کشادہ
پیشانی ہونا اثر خوش نصیبی کا ہے اور علما اس سے خوش نصیبی امت مراد لیتے ہین اور جب پیشانی مبارک مین شکن

پڑتی تھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ قطع قمر ہے اور جناب سرور عالم کی آبرو کے وصف مین ہند ابن ابی ہالہ نے فرمایا ہے اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ یعنے بہوین حضور کی خمدار اور نازک تھین جسکو فارسی مین کمان ابرو کہتے ہین اور درمیان دونو بہون کے ایک رگ تھی کہ غضب کے وقت ظاہر ہوتی تھی اور دَقِیْقُ الْحَوَاجِبِ بھی حدیث مین مروی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بہت گنجان بال ابرو شریف مین نہ تھے اور سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے مَقْرُوْنُ الْحَاجِبَیْنِ یعنے بہوین حضور کی ملی ہوئی تھین اور ہند ابن ابی ہالہ نے فرمایا ہے مِنْ غَیْرِ قَرْنٍ یعنے باہم ملی نہ تھین ظاہرہین ان دونو روایتون مین اختلاف ہے لیکن اہل علم نے فرمایا ہے کہ بہوین حضور کی نہ بالکل ملی ہوئی تھین اور نہ اونمین بہت فرق تھا بلکہ چند موی خفیف درمیان مین اونکے تھے کہ اس وجہ سے ملنا اور نہ ملنا دونو کا اطلاق اون پر صحیح ہوتا تھا مولانا جامی کہ عاشقان

جناب نبوت سے ہین اونکی مدح مین فرماتے ہین ؎

شکار پیشہ دو ترک اند خفتہ چشمانت
نہادہ بر سر بالین خود کمان ہر دو

اور پلکین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیدہی تھین اور بال اونمین کم نتھے اہل عشق نے فرمایا ہے کہ بہوین اور پلکین حضور کی صورت مین مثل تیر اور کمان کے تھین اور کام بھی تیر اور کمان کا کرتی تھین

کہ دل عاشقون کے اوس سے گھائل تھے ؎

دلم قربان این مژگان و ابرو
عجب تیر و کمان ترکان ندارد

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور بینی مبارک کے حال مین حدیث شریف مین اَقْنَى الْاَنْفِ اور اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ وارد ہے یعنی بینی مبارک بلند تھی اور دَقِيْقُ الْعِرْنِيْنِ بھی روایت ہے یعنے بہت گندہ نتھی بینی شریف اور ایک نور اوسپر ایسا چھایا ہوا تھا کہ جو شخص بغیر تامل کئے ہوئے دیکھتا تھا گمان کرتا تھا کہ حضور کی بینی پر انوار بہت بلند ہے اس حدیث شریف پر غور کرنے سے کیفیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانیت کی مشاہدہ ہوتی ہے کہ نورانیت حضور کی کس درجہ اعلی پر تھی آفتاب مین

نور غالب ہے اوسکے دیکھنے سے یہ مضمون ظاہر ہوجاتا ہے یعنی جب آفتاب پر کوئی شخص نظر کرتا
ہے تو اول قرص آفتاب بڑا معلوم ہوتا ہے اور جب تامل اور غور سے نظر ٹھہرا کر دیکھتا ہے تو قرص آفتاب
کے کنارے تمیز ہوتی ہے اور اوسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ نور اوسکے گرد پھیلا ہوا ہے کہ اوسکی وجہ سے
بغیر تامل کیے ہوے دیکھنے سے قرص بڑا معلوم ہوتا ہے پس یہی نشاء تھا حضور کی بینی پر انوار کی
کہ تامل کے ساتھ دیکھنے سے حدیں شریف متمیز ہوتی تھی ورنہ غلبۂ نور سے بلند بینی معلوم ہوتی تھی اقدس
دہن مبارک کشادہ تھا صحیح مسلم میں مروی ہے کہ فرمایا حضرت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم یعنے کشادہ دہان اور ایسی ہی مروی ہے ہند ابی ہالہ سے
شمائل ترمذی میں اور اہل عرب کے نزدیک مرد کیواسطے دہن کشادہ ہونا ممدوح ہے بخلاف
عورت کے کہ اونکے لیے تنگی دہن ممدوح ہے اور اہل علم نے تنگی دہن سے مراد کم سخنی بھی لی ہے
اور کشادہ دہن اوسکے برعکس ہے پس مراد اوس سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن
مبارک سے کلام پورا اور کامل نکلتا تھا نہ شکستہ اور ناقص پس ماحصل اوسکا بیان فصاحت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور دندان مبارک آگے کے کشادہ تھے یعنے ایک دوسرے سے
جدا تھا اور علماے اہل نکات نے فرمایا ہے کہ اسمین یہ حکمت تھی کہ وقت تکلم کے قلب مبارک سے
جو نور نکلتا تھا وہ نور بلا مانع اور حجاب کے قلوب طالبان خدا پر پہونچے تا کہ اوس سے مستفیض ہوں
چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ لب جب
کلام فرماتے تھے دیکھا جاتا تھا کہ گویا نکلتا ہے نور آگے کے دانتوں کی کھڑکیوں سے اور حدیث مین
وارد ہے کہ دندان مبارک مین رونق اور آب اور تاب اور شیرینی تھی اور سیدنا علی مرتضی
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے دندان شریف روشن اور تابان
تھے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی سوئی گر پڑی اور نہ

گھر میں تاریکی تھی وہ ڈھونڈنے لگیں نبی کریم نے فرمایا اے عائشہ کیا ڈھونڈتی ہو عرض کی یا رسول اللہ
میری سوئی گر پڑی ہے حضور مسکرائے دندان مبارک کھل گئے اونکے نور کی روشنی میں ام المومنین نے
اپنی سوئی ڈھونڈلی اللھم صل وسلم وبارک علیہ طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک اور لب ہائے مبارک بہت بڑے حسین اور لطیف تھے
تمام آدمیوں سے اور لعاب دہن شریف بیماروں اور مشتاق کے واسطے شفا تھا جنگ خیبر میں
سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں میں آشوب تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک
اونکی آنکھوں میں لگادیا آنکھیں فوراً اچھی ہوگئیں اور پھر کبھی حضرت رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں
آشوب نہیں ہوا اور ایک مرتبہ ایک ڈول پانی کا آپ کے سامنے حاضر کیا گیا حضور نے کچھ پانی
اوس میں سے نوش فرمایا اور لعاب دہن اوس میں ڈالدیا اور اوس پانی کو ایک کنوئیں میں ڈالا اوس میں
سے بوئے مشک پھیل گئی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مکان میں ایک کنواں تھا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اوس میں ڈالدیا اوس کنوئیں کا پانی تمام مدینہ طیبہ کے کنوؤں سے شیریں تر
ہوگیا اور ایک بار شیر خوار لڑکوں کو حضور کے سامنے پیش کیا جناب رسالت مآب نے لعاب دہن اونکے
دہن میں ڈالدیا پس وہ ایسے سیراب ہوگئے کہ اوس دن اونھوں نے دودھ نہ پیا اور ایک وقت حضرت
سیدنا امام حسن مجتبے علیہ السلام پیاسے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک اونکو پیادی
تمام روز امام علیہ السلام سیراب رہے اور اس قسم کے معجزے حضور کے لعاب دہن شریف کے بہت
ہیں اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہنسی کی کیفیت یہ ارشاد کی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا
ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ تمہارے دہن حضور کا دکھائی دے شیخ نے مدارج میں لکھا ہے کہ شیخ
ابن حجر نے فرمایا ہے کہ احادیث کے جمع کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اوقات میں آنحضرت صلعم

کی ہنسی مسکرانے سے زیادہ نہوتی تھی اور ہوسکتا ہے کہ کبھی اس طرح ہنسے ہون رسول کریم کہ دندان
مبارک کھل گئے ہون لیکن قہقہہ آپنے کبھی نہین مارا اور قہقہہ مکروہ ہے قہقہہ وقار کو کھوتا ہے اور دلکو
مردہ کرتا ہے اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ جب ہنستے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روشن ہوجاتی تھین دیوارین اور حضور کے دندان مبارک کا نور پڑتا ہے اور گریہ بھی حضور کا ایسا ہی تھا
کہ آواز نہ نکلتی تھی فقط آنکھون سے آنسو ٹپکتے تھے اور سینے پر جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ
مبارک سے ایک آواز جیسے دیگ جوش کرتی ہے اور ایک روایت مین مثل آواز چکی کے مروی ہے
اور گریہ رسول کریم کا یا تجلی صفت جلال سے ہوتا تھا یا امت پر شفقت یا میت پر رحمت سے اور اکثر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے سننے سے روتے تھے اور کبھی نماز تہجد مین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے محفوظ رکھا ہے انگڑائی سے اور جمہائی سے کبھی حضور کو نہین آئی اور
حدیث مین وارد ہے کہ کسی نبی کو جمہائی نہین آئی ہے اور حدیث مین یہ بھی مروی ہے کہ جمہائی
شیطان سے ہے اگر غالب ہو بایان ہاتھ منھ پر رکھلے یا نیچے کے ہونٹ داتون سے دبالے
اور منھ پھیلا کر آواز کے ساتھ جمہائی لینا نہایت بد ہے شیطان اوس پر ہنستا ہے جو یہ فعل کرتا ہے
اور آواز رسول کریم کی احسن تھی کل کی آواز ون سے کوئی شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سا خوش آواز
اور شیرین کلام نتھا اور حدیث مین ہے کہ حضور اصدق الناس تھے ازروے لہجے کے یعنی حضور کی زبان
سب زبانون سے نہایت درست تھی جیسے حروف اپنے مخرج سے صحیح حضور سے نکلتے تھے کوئی شخص ایسے
حروف نکالنے پر قادر نتھا اور صدق لہجہ فصاحت کے معنی پر آتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق
سے زیادہ فصیح تھے فرمایا ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نہین بھیجا ہے اللہ تعالےٰ نے کسی پیغمبر کو
مگر خوش آواز اور خوشرو یہان تک بھیجا ہمارے پیغمبر کو خوشرو اور خوش آواز تر سبسے اور پہنچتی تھی
آواز شریف حضور کی بے تکلف ایسی جگہہ پر کہ کسیکی آواز وہان نہ پہنچتی تھی خصوصاً خطبہ مین جب

نبی کریم مضامین ڈرانے کے بیان فرماتے تھے عورتیں اپنے پردونمیں بے تکلف سنتی تھیں اور مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا ایام حج مین منا کے مقام مین آپس کھول دئی کان سبکے اور سنا حضور کے کلام کو سب لوگون نے جو مقام منا مین تھے اپنے اپنے مقامون پر قریب اور بعید سے اور حضور کی زبان مبارک ایسی فصیح تھی اور کلام ایسا نادر فرماتے تھے کہ اوسکا وصف بیان نہین ہوسکتا بلکہ عقل اور اندیشہ اوسکا حصر نہین کرسکتا ہے اللہ تعالے نے حضور سے زیادہ فصیح اور شیرین کلام خلق ہی نہین فرمایا ہو ایکبار سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہم مین سے باہر تشریف نہین لیگئے یہ فصاحت آپنے کیونکہ حاصل کی فرمایا حضور نے لغت اسمعیل علیہ سلام کی محو ہوگئی تھی جبرئیل میرے پاس اونکو لائے اور مین نے یاد کیا اور فرمایا حضور نے اَدَّبَنِی رَبِّی فَاَحْسَنَ تَادِیْبِی ادب سکھایا مجھکو میرے ربنے اور بہت اچھا کیا ادب کو علم عربیت جو زبان سے تعلق رکھتا ہے اوسکو ادب کہتے ہین اور یہ بھی حدیث مین وارد ہے کہ جناب سرور عالم نے فرمایا ہو کہ مین افصح عرب ہون اور کلام فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلام مبین اور مفصل سننے والا اگر چاہتا حضرت کے ہر ایک کلمہ کو جدا جدا شمار کر لیتا اور حضور کے خصائص کلام سے ہے کہ فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیے گئے ہین مجھکو جَوَامِعُ الْکَلِم جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ کلمات نہایت مختصر ہوتے تھے اور معنی اوسکے کثیر ہوتے تھے اور جناب سرور عالم کی سر مبارک کے حال مین ہند ابی اسلے ہالہ نے فرمایا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ سر بزرگ سر دلیل ہے زیادۃ عقل اور جودت فکر پر بسبب قوت دماغ کے کہ حامل جوہر عقل کا ہے اور بزرگ سر سے نفی صغر مراد ہو نہ یہ کہ بہت بڑا جو خلاف حسن کے ہو کیونکہ جناب سرور عالم کے اعضا اعتدال اور کمال حسن پر تھی اور موئے شریف جناب سید عالم کے نرم بالکل سیدھے تھے بلکہ اونمین گونگر تھا لیکن نہ اسقدر کہ بالکل پیچیدہ ہون اور درازی موئے شریف مین حدیثین مختلف وارد ہین ایک حدیث میں ہے

نصف کان تک اور ایک روایت میں ہے کان تک اور ایک روایت میں ہے کان کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کندہے تک اور ایک روایت میں ہے کندہے کے قریب تک اور جمع ان روایات میں یہ ہے کہ یہ مضمون باعتبار اختلاف اوقات کے ہے جب خوشبو تیل لگاتے تھے اور کنگھی کرتے تھے موی شریف دراز معلوم ہوتے تھے ورنہ کوتاہ دکھلائی دیتے تھے یا انکہ بعد حلق کے بتدریج بڑہتے تھے اس مراتب سے جو مذکور ہوئے اور صاحب مواہب لدنیہ اور مجمع البحار نے نقل کیا ہے کہ جب غفلت ہوجاتی تھی بال نہ کتروانے میں دراز ہوجاتے تھے اور جب کتواتے تھے کوتاہ ہوجاتے تھے اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم موی مبارک کتواتے تھے اور منڈوانا موی شریف کا سوائے عمرہ اور حج کے حضرت سے پایا نہین گیا ہے پس بالون کا رکھنا سنت ہے لیکن جو شخص بال رکھے اوسکو چاہئے کہ بالون کو صاف رکھے اور تیل لگائے اور کنگھی کرے اسواسطے کہ میلے اور الجھے ہوئے بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسیکی دیکھتے تھے مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ کبھی ایک شخص تم مین کا نظر آتا ہے گویا ایک شیطان ہے اور جو شخص بہت تکلف کرتا تھا بالون کے بڑہانے مین اور آراستہ کرنے مین اوسکو بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے اور سیدنا امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہے آپنے ارشاد کیا ہے کہ مین دشمن رکھتا ہون سر کے بالون کو جب سے سنا ہے مین نے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر بال کی جڑ مین جنابت ہے یعنی ایک بال کی بھی جڑ اگر سوکھی رہجاویگی نجاست دفع نہوگی اسی وجہ سے اکثر مشائخ طریقت اور علمائے باعمل سر پر بال نہین رکھتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں سدل کرتے تھے یعنی موی شریف کو چھوڑ دیتے تھے اطراف جبین پر جیسا کہ طریقہ اہل کتاب کا تھا اور آخر مین فرق کرتے تھے یعنی مانگ نکالتے تھے لہذا بعض علما اسیکو سنت کہتے ہین اور شیخ محدث دہلوی نے لکھا ہے مدارج مین کہ مختار یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موی شریف کو اونکے حال پر چھوڑ دیتے تھے اگر خود فرق ہوجاتا تھا فرق کر دیتے تھے اور حضور کے سر مبارک اور ریش مبارک مین چند بال

سفید ہوئے تھے شیخ نے لکھا ہے چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید تھے بیس بال سفید نہوئے تھے حضرت
انس سے مروی ہے کہ حضور کی ریش مبارک میں چند بال سفید تھے اگر میں چاہتا شمار کر لیتا اور چند بال
سر مبارک میں سفید ہوئے تھے اور کہا ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہ خضاب نہیں کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور فی الواقع حضور کے بال اسقدر سفید ہی نہوئے تھے کہ ضرورت خضاب کی ہوتی لیکن
صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
رنگا تھا موئی شریف کو زرد شیخ محدث دہلوی مدارج میں لکھتے ہیں کہ میں نے شیخ اجل عبدالوہاب متقی
سے سنا وہ کہتے تھے کہ وہ خضاب نتھا اسواسطے کہ موئی شریف سیاہ تھے اور سیاہ دوسرا رنگ نہیں پکڑتا
ہے لیکن دہونے کی چیز تھی کہ اوس سے حضور بالوں کو پاک کرتے تھے چند موئی شریف جو سفید تھے
وہ اوس سے رنگین ہو جاتے تھے اور جناب سرور عالم کی ریش مبارک گنجان تھی اور سینہ مبارک کو
بھر لیتے تھے اور موچھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتولتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص موچھیں نہ کٹوائے
وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نیز مروی ہے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کترواؤ موچھونکو
اور بڑہاؤ داڑہی کو اور ایک روایت میں ہے کہ مخالفت کرو مشرکین کی موچھیں کٹوانی میں
اور کنارہ موچھونکے چھوڑ دیتے ہیں کچھ قباحت نہیں ہے اور ہمارے امام حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک
ایک مشت سے کم کرنا داڑہی کا بیجا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور حضور کی گردن مبارک
کے نسبت میں فرمایا ہے حضرت ہند ابن ابی ہالہ نے كَانَ عُنُقُهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ
گویا گردن مبارک ڈہلی ہوئی پتلی تھی چاندی کی چمک میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
تھی گردن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گوری گویا کہ بنائی گئی تھی چاندی سے اور عریض الصدر تھے
رسول کریم یعنے سینہ مبارک چوڑا تھا اور درمیان شانوں کے فرق تھوڑا تھا اصلا لازم ملزوم ہے
جب سینہ چوڑا ہوگا شانوں میں فرق کم ہوگا لیکن یہ مضمون چونکہ دو عضو سے متعلق ہے لہذا

جدا جدا ذکر کیا گیا اور حضور کے کل اعضائے شریف مناسب ساخت پر اعتدال کے ساتھ تھی اور جسم مبارک گندہ تھا
اور جوڑ گٹھے ہوے تھے شکم مبارک برابر تھا یعنے اونچا تھا سینہ سے اور ایک باریک خط بالونکا کوڑی سے ناف تک
کھچا تھا اور چھاتیان اور شکم مبارک بالون سے صاف تھا اور شانون پر اور مونڈھون پر اور کلائیون پر اور
بالائے صدر پر اور پنڈلیون پر بال تھے لیکن بہت کثرت سے نتھے اور بغلین حضور کی سفید تھین
اور ایک روایت مین ہے سفید مائل بہ سرخی اور قرطبی نے لکھا ہے کہ حضور کی بغلون مین بال نتھے
لیکن علما نے اسمین کلام کیا ہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بغلون کے موئے شریف کو منڈواتے تھے اور صحابہ نے فرمایا ہے کہ حضور کی بغل شریف کے پسینے مین مثل
مشک کے خوشبو آتی تھی اور پشت مبارک پاک اور صاف اور ہموار تھی حدیث شریف مین وارد ہے
کہ پشت مبارک گویا نقرہ گداختہ تھی اور درمیان دونو شانون کے خاتم نبوت تھی دہنے جانب کو
مائل شیخ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے مدارج مین لکھا ہے کہ اجزائے جسم مبارک سے ایک چیز باہر نکلی
ہوئی تھی مشابہ جسم اطہر کی رنگ اور صفا اور نورانیت مین اوسکو خاتم نبوت کہتے ہین یعنے ختم کرنیوالے
نبوت کی خاتم بکسر تا اسم فاعل ہے ختم کا اور بفتح تا بمعنی مہر اور انگوٹھی کی ہے یعنی وہ چیز کہ دلیل ہے اوپر
اسکے کہ نہین ہے بعد اوسکے پیغمبر اور وجہ اوسکی تسمیہ کی اس اسم کے ساتھ یہ ہے کہ حضرت سرور عالم کتب
متقدمہ مین اسکے ساتھ تعریف کیے گئے ہین پس وہ ایک ایسی علامت ہے کہ پہچانے جاتے ہین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ اوسکے کہ یہ وہی پیغمبر ہین کہ جنکی بشارت دیگئی ہے اور خاتم نبوت ایک آیت
ہے آیات الٰہی سے اور ایک بھید ہے بہت بڑا مخصوص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حاکم نے
مستدرک مین وہب بن منبہ سے نقل کیا ہے کہ جو پیغمبر مبعوث ہوا ہے علامت اوسکی نبوت کی اوسکے ہاتھ
مین تھی مگر ہمارے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم حضور کی علامت نبوت دونو شانونکے درمیان میں تھی

نبوت را توئی آن نامہ در مشت
کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت

(بیان مہر نبوت)

علمائے اہل نکات نے چند نکتے اس بارہ مین ارشاد کیے ہین ایک نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی ایک نشانی کھلی ہوئی حضور کی پشت مبارک پر اسواسطے قائم کی تھی کہ سب پر یہ امر ظاہر ہوجاوے کہ ہم انکے حافظ اور پشت پناہ اور نگہبان ہین دوسرے یہ کہ بادشاہ جب کسیکو اپنی رعیت پر حاکم کرتا ہے تو اوسکو واسطے فرمان حکومت لکھکر مہر کر دیتا ہے تاکہ رعایا پر حجت ہوجاوے اللہ تعالے نے نبی کریم کو چونکہ تمام عالم پر حاکم اور نبی کیا ہے لہذا حضور کے واسطے فرمان عالیشان کو اپنی مہر قدرت کے ساتھ مستجل کر دیا تاکہ حجت قاطع ہوجاوے حضرت سرور عالم کی سرداری پر اور کسیکو مخلوق مین محل کلام نرہے تیسرے یہ کہ جو چیز خزانہ بادشاہی مین نادر اور نایاب ہوتی ہے اوسکو بند کرکے اوسپر مہر کر دیتے ہین کہ کسی خائن کا اوسپر دسترس نہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کی مصنوعات مین بے مثل اور یکتا ہین لہذا اللہ تعالے جل شانہ نے خاتم کو پشت مبارک پر ثبت کیا تاکہ شر اعدا اور حاسدین سے محفوظ رہین چوتھے یہ کہ خزانہ بادشاہی بھی مقفل اور سر بمہر رہتا ہے واسطے حفاظت کے چونکہ جناب سید عالم اللہ تعالے کے راز کا خزانہ ہین اللہ تعالے نے اپنی خاتم قدرت سے مستجل کیا پانچوین یہ کہ جو شے حاکم کی استعمال کے واسطے خاص ہوتی ہے اوسپر بھی مہر کر دیجاتی ہے تاکہ دوسرا اوسمین تصرف نکرسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اللہ تعالے کے خاص محبوب ہین اور اللہ تعالے نے حضور کو اپنے ہی مشاہدہ کے واسطے خاص پیدا کیا ہے گو غلبۂ شان رحمانیت سے اپنی اوس محبوب خاص کو ہدایت خلق کیواسطے بھیجا لیکن غیرت عشق سے اپنی صفات کے حجاب مین اوسکو مستور کرکے اپنی قدرت کی مہر اوسپر کر دی تاکہ اسکی حقیقت کو نہ دیکھ سکے اسیوجہ سے عرفائے امت نے فرمایا ہے

جز خدا قدر ترا نشناخت کس ٭ کس خدا را ہمچو تو نشناختہ ٭

اور یہ سب باتین ہماری فہم کے موافق ہین اور در حقیقت خاتم نبوت ایک راز ہے اللہ اور اوسکے حبیب کے درمیان مین وہی جانتا ہے کہ کیا ہے اور کیون ہے اور کیا کوئی خاتم نبوت کے راز کو بیان کر سکے صورت ظاہری اوسکی جو دیکھائی دیتی تھی وہ بھی تو کما حقہ مشخص نہین ہوئی ایک روایت مین ہے کہ وہ ایک

نور تھا جو چمکتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ خاتم نبوت مثل گوشت کے غدود کی تھی سرخ رنگ اور ایک روایت
میں ہے کہ گریبان کے بڑے تکمہ کے مثل تھی اور ایک روایت میں ہے کہ مثل کبوتر کے انڈے کے اور ایک
روایت میں ہے کہ بہت سے بال جمع ہوئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ پشت مبارک میں
گوشت کا ٹکڑا بلند تھا اور ایک حدیث میں ہے کہ مانند مشت کے تھی گرد اوسکے تل تھے مثل اون
دانون کے جو پوست میں نکلتے ہیں شیخ ابن حجر مکی نے مشکوٰۃ شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ خاتم نبوت میں
مکتوب تھا اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ حَیْثُ مَا تَوَجَّهْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ یعنے اللہ تعالےٰ وحدہ لا شریک ہے
جس طرف تم چاہو متوجہ ہو تم فتحیاب ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اوسمین لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
وجہ اختلاف کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ خاتم نبوت ایک راز ہے اللہ اور اوسکے رسول کے درمیان میں لہذا
اللہ تعالےٰ نے اس صورت پر اوسکو خاتم کیا تھا کہ دکھائی تو دیتے تھے واسطے اظہار عظمت کے لیکن کماحقہ
کیفیت اوسکی منکشف نہوتی تھی ہر ایک نے اپنی فہم کے موافق ایک مثال کے طور پر اوسکو بیان کر دیا ہے
یا انکہ اللہ تعالےٰ نے بہت شیون اوسمین ظاہر کیے تھے ہر شخص پر ایک نئی شان اوسکی ظاہر ہوتی تھی لہذا
جسنے جو دیکھا وہ کہا واللہ اعلم اور بازو شریف گندہ تھے اور بند دست دراز تھے اور کف دست حضور کے گندہ
اور کشادہ اور نرم تھے کشادہ دست سخی کو کہتے ہین حضور سے بڑھکر دوسرا سخی خلق نہین ہوا اور نرمی دست
مبارک مین روایت کیا ہے طبرانی نے مستور بن شداد سے اور نہون نے اپنے باپ سے کہا اونہون نے کہ مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور حضور کے دست مبارک کا مسح کیا دست مبارک
آپکے نرم زیادہ تھے ریشم سے اور سرد زیادہ تھے برف سے اور بخاری شریف مین حضرت انس سے
روایت ہے کہ نہین پایا مین نے دیبا اور حریر کو نرم زیادہ حضور کی کف دست سے اور برکات اور
معجزات حضور کے دست مبارک کے بہت ہین مسلم نے روایت کیا ہے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جابر بن سمرہ کے رخسارہ کو کہا جابر نے پس پائی مین نے حضور کے دست مبارک مین سردی

اور ایسی خوشبو کہ گویا نکالا ہے اسکو طبلہ سے عطار نے اور طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ کہا وائل بن حجر نے مصافحہ کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہان تک کہ چھوجاتا ہے میرا ہاتھ حضور کے جسم شریف سے بعدہ سونگھتا ہون مین اپنے ہاتھ کو پاتا ہون مین اوسکو خوشبودار زیادہ بوئے مشک سے اور یزید بن اسود نے کہا ہے کہ دیا مجھکو رسول کریم نے اپنا دست مبارک پس پاتا ہون مین حضور کے ہاتھ کو سرد زیادہ برف سے اور خوشبو تر مشک سے اور فرمایا ہے حضرت سعد ابن ابی وقاص نے کہ تشریف لائے ایکمرتبہ حضرت سرور عالم میری عیادت کو پس رکھا آپنے دست مبارک میری پیشانی پر اور مسح کیا میرے منھ کو اور سینہ کو اور شکم کو پس ہمیشہ میرے خیال مین آتا ہے کہ پاتا ہون سردی حضور کے دست مبارک کی اپنے جگر پر اس ساعت تک لکھا ہے محدثین نے کہ اس سردی سے مراد راحت اور لذت ہے ورنہ حد سے زیادہ سرد ہونا ہاتھ کا اعتدال مزاج کے خلاف ہے اور صحیت پانا مریضون کا حضور کے دست مبارک کے لمس سے معجزات مین انشاء اللہ تعالی بیان ہوگا اور کیا کوئی اوس دست مبارک کی صفات کو بیان کرسکتا ہے وہ ایسا تھا کہ اللہ تعالے اوسکو یَدُ اللّٰہِ اپنے بیعت مین ارشاد فرماتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور انگلیان حضور کی دراز اور روان تھین حدیث مین سائل الاطراف وارد ہے اور قدم مبارک ہموار تھے اور انگلیان گندہ اور تلوے حضور کے کسیقدر زمین سے اونچے رہتے تھے لیکن بہت بلند نتھے رفتار کیوقت پورا قدم شریف زمین پر لگتا تھا شیخ محدث دہلوی نے مدارج مین بعد نقل روایات کے جو قدم مبارک کی کیفیت مین وارد ہے ایسا ہی لکھا ہے اور پنڈلیان حضرت سرور عالم کی پُرگوشت تھین نازک اور لطیف اور ہموار اور صاف اور گوری تھین اور قامت زیبائے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نہال تھا باغ قدس سے نہ کوتاہ تھا اور نہ دراز بلکہ میانہ تھا مائل بدرازی اور سیدنا علی مرتضی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا ہے آپ نے کہ تھا قامت زیبائے جناب رسالت

بہت دراز نتھا مگر میانہ قد سے بڑا تھا اور جب تشریف لاتے تھے قوم کے ساتھ نیچا کر دیتے تھے اونکو یعنی
سب لوگ حضور کے آگے چھوٹے معلوم ہوتے تھے اور فرمایا ہے محبوبہ جناب رسالت حضرت صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تنہا ہوتے تھے میانہ قد ہوتے تھے اور جب
درمیان قوم کے ہوتے تھے سب سے بلند اور سر فراز معلوم ہوتے تھے اور اگر دو مرد حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دونو طرف ہوتے تھے اون سب سے حضرت بلند دکھائی دیتے تھے اور جب وہ جدا
ہوجاتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد معلوم ہوتے تھے اور مجالس مین بھی حضور کے شانے
سب سے زیادہ بلند ہوتے تھے مطلب دونون حدیثون کا ایک ہے کہ حضور باوجود میانہ قد ہونیکے سب سے
بلند معلوم ہوتے تھے اور سر مبارک جناب سرور عالم کا سب سے اونچا رہتا تھا اللہ تعالے اپنے حبیب کی
رفعت کو آنکھون سے دکھاتا تھا کہ جب سر مبارک آپکا عین قید جسمانی مین کہ اوسکو حد لازم ہے سب سے
بلند ہے اور مضمون مجازی اوس سے ظاہر ہے تو حضور کی رفعت شان اور عظمت مرتبہ مین کیون
کلام کرسکتے ہو اور یہ بھی ایک شان محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالے نے غیرت
محبت سے کسی شخص کا قد مین بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بلند ہونا تو کیسا کسیکا برابر ہونا بھی
گوارا نفرمایا اور یہ ایک معجزہ خاص یعنے میانہ قدی مین کل سے بلند رہنیکا حضور کو عنایت کیا
پس جب قامت زیبائے جناب نبوت سے کوئی برابر نہو سکا تو صفات اور کمالات مین کیونکر
کوئی حضور کا مثل اور آپ کے برابر ہوسکتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ مضمون خود بھی
ظاہر فرمایا ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین حدیث ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ خود
صوم وصال یعنے بے افطار کیے ہوے دو تین روزہ رکھتے ہین ہمکو کیون منع فرماتے ہین حضور نے جواب مین
ارشاد کیا ایکم مثلی تم مین کون ہے میرے مثل پس جب صحابہ کہ جنکو حضور نے بہترین امت اپنا فرمایا ہے وہ بھی
حضور کے مثل نہو سکے تو اب جو کوئی ایسا باطل دعوی کرے وہ سراسر ناحق اور مخالف رسول کریم ہے

اور وہ اہل بدعت جو اس عقیدۂ باطلہ کے موجد ہین یعنے سرور عالم کو اپنا سا بشر کہتے ہین اور انکو مثل ٹھہراتے ہین اور دلیل لاتے ہین اپنے قول پر اس آیہ شریفہ کو قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰىٓ اِلَيَّ ہر گسنہ اس آیہ کریمہ سے اونکا مطلب حاصل نہین ہوتا ہے اگر اس آیہ شریفہ مین نفی کو اوپر توڑین تو بھی تو یہ مضنے ہونگے کہ تم کہو اے محمد نہین ہون مین مگر بشر مثل تمہارے لیکن یہ کہ وحی کیجاتی ہے میری طرف پس حضور پر وحی ہوتی تھی اور ہم پر وحی کا ہونا ممکن نہین تو اب مثلیت تامہ کہان رہی اور علمائے محققین فرماتے ہین کہ اس آیہ شریفہ مین نفی ٹوٹتی ہے مثلکم پر اس صورت مین یہ معنی ہوے اس آیہ شریفہ کے نہین ہون مین بشر مثل تمہارے مگر یہ کہ وحی کیجاتی ہے میری طرف یعنی وحی انبیا پر ہوتی تھی اور وہ بشر تھے اور مجھپر بھی وحی ہوتی ہے اسقدر میرے تمہارے مماثلت ہے الغرض جو کچھ معنی اسکے عند اللہ ہون لیکن اسقدر سمجھنا چاہیئے کہ مخاطب اس آیہ شریفہ کی نبی کریم ہین اللہ تعالیٰ نے واسطے تعلیم تواضع کے یا اور کسی غرض سے کہ اللہ اوس سے واقف ہے حضور کو فرمایا ہے کہ تم ایسا کہو پس جو کچھ اس حکم کا مطلب ہے حضور اوسکے مامور ہین ہمکو یہ نہین حکم ہے کہ تم رسول کو اپنا سا بشر جانو بلکہ حکم ہے کہ رسول کریم کی تعظیم اور توقیر کرو پس ہمکو اپنی حد پر رہنا چاہیئے اور دیکھو قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ نے کفار کی مذمت مین جابجا ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ہمارے انبیا کی نسبت جو اون پر بھیجے گئے تھے کہتے تھے کہ یہ بھی بشر ہین مثل ہمارے چنانچہ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی نسبت فرعون نے کہا تھا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اسی آیہ کریمہ کے مطابق کفار کو حال مین فرماتے ہین شعر

ہمسری با انبیا برداشتند	اولیا را ہمچو خود پنداشتند

اور ایسے ہی اقوال سے اون کفار پر اللہ تعالے نے غضب کیا پس جب انبیا کے ساتھ دعوی مثلیت اور برابری پر ایسے اللہ تعالے نے غضب کیا تو جناب سید الانبیا کہ جنکو کل انبیا پر رفعت حاصل ہے اونکے ساتھ جو دعوی برابری اور ہمسری کریگا کیسا مغضوب خدا ہوگا نعوذ باللہ من ذالک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور حضور کی بےمثلی اور یکتائی حضور کی صورت شریف ہی سے ظاہر ہے تمام مضمون سے ایک نرالی شان حضور کے جسم پاک کی یہ تھی کہ دھوپ مین اور چاندنی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم انور کا سایہ نہ پڑتا تھا روایت کیا اسکو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین اور وجہ اسکی یہ لکھی ہے کہ حضور کا نام شریف نور ہی ہے اور حضور درحقیقت سراپا نور تھے اسوجہ سے سایہ نتھا کیونکہ نور کا سایہ نہین ہوتا ہے یا انکہ جسم اقدس مثل روح کے لطیف تھا بیوجہ اوسکا سایہ نتھا بقول مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

تن او بود چون جان پاک پایہ	ندید از جان کسے بر خاک سایہ

کافی کہتے ہین غزل

بدن تھا آپ کا کان تجلی	عیان چہرہ سے تھی شان تجلی
تصور کسکی صورت کا بندہا ہے	کہ چھایا دل پہ سامان تجلی
رسول اللہ کے نور جبین کو	بجا ہے گر کہین جان تجلی
رخ پہ نور پر بالون کا عالم	بہار سنبلستان تجلی
ندیکھا آہ دیدار مبارک	رہا کافی کو ارمان تجلی

اور بعض نے کہا ہے کہ زمین پر جا بجا نجاست ہوتی ہے اسواسطے اللہ تعالے نے اپنے حبیب کے جسم لطیف کا سایہ زمین پر ظاہر نکیا اور بعضے کہتے ہین کہ سایہ حضور کا زمین پر جسجگہہ پڑتا وہ جگہ واجب التعظیم ہوجاتی اسمین امت کو اشکال ہوتا اور اوسکا خیال رکھنا اور تعظیم کرنا دشوار ہوتا کمال رحمت سے اللہ تعالے نے اوس جسم منور کا سایہ ہی ظاہر نکیا اور بعضے کہتے ہین کہ سایہ زمین پر پڑتا ہے لہذا اللہ تعالے نے اوس رفیع الدرجات کا سایہ نہ ظاہر کیا تاکہ لفظ افتادگی آپکے سایہ شریف کے نسبت مین بھی جاری نہو اور بعض عشاق نے یہ اسکا لکہا ہے

با سایہ ترا نمی پسندم	عشق ست ہزار بدگمانی

اور کمال نورانیت اوس جسم انور کی یہ تھی کہ جو لباس حضور پہنتے تھے وہ بھی آپکے فیضان سے نور ہو جاتا تھا
یعنے لباس کا بھی سایہ نہ پڑتا تھا پس کیا مرتبہ ہوگا اون لوگونکا جو آپسے معانقہ اور مصافحہ کرتے تھے اور
رنگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گورا تھا مائل بسرخی یعنے سرخ سفید تھا حدیث مین وارد ہے کان
ابیض ملیحا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گورے ملیح یعنے بالکل سفید رنگ حضرت کا نتھا ملیح بھی تھا
ملاحت ایسی صفت ہے کہ دلکو فریفتہ کرتی ہے اور دیکھنے والونکو لذت دیتی ہے اور ایک اعجوبہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم لطیف مین یہ تھا کہ خود بخود بلا استعمال کرنے کسی خوشبودار شے کے حضرت کے
جسم پاک سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اوسکے مثل نتھی حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہین نہین سونگھا مین نے کسی بوئے خوش کو اور نہ مشک کو اور نہ عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بوسے ام عاصم کہتی ہین کہ ہم چار عورتین تھین عتبہ کے پاس اور ہر ایک ہم مین کوشش کرتی تھی
خوشبو کی استعمال مین تاکہ خوشبودار زیادہ ہوجاوے اوسکے نزدیک اور استعمال کرتے تھے ہم خوشبودار
چیزونکا اور نہ پہونچتی تھی ہم مین سے کوئی عتبہ کی خوشبو کو اور استعمال نکرتے تھے عتبہ خوشبو سے
مگر اسیقدر کہ مس کرتے تھے ہاتھ سے دہن کو اور مسح کرتے تھے ساتھ اوسکے اپنی داڑھی کو اور تھی
خوشبودار زیادہ ہم سبسے اور جب باہر لوگو نمین جاتے تھے لوگ کہتے تھے کہ ہمنے نہین سونگھی کبھی کوئی خوشبو
خوشبودار زیادہ خوشبو عتبہ سے راوی یہ کہتی ہین کہ مین نے ایکروز عتبہ سے کہا کہ ہم خوشبو لگاتی ہین
کوشش کرتے ہین لیکن تمہاری خوشبو غالب رہتی ہے اسکا سبب کیا ہے اونھون نے کہا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین میرے جسم مین چھوٹے آبلے پڑگئے تھے مین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور مرض کی شکایت کی تاکہ حضور علاج کردین فرمایا حضور نے کہ
کپڑے اوتار ڈال مین نے کپڑے اوتار ڈالے اور حضرت کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے دست مبارک پر دم کیا اور میری پشت اور شکم پر ہاتھ پھیرا اوسوقت سے یہ خوشبو مجھ مین

بیان حضور کے جسم اطہر کی نفاست اور طہارت اور خوشبو کا

پیدا ہوگئی ہے روایت کیا اسکو طبرانی نے معجم صغیر مین اور نقل کیا ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی کو
شوہر کے یہان رخصت کیا چاہتا تھا اور خوشبو اوسکے پاس نہ تھی حضور مین حاضر ہوا تاکہ حضرت کچھ
عطا فرماوین اوسوقت کچھ حاضر نہ تھا آپنے شیشہ منگوایا اور شیشہ کے منہ مین ڈالا اپنا پسینا جسم
مبارک سے لیکر اوسمین ڈالا اور کہا کہ اسکا استعمال کرے وہ عورت جب استعمال کرتی خوشبو کی تمام
اہل مدینہ اوسکی خوشبو کو سونگھتے تھے اور بیت المطیبین اونکے گھر کا نام پڑ گیا اور حضرت انس
فرماتے ہین کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تشریف لائے اور آرام فرمایا
فرمایا حضرت کو پسینا نکلا اور وقت خواب کے حضور کا پسینا بہت نکلتا تھا پس ام سلیم میری ماں
ایک شیشہ لائین اور پسینا حضور کا لیکر اوسمین رکھنے لگین حضرت بیدار ہوئے اور پوچھا ای ام سلیم
کیا کرتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپکا پسینا ہے ہم اپنی خوشبو مین اسکو ملاتی ہین کہ یہ سب
خوشبوؤن سے زیادہ خوشبودار ہے روایت کیا اسکو مسلم نے اور نقل کیا ہے کہ جب کوئی صحابہ سے
حضرت کی ملازمت مین حاضر ہوتا تھا اور آپکو گھر مین نہ پاتا تھا بوی خوشبو کی نشان سے جس راہ سے
حضرت تشریف لیگئے تھے چلا جاتا تھا اور جو کوئی مدینہ طیبہ کی کسی گلی مین گذرتا تو خوشبو سونگھتا تھا
اور جان لیتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے گذرے ہین اور اہل محبت فرماتے ہین
کہ اسوقت تک ایک بوی خوش مدینہ طیبہ کی در و دیوار سے اہل عشق کو دماغ مین آتی ہے

دران زمین کہ نسیمی وزد ز طرۂ دوست | چہ جای دم زدن نافہای تاتاری ست

اور بول و براز اور خون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوشبودار اور شاہد پاکی تھا اور ایک قوم اہل علم سے
اوسکی طہارت کے قائل ہین اور یہی قول بعض اصحاب شافعی کا ہے اور عینی شارح صحیح بخاری
کہ حنفی مذہب ہین وہ کہتے ہین کہ یہی قائل ہین امام اعظم ابو حنیفہ اور ابن حجر نے کہا ہے بہت
دلائل کھولے ہوئے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت پر اور ائمہ نے اسکو شمار کی

خصائص سے شمار کیا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت فرماتے تھے زمین پھٹ جاتی تھی اور نگلجاتی تھی حضور کے بول اور براز کو مروی ہے بعض صحابہ سے کہ ہم ایک سفر مین حضور کے ہمراہ تھے حضور نے ایک مکان مین رفع حاجت فرمایا پس ہم اوس مکان مین گئے جب حضرت وہانسے نکل آئے نپایا ہمنے کچھ اثر وہان بول اور براز سے اور ڈہیلے طہارت کیے ہوے دیکھے اونکو اوٹھا لیا اونمین خوشبو آتی تھی نقل ہے کہ ام ایمن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتی تھین شکو حضور کے سریر کے نیچے ایک قدح رکھ دیتی تھین اوسمین حضور پیشاب فرماتے تھے ایکرات کو حضرت نے اوسمین پیشاب کیا جب صبح ہوئی آپنے فرمایا اے ام ایمن جو کچھ اسمین ہے پھینکدے پس اوسمین کوئی چیز نتھی ام ایمن نے کہا واللہ مین پیاسی ہوئی اوسکو پی لیا حضرت ہنس دیے اور فرمایا کہ تیرے شکم مین درد نہوگا اور ایک عورت کہ حضرت کی خادمہ تھین برکہ اونکا نام تھا اونھون نے بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بول شریف پیا آپنے اونسے ارشاد کیا کہ تو کبھی بیمار نہوگی پس وہ سواے مرض الموت کے کبھی بیمار نہین ہوئین اور بعض روایت مین آیا ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بول شریف پی لیا تھا پس ہوے خوش آتی تھی اوس سے اور اوسکی اولاد کی پشت تک اور یہی حال تھا حضور کے خون کا مروی ہے کہ لوگ تبرک لیتے تھے حضرت سرور عالم کے بول اور خون سے روایت ہے کہ ایک حجام نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگاے خون کو حضور کے باہر لے گیا اور پی لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا خون کو کیا کیا عرض کیا اوسنے یارسول اللہ باہر لیگیا تھا مین تاکہ اوسکو چھپا دون لیکن نہو سکا مجھسے کہ آپکے خون کو زمین پر ڈالون پس مین نے اوسکو اپنے شکم مین چھپا لیا حضرت نے فرمایا کہ نگاہ رکھا تو نے اپنے نفس کو بیضے امراض سے اور منقول ہے کہ جنگ احد مین جب رسولکریم زخمی ہوے آپکے زخم کو حضرت مالک بن سنان پدر حضرت ابو سعید خدری نے چوسا یہان تک کہ پاک اور صاف ہوگیا لوگون نے کہا خون کو منہ سے گرا دو اونھون نے کہا واللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خون کو ہرگز زمین پر نڈالونگا پس نگلگئے اوسکو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو چاہتا ہے کہ ایک مرد کو اہل بہشت سے دیکھے اس مرد کو دیکھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ
ان روایات سے سمجھنا چاہیے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسقدر محبت تھی حضور کیساتھ
اور کسقدر معظم جانتے تھے حضرت کو اور کیسی تعظیم کرتے تھے نبی کریم کی کہ خون اور بول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو بسبب محبت اور تعظیم کے زمین پہ نہ ڈالتے تھے اور اس تعظیم اور محبت سے یہ فضل انکو حاصل ہوتا تھا
کہ دنیا میں تکالیف امراض جسمانی سے محفوظ رہتے تھے اور قیامت میں جنت انکے واسطے لازم ہے
جیسا کہ حضور کے ارشاد سے صاف ظاہر ہے الغرض اللہ تعالے نے اپنے حبیب کریم کے جسم مبارک میں
ایسے صفات اور کمالات اور معجزات کھلے ہوئے ظاہر کیے تھے کہ تمام خلق میں کوئی جسم ایسا نہیں پایا
جاتا ہے کہ جسمین ایک صفت بھی ان صفات سے پائی جاتی ہو پس حضور کی بیمثلی اور یکتائی جسم مبارک
ہی سے ظاہر تھی اور اللہ تعالے نے آپکو قوت مردی بھی سب سے زیادہ عنایت کی تھی حضرت انس نے کہا ہے
کہ تھے ہم کہ آپسمین کہتے تھے کہ دی گئی ہے رسول کریم کو قوت تیس مرد کی اور بعض روایت میں ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قوت چالیس مردان جنت کی تھی اور مروی ہے کہ ہر مرد کو مردان جنت سے
سو آدمی کی قوت ہوگی اور نیز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم شریف کے صفات سے ہے کہ جب حضور
علیہ سعدیہ کے یہان تشریف رکھتے تھے اور آپ بچے تھے اور مضمون شق صدر کا وہان وقوع مین آیا۔
بعد شق صدر کے مروی ہے کہ فرمایا ہے حضور نے کہ تیسرے فرشتہ نے اول فرشتہ سے کہا کہ انکو انکی امت
کے دس شخصونکے ساتھ تولو اونھون نے مجھکو تولا مین اونسے بھاری نکلا پھر کہا سو شخصونسے تولو مین
اونسے بھی بھاری ہوا پھر کہا ہزار شخصون سے وزن کرو مین اونسے بھی بھاری ہوا پھر کہا انکو چھوڑ دو اگر تم
انکی تمام امت کے لوگونسے تولوگے تو بھی یہ بھاری نکلینگے یہ شان تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
جسم مبارک کی بعد اسکے یہ تھی آپکی قوت جسمانی حضرت شیخ محدث دہلوی مدارج میں بعد بیان حلیہ
مبارک اور قوت جناب رسالت کی لکھتے ہین یہ کمال قوت جسمانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور قوت

روحانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیق ایسی تھی کہ آسمان کو حرکت سے باز رکھتی تھی بلکہ بخلاف اوسکی حرکت کے اوسکو متحرک کر دیتی تھی جیسا پلٹ آنیسے آفتاب کے بعد غروب کے ظاہر ہوتا ہے اور یہ معجزہ حدیث مین مروی ہے اور فی الحقیقت اللہ تعالے نے حضرت سرور عالم کو وہ قوت اور اختیار دیا تھا کہ تمام خلق پر آپکا تصرف جاری تھا اور کیون نہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اصل مین تمام موجودات کے جسطرح تمام خلق ہماری نسبت سے عظیم ہے کہ ہم ادمین کے ایک جز ہین اسی طرح پر رسول کریم تمام خلق فضل اور عظمت رکھتے ہین کہ سب خلق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک جز ہو فرمایا حضرت نبی کریم نے انا من نور اللہ والخلق کلہم من نوری مین اللہ کے نور سے ہون اور سب خلق میرے نور سے صاحب قصیدہ بردہ کہتے ہین

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا	وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

پس تحقیق آپکی بخشش مین سے دنیا اور آخرت اور آپکے علومین سے ایک علم ہے جو لوح اور قلم کو ملا ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اوصیا اہتمام اللہ تعالے نے واسطے اظہار عظمت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت شریف مین فرمایا ہے ایسا ہی اہتمام اللہ تعالے کا آپکے نور کی اظہار عظمت کیواسطے برابر قائم رہا ہے چنانچہ جب وہ نور شریف آدم مین جلوہ گر ہوا یہ عظمت اوس نور کی حاملیت سے اللہ تعالے نے عنایت کی کہ ملائکہ جو نور سے خلق ہوسے تھے اونھون نے آدم کو سجدہ کیا اور وہ ملائکہ کا قبلہ ہوسے پھر اسی شان سے وہ نور مکرم اولاد آدم مین بترتیب ابای محمدی منتقل ہوا جس کسی مین وہ نور شریف لاتا تھا اللہ تعالے اوس حامل نور کو ایک فضل خاص مرحمت کرتا تھا کہ اوسکی وجہ سے وہ شخص خلق مین معظم اور مکرم ہوجاتا تھا اور سب لوگ جان لیتے تھے کہ یہ اوس نور معظم کا حامل ہے جو باعث خلق عالم اور محبوب جناب الٰہی ہے جب وہ نور شریف اولاد نوح علیہ السلام مین منتقل ہوتا ہوا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام مین تشریف لایا برکت حاملیت اوس نور کریم کے اونھون نے مرتبہ خلت پایا اور خلیل اللہ اونکا لقب ہوا پیدا ہوسے ابراہیم علیہ السلام نمرود کی عہد حکومت مین جو اپنے وقت مین منکرین کا

سردار تھا اور اوسکو قبل پیدائش خلیل اللہ منجمین نے خبر دیدی تھی کہ وہ لڑکا پیدا ہوا چاہتا ہے جو تیری
سلطنت کو مٹا دیگا اسوجہ سے نمرود نے بہت بڑا اہتمام کیا اور جو لڑکا اوس زمانہ مین پیدا ہوا اوسکو
مارڈالا جب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی والدہ کو آثار وضع حمل معلوم ہوے وقت شب کا تھا
وہ جنگل کے ایک گوشہ مین گئین اور ابراہیم علیہ السلام وہان پیدا ہوے آپکی والدہ نے آپکو ایک
غار مین رکھدیا اور اوس غار کے مُنھ کو محکم کر دیا اور گھر چلین گئین اور سہ پہر کے بعد اوس غار کی طرف
گئین تاکہ اپنے لڑکے کا حال دیکھین وہان جاکر دیکھا کہ حضرت خلیل اللہ زندہ ہین اور اپنی اونگلیان
چوستے ہین ایک اونگلی سے دودھ اور ایک سے شہد نکلتا ہے اور نقل کرتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام بہت
جلد بڑہتے تھے جب سن تمیز کو پہونچے اپنی والدہ سے کہا کہ مجھکو اس غار سے باہر نکالو والدہ نے آپکو
غار سے نکالا رات کا وقت تھا حضرت نے زمین اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ کو دیکھا سوچنے لگے کہ اسکا
ایک صانع ہونا چاہیے اور اپنے دلمین کہا کہ جسنے مجھکو پیدا کیا اور پرورش فرمایا وہی کل کا خالق ہے
اس سوچ مین تھے کہ ایک تارہ نکلا کہتے ہین زہرہ یا مشتری تھا آپنے کہا ھٰذَا رَبِّیْ یہ میرا رب ہے
اور اوسکو دیکھتے رہے جب وہ تارہ حد غروب کو پہونچا اور چھپا آپنے کہا لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ بعدہ چاند
نکلا آپنے کہا ھٰذَا رَبِّیْ جب وہ بھی غروب ہوا آپنے کہا اگر میرا رب مجھکو راہ راست نہ دکھاتا تو پھر آئینہ
مین گمراہ قومون سے ہوتا پھر جب آفتاب نکلا آپنے کہا ھٰذَا رَبِّیْ ھٰذَآ اَکْبَرُ یہ میرا رب ہے یہ بڑا ہے جب
وہ بھی غروب ہوا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مین بری ہون شرک کرنیوالونسے اور متوجہ ہون
اوسکی طرف جسنے آسمان اور زمین کو بنایا مفسرین اختلاف کرتے ہین ھٰذَا رَبِّیْ کے معنے مین
بعضے ظاہر پر حمل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ابراہیم اول طالب توحید تھے یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے
آپکو توفیق دی اور ہدایت کی ابتداء حال مین ایسے کلام مضر نہین ہوتے ہین خصوصاً مقام استدلال
مین اور ایک جماعت اس قول کا انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جائز نہین ہے کہ نبی پر کوئی وقت

ایسا گذرا ہے کہ وہ خدا کا عارف نہو اور کیونکر یہ امر ہو سکتا ہے اوسکی نسبت مین کہ اللہ تعالے نے جسکا
نگہبان ہو اور اللہ تعالے نے اوسکو معصوم کیا ہے پس وہ لوگ ان آیات مین تاویل کرتے ہین اور کہتے ہین
کہ قوم چونکہ کواکب کی پرستش کرتی تھی اور اونکے زعم مین یہ تھا کہ سب امور کواکب کی تاثیر سے ہوتی ہین
ابراہیم علیہ السلام نے بتدریج اونکو کہا دیا کہ جو متغیر ہوتا ہے وہ معبودیت کے سزاوار نہین ہے اور بعض
کہتے ہین کہ یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا استفہام انکاری کے طور پر تھا حرف استفہام اس آیہ شریفہ مین
محذوف ہے تقدیر میں اَهٰذَا رَبِّيْ ہے یعنے آیا یہی ہے رب میرا اور یہ طریقہ قوم کی زجر اور توبیخ کیواسطے
ابلغ ہے اس سے کہ آپ فرماتے نہین ہے یہ رب میرا اور ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ اس امر مین کوشش فرماتے
تھے کہ بیان بتونکا ضعف قوم پر ظاہر کر دین یہانتک کہ قوم کی عید کا دن آیا عید کے دن سب لوگ شہر سے
باہر جاتے تھے قوم نے ابراہیم سے کہا کہ تم بھی باہر چلو پس آپنے تارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار
ہوں جب سب قوم کے لوگ باہر عیدگاہ مین گئے آپ بتخانہ مین آئے اور ایک پتھر سے آپنے سب بتون کو
توڑ ڈالا ایک بت کو جو سب مین بڑا تھا چھوڑ دیا اور پتھر اوسکی گردن پر رکھدیا جب قوم کے لوگ عید گاہ سے
واپس آئے اور بتخانہ مین گئے دیکھا کہ سب بت شکستہ ہین اور بڑے بت کی گردن پر پتھر رکھا ہے تو
آپس مین کہنے لگے کسنے یہ فعل کیا بعض لوگون نے کہا کہ ابراہیم کا یہ فعل ہوگا وہ ہمیشہ ہمارے بتون کا طعنہ
کیا کرتا تھا اور ایک جماعت نے ابراہیم علیہ السلام کو کہتے بھی سنا تھا کہ بخدا مین تمہارے بتون کے ساتھ
ایک کید کرونگا اور اونھون نے یہ گواہی بھی دی پس قوم کو یقین ہوا اور ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر
نمرود کے پاس لیگئے نمرود نے پوچھا تمنے یہ فعل ہمارے معبودون کے ساتھ کیا آپنے اونکے الزام دینے کو
ہنسی کے طور پر فرمایا بلکہ اوسینے یہ فعل کیا ہے جسکو تم اپنے زعم مین بڑا جانتے ہو پس وہ لوگ نادم ہوے
اور آپس مین کہنے لگے کہ تم خود ظالم ہوے کہ ایسونکی پرستش کی اور کہنے لگے ابراہیم سے کہ یہ بت کلام
نہین کر سکتے ہین آپنے فرمایا پس تم عبادت کرتے ہو ایسونکی خدا کو چھوڑ کر جو تمکو نہ کچھ نفع پہونچا سکتے ہین

نہ نقصان قوم کے لوگ جواب تو اسکا دے نسکے غصہ مین آکر کہنے لگے اسکو جلادو اپنے معبودونکی مدد کرو پس
نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو قید کیا اور ایک مدت تک ایک مقام پر لکڑیان جمع کرائین اور اوسمین
آگ دی وہ آگ ایسی شعلہ زن ہوئی کہ پرندے اوسکے سامنے سے اوڑ نہ سکتے تھے اور کوئی شخص اوسکے
گرد نجا سکتا تھا چنانچہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنے سے عاجز ہوگئے شیطان آیا اور قوم کو
تعلیم کیا اوسکی تعلیم سے اونہون نے ایک گوپنی بنائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برہنہ کرکے اور ہاتھ پیر
باندھ کے گوپنی مین رکھکے آگ مین ڈالا نقل ہے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ ابراہیم پر روتے تھے اور
ملائکہ شور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے اللہ ایک موحد روے زمین پر جلا جاتا ہے کیا حکمت اسمین ہے ہمکو
اجازت دے تو ہم اوسکی اعانت کرین ارشاد ہوا کہ جاؤ اوسکے پاس اگر وہ تمسے اعانت مانگے اعانت کرو
اور اگر مجھ پر توکل کرے میرے اوپر چھوڑ دو الغرض فرشتہ موکل باران ابراہیمؑ کے پاس آیا اور کہا
اے ابراہیم اگر تم چاہو تو مین ایک ٹکڑا ابر کا مسلط کردون کہ وہ بارش سے اس آگ کو بجھا دے
آپنے فرمایا مین نہین چاہتا ہون موکل ہوا نے کہا اگر تمہاری مرضی ہو مین ہوا کو حکم کرون کہ وہ اس
آگ کو تمام روے زمین پر منتشر کر دے آپنے وہی جوابدیا اسی طرح ہر صنف کے فرشتے آپکے پاس
آتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمسے اعانت چاہو آپ فرماتے تھے کافی ہے مجھکو اللہ اور وہ اچھا وکیل ہے
نقل کرتے ہین کہ جب حضرت خلیل اللہ آگ کے قریب پہونچے جبرئیل بھیجے گئے تاکہ ابراہیم کی نقد محبت
کو پرکھ لین جبرئیل آپکے پاس آئے اور کہا اے ابراہیم کچھ حاجت ہے آپنے جوابدیا کہ بندہ کو احتیاج
رہتی ہی ہے لیکن تجھسے حاجت نہین ہے جبرئیل نے کہا جس سے حاجت رکھتے ہو اوس سے کیون
نہین کہتے آپنے جوابدیا کہ اوسکا علم میرے سوال سے کافی ہے مجھکو اور ایک روایت مین ہے
کہ جبرئیل نے جب خلیل سے کہا کہ تمکو کچھ حاجت ہے آپنے فرمایا کہ مین جب تلک اپنا نفس اوسکا تابع نہ بنالیا
تھا اور انتظار وقت تسلیم کا کرتا تھا مین اب وقت اوسکا آیا کوئی حاجت نہین رکھتا ہون نہین

سوائے اسکے کہ جو کچھ چاہے مین نے وہ خدا کے سپرد کردون اور نقل کرتے ہین کہ جب جبرئیل نے
آپسے کہا کہ کس سے حاجت رکھتے ہو اوس سے کیون نہین کہتے آپنے جواب دیا کہ دوست جب دوست کے
جلاوے تو چارہ دفع نہین ہے اوسیوقت خطاب ہوا کہ دوست جب دوست ہی کو چاہے تو اوسکا
جلانا روا نہین ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جب جبرئیل نے کہا تمکو کچھ حاجت ہی آپنے فرمایا نہین ہے
نفس سے کوئی دعوی اور نہ نمرود سے کچھ شکوا اور نہ آگ سے بلوی اور نہین طلب کرتا ہو نہین سوا
مولی کے اللہ تعالے نے آگ سے فرمایا جب خلیل اپنی طبیعت سے باہر آیا تو تو بھی اپنی طبیعت سے
باہر آ چنانچہ قرآن مجید مین ہی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بجنے کہا آگ سے سرد ہوا اور سلامتی ہو ابراہیم پہ
نقل کرتے ہین کہ آگ نے سوائے آپکے ہاتہ اور پیر کے بند جو کفار نے باندھے تھے اور کچھ نہین جلایا
اور منقول ہے کہ ملائکہ نے آپکا بازو پکڑ کر آہستہ سے زمین پر بٹھا دیا اللہ تعالے نے چشمہ آب شیرین کا
وہان پیدا کیا اور الوان و انواع طرح کے پھول گرداگرد ابراہیم کے اوگا دیے اور جبرئیل نے ایک پیراہن بہشتی
حریر کا ابراہیم علیہ السلام کو لاکر پہنایا اور فرشتہ جو سایہ کا موکل تھا اوسکو ابراہیم کی صورت مین ابراہیم کے
پاس بھیجا وہ فرشتہ ابراہیم علیہ السلام کے پہلو مین بیٹھا اور آپسے موانست کرنے لگا سات دن کے بعد نمرود نے
اپنی قوم سے کہا دیکھو ابراہیم جلے یا نہین لوگون نے کہا کہ اگر ایک پہاڑ اس آگ مین ہوتا جلجاتا ابراہیم
کیونکر بچے ہونگے نمرود نے کہا اے مین نے خواب مین دیکھا کہ وہ آگ مین سے زندہ صحیح سالم
باہر آئے پس نمرود اپنے خواص کے ساتھ ایک مقام مرتفع پر آیا دیکھا کہ ابراہیم اس کیفیت سے جو
مذکور ہوئی خوش اور خورسند بیٹھے ہین نمرود نے پکار کر پوچھا اے ابراہیم یہ کیا حالت ہے یہ سبزہ اور
پھول کہان سے آئے آپنے جواب دیا کہ میرے خدا نے پیدا کیا ہے نمرود نے کہا بزرگ ہے خدا تیرا کہ قدرت
اور عزت اوسکی اس مرتبہ پر ہے مین دیکھ رہا ہون اے ابراہیم تم اس آگ سے باہر آ سکتے ہو آپنے فرمایا ہان
اور رادہ کر کے درمیان آگ سے چلے اور باہر تشریف لائے نمرود نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمہارے خدا

تقرب حاصل کرون چار ہزار یا چالیس ہزار گاے قربانی کرون آپنے فرمایا اللہ تجھسے قبول نکریگا جبتک کوئی چیز شرک سے تیرے سینہ مین ہوگی منقول ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ سے باہر نکلی اول سب سے حضرت سارہ ایمان لائین اور بعدہ ایک جماعت مشرف بایمان ہوئی اور حضرت خلیل اللہ نے حضرت سارہ کے ساتھ نکاح کیا بعدہ نمرودیون نے تدبیر کی کہ ابراہیم علیہ السلام کو کسیطرح ایذا دین لوط علیہ السلام نے کہ آپکے بھتیجے تھے آپکو یہ خبر دی حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو ساتھ لیکر ہجرت کی اور مصر کی جانب روانہ ہوے جب مصر پہونچے ایک ظالم وہانکا حاکم تھا حضرت سارہ بہت حسین تھین آوازہ حسن انکا سنکر اوس ظالم نے آدمی بھیجکر حضرت سارہ کو بلالیا جب بی بی سارہ وہان پہونچین اوس ظالم نے چاہا کہ ہاتھ حضرت علیہا السلام کی طرف بڑہاوے اللہ تعالے نے ہاتھ اوسکا سکھا دیا حرکت اوسکے ہاتھ مین نرہی سمجھا کہ یہ امر سارہ کی دعا کی اثر سے ہے کہا حضرت سارہ سے کہ تم دعا کرو میرا ہاتھ اچھا ہوجاوے مجھکو تمسے کچھہ کام نہین ہے حضرت سارہ نے دعا کی ہاتھ اوسکا اچھا ہوگیا پھر اوسنے ارادہ گستاخی کا کیا اور پھر ہاتھ اوسکا سوکھا اور اوسنے حضرت سارہ سے دعا کی درخواست کی اور بدعاے سارہ ہاتھ اوسکا اچھا ہوا تیسری مرتبہ اوسنے حضرت سارہ کو اجازت دی کہ آپ جاوین اور ایک کنیزک ہاجرہ کہ وہ بھی صفات مین مثل بی بی سارہ کے تھیں اونکو دیدین حضرت سارہ اپنے مکانمین واپس آئین ابراہیم علیہ السلام سے حال بیان کیا کہ اللہ تعالے نے مجھکو کافر کے شر سے محفوظ رکھا اور حضرت سارہ کے لڑکا نہوتا تھا آپنے حضرت ہاجرہ کو کہ صاحب جمال تھین ابراہیم کو بخش دیا اور کہا شاید خداے تعالے تمکو انہین سے فرزند عنایت کرے پس حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت مین رہین اور اسمٰعیل علیہ السلام اونکے بطن سے پیدا ہوے حضرت سارہ کو اسوجہ سے رشک آیا اور اندوہناک ہوئین اسقدر کہ اونکو دیکھہ نہ سکتی تھین جناب الٰہی سے وحی ہوئی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام پر کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کی نسبت جو کچھہ سارہ کہین اوسپر عمل کرو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

بہت کچھہ تسکین حضرت سارہ کی فرمائی اور ارشاد کیا اُنکو اللہ تعالے ایسا لڑکا دیگا کہ اکثر انبیا اوسکی نسل سے ہونگے چنانچہ حضرت اسحاق علیہ السلام اونکے بطن سے بڑہاپے مین پیدا ہوے اور حضرت اسحاق کو اللہ تعالے نے شبیہہ کیا تھا حضرت ابراہیم کی صورت کا عمر شریف حضرت ابراہیم کی ایک سو پچہتر برس کی ہوئی تھی کعب احبار فرماتے ہین کہ جب عمر ابراہیم کی آخر ہوئی غیب سے ایک مرد ضعیف بڈہے کی صورت مین ابراہیم کے پاس آیا ابراہیم علیہ السلام نے اوسکی مہمانی کی وہ ضعیف جب کھانا کھاتا تھا کھانا اور آب دہن داڑہی اور سینہ پر گرتا تھا اور بسبب ضعف پیری کے اوسکی محافظت نکرسکتا تھا حضرت ابراہیم نے فرمایا یہ کیا حال ہے مرد ضعیف نے جواب دیا کہ بڑہاپے سے ہے حضرت علیہ السلام نے پوچہا تمہاری عمر کسقدر ہے اوس مرد ضعیف نے اوسقدر عمر اپنی بتائی جو حضرت خلیل کی تھی پس آپکو حیات دنیا سے کراہت معلوم ہوئی کہ یہی حال میرا بھی ہوگا پس آپنے وفات پائی اور ارض مقدسہ مین مدفون ہوے اور قبر شریف آپکی معروف ہے اوس بلدہ مین کہ باسم خلیل الرحمن مشہور ہے اور نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منتقل ہوکر حضرت اسمعیل علیہ السلام کے سپرد ہوا اور بترتیب آبائی جناب رسالت اولاد اسمعیل علیہ السلام سے انتقال فرماتا ہوا تا بحضرت عبداللہ تشریف لایا اور حضرت عبداللہ سے منتقل ہوکر حضرت آمنہ کو سپرد ہوا جب جناب رسالت حضرت آمنہ کے حمل مین تشریف لائے عجائبات قدرت الٰہی بی بی آمنہ نے مشاہدہ فرمائے جسم مبارک حضور کا ایسا لطیف اور نورانی تھا کہ جسقدر ایام حمل کے گذرتے تھے حضرت آمنہ سے منقول ہے کہ نور اونمین بڑہتا جاتا تھا یہانتک کہ جب وقت ولادت شریف آیا بی بی آمنہ کہتی ہین کہ اسقدر نور مجہہ مین تھا کہ عمارات بصری شام مین مکہ معظمہ سے دیکھتی تھی اور چونکہ سردار دارین اور اشرف مخلوقات اس عالم مین تشریف لاتے تھے اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام اپنے پاک نبیکو جو افضل اور اشرف ملائکہ ہین حضور کی اہتمام ولادت شریف کو بہیجا جبرئیل علیہ السلام نے واسطے اظہار عظمت کے ادب سے آپسے خطاب کیا اور کہا ظاہر ہوجاے رسول اللہ کے ظاہر ہو نبی

اللہ کے بہت سے کلمات اسی طرح پر جبرئیل علیہ السلام نے کہے اور حضور کے صفات کمالیہ کو یاد کیا لیکن حضور متوجہ نہوے اللہ تعالے جسکا مداح ہو وہ کب خلق کی مدح کی پروا کرتا ہے حضرت جبرئیل نے جب شان استغنائے محمدی دیکھی اللہ تعالے جلشانہ کے نام اقدس کا واسطہ دیکر کہا انما جزوا محمد فرزند عبداللہ کے اللہ تعالے کا نام پاک آتے ہی نبی کریم نے عرض جبرئیل کو قبول فرمایا فظہر محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کالبدر المنیر پس تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل چودہویں

رات کے چاند کے روشن اور تاباں ہے

معشر الاسلام ذکر آمد خیر الوراست	اندرین بزم شرف آگین نشستن نارواست
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ	اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

آج وہ شمس الضحی شمس الضحی پیدا ہوے	آج وہ بدر الدجی بدر الدجی پیدا ہوے
نور سے جنکی ہوئی ہے خلق مخلوق خدا	آج وہ نور خدا نور خدا پیدا ہوے
وہ پیمبر جو کرین شق القمر اور رد شمس	آج وہ معجز نما معجز نما پیدا ہوے
رحمت اللعالمین جنکو خدا فرمائے لطف	آج وہ بحر سخا بحر سخا پیدا ہوے
السلام اے ابر رحمت السلام	السلام اے بحر رافت السلام
السلام اے وصف رویت والضحی	السلام آئینہ ست نور دست خدا
ز مہجوری برآمد جان عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمت اللعالمینی	ز محرومان چرا فارغ نشینی
ز خاک اے لالہ سیراب برخیز	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
برون آور سر از برد یمانی	کہ روے تست صبح زندگانی

شب اندوہ مارا روز گردان　　ز روئے بخت مانیروز گردان

فرو آویز از سر گیسوان را　　فگن سایہ بپا سرو روان را

بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ　　بسر بر بند کافوری عمامہ

ادیم طائفی نعلین پا کن　　شراک از رشتۂ جانہای ما کن

جہانے دیدہ کردہ فرش راہند　　چو فرش اقبال پابوس تو خواہند

ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ　　بحبشم خاک رہ بوسان قدم نہ

اگرچہ غرق دریائے گناہیم　　فتادہ خشک لب بر خاک راہیم

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے　　کنی بر حال لب خشکان نگاہے

قضا می افگند از راہ ما را　　خدا را از خدا درخواہ ما را

کہ بخشد از یقین اول حیاتے　　دہد آنگہ بکار دین ثباتے

چو حول روز رستا خیز خیزد　　بآتش آبروے ما نریزد

کند با اینہمہ گمراہیے ما　　ترا اذن شفاعت خواہیے ما

چہ چوگان سر فگندہ آوری رو　　بمیدان شفاعت امتی گو

بحسن اہتمامت کار جامی　　طفیل دیگران یابد تمامی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ جسوقت وہ نور خدا زمین پر جلوہ گر ہوے تمام عالم منور ہو گیا انوار محبوبیت جناب احدیت اور آثار عظمت اور شوکت جبین انور سے تاباں تھی جو صاحب عقل طفلی میں بھی حضور کو دیکھتا تھا سمجھ جاتا تھا کہ ایک وقت ہوگا کہ یہ نیر کرم اپنی فیوض سے تمام عالم کو منور کر دیگا اور روے زمین کے سلاطین ذیشان سے ہر ایک کا سر اسکے آگے جھک جاویگا اور کیونکر نہوتا صورت زیبائے نبوی اور کمالات جسمانی نبی کریم سے آپکی بڑائی تمام اہل زمین آنکھوں سے

وہ دیکھتے تھے کہ عالم اجساد مین ایسا جسم لطیف اور مقدس کہ عین قید جسمانی مین صفات جسمانی سے منزہ ہو
خلق ہی نہین ہوا جب اہل زمین کمالات جسمانی حضور پر کماحقہ مطلع اور آگاہ ہو گئے اللہ تعالی کو منظور ہوا
کہ اہل سماوات بھی حضور کے فضائل اور کمالات کو مشاہدہ کرلین گو اہل سماوات بسبب نبی رانیت کے
جو اونکی خلقت مین ہے اور بتعلیم الٰہی حضور کے فضائل اور مراتب سے جہانتک کہ خلق کو رسائی ہے
واقف تھے لیکن طمانیت قلب مشاہدہ سے ہوتی ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ نہین ہے خبر
مثل معاینہ کے لہذا شب اسریٰ مین اپنے حبیب کریم کو مع الجسد بالاے سماوات بلایا اور اپنے قرب خاص سے
سرفراز کیا اور آپکی قوت جسمانی اور کمالات جسدی اہل سماوات کو دکھلائے اور مشاہدہ کرادیے یہانتک
کہ جبرئیل علیہ السلام کہ افضل الملائکہ ہین آپکا ساتھ اوس شب مین نہ دیسکے اور اس قصہ معراج کو
اللہ تعالی جلشانہ نے قرآن مجید مین خود بھی ارشاد کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِی
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِی بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ
السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ پاک ہے وہ جسنے سیر کرائی اپنے بندے کو راتی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ایسی مسجد کہ برکت
دی ہے ہمنے اوسکی گرداگرد کو تاکہ دکھا دین اوسی بندے کو اپنی نشانیون سے اور تحقیق وہ ہے اللہ
سننے والا اور دیکھنے والا ہے شیخ محدث دہلوی قصہ معراج مین اس آیہ کریمہ کو مذکور کرکے لکھتے ہین
کہ اسرار سے لیجانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ سے مسجد اقصے تک ثابت ہے کتاب اللہ سے
منکر اوسکا کافر ہے اور وہانسے آسمان پر جانا جسکو معراج کہتے ہین ثابت ہے احادیث مشہورہ سے
منکر اوسکا مبتدع اور فاسق اور مخذول ہے اور ثبوت باقی اور حالات عجائب اور غرائب کا اخبار سے
ہے منکر اوسکا جاہل اور محروم ہے اور صحیح یہ ہے کہ وجود اسرا ایسکی اور معراج کل معاملات کا بیداری
مین معہ جسم کے تھا جمہور علما صحابہ اور تابعین اور اتباع اور بعد اونکے محدثین اور فقہا اور متکلمین اسیکے
قائل ہین اور متواتر ہین ساتھ ایسکے احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ اور بعضے اسکے قائل ہین کہ معراج

فضل اللہ تعالی کا آنحضرت صلعم کو آسمانون پر بلانا واسطے اظہار عظمت کے - [illegible]

روح کو ہوا تھا اور ایک جماعت اسکی قائل ہے کہ معراج حضور کو متعدد ہوئی ہے ایک وقت بیداری مین اور باقی خواب مین ساتھ روح کے بعضے مکہ مین اور بعضے مدینہ مین باوجود اسکے کہ اتفاق ہے کل کا اسبات پر کہ خواب انبیا کا وحی ہے اور نہین ہے شبہ اوسمین جاگتا ہے دل اونکا اور بند رہتی ہین آنکھین اونکی جیسا کہ بند ہوجاتی ہے آنکھ وقت حضور اور مراقبہ کے تاکہ شاغل نہو کسی شے کا محسوسات سے تمام ہوا کلام شیخ کا اور صاحب روضۃ الاحباب نے بھی بعد بیان کرنے اختلاف کے لکھا ہے کہ جسکو اختیار کیا ہے سلف اور خلف نے یہی ہے کہ معراج حضرت کو بیداری مین ہوا ہے مع روح اور جسم کے ایک حصہ شب مین مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہانسے آسمان پر آپکو لیگئے اور ظاہر نص قرآن کہ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی بھی اسیکا مقتضی ہے اور ظواہر احادیث صحیحہ کے بھی اسپر دلالت کرتے ہین اور آگے بھی لکھتے ہین کہ اگر یہ معاملہ خواب مین ہوتا تو اللہ تعالے اَسْرٰی بِرُوْحِ عَبْدِہٖ فرماتا اور مفسرین نے بھی فرمایا ہے کہ اسرا لغت مین سیر جسدی کو کہتے ہین نہ خواب کو اور بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ حضرت سرور عالم کو بہت سے معراج ہوے ہین اور بعض نے چونتیس شمار کیے ہین ایک اونمین بیداری مین ہے جسم کے ساتھ اور باقی رویا مین ہین شروع مین اور سبب یہ لکھا ہے کہ جسطرح ابتدائے نبوت مین حضرت کو رویا صادقہ دکھائی جاتی تھی تاکہ سہل اور آسان ہو حضور پر وحی کا بار کا اوٹھانا ایسے ہی اول معراج خواب مین واقع ہوا تاکہ قوت اور استعداد معراج جسدی کی آپکو حاصل ہوا اور فرمایا ہے مفسرین نے کہ آیہ اسرا مین تخصیص یعنے لیجانا حضور کا مسجد حرام سے مسجد اقصے تک جو مذکور ہے اسوجہ سے نہین ہے کہ وہ منتہای سفر تھا اسواسطے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا یعنے مسجد اقصے تک اسواسطے لیگئے کہ دکھادین اپنے بندے کو اپنی نشانیان اور اللہ تعالے کی نشانیون کا دیکھنا اور ظہور منتہا کی کرامت اور معجزات کا آسمان ہی پر تھا پس مسجد اقصے مین پہونچانیسے غرض تھی آسمان پر حضور کا لیجانا واسطے رویت آیات الٰہی کے چونکہ مسجد اقصی مبدا اوسکا ہے اسواسطے ذکر فرمایا مسجد اقصے کا اور بعض کہتے ہین کہ مسجد کے معنی یہین

بجاے مسجد اقصے کے معنی ہین انتہا کے مراد اس سے عرش عظیم ہے اینتہا کی مسجد ہے اسواسطے کہ
ملائکہ مقربین وہان سجدہ کرتے ہین نہ بیت المقدس اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بارکنا حولہٗ
برکت دی ہے ہمنے اوسکے حول کو اور بیت المقدس خود البتہ متبرک ہے نہ حول اور کنایہ نسبت عرش عظیم کے
کی ہے کہ انوار الوہیت اوسکو گہیرے ہوے ہین پس اوسکا حول بھی متبرک ہے اور نشانیان اللہ تعالے
کی بھی عرش عظیم ہی پر حضور نے کہلی ہوئی مشاہدہ کی ہین نہ بیت المقدس مین اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ مسجد اقصے اسواسطے ہم اپنے بندے کو لیگئے کہ اپنی نشانیان دکہادین اوسکو اور نیز اس آیہ شریفہ
مین اللہ تعالے اپنے حبیب کریم کی شان محبوبیت کو ظاہر کرتا ہے اسواسطے کہ موسے علیہ السلام کا
وادی مقدس طوےٰ مین جانا اور اللہ تعالے سے ہمکلام ہونا جہان قرآن مجید مین اللہ تعالے نے
فرمایا ہے آپکے فعل کو موسے کی طرف اسناد کیا ہے یون ارشاد کیا ہے کہ اے موسے یعنی ہمارا ملاقی تہا
ہمارے واسطے خود دوڑا آیا اور اس آیہ شریف مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے وہ پاک ہے جو لیگیا اپنے بندے کو
پس فعل لیجانیکا اپنی طرف اسناد کرتا ہے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ یہ ہمارا محبوب ہے ہمنے خود اوسکو آپ
بلایا ہے پس حضور مہمان ہین اللہ تعالے کے بلائے ہوے چونکہ مہمان بلائے ہوے کیواسطے اہتمام
کیا جاتا ہے لہذا اللہ تعالے نے بھی اپنے حبیب کریم کو نبوت کے بارہوین برس بہت بڑی شان
اور شوکت سے بلایا بعضے کہتے ہین کہ ماہ ربیع الاول مین معراج جسدی آپکو ہوا ہے اور مشہور
یہ ہے کہ ستائیسوین ماہ رجب کو معراج ہوا ہے اور کیفیت معراج مین راویان معتبر بیان کرتے ہین
کہ فرمایا ہے رسول کریم نے کہ چہت میرے گہر کی شق ہوئی درحالیکہ مین مکہ معظمہ مین تہا اور
ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے ام ہانی کے گہر مین تہا اپنے مصلے پر اور سونیکا ارادہ تہا
کہ جبرئیل آئے اور کہا یا محمد اوٹہو باہر آؤ مین باہر گیا دیکہا کہ ایک فرشتہ کہڑا ہے اور ایک دابہ اوسکے ساتھ
ہے اور ایک روایت مین ہے جبرئیل حضرت سرور عالم کے پاس آئے اور اونکے ساتھ پچاس ہزار

فرشتے تھے اور نبی کریم اوسوقت حضرت ام ہانی کے مکان مین تھے جبرئیل کے ہمراہ میکائیل تھے پس
اونھون نے کہا یا محمد اوٹھو اللہ تعالے جلشانہ نے تمکو بلایا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے
کہ مین حطیم مین تھا کہ جبرئیل آئے اور میکائیل انکے ساتھ تھے جبرئیل نے میکائیل سے کہا کہ ایک طشت آب زمزم
سے بھر لاؤ تا کہ آپکے دلکو مین پاک کرون اور سینہ مبارک کو کھول دون پس جبرئیل نے مجھکو تکیہ دیا
اور میرے شکم کو بالائی سینہ سے تا بناف چاک کیا میکائیل تین طشت آب زمزم سے لائے اور اندرون سینہ
اور حلق اور رگون کو میری دہویا اور جو کچھ غل اوسمین تھا اوسکو دور کیا جبرئیل نے میرے دلکو
باہر نکالا اور چاک کیا اور دہویا پھر ایک طشت طلا کا لائے بہرا ہوا حکمت اور ایمان سے میرے دل کو
اوس سے پر کیا اوپر اوسکو اوسکی جگہہ پر رکھدیا اور حضور کا صدر مبارک چار مرتبہ شق کیا گیا ہے
اول ایام طفولیت مین جب حضور حلیمہ سعدیہ کے گھر مین تشریف رکہتے تہے دوسرے دس برس کی عمر مین
قریب زمانہ بلوغ کے تیسرے قریب زمانہ بعثت کے چوتھے اوسوقت مین کہ وقت عالم علوی کے
سیر کرنیکا تھا تا کہ کمال صفا اور طہارت کے ساتھہ عالم ملکوت مین تشریف لیجاوین جیسا کہ نماز کے قبل
وضو کیا جاتا ہے واسطے طہارت کے اور آب زمزم سے دہوتے ہین یہ حکمت لکھی ہے کہ آب زمزم قلب کو
قوت دیتا ہے اسواسطے زمزم شریف سے حضور کے قلب شریف کو غسل دیا تا کہ قوی ہوجاوے
مشاہدہ ملکوت اور لقاے حضرت الوہیت پر اور بعضے کہتے کہ زمزم شریف آب کوثر سے بھی افضل ہے
اور افضل موجودات کے قلب مبارک کے غسل کیواسطے دیا ہے پانی چاہیے تھا جو سب سے افضل ہو اور
ارباب معانی نے قلب مبارک کو طشت طلائی کے ساتھہ یہ مناسبات بیان کیے ہین کہ طلا جو ہر معدنی
مین سب سے زیادہ وزنی ہے اور مٹی اوسکو نہین کھاتی ہے اور زنگ اوسپر نہین لگتا ہے
اور یہی شان ہے جناب سرور عالم کے قلب شریف کی کہ سب قلبون سے ثقیل تر ہے وحی کے
ثقل سے اور نہین کہا سکتی ہے اوسکو خاک سفلیات کی اور نہین بیٹھ سکتا ہے اوسپر زنگ کدورات

سونیکا لہذا طشت طلائی اختیار کیا گیا اور نیز طشت طلائی مین دہونا ایک قسم تکریم سے ہی موافق عادات کے اور اشارہ ہے اسطرف کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکرم و معظم ہین تمام عالم سے اور اگر یہ شبہہ ہو کہ استعمال طلا کا شریعت مین ممنوع ہے تو جواب اوسکا اول یہ ہے کہ اوس وقت طلا کا استعمال حرام نتھا حرمت طلا کی مدینہ طیبہ مین ہوئی دوسرے استعمال اس عالم کے سونے کا منع ہی اور اوس عالم کا سونا تو ہمارے ہی واسطے ہے موافق حدیث شریف کے اور وہ طلا اوس عالم کا تھا الغرض بعد شرح صدر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد حرام سے باہر لائے دیکھا مین نے کہ براق کھڑا ہے درمیان صفا اور مروہ کے براق ایک مرکب ہے خچر سے نیچا اور حمار سے اونچا چہرہ اوسکا مثل آدمی کے چہرہ کے اور کان اوسکے مانند ہاتھی کے کان کے اور ایال اوسکے مثل گھوڑی کی ایال کے گردن اوسکی مشابہ اونٹ کی گردن کی سینہ اوسکا خچر کے سینہ کے مانند دم اوسکی مثل شتر کی دم کے اور پیر اوسکے مثل گائے کے پیر تھے اور سینہ اوسکا گویا ایک دانہ تھا یاقوت سرخ کا اور پشت اوسکی گویا ایک شفاف موتی تھا اور بسبب کمال صفائی کے چمکتا تھا اور دو پر اوسکی ران پر تھے کہ اوس سے پنڈلیان اوسکی چھپی رہتی تھین اور ایک زین بہشتی اوسپر کھچا تھا اور سبک سیر ایسا تھا کہ منتہائے نظر

اوسکا ایک قدم اوسکا ہوتا تھا مولانا جامی اوسکی صفت مین فرماتی ہین ؎

جہندہ برزمین خوش یا دپائے	پرندہ بر ہوا فرخ ہمائے
چو فکر ہندسے افلاک گردی	چو عقل فلسفے گیتی نوردی

جناب سرور عالم فرماتے ہین کہ جبرئیل نے مجھسے کہا کہ آپ سوار ہون یہ وہ براق ہے کہ ابراہیم اوسپر سوار ہوتے تھے اور خانہ خدا کی زیارت کو جاتے تھے پس جبرئیل نے براق کی رکاب اور میکائیل نے اوسکی باگ پکڑی حضور نے چاہا کہ سوار ہون براق نے شوخی کی جبرئیل نے کہا یہ کیا ہوا ہے تجھکو کہ شوخی اور تندی کرتا ہے قسم خدا کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بزرگ نزدیک خدا کے

نزدیک کوئی پیغمبر تجھ پر سوار نہیں ہوا ہے براق کانپا اور پسینا اوسکے نکل آیا اور زمین پر جھک گیا
اور مطیع اور منقاد ہو گیا پس جناب سید عالم اوسپر سوار ہوے لکھا ہے بعضوں نے شوخی براق کی
شرارت اور سرکشی سے نتھی بلکہ بسبب خوشی اور ناز اور افتخار کے تھی کہ محبوب خدا سردار انبیا اوپر
سوار ہوتے تھے الغرض جناب سرور عالم اوسپر سوار ہو کر روانہ ہوے اور ایک جماعت ملائکہ
حضور کے آگے آگے اور ایک جماعت پیچھے اور ایک گروہ آپکے دہنے جانب اور ایک گروہ بائیں جانب
اس شان و شوکت سے حضور مسجد اقصے تشریف لیگئے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اثنا راہ مین ایک نخلستان مین گذرے جبرئیل نے حضرت سے کہا کہ یہان آپ اوتریں اور
نماز پڑھین یہ زمین یثرب ہے یعنے مدینہ طیبہ بعدہ حضور مقام مدین اور مقام مولد عیسے علیہ السلام مین
پہونچے اور وہان بھی حضور جبرئیل کے کہنے سے اوترے اور نماز پڑہی اور ایک روایت مین ہے
کہ فرمایا ہے حضور نے کہ راہ مین ایک شخص نے میری دہنے جانب سے آواز دی کہ یا محمد ٹہر جا مجھکو کچھ
پوچھنا ہے مین نے التفات نکیا اور پھر بائین جانب سے آواز سنی کہ یا محمد ٹہر جا مجھکو تجھسے کچھ پوچھنا ہے
اوسکی طرف بھی مین نے التفات نکیا پھر ایک عورت کو مین نے دیکھا کہ اپنے تئین آراستہ و پیراستہ
کیے ہوے سر راہ کھڑی ہوئی تھی اور کہتی تھی ای محمد ٹہر جا مین تجھسے کچھ پوچھونگی اوسکی طرف بھی مین
ملتفت نہوا اور وہانسے گذرا اور جبرئیل سے پوچھا کہ یہ سب کون ہین جبرئیل نے کہا اول داعی یہود
تھا اگر آپ اوسکا جواب دیتے امت آپکی بعد آپکے سب یہود ہو جاتی اور دوسرا منادی داعی نصارے
تھا اگر اوسکا جواب آپ ارشاد کرتے امت آپکی بعد آپکے کل نصرانی ہو جاتی اور وہ عورت آراستہ و
پیراستہ دنیا تھی اگر اوسکو جواب آپ دیتے تو تمام امت آخرت پر دنیا کو اختیار کرتی الغرض جب
جناب سرور عالم مسجد اقصے پہنچے فرماتے ہین کہ ایک جماعت ملائکہ کرام کی ... تھی
کہ آسمان سے وہ میرے استقبال کو آئی تھی مجھکو اونہون نے اللہ تعالی کی طرف سے ... دی

اور مجھ پر سلام کیا اس طریق سے السلام علیک یا اول السلام علیک یا حاشر مین نے کہا اے جبرئیل
انکی تحیت تو کیا ہے جبرئیل نے کہا تحقیق آپ اول شخص ہین کہ قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور
شفاعت آپکی مقبول ہوگی تحقیق آپ اول شافع اور اول مشفع ہین اور تحقیق آپ آخر انبیا ہین اور
حشر تمام خلائق کا قیامت کے دن آپکے قدم پر واقع ہوگا تحقیق آپ آخر انبیا ہین اور حشر آپکے
اور آپکی امت کے ساتھ ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ اثناء راہ مین حضور نے اول دو سمت سے
آواز سنی کہ کوئی آپکو بلاتا ہے آپ نے جبرئیل سے اوسکا حال پوچھا جبرئیل نے کہا یا رسول آپ سیر کرین
اور آگے تشریف لیچلیین بعدہ آپ ایک جماعت پر گذرے اونہون نے حضرت سے کہا السلام علیک
یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ آپ انکے سلام کا جواب دین
اور بعدہ جبرئیل نے یہ سب بیان کیا کہ اول آواز دینوالی دنیا تھی اور دوسرا منادی دینوالا شیطان تھا
اگر آپ اونکا جواب دیتے تو آپکی امت آخرت پر دنیا کو اختیار کرتی اور شیطان اونکو گمراہ کر دیتا
اور وہ جماعت جسنے آپ پر سلام کیا وہ ابراہیم اور موسے اور عیسے تھے سلام اللہ علیہم اجمعین اور
ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گذرے موسے علیہ السلام پر کہ وہ اپنی قبر مین
نماز پڑھتے تھے پس فرمایا اونہون نے اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ موسے علیہ السلام کی
نماز پڑھنے مین یہ سبب علما نے فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام چونکہ زندہ ہین اپنے معبود کی عبادت
کرتے ہین گو مکلف نہین ہین اور بعدہ حضرت سرور عالم گذرے نیکون اور بدون پر کہ عالم برزخ
مین اپنے اپنے افعال کے ثمرات مین مشغول تھے بعدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے
فرمایا ہے حضور نے کہ جبرئیل نے مجھکو براق پر سے اوتارا اور براق کو ایک دروازہ پر کہ اوسکو باب محمد
کہتے ہین باندھ دیا اور جناب سید عالم مسجد مین تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی بظاہر نماز
تحیت المسجد تھی اور ملائکہ وہان حاضر ہوئے اور آدم سے تا بہ عیسے ارواح سبکی متمثل کی گئی حمد

اور ثنا کی اونہون نے اللہ تعالےٰ کی اور درود بھیجا نبی کریم پر اور اعتراف کیا سب نے حضور کے فضل کا بعد
اذان ہوئی اور تکبیر کہی گئی نماز کیواسطے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید الانبیا کو آگے کیا آپنے نماز مین
امامت کی اور کل انبیا اور ملائکہ نے آپکی اقتدا کی اللہ تعالیٰ نے آپکی سیادت مطلقہ کو اپنے خاص بندونکو آنکھون
سے دکھادیا پھر بعد نماز کے خواص انبیا نے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی اور جو فضائل اور نعمتین اللہ تعالےٰ نے
اونکو عطا کی تھین بیان فرمائین خصوصًا حضرت ابراہیم اور حضرت موسےٰ اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام نے بہت فصاحت اور بلاغت کیساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور
اپنے فضائل اور کمالات کو جو اونکے ساتھ مخصوص تھے بیان کیے بعد سبکے حضرت رسول کریم نے فرمایا
کہ تم نے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی ہے مین بھی اپنے پروردگار کی ثناخوانی کرتا ہون اور فرمایا سب تعریف واسطے
خاص ایسے خدا کو کہ جسنے مجھکو رحمت کیا واسطے تمام عالم کے اور تمام انسانون پر مجھکو رسول کیا اور
اونکی خوشخبری دینیوالا اور ڈرانیوالا کیا اور فرقان حمید مجھکو عنایت کیا کہ جسمین کل اشیا کا بیان ہے
اور میری امت کو سب امتون سے بہتر کیا اور اونکو وسط اور عدل خود فرمایا یعنے میانہ کہ اونکی امت
مین افراط ہے نہ تفریط ہے اور کیا میری امت کو اول اور آخر اول حصول اجر اور دخول جنت مین
اور آخر ظہور دنیا مین اور کشادہ کیا میرے سینہ کو اور اوٹھالیا مجھپر سے بوجھ اور بلند کیا میرے ذکر کو
اور کیا مجھکو فاتح اور خاتم یعنے فاتح باب شفاعت اور خاتم نبوت پس ابراہیم علیہ السلام نے انبیا سے
مخاطب ہوکر فرمایا اسی سے فضل ہے محمد کو تم پر پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے باہر نکلے
جبرئیل علیہ السلام نے ایک ظرف مین خمر اور ایک ظرف مین دودھ پیش کیا اور حضور سے کہا کہ انمین سے
آپ جسکو چاہین اختیار کرلین پس حضور نے دودھ کو نوش فرمایا جبرئیل نے کہا آپنے فطرت کو اختیار کیا
مراد اس سے اسلام اور استقامت ہے اپنے واسطے اور اپنی امت کیواسطے بعد معراج کے زینہ
ظاہر ہوا آسمان تک ایک بازو اوسکا یاقوت سرخ کا تھا اور ایک زمرد سبز کا اور ایک پایہ اوسکا چاندی کا

اور سوارونکا انتظام جمع اور دہنے اور بائین دونون طرف اوسکے ملائکہ تھے الغرض نبی کریم براق پہ سوار ہوکر
اوس زینہ پہ چڑہے اور ایک روایت مین ہے کہ جبرئیل اپنے پرون پر اوٹھاکر آسمان پر لیگئے نقل کرتے ہین
کہ جب حضرت باب الحفظہ پر کہ ایک دروازہ ہے آسمان کے دروازون سے پہونچے جبرئیل علیہ السلام نے
دروازہ کھلوایا اوسکے دربان سے کہ اسمعیل اوسکا نام ہے اور بارہ ہزار فرشتون کا افسر ہے پوچھا کون ہے
جبرئیل نے اپنا نام بتایا پہر اوسنے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہین جبرئیل نے جناب سرور عالم کا اسم مبارک
لیا پہر اوسنے پوچھا کہ اونکو بلوایا ہے جبرئیل نے کہا ہان پس ملائکہ آسمان اول نے دروازہ کھول دیا
اور کہنے لگے مرحبا ہوا وسکو کیا اچھا آنیوالا ہے جو آیا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آسمان دنیا پر
تشریف لیگئے فرماتے ہین حضور کہ مین نے وہان ایک مرد کو دیکھا جبرئیل نے مجھسے کہا کہ یہ تمہارے
باپ آدم ہین انکو سلام کرو مین نے سلام کیا اونہون نے جواب دیا مرحبا فرزند صالح اور نبی صالح کو
پہر اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے آسمان پر جلوہ فرما ہوے اور وہان حضرت یحیٰی
اور حضرت عیسےؑ سے ملاقات کی اور اون پر سلام کیا اونہون نے جواب دیا مرحبا برادر صالح اور نبی
صالح کو اور وہان سے حضور تیسرے آسمان پر تشریف فرما ہوے اور اسی طرح یوسف علیہ السلام سے
ملاقات کی اور پہر چوتھے آسمان پر قدم رنجہ فرمایا اور حضرت ادریس سے ملاقات کی بعدہ پانچوین
آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت ہارون سے ملے پہر چھٹے آسمان پر پہونچکر حضرت موسی علیہ السلام سے
[illegible] ملاقات کی اور جب وہان سے بڑہے فرمایا ہے آپنے کہ حضرت موسے رو دیے اونسے پوچھا کیون روتے ہو
جواب دیا اسواسطے رو رہا ہون کہ ایک جوان میرے بعد مبعوث ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے
زیادہ جنت مین آوینگے سبب گریہ موسے علیہ السلام ہین علمانے فرمایا ہے کہ نعوذ باللہ رونا اونکا
از راہ [illegible] تھا بلکہ رحمت سے تھا انبیا کے دلونمین اللہ تعالےٰ نے رافت اور رحمت رکہی ہے
اونکی امت پر اور اونکو خدا کی رحمت سے حصہ ملا ہے چونکہ وہ وقت خاص وقت تہا بخشش اور کرم کا

اور حبیب مکرم کے تشریف لانیکا اوسواسطے ہوے علیہ السلام اپنی امت کو یاد کرکے روے تاکہ اللہ تعالی انکی امت پر رحمت کرے برکت سے اوسوقت کی بعدہ جناب سرور عالم ساتوین آسمان پہ جلوہ فرما ہوے اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ تمہارے باپ ہین ابراہیم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا مرحبا فرزند صالح اور نبی صالح کو بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مجھکو سدرۃ منتہا پر لیگئے کہ اعمال اور علم خلق وہان پر منتہی ہو جاتا ہے اور وہانسے نازل ہوتا ہین امر اور احکام اور ملائکہ وہان پر ٹھیرتے ہین کسیکو مجال وہانسے عروج اور تجاوز کرنیکی نہین ہے اور منتہی ہوتے ہین اوسپر جو عالم سفلی سے صعود کرتے ہین اور جو عالم علوی سے نزول کرتے ہین اور تجاوز نہین کیا اوس جگہ سے کسی نے سواے جناب سید عالم کے اور وہانسے جبرئیل علیہ السلام جناب سرور کائنات سے جدا ہوے حضور نے فرمایا اے جبرئیل یہ کون جگہ جدا ہونیکی ہے کیا یہ وہ جگہ ہے جہان یار یار کو چھوڑ دیتا ہے جبرئیل نے کہا اگر بمقدار سر انگشت نزدیک ہون مین جل جاون ابیات

بگفتا فراتر مجالم نماند	بماندم کہ نیروے بالم نماند
اگر یک سر موے برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

اور بعض روایت مین وارد ہے کہ نبی کریم نے جبرئیل سے فرمایا اگر تمہاری کوئی حاجت ہو مجھسے بیان کرو تاکہ اللہ تعالے کی حضور مین عرض کرون جبرئیل نے کہا حاجت میری یہ ہے کہ آپ اللہ تعالے سے درخواست کرین کہ قیامت کے روز پل صراط پر اپنے پرونکو بچھا دون تاکہ انکی امت اوسپر سے گذرے اور لکھا ہے کہ سدرۃ منتہے مین تین قسم کی منفعت ہے سایہ اوسکا بہت پھیلا ہے اور مزا نہایت لذیذ ہے اور خوشبو نہایت درجہ لطیف ہے اور انوار خدا اوسکو گھیرے ہوے ہین اور ملائکہ مثل طلائی پروانون کے اوسپر چھاے ہوے ہین اور مقام جبرئیل کا اوس درخت کے وسط مین ہے اور فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اوسکی جڑ سے چار نہرین جاری ہین

دو اونمیں سے ظاہر ہین اور دو چھپی ہوئی ہین جبرئیل سے مین نے پوچھا یہ کیا ہین اونھون نے کہا
وہ نہرین جو مخفی ہین وہ بہشت مین گئی ہین اور دو نہرین جو ظاہر ہین ایک نیل ہے اور ایک
فرات اور ایک روایت مین ہے کہ اور نہرین بھی اوس سے نکلی ہین آب صاف اور شیرین کی
اور دودہ کی اور شراب بے خمار کی اور شہد کی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہی حضور نے جبرئیل مجھکو
ساتوین آسمان پر ایک مقام پر لیگئے کہ وہان ایک نہر تھی کنارہ پر اوسکے خیمے تھے یاقوت اور موتیون کے
اور زمرد کے اور مرغان سبز اوس نہر کے کنارہ پر مین نے دیکھے جبرئیل سے مین نے پوچھا کہ یہ کیا ہی
جبرئیل نے کہا یہ نہر کوثر ہے کہ حق تعالے نے آپکو عنایت کی ہی اور ظروف اوسکے سونے اور چاندی کے تھے
اور پانی اوسکا زیادہ دودہ سے زیادہ سفید ایک پیالہ اوسمین سے مین نے بھرا اور پیا شہد سے زیادہ شیرین اور
مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہی نبی کریم نے کہ سدرۃ المنتہے کی جڑ سے
ایک چشمہ پانی کا روان تھا کہ اوسکو سلسبیل کہتے ہین اور اوسمین سے دو نہرین نکلی ہین ایک نہر کوثر
اور دوسری نہر الرحمۃ اور یہ وہ نہر ہے کہ جب گنہگار جلے ہوے سیاہ دوزخ سے نکلین گے اور اوسمین
ڈالے جاوینگے فورًا تر و تازہ ہو جاوینگے اور مقام سدرہ پر بھی حضور کے سامنے تین ظرف ایک مین خمر
ایک مین دودہ ایک مین شہد پیش کیا گیا حضور نے یہان بھی دودہ ہی کو اختیار کیا اور یہان بھی
جناب سرور عالم نے انبیا کے ساتھ نماز پڑہی اور امامت کی بعدہ بیت المعمور آپکو دکھایا گیا حدیث شریف
مین ہی کہ آپنے فرمایا ہے ثُمَّ رُفِعَ اِلَی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ اور شارحین نے اسکی تفسیر یہ بیان کی ہی کہ درمیان حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور بیت المعمور کے بہت عالم تھی کہ جسکی وجہ سے آپ اوسکو دیکھ نہ سکتے تھے پس وہ
اوٹھا لیگئے اور بیت المعمور حضور کے سامنے پیش نظر کر دیا گیا اور بیت المعمور ایک مسجد ہے آسمان ہفتم پر
محاذی کعبہ مکرمہ کے یہانتک کہ اگر بالفرض کوئی پتھر وہان سے گرے تو کعبہ پر گرے اور نقل کرتے ہین
یہ وہ گھر ہے جو آدم علیہ السلام کیواسطے بھیجا گیا تھا جب وہ زمین پر تشریف لائے ہین اور پھر وہ

اوٹھا لیا گیا آسمان پر اور مرتبہ اوسکا آسمان پر ایسا ہے جیسا کہ کعبہ مکرمہ کا زمین پر ملائکہ اوسکا طواف کرتے
ہین اور نماز پڑھتے ہین اور ہرروز ستر ہزار فرشتے اوسمین حاضر ہوتے ہین اور جب جاتی ہین پھر نہین آتے
ہین اور پھر دوسری روز ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہین ابدیداور ایسا ہی ہی جب سے کہ اللہ تعالے نے
اوسکو بنایا ہے ابدتک اور یہ دلیل ہے اللہ تعالے جلشانہ کی قدرت کی بڑائی پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہی کہا اونہون نے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان مین نے ایک جماعت کو دیکھا کہ منھ
اونکے سفید تھے اور ایک جماعت کو دیکھا کہ اونکے چہرہ پر تیرگی ہے پس درآئی وہ قوم ایک نہر مین اور
غسل کیا پس رنگ اونکا صاف ہوا مثل اول جماعت کی رنگ کے جبرئیل نے کہا یہ ایک گروہ ہے
آپکی امت سے کہ اونہون نے اپنے عمل نیک کو بد کے ساتھ مخلوط کیا ہے پس توبہ کی ہی اونہون نے
اور اللہ تعالے نے توبہ اونکی قبول کی ہی اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہی کہ فرمایا رسول کریم نے کہ جب مین
آسمان ہفتم پر پہونچا ابراہیم خلیل اللہ کو دیکھا کہ بیت المعمور سے تکیہ لگائی بیٹھے ہین اور اونکے ساتھ
ایک قوم ہے خوبصورت پس مین نے اون پر سلام کیا اور اونہون نے مجھ پر سلام کیا اور اپنی امت کو
مین نے دو قسم پر پایا ایک جماعت سفید کپڑے پہنے ہے اور ایک جماعت میلی کپڑے پہنے ہے پس نسائی
میری ساتھ وہ لوگ جو سفید کپڑے پہنے ہین بیت المعمور مین اور محجوب رہ گئے وہ لوگ جو میلی کپڑے
پہنے تھے پس نماز پڑہی مین نے بیت المعمور مین اون لوگونکے ساتھ جو سفید کپڑی پہنی تھی سفیدی جامہ
کنایہ ہی اعمال نیک سے مدارج مین ہے کہ بعد ملاحظہ بیت المعمور کے اوپر تشریف لیگئے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اور وہان پر پہونچے کہ سنی جاتی تھی آواز قلمون کی جو لکھتے تھے جاننا چاہیی کہ قضا اور
تقدیر الٰہی قدیم ہی اور قبل از خلقت عالم اللہ تعالے نے اوسکو قلم سے لوح محفوظ پر لکھوا دیا ہی ملائکہ
جو کار پرداز ہین وہ اصل سے دوسری کتابون مین نقل کیا کرتے ہین اوسکے لکھنے کی آواز تھی جو
حضور نے سنی بعد اوسکے دکھلائی گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہشت اور دوزخ اور اون صفات کی

جو کتاب اللہ اور حدیث مین مذکور ہین دیکھا بہشت کو کہ مظہر رحمت الٰہی ہے اور ملاحظہ فرمایا دوزخ کو
کہ محل غضب ہی اللہ تعالےٰ کا اور کھول دیے گئے ہین دروازے جنت کے اور بند کر دیے گئے ہین
دروازے دوزخ کے اور صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ جب مین سدرہ سے گذرا جبرئیل نے
مجھسے کہا کہ آپ آگے ہوں مینے کہا کہ تم آگے ہو جبرئیل نے کہا یا رسول آپ آگے ہوں تحقیق آپ اکرم ہین اللہ تعالیٰ
کے نزدیک مجھسے پس مین روان ہوا اور جبرئیل میرے پیچھے تھے یہانتک کہ پہونچا ایک حجاب سونے کی حجاب پہ
جبرئیل نے اوس حجاب کو ہلایا پوچھا کون ہے جبرئیل نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ میرے ساتھ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہین ایک فرشتہ نے حجاب کے اوس طرف سے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خطاب ہوا سچا ہے میرا بندہ
اَنَا اَکْبَرُ اَنَا اَکْبَرُ فرشتہ نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ درپردے حجاب سے ندا آئی میرا بندہ سچا ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا اللّٰہُ پس فرشتے نے کہا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰہِ درپردے حجاب سے آواز آئی سچا ہے
بندہ میرا مین نے رسول کیا ہے محمد کو فرشتہ نے کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ندا ہوئی سچا ہے
میرا بندہ اور پکارا میری طرف میرے بندون کو اندر حجاب کے اوس طرف سے ایک فرشتہ نے ہاتھ
باہر نکالا اور مجھکو اوٹھایا جبرئیل ٹھہر گئے مینے کہا اے جبرئیل ایسی جگہہ پر کیون مجھسے تخلف کرتے ہو اونہون نے
کہا ہم مین سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے کہ وہانسے وہ تجاوز نہین کر سکتا ہے اگر مین یہانسے
بڑہون جلجاؤن آپکی شب بسبب آپکی احترام کے مین اس مقام پر پہونچا ورنہ مقام معہود میرا
سدرہ کے نزدیک ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین تنہا وہانسے چلا یہانتک کہ ستر حجاب
مین نے طے کیے ایک حجاب سے دوسرے حجاب کا فاصلہ پانسو برس کی راہ کا تھا اور ہر حجاب پانسو برس کی
راہ کا موٹا تھا وہان پہ براق چلنے سے باز رہا اور رفرف ظاہر ہوا وہ ایک بچھونا تھا سبز نور اور ضیا
اوسکا آفتاب کے نور پر غالب تھا مجھکو رفرف پہ بٹھالیا اور سدرہ چلا یہانتک کہ تاب پاے عرش عظیم
پہونچا مین اور بعض کہتے ہین نزدیک پہونچایا مسند عرش عظیم کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ نقل کرتے ہین کہ جب پہونچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرش پر ہاتھ مارا
عرش نے حضور کے دامان اجلال مین اور زبان حال سے کہا یا محمد آپ ہی ہین کہ مشاہدہ کرایا اللہ تعالے
نے آپکو اپنی جلال احدیت کا اور مطلع کیا آپکو اپنی جمال صمدیت پر مین بستہ ہون اور نہین جانتا ہون کہ
کس راہ سے آؤنگا اور کس طریق سے گرہ اپنے کام کی کھولونگا پیدا کیا مجھکو اعظم خلق اور رہونگا اعظم خلق
ہیبت اور تحیر اور خوف مین یا رسول اللہ پیدا کیا مجھکو پروردگار نے پس کانپتا مین واسطی ہیبت اور
جلال سے پس لکھا اوسنے مجھپر لا الہ الا اللہ پس اور زیادہ ہوگیا میرا کانپنا اور ہیبت پس لکھا
محمد الرسول اللہ پس اضطراب میرا کم ہوا اور مین ساکن ہوا پس ہوا نام آپکا سبب میرے آرام دل کا
اور طمانیت سر کا یہ تھی برکت آپکے اسم کی مجھپر پس کیونکر پڑے مجھپر نظر آپکی یا رسول اللہ آپ رسول ہین
رحمت تمام عالم کے واسطے پس لابد میرا بھی حصہ ہے اس رحمت سے حصہ میرا اے میرے حبیب یہ ہے
کہ گواہی دین آپ میرے برائت کی اوس سے کہ نسبت کی ہے میری طرف اوسکی اہل تہمت نے اور افترا ع
کیا ہے مجھپر کہ مین گنجائش رکھتا ہون ایسی کہ جو شکل نہین رکھتا ہے اور احاطہ کرتا ہون مین ایسیکا
کہ وہ کیفیت سے منزہ ہے یا رسول اللہ جسکے ذات کی حد نہین ہے اور صفات اوسکی شمار نہین ہو سکتے ہین
وہ کیونکر محمول ہوگا مجھپر رحمان اوسکا نام ہے اور استوار اوسکی صفت ہے اور صفت اوسکی ذات سے
متصل ہے وہ کیونکر متصل ہو سکتی ہے میرے ساتھ اور منفصل ہو سکتی ہے مجھسے یا محمد قسم ہے اوسکی عزت کی
نہین اوس سے قریب ہون ساتھ وصل کے اور نہ اوس سے بعید ہون ساتھ فصل کے اور
نہ حامل اوسکا ہون اور نہ وسعت کرنیوالا اوسکا ایجاد کیا اوسنے مجھکو اپنی فضل سے اگر چاہی مٹا دے مجھکو
ساتھ اپنی عدل کے مین محمول اوسکی قدرت کا ہون اور معمول ہون اوسکی حکمت کا ہوا بدیا اوسکو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان حال سے ایک طرف ہوجا مجھسے مین مشغول ہون اللہ تعالے سے مت
تجھسے مکدر نکر مجھپر میری صفائی قلب کو اور مشوش نکر میری خلوت کو پس نگاہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عرش کی طرف بنظر توجہ اور التفات اور رغبت نفرمائی آپنے اوسکی طرف اشارہ آگے دیکھنا چاہیے کہ کس مرتبہ کی
صفائی قلب نبوی کی کہ عرش سے ارشاد ہوا کہ میری صفائی کو مکدر نکر اور ایک طرف متوجہ ہو جا اور فی الحقیقت
جلال احدیت اور جمال صمدیت جسکو مشاہدہ ہوا وسکے حق مین تو ماسوا اللہ کیطرف میل کرنا ہی سبب کدورت
ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے فرمایا ہے جب مین رفرف پر بٹھایا گیا یہانتک کہ پہونچا عرش تک
پس دیکھا مین نے امر عظیم کو کہ اوسکا وصف زبان سے بیان نہیں ہو سکتا ہے پس نزدیک ہوا مجھسے ایک
قطرہ عرش کے جانب سے اور پڑا میری زبان پر پس چکھی مین نے ایسی چیز کہ نہیں چکھی کسی چکھنے والے نے
کوئی شئے شیرین اوس سے زیادہ اور حاصل ہوا مجھکو علم اولین اور آخرین کا اور روشن کیا اوسنے
میرے دلکو اور بند کر دیا نور عرش نے میری آنکھ کو پس دیکھا مین نے ہر شئے کو اپنے دل مین اور دیکھا مینے
پس پشت ہی جیسا کہ دیکھتا ہون مین آگے سے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالے کی اعانت سے حجابات عظمت کو طے کیا ایک حیرت اور دہشت جلال اور عزت کبریا کے
پیش آئی ایک ندا کرنیوالے نے ابوبکر صدیق رضی کی آواز سے ندا کی قِفْ مَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي ٹھر جاؤ یا محمد
تمہارا پروردگار صلوٰۃ پڑھتا ہے حضرت رسول کریم کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ آواز ابوبکر کی یہاں کیونکر آئی
اور ایک انس ایکو اوس آواز سے ایسا ملا کہ وہ دہشت جاتی رہی پس جناب رب العزت سے ارشاد ہوا
اُدْنُ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اُدْنُ يا محمد قریب ہو جا مجھسے اے بہتر خلق سے قریب ہو جا مجھسے اے محمد پس قریب
کر لیا اللہ تعالے نے مجھکو اپنے سے اور ایسا ملا یا مین کہ فرمایا ہے ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى
اور صاحب روضہ لکھتے ہین کہ ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالے نے اوس شب خاص مین ہزار مرتبہ
خطاب فرمایا یا مُحَمَّدُ اُدْنُ مِنِّي اے محمد نزدیک آ مجھسے ہر مرتبہ حضور کو قرب خدا مین ترقی حاصل ہوتی تھی
یہانتک کہ مرتبہ دنٰی پر پہونچے اور وہانسے مقام تدلّٰی پر ترقی کی اور وہانسے خلوت قاب
قوسین او ادنٰی مین جلوہ گر ہوئے اللہ تعالے فرماتا ہے ثُمَّ دَنٰى یعنی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے پروردگار سے یعنی قریب ہوئے ساتھ منزلت اور مرتبہ کے نہ ساتھ مکان کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ
منزہ ہے مکان سے بس نہیں ہی وہ ملنا مگر قرب منزلت اور درجتہ اور کرامتہ اور رافتہ جیسا کہ کہتے ہین
کہ فلان بہت نزدیکی اور قرب رکہتا ہے فلان کے ساتھ اور مراد اوس سے قرب منزلت اور علو مرتبت
اوسکا ہوتا ہے اوسکے نزدیک بعض کا قول ہے دَنٰی فَتَدَلّٰی جو قصہ معراج مین احادیث مین مروی ہے
وہ علاوہ ہے دَنٰی فَتَدَلّٰی کے جو سورہ نجم مین مذکور ہے اور بعض کا قول ہے سورہ نجم مین جو مذکور ہے وہ معراج ہی
ہی کا حال ہے اور وہ معنی سورہ موصوفہ کے یہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا سورہ شریفہ مین قسم
یاد کر کے امت محمدیہ کے خطاب مین فرمایا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی نہ تمہارے صاحب یعنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم راہ سے بہٹکے اور نہ خطا کی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اور نہ کلام کیا آپنے خواہش سے
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى نہین ہے یہ کلام آنحضرت کا مگر وحی جو کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اونپر
چونکہ قصہ معراج آگے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اسواسطے اول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو
ارشاد فرمادیا کہ نہ آپنے کوئی کام سوائے خدا کی مرضی کے کیا ہے اور نہ کوئی کلام آپنے فرمایا ہے سوائے
خدا کے حکم کے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ قصہ معراج جو حضور نے فرمایا ہے وہ سب سچ ہے اور خدا کے حکم سے
ہے بعد اسکے ارشاد ہوا عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى بتایا اونکو بڑی قوت والے نے صاحب طاقت
نے پس سیدہا ہوا مطلب اسکا یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شب اسرا مین حسب عادت
اللہ تعالیٰ کی محبت اور یاد مین اور راز و نیاز محبوبیت مین محو اور مستغرق تھے جبرئیل علیہ السلام
کو شدید القوی اونکی صفت ہے اونہون نے آکر آپکو ہوشیار کیا اور پیام خدا سے آپکو آگاہ کیا
پس حضور خدا تعالیٰ کی تعمیل حکم کیواسطے مستعد ہوئے سیدہے ہو بیٹھے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى درحالیکہ
وہ افق اعلے مین تھے بعض کے نزدیک ہو کی ضمیر کا مرجع جبرئیل ہین اور جبرئیل اوسوقت حاضر تھے
حضرت کی خدمت شریف مین یہ کمال فضل جناب رسالت مآب ہے کہ حضور کی خدمت بابرکت مین

حاضر ہونا اونکے حق مین افق اعلے تھا اور بعض کہتے ہین کہ مرجع ہو کی ضمیر کا جناب سرور عالم ہین اور
مراد اس سے یہ ہے کہ اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ مین تھے کہ جہان نہ
نبی مرسل کو رسائی ہے اور نہ ملک مقرب کو ثُمَّ دَنٰی پھر ملگئے یعنے رسول کریم اللہ سے یا آنکہ ملا اللہ تعالی جلشانہ
اپنے حبیب سے فَتَدَلّٰی پس اوتر آئے یعنے بعد ملنے کے اور بعض فتدلے کے معنی کہتے ہین چھوڑ دیا
حضرت نے اپنے نفس کو فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پس ہوا میل دو کمانو کا بلکہ اوس سے بھی کم
یہ کنایہ ہے تاکید قربت اور تقریر محبت سے فہم مین آنے کیواسطے صورت تمثیل مین اللہ تعالی نے
ارشاد کیا ہے اسواسطے کہ عادت عرب کے سردارونکی یہ تھی کہ جب چاہتے تھے کہ کسی عہد کو اور کسی
عقد کو مستحکم کرین اسطرح پر کہ پھر نہ ٹوٹے تو دونو عہد کرنیوالے اپنی کمانون کو منگا کر ایک کو دوسرے
سے ملاتے تھے اور دونو ایک بار قبضہ اوسکا پکڑکر کھینچتے تھے اور تیر اوس سے مارتے تھے اور یہ صورت
مضمون ظاہر کرتے تھے کہ باہم دونو عہد کرنیوالونمین موافقت کلی ہو گئی اس حیثیت پر کہ ایک کی
رضا دوسرے کی رضا ہے پس اس آیہ وافی ہدایہ سے یہ امر ثابت ہوا کہ اللہ تعالے جلشانہ اور جناب
سرور عالم مین محبت اور قربت اسدرجہ استحکام پائی کہ مقبول رسول اللہ صلعم مقبول خدا اور مردود
نبی کریم مردود خدا ہے اور بعض علما اس آیہ کریمہ کا مطلب یہ فرماتے ہین کہ قوسین سے مراد جنگ کی
کمانین نہین ہین کیونکہ یہ محل ہے اظہار قربت حبیب کا محب کے ساتھہ کمان جنگ کو اس سے کیا
نسبت قوسین سے مراد ہین دونو بھوین کہ صورت اونکی کمانون کی ہے اور پیشانی پر ایک ہے
جلد مین دونو ہوتی ہین مگر ایک فرق اعتباری دونو مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک دہنی اور ایک
بائین کہلاتی ہے پس تعین محمدیت فلدق ہوا اور اوس سے ظاہر ہو کہ اللہ اللہ ہے اور رسول رسول
ہے مگر ایک دوسرے سے جدا اور باہم متغائر نہین ہین یا آنکہ قوسین سے یہ مراد ہے کہ دائرہ کے
درمیان مین جب ایک خط دیدو تو اوس سے صورت دو کمانون کی پیدا ہو جاتی ہے اور دو خط

درمیانی میل ہوتا ہے دونوں کمانوں کا اور اوسی سے امتیاز دونوں کمانوں کا ہوتا ہے اسیطرح دائرہ وجود کہ
خط تعین پڑنے سے دو قوسین ظاہر ہوئین ایک قوس واجب الوجود قدیم کی اور ایک قوس وجود
ممکن حادث کی اور قاب قوسین بیچنے میل دونوں کمانوں کا خط تعین ہے اور اسیکو تعین اول اور
حقیقت محمدی کہتے ہین اور یہ مثال اوس وقت کی ہے کہ جب مقام دونوں سے اوپر ترقی تھی نبی کریم
پس اسکا بعد ایسا ہے اور اسکا قرب کیا ہوگا کیا کوئی اوسکی حقیقت سمجھ سکتا ہے سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالی
اور اوسکا حبیب ہی جانتا ہے اس قرب کی کیفیت کو کہ کیسا تھا اور کیا تھا ہماری فہم اور ادراک
اسکی دریافت سے قاصر ہین مروی ہے کہ کسی شخص نے ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ سے ان آیات
کے معنی پوچھے تو آپنے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام کہ تدلی پس قرب خاص ہین وسعت ہی نہ تھی نوری کیا چیز ہے

اور مولانا جامی رحمۃ اللہ اس مضمون کو یون ارشاد فرماتے ہین

مکانے یافت خالی از مکان نیز — کہ تن محرم نبود انجا و جان نیز
قدم زنگ حدوث از جان او شست — وجوب از آتش امکان او شست
یکے ماندہ ہم از قید یکے پاک — ز بس پایہ برون و از اندکی پاک
بدیدہ انچہ از دیدن برون بود — مپرس [illegible] مانہ کیفیت کہ چون بود
شنیدہ انکہ کلامے بے نے آواز — معانی در معانی راز در راز
نہ آگاہی از او کام و زبان را — نہ ہمرازی بدو نطق و بیان را
لباس فہم بر بالاے او تنگ — سمند عقل در صحراے او لنگ
زگفتن برتر است آن و از شنیدن — زبان زاین گفتگو باید بریدن
منہ جامی زحد خود برون پاے — ازین دریاے جانفرسا برون آے

اور حدیث مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے اپنے نزدیک کرلیا حضرت سے

کچھ پوچھا نبی کریم فرماتے ہین کہ مین اوسکا جواب نہ دیسکا پس رکھ دیا اللہ تعالی نے اپنا دست قدرت بے تکیف
اور بے تحدید کے میرے دونو شانون کے درمیان ہین پس پائی مین نے ٹھنڈک اوسکی اپنے سینہ مین
اور عنایت کیا اللہ تعالی نے مجھکو علم اگلون اور پچھلون کا اور سکہلائے مجھکو کئی قسم کے علوم ایک علم تھا
کہ عہد لیا مجھسے اوسکے چھپانے کا کہ کسی سے نکہون اور کوئی شخص طاقت اوسکی اوٹھانیکی نہین رکھتا
ہے سوائے میری اور ایک علم تھا کہ اختیار دیا مجھکو اوسکے چھپانیکا اور اظہار کرنیکا اور ایک علم تھا
کہ حکم کیا مجھکو اوسکے پہونچانیکا خاص اور عام کو امت سے پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
پروردگار مین متوحش ہوا تھا قبل تیرے پاس حاضر ہونیکے ناگاہ ایک آواز سنی مین نے ایسی
لغت سے کہ مشابہ تھی ابو بکر کی لغت کے ساتھ کہتے ہوا اے محمد رب تمہارا صلوۃ پڑہتا ہے
پس تعجب مجھکو ابو بکر یہان کہان سے آیا اور پروردگار بے نیاز ہے نماز پڑھنے سے ارشاد ہوا
میں بے نیاز ہون نماز پڑہنے سے دوسرے کیواسطے اور کہتا ہون مین پاک ہون تحقیق سبقت لیگئی
ہے رحمت میری میرے غضب اور گرفت پر پڑہ اے محمد هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ
اے احمد پس صلوۃ میری رحمت ہے تجھ پر اور تیری امت پر اور سنانا ہم نے تجھکو آواز تیرے یار
ابو بکرؓ کی اسواسطے تاکہ انس پکڑے تو اوپر اپنے حال پر اسلئے کہ تو کیونکہ خلق کیا گیا ہے تو اور وہ ایک
طینت سے اور وہ انیس ہے تیرا دنیا اور آخرت مین پس پیدا کیا مین نے ایک فرشتہ اوسکی آواز پر
کہ وہ ندا کرے اوسکی لغت سے تاکہ زائل ہوجاوے تجھسے دہشت اور لاحق ہو تمکو ہیبت کسی چیز سے
کہ باز رکھے تمکو اوسکی فہم سے جسکے واسطے بلایا ہے مین نے تمکو اور مین نے جب تمہارے بہائی
موسی سے کلام کرنا چاہا تو اوس پر بڑی ہیبت آگئی پس پوچھا مین نے اوس سے کیا ہے یہ تیرے
ہاتھ مین اے موسی پس حاصل ہوگیا اوسکو انس عصا کے ذکر سے اور اپنے حال مین آگیا
ایسے ہی مین نے تجھکو تیرے یار کی آواز سنائی دفع ہیبت کیواسطے بعد اسکے ارشاد ہوا کہ حاجت

جبرئیل کیا ہوئی بینے بہول گئے تہے وہ جو جبرئیل نے تمسے کہا تہا مین نے عرض کیا ای رب تو بہت جاننے والا ہے اوسکا جو اوسنے کہا ہے ارشاد ہوا قبول کیا مین نے اوسکی حاجت کو لیکن اوسکے حق مین جو تجھکو دوست رکہتا ہے اور صاحب روضہ نے کہا ہے کہ بعض علما نے کہا ہے کہ مراد فتدلی سے یہ ہے کہ چھوڑ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کو اوس مقام مین اور زبان حال سے کہا کہ اس مقام سے مین نجاؤنگا کہ اسکی صبر نہین کر سکتا ہون کہا گیا کہ رب نے تمکو اس مقام پر پہونچایا ہی وہ پھر اس مقام کے پہونچانے پر قادر ہے اگرچہ تم دنیا مین رہو اسے محمد تمکو چاہیے کہ جو تمسے بہاگے ہوے ہین اونکو میری طرف بلاؤ اور جو ضلالت مین پڑے ہین اونہین راہ راست پر لاؤ اور جب خلق سے تم مشوش ہو اور تمہارا دل اونکے کامون مین مشغول ہونیسے ملول ہو اور مشتاق اس مقام کے ہو تو نماز پڑہنا کہ تمکو اس مقام پر پہونچا دون اسی سبب سے جب نبی کریم خلق سے تنگ آتے تہے فرماتے تہے ارحنا یا بلال اور فرماتے تہے کہ میری آنکھ کی روشنی ہے نماز مین جو اسے بیحال اونکے دعوی تقرب خدا کرتے ہین اور نماز کو ترک کرتے ہین حقیقت یہ ہے کہ وہ نماز کی حقیقت سے واقف ہی نہین ہین پھر اوس مقام خاص مین جو اللہ تعالے نے اپنی حبیب سے راز کی باتین فرمائین وہ اللہ اور رسول ہی جانتے ہین اللہ خود بھی اپنے کلام پاک مین اوسکی تفصیل نہین فرماتا ہے اسقدر ارشاد کرتا ہے فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی پس وحی کی اللہ تعالے نے اپنی بندہ خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو وحی چاہی بعض علماء اہل اصلیات کہتے ہین کہ جو باتین اللہ اور اوسکے رسول مین باہم ہوئی ہین اوسپر یقین نہین کر سکتے کہ وہ کیا ہین اسواسطے کہ اگر اظہار مین اوسکی مصلحت ہوتی تو اللہ تعالے اوسکو مبہم نفرماتا اور ایک جماعت علما اسکے قائل ہین کہ جو کچھ خبر اور اثر سے ہمکو پہونچا ہے یا از روے استدلال اور استنباط سے بیان کیا جاتا ہے اوسکے بیان کرنے مین کچھہ قباحت نہین ہے اور علما نے بیان بھی فرمایا ہے چنانچہ مروی ہے کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام نے حضرت سرور عالم سے پوچھا کہ اوس شب مین اللہ تعالے نے آپسے

کیا کیا فرمایا حضور نے ارشاد کیا کہ خطاب ہوا مجھسے ای محمد مین بندونکی روزی کا ضامن ہون اور تمہاری امت
اسپر وثوق نہین رکہتی ہے اور دوزخ مین نے اپنے دشمنون کیواسطے پیدا کی ہے اور وہ کوشش کرتی ہین
کہ اوسمین جاوین اور مین عمل کل کا اونسے نہین مانگتا ہون اور وہ روزی کل کی مجھسے طلب کرتی ہین
اور جو رزق مین نے اونکے واسطے مقرر کیا ہی دوسرے کو نہین دیتا ہون اور وہ طاعت میرے غیر کی
کرتے ہین اور عزت دینے والا اور ذلیل کرنیوالا مین ہون اور وہ میرے غیر سے امید کرتے ہین اور میرے
غیر سے ڈرتے ہین اور مین انعام اون پر کرتا ہون اور وہ شکر میرے غیر کا کرتے ہین اور منقول ہے کہ
حضرت الوہیت سے ارشاد ہوا ای محمد اشخاص امت تمہاری میری طاعت بھی کرتے ہین اور میرا
عصیان بھی کرتے ہین طاعت اونکی ساتھ میری رضا کے ہے اور معصیت اونکی ساتھ میری قضا کے
ہے جو کچھ ساتھ میری رضا کے اونسے صادر ہووی اگرچہ اوسمین نقصان ہو مین قبول کرتا ہون
اسواسطے کہ مین کریم ہون اور جو کچھ اونسے ساتھ میری قضا کی واقع ہووے اوسکو بخشتا ہون مین اور
عفو کرتا ہون اسواسطے کہ رحیم ہون مین اور نیز مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب فضائے
قرب الٰہی مین پہونچے آپنے عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ جناب الٰہی سے جواب مین
ارشاد ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنا کہ اللہ جلشانہ
اسوقت خاص مین سلام خاص خود مجھپر فرماتا ہی جوش رحمت سے خیال امت کا آیا اور منظور ہوا کہ
اس سلام سے امت کو بھی حصہ ملنا چاہیے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
سلام ہو ہم پر اور جو بندے اللہ تعالے کے صالح ہین جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ ای حبیب تم یہان
تنہا ہو اور عباد صالحین کو علیحدہ مذکور کرتے ہو پھر کلمہ جمع علینا کیون کہا علی کیون نکہا یعنی مجھپر
نبی کریم نے عرض کیا کہ ای اللہ جو بندے تیرے صالح ہین اونپر تو تیرا سلام اور رحمت ہی ہے اس کلمہ
جمع مین فقط اپنی امت کو گنہگارونکو شامل کر لیا ہے سبحان اللہ کیا مضمون امت نوازی ہے

نبی کریم کا اگلے انبیا اچھونکو ساتھ لیتے تھے اور برونکو خدا کے سپرد کرتے تھے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے کہا من تبعنی فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ جسنے میرا اتباع کیا
پس وہ مجھسے ہے اور جسنے عصیان کیا پس تو غفور الرحیم ہے اور عیسے علیہ السلام نے گنہگاران امت کی
نسبت مین کہا کہ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ یہ تحقیق تیرے بندے ہین اور ہمارے نبی امت پرور کی رحمت
اور رافت کی یہ کیفیت ہے کہ اچھون کو علاحدہ مذکور کیا کہ اونکا تقوے اونکے واسطے کافی ہے اور گنہگار ونکو
اپنے ساتھ لیا کہ اونکو بجز حضور کی شفاعت اور اللہ کی رحمت کے اور وسیلہ نتھا مروی ہے
کہ جناب الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے حبیب یہ وہ وقت خاص ہے کہ مین نے جبرئیل سے
ملک مقرب کو یہان دخل ندیا اور تم گنہگاران امت کو شامل کرتے ہو ہنوز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جواب عرض نکیا تھا کہ جناب الٰہی نے اپنے حبیب کی رضامندی کیواسطے ارشاد فرمایا کہ جب
تمکو اپنی امت کے ساتھ اسقدر محبت ہے کہ ایسے وقت خاص مین بھی نہ بھولے تو ہم تمہاری
خاطر سے ایک شب مقرر کرتے ہین یعنی لیلۃ القدر کہ وہ سال مین ایک مرتبہ ہوا کریگی اور اوسمین
ہم اپنا سلام تمہاری امت پر بھیجین گے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ نقل کرتے ہین کہ جب
سرور عالم اوس مقام قرب مین پہونچے عرض کیا احوال امت کا اور کہا اے پروردگار عذاب کیا تونے
اگلی امتون پر بعضون کو خسف کیا اور بعضون کو مسخ میری امت سے کیا کریگا فرمایا اللہ تعالے نے
بھیجتا ہون مین اونپر رحمت اور بدلتا ہون مین اونکی برائیونکو نیکیونکے ساتھ اور جو اونمین مجھکو
پکارتا ہے مین لبیک کہتا ہون یعنے مستعد ہون تمہارے واسطے اور جو مجھسے مانگتا ہے اوسکو عطا
کرتا ہون اور جو مجھپر توکل کریگا اوسکی کفایت کرونگا دنیا مین اونکے گناہونکو چھپاؤنگا اور قیامت مین
تجھکو اونکا شفیع کرونگا اگر نہوتا حبیب تحت معاتبہ حبیب یعنے بطور کرشمہ کے حساب نلیتا مین
اونسے اور روایت ہے جب نبی کریم نے قصد مراجعت کا کیا اس عالم کی طرف عرض کیا

اے اللہ ہر آنیوالیکے واسطے تحفہ ہوا کرتا ہے تحفہ میری امت کا اس سفر سے کیا ہے یعنی اب جو امت مین
پھر جاونگا تو کچھ تحفہ تو عنایت کر کہ اونکو دون ارشاد ہوا جناب الٰہی سے مین اونکی واسطے ہون
اونکی حیات مین اور اونکی واسطے ہون جب مرین اور اونکی واسطے ہون قبر مین اور اونکی واسطے
ہون حشر مین اور ہر حال مین اونکا معین ہون ؎

بشریٰ لنا معشر الاسلام ان لنا	من العنایۃ رکن غیر منہدم
مژدہ باد اے مسلمانان کہ بیشک نزد ما	از عنایت ہست رکنی کان بود دور از ہدم

اور اوس مقام قدس مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت پر پچاس وقت کی نماز رات دنمین
فرض ہوئی اور مراجعت کا اذن ہوا جناب سرور عالم نے مراجعت فرمائی صاحب روضہ لکھتے ہین
کہ فرمایا نبی کریم نے کہ مین جسطرح سے گیا تھا اوسیطرح سے پلٹا یہانتک کہ جبرئیل کے مقام پر پہونچا
جبرئیل نے کہا خوشخبری ہو تمکو اے محمد تحقیق تم بہترین انبیاء خدا ہو اور اوسکی برگزیدہ ہو ایسی مرتبہ پر
تمکو پہونچایا ہی آجکی شب کہ کوئی مخلوق وہان نہ پہونچا تھا نہ ملک مقرب اور نہ نبی مرسل گوارا ہو تمکو
یہ کرامت جو ملی پس حمد خدا ادا کی مین نے بعد اوسکے جبرئیل مجھکو بہشت مین لیگئے اور مقامات
اور درجات جنت کے مجھکو دکہائے اور حور اور غلمان اور درخت اور پہل اور پہول اور مکانات
اور فرش اور نہرین اور باغ جو اوسمین ہین سب مین نے دیکھے بخدا مین ہرا جاننے والا ہون
ہر دریچہ اور قصر اور خانہ اور غرفہ اور چشمہ کا جو بہشت مین ہین اوس سے جو میری اس مسجد مین ہے
اس روایت سے حضور کی وسعت مشاہدہ کو عالم علوی مین جو اہل زمین سے غیب اور مخفی ہے سمجھ لینا
چاہیے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے کہ مین جنت مین آیا اور بڑے بڑے خیمے
موتیون کے دیکھے خاک جنت کی مشک تھی اور ایک حدیث مین ہے کہ مطلع ہوا مین بہشت پر
اکثر اہل بہشت کو مین نے فقرا اور درویش دیکھا اور دوزخ پر مطلع ہوا مین اکثر اہل دوزخ کو

مین نے زناکار اور متکبر اور جبار پایا اور بعض اخبار مین ہے کہ دوزخ کو میرے سامنے پیش کیا اور وقی
اور بیڑیان اور سانپ اور بچھو وغیرہ اوسکے مین نے دیکھے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت
نے ورعاذ کو اوس شب مین اوپر کیفیت عذاب زناکارون اور سود خوارون اور غیبت کرنیوالو
اور اون لوگونکے جو یتیمونکا ظلم سے کہاتے ہین اور اون واعظون کے جو اپنے کہنے پر خود عمل
نہین کرتے ہین وقفیت حاصل ہوئی تفصیل اون عذابات کی جو روایات مین مروی ہین
نظر اختصار بیان نہین کیا جاتا اور کتب سیر مین ہے حضرت نے صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے
کہ اوس شب مین ایک فرشتہ کو مین نے دیکھا کہ اوسکے چہرہ سے کچھ خوشی اور خندہ ظاہر
نہوتی تھی اور اوس شب مین جس فرشتہ سے مین ملا وہ خوش ہوا مگر وہ ایسا نتہا کہ خوشی اوسکے چہرہ پر نظر آتی
نگئی مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون فرشتہ ہے کہ آجکی شب جس فرشتہ نے مجھکو دیکھا خوش ہوا
مگر یہ جبرئیل نے کہا اسنے کبھی کسیکو دیکھکر نہ تبسم کیا ہے اور نہ کریگا اگر کسیکو دیکھکر تبسم کرتا تو آپ کو
دیکھکر کرتا یہ مالک دوزخ ہے ہمیشہ ترشرو اور غضبناک ہے اور شدت اوسکی غضب کی خاص کر
اہل دوزخ کیواسطے ہے بسبب خدا تعالے کی غضب کے اور پھر مین نے کہا ای جبرئیل اس
فرشتہ سے کہو کہ جہنم کی آگ مجھکو دکھا دے انہون نے کہا اچھا اور مالک سے کہا حضرت سرور عالم کو
آگ جہنم کی دکھا دے مالک نے پردہ دوزخ کے اوپر سے اوٹھا لیا آگ شعلہ مارنے لگی لو اوسکی
سیاہ تھی اور کچھ بھی روشنی اوسمین نتھی پس بلند ہوئی یہانتک کہ مجھکو ظن ہوا کہ قریب ہے کہ مجھکو لیلے
اور دیکھا مین نے دوزخ کو کہ اوسمین طرح طرح کے عذاب اور خواریان ہین کہ کوئی پتھر
اور لوہا اوسکا تحمل نہین کر سکتا ہے مین نے کہا ای جبرئیل مالک سے کہو کہ اسکو اوسکی محل پہنچا دے کہ
اوسکے دیکھنے کی طاقت نہین رکھتا ہون جبرئیل نے مالک سے کہا اوسنے آگ کو اوسکی مقام پر پھیر دیا
نقل ہے کہ اوس شب مین جناب سرور عالم سے اور حضرت عزرائیل سے ملاقات ہوئی حضور نے حضو نہم

فرمایا کہ وقت قبض روح کے میری امت پر آسانی کرنا ملک الموت نے کہا یا رسول اللہ بشارت ہو
کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے خود چند بار خطاب فرمایا ہے کہ امت محمد کی [illegible] آسانی سے [illegible]

اے رب تو کریمی و رسول تو کریم	صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

صبح کو پہنچا ہوں کہ فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت موسیٰ علیہ السلام ملے اونہون نے پوچھا کیا لیا تم نے
ہو آپ پر اور آپکی امت پر مین نے کہا پچاس وقت کی نماز ایک رات دن مین موسیٰ نے کہا آپکی امت
مین قوت پچاس وقت کی نماز کی نہین ہے مین نے قبل اسکے آدمیونکو جانچ لیا ہے بنی اسرائیل کو
آزما لیا ہون آپکی امت تو سب امتون سے ضعیف تر ہے آپ پھر اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین پلٹ جاوین
اور اپنی امت کیواسطے تخفیف کی درخواست کرین پھر گیا مین اور تخفیف کی درخواست کی دس وقت کی
نماز کی تخفیف ہوئی اور مین پلٹ آیا جب موسیٰ سے ملاقات ہوئی پوچھا اونہون نے کیا لیا
آپنے مین نے کہا دس وقت کی نماز معاف ہوئی اونہون نے پھر مجھکو تحریص کی مراجعت مین پھر گیا
اور سوال کمی کا کیا دس اور معاف ہوئین اسیطرح جب مین موسیٰ سے ملتا تھا وہ مجھکو پھیر دیتے تھے
اور ہر بار دس نمازین کم ہوتی تھین یہانتک کہ پانچوین مرتبہ پانچ نماز کی تخفیف ہوئی یعنی پانچ
باقی رہین موسیٰ نے پھر مبالغہ کیا کہ پلٹ جاؤ مین نے انکار کیا اور کہا مراجعت کی مین نے اپنے
رب کے پاس اس امر مین یہانتک کہ شرم آئی مجھکو اوس سے یعنی اب نجاؤنگا راضی اور خورسند ہو گیا
اور تسلیم کیا مین نے جب موسیٰ سے مین رخصت ہوا سنا مین نے کہ منادی کہتا ہے کہ جاری ہو گیا
میرا فریضہ اور تخفیف کی مین نے اپنے بندون سے یہ پانچ اور بس پچاس کے مقام ہین یعنی ثواب
ان پانچ نمازون مین پچاس کا ہو گیا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم نے
کہ بار بار پلٹ گیا مین اپنے پروردگار کی حضور مین یہانتک کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا یا محمد
یہ پانچ نمازین فرض کی مین نے رات دن مین تم پر اور تمہاری امت پر اور ہر ایک نماز کو ساتھ دس

نماز کے قبول کیا مین نے تاکہ وہ بھی پچاس نمازین ہو جاوین اور دیہہ جو شخص کہ قصد نیکی کا کرے
اور عمل مین نہ لاوے تو قصد ہی سے ایک دیوان عمل مین بجاے نیکی کے لکھین اور اگر عمل مین لاوے
تو دس نیکیان لکھین اور زیادہ لکھین سیہانتک کہ حساب سے باہر ہو جاوے یعنی جسقدر خلوص نیت کا
اوسقدر وہ نیکی بڑھتی جاویگی اور جو شخص قصد بدی کا کرے اور اوس سے وقوع مین نہ آوے یعنے
اللہ کیواسطے ترک کردی تو اوسکے عوض مین بھی حسنہ لکھا جاوے اور اگر اوس بری کام کو کرے
تو ایک گناہ لکھا جاوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ پھر آیا مین زمین پر اور جبرئیل میرے
ہمراہ تھے ام ہانی کے گھر مین اور یہ سب سیر اور چلنا ایک شب مین تھا تمہاری شبون سے پس مین
سید ہون اولاد آدم کا اور نہین ہے فخر اور میرے ہاتھ مین ہوگا لواے حمد قیامت کے دن
اور نہین ہے فخر اور میرے واسطے ہین کنجیان جنت کی قیامت کے دن اور نہین ہے فخر اور حضور کا
تشریف لیجانا اور پھر آنا تین ساعت مین ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ چار ساعت مین
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ صبح کو جناب سرور عالم صلعم بیٹھے ہوے تھے
کہ ابوجہل آیا اور ہنسی کی طور پر اوسنے حضرت سے پوچھا کہ آج تمنے کیا حاصل کیا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے قصہ معراج شریف کا بیان فرمایا اوسنے کہا کہ آپ اسکو قوم سے بھی بیان کرینگے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان ابوجہل نے قوم کو آواز دی لوگ اطراف سے جمع ہوے ابوجہل نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپنے مجھسے کہا تھا اس جماعت سے بیان کیجیے حضرت نے قصہ
معراج کا بیان فرمایا قوم کے لوگ متعجب ہوے اسواسطے کہ اونکی عقل قاصر تھی ... تھا
اور بعضے ایسے ضعیف الایمان مرتد ہو گئے ابوجہل ایک جماعت کو ہمراہ لیکر حضرت صدیق کے پاس گیا
اور کہا کہ تم اپنے یار کے پاس تو جاؤ اور منہ دیکھو وہ کیا کہتے ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے
فرماتے ہین ابوجہل نے کہا رات کو وہ قوم مین تھے اور کہتے ہین کہ گئے رات کو بیت المقدس مین

حضرت صدیقؓ نے پوچھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں ابوجہل نے کہا ہاں وہ کہتے ہیں صدیقؓ اکبر
نے کہا سچ فرماتے ہیں تو قوم نے کہا تم اس امر کی تصدیق کرتے ہو کہ شب کو بیت المقدس کو جاوین
اور صبح سے پہلے پلٹ آوین صدیق نے کہا ہاں مین اونکی تصدیق کرتا ہون اسبات مین کہ وہ
فرماتے ہین جبرئیل ایک لحظہ مین ساتوین آسمان کے اوپر سے زمین پر آتے ہین اور خدا کا پیغام
مجھکو پہونچاتے ہین اور پھر اپنے مقام پر پلٹ جاتے ہین اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو کل مکہ سے بیت المقدس
لیگئے تو یہ کچھ عجب نہین ہے مین اسکو باور کرونگا اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر
اوسی روز سے ملقب بصدیق ہوئے رضی اللہ عنہ اور منقول ہے کہ قریش مین ایسے لوگ تھے جنھون نے
مسجد اقصے کو دیکھا تھا وہ لوگ حضور کے پاس آئے اور کہا کہ تم مسجد اقصے کا حال بیان کرسکتے ہو حضرت
فرماتے ہین مین نے کہا ہان اور کہا اچھا مین اوسکے حال مسجد کا بیان کرنے لگا اور ایسی جگہہ کے
بیان حال پر پہونچا مین کہ قریب تھا کہ مجھکو شبہہ ہوجائے مگین ہوا مین ایسا کہ مثل اوسکی کبھی نہوا تھا جبرئیل
مسجد اقصے کو لے آئے اور عقیل کے گھر کے قریب میری سامنے کر دیا مین اوسمین دیکھتا جاتا تھا
اور جو کچھہ وہ لوگ پوچھتے تھے کہتا تھا قریش نے کہا کہ وصف مسجد کا صحیح اور درست تمنے بیان کیا اب
یہ کہو ہمارے قبیلہ کے قافلے شام کی راہ مین ہین اونمین کوئی تمکو ملا یا نہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہان ملے قریش نے کہا اونکا حال ہمسے بیان کرو فرمایا حضور نے کہ مین فلان قبیلے کے قافلہ پر
گذرا اسوقت مین ایک اونٹ اونکا کھویا گیا تھا اوسکے طلب مین پھر رہے تھے اونکی فرودگاہ پر ایک
قدح پانی کا رکھا تھا مین پیاسا تھا وہ پانی پی لیا مین نے جب وہ آوین اونسے پوچھ لینا کہ جب وہ
اونٹ کو ڈھونڈکر پھر آئے تو قدح مین پانی تھا یا نہین قریش نے کہا یہ ایک نشانی ہے اور کچھہ
بیان کرو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذرا مین فلانے قافلہ پر ذی مر مین دو شخص
اوس قافلہ کے ایک اونٹ پر سوار تھے اونکا اونٹ مجھکو دیکھکر بھاگا اور ایک شخص کو اونمین سے گرا دیا

ہاتھ اوسکا ٹوٹ گیا اونسے پوچھنا کہ سچ ہی یا نہین قریش نے کہا یہ دوسری نشانی ہے پھر اونہون نے پوچھا کہ خاص ہمارے قافلہ کو کہان دیکھا تھا حضرت نے فرمایا گذرے امین اون پر تنعیم مین اور نشان اونکو بارکا اور ہئیت اوسکی اور جو لوگ اوس قافلہ مین تھے اور یہ کہ دو اونٹ خاکستری رنگ مخطط تھیلو نمین جو جیلادی ہوے آگی آگے قافلہ کے تھے سب حال صاف بیان فرمادیا اور ارشاد کیا کہ وہ قافلہ کل یا دوسرے روز وقت طلوع آفتاب کے یہان پہونچیگا قوم نے کہا یہ دوسرا افشان ہے جو پیغمبر کے پاس ہے اونہکر آپسمین کہا قسم ہے خدا کی محمد نے بیان کیا ایک امر اور اوسکو ظاہر کر دیا اسیو دلیل سی نقل ہے کہ بعض اہل قریش حسب وعدہ قافلہ آنیکا وعدہ تھا علی الصباح راہ پر گئے اور ایک مقام پر بیٹھے اور طلوع آفتاب کا انتظار کرنے لگے تاکہ شاید قافلہ نہ آوے تو حضرت کی تکذیب کرین ناگاہ ایک شخص نے کہا واللہ یہ آفتاب نکلا دوسرون نے کہا واللہ یہ اونٹ قافلہ کی دکھلائی دیے اور وہ دو نو اونٹ جنکی رسول اللہ نے خبر دی تھی آگے آگے آتے ہین اور اہل قافلہ سے وہ نشانیان جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کی تھین دریافت کین ویسی ہی پایا جو سرور عالم نے خبر دی تھی باوجود ایسی کھلی ہوئی نشانیونکے وہ گروہ بے انصاف ایمان نلایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور مدارج مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قوم سے فرمایا تھا کہ مین ایک قریش کی قافلہ پہ گذرا کہ اونہون نے غلہ لادا تھا اوسمین دو تھیلے تھی ایک سیاہ اور ایک سفید جب او نکلتے وقت اوسکو اونٹ کے مقابلہ پر لائے اونٹ بھاگا پس فلان شخص اوسکو لایا اور فرمایا حضرت نے مین نے اونپر سلام کیا اونہون نے کہا کہ یہ آواز محمد کی ہی جو آئی ہے اور وہ قافلہ فلان روز آویگا جب وہ دن آیا اور وہ قافلہ نہ آیا لوگ آپسمین گفتگو کرنے لگے قریب دوپہر کے تھا کہ وہ قافلہ آیا اوسیطرح پر جو نبی کریم نے فرمایا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ خبر دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ قافلہ بدھ کے دن آویگا بدھ کا دن آیا اور آفتاب قریب بغروب پہونچا وہ قافلہ نہ آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی رک گیا آفتاب پھر قائم ہو گیا

اوسی جگہ پر پس آگیا قافلہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب کی شان اور عظمت آنکھون سے دکھادی جب نبی کریم
مین یہ قوت تھی کہ آفتاب آپکی دعا سے سیر سے باز رہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حالات کو اپنے اوپر
قیاس کرکے انکار کرنا سخت نادانی اور عین جہالت ہے اور اختلاف کرتے ہین علما اس امر مین کہ نبی کریم
نے شب اسرا مین اللہ تعالے کو دیکھا یا نہین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ اور ایک جماعت صحابہ کی
نفی کرتی ہے رویت کی چنانچہ بخاری شریف مین ہے کہ پوچھا گیا ام المومنین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ تعالے کو دیکھا یا نہین پس فرمایا ام المومنین نے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اس بات
جو تو نے کہی اور کہا آپنے جو کوئی تجھسے کہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو دیکھا اوسنے جھوٹ کہا بعد اوسکے ام المومنین
نے یہ آیت پڑھی لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
اور اونکے تابعین رویت کو ثابت کرتے ہین اور منقول ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن عباس سے
پوچھا کہ آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کو دیکھا کہا ابن عباس نے ہان اور کہا کہ دیے
خدا تعالے نے خلت ابراہیم کو اور کلام موسے کو اور رویت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور امام حسن بصری سے
مروی ہے کہ آپنے قسم کھائی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ
سے بھی منقول ہے کہ اونھون نے کہا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے اپنے رب کو اور روایت کیا ہے ابن
خزیمہ نے عروہ ابن زبیر سے کہ اثبات اور جزم کیا ہے ساتھ اوسکے یعنے اثبات رویت کے حضرت کعب احبار اور
زہری اور معمر نے اور اور ون نے بھی اور یہی ہے قول اشعری کا اور امام احمد سے بھی اثبات رویت
منقول ہے اور اونسے کہا گیا کہ حضرت عائشہ کے قول کو کس چیز سے دفع کرین کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
قول سے کہ حضور نے خود فرمایا ہے روایت دیتے دیکھا مین نے اپنے رب کو پس قول جناب سرور عالم کا حضرت
عائشہ کے قول سے بڑا ہے اور امام نووی اور ابن خزیمہ کہتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وقوع رویت کی
نفی حدیث مرفوع سے نہین کی ہے یعنے قول رسول اللہ نہین بیان کیا ہے اگر اونکے پاس کوئی حدیث مرفوع

ہوتی تو بیان فرماتین اور سکو ام المؤمنین نے فقط استنباط کیا ہی اس آیہ سے یعنی آیہ لاتدرکہ الابصار سے
اور مخالفت کی ہی اونسے اور صحابہ نے اور صحابی جب کوئی قول کہی اور مخالفت کرین اوسکی دوسرے صحابہ
تو وہ قول حجت نہین ہوتا بالاتفاق اور اس آیہ مین تاویلین ہین اور ادراک اخص ہے رویت سی پس لازم نہیز
آتی نفی نفس ادراک سے نفی رویت کی اور ادراک پہچاننا ہے حقیقت کا اور یہ منتفی ہی جیسا کہ چاندکو
دیکھتے ہین اور ادراک اوسکی حقیقت اور کنہ ماہیت کا نہین ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ادراک
احاطہ ہے یعنی گھیر لینا اور احاطہ نکرنے سے نہ دیکھنا لازم نہین آتا ہی اور بعض علما توقف کرتے ہین
یعنے نہ انکار رویت کرتے ہین اور نہ اثبات مگر جب قول جناب سرور عالم مثبت رویت ہے
اور ایک گروہ صحابہ بھی اسیکا قائل ہے تو ترجیح بلا شبہہ اسیکو ہی اور اختلاف ہے اسمین کہ یہ معراج
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیداری مین ہوا یا رویا مین اور جو رویا مین معراج کے قائل ہین
وہ بھی یہ کہتے ہین کہ رویای انبیا از قسم وحی ہے اور سچا ہی لیکن جمہور علما اسیکے قائل ہین کہ بیداری
مین ہوا اور جو حدیثین دلالت کرتی ہین کہ خواب مین ہوا اوسمین تاویل ہے اور دلیل اونکی یہ ہے
کہ اگر معراج رویا مین ہوتا تو کفار انکار نکرتے اور نومسلم ناقص الایمان مرتد نہوتے اسواسطے کہ
خواب مین دیکھنا محال از روے عقل کے نتھا اور نیز آیہ قرآنی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی سے بھی یہی
دلالت کرتی ہے اور بعض لوگ جو اللہ جلشانہ کی قدرت اور نبی کریم کی عظمت سے ناواقف ہین
وہ اپنی عقل ناقص سے یہ شبہات پیدا کرتے ہین کہ اسقدر جلد انسان کا سیر کرنا محال ہے اور اجرام
علوی مین خرق اور التیام نہین ہوسکتا ہے لہذا انسان کا آسمان پہ جانا محال ہی جواب اسکا
بجنسہ وہ جو علماے دین نے دیا ہی اول یہ کہ اللہ تعالے ہر شے پہ قادر ہی جو چاہی وہ کرے ہم البتہ
یہ امورات نہین کرسکتے ہین ہمارے حق مین یہ محال ہے اللہ تعالے کے نزدیک محال نہین ہے
اور لے گیا ہی حضرت سرور عالم کو اللہ تعالے جلشانہ دوسری یہ کہ جسم اطہر سرور کریم ہمارا سا جسم نتھا

بلکہ سراپا نور تھا اور روح سے لطیف تر تھا حلیہ مبارک مین بیان اسکا ہوچکا ہے پس حضور کے جسم مبارک کو
اپنے جسم پر قیاس کرنا محض بیعقلی ہے خیال کرنا چاہیے کہ ملائکہ چشم زدن مین آسمان سے زمین پر آتے ہین
اور جاتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ بالاتفاق ملائکہ سے افضل ہین حضور کا چند ساعت مین آسمان پر
جانا اور آنا کیونکر محال ہوا تیسرے یہ کہ نور نظر طرفۃ العین مین آسمان ہشتم کے تارون تک پہنچ جاتا ہے
جسم انور نبی کریم کہ ہمارے نور نظر سے کہین بڑھکر لطیف اور قوی تھا اگر چند ساعت مین سیر سماوات
فرمائی تو کیا عجب ہوا اور محال ہے اور خرق اور التیام اجرام علوی مین حضرت سرور عالم کے معجزہ
شق القمر نے بالبداہت ثابت کر دیا پس جب معجزہ جناب رسالت سے قمر کہ ایک جرم نورانی ہے
اجرام علوی سے شق بھی ہوا اور مل بھی گیا تو اللہ تعالے جو قادر مطلق ہے اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو بالائے سماوات لیگیا تو کیا اسمین محال ہوا اور بعض منکرین کہتے ہین کہ معراج دن کو کیون نہوا
کہ سب لوگ آنکھون سے دیکھ لیتے جواب اوسکا اول یہ ہے کہ شب تجلیہ کیواسطے مخصوص ہے اسواسطے
اللہ تعالے نے شب کو اپنے حبیب کریم کو خلوت خاص مین بلایا دوسرے یہ کہ اوسوقت خاص مین
اللہ تعالے کو منظور ہوا کہ اغیار اور عوام ہمارے حبیب کو اوس شان محبوبیت خاص پر نہ دیکھین تیسرے
یہ کہ معراج شریف ایک بڑی آیت ہے آیات الٰہی سے اہل زمین اوسکو دیکھ نہ سکتے تھے اور نہ تحمل
کر سکتے تھے اسواسطے وقوع اوسکا پردہ شب مین ہوا اور معراج شریف کے واقع ہونے مین علماء
اہل نکات نے بیان کیا ہے کہ جب سرور عالم کو قرب خدا ہر وقت ایسا حاصل تھا کہ لی مع اللہ وقت
حضور نے خود فرمایا ہے یعنے میرے واسطے اللہ کے ساتھ ایسا وقت ہے کہ نہ اوسمین ملک مقرب کو
رسائی ہے نہ نبی مرسل کو پس موافق اس حدیث کے نبی کریم عین جلوت مین اللہ کے ساتھ
خلوت مین رہتے تھے اور اللہ جلشانہ مقید جہت اور مکان کا نہین ہے کہ آسمان پر بلا کر
بالائے عرش حضرت سرور عالم کو اپنے قرب خاص سے سرفراز کرتا بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ وہ ہی سبب

متضمن تھا اس اہتمام کے ساتھ جو مذکور رہے احادیث مین حضرت کو بالائے سماوات بلانا فقط بغرض اظہار عظمت کے تھا تاکہ اہل سماوات اور انبیا علیہم السلام آنکھون سے حضرت سرور کائنات افضل موجودات کی عظمت اور بڑائی کو دیکھ لین کہ آپ ایسے اللہ تعالے کے محبوب اور برگزیدہ ہین کہ اس اہتمام سے اللہ تعالے نے آپکو بلایا اور قوت جسمانی نبی کریم کی مشاہدہ ہو جاوے کہ ملائکہ جو نوری ہین اور جسم شہنشاہ نبوی سے لطیف تر ہے کہ وہ سب اپنے مقامات پر رہ گئے اور جسم انور عروج کر گیا ایسے مقام پر کہ وہان بجز آپکے کسیکو خلق مین سے رسائی اور عروج ممکن نہ تھا حضرت سعدی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہین

بلغ العلے بکمالہ — کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

یعنے پہونچ گئے حضرت اوس مقام اعلے پر بسبب اپنے کمال کے یعنے اس معراج سے جناب رسالت کو کچھ کمال حاصل نہین ہوا بلکہ اللہ تعالے نے وہ کمالات اوس ذات کو مرحمت کیے ہین کہ بسبب اوس کمال کے اوس مقام اعلے پر آپ پہونچے پس جب حضرت سید عالم کے جسم کی یہ شان اور عظمت اور قوت ہے تو روح پاک کی عظمت کو کیا کوئی سمجھ سکتا ہے

جز خدا قدر ترا نشناخت کس — اے خدارا ہیچ تو نشناختہ

اور ایسیوجہ سے مولانا جامی فرماتے ہین

حقہ لعل تو از جوہر جان ساختہ اند — کلہ ہر غنچہ دران حقہ نہان ساختہ اند
ہر لطافت کہ نہان بود پس پردۂ غیب — ہمہ در صورت خوب تو عیان ساختہ اند
ہر چہ بر صفحۂ اندیشہ کشد کلک خیال — شکل مطبوع تو زیباتر ازان ساختہ اند

	اور دوسری جگہہ یہ کہتے ہین۔	
ز معراجش چہ میخوانی کہ سبحان الذی اسرا		ز صدر سینہ اش جامی الم نشرح لک بخوان
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ تمام شد رسالہ ہشتم بحول اللہ وقوۃ	

تمت

فضل خدا سے یہہ رسالہ ہشتم مسمی بہ نور العینین فی ذکر رسول الثقلین ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری صلعم کارکنان مطبع کے اہتمام سے مطبع نامی لکھنؤمین حسب منشاء حافظ خواجہ قطب الدین احمد مالک مطبع نامی زیور طبع سے آراستہ ہوا

اعلان واجب البیان

اسلئے اطلاع عام و خاص کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اغراض طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین — قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدی فی ذکر سید الوری	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدی فی ذکر خیر الوری	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات	کحل العینین فی احوال سید الکونین	[illegible] القلوب فی ذکر المحبوب
فتح الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد [illegible] قلق	[illegible] فارسی
نقوش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	[illegible] عمل
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا [illegible]	[illegible]
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	قصائد [illegible]
مجموعہ [illegible]	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارھوین	فضائل چار یار	عملیات نادرہ
مجموعہ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ [illegible]

سوای انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع ہذا مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی وغیرہ کا درکار ہو کام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

العبد

قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان — اپریل [illegible]

اشتہار برکت آثار

اہل سنت آگاہ ہون مجموعہ لاجواب خزینہ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ولد علی خان صاحب نے
کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہی روایات صحیحہ کو اس
مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علٰحدہ علٰحدہ بسلسلہ ذکر شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہی اور تیرہوین رسالہ مین
حال پر ملال وفات خلاصۂ کائنات ہے بفضلہ تعالے یکے
بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین۔ اب رسالہ ہشتم بھی
جسکا نام نور العینین فی ذکر رسول الثقلین ہے مطبع
نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف
ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ھ مین طبع ہو گیا ہی۔ لہذا
کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین
العبد قطب الدین احمد عفی عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابوتراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ نوان رسالہ خیر و برکت کا مقالہ

جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار صلعم

مصدر الخیرات

فی

ذکر سید السادات

مولفہ شیدای احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفی مولوی حافظ

حاجی غلام محمد ہادی علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۳ھ

فہرست کتاب مصدر الخیرات فی ذکر سید السادات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العلیم والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ ذی الخلق العظیم

افتخار و خوبیان ہین کل برائی مصطفےٰ　　سرور سردار عالم ہین گدائے مصطفےٰ

کیون ترقی پر نہو ہر دم ولائی مصطفےٰ　　کون فخر المرسلین ہے ماسوائے مصطفےٰ

کون روز حشر شافع ہے ورائی مصطفےٰ

حال الطاف و عنایت حشر مین کہلجا ئگا　　کیف شوکت اور قدرت حشر مین کہلی گگا

مرتبہ اسکے حضرت حشر مین کہلجا ئگا　　منکرون حال شفاعت حشر مین کہلجا ئگا

واہو ے حیدرم لب معجز نمائے مصطفےٰ

کون ہے محبوب حق پر جو نہین زار و نزار　　جبرئیل اوس شاہ کا سو جان سے ہے خدمتگذار

انتہی ہوتی ہے جیسے کو ہے فخر و افتخار　　دو جہان سو جان سے ہین اوس جا نجان پجان نثار

تو ہی ایک تنہا نہین ای دل فدائی مصطفےٰ

وقت مداحی ہے اسدم کس جناب پاک کا　　ہے یقیناً فضل حق سے در اجابت کا کہلا

عابد ناشاد تو بھی اپنے ہاتھون کو اوٹھا | ہے خدائے دوجہان سے پنجگانہ یہ دعا

بخشدی تقصیر لطف اک اک برائے مصطفےٰ

ف اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالےٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہی اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے تم ای محمد اوپر خلق عظیم کے ہو خلق کہتے ہین سیرت باطن کو جیسا اللہ تعالےٰ نے صورت ظاہر مین حضرت سرور عالم کو بےمثل اور یکتا کیا تھا اور جمال اوسکا مذکور ہو چکا ہے ویسا ہی سیرو ر دگار عالم نے جناب رسالت کو از روے سیرت کے بھی بےمثل کیا تھا یہانتک کہ خود حضور کے خلق کو عظیم فرمایا پس اللہ تعالےٰ جسکو بڑا کہے اوسکی بڑائی کون بیان کرسکتا ہی اور کون اوسکو سمجھ سکتا ہے ؎

ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند | بقدر دانش خود ہر کسے کند ادراک

اور فرمایا ہے علماے اہل تفسیر نے کہ اللہ تعالےٰ قادر تھا کہ حضور کے اخلاق کو بالتفصیل بیان کر دیتا لیکن تفصیل آپکی اخلاق کی نفرمائی اور بالاجمال ارشاد کیا کہ تم اوپر خلق عظیم کے ہو یہ اشارہ ہے اسطرف کہ ہملوگ آپکی اخلاق کی بڑائی کو نہ سمجھ سکتے تھے اسواسطے اللہ تعالےٰ نے مفصل نفرمایا اور فرمایا ہے حضر صلے اللہ علیہ وسلم نے اَنَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اور ایک روایت مین اُکَمِّلُ مَحَاسِنَ الْاَفْعَالِ وارد ہے شیخ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ تمام مکارم اخلاق اور محاسن افعال حضور کی ذات شریف مین جمع تھی اور کیونکر نہون کہ اللہ تعالےٰ آپکا تعلیم کرنیوالا ہے اور قرآن مجید آپکا ادب سکھانیوالا ہے اور حدیث مین ہی کہ پوچھا گیا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حال خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ام المومنین نے تھی خلق رسول اللہ قرآن ظاہر امعنی اسکے یہ ہین کہ جو کچھ قرآن مجید مین مکارم اخلاق اور محامد اوصاف سی مذکور ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین وہ سب جمع تھے اور شفا کے قاضی عیاض مین یہ عبارت زیادہ ہے خوش ہوتے تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ خوشنودی قرآن کے اور غصہ ہوتی تھی بسبب خشم کرنے

قرآن کے یعنے رضاے آنحضرت ساتھ حکم خدا اور تعمیل کرنے حکم خدا کی تھی اور ناراضی حضور کی ساتھ نواہی اور اوسکے ارتکاب کی تھی اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ علما نے معنے عظیم کے تحقیق مین کہا ہے کہ عظیم وہ ہی کہ حیطہ ادراک سے باہر ہو اگر محسوس ہی حیطہ ادراک باصرہ سی باہر ہو جیسا کہ جبل بزرگ کہ احساس باصرہ اوسکا احاطہ نہین کرسکتا ہی اور اگر معقول ہے ادراک عقل اوسکا محیط نہو سکے جیسے کہ ذات اور صفات حضرت الوہیت جل شانہ پس جب اللہ تعالے نے خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم فرمایا اور فضل جو حضور کو دیا ہی اوسکو بھی عظیم کہا یعنے ارشاد کیا وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا تو احاطہ عقل اوسکی ادراک کنہ سے قاصر ہوا اور سابقاً مذکور ہوا ہی کہ اتفاق ہی اہل کہ انبیا علیہم السلام اخلاق حمیدہ اور صفات حسنہ پر خلق کیے گئے ہین اور اونکو حصول اخلاق مین کسب اور ریاضت کی ضرورت نہین ہے خصوصاً سید الانبیا کہ تمام اخلاق عظیمہ اور صفات حمیدہ کے ساتھ آراستہ اور پیراستہ تشریف لائے ہین

بتعلیم ادب او را چہ حاجت	کہ او خود ز آغاز آمد مودب

اور تغیر اور تبدل کو گرد سراپردہ عظمت آنحضرت کی راہ نہین ہے اور بعض احکام اور جبلیت بشریہ کا ظہور حضور مین نتھا احیاناً کبھی کبھی موضع مخصوص مین ہو جاتا تھا کہ قیاس کو اوسپر دائر اور سائر نکرنا چاہیے اللہ تعالے جلشانہ جانتا ہی کہ اوسوقت اور اوس مقام مین بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس شہود اور تجلی مین ہوتے تھے ع او برتر از ان است کہ آید بخیال ۔ اور مدارج مین ہے کہ صاحب عوارف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ دور نہین ہے کہ قول عائشہ صدیقہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ مین کوئی رمز غامض اور اشارہ خفی ہو طرف اخلاق ربانیہ کے لیکن احتشام کیا یعنے چاہتی تھین بی بی عائشہ کہ کہین اخلاق رسول اللہ اخلاق آلہی تھی لیکن احتشام کیا حضرت صدیقہ نے حضرت الٰہیہ کا کہ کہین کہ تھے حضرت متخلق باخلاق اللہ اور تعبیر کیا

اس معنے کو ساتھ اپنی قول کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنِ کے اور بعضون نے اس اثر کے معنی یہ فرمائی ہین
کہ جیسے معنی قرآن کے بیحد ہین ویسی ہی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
غیر متناہی ہین اور شیخ نے مدارج مین کہا ہے کہ ممکن ہو کہ کہا جاوے کہ تشبیہ خلق نبی کریم کی قرآن
کے ساتھ جو مروی ہے مقصود اوس سے یہ ہو کہ جیسے قرآن مجید مین آیات متشابہات ہین
کہ جاننا اونکا اور تاویل اونکی ممکن نہین ہے اسیطرح ممکن نہین ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
احوال کی حقیقت کو دریافت کرنا پس آیہ قرآنی اور حدیث نبوی اور قول حضرت صدیقہ رضی سے
ظاہر ہوگیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بہت بڑے اور کامل ترین تمام خلق کے اخلاق سے
اور اصل اور منشا اخلاق کا عقل ہے لہذا عقل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی تھی کہ سوائے
حضور کے کسی انسان مین پائی نہین جاتی تھی اور اوسکے دریافت مین عقل حیران ہی مختصر بقدر
ہماری فہم کے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی سے پڑھا لکھا نہین اور پیدا ہوے
ملک عرب مین اور تمام ملک عرب کے رہنے والے اوسوقت ایسی جہالت مین گرفتار تھے کہ گھر گھر
بت پرستی ہوتی تھی مثل بہائم کے عمر بسر کرتے تھے آپسمین بغض اور نفاق اور جنگ اور جدال کا
ہنگامہ گرم تھا اوصاف حسنہ اوس ملک مین نایاب تھے تھوڑی سی مدت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکو خداشناس کیا اور اونکو ایسا عالم بنایا کہ آج خلقمین وہی لوگ اوستاد کل ہین اور اوصاف
ذمیمہ اونکی مٹا کر اخلاق حمیدہ اور صفات پسندیدہ سے اونکو آراستہ کردیا صدہا برس سے جن قبائل میں
جھگڑے اور فساد پڑے تھے سبکو باہم متفق کردیا اور قانون شریعت ایسا بنا دیا کہ قیامت تک جو اوسکی
پیروی کریگا فلاح دینی اور دنیوی اوسکو حاصل ہوگی اور کسی قسم کی تکلیف دنیا اور آخرت مین
نہ اوٹھاویگا احوال جناب رسالت اور احکام شرعی کو دیکھنے سے معلوم ہوتا کہ عقل حضور کی کس مرتبہ اعلے پر پہنچی ہے

وہب بن منبہ کہ ثقہ تابعی ہین اونھون نے کہا ہے کہ مین نے اکثر کتابین کتب قدیمہ سے پڑہی ہین اوراُن
سب مین یہ دیکھا ہے کہ اللہ تعالے نے ابتداے دنیا سے اوسکی آخر تک تمام انسانون کو جو عقل دیہے
وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ پر ایسی ہے جیسے ایک ذرہ تمام دنیا کی ریگستان سے
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم رائج ترین مردم ہین عقل مین اور فاضل ترین مردم ہین رای مین
روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین اور عوارف مین نقل کیا ہے
بعضے علما سے کہ عقل کل سو جز ہے ننانوے جز اوسمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ہین اور
ایک جز تمام اہل ایمان مین شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسکے بعد خود لکھتے ہین اگر گوئند کہ
عقل کے ہزار جز ہین نو سو ننانوے اوسمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ہین اور ایک جز سے
تمام مردم مین تو بھی گنجائش رکہتا تھا اسواسطے کہ اوسکے کمال کی بے نہایتی ثابت ہو گئی تو
جو کچھ کہو روا ہے یہان اگر سینہ حاسدون کا جلے اور دل اہل زیغ کا ٹوٹے تو کیا کیا جاوے
اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ دیکھا اللہ تعالے خود فرماتا ہے ہمنے تجکو دی
بہتایت اور بیدی جو تمہارا بدخواہ ہے وہ ابتر ہے **ابیات**

شاہ رسل شفیع امم خواجۂ دو کون	نور ہدیٰ حبیب خدا سید انام
مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل	منظور نور اوست دگر جملگی ظلام
ہر مرتبہ کہ بود در امکان بر اوست ختم	ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بر او تمام
بر داشت از طبیعت امکان قدم کہ آن	اسرٰی بعبدہ است من المسجد الحرام
تا عرصۂ وجوب کہ اقصاے عالم است	کا بجانہ جا است فی جہت ثمّ نشان تمام
سریست پس شگرف در اینجا ہیچ ہان	از آشنائی عالم جان بپرس انتقام

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ اب کچھ اخلاق پسندیدہ جناب سرور عالم جو علماء امت نے

لکھے ہین بیان کیے جاتے ہین منجملہ حضور کے اخلاق کے صبر اور حلم اور عفو ہی اور یہ سب بڑی صفتین ہین
صفات نبوت سے اور سوائے ان صفات کے کوئی بار نبوت اوٹھا نہین سکتا ہی چنانچہ کل انبیا
بلا اور ایذائے کفار پر صبر اور حلم فرماتے رہی اور عفو کرتے رہی لیکن جناب سرور عالم مین
یہ صفات کل انبیا سے زیادہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہی نہین ایذا دیا گیا ہو
کوئی نبی جیسا مین ایذا دیا گیا ہون اسواسطے کہ حرص رسول کریم کی امت کی اسلام پر بہت بڑا کہ فی
تھی انبیا سابقین نے ایذای کفار پر اگرچہ صبر کیا ہی اور حلم کو کام فرمایا ہی لیکن اکثر آخر مین
بد دعا بھی اونکے حق مین کی ہے جناب سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا ہمیشہ صبر ہی فرمایا کیے
اور عفو کرتے رہے روایت کیا ہی کہ جب آیہ کریمہ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
نازل ہوئی حضرت نبی کریم نے جبرئیل سے پوچھا کہ مطلب اسکا کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ مین
عالم سے یعنے اللہ جلشانہ سے پوچھ لون پس گئے جبرئیل اور آئے اور کہا یا رسول اللہ
اللہ تعالے امر کرتا ہی ملین آپ اوس سے جو آپسے قطع کرے اور دین آپ اوسکو جو آپکو محروم
کرے اور عفو کرین اوس شخص سے جو آپ پر ظلم کرے جاننا چاہیے کہ انبیا معصوم ہین اونکو
وہ ہی حکم ہوتا ہی جو ارادت اللہ ہین اونسے ہو نیوالا ہی پس بلاشبہ ایسی ہی کیفیت تھی
حضور کے صبر اور حلم اور عفو کی چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس
کیواسطے کسی شخص سے انتقام نہ لیتے تھے مگر اوس شخص سے انتقام کرتے تھے جو حلال جانتا تھا
اوس چیز کو جسکو اللہ تعالے نے حرام کیا ہی اللہ کیواسطے اور بہت بڑا صبر حضور کا ظاہر ہوا ہے
جنگ احد مین مروی ہی کہ جب کافرون نے حضرت سے محاربہ اور مقابلہ کیا اور ایسی ایذا دی
کہ حضرت کے عم مکرم سیدنا امیر حمزہ کو قتل کیا اور اونکی نعش مبارک کے ساتھ قابو پاکر سخت
بے ادبی کی اور ظلم کیا اور خود بدولت یعنے جناب رسالت بھی اونکے ہاتھ سے مجروح ہوے

لیکن آپنے صبر کیا اور عفو فرمایا اور فقط صبر اور عفو پر اکتفا نہین کی بلکہ شفقت کی اونپر رحم فرمایا اور
معذور کیا اونکو باوجود ایسے ظلم کرنیکے بسبب اونکی جہل کے اور عذر خواہی کے اونکی طرف سے
اللہ تعالے کی حضور مین اور دعا کی اونکے حق مین اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
اے اللہ ہدایت کر میری قوم کو پس تحقیق وہ نہین جانتے ہین میرے مرتبہ کو یعنی اگر میرا مرتبہ
پہچانتے تو ایسا نکرتے پس چونکہ یہ فعل قبیح بسبب اونکی جہل کے وقوع مین آیا ہے لہذا
تو اونپر کرم سے اونکو ہدایت کر دے اور جہل کو مٹا دے جو منشا ایسے افعال کے ظہور کا ہے اور
ایک روایت مین ہے کہ آپنے اونکے واسطے دعائے مغفرت کی فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ
اے میرے اللہ بخشدے اونکو یہ دعا کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ پر شاق گذرا اور
عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ بددعا کرتے اون پر کہ وہ ہلاک ہوجاتے فرمایا حضرت
نبی کریم نے مین مبعوث نہین ہوا ہون لعّان یعنے لعنت کرنیوالا بددعا دینیوالا بلکہ مبعوث
ہوا ہون نہین بلانیوالا حق کی طرف اور رحمۃ واسطے تمام عالم کے یہ کمال صبر اور حلم اور عفو کہ
کہ ایسے ایذا دینیوالونکے ساتھہ آپکا یہ معاملہ تھا اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے باتین کین پس اوٹھے آنحضرت اور ہم بھی
اوٹھے پس دیکھا مین نے ایک اعرابی کو کہ پہونچا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کھینچا
اوسنے حضور کی ردائے مبارک کو اور تھی ردا سخت چھلگئی گردن شریف آنحضرت کی پس دیکھا
رسول مقبول نے اوس اعرابی کی طرف کہ کیا کہتا ہے کہا اوسنے کہ میرے اندونون اونٹون
کو بھر دو کہ عیال دار ہو نہین اور تم بار دار نہین کرتے ہو مجھکو اپنے مال سے اور اپنے باپ کے
نام سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہ بھر دونگا تیرے اونٹون کو جبتک نچھوڑیگا تو
مجھکو اس کھینچنے سے کہ کھینچا ہے تو نے اعرابی نے کہا قسم خدا کی نہین چھوڑونگا جبتک میرے دونون

اونٹون کو بہر دو گے پس بلایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اور فرمایا کہ
ایک اونٹ اسکا جہوارون سے اور ایک اونٹ جو سے بہر دی روایت کیا اسکو ابو داؤد نے
اور روایت کیا ہی بخاری نے اسکو حضرت انس سے اس لفظ سے کہ کہا جاتا تہا مین ساتھہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوڑہی ہوی تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک
چادر کہ حاشیہ اوسکا بہت سخت تہا اور پہونچا ایک اعرابی اور کہینچا آپکو مع ردائی مبارک کے
سخت کہینچنا کہا انس نے پس دیکہا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو
کہ تاثیر کی ہے اسمین ردا کی حاشیہ نے اوسکی سخت اینچنے سی پہر کہا اعرابی نے یا محمد حکم کر مجہکو
خدا کے مال سے کہ تمہارے پاس ہے دیکہا حضرت نبی کریم نے اوسکی طرف اور ہنس دیے
اور حکم دیا اوسکے دینے کا یہ بیان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صبر اور حلم کا اور عفو کا
اون لوگونکے ساتھہ جو آپکو ستاتے تہے اور ایذا دیتے تہے اور روایت ہے کہ ایکبار حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبیلہ مین تہے پس بیدار ہوے دیکہا کہ ایک اعرابی تلوار کہینچے آپکے
سر پہ کہڑا ہے اور کہتا ہی کون منع کرتا ہے اور نگاہ رکہتا ہے تمکو مجہسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ پس چہوٹ پڑی تلوار اوسکے ہاتہہ سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
اوٹہالیا اور فرمایا کون ہے منع کرے تجہکو مجہسے پس وہ ڈر گیا اور کانپنے لگا پس چہوڑ دیا
حضور نے اوسکو اور عفو کیا پس آیا وہ شخص اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہون مین
تمہارے بہترین مردم کے پاس سے اور کمال خلق اور حلم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
یہ تہا کہ منافقین آپکے پیچہے آپکو برا کہتے تہے اور ایذا دیتے تہے اور جب آپکے سامنے آتے تہے
خوشامد کرتے تہے اور یہ بات ایسی ہی کہ بشری نفس اس سے متنفر ہوتی ہین لیکن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اونپر بہی رحمت کرتے تہے اور عفو فرماتے تہے حالانکہ اذن دیا گیا تہا

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اون پر سختی کرین چنانچہ قرآن مجید مین ہے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ لیکن حضور اونکے واسطے استغفار کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ دعائے مغفرت کرو اونکے واسطے خواہ نکرو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھکو اختیار دیا ہے پس اختیار کیا مین نے استغفار کو پھر جب فرمایا اللہ تعالے نے کہ اگر تم ستر بار استغفار کروگے اونکے واسطے ہم ہرگز نہ بخشینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا مین ستر بار سے زیادہ استغفار کرونگا اور یہ کمال درجہ کا عفو ہے اور صریح اغماض ہے اونکے جرم اور تعذیب سے اور کمال رحمت سے اسپر نظر نکی کہ اس آیہ شریفہ مین عدد ستر کا فقط واسطے کثرت اور مبالغہ کے ہے نہ واسطے تعیین عدد کے اور ظاہر پر اوسکو حمل کیا غایت عفو سے اور عبد اللہ ابن ابی کہ منافقین کا رئیس تھا اور بیٹا اوسکا صحابی رسول اللہ صلعم اور مرد صالح تھا حضور نے پسر عبد اللہ ابن ابی کو حکم دیا کہ اپنے باپ کے ساتھ نیکی کیا کرے اور جب عبد اللہ ابن ابی مرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جامہ مبارک اوتار کر اوسکا کفن کیا اور نماز اوسپر پڑہنے کا قصد کیا حضرت عمرؓ نے حضور کو معہ آپکے جامہ مبارک کے پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ آپ نماز پڑہتے ہین ایسے منافق پر کہ جو سردار اور رئیس تھا منافقون کا حضرت نے اپنا جامۂ مبارک حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے کہینچ لیا اور فرمایا ہٹ جا اے عمر پس نازل ہوئی آیہ کریمہ لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ صلوۃ پڑہو اونمین سے کسی پر جو مر گیا کبھی اور نہ کہڑے ہو اوسکی قبر پر حضور کا خالی کہڑے ہو جانا بھی باعث نزول رحمت تھا اسواسطے اللہ تعالی نے اونکی قبر پر بھی جانیسے منع کیا اوسوقت نبی کریم باز آئے بعضون نے کہا ہے کہ یہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس منافق کے لڑکیکی خوشی کیواسطے کیا تھا کہ وہ مرد صحابی اور صالح تھا اور دستگیر

حضرت سے درخواست کی تھی اور آپنے قبول کر لیا تھا اور بعض کہتے ہین کہ حضور نے اوس منافق کو
اسواسطے جامہ شریف عنایت کیا کہ اوسنے حضرت عباس عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
جب جنگ بدر مین اسیر ہوکر آلیے ہین اور برہنہ تھے جامہ پہنایا تھا چونکہ اوسنے آپکے
چچا کی خدمت کی تھی حضور نے اوسکا عوض کر دیا ایس جب مکارم اخلاق سے حضرت نبی کریم کا
منافقین پر یہ کرم تھا کہ وہ ایذا آپکو دیتے تھے اور آپ اوسکے عوض مین رحمت فرماتے تھے تو
سمجھ لینا چاہیے کہ کیا کچھہ رحمت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی آپکی امت پر حضور کی شان
رحمت سمجھنے کو اسقدر کافی ہے کہ اللہ تعالے خود فرماتا ہی بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ الرَّحِیْمٌ
یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مومنین پر رافت کرنیوالے اور رحمت کرنیوالے ہین علمانے
اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ رؤف کہتے ہین اوسکو جو غیر مستحق پر بھی رحمت کرے اور حدیث شریف
مین ہے کہ نبی کریم نتھے برا کہنے والے اور نہ بد دعا کرنیوالے اور فحش کہنے والے لیکن جو کوئی
کسی ضعیف کو ستاتا تھا یا اسلام اور مسلمانون کے حق کو تلف کرتا تھا ایسی کے حق مین حضور نے
دعائے عذاب کی ہے اور وہ عین رحمت اور عدل ہے اور صفت تواضع حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
بیان مین لکھا ہے کہ جناب سرور عالم باوجودیکہ سردار ہین تمام خلق کے لیکن بسبب تواضع
کے ہمیشہ مساکین مین ملے رہتے تھے مروی ہے کہ اللہ تعالے نے حضور کو مخیر کیا تھا اسمین
کہ آپ چاہین نبی ملک ہون چاہین نبی عبد پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی عبد ہونا اختیار کیا
چونکہ حضور نے تواضع کی اللہ تعالے نے آپکو تمام عالم سے درجات مین بلند کیا اور سید کیا
تمام اولاد آدم کا اور باینہمہ فضل وعظمت کی فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری
تعریف مین مبالغہ نکرو اور حد سے زیادہ نہ بڑہاؤ جیسا کہ نصارا نے ابن مریم کی نسبت مین
کیا کہ اونکو خدا کہا اور خدا کا بیٹا ٹہرایا مین بندہ ہون خدا کا پس کہو عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ

یعنے خدا کا بندہ اور اوسکا رسول اور ابی امامہ سے مروی ہی کہ حضرت رسول کریم باہر تشریف لائے ہم لوگ نین عصا پر تکیہ کیے ہوی پس کہڑے ہو گئی ہم آپکی تعظیم کیواسطے فرمایا حضور نے کہ نہ کہڑے ہو تم جیسا کہ کہڑے ہوتے ہین اہل عجم اور تعظیم کرتے ہین بعض انکی بعضونکی یہ ممانعت حضور کے قیام سے بسبب کمال شفقت کے اور تواضع کی تہی نہ ممنوع ہونیکی وجہ سے اسواسطے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی حضور کا قیام کرنا جناب سیدہ فاطمہ زہرا کیواسطے اور حکم فرمانا صحابہ کو قیام تعظیم کا جب آئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پس جمیع احادیث سے یہ امر ثابت ہوا کہ معظم کی تعظیم کیواسطے کہڑا ہونا بہتر ہے اور جسکو اللہ تعالے نے عظمت دی اوسکو تواضع کرنا چاہیے یعنے دوسرے بندگان خدا سے اپنی تعظیم خود نکرائی بلکہ اوسکو بچنا چاہئے اور فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بندہ ہون کہاتا ہون جیسے بندے کہاتے ہین اور بیٹھتا ہون جیسے بندے بیٹھتے ہین اور مروی ہی کہ جناب سید عالم خادم پر زجر اور قہر نہین فرماتے تھے اور اوس سے نہ کہتے تھے کہ تو نے کیون ایسا کیا اور کسواسطے ایسا نکیا اور اور نتھا کوئی اہل اور عیال پر حضور سے زیادہ تر مہربان کہا ہے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین مارا نبی کریم نے کبہی کسیکو اپنے ہاتھ سے مگر جہاد فی سبیل اللہ مین اور انتقام نہین لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے اپنے نفس کیواسطے مگر واسطے خدا کے دین کی پوچھا گیا ام المومنین بی بی عائشہ سے کہ کیا کیفیت ہوتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب گہر مین تشریف لاتے تھے کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم تر ین قوم اور تھے تبسم کرنیوالے اور ہنسنے والے اور دیکہا نہین گیا کہ حضور صحابہ کی مجلس مین کبہی پیر پہیلا کر بیٹھے ہون اور نہین لپکارتا تھا کوئی شخص حضور کو صحابہ اور اہلبیت سے مگر یہ کہ حضرت فرماتے تہی لبیک اور اکرام کرتے تھے نبی کریم ہر قوم کی بزرگ کا اور واپس کر دیتے اوسکو

اوسکی قوم پر اور تفقد کرتے تھے اپنے صحابہ پر اور دیتے تھے اپنے ہم نشینون کو حصہ اونکا اپنی التفات
اور عنایت سے گمان نکرتا تھا کوئی ہمنشین آپکا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کوئی
دوسرا مجھسے بزرگ تر ہے اور جو کوئی حضور کے پاس آتا تھا اور بیٹھتا تھا آپ اوسکی طرف متوجہ
رہتے تھے اور آپ اوسکی طرف سے نہ پھرتے تھے جبتک وہ نہ پھرتا تھا اور اگر کوئی شخص حضور کے
کان مین کچھ کہتا تھا آپ سر مبارک کو اوس سے نہ پھیرتے تھے مگر یہ کہ خود وہ پھیرتا تھا اور
جو کوئی حضور کا دست مبارک پکڑ لیتا تھا آپ ہاتھ اوسکے واسطے چھوڑ دیتے تھے اور ہاتھ نہ کھینچتے تھے
جب تک وہ ہاتھ ہٹا نہ لیتا تھا اور بجاے باپ کے ہوگئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سبکے واسطے بسبب کمال خلق کے اور سب حضرت کے نزدیک حق مین برابر تھے اور تھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تازہ رو اور خوش خلق اور نرم دل اور نتھے درشت خو اور سخت گو بلند آواز
اور عیب جو فرمایا ہے حضرت صدیقہؓ نے کہ نتھا کوئی شخص خوش خلق زیادہ رسولکریم سے
فرمایا ہے حضرت انس نے کہ مین نے دس برس خدمت کی نبی کریم کی آپنے مجھسے اف نہین فرمایا
اور نکبھی ارشاد کیا کہ کیون ایسا کیا اور کسلیے ایسا نکیا اور کہا ہے جریر بن عبد اللہ نے کہ
نہین دیکھا مین نے کبھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مگر یہ کہ میرے سامنے ہنس دیے اور
دیکھا ہی نہین حضور کو پیر پھیلاے ہوے ہم نشینون کے سامنے اور جو کوئی آپکے پاس حاضر ہوتا تھا
آپ اوسکا اکرام کرتے تھے اور اکثر اپنا کپڑا اوسکے واسطے بچھا دیتے تھے اور دیدیتے تھے
اوسکو تکیہ جو مسند مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور قطع نکرتے تھے
کسیکی بات کو جبتک کہ وہ حد سے زیادہ بڑہا نہ دیتا تھا پس قطع
کرتے تھے اوسکو ساتھ قیام کے یا مثل اوسکے جب کوئی
حد سے زیادہ کلام کرنے مین بڑہ جاتا تھا حضرت اوسکی بات کو قطع کرتے تھے

اسطرح کہ کھڑے ہوجاتے تھے یا کوئی اور کام مثل اسکے کرنے لگتے تھے تاکہ اوسکو ناگوار بھی نہو اور
کلام قطع ہوجاوے اور کبھی آنیوالیکی خاطر کیواسطے نماز مین تخفیف کردیتے تھے اور اوسکی حاجت
دریافت فرماتے تھے اور جب اوسکی حاجت سے فارغ ہوتے تھے پھر نماز مین مشغول ہوتے تھے
اور مساکین کی عیادت کردیتے تھے اور فقراکے پاس بیٹھتے تھے اور غلام زرخرید کی دعوت کو
قبول کرتے تھے اور دعوت کیجاتی تھی حضور کی ساتھہ جو کی روٹی اور پگھلی ہوئی چربی کے
حضور اوسکو بھی قبول فرماتے تھے اور صحابہ مین ملکر بیٹھتے تھے اور منتہاے مجلس پر بیٹھ جاتے تھے
بیٹھے لوگ انکے بیچ مین کسیکو ہٹاکر نہ بیٹھتے تھے جہان مجلس ختم ہوتی تھی اوس جگہہ بیٹھ جاتے تھے
اور مروی ہے کہ نبی کریم حج مین ایک اونٹ پر سوار تھے کہ پالان اوسکا پرانا تھا اور اوسپر
ایک پرانا قطیفہ تھا چار درم کی قیمت کا اور یہ واقعہ آخر عہد مین ہوا ہے کہ جب بہت سے شہر اور
ملک فتح ہوکر حضور کے قبضہ مین آگئے تھے اور سو اونٹ حج مین آپکی قربانی کی تھی اور جس روز
کہ حضور نے مکہ معظمہ کو فتح کیا اور تشریف لائے شہر مین مسلمانون کے لشکر کی ساتھہ جھکا لیا تھا
حضور نے اپنے سر مبارک کو از روے تواضع کے روایت ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ وہ
اور انکی باپ دونون اکابر انصار سے ہین کہ ایک روز رسولکریم ہمارے گھر مین تشریف لائے تھے
پلٹتے وقت سعد نے حضور کیواسطے حمار حاضر کیا آپ اوسپر سوار ہوے اور باپ نے مجھکو حضور کے
ساتھہ کردیا پس فرمایا آنحضرت نے مجھسے کہ اے قیس سوار ہولے مین نے ادب کی وجہ سے
انکار کیا حضرت نے فرمایا سوار ہو یا پلٹ جائیے پیدل چلنا اپنے ہمراہ رکاب گوارا نکیا
اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آپنے میرے آگے سوار ہو کہ مالک سواری کا اولی ہے
آگے بیٹھنے کو اور ایک مرتبہ ایک صحابی سوار جاتے تھے حضور کو دیکھکر اوتر پڑے آنحضرت
اوسپر سوار ہوے اور اون صحابی کو حضور نے اپنے آگے سوار کیا روایت ہے کہ رسولکریم

سفر مین تھے حکم دیا حضور نے صحابہ کو ایک بکری ذبح کرکے پکانیکا ایک صحابی نے کہا کہ مین
اسکو ذبح کرونگا ایک نے کہا مین اسکو صاف کرونگا ایک نے کہا مین پکاؤنگا حضرت
سرور عالم نے کہا لکڑیون کا جمع کرنا میرے ذمہ ہی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ
ہم کفایت کرتے ہین آپکو اس کام سے حضور نے فرمایا جانتا ہون مین کہ تم کفایت کرتے ہو
لیکن مکروہ جانتا ہون مین کہ ممتاز اور ممیز اور بیچ بیٹھون مین تم مین اللہ تعالے ناخوش
ہوتا ہو جب دیکھتا ہے بندے کو ممتاز اپنے یارون مین اور ایک مرتبہ حضور کے نعل شریف کے بند
ٹوٹ گئے تھے ایک صحابی نے کہا یارسول اللہ آپ مجھکو دیجیے مین اوسکو درست کردون فرمایا
مین نہین چاہتا ہون کہ ممتاز ہون اور کسی سے خدمت لون اور ایکبار نجاشی حاکم حبشہ کے
ایلچی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے حضرت سرور عالم خود اوٹھہ کھڑے ہوے تاکہ اونکی خدمت
کرین صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اس کام کو ہمپر چھوڑ دین کہ ہم انکی خدمت کرین
حضور نے فرمایا اونھون نے میرے صحابہ کی خدمت اور تکریم کی ہے مین اچھا جانتا ہون
کہ اوسکا عوض کرون اور جناب سید عالم اپنے گھر والونکی خود خدمت کرتے تھے اور اپنے
کپڑے پر اور نعل شریف پر خود اپنے دست مبارک سے پیوند لگاتے تھے اور اپنی بکری کو خود
دوہتے تھے اور اپنے اونٹ کو خود باندہتے تھے اور چارہ اوسکے آگے ڈالتے تھے اور خادم کے ساتھ
کھانا تناول فرماتے تھے اور خادم کے ساتھ خود خمیر گوندہتے تھے اور اور خدمتون مین بھی
اوسکی مدد فرماتے تھے صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ یہ امورات آپ کبھی کبھی کرتے تھے اسواسطے
کہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضور کے خادم بھی تھے اور دس غلام تھے کبھی حضور خود کام کر لیتے تھے
کبھی اونسے کام لیتے تھے کبھی اونکے ساتھ کام مین شریک ہو جاتے تھے اور اپنا اسباب ضروری
خود بازار سے اوٹھا لاتے تھے اور گوارہ نکرتے تھے کہ دوسرا اوسکو اوٹھا دے انس بن مالک

کہتے ہین کہ ایک عورت مدینہ طیبہ کے ایک راستہ مین جناب سرور عالم کو ملی اور کہا آپ سے
کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سے ایک حاجت ہے اور لکھا ہی کہ اوس عورت کی دماغ مین کچھ فتور تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کی جس گلی مین تجھکو منظور ہو بیٹھ تاکہ مین بھی
بیٹھون اور تیرا کام کر دون اور مروی ہے کہ لونڈیان مدینہ کی حضور کا ہاتھ پکڑ لیتی تھین اور
اور جہان چاہتی تھین لے جاتی تھین اور آپ بکمال تواضع سے زمین پر تکیہ کرتے تھے اور
استراحت فرماتے تھے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت کی حضور مین حاضر ہوا بسبب جناب رسالت
کی ہیبت کے بدن اوسکا کانپنے لگا حضور نے کرم سے فرمایا کہ آسان کر اپنے اوپر کام کو اور کانپ
نہین مین بیٹھا ہون ایک عورت کا قریش سے جو کھاتی تھین سوکھا ہوا گوشت یعنے مساکین کا
کھانا اور جو کوئی آپکے پاس آتا تھا آپ اول اوسپر سلام کرتے تھے اور ابتدا کرتے تھے
مصافحہ مین شیخ نے مدارج مین فرمایا ہے کہ یہ مژدہ ہی حضرت نبی کریم کی زیارت کرنیوالونکو
جب رسولکریم کی حیات مین یہ عادات تھی تو جو کوئی آپکی زیارت کو اب حاضر ہو کہ سلام کرتا ہے
ضرور آپکے جواب سلام سے وہ مشرف ہوتا ہے اور بعض مقربان درگاہ ہونگے جو بطریق کرامت
کانون سے ساتھ سماعت سلام کے مشرف ہوتے ہونگے حضرت رحمت ہین امت پر حیات مین
اور بعد وفات کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور صادق الوعد ایسے تھے نبی کریم کہ روایت
کرتے ہین کہا عبداللہ بن ابی الحسماء نے مول لی مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل
بعثت کے ایک شی اور باقی رہگیا اوسکی قیمت سے کچھ پس وعدہ کیا مین نے آنحضرت سے کہ
مین یہین لیے آتا ہون اور بھول گیا مین تین دن کی بعد مجھکو یاد آیا ناگاہ دیکھا مین نے کہ
حضور اوس جگہ بیٹھے ہین فرمایا مجھے مشقت مین ڈالا تو نے مجھکو مین یہین بیٹھا ہون اور
جود اور کرم اور سخاوت اور مروت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان سبکے ساتھ متصف تھے

اور یہ صفات کمال کے ساتھہ حضور مین پائے جاتے تھے مدارج مین ہر کہ جود وہ ہی جو بےغرض
اور بے عوض ہو اور یہ صفت ہی اللہ تعالے جلشانہ کی کہ بیچ جود بےغرض اور عوض کے تمام نعمتین
ظاہری اور باطنی اور کمالات حسی اور عقلی خلائق پر افاضہ کئے ہین اور بعد اللہ تعالے کی اَجْوَدُ
الْاَجْوَدِیْن یعنے بڑی جود کرنیوالے بڑی جود کرنیوالون سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور بعد آپکے
علمای امت آنحضرت ہین کہ علم دین کو پھیلاوین جیساکہ حدیث مین وارد ہی فرمایا ہی آنحضرت نے کہ
اللہ تعالی بہت بڑا جود کرنیوالا ہی اور وہی جود کا اور مین سب سے بڑا جود کرنیوالا ہون اولاد آدم مین اور بڑے
جود کرنیوالے اونمین بعد میرے وہ لوگ ہین کہ سیکھا اونہون نے علم اور اوسکو پھیلایا اور
بخاری اور مسلم مین ہی کہ کہا حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اَجْوَدُ النَّاسِ اور احادیث صحیحہ مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی سائل کے
خطاب مین لا نہین فرمایا جو شخص جو کچھ آپسے مانگتا تھا آپ قبول کرتے تھے اور عطا فرماتے تھے ؎

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز	مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ

اور اگر بالفرض اوس وقت کچھ حاضر نہوتا تھا تو ساتھہ قول معروف کی دلجوئی سائل کی فرماتے تھے
اور عذر کرتے تھے اور سائل کے سوال کو رد نکرتے تھے اور اگر کوئی چیز حاضر نہوتی تھی فرماتے
تھے میری طرف سے قرض لیلے جب میری پاس ہوگا ادا کر دونگا ایک مرتبہ ایک سائل آیا حضرت
نے فرمایا میری پاس کچھ نہین ہے جا قرض لیلے حضرت فاروق رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالے
نے اوس چیز کی تکلیف آپکو نہین دی ہی جو آپکے اختیار مین نہین ہے اور یہ بات حضرت فاروق رضی
نے بسبب کمال محبت کے عرض کی کہ حضور بار نہ کھینچین اوٹھاوین لیکن چونکہ جود وسخا آپکو نہایت
پسندیدہ تھی یہ بات آپکو بری معلوم ہوئی پس کہا ایک مرد انصاری نے یا رسول اللہ اَنْفِقْ
وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا حضرت سرور عالم خوش ہو گئے اور آثار خوشی کے آپکے

چہرہ مبارک سے ظاہر ہوئی اور فرمایا یہی حکم ہے مجھکو اور ترمذی نے روایت کیا ہی کہ لائی گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نبی ہزار درہم پس رکھی گئے اوپر ایک بوریے کی پس تقسیم کیا آپنے سبکو اور رد نکیا کسی سائل کو یہانتک کہ اوسکی تقسیم سے فارغ ہوے اور صحیح بخاری مین حضرت انس سے مروی ہی کہ لایا گیا حضرت سرور عالم کے پاس ایک مال بحرین سے فرمایا اسکو مسجد مین رکھدو پس باہر تشریف لائے مسجد کی طرف اور نگاہ نفرمائی اوس مال کے جانب اور جب نماز پڑھ کر پہرے تشریف لائے اور بیٹھے اوس مال پر اور جسکو آپنے دیکھا اوس مال سے دیا حاضر ہوے عباس ابن عبد المطلب اور کہا یا رسول مجھکو دیجیے اس مال سے کہ مین نے فدیہ دیا ہی اپنے نفس کا اور عقیل کا پس ڈالدیا حضور نے اونکی جامہ مین اسقدر کہ اوٹھا نہ سکے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کسی سے فرما دیجیے کہ اسکو اوٹھا لے میرے واسطے حضرت نے فرمایا اے عم جو تم خود اوٹھا سکتے ہو اوٹھالو اور یہ ارشاد حضور کا تہذیب اور تادیب کی نظر سے تھا پس اوٹھا لیا اوسکو حضرت عباس نے اپنی کندہے پر اور چلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے اونکی طرف اور متعجب ہوتے تھے اونکی حرص سے پس اوٹھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور باقی نرہا اوسمین سے ایک بھی درہم اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے کہ لاکھ درہم کا مال تھا اور بھیجا تھا اوسکو علائی بن حضرمی نے بحرین کی خراج سے اور یہ اول مال تھا جو لایا گیا تھا جناب نبی کریم کی حضور مین اور فتح حنین مین نبی کریم نے بہت مال لوگونکو مرحمت کیا تفصیل اوسکی انشاء اللہ تعالے قصہ جنگ حنین مین مذکور ہوگی الغرض حضرت سرور عالم ایسے سخی تھے کہ جو کچھ آپکی ہاتھ مین آتا تھا دیدیتے تھے اور فقر سے نڈرتے تھے اور جب کسی محتاج کو دیکھتے تھے اپنا کہانا اور پینا باوجود احتیاج کے اوسکو عطا کر دیتے تھے اور بہت قسم سے عطا اور بخشش کرتے تھے کبھی ہبہ کرتے تھے اور کبھی صدقہ دیتے تھے اور کبھی ہدیہ قبول کرکے

اوسکا دونا انعام فرماتے تھے الحاصل ہر طرح پر خیرات اور عطا کرتے تھے اور خود فقیرانہ
طور پر عمر شریف بسر کرتے تھے ایک مہینہ اور دو مہینے گذر جاتے تھے کہ حضور کے گھر میں آگ نہ لگتی تھی
اور اکثر بسبب بھوک کے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فقر نبی کریم کا بسبب تنگی اور اضطرار
کے نتھا بلکہ اختیاری تھا بسبب زہد اور جود اور سخاوت کے اور کبھی ازواج مطہرات کے
واسطے ایک سال کا نفقہ مہیا کر دیتے تھے لیکن اپنے واسطے کچھ نہ رکھتے تھے اور نہایت جود اور سخا
آپکا ہر نوع کا یعنے علم اور مال اور نفس سب خدا کے واسطے بذل فرماتے تھے کمال مرتبہ جود
اور سخا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفقہ اور سخا کی نسبت میں فرمایا ہے لَنْ تَنَالُوا
الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پہونچو گے فلاح کو جبتک خرچ نکروگے اوس چیز کو
جسکو دوست رکھتے ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا اور نکر تو اپنے ہاتھ کو بندھا ہوا اپنی گردن کی طرف
اور یہ کنایہ ہے بخیلی سے یعنے ہم دینے کو منع نہیں کرتے ہیں اور یہ واسطے اپنے حبیب کی دلجوئی اور خوشی کے
فرمایا اسواسطے کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ دینے کو منع کرنے سے حضور کو ملال ہوتا تھا اسواسطے اللہ تعالےٰ
نے پہلے یہ ارشاد کیا اور بعد اوسکے فرمایا اور نہ پھیلا دے اوسکو بالکل پھیلانا یعنے سب ہی دیدو
پھر تم ہی بیٹھوگے ملوم اور محسور ہو کر یعنے تمہاری ہی واسطے ہم اسقدر دینے سے روکتے ہیں
پس یہ کمال سخاے جناب رسالت ہی کہ اورونکو اللہ تعالےٰ انفاق مال کا حکم کرتا ہے
اور نبی کریم کو بسبب محبت کے دینے سے روکتا ہے اور فرمایا ہے علمائے کہ اس آیہ کریمہ کا
شان نزول یہ ہے کہ جناب سرور عالم نے سائلون کو اپنا ملبوس شریف تک جو پہنے ہوے
تھے اوتار دیا اور فقط تہبند باقی رہگیا پھر ایک اور سائل آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر
حجرہ شریف کے تشریف لیگئے اور تہبند بھی سائل کو دیدیا اوسوقت یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی

کہ ہم دینے کو منع نہیں کرتے ہیں دو لیکن بالکل نہ دو کہ لوگ تمکو الزام لگا دین کہ کیوان استدر
دیدیا کہ اپنے پاس ملبوس تک نہ رہا اور تم محصور ہوکر بیٹھ رہو اور بعض علماء اہل معرفت نے فرمایا ہے
کہ یہ ممانعت اللہ تعالے نے مال دنیا کے دینے سے نہیں فرمائی ہے اسواسطے کہ اگر اسطرح پر
دینیکی ممانعت ہوتی تو پھر کبھی جناب سرور عالم نہ دیتے کیونکہ آپ معصوم ہین اور اللہ کے
حکم کے تابع ہین حالانکہ ثابت ہے کہ نبی کریم تمام عمر اسیطرح دیا کیے اور کبھی بیت غنیمت مین
بحیثیت مصلحت شرعی کے دینے سے انکار نہیں فرمایا پس ممانعت مال دنیا کے دینے سے اس
آیہ شریفہ مین نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جناب سید عالم نے بسبب جود و سخا کے شان
امت پروری مین صفت عشق کو اپنی امت کے اشخاص پر بذل فرمایا چنانچہ بڑے بڑے
مرتبہ کے عشاق خدا کی اس امت مرحومہ مین ہوے کہ جنہون نے مال تو کیا شی ہے اپنے
نفسون کو اور اولاد کو خوشی سے خدا کی راہ مین مٹا دیا اور راضی برضا رہے حالات صحابہ
اور اہل بیت طہارت اور اولیاء امت کے دیکھنے اور سننے سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے الغرض
جب عشق خدا سے امت کو حصہ کافی عنایت کر لیا اور اس دولت لازوال سے امت کو غنی
کر دیا دست مبارک صفت محبوبیت پر پھیلایا تاکہ اوسکو بھی امت کو عطا کرین غیرت محبت
محبوبیا کا مثل تو کیسا محبوب کا شریک اور سہیم بھی گوارہ نہیں کرتی تھی پس غیرت محبت نے
جوش کیا لہذا اللہ تعالے جلشانہ نے اپنے حبیب سے فرمایا کہ ہم دینے کو منع نہیں کرتے مگر آپ
بالکل ہاتھ نہ پھیلا دو پھر تم ہی بیٹھو گے ملوم اور محسور ہوکر یعنے اسوقت تو شان کرم اور جود دکھلا
دیدو گے مگر جب مقام محبوبیت مین دوسرے کو اپنا شریک پاؤ گے ضرور تمکو ناگوار ہوگا اور
پچتاؤ گے سبحان اللہ کیسے کریم اور سخی اور جواد اور امت پرور تھے ہمارے نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم وبارک علیہ اور شجاعت اور دلاوری اور قوت اور زور بازو مین جناب سید عالم کامل تھے

اور تمام خلق سے بڑھے ہوے تھے انس ابن مالک نے کہا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اشجع الناس تھے یعنی سب انسانوں میں آپ بڑے شجاع اور حضرت سیدنا علی مرتضی
سے مروی ہی وہ فرماتے ہین کہ لڑائی کے روز ہم حضور سے پناہ ڈھونڈھتے تھے اور آپ سب سے زیادہ
قریب تر ہوتے تھے دشمنون سے اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہین کہ وقت کارزار
کے جب دشمن کی فوج سے مقابلہ ہوتا تھا اول شخص جو دشمن پر حملہ آور ہوتا حضرت
ہوتے تھے اور مروی ہی کہ جنگ حنین مین جب کفار کی تیر وسنے لشکر اسلام مین تزلزل آیا
اور صحابہ کا قدم ہٹ گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثابت قدم رہے تنہا کفار کے مقابلہ پر
اور حضور خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث حضرت کے چچا کے بیٹے لگام اوسکی پکڑے
کھڑے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ دوڑا دین اور فرماتے تھے مین ہون نبی
جھوٹ نہین ہے اور مین بیٹا ہون عبد المطلب کا اور یہ کمال شجاعت تھی کہ آپ ظاہر کرتے تھے
کہ جو نہین پہچانتا ہی مجھکو جان لے کہ مین ہی اللہ کا نبی ہون اور جب کفار نے آپ پر حملہ کیا
حضور نے تھوڑی سی مٹی زمین پر سے اوٹھا کر اون پر ڈالی کوئی کافر وہ تھا اوس خاک نے
جسکی آنکھون کو بھر دیا یہ قوت اعجاز تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آخر کار کفار کو
ہزیمت ہوئی اور آپ نے اون پر فتح پائی تفصیلی حال اسکا اپنے محل پر انشاء اللہ تعالے بیان ہوگا
اور مروی ہے کہ صحابہ مین جو اشجع ہوتا وہ شمار کیا جاتا تھا کہ جو لڑائی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے قریب ہوتا تھا بسبب قرب اعدا کے اور صحیح روایت ہی کہ ایک رات کو مدینہ منورہ مین
خبر پہونچی کہ ایک جماعت دشمنون کے ہتیار باندھے ہوے مدینہ طیبہ کے لوٹنے کو آتی ہے
شہر مین ہلچل پڑ گئی جناب سید عالم تلوار حمائل کرکے حضرت ابی طلحہ کی گھوڑی بے زین کے
سوار ہوکر تمام اہل مدینہ سے سبقت کرکے باہر تشریف لیگئے اور تحقیق کرکے کہ وہ خبر بے اصل ہے

مراجعت فرمائی اور یاروں نے کہ حضرت کے پیچھے سے باہر آرہے تھے فرمایا کہ نذر و کچھ نہین ہے شیخ عبدالحق
مین کہتے ہین کہ گھوڑا ابی طلحہ کا بہت سست چلتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ران کے
نیچے ایسا تیز گام ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اوسکے برابر نہ پہونچتا تھا یہ معجزہ تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
اور درحقیقت جسکو حضور قوت دین اور مدد فرماوین اگرچہ وہ سست او ضعیف او نامراد
اور ناتوان ہو ایسا ہی قوی اور توانا اور کامگار ہو کہ کوئی شخص اوسکی برابری نکرسکے
اور نہ اوسکو پہونچے اور قوت اور زور بازو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے تھے کہ عالم مین
کوئی کشتی گیر آپ سے نلڑ سکتا تھا محمد ابن اسحاق نے اپنی کتاب مین نقل کیا کہ مکہ معظمہ مین
ایک شخص تھا رکانہ نام بہت بڑا قوت والا صفت کشتی گیری مین یکتا تھا لوگ شہرون
سے اوس سے لڑنیکو آتے تھے وہ سبکو گرا دیتا تھا ایک روز ایک راستے پر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو ملا حضرت نے فرمایا اے رکانہ تو اللہ سے نہین ڈرتا اور میری دعوت کو
قبول نہین کرتا اوسنے کہا اے محمد کوئی چیز ایسی دکھاؤ کہ تمہاری سچائی پر گواہ ہو حضرت
نے فرمایا اگر مین تجھسے کشتی لڑون اور تجھکو گرادون تو ایمان لاویگا اوسنے کہا ہان حضرت
نے فرمایا اچھا آمادہ ہو کشتی پر پس رکانہ مستعد ہوا کشتی پر حضور اچھے کپڑے پہنے تھے اور ردا
اوڑھے ہوئے تھے اور تہبند باندھے ہوئے تھے پس آپ اوسکے قریب آئے اور اوسکو پکڑا اور
زمین پر دیمارا رکانہ متعجب ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو چھوڑ دیجیے اور پھر لڑیے الغرض تین مرتبہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیمارا پس رکانہ متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ عجب شان ہے
تمہاری اسیقدر حدیث مین وارد ہے اور یہ بیان نہین کیا ہے کہ وہ مسلمان ہوا
یا نہین اور سوا ے رکانہ کے حضور ایکدن ایک جماعت سے کشتی لڑے ہین اور سب پر
غالب آئے ہین ابوالاسد جمحی ایک مرد تھا سخت طاقت ور ایسا کہ گائی کی کہال پر کھڑا ہوتا تھا

اور دس آدمی اوس کمان کے کنارے پکڑکر کھینچتے تھے تاکہ پنچ لیں اوسکے پیر ون کی نیچے سے کمان ٹکڑے ہوجاتی تھی اور پیر اوسکی جگہ سے جنبش نکرتے تھے ایکروز وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلایا کہ آپ سے لڑے اور کہا کہ اگر تم مجھکو زمین پر گرا دو تو مین ایمان لے آون پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو زمین پر دے مارا لیکن وہ کافر ایمان نلایا اور حیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین بہت تھی بخاری شریف مین ہے کہ کہا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا کے زنان باکرہ بیچ پردہ کے یہ تشبیہ حضرت ابو سعید نے واسطے مبالغہ کے دی ہے کہ حد سے زیادہ حیا تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کہ وہ بیان نہین ہوسکتی ہے ایسی حیا دائمی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ آپکی ستر مبارک کو کسی نے نہین دیکھا اور نہ حضور نے کسیکی ستر پر نظر کی یہانتک کہ ازواج مطہرات کی ستر پر بھی نظر نہین ڈالی اور کمال حیا کا یہ ثمرہ تھا کہ اگر کسی شخص سے کوئی ایسی چیز دیکھتے تھے کہ جسکو مکروہ جانتے تھے چہرہ حضور کا متغیر ہوجاتا تھا لیکن اوسکے سامنے اوس سے کچھہ نفرماتے تھے کہا ہے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کہ اوسپر اثر زردی کا تھا گویا کہ رنگ زعفرانی تھا اسکو پہونچا تھا ایک عورت سے پس نفرمایا آپنے اوس سے کچھہ متغیر ہوکے آپ جب وہ شخص باہر گیا فرمایا آپنے کیا خوب ہو اگر دہو ڈالے اسکو اور ایک روایت مین ہے اوتار ڈالے اس جامہ کو اور نہ ڈال دے اور کہا ہے علما نے یہ مضمون آپسے غیر واجب اور غیر حرام مین ہوگا یعنے مکروہات مین اور مروی ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حیا مین ایسے کہ نتا ثابت نرہتی آنکھہ حضور کی کسیکے چہرہ پر یعنے قائم نرہتی تھی اور اگر پہونچتی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے چیز جو آپکو مکروہ معلوم ہوتی تھی نفرماتے تھے کہ کیا حال ہے

اوس شخص کا کہ ایسا کہتا ہے یا ایسا کرتا ہے بلکہ فرماتے تھے کیا حال ہے اوس قوم کا ایسا کہتے ہین
یا ایسا کرتے ہین اور اوس فعل یا قول کو منع فرماتے تھے نام اوسکے فاعل اور قائل کا نہ لیتے تھے
یعنے اوسکے فعل اور قول کی ممنوعیت ثابت کر دیتے تھے اور تعلیم فرما دیتے تھے لیکن کمال حیا سے
کسیکو فضیحت نکرتے تھے اور مروی ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ فرمایا اونہون نے
کہ نتھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاحش اور متفحش یعنے فحش حضور کی خلقت مین تھا اور
بتکلف فحش فرماتے تھے اور نتھے آواز بلند کرنیوالے بازار و نمین اور جزا دیتے تھے بدی کو ساتھہ بدی
کے ولیکن عفو کرتے تھے اور در گذر کرتے تھے اور شفقت اور رحمت حضرت سرور عالم مین اس مرتبہ
تھی کہ اللہ تعالے خود فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ نہین رسول کیا
ہمنے تمکو اے محمد مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اور ارشاد کیا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور شفقت کہتے ہین مہربانیکو اسواسطے کہ شفقت کے معنی ہین ڈرنا
پس جو شخص کسی پر مشفق ہوتا ہے وہ ڈرتا ہے کہ کوئی ضرر اوسکو نہ پہونچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اپنی امت پر شفیق تھے یعنے سہولت اور آسانی کے حکم فرماتے تھے اور ترک کر دیا حضور نے
بعضے افعال کو بسبب اس ڈر کے کہ مبادا فرض ہو جاوے امت پر جیسا کہ ترک کیا آپنے امر مسواک کو
ہر نماز کے واسطے اور ترک کیا تاخیر نماز عشا کو واسطے امت کی آسانی کے اور نہی کے حضور نے
صوم وصال سے اور کبھی سنتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آواز لڑکے کے رونیکی نماز جماعت مین
اور ہوتی تھی اوسکی مان شریک نماز مین پس سبک کر دیتے تھے آنحضرت نماز کو تاکہ فتنہ مین
نپڑ جاوے اوسکی مان اور فرماتے تھے کہ چاہیے کہ نہ پہونچاوے تم مین کوئی کسیکی ایسی بات
جو مجھکو بری معلوم ہو اسواسطے کہ مجھکو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ آؤن مین تمہارے پاس صاف
اور پاک سینہ یعنے کسی سے مجھکو ملال اور رنج نہو اور خلق پر حضور کی رحمت کی یہ کیفیت تھی

کہ جب دیکھا حضرت نے کہ جو دعا مین کرتا ہون اللہ تعالے اوسکو قبول کرتا ہے اور جو مانگتا ہون
وہ دیتا ہے خیال مبارک مین گذرا کہ اگر کسی شخص سے مجھکو ایذا پہونچی اور مین نے اوسکو بددعا کی
تو اللہ اوسکو سزا دیگا جوش رحمت مین اللہ تعالے سے خواستگار ہوے کہ کر دیوے برا کہنے کو
اور بددعا کرنیکو رحمت اور قربت اور طہارت یعنے اگر مین کسیکو کبھی بددعا کرون تو اوسکو
بہتر دعا کر دے اوسکے واسطے اور مروی ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا قریش نے
اور حد سے زیادہ حضور کو ایذا دی حاضر ہوے خدمت بابرکت مین جبرئیل علیہ السلام اور کہا کہ
اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہی فرشتہ کو جو موکل ہے جبال پر اور پہاڑ جتنے ہین سب اوسکی دست حکومت
کے تصرف مین ہین کہ جو کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماوین وہی کریں پس کہا اوس فرشتہ نے جو موکل جبال تہا
یا رسول اللہ جو چاہو حکم فرماؤ اگر آپکو منظور ہو ہم ماردین مین اخشبین کو اوپر انکی اخشبین نام
ہے دو پہاڑون کا مکہ جنکے درمیان مین آباد ہے یعنے ان دونون پہاڑون کو ملادون تاکہ
یہ سب ہلاک ہوجاوین فرمایا نبی کریم نے نہین چاہتا ہون کہ ہلاک ہوجاوین امید رکہتا ہون
کہ نکالے اللہ تعالے انکی اصلاب سے کسی شخص کو کہ عبادت کرے خدا کی اور شریک نکرے
اوسکا کسیکو اور ایک روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ پروردگار عالم نے امر فرمایا آسمانون کو اور زمینون کو اور پہاڑون کو کہ تمہاری اطاعت کرین
اور جو کچھ آپ فرماوین اوسپر عمل کرین اور ہلاک کرین آپکے دشمنون کو فرمایا حضور نے
دوست رکہتا ہون کہ صبر کرون اور تاخیر کرون اپنی امت سے عذاب کو شاید کہ بخشے
اللہ تعالے اونکو اور رحمت کیطرف رجوع کرے اور فرمایا ہی حضرت صدیقہ نے مخیر نہین
کیے گئے نبی کریم درمیان دو امر کے مگر یہ کہ اختیار کیا آسان تر اونمین سے اس قول کے معانی
اور تاویلات بہت ہین ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اس سے آسان تر امت کیواسطے ہے

اور وفا اور حسن عہد اور صلہ رحم کرنے مین آنحضرت کے مروی ہی حضرت انس سے کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب لایا جاتا تھا آپکے پاس ہدیہ فرماتے تھے اسکو فلان عورت کو دو کہ وہ خدیجہ کی دوست
تھی رضی اللہ عنہا اور مروی ہے حضرت صدیقہ سے رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ مین نے کسی
عورت پر رشک نہین کیا جیسا کہ رشک کیا مین نے خدیجہ پر اس سبب سی کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اونکو بہت یاد کرتے تھے اور اگر کوئی بکری ذبح کیجاتی تھی گوشت اوسکا عنایت
فرماتے تھے اون عورتون کو جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھین ایک مرتبہ ایک عورت
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی حضرت بہت خوش ہوے اور بہت
اچھی طرح سے اوسکا حال پوچھا جب وہ عورت چلی گئی حضرت نے فرمایا یہ وہ عورت ہی
جو آیا کرتی تھی میرے پاس خدیجہ کے زمانہ مین چونکہ ام المومنین خدیجۃ الکبرے نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑی رفاقت و وفاداری کی تھی اور اپنی مال کو حضرت کی محبت مین
بذل کیا تھا نبی کریم بعد انتقال ام المومنین کی ہمیشہ اونکی دوستونکے ساتھ رعایت اور
مروت فرماتے رہے بسبب وفا اور حسن عہد کے اور فرمایا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ حسن عہد ایمان سے ہی اور صلہ فرماتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذوی الارحام کو
اور ترجیح نہ دیتے اونکو اوپر جو اون سے افضل تر تھے مروی ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
دودہ بہن کہ شیما اونکا نام تھا اور ایام طفولیت مین وہ تربیت اور خدمت کرتی تھین حضور کی
اور اپنی مان حلیمہ کے ساتھ ایمان لائی تھین ہوازن کی قید ہو کر حضرت کے پاس آئین
اور اونہون نے پہچنوایا اپنے تئین آنحضرت کو پس بچھا دی نبی کریم نے اونکیواسطے اپنی
ردائے مبارک اور فرمایا اگر تمکو منظور ہو میرے پاس رہو مین تمکو مکرم اور محبوب رکھونگا اور بہرہ مند کرونگا
تمکو مال سے اور اگر چاہو اپنی قوم مین پلٹ جاؤ اونہون نے قوم کو اختیار کیا ابو الطفیل نے

کہا ہے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مین لڑکا تھا ناگاہ آئی ایک عورت
اور قریب ہوئی آنحضرت سے پس بچھایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے
اپنی ردائے مبارک کو مین نے پوچھا کہ یہ عورت کون ہے لوگون نے کہا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی مان ہین آپکو انہون نے دودہ پلایا ہے اور عمرو بن سائب نے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے ایک روز پس آئے آپکے پدر رضاعی
حضرت نے اپنا کپڑا بچھا دیا وہ بیٹھے بستر پر اور آئین حضرت کی مادر رضاعی پس بچھایا اپنا
دوسرا کنارہ کپڑے کا اور وہ بیٹھین بعد اوسکے آئے آپکے برادر رضاعی اوٹھ کھڑے ہوے حضور
اور بٹھایا اونکو اونکے آگے اور مروی ہے کہ بھیجتے تھے نبی کریم ثویبہ کو کہ حضرت کی مرضعہ تھین
صلہ کھانے سے اور کپڑے سے اور جب مرین وہ حضرت نے دریافت کیا کہ ثویبہ کے عزیزون
سے کوئی باقی ہے لوگون نے کہا کوئی نہین ہے الغرض یہ کیفیت تھی حضور کی صلہ رحم مین
اور قطع رحم شریعت مین نہایت مذموم ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور تھے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے امانت دار اور بڑے عدل کرنیوالے اور بڑے سچے
انسانون مین یہانتک کہ دشمن بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان صفات کے قائل
اور معترف تھے اور قبل از نبوت آنحضرت کو لوگ محمد امین کہتے تھے ابن اسحاق نے کہا ہے
کہ امین حضور کا اسوجہ سے نام ہوا تھا کہ جمع کیے گئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین اخلاق
صالحہ اور اللہ تعالے کے کلام قدیم مین جو مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ارشاد ہوا ہے اکثر مفسرین اسکے
قائل ہین کہ مراد اس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور مروی ہے کہ جب بنائے کعبہ کی
وقت قبائل شریف قریش مین نزاع ہوئی کہ کون حجر اسود اوسکے مقام پر رکھے فیصلہ باہم یہ
قرار پایا کہ جو شخص اول آوے وہ حکم ہے جو وہ حکم کرے وہ ہم سبکو منظور ہے ناگاہ تشریف لائے

جناب سرور عالم سے سب لوگون نے کہا یہ محمد ہین اور امین ہین یہ جو کچھ حکم کرین ہم راضی ہین
اور فرمایا ہے نبی کریم نے واللہ مین امین ہون آسمان مین اور امین ہون زمین مین اور
فرمایا ہے سیدنا علی مرتضی نے کہ کہا ابوجہل ملعون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مین تمہاری
تکذیب نہین کرتا ہون اور جھوٹا نہین جانتا ہون تم ہم مین جھوٹ بولنے والے نہین ہو
لیکن اوس دین کی تکذیب کرتا ہون جو تم لائے ہو یہ کلام اوس ملعون کا خلاف عقل
اور بیہودہ ہے اسواسطے کہ جب حضور کو سچا جانتا تھا تو ضرور تھا کہ آپکے قول کی تصدیق کرتا
حاصل یہ کہ اوسکا کلام لغو ہے لیکن اسقدر ظاہر ہے کہ ایسا دشمن بھی آپکو سچا جانتا تھا اور
اور روایت کرتے ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے ملاقات کی بدر کے روز اور کہا
اے ابوالحکم یہان سوائے میرے اور تیرے کوئی دوسرا نہین ہے کہ ہمارا کلام سُنے
مجھسے بیان کر کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق ہین یا کاذب پس کہا اوس ملعون نے قسم خدا کی
بالتحقیق محمد سچے ہین ہرگز اونھون نے جھوٹ نہین کہا ہے اور حدیث مین ہے کہ ہرقل نے
ابوسفیان سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا احوال اور اونکے اوصاف پوچھے اور استدلال کیا
اوسکے آپکی نبوت پر منجملہ اوسکے ایک سوال ہرقل نے یہ بھی کیا ہے کہ آیا تھے تم کہ متہم کرتے
ساتھ کذب کے اس شخص کو قبل نبوت کے کہا ابوسفیان نے واللہ وہ کبھی جھوٹ نہین
بولتے ہین ہرقل نے کہا پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو شخص خلق سے سوائے راستی کے کلام
نکرے وہ خدا پر جھوٹ لگادے یعنی جھوٹ کہے کہ اوسنے مجھکو رسول کیا ہے اور کہا نضر بن الحارث
نے قریش سے بتحقیق تھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم درمیان تمہارے جوان خوردسال پسندیدہ تر
تھے تم مین بیچ اقوال کے اور بہت بڑے سچے تھے تم مین بیچ اقوال کے اور بڑے عظیم تھے
تم مین بیچ امانت کے یہانتک کہ دیکھا تم نے اونکی کنپٹی کی لو مین بڑھاپا یعنی بچپن سے

بڑا ہے بے شک حضرت کو تمنے ایسی ہی اوصاف پر دیکھا اور لایا وہ تم مین جو کچھہ لایا یعنے دین کو ظاہر کیا
تم کہنے لگے کہ یہ ساحر ہے واللہ وہ ساحر نہین ہے اور نضر بن الحارث کافر ہی ایمان لایا ہے
حضرت پر مگر مرد عاقل اور منصف تھا اور ولید بن مغیرہ کہ رئیس کفار سے ہے بارہا قرآن مجید
سنتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کلام بشر کا نہین ہے اور نہ انسان کا بنایا ہے اس
کلام مین وہ شیرینی اور دل نشینی ہے کہ کسی کلام مین نہین ہے اور یہی حال تھا مشرکین مکہ کا
بسبب نفسانیت کے ظاہر مین آپکی تکذیب کرتے تھے لیکن حقیقت مین ویسی سچا جانتے
تھے اور رہبان بوجہ کر حسد سے اور رشک سے آپکو ایذا دیتے تھے اور اہل کتاب یہود اور نصارا
تو سب بڑے جاننے والے تھے حضرت کی رسالت کے پشتہا پشت سے حضرت کی تشریف اوری کا
انتظار کرتے تھے اور وقت موت کے وصیت نامہ اپنی اولاد کو لکھہ دیتے تھے کہ جب نبی آخر الزمان کو پانا ہمارا
سلام عرض کرنا اور کہنا کہ ہمنے آپکے اشتیاق مین جان دی ہے سلام ہمارا قبول کیجیے اور ہمکو
اپنے غلامون مین سمجھیے اور جب وہ نور رسالت چمکا جو منصف تھے اور اللہ تعالے کو انکو
ہدایت کرنا منظور تھی مشرف باسلام ہوے اور جو گمراہی مین مبتلا تھے وہ منکر رہے اور
عدل بمعنی عدالت اور دادگستری کے بھی آیا ہے اور بمعنی اعتدال اور توسط صفات اور
اخلاق کے بھی آیا ہے یہ دونون مضمون جناب سرور عالم مین کمال کے ساتھہ تھے اور
صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ زہد جناب رسالت کا اس مرتبہ پر تھا کہ تمام دنیا حضور کی
نظر مین پیش کی گئی آپنے منہ اوس سے پھیرا اور التفات اوسکی طرف نکیا دنیا سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا اور زرہ آپکی یہودی کے پاس رہن تھی اور حضرت صدیقہ نے
کہا ہے کہ سیر نہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین روز برابر گیہون کی روٹی سے یہانتک
کہ چھوڑا اس عالم کو اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جو کی روٹی سے دو روز برابر اور اگر

چاہتے حضور تو دیتا اللہ تعالے آپکو وہ شے جو خیال مین بھی نہ آوے اور وہم مین نسماوے اور
ایک حدیث مین ہے کہ سیر نہو ئی آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گیہون کی روٹی سے
یہانتک کہ ملاقات کی حضور نے پروردگار عالم سے اور فرمایا ہے حضرت صدیقہ محبوبہ جناب
نبوت نے کہ نہ چھوڑا رسول خدا نے ایک درم اور نہ ایک دینار اور نہ ایک بکری اور نہ ایک بیٹا اور
عمرو بن الحارث کی حدیث مین ہے کہ نچھوڑا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر ہتیار اور خچر اور ایک
ٹکڑا زمین کا کہ اوسکو صدقہ کیا تھا اور فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پیش
کیا گیا میری کہ کیے جاوین میرے واسطے بطحاء مکہ سونا پس کہا مین نے نہین اے رب مکہ
ایسا بہوکا رہو نہین ایک روز اور سیر ہو نہین دوسرے روز پس جسدن نہین بہوکا رہتا ہون تضرع
کرتا ہون تیری طرف اور دعا کرتا ہون تجھسے اور جس روز سیر ہوتا ہون تیری حمد اور ثنا کرتا ہون
اور ایک حدیث مین ہے کہ جبرئیل آپکے پاس آئے اور کہا اللہ تعالے آپکو سلام فرماتا ہے اور ارشاد
کرتا ہے آیا منظور ہے تمکو اور چاہتے ہو کہ کر دو نہین تمہارے واسطے ان پہاڑون کو سونیکا
اور زمین کو تمہاری جہان تم رہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک جہکا لیا ایک ساعت بعد
بعدہ کہا اے جبرئیل دنیا گھر اوس شخص کا ہے جسکا گھر نہو اور مال اوسکا ہے جسکی واسطے مال نہو
اور جمع کرتا ہے اوسکو وہ شخص جسکو عقل نہین ہے پس کہا جبرئیل نے اے محمد ثابت رکھے تمکو
اللہ تعالے اوپر قول ثابت کے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا انہون نے
ہلوگ کہ آل محمد ہین دیر کرتے تھے ایک مہینہ کہ نجلاتے تھے ہم آگ کو یعنی کہانا پکانیکی نوبت ہی
نہ آتی تھی اور نتھی غذا ہماری مگر خرما اور پانی اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس ایک بڑا
برتن کہانیکا لائے پس آپ رونے لگیں اور فرمایا انتقال کیا اللہ کے رسول نے اور سیر نہوے
اور اونکی اہلبیت جوکی روٹی سے اور کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تھے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کہ شب کرتے تھے حضور اور اونکی اہلبیت کہ برابر راتون مین بھوکے رہتے تھے نہین پاتے تھے
کہانا رات کا اور حضرت انس سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ نہین کہایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے قطعان پر اور نہ چھوٹی رکابی مین اور پکائی نہین گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے
روٹی باریک یعنے چپاتی اور نہ دیکہا گوسفند بلیمہ کو ہرگز اور فرمایا ہے حضرت صدیقہ نے کہ سیر ہوکر
نہین کہایا رسول کریم نے ہرگز اور شکایت نہین کی کسی سے اور تہا فاقہ آپکو پسندیدہ زیادہ غنی سے
اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ روز بسر کرتے تھے بہوکے لپیٹ تی تھی شکم مبارک کو بہوک سے
تمام شب یہ کنایہ ہے بہوک کی شدت سے اور روہ منع نکرتا تھا حضرت کو اوس دنکی روزی سے
یعنے تمام دن اور رات بہوک مین گزرتا تھا اور پہر صبح کو روزہ رکھ لیتے تھے وہ بہوک دوسرے
دن کے روزے کو منع نکرتی تھی اور اگر چاہتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پروردگار سے
دیتا آپکو تمام زمین کے خزانے اور میوے اور فراخ کردیتا آپکی زندگانی کو اور بہ تحقیق مین
روتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بسبب شفقت اور مہربانی کے اس وجہ سے کہ دیکھتی تھی
مین آپکی حالت کو اور ملتی تھی مین حضور کے شکم مبارک کو اپنے ہاتھ سے بسبب اسکے کہ جو کچھ تھا
اوسکو بہوک سے اور کہتی تھی جان میری فدا ہو تم پر اے رسول اللہ کہ کاشکے دنیا سے آپ
اسقدر چیز پسند کرتے کہ تمہارا قوت ہوتا اور قوت بخشتا حضرت فرماتے تھے اے عائشہ کیا کام
ہے مجھکو دنیا کے ساتھ کیا کرونگا مین دنیا کو بہائی میرے کہ اولوالعزم مین رسولون سے
صبر کیا ہے اونہون نے اوپر حال سے بھی سخت تر ہے پس گذر گئے وہ ساتھ اپنی حال کے
اور پہونچے اپنی پروردگار کے پاس پس بزرگ رکہا اللہ تعالے نے اونکے پہرنیکو اور بہت کیا
اونکے ثواب کو پس پاتا ہون اپنی کو کہ شرم رکہتا ہون مین تن آسانی کرون مین اپنی زندگی مین
پس جدا کیا جاؤنگا قیامت کے دن اونسے اور نہین ہے کوئی چیز میرے نزدیک محبوب تر بہائیون

اور دوستونکے ساتھ ملنے سے فرمایا حضرت صدیقہ نے پس تا مرگ نہوے بعد اسکی حکایت مگر ایک مہینہ
یہانتک کہ وفات فرمائی حضور نے یعنے بعد اس گفتگو کے ایک مہینہ اور باہم مکالمت ہوئی پھر وصال ہوا
حضور کا اللہ تعالے سے اور بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جسپر
حضور آرام فرماتے تھے اوسمین خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی اور ام المومنین حضرت حفصہ نے
فرمایا ہی کہ تھا بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکے گھر مین ایک پلاس کہ اوسکو ہم دوہرا کرکے
بچھا دیتے تھے اور حضور اوسپر استراحت فرماتے تھے ایک رات کو مین نے چار تہ کر دیا تاکہ نرم
ہوجاوے پس جب صبح ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمنے بچھا دیا تھا میرے واسطے آج
رات کو مین نے کہا ہے وہ بچھونا روز کا تھا اوسکو چار تہ کر دیا تھا مین نے فرمایا اوسکو دوہرا ہی
رہنے دو اسواسطے کہ اوسکی نرمی نے باز رکھا مجھکو نماز شب سے اور تھے رسول اللہ علیہ وسلم
کہ آرام فرماتے تھے بوریے پر کہ خرمے کی موٹی رسی سے بنا ہوا تھا اوسکے نقش حضور کے پہلو پر
پڑجاتے تھے اور خوف اور طاعت اور عبادت جناب سید عالم کی بقدر بزرگی علم اور معرفت
کے تھی اور فی الحقیقت جو اللہ تعالے کو زیادہ پہچانتا ہی زیادہ ڈرتا ہے اور زیادہ عبادت کرتا ہی
اللہ تعالے خود فرماتا ہی ڈرتے ہین اللہ تعالے سے اوسکے بندونمین سے جو علما ہین بخاری شریف
مین ہی کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر
تم جانو وہ جو مین جانتا ہون بہت کم ہنسو تم اور بہت گریہ کرو اور روایت ترمذی مین اسقدر
زیادہ ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہون مین وہ جو تم نہین دیکھتے ہو اور
سنتا ہون مین وہ جو تم نہین سنتے ہو اور فرمایا آواز کرتا ہی آسمان اور سزاوار ہی اوسکو کہ آواز کرے نہین ہے
آسمان مین چار انگل جگہ مگر یہ کہ رکھی ہی فرشتہ اپنی پیشانی کو سجدہ کرتا ہی پروردگار کو دوسری روایت مین
ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی اگر جانو تم اوس چیز کو جسکو مین جانتا ہون کم ہنسو

اور سست رہو اور لذت نہ لو ساتھ عورتون کے اپنے بچھونون پر اور آؤ تم زمین پر اور بلندیون پر
اور راہون پر اور فریاد کرو اور گریہ کرو خدا کی طرف اور بلند کرو اپنی آوازون کو دعا مین
یعنے مین بسبب قوت اوسکے صبر کے تحمل اوسکا کرتا ہون اور اس بار کو اوٹھاتا ہون اگر تم جان لو
تو اوٹھا نہ سکو کہا ابوذر نے رضی اللہ عنہ کہ راوی اس حدیث کے ہین ہر آئینہ دوست رکھتا ہون مین
کہ ایک درخت ہوتا مین جو کاٹا جاتا اور ایک روایت مین ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کیا دیکھتے ہین
آپ یا رسول اللہ فرمایا دیکھتا ہون مین بہشت کو اور دوزخ کو اور ایک حدیث مین ہے
کہ کھڑے ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین اسقدر کہ سوج گئے حضور کے پائے مبارک
صحابہ نے عرض کیا یہ سب تکلیف اور محنت آپ کیون کرتے ہین اللہ تعالے فرماتا ہے آپ سے
لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنے آپکے اگلے اور پچھلے ذنب کل بخشدیے ہین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین اللہ کا بندہ شکر کرنیوالا نہون ذنب کے معنی مین علما کی
قول مختلف ہین اسواسطے کہ نبی کریم معصوم تھے اور گناہون سے پاک تھے اللہ تعالے آپکی عصمت
خود ظاہر کرتا ہے فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس اللہ تعالے نگاہ رکھتا ہے آپکو یعنے
معصوم کیا ہے انسانون سے اور نفی گناہ کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے
قرآن مجید مین فرماتا ہے ما ضل صاحبکم وما غوی یعنے نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور
سورۂ نجم مین فرماتا ہے وما ینطق عن الھوی کلام نہین کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنی خواہش سے نہین ہے وہ کلام حضرت کا مگر وحی جو کی گئی ہے آپکی طرف پس جسکی
یہ شان ہے کہ کلام بھی بغیر وحی کے اوسنے نہین کیا اضافت ذنب کی بمعنی گناہ کے
اوسکی طرف کیونکر ہوگی جو ذنب کے معنی گناہ کے قرار دیتے ہین وہ فرماتے ہین کہ لفظ
امت سیاق سے محذوف ہے یعنے امت کے گناہ اور بعضے علما نے ذنب کی معنی متعلق کی ہین

حاصل سب کا ایک ہی کہ اللہ تعالے نے آپکی امت کی اور آپکے اگلے پچھلے متعلقین کے گناہ بخشدیے
الغرض صحابہ نے اسواسطے اس آیہ شریفہ کو پیش کیا کہ آپکی امت اور آپکی متعلقین بخشدیے
گئے ہین آپ کیون اسقدر مشقت عبادت مین فرماتے ہین حضور نے الکی رحمت کا ارشاد فرمایا
کہ مین اللہ کا بندہ شکر کرنیوالا نہون یعنے یہ عبادت واسطے ادای شکر نعمت کے ہی اسواسطے
کہ جزاے شکر اللہ تعالے نے یہ فرمائی ہی کہ اگر تم شکر کروگے تو بہر آئینہ ہم تم پر نعمت کو زیادہ کرینگے
غرض اس عبادت سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ امت پر زیادتی نعمت کی ہو.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا ہی کہ تھا مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات کو پس بیدار ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسواک کی اور
وضو کیا اور نماز کو کھڑے ہوے مین بھی حضرت کے ساتھ کھڑا ہوا پس شروع کیا آپنے سورہ بقر کو پس جس آیۃ رحمت پر حضور
پہونچتے تھے توقف کرتے تھے اور اللہ تعالی سے رحمت مانگتے تھے اور جس آیۃ عذاب پر پہونچتے تھے توقف فرماتے تھے اور پناہ مانگتے
تھے اللہ تعالے سے اوسکے عذاب سے پس رکوع کیا آپنے بقدر قیام کے اور کہا سُبْحَانَ
ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ پہر اوٹھایا سر کو رکوع سے اور کھڑے ہوے مثل اوسکے
اور کہا وہی بعدہ سجدہ کیا اور کہا مثل اوسکے اور بیٹھے درمیان دونون سجدون کے مثل اوسکے
اور کہا مانند اوسکے اور پڑہا سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ کو اور ہند ابن ابی ہالہ نے
کہا ہی کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پے درپے آتے تھے آپ پر غم اور ہمیشہ پہونچتے تھے آپکو ملال اور
اندوہ اور نتھی آپکو آسائش اور فرمایا ہے نبی کریم نے کہ مین اللہ تعالے سے مغفرت مانگتا ہون
ایکدن مین ستّر مرتبہ اور ایک روایت مین ہی کہ سو مرتبہ اور یہ سب غم اور محنت اور ملال اور
استغفار حضور کا اپنی امت کیواسطے تھا بظاہر واللہ اعلم اور صحیح بخاری مین عطا سے
ایک حدیث نقل کی ہے کہ جامع ہی اکثر اخلاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے عطا نے

اوصاف کیے گئی ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بعضے صفات کے ساتھہ وہ صفات کہ اللہ کے
کلام مین مذکور ہین اور وہ یہ ہین یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ
اگاہ ہو اے پیغمبر ہمارا تحقیق بہیجا ہمنے تمکو گواہ اوپر اوس کتاب کے کہ بہیجا ہی ہمنے تمکو دیکر اوسکی ساتھہ
تصدیق اور تکذیب اور نجات اور ضلال اونلوگونکے یعنے اسبات کی آپ گواہ ہین کہ کون اس کتاب کی
تصدیق کرتا ہی اور کون تکذیب کرتا ہے اور خوشخبری دینے والا مطیعین کو اور ڈرانیوالا گنہگارونکو اور پناہ خاص کر
بے پڑہون کو مراد امیون سے اہل عرب ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونمین پیدا ہوے ہین
اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ تو خاص بندہ میرا ہے کہ حقیقت اس مقام کی اور کمال اس مرتبہ کا
سوے تیری دوسرے کو میسر اور نہین ہے اور بہیجا ہوا میرا ہی تمام خلق کیطرف سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ
نام تیرا رکہا مین نے توکل کرنیوالا اسواسطے کہ کل اپنے کامونکو تو نے میرے سپرد کیا ہے اور
متعلق اپنے حول اور قوت سے باہر نکل آیا ہے تو سب کامونمین مین تیرا متولی ہون لَیْسَ
بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ اور تو ایسا بندہ ہی کہ نہین ہے درشت خو اور سخت گو وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ
اور نہ آواز بلند کرنیوالا ہی بازار و نہین قید بازار کی اتفاقی ہے کہ اکثر وہان آوازین بلند
ہوتی ہین اور حقیقت مین مراد اس سے اجتناب ہی بازار مین آنیسے اسواسطے کہ وہ جگہہ دنیا
اور دنیا کے کاروبار کی ہے اور بے ضرورت وہان جانا لائق حال اہل آخرت نہین ہے
وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّئَةِ اور ایسا بندہ ہی کہ دور نہین کرتا ہے بدی کو ساتھہ بدی کے
یعنے بدلہ بدی کا نہین دیتا ہے اگرچہ یہ امر شریعت مین درست ہی مگر اندازے سے باہر نہو و
لٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ و لیکن درگذر کرتا ہے اور بخشتا ہی بلکہ احسان کرتا ہے وَلَا یَقْبِضُهُ اللّٰهُ
حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ اور نہین مار یگا اوسکو اللہ تعالے یہانتک کہ راست کر دیگا بسبب
اوس بندہ کے تیری امت کو بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ساتھہ اسکی کہ کہین وہ لوگ

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یعنے راست ہونا اونکا یہ کلمہ کہنے سی ہے ویفتح بہ عینا عمیا
اور کہولیگا اور بینا کریگا ساتھ اوسی بندی کے اندہی آنکہون کو واذانا صما وقلوبا غلفا اور
بہرے کانون کو اور اون دلونکو کہ جنکو عیب کا پردہ چہالے ہو اور بعضے طریقو نمین اس حدیث
کے یہ زیادہ آیاہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اسددہ لکل جمیل درست کرتاہو نمین اوسی پیغمبر کو
ساتھہ خوبی کے واھب لہ کل خلق کریم اور بخشتا ہو نمین اوسکو ہر ایک نعت نیک واجعل السکینۃ لباسہ
اور آہستگی اوسکی گہیر ہے اور کرتاہو نمین نیکی کو علامت اوسکی مانند جامہ درندگی کہ ساتھ بالون
کے چمٹ جاوے والتقوی ضمیرہ اور کرتا ہو نمین پرہیزگاریکو ضمیر اوسکا ضمیر کہتے ہین اوسکو
جو دلمین پوشیدہ ہو والحکمۃ معقولہ اور کرتاہو نمین حکمۃ کو معقول اوسکا حکمت کہتی ہین احوال
اشیا جانیکو جیسا کہ نفس الامر مین ہو اور راست گفتاری اور راست کرداری کو بہی کہتے ہین
والصدق والوفاء طبیعتہ اور کرتاہون سچائی اور عہد پورا کرنیکو طبیعت اوسکی والعفو والمعروف
خلقہ اور کرتاہون معاف اور نیکی کو خو اوسکی والعدل سیرتہ والحق شریعتہ والھدی امامہ
والاسلام ملتہ اور کرتاہو نمین عدل کو سیرت اوسکی اور حق کو شریعت اوسکی اور
ہدایت کو پیشوا اوسکا اور اسلام کو دین اوسکا واحمد اسمہ اور احمد نام اوسکا محمد اور احمد دونون
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام ہین واھدی بہ بعد الضلالۃ اور راہ راست دکہاتا ہون
بسبب اوسکے بعد ضلالت کے خلق کو واعلم بہ بعد الجھالۃ اور دانا کرتاہو نمین بسبب اوسکی بعد
نادانی کے خلق کو وارفع بہ بعد الخمالۃ اور بلند کرتاہو نمین بسبب اوسکی خلق کو بعد
اونکے گر پڑنیکے واسمی بہ بعد النکرۃ اور بلندی پر پہونچاتا ہو نمین اور شناسا کرتا ہون بسبب
اوسکے لوگونکو بعد جہل اور ناشناسائیکے واکثر بہ بعد القلۃ اور زیادہ کرتاہون اونکو بسبب
اوس نبی کے بعد کمی کے واغنی بہ بعد العیلۃ اور غنی اور بے نیاز کرتاہو نمین بسبب اسکے

لوگون کو بعد فقر اور محتاجی کے وَاَلَّفَ بِهٖ بَیْنَ قُلُوْبٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَاَهْوَاءٍ مُّتَشَتِّتَةٍ وَاُمَمٍ مُّتَفَرِّقَةٍ
اور الفت دلاتا ہون مین بسبب اوس نبی کے درمیان دلون مختلف اور عقلون پراگندہ
اور امتون متفرقہ کے وَاَجْعَلُ اُمَّتَهٗ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور کرتا ہون مین اوسکی امت کو بہترین
امت کہ نکالے گئے ہین واسطے آدمیون کے پس جیسا اس حدیث قدسی مین ارشاد ہوا ویسا ہی
نبی کریم سے وقوع مین آیا اور ظاہر ہوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ اور حدیث ہے کہ
فرمایا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے کہ پوچھا مین نے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ سے حضور کے
حلیہ مبارک کو اور تھے وہ بہت وصف کرنیوالے حلیہ شریف کے اور مین امیدرکھتا تھا
کہ بیان کیا جاوے حلیہ مبارک کچھ تاکہ متعلق ہون ساتھ اوسکی اور تمسک کرون
اوسکے ساتھ کہا ہند ابن ابی ہالہ نے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا الخ
فرمایا ہے امام علیہ السلام سے لئے پس کہا مین نے ہند ابن ابی ہالہ سے یعنی بعد بیان کرنے
حلیہ مبارک کے کہ بیان کرو مجھسے حضرت صلے علیہ وسلم کے کلام کرنے اور سکوت کرنیکی
کیفیت کہا اونہون نے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اندوہناک اور دائم الفکر
اور نتھی اونکو راحت اور آسائش اور کلام نفرماتے تھے بے حاجت کے خاموش زیادہ
رہتے تھے اور شروع کرتے تھے سخن کو اور ختم کرتے تھے اوسکو ساتھ اشداق کے مراد
اس سے یہہ ہے کہ کلام پورا اور کامل دہن مبارک سے نکلتا تھا نہ شکستہ اور ناقص اور
کلام کرتے تھے ساتھ جوامع الکلم کے یعنے مختصر الفاظ مین معنی بہت ہوتے تھے اور کلام کرتے
فاصل اور جدا کہ نتھا اوسمین نقص اور فضول اور تھے رسول اللہ صلے علیہ وسلم نرم طبیعت
خوش خلق نہ سخت کلام اور تند خو اور تعظیم کرتے تھے نعمت کی اگرچہ کچھ ہوتی اور برا نکہتے تھے
کسی چیز کو اور جب کوئی حق سے تجاوز کرتا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا

کوئی اونکے غصہ کی تاب نلا سکتا تھا سوا اسکے کہ آپ انتقام لیتے تھے اوس سے اور انتقام نہ لیتے تھے
اپنے نفس کی حق کیواسطے کہ متعلق ساتھ دنیا کے ہوتا اور اگر اشارہ کرتے تھے کسی چیز کی طرف
پوری کف دست کرتے تھے یعنے نہ تنہا اونگلی سے اور جب تعجب کرتے تھے پھیرتے تھے کف دست کو
یعنے اوسکی پشت سے بسبب تحیر مخلوق ہی یا اوس وضع سی کہ حیران اوسوقت ہوتے تھے اور جب کلام
کرتے تھے مارتے تھے دہنے ہاتھ کی انگوٹھی کو بائین ہاتھ کی ہتیلی پر کہا ہے شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے اس قول کے تحت مین کہ عادات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب ہم تک نہ پہونچے خدا کی ایسے
پوشیدہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت ضرور ہے کہ اسمین کچھ بھید اور نکتہ ہوگا کہ عقل اوسکی
دریافت سے قاصر ہے واللہ اعلم اور جب حضور غصہ کرتے تھے پھیر لیتے تھے منھ کو اور پہلو کو اور جب
خوش ہوتے تھے اور لذت پاتے تھے کسی چیز سے بند ہوجاتی تھین چشمان مبارک اور اکثر ہنسنا
حضور کا تبسم تھا اور ظاہر ہوجاتے تھے تبسم مین دندان شریف صفا اور لطافت کے ساتھ فرمایا ہے
امام الائمہ سیدنا امام حسن مجتبے علیہ السلام نے کہ سنا مین نے اس حدیث کو ابن ابی ہالہ سے
پس چھپایا مین نے اسکو امام حسین سے کچھ دنون اور بیان نکیا فورًا اور جب بیان کیا
مین نے اونسے تو پایا مین نے اونکو کہ سبقت کی تھی اونہون نے اسکی سماعت مین مجھسے اور
پوچھا تھا اپنے باپ سے یعنے حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی زیادہ اس سے
یعنے حضور کے گھر مین داخل ہونیکا اور باہر نکلنے کا اور مجلس شریف اور شکل مبارک کا حال بھی
پوچھا تھا اور نچھوڑا اونہون نے کسی چیز کو پس کہا سیدنا امام حسین علیہ السلام نے کہ پوچھا مین
نے اپنے باپ سے حال مدخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنے جب حضور گھر مین تشریف
لاتے تھے کیا کام کرتے تھے فرمایا جناب ولایت مآب نے کہ جب آپ گھر مین تشریف لاتے تھے
اور قیام کرتے تھے وقت کو تین حصہ کرتے تھے ایک حصہ مین اللہ تعالے کی عبادت کرتے تھے

اگرچہ رسولکریم ہر وقت اور ہر حال مین عبادت مین رہتے تھے مراد یہان خالص عبادت ہے کہ
اوسمین مداخلت حق اہل اور حق خلق اور حق نفس کے نہوتے تھے اور ایک حصہ اہل وعیال کی
اور اونکے اداے حق کیواسطے مقرر تھا اور ایک حصہ اپنی نفس نفیس اور اوسکے اداے حق کیواسطے
تھا یعنے اس حصہ مین استراحت فرماتے تھے اور سوتے تھے اور مثل اسکی اور جو امر تہی کرتے تھے
اور اپنے حصہ کو تقسیم کرتے اپنے اور آدمیونکے درمیان مین اور شریک کرتے تھے لوگ بکو اپنے حصہ
مین آپس عرض کرتے تھے خواص صحابہ حضور جناب رسالت مین جو امر حاجتونکو اور پہونچاتے تھے وہی خواص
صحاب مجلس شریف کے فائدونکو عوام کیطرف یعنے اول بلا واسطہ فائدہ خاص کو پہنچتے تھے اور دوبارہ بواسطے
اونکے عوام کو پہونچتے تھے اور رد کرتے تھے اور نگاہ رکھتے تھے آدمیونسے کسی چیز کو فوائد اور نصائح سے یعنے جو جو انکے حال
اور استعداد کی مناسب ہوتا تھا اونکو بتلادیتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت شریفہ اور عادت
کریمہ سے تہا بخشش اور اختیار کرنا اہل فضل اور علم اور صلاح اور شرف کو ساتھ اذن کے
یعنے اذن دیتے تھے ایسے آدمیونکو اندر آنیکا اور حضور مجلس شریف مین مخصوص ہونیکا اور تقسیم
کرتے تھے بقدر اونکے فضل اور مرتبہ کے دین مین یعنے جو شخص دین مین مخصوص اور ممتاز ہوتا
تھا اوسکو حصہ بھی حضور کی عنایت اور رعایت سے زیادہ ہوتا تھا اور مشغول رہتے تھے آدمیونکی
قضائے حاجت اور صحابہ کے حصول مقاصد کیطرف اور مشغول رکہتے تھے اونکو ایسی کام مین
کہ جسمین اونکے حال کی اصلاح ہوتی تھی اور حکم فرماتے تھے اونکو اپنے سے سوال کرنیکا اور
اوس چیز سے خبر دینیکا جو چاہے اور سزاوار ہے اور فرماتے تھے جو حاضر ہے اوسکو چاہیے
کہ جو کچھ سنے اوسکو پہونچادیوے اوس شخص کو جو غائب ہے اور فرماتے تھے پہونچاؤ تم مجھکو حاجت
اوس شخص کی جو خود نہین پہونچا سکتا ہے اپنی حاجت کو اور ذکر کیا نجاتا تھا حضرت کی مجلس
شریف مین مگر وہ کہ اوسکی احتیاج ہو دنیا اور دین مین اور وہ چیز کہ اصلاح کیجاوے دین ساتھہ اوسکی حاجتین

اور یاد کورنہ تویا تھا حضور کی بزم شریف مین وہ جو لایعنی ہی اور بیفائدہ ہے اور آتے تھے آپکی حضور مین طلب کرنیوالے علم اور خیر کے اور پاتے تھی اپنا نصیب اوس سے اور باہر آتے تھے مجلس شریف سے راہ دکھانیوالے اوپر خیر کے بسبب اوس علم اور ادب کی کہ حاصل ہوتا تھا اونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہی حضرت امام الائمہ سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نے پس سوال کیا مین نے اپنے باپ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخرج سے یعنی جب حضور باہر تشریف لاتے تھے اور صحابہ کے ساتھ بیٹھتے تھے کیا کرتے تھی فرمایا جناب مرتضوی رضی اللہ تعالے عنہ نے كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ بند رکھتے تھے اپنی زبان معجز بیان کو مگر ہیچ ایسی چیز اور ایسے کلام کے کہ فائدہ رکھتا تھا اور نفع دیتا تھا یعنے کلام بیفائدہ نفرماتے تھی حدیث مین لفظ یخزن کے وارد ہے اسکے معنی ہین خزانہ رکھنی کے یہ اشارہ اسکا ہی کہ زبان شریف حضور کی گویا کنجی تھی خزانۂ دل اقدس کی کہ حقائق اور معارف سی بھرا ہوا تھا جس مین امت کا نفع تھا اوسکو کھول دیتے تھے ورنہ دروازہ بند رکھتے تھے اور تالیف کرتے تھے اونکی قلبونکو پلٹ جانیسے اوپر احسان اور عطا بست فرماتے تھی ضعیف ایمان والون پر جو مولفۃ القلوب کہلاتے ہین اور بزرگ اور گرامی رکھتے تھے ہر قوم کے بزرگون کو اور اونکو اونکی قوم کا والی کرتے تھے اور پرہیز کرتے تھی آدمیونسے اور پاس رکھتے تھے اپنے کو اونسے اور بچاتے تھے اپنی نفس کو اعداسے تاکہ نقصان نہ پہونچاوین اور یہ امر واسطے رعایت حکمت اور تعلیم امت کے تھا اور درحقیقت یہ کنایہ ہے رعب کی نگاہ رکھنے سے اور خلق کے ساتھہ بہت نملنے سے تاکہ وہ ڈرتے رہین اور بیباک نہو جاوین اور باوجود حذر اور نگاہ رکھنے کے الجھتے نتھی کسی شخص سے اور تفقد کرتے تھے اور باز پرس کرتے تھے صحابہ سے

اور پوچھتے تھے آدمیوں سے حال ایک دوسرے کا تاکہ جو شخص نیک ہو اوسکی تحسین کریں اور اوسکے ساتھ نیکی کریں اور اوسکی تائید کریں اور اگر نیک نہو اوسکی اصلاح کریں اور ممانعت کریں اوسکو برے کام سے اور عادت شریف حضور کی ایسی تھی کہ تحسین کرتے تھے اچھے کو اور تقبیح کرتے تھے برے کو اور خوار رکھتے تھے اوسکو جس کسی سے واقع ہوئی یعنی برائی اور مبالات نکرتے تھے اوسکے فاعل سے اور باک نرکھتے تھے اوس سے اگرچہ بڑے مرتبہ والا ہو ظاہر میں اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معتدل الامر چیز میں یعنے سب افعال اور اوضاع آپکے معتدل اور برابر تھے زیادتی اور کمی نتھی اور غافل نرہتے تھے تعلیم اور تادیب اور تہذیب امت سے اور ہمیشہ اونکے کاموں کی سیاست اور تدبیر میں رہتے تھے اس ڈر سے کہ وہ غافل نہو جاویں اور خدا کے کام سے باز نرہیں اور التزام نکرتے تھے کسی عبادت شاقہ کا اس خوف سے کہ ایسا نہو امت پر فرض ہو جاوے اور ہر حال میں اور ہر کام میں حضور طیار اور آمادہ رہتے تھے اور مثل جنگ کے ہتیار ونکے اور آلات حرب کے اور جو شئے کہ واقع ہوتی تھی امور مصالح سے وہ طیار رکھتے تھے اور تقصیر نکرتے تھے حق میں اور تجاوز نکرتے تھے اوس سے اور ہمیشہ حق کے قائم کرنے اور ثابت کرنے میں مشغول رہتے تھے اور مقرب سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخیار اور ابرار تھے اور فاضل تر اور مقرب تر حضرت کے نزدیک وہ شخص تھا کہ جو خلق کا نصیحت کرنیوالا اور خیر خواہ زیادہ تھا اور فرمایا ہے حضرت امام علیہ السلام نے پس پوچھا میں نے اپنے باپ سے حال حضور کی مجلس شریف کا اور آداب اور اوضاع حضرت کے آدمیونکی ہمنشینی کرنیمیں کیا تھے فرمایا جناب ولایت مآب نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ بیٹھتے تھے نہ اوٹھتے تھے مگر اوپر ذکر خدا کے یعنے ہر نشست اور برخاست میں ہمیشہ اللہ تعالے کا ذکر کرتے تھے اور جب مجلس میں تشریف لاتے تھے جہاں پہونچتے تھے وہیں بیٹھ جاتے تھے اور ارادہ بالانشینی کا نکرتے تھے اور کوئی جگہ اپنے بیٹھنے کیواسطے تعین نکرتے تھے

اور اوسکو بھی یہی حکم دیتے تھے اور منع کرتے تھے بالا نشینی کا قصد کرنیسے اور دیتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب اپنے اہل مجلس کو حصہ آپنے عنایت اور توجہ اور التفات سے گمان نکرتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی آپکا ہمنشین کہ کوئی اور گرامی تر ہے حضرت کے نزدیک مجھسے اور ہر شخص پر بقدر اوسکے حال اور قابلیت کی عنایت کرتے تھے کہ وہ راضی ہو جاتا تھا اور خوش ہو کر پلٹتا تھا اور جو شخص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھتا تھا یا حاجت آپکے پاس لاتا تھا تو آپ صبر کرتے تھے اوسپر جبتک وہ شخص خود نہ ٹہرتا تھا یعنے بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبتک وہ شخص خود نہ اوٹھ جاتا تھا اور جو کوئی آپسے سوال کرتا تھا یا کچھ حاجت پیش کرتا تھا تو آپ اوسکی حاجت کو رد نکرتے تھے اور اگر بالفرض کچھ اوسوقت حاضر نہوتا تھا تو حضور اچھی باتین اور دلجوئی کر کے اوسکو پھیرتے تھے اور پُر کر دیا آدمیونکو حضور کی خوش خلقی نے اور آپ سبکو بجائے باپ کے ہو گئے تھے اور سب لوگ حضور کے نزدیک حق مین برابر تھے کسیکے حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرو گذاشت نکرتے تھے اور تھی مجلس شریف جناب سرور عالم کی مجلس علم اور حلم اور صبر اور امانت کی بلند نکی جاتی تھین اوسمین آوازین اور ذکر نکیا جاتا تھا مجلس شریف مین حرام اور کلام ناشائستہ اور کھوٹے نچاتے تھے اوسکے پھیلا کے نچاتے تھے ذلات مجلس کے یعنے بالفرض اگر کسی سے کوئی امر برا اور ناشائستہ بشریت کا وقوع مین آجاتا تھا تو حضور کے صحبت والے اوسکو چھپاتے تھے اور پھیلاتے تھے اور سب اہل مجلس حضور کی اعتدال میں اور برابر اور باہم موافق تھے اور فضل ایک کا دوسرے پر اونمین بسبب تقوے کے تھا جو کوئی متقی زیادہ تھا وہ فاضل تر تھا اور آپسمین ایک دوسرے سے تواضع کرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے بڑونکی اور رحم کرتے تھے چھوٹون پر اور دیتے تھے محتاجون کو اور رعایت کرتے تھے غریبونکی ختم ہوئی حدیث اہل بیت رسالت سبحان اللہ کیا فیض صحبت تھا جناب سید عالم کا کہ حضور کے یار

اور ہمصحبت ایسے اخلاق پسندیدہ اور صفات حمیدہ کے ساتھ متصف تھے اہل انصاف کے نزدیک
جناب رسالت کے یارونکی عظمت اور فضل کے ثبوت کو فقط یہی ایک حدیث شریف کافی ہے
کہ روایت کیا ہی اسکو امامین ہمامین سبطین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسنین علیہما السلام
نے جناب سید الاولیا سیدنا علی مرتضی سے کرم اللہ تعالے وجہہ اور کیونکر نہوتے یاران رسول اللہ
متصف ساتھ صفات کمالیہ کے اسواسطے کہ جناب سید الانبیا کے جلیس اور ندیم تھے اور معلم
اور مودب اونکے جناب رسالت پناہ تھے کہ جنکا معلم خود اللہ تعالے جلشانہ ہی اور مودب اونکا
قرآن مجید ہے اور یزکیکم اللہ تعالے نے خود اونکی شان مین فرمایا ہی یعنے است سی کہا ہے
کہ وہ رسول ایسا ہی کہ تمکو پاک کرتا ہے اوصاف ذمیمہ اور اخلاق ناپسندیدہ سی پس نہ شک
اور شبہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنیمین اور خادمان جناب نبوت کے پاک ہونیمین
اور قدیم سے سنت الٰہی اپنی حبیب کے ساتھ یہ قائم ہے کہ جسکو توسل ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے اللہ تعالے نے اوسکو فضل دیا اور عظمت عنایت کی اوسکے ہمجنسون پر چنانچہ جب اللہ تعالے کو
پیدا کرنا خلق کا منظور ہوا اور نور محمدی کو متعین فرمایا اور تمام عالم کو اوسی نور سے خلق کیا اور
پھر ظاہر کرنا اوس سید موجودات کا اہل زمین پر چاہا آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنا کر حامل نور محمدی
کیا اور بسبب حاملیت نور جناب نبوت کے آدم علیہ السلام کو یہ فضل دیا خلق مین کہ اپنا خلیفہ
کیا اور ملائکہ جنکی خلقت نور سی ہے اور مقدس ہین اونکو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو اونہون نے سجدہ
کیا پس آدم علیہ السلام مسجود الیہ ہوے ملائکہ کی یہ شرف اور عظمت حاصل ہوئی آدم کو اوس نور
شریف کے توسل سی اور پہر اوس نور کو اولاد آدم مین ترتیب آبائی محمدی انتقال فرمایا حضرت کے طفیل قدم سی تمام
نوع انسانی کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کر لیا اور تمام خلق پر اس نوع کو گرامی کیا چنانچہ خود فرمایا ہی وَلَقَدْ
کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ بزرگ کیا ہمنے اولاد آدم کو لکہا ہی اہل عقائد نے کہ بنی آدم فضل رکہتے ہین تمام خلق پر

یہانتک کہ ملائکہ پر بھی اور تصریح کردی ہے کہ خواص انسان خواص ملائکہ سے افضل ہین اور
عوام انسان عوام ملائکہ سے کفار البتہ اس فضل سے محروم ہین بسبب کفر کے چنانچہ اللہ تعالے
قرآن مجید مین فرماتا ہو وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے
طور سینین کی اور قسم ہے اس شہر امانت والی کی بعضے مفسرین فرماتے ہین کہ انجیر سے مراد ہے
یہان چشمان حضرت نبوت اور زیتون سے قامت زیبائے جناب رسالت اور طور سے سینہ اقدس
کہ مہبط انوار الٰہی ہی اور یہ کمال شان محبوبیت آنحضرت ہو کہ اللہ تعالے آپکی آنکھون کی اور قامت زیبا
کی اور سینہ اقدس کی قسم کہاتا ہے اور اگر وہی الفاظ جو عبارت مین مذکور ہین مراد لین تو بھی
حضور کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ فرمایا ہی علمانے کہ درخت انجیر اور درخت زیتون نے
حضرت آدم علیہ السلام کو جب صورت عتابیہ مین مبتلا ہوے تھے ستر چھپانیکو اپنی پتی دی تہی
چونکہ حامل نور محمدی کی تعظیم اور خدمت گذاری ایک قسم کی اندو نو درختون سے وقوع مین آئی تھی
اتنی مناسبت جو انکو حضرت سید عالم کے ساتھ ہوئی اللہ تعالے نے اونکو یہ فضل دیا کہ اونکی
قسم کہائی اور بلد امین کی قسم کہانے مین تو فضل اور عظمت جناب رسالت کہلی ہوئی ہی چونکہ
وہ شہر مولد جناب نبوت ہے اور ترپن برس وہ زمین قرارگاہ جناب رسالت رہی ہے
اسوجہ سے اللہ تعالے نے اوسکی قسم کہائی ہے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت فاروق نے عرض کیا
جناب سرور عالم سے کہ آپ ایسے اللہ کے محبوب ہین کہ اللہ تعالے قسم کہاتا ہی آپکی خاکپا کی
فرماتا ہی لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے مکہ معظمہ کی
قسم فقط اسیوجہ سے کہائی ہے کہ وہ بلد محبوب ہے خیال کرنیکا مقام ہے کہ کسقدر اللہ کو توجہ اور
التفات ہے رسول کریم کے متوسلین اور منتسبین کیجانب الغرض بعد قسم کے اللہ تعالے نے فرمایا ہے

البتہ پیدا کیا ہمین نے انسان کو بہت اچھی اندازہ پر پھر گرا دیا اوسکو بہت نیچے سب نیچونکے یعنے تھے
وہ از روے خلقت کے اچھی مگر جب اونہون نے کفر کیا تو نسبت اونکے نیچونسے نیچے کر دیا مراد یہ ہے
کہ فضل بشری اونکا صلب کر دیا گیا اور وہ جانورون سے بھی بدتر کر دیے گئے جیسا کہ دوسری جگہ
قرآن مجید مین فرماتا ہے کفار کی نسبت مین کہ وہ مثل چوپاؤن کے ہین بلکہ اونسے بھی بدتر ہیں
وہ بدتری اونکی بسبب کفر اور شرک کے ہے فضل نوع انسانی مین اوس سے نقصان نہین آتا ہے
اور جسطرح کہ اللہ تعالے نے تمام خلق مین بسبب تعلق جناب نبوت کے نوع انسان کو مکرم
کیا ہے اسیطرح اولاد آدم مین اجداد محمدی کو اونکی عصر کی انسانون مین بسبب نور کی
حاملیت کے فضل دیا ہے چنانچہ شیث علیہ السلام باوجودیکہ اولاد آدم مین سب بھائیونسے
عمر مین چھوٹے تھے حاملیت نور شریف نے اونکو سب سے بڑا کر دیا بعد آدم کے وہی قائم مقام
آدم کے ہوے اور مرتبہ نبوت پایا حضرت ادریس علیہ السلام کہ حاملان نور محمدی سے ہین انکو
یہ مرتبہ دیا کہ زندہ آسمان پر گئے اور جنت مین پہونچے اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے
وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا نوح علیہ السلام بھی حامل نور محمدی ہین انکو یہ فضل دیا کہ تمام روے زمین
کے کفار کو اونکی بد دعا سے ایک مرتبہ طوفان بھیجکر برباد کر دیا اور جو اون پر ایمان لائے تھے
اور اونکے ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے اونکو سبکو حضرت نوح کی برکت سے اوس طوفان عظیم کے
بچا لیا اور ابراہیم علیہ السلام پر اوس نور کی برکت سے آتش نمرود کو گلزار کر دیا اور مرتبہ خلت
اونکو مرحمت کیا اور اسمعیل علیہ السلام اور اونکی والدہ حضرت ہاجرہ کی فیض قدوم سے مکہ معظمہ کو
آباد کیا اور بیت اللہ وہان بنوایا اور چشمہ زمزم کو وہان جاری کیا جو تمام دنیا کے چشمون پر
فضل رکھتا ہے اور صفا اور مروہ کو کہ دو پہاڑ ہین مکہ مین عظمت اونکی تحت قدم آنانکے سے
عنایت کی کہ قرآن مجید مین خود اونکو شعائر اللہ فرمایا ہے تفصیل اسکی کتب سیر مین مذکور ہے

[illegible] علیہ السلام

ذکر ولادت اسمعیل علیہ السلام

کہ جب حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے نور محمدی اونکی پیشانی پر چمکتا تھا حضرت سارہ کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی زوجہ تھین اونکو رشک آیا اسوجہ سے کہ اونکی لڑکا کوئی نتھا اور اونکو طمع اس امر کی تھی کہ اونکے لڑکا پیدا ہو اور نور محمدی اوسکے سپرد ہو جب نور محمدی حضرت اسمعیل مین دیکھا اوسے تحمل نہوسکا ہر وقت ملول رہتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام جناب احدیت سے مامور تھے کہ اسمعیل اور ہاجرہ کے بارہ مین جو سارہ کی مرضی ہو وہ کرین آخر کار نوبت یہ پہونچی کہ ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل اور ہاجرہ کو ہمراہ لیا اور اوس جگہ جہان اب حرم مکہ ہے پہونچا دیا اور وہان اوس زمانہ مین نہ عمارت تھی نہ زراعت تھی نہ آبادی تھی اور نہ پانی تھا اور اسواسطے وہان لیگئے کہ حضرت سارہ کی مرضی یہی تھی کہ ایسی جگہ پر اونکو چلکر چھوڑ آوین اور در حقیقت یہ ابتلا تھی حضرت خلیل اللہ کو اللہ کی طرف سے جو عشاق کو ہوا کرتی ہے ابراہیم علیہ السلام چونکہ راضی برضا تھے حضرت اسمعیل اور اونکی والدہ کو وہان پہونچا کر ایک تھیلی بھر خرمے اور ایک مشک پانی اونکو دیکر خود وہان سے وطن کو پلٹے بی بی ہاجرہ نے چند بار حضرت خلیل اللہ سے کہا کہ مجھکو اس حال مین چھوڑ کر کیون چلے جاتے ہو ابراہیم علیہ السلام نے جواب ندیا اور اونکی طرف التفات نکیا اسوجہ سے کہ اسیکے مامور تھے آخر کار ہاجرہ نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالے نے تمکو حکم کیا ہی کہ ہمارے ساتھ یہ معاملہ کرو اوسوقت خلیل اللہ نے فرمایا ہان حضرت ہاجرہ نے جب یہ سنا راضی ہوگئین اور کہا میرا خدا مجھکو ضائع نکریگا جبتک وہ پانی اور خرمے رہے حضرت ہاجرہ اوسکو کھاتی تھین اور فرزند کو دودہ پلاتی تھین جب خرما اور پانی ہوگیا شدت پیاس سے یہ نوبت پہونچی کہ حضرت اسمعیل خاک پر تڑپتے تھے حضرت ہاجرہ کو تحمل نہوسکا کہ فرزند کو اس حال مین دیکھین اوٹھ کر کوہ صفا کیطرف گئین اور نخلہ پر وہان شہرین اور ہر طرف دیکھا کہ کوئی فریادرس ہے کسیکو نپایا بعد کوہ صفا سے اوتر کر دوڑین

یہانتک کہ اوس میدان کو طے کرکے کوہ مروہ پر کہڑی ہوئین اور میدانکی طرف دیکہا کہ شاید
کوئی فریادرس پیدا ہو کسیکو نپایا ساتہہ مرتبہ اسی طرح پر آپ دوڑین اللہ تعالے کو
حضرت ہاجرہ جدہ جناب رسالتمآب کا فعل ایسا مقبول ہوا اور پسند آیا کہ مناسک حج مین اسکو
جاری رکہا اور لکہا ہی حضرت ہاجرہ ہر بار اسمعیل کو آکر دیکہہ لیتی تہین آخر بار اونکو قریب
بہلاکت پایا اور اس مرتبہ جب مروہ پر پہونچین ایک آواز سنی اور کہا اوس آواز دینیوالے سے کہا کہ آواز
تیری سنی ہین نے اگر فریادرس ہے تو میری فریادرسی کر اور وہ آواز حضرت جبرئیل کی تہی
وہ اسمعیل کے پاس مقام زمزم پر کہڑے تہے جبرئیل نے اونکو جواب مین پوچہا کون ہے تو
حضرت ہاجرہ نے کہا مین ہون ہاجرہ ابراہیم کی ام ولد جبرئیل نے کہا اونے تمکو تنہا یہان
کس پر چہوڑا حضرت ہاجرہ نے کہا خدا پر جبرئیل نے کہا ایسے پر تمکو چہوڑ گیا ہی کہ وہ کافی ہے تمکو
پس جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پیر کی ایڑی سے یا اپنے پیر سے زمین کو کہودا اور وہانسے
ایک چشمہ جاری ہوا ہاجرہ جب اسمعیل کے پاس آئین دیکہا کہ ایک چشمہ اوسکے سامنے روان ہے
حضرت ہاجرہ ڈرین کہ ایسا نہو پانی بہجاوے اور اوسکے گرد اونہون نے ایک تہالہ باندہ دیا
اور مشک مین پانی بہرنے لگین جبرئیل علیہ السلام نے اونکی تسکین کی اور کہا کہ ڈرو نہین یہ چشمہ
وہ ہی جو جاری رہیگا اور اللہ تعالے اپنے مہمانون کو اس چشمہ سے پانی پلاویگا اور ایک روایت
مین ہے کہ جبرئیل ؑ نے کہا نہ ڈرو تم اللہ تعالے تمکو ضائع نکریگا یہ مقام بیت اللہ ہے یہ لڑکا
اور اسکا باپ اس گہر کو بنا دینگے پس چاہ زمزم اوسی جگہ ہی جہان حضرت ہاجرہ نے تہالہ باندہ
دیا تہا بی بی ہاجرہ اوس چشمہ کا پانی پیتی تہین اوس سے بہوک اور پیاس دونو کو تسکین ہوتی
تہی چندے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل نے اسیطرح گذر کی پہر قبیلہ جرہم کا وہان گذر ہوا
اور بسبب اوس پانی کے اونہون نے وہان سکونت اختیار کی اسمٰعیل علیہ السلام اونہی مین

پرورش ہوئے یہانتک کہ جوان ہوئے اور زبان عرب اونسے سیکھی اور اوسی قبیلہ کی ایک لڑکی کو حضرت اسمعیل نے نکاح کیا اور لڑکی پیدا ہوئی کبھی کبھی ابراہیم علیہ السلام بسبب محبت کے اونکو دیکھنے کو تشریف لاتے تھے حضرت سارہ سے اجازت لیکر اس شرط پر کہ اپنی براق پر سے نہ اوتریں اور نہ اونکے پاس بیٹھیں نقل کرتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام ملک شام مین رہتے تھے صبح کو کھانا حضرت سارہ کے ساتھ کھاکر اپنی براق پر سوار ہوکر مکہ معظمہ مین آتے تھے اور اسی طرح پلٹ جاتے تھے کہ شبکو قیلولہ مکان پر کرتے تھے یہی حال رہا یہانتک کہ آپ مامور ہوئے بیت اللہ شریف کی تعمیر کیواسطے اوسوقت آپ حرم مین تشریف لائے اور اسمعیل سے ملے اور کہا کہ اللہ تعالے نے مجھکو ایک کام کا حکم فرمایا ہے تو بھی اوسمین میری اعانت کر اسمعیل علیہ السلام نے کہا آپ خدا کے حکم کی تعمیل کرین مین آپکی فرمان بہرداری مین حاضر ہون حضرت خلیل اللہ نے کہا کہ مجھکو حکم ہوا ہے کہ ایک گھر اس جگہ پر تعمیر کرون اور اوس سرخ ٹیلہ کیطرف اشارہ کیا جہان ہاجرہ اور اسمعیل کو چھوڑ گئے تھے اور وہ وہ مقام تھا جہان حضرت آدم علیہ السلام کیواسطے عبادتخانہ بنایا گیا تھا اور وقت طوفان نوح کے وہ آسمان پر اوٹھہ گیا تھا حال اسکا ذکر ہوچکا ہے الغرض ابراہیم علیہ السلام جبرئیل کی تعلیم سے اور اسمعیل کی مدد سے بیت اللہ شریف تعمیر کرنے لگے اسمعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام دیوار بناتے تھے جب دیوار بلند ہوئی اور حضرت خلیل اللہ اوسکے بنانے مین عاجز ہوے ایک پتھر لائے اور اوسپر کھڑے ہوکر بنانے لگے نشان آپکے قدم کا اوس پتھر پر رہگیا اوسکو مقام ابراہیم کہتے ہین اللہ تعالی نے حضرت خلیل اللہ کے قدم کی برکت سے اوس پتھر کو یہ فضل عنایت کیا ہے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى چنانچہ اسی وجہ سے مقام ابراہیم پر نفل پڑہنا سنت ہے جب ابراہیم علیہ السلام ... ہو ... گھر کو بنا چکے دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ...

روایت ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام حجر اسود کی جگہ پر پہونچے اسمعیلؑ سے کہا کہ ایک اچھا پتھر لا کہ نشان ہے آدمیون کیواسطے اسمعیل علیہ السلام ایک پتھر لائے حضرت خلیل اللہ نے کہا اس سے بہتر لا اسمعیلؑ پتھر ڈھونڈنے کو گئے جبل ابو قبیس سے آواز آئی کہ اے ابراہیم تیرے پاس تمہاری ایک امانت ہی اسکو لو پس حجر اسود کو ابراہیم علیہ السلام نے لیلیا اور اوسکی جگہ پر رکھدیا جب ابراہیمؑ تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہوے جبرئیل علیہ السلام نے اونکو مناسک حج تعلیم کیئے اول اونکو طواف بیت اللہ اور سعی صفا اور مروہ کے سکہلائے بعد اوسکے اونکو مقام عرفہ پہ لیگئے اور وقوف وہانکا بتایا پہر مقام جمع مین کہ اوسکو مزدلفہ کہتے ہین ابراہیم علیہ السلام کو لیگئے اور کہا یہ وہ مقام ہے جہان حاجی نماز کو جمع کرکے پڑہین گے پہر ابراہیمؑ اور جبرئیل علیہ السلام مقام منا مین گئے راہ مین شیطان اونکے سامنے آیا جبرئیل علیہ السلام نے سات کنکریان اوٹھا کر ایک ایک کنکری اللہ اکبر کہکر اوسکو ماری اسیوجہ سے مناسک حج مین حکم ہے حاجیونکو کہ اوس جگہ پر کنکریان مارین اور اللہ تعالے اپنی قدرت سے وہ کنکریان شیطان تک پہونچا دیتا ہے پہر ابراہیم علیہ السلام اوس پتھر پر جسے مقام کہتے ہین کہڑے ہوے اور کہا اے لوگون حج خانہ کعبہ کا تمپہ فرض ہوا اللہ تعالے نے آواز ابراہیم علیہ السلام تمام بنی آدم کو سنادی یہانتک کہ جو لوگ اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تہے سب نے اوسکو سنا اور اللہ تعالے کی علم مین جن لوگونکے مقدر مین قیامت تک حج بیت اللہ کرنا تہا اونہون نے ابراہیم علیہ السلام کے جواب مین کہا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اور وہ ہی لوگ حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے ہین مروی ہی کہ جبتک اسمعیل علیہ السلام زندہ رہی ولایت خانہ کعبہ اونہین سے متعلق رہی بعد اونکے انتقال کے ثابت بڑے بیٹے اسمعیل علیہ السلام کے اونکے قائم مقام ہوے اور ولایت خانہ کعبہ اور سرداری قبیلہ جرہم کی اونسے متعلق ہوئی اور بعد اونکے مضاض ثابت کے نانا متولی کعبہ ہوے اسوجہ سے کہ اولاد اونکی صغیر سن تہی مدت تک

ولایت بیت اللہ قوم جرہم مین رہے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام بلحاظ قرابت اور اونکی عقوق کے
دعوے ولایت کعبہ اونسے نکرتے تھے بعد ایک مدت دراز کے قوم جرہم کے لوگ ظلم کرنے لگے
اور مسافر ونکو ستانے لگے اور بیت اللہ شریف کی مال مین خیانت کرنے لگے قبائل عرب سب
اونسے ناراض ہوگئے اور اولاد اسمٰعیل علیہ السلام مین سے اولاد بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے
اور لوگونکو متفق کرکے قوم جرہم کو پیغام بھیجا کہ ولایت کعبہ کے ہملوگ مستحق ہین جبتک ہم لوگ
راہ راست پر تھے ہمنے تمہاری حقوق تربیت اور قرابت کی وجہ سے دعوی ولایت کعبہ کا نہین کیا
اب تم ظلم کرتے ہو اور لوگونکو ایذا پہونچاتے ہو لہذا تم اب مکہ سے باہر جاؤ اور ولایت اور حکومت
دہانکی ہمکو دو ورنہ ہمسے اور تمسے مجادلہ ہوگا قوم جرہم مین بسبب اونکی کثرت کے غرور اور
کبر بہت ہوگیا تھا اس بات کیطرف توجہ بھی نکی اور ایک لشکر ترتیب دیکر اولاد بکر کی مقابلہ پر
آئے وہ بھی مقابلہ پر آمادہ ہوئے چونکہ نور جناب رسالت پناہ اونمین انتقال کرتا تھا اللہ تعالے
نے اوسکی برکت سے ایک ایسی ہیبت قوم جرہم کے دلونمین ڈالدی کہ وہ ڈر گئے اور سمجھ گئے
کہ ہم انسے مقابلہ مین سر سبز نہونگے اور اونہون نے پناہ مانگی اور اس امر پر بعد گفتگو کی صلح
ہوگئی کہ مکہ معظمہ وہ لوگ اولاد اسمٰعیل کو دیدین اور خود معہ اہل و عیال اور مال اور اسباب کے
نکلجاوین یہ بات قرار پاگئی عمرو بن حارث جو سردار قوم جرہم کا تھا اوسنے بسبب رشک کے
حجر اسود کو رکن کعبہ سے اوکھاڑ کر معہ دو تو ہلائے غزالان کعبہ اور ہتیار وغیرہ کے کہ کعبہ شریفہ
مین تھی چاہ زمزم مین ڈالکر اوسکو پاٹ دیا اور زمین کو برابر کردیا اور تمام جرہم مکہ سے نکلکر
یمن مین آباد ہوئے اور بعضی روایت کرتے ہین کہ بسبب ظلم کے اللہ تعالے نے قوم جرہم پر
دیا مسلط کی بعضے اونمین سے ہلاک ہوئے اور بعضے وہانسے نکلگئے اوسوقت اولاد اسمٰعیل علیہ السلام
متولی کعبہ ہوئی اور چاہ زمزم شریف اوسوقت سے ناپید رہا یہانتک کہ عبد المطلب جد امجد جناب

نبوت اہل مکہ پر مبعوث ہوے اور بالہام الٰہی اونہوں نے چاہ زمزم کو صاف کیا تفصیلی حال اسکا آئندہ مذکور ہوگا اور مدح کرتا ہی اللہ تعالےٰ حضرت اسمٰعیل کی قرآن مجید مین اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا بالتحقیق وہی اسمٰعیل تھا سچا وعدہ کا اور تھا رسول نبی فرمایا ہی مفسرین نے کہ آپ جو وعدہ کرتے تھے اوسکو ضرور پورا کرتے تھی اسواسطے اللہ تعالےٰ نے آپکو صادق الوعد فرمایا ہی اور لقب ہی حضرت اسمٰعیل کا ذبیح اللہ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا ہے اَنَا ابْنُ الذَّبِيْحَيْنِ مین دو ذبیح کا بیٹا ہون مراد اس سے اسمٰعیل اور عبد اللہ ہین اور قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے قصہ ذبح کا ارشاد کیا ہی علما و مفسرین اسمین اختلاف کرتے ہین کہ ذبیح اسحاق ہین یا اسمٰعیل لیکن اکثر اسکے قائل ہین کہ ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام ہین اور کیفیت ذبح یہ مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام خواب مین مامور ہوے فرزند کے ذبح کرنیکی آپنے حضرت اسمٰعیل سے کہا ای بیٹا رسی اور چھری اوٹھا لے اور میرے ساتھ آ اس راہ مین جب وہان سے چلے راستہ مین شیطان آپکے سامنے آیا تاکہ آپکو فریب دے اور اس کام سے باز رکھے حضرت خلیل اللہ نے فرمایا ای خدا کے دشمن دور ہو میرے سامنے سے مین اپنے اللہ کے حکم کو پورا کرونگا ابلیس جب وہانسے مایوس ہوا اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ ابراہیم تمکو ذبح کرنیکو لیے جاتے ہین اور اونکے زعم مین یہ بات ہی کہ اللہ تعالےٰ نے اونکو یہ حکم کیا ہی اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا ہم اپنے اللہ کے مطیع اور تابعدار ہین اور راضی ہین جو کچھ اوسکی مرضی ہو شیطان وہانسے بھی مایوس ہوکر حضرت ہاجرہ کے پاس گیا اور اونسے بھی بیان کیا کہ ابراہیم تیرے فرزند کو ذبح کرنیکو لیے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ مجھکو حکم خدا ہوا ہے اسکو ذبح کرنیکا حضرت ہاجرہ نے کہا اگر پروردگار عالم کا حکم ہے سوای تسلیم کے کیا چارہ ہے ابلیس لعین شرمندہ ہوکر چلا گیا ابراہیم جب اوس مقام پر پہونچے اسمٰعیل علیہ السلام سے کہا اے بیٹا مین مامور ہوا ہون کہ تجھکو اللہ کیواسطے ذبح کرون اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا ای باپ

جس بات کے لیے مامور ہوئے ہین اوسکو کریں پائیگا آپ مجھکو انشاء اللہ تعالے صبر کرنیوالون سے
اور فرمایا حضرت اسمعیلؑ نے کہ اے باپ میرے ہاتھ اور پیر مضبوط کرکے باندھ دو تاکہ مجھسے کوئی ایسی
حرکت صادر نہو کہ میرے اجر مین نقصان پہونچاوے اسواسطے کہ موت بہت سخت ہے اور دشوار ہے
اور چھری کو خوب تیز کر لو تاکہ جلد مین رہائی پا جاؤن اور جب مجھکو لٹانا تو منھ میرا زمین کیطرف
کر دینا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ تم جب میرے منھ کو دیکھو شفقت پدری جوش
اور ہمارے پروردگار کے حکم مین قصور واقع ہو اور میری محبت تمہارے اور خدا کے حکم کے درمیان حائل
ہو جائے اور اگر تمہاری مرضی ہو تو میرا پیراہن میری مان ہاجرہ کے پاس پہونچانا تاکہ وہ اوس پیراہن سے
تسلی خاطر کرے ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے فرزند اچھا مدد دینے والا ہے تو میرا خدا کے حکم مین
اور باندھا اپنے فرزند کو جیسا کہ اونہون نے کہا تھا اور چھری اونکے گلے پر رکھی اور ہرچند کہ چھری کو آپ
پھیرتے تھے لیکن وہ نہ کاٹتی تھی اور ایک روایت مین ہے کہ جب آپ زور کرتے تھے چھری پلٹ جاتی تھی
اور نقل کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے ایک ٹکڑا لوہے کا اسمعیل علیہ السلام کے حلق پر قائم کر دیا تھا
اوسنے حلق مبارک کو کٹنے نہ دیا الغرض جب اللہ تعالے جلشانہ نے اپنے خلیل کو فرزند کی نذر کرنے مین
اور اسمعیل کو جان نذر کرنے مین سچا اور کامل اور ایک رنگ پایا ندا فرمائی اے ابراہیم تصدیق کی تو نے
اپنے خواب کی اور ایک گوسفند اسمعیل علیہ السلام کے فدیہ مین بھیجا چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے وَفَدَيْنَاهُ
بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا ہے کہ فدیہ اسمعیل ایک گوسفند تھا جنت کا جسنے چالیس برس
مرغزار جنت مین چرا تھا اور منقول ہے کہ جسوقت جبرئیل علیہ السلام فدائے اسمعیل آسمان سے لاتے تھے اس خوف سے
کہ کہین ابراہیم تعجیل نکرین اور فرزند کو ذبح نکر ڈالین جبرئیل نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت خلیل اللہ کو تنبہ کرنے
کیواسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آواز سنکر نظر کی دیکھا کہ جبرئیل ہین اور فدیہ لائے ہین کہا اپنے
لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اسمعیل علیہ السلام جب اس حال سے واقف ہوئے آپنے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد

اور یہ سنت اونکی اوقات ذبح مین اونکی یادگار باقی ہے اور اوس گوسفند کو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا اسی جہت سے
ایام نحر مین قربانی واجب ہے باقی رکھی اونکی سنت کو اللہ تعالیٰ نے شرف اولاد ابراہیم جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپکی امت پر چنانچہ حدیث مین ہے کہ پوچھا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حال قربانی کا فرمایا حضرت نے
کہ یہ سنت ہے تمہارے باپ ابراہیم کی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ عمر حضرت اسمعیل علیہ السلام کی
ایک سو سینتیس ۱۳۷ برس کی یا ایک سو تیس ۱۳۰ برس کی ہوئی بعدہ وہ نور شریف اولاد اسمعیل علیہ السلام مین
منتقل ہونے لگا اسی شان سے جسمین وہ نور مبارک ظہور کرتا تھا وہ خلق مین معظم ہو جاتا تھا یہانتک
کہ وہ امانت الٰہی حضرت عبداللہ سے منتقل ہوکر حضرت آمنہ کو سپرد ہوئی ایام حمل مین حضرت آمنہ کی
یہ شان تھی کہ عبدالمطلب کہتے ہین مین بڑے بڑے حاکمون کے سامنے گیا ہون کبھی کسی کی ہیبت مجھپر
طاری نہوئی الا ایام حمل مین جب مین آمنہ کے سامنے جاتا تھا مجھپر اونکی ہیبت اثر کر جاتی تھی اور جب
وقت ولادت باسعادت کا قریب آیا اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا اور آسیا اور مریم کو جو بڑی معظم بیبیان
ہین حوران جنت کی ہمراہ حضرت آمنہ کے پاس بھیجا واسطے اونکی تسکین خاطر کی اور وقت ولادت
شریف کے تارے زمین سے اسقدر نیچے ہو گئے تھے کہ دیکھنے والے جانتے تھے زمین پر گر پڑینگے یہ عظمت دی تھی
اللہ تعالیٰ نے مولد جناب رسالت کو کہ اجرام علوی نے اپنی مقامات کو چھوڑکر زمین کیطرف توجہ کی تھی
اور وقت ولادت شریف کے جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا ظاہر ہو اے نبی اللہ کے ظاہر ہو اے
رسول اللہ کے جناب سرور عالم اللہ کی یاد مین ایسے مستغرق تھے کہ التفات نفرمایا جبرئیل علیہ السلام
نے اوس وقت عرض کیا بسم اللہ اظہر یا محمد بن عبداللہ اللہ جلشانہ کا اسم مبارک آتے ہی توجہ کی
جناب رسالت نے اس عالم کیطرف اور تشریف لائے مثل چودھوین رات کے چاند کے روشن"

ذکر ولادت باسعادت

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا سَیِّدَ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مِصْبَاحَ الظَّلَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَمَرَ التَّمَامِ

ابیات

سید عالی نسب پیدا ہوئے   سرور امی لقب پیدا ہوئے
ایک عالم جن پہ شیدا ہے ہے   آج وہ ماہ عرب پیدا ہوئے

السلام ای کاشف اسرار پنہان السلام   السلام ای شافع روز جزا خیر الانام
السلام اے درگہت دار الشفا ہر خستہ را   السلام اے دست تو عقدہ کشا ہر بستہ را
السلام اے خادم درگاہ تو روح الامین   نائب خاص خدا سلطان خیل مرسلین
السلام اے داروی ہر درد در لبہای تو   بحر بخشش بہر مسکینان ید والای تو
السلام ای منشئی نورت ز نور کبریا   منتشی از نور تو جملہ وجود ماسوا
آمدم بر درگہت بس زار و بیمار و سقیم   دار وے خواہم ز لعل جانفزایت ای کریم
زندہ کردہ عیسی مریم یکی زندہ نماند   کشتۂ ناز ترا عشق زندۂ جاوید خواند
اے زہے خورشید قسمتش کو تیغ تو کشتہ شد   کفت فی زنگ حدیث از زبان پاکش شستہ شد
بہر عز کشتگان خود بمن رحمے نما   در کثافت ہائی عصیان تا تمامم مبتلا
ہادیا عاجز بدرگاہت پناہ آوردہ است   از کرم سویش نگہ کن کو نہایت خستہ است

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ حبیب و آلہ جب آفتاب افق ولادت سے طالع ہوا ظلمت کفر و شرک خود بخود مٹنے لگی اور نور ایمان کا ہر طرف بلاد اسلام میں پھیلنے لگا کچھ لوگ مکے کے رہنے والے جنکی دل روشن اور بینا تھے بے تکلف ایمان لائے اور یہ فضل انکو حاصل ہوا کہ سابق الایمان کہلائے جسقدر خدا کی راہ میں انہوں نے دنیا میں تکلیفیں اٹھائیں اوسیقدر انکو اللہ تعالے نے فضل دیا لیکن اکثر اہل مکہ حضرت کے مخالف رہے اور آپکو ہر طرح پر ایذا دیتے رہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکی ایذا پر صبر کرتے تھے اور بسبب کمال رحمت کے اونکی خیر خواہی میں مصروف رہتے تھے اور کفر اور شرک کی برائیاں

اور دین حق کے پھیلانے مین اللہ تعالے کی رضامندی کیواسطے کوشش کرتے تھے یہ خبر مخالفین نے چاہا کہ دین حق کو ظاہر نہونے دین لیکن اللہ تعالے نے اپنے حبیب سے فرمایا ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ پس موافق اپنے ارشاد کے اللہ جلشانہ نے دین حق کو کل ادیان پر غالب کیا اور تمام روی زمین پر پھیلا دیا کیفیت اوسکی اسطرح مروی ہی کتب معتبرہ مین کہ نبوت کے بارھوین برس بارہ آدمی اہل مدینہ موسم حج مین کعبہ شریف کی زیارت کیواسطے مکہ مین آئے اور مقام عقبہ مین جناب سرور عالم سے اونہون نے ملاقات کی اور حضور کے دست حق پرست پر بیعت کی جب وہ لوگ مدینہ طیبہ کو پلٹے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو اونکے ہمراہ کیا تاکہ اہل مدینہ کو احکام دین سکھاوین اور قرآن مجید اون پر پڑہین اور ایک روایت مین ہی کہ اوس اور خزرج نے ایک خط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ کسی شخص کو ہمارے پاس بھیجدیجیے کہ وہ قرآن اور احکام شریعت ہمکو تعلیم کرے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب وہ مدینہ منورہ مین پہنچے اسعد بن زرارہ کے مکان مین اوترے اور قرآن اور احکام کی تعلیم مین مشغول ہوے اور خلق کو دعوت اسلام کرنے لگے اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ مسلمان ہوگئے اور حضرت سعد بن معاذ نے بنی عبد الاشہل اپنی قوم کو اسلام کی دعوت کی وہ سب ایکبارگی مسلمان ہوے اور کوئی گھر مدینہ کے گھرونمین نتھا مگر یہ کہ اوسمین مسلمان مرد اور عورتین پیدا ہوگئے سوای چند گنتی کے گھرونکے اور مروی ہی کہ جب نماز جمعہ بجاے نماز ظہر کے فرض ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو اطلاع دی کہ نماز جمعہ پڑہین اسعد بن زرارہ نے مسلمانونکے ساتھ مدینہ منورہ مین نماز جمعہ پڑہی اور ایک روایت مین ہے کہ مصعب بن عمیر نے نماز پڑہائی جب نبوت کا تیرھوان سال آیا اللہ جلشانہ کو منظور ہوا کہ اپنے حبیب کی نصرت کرے اور دین محمدی کے

اعزاز کو ظاہر فرمایئے پانسو آدمی اور ایک روایت مین ہی کہ تین سو آدمی مدینہ کے رہنے والی مسلمان
اور کافر قریش اور خزرج کی موسم حج مین بیت اللہ شریف کی زیارت کرنیکو مکہ معظمہ مین آگئے
بہتر مرد اور ایک روایت مین ہی کہ تہتر مرد اور دو عورتون نے اونمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی ملاقات کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے وعدہ کیا کہ ایام تشریق کی دوسری شبکو شعب
عقبہ مین حاضر ہو تم تاکہ باہم بیعت کرین ہم کعب بن مالک کہتے ہین کہ جب وہ رات آئی آدہی رات کو
ہم مشرکون سے چھپکر اپنی قوم سے باہر آئے اور عقبہ کی طرف متوجہ ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
ہمسے پہلے اوس مقام موعود پر پہونچگئے تھے اور عباس ابن عبد المطلب حضور کے چچا آپکی ہمراہ تھے
اور عباس اوسوقت تک قریش کے دین پر تھے مگر بسبب شفقت کی حضرت کے ساتھ آئی تھے
اول سب سی ہم مین سے براء بن مالک نزر نے حضرت کی حضور مین حاضر ہوئے اور اونکے پیچھے ہم بھی
پہونچا اور جناب سرور عالم سے ملا اول سب سی عباس نے کلام شروع کیا اور کہا ای اہل مدینہ
محمد اپنی قوم مین عزیز ہین اور ہم اوسکی حفاظت کرتے ہین اوسکے دشمنون سے لیکن وہ بھی چاہتا تھے
کہ ہمسے قطع کرین اور تمسے ملے اگر تم جانتے ہو کہ جو کچھ وعدہ اونسے کروگے اوسکو وفا کروگے تو وہ
تمہاری طرف آوین اور اگر تمکو اپنے نفس پر اعتماد نہین ہے تو اسوقت اونکو ترک کرو اور اونکو
اونکی قوم مین رہنے دو کہ اپنی قوم مین عزیز ہے انصار نے کہا ای عباس تمنے جو کچھ کہا وہ ہمنے
سن لیا یا رسول اللہ آپ خود فرماوین اور جو شرط آپکو منظور ہو اپنے اور خدا کے بارہ مین کیجیے
اور ایک روایت مین ہی کہ براء بن معرور نے کہا واللہ جو کچھ ہماری زبان پر ہے اگر ہمارے دل مین
اوسکے سوا کچھ اور ہوتا تو ہم کہتے کہ داعیہ ہمارا یہ ہے کہ وفا کرین ہم جو کچھ کہین اور خدا اور رسول
کی راہ مین جانبازی کرین بعدہ جناب سید عالم خود متکلم ہوئی اور قرآن مجید اونکو سنایا
اونہون نے کہا یا رسول کس چیز کی بیعت کرین ہم آپکے ہاتھ پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بیعت کرو تم میری اوپر سننے کے جو کچھ کہوں میں اوسکو سنو اور فرمان بردار رہو نشاط اور کسل کے حالمین
اور اپنے طاعت کرو تنگی اور آسانی میں نفقہ کرو تکلیف اور فلاح کی حالت مین اور اوسپر کہ امر معروف
اور نہی منکر کرو اللہ تعالے کی بابت جو مین حکم کرون یا جس امر کو منع کرون دونون پر عمل کرو
اور حق بات کہو اور کسی دوست کرنیوالیکی ملامت سے نڈر دو اور اوسپر کہ مجھکو مدد دو اور جب مین
تمہارے پاس آؤن تو مجھکو نگاہ رکھو اوس چیز سے جس سے اپنی نفسونکو اور فرزندونکو اور اہل کو
نگاہ رکھتے ہو تو تمکو بہشت ملیگی اور وہان ملیگی کعب بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ اول براء
بن معرور رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور کہا قسم ہے اوس خدا کی
جسنے آپکو حق پر نبی بنا کر بھیجا ہے مین نے اس امر پر جو کچھ آپنے فرمایا ہے بیعت کی پس
اول شخص جسنے اونمین سے بیعت کی وہ تھے اور کہتے ہین کہ اول شخص انصار سے کہ ابتداے ا
سلام کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے وہ تھے اور بنو نجار کے زعم مین یہہ کہ اول شخص
جسنے بیعت کی آنحضور کی شب عقبہ ثانیہ مین اسعد بن زرارہ تھے اور بنو عبد الاشہل کہتے ہین
کہ اول شخص جسنے بیعت کی ابو الہیثم بن التیہان ہین پھر سب انصار نے بیعت کی کعب بن مالک
سے مروی ہے کہ ابو الہیثم بن التیہان نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہمارے اور آدمیونکے درمیان مین عہد
اور پیمان ہین اور انکو ہم قطع کرتے ہین مبادا جب ہم یہہ امر کرلین اور اللہ تعالے آپکو نصرت
اور غلبہ دے تو آپ اپنی قوم اور قبیلہ مین پھر جاوین اور ہمکو چھوڑ دین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے تبسم کیا اور فرمایا ایسا نہوگا تم مجھسے ہو اور مین تمسے ہون جان جانکے ساتھ اور تن تنکے
ساتھ حیات میری تمہارے ساتھ ہے اور ممات میری تمہارے ساتھ ہے قبر میری تم مین
ہے اور منزل میری تم مین ہے لڑونگا مین اوس سے جو تمسے لڑیگا اور صلح کرونگا اوس سے
جو تمسے صلح کریگا انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم آپکی محبت مین قتل ہون اور جان و مال فدا کرین

جزا دینگی کیا ہے حضور نے فرمایا جنّاتٌ تجری من تحتہا الانہار پس انصار نے
بیعت حضور کے دست حق پرست پر کرلی اللہ تعالے نے یہ آیہ کریمہ نازل کی اِنَّ اللّٰہَ
اشتریٰ مِنَ المؤمِنِینَ اَنفُسَہُم وَاَموالَھُم بِاَنَّ لَھُمُ الجَنَّۃَ بعدہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہ شخص اونمین سے دس خزرج کا اور دو اوس کے چنکر اونکو نقیب
اونکا کیا اور ایک روایت مین ہے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم مین بخیدہ
نہو اسبات سے کہ اوسکو مین نے نقیب نکیا اسواسطے کہ مین نے یہ کام اپنے اختیار سے نہین کیا
ہے بلکہ جبرئیلؑ نے انکو میرے واسطے اختیار کیا ہے اور حضور نے جب نقبا!
مقرر کر لیے اونسے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی کفالت کرنیوالے ہو جیسے حواریین
عیسےؑ کے کفیل تھے اور مین اپنی تمام امت پر کفیل ہون اور یہ بیعت انصار کی
ماہ ذی الحجہ مین ہجرت سے تین مہینہ پیشتر واقع ہوئی اور انصار بعد بیعت کے مدینہ طیبہ کو
واپس گئے اور اسی سال مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بسبب ایذا رسانی
قریش کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رخصت لی اور جانب حبشہ روانہ ہوے راہ مین
ابن الدغنہ کہ سردار قبیلہ قارہ کا تھا آپکو ملا اور پوچھا کہان جاتے ہو آپنے جوابدیا
کہ میری قوم نے مجھکو شہر سے نکال دیا مین چاہتا ہون کہ روے زمین پر پھرتا رہون
اور فراغت کے ساتھہ اپنے خدا کی پرستش کرون ابن الدغنہ چونکہ صدیق اکبرؓ کے
اخلاق پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ سے واقف تھا ملتفت آیا اور کہا تجھسا آدمی اپنے شہر
سے نکلجاوے کون تجھکو نکال سکتا ہے مین نے تجھکو اپنی پناہ مین لیا پلٹ جاؤ اور اپنے
شہر مین اپنے خدا کی پرستش کر و حضرت صدیق اکبرؓ اوسکے ساتھہ مکہ معظمہ کو پلٹ آئے ابن الدغنہ
شرفاء قریش کے پاس گئے اور اون سے کہا ابوبکر جیسے شخص کو شہر سے نکالو وہ اچھے صفات کے

ساتھ موصوف ہے اور مین اونکو اپنی پناہ دیکر لایا ہون قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ کو قبول کر لیا
مگر یہ کہا کہ ابو بکرؓ سے کہدو کہ اپنے خدا کی پرستش اپنے گھر مین کرے اور نماز اور قرآن گھر مین پڑھے
اور ہمکو اس سبب سے ایذا نہ دے اور امورات مذہبی اپنے آشکار نہ کرے ہم ڈرتے ہین ایسا نہو
ہمارے لڑکے اور عورتین فتنہ مین پڑ جاوین ابن دغنہ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے پیام قوم کا
بیان کیا چند روز حضرت صدیق اکبرؓ نے صبر کیا بعدہ اونسے رہا نگیا اپنے گھر کے پچھواڑے ایک
مسجد بنائی اور اوسمین نماز پڑھنے لگے اور قرآن بھی وہان پڑھتے تھے لڑکے اور عورتین قریش کی
حضرت صدیق اکبرؓ کی آواز سنکر جمع ہو جاتی تھین اور حضرت صدیق اکبرؓ کو دیکھکر متعجب
ہوتی تھین اسوجہ سے کہ حضرت صدیق اکبرؓ بہت نرم دل اور بہت رونے والے تھے جب
قرآن مجید پڑھتے تھے بے اختیار آنسو اونکی آنکھونسے جاری ہوتے تھے اور وہ ضبط نکرسکتے تھے
قریش کو جب یہ حال معلوم ہوا ڈرے کہ عورتین اور لڑکے ایسا نہو اسلام کیطرف مائل ہو جاوین
کیونکہ دل اونکے نرم ہوتے ہین ابن دغنہ کو بلا کر کہا کہ ہمنے ابو بکرؓ کو تیری امان دینے سے
امان دی تھی اس شرط پر کہ اپنے گھر مین خدا کی پرستش کرے اونہون نے اسکے خلاف کیا
اب اونسے کہدو کہ یا وہ تمہاری امان کو رد کرین یا گھر مین عبادت کرین ابن دغنہ نے حضرت
حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ قریش چاہتے ہین کہ میری امان کو رد کرین اسوجہ سے کہ تمنے
اونکی شرط کو پورا نہین کیا اب یا تو تم اونکی شرط کو پورا کرو یا میری امان کو رد کرو حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے تیری پناہ کو رد کیا اور خدا اور رسول کی پناہ کی ساتھ
راضی ہوا اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب اہل مدینہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور عقد
متابعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل مدینہ مین باہم مستحکم ہو گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنے یارونکو جانب مدینہ ہجرت کی اجازت دی اسواسطے کہ وہ لوگ بسبب کفار کے

ایذا پہونچانیکی مکہ مین رہ نسکتے تھے اور مروی ہے کہ جناب سرور عالم نے اپنے صحابہ سے فرمایا
مجھکو تمہاری ہجرت گاہ دکھادی وہ زمین نخلستان ہے درمیان دو پہاڑون کے یعنے
مدینہ منورہ اور منقول ہے کہ اول حضور کے صحابہ سے مصعب بن عمیر نے ہجرت کی مدینہ بعدہ
ابن مکتوم نے اوسکے بعد عمار یاسر اور بلال اور سعد ابن ابی وقاص نے اونکے بعد
حضرت فاروق عمر نے مع بیس اور صحابہ کے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بخاری شریف
مین مروی ہے کہ صدیق اکبر نے بھی سامان سفر کیا کہ مدینہ کیطرف ہجرت کرین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ صبر کرو مین امیدوار ہون کہ مجھکو بھی ہجرت کا حکم ہو یعنے ہم تم
ساتھ چلین صدیق اکبر نے کہا میری مان باپ آپ پر فدا ہون یہ امید ہے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہان صدیق اکبر نے توقف کیا تاکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ ہون
اور کہتے ہین کہ صدیق اکبر نے ایک خواب دیکھا کہ چاند آسمان سے بطحاے مکہ مین اوترا
اور شہر مکہ مین آیا اور صحرائے مکہ اوسکے نور سے منور ہو گیا پھر اوس چاند نے آسمان کیطرف
میل کیا اور مدینہ مین منزل کی اور زمین یثرب کو اپنی شعاع سے منور کیا اور بہت آسمان
کے تارون نے اوس چاند کے ساتھ موافقت کیواسطے حرکت کی اوسوقت وہ ماہ انجم سپاہ
کئی ہزار یارونکے ساتھ ہوا پر اوڑا اور زمین مکہ پر اوترا اور زمین مدینہ ویسی ہی روشن
اور تابان رہی مگر تین سو ساٹھ گھر اور ایک روایت مین ہے چار سو گھر جب وہ ماہ کامل
اوس بلدہ حرام مین پہونچا پھر اطراف حرم منور ہوے بعدہ وہ چاند مدینہ کیطرف چلا اور
عائشہ کے گھر مین آیا پس زمین شق ہوئی اور وہ چاند اوس کوے مین ناپدید ہو گیا
صدیق اکبر جب خواب سے بیدار ہوے رونے لگے اسواسطے کہ آپ تعبیر خواب کی خوب
جانتے تھے الغرض آپنے اوس خواب کی تعبیر مین خوب غور کیا اور سمجھ گئے کہ وہ چاند جناب

یعنی ہجرت کی اصحاب نے طرف مدینہ منورہ کے

سرور عالم ہین اور وہ تارے چمکنے والے آپکے اقربا اور صحابہ ہین کہ آپکے ہمراہ غربت کو اختیار کرینگے اور
مدینہ مین ہجرت فرماوینگے اور سمیٹنا اوس چاندکا مع تارون کے دلیل ہے اسپر کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم مکہ معظمہ کو فتح کرینگے اور عائشہ کے مکان مین آنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مدینہ منورہ
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمبستری سے مشرف ہونگی اور غیب ہونا زمین کا اوس چاند
چاندکا دلیل ہے حضرت سرور کائنات کی وفات پر حضرت صدیق اکبرؓ کو اوس واقعہ کے دیکھنے سے
دو غم پیدا ہوے ایک غم مہاجرت وطن کا اور دوسرا غم مفارقت جناب سید عالم کا اور قصد کرلیا
حضرت صدیق اکبرؓ نے کہ اگر غربت پیش آویگی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نچھوڑونگا
نقل کرتے ہین کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی دو اونٹ تھی آپ اونکی خوب خدمت کرتے تھے اور کھلاتے تھے
تاکہ فربہ ہو جاوین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مامور بہ ہجرت ہونیکا انتظار کرتے تھے اہل سیر نے
لکھا ہے کہ جب اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کیواسطے وطن کو چھوڑا اور غربت کو اختیار
کرکے مدینہ منورہ مین جاکر قیام کیا کفار کو یقین ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہ سے
جاکر ملینگے اور اہل مدینہ اونکی حمایت کرینگے اس امر مین مشورہ کرنیکے واسطے ایک مکان مین
جمع ہوے اور دروازہ بند کرلیا تاکہ کوئی بنی ہاشم سے آدمی اوس مشورہ سے واقف نہووے شیطان ملعون
ایک بڈھے کی صورت مین وہان پہونچا اور بیٹھ گیا کفار نے کہا اے بڈھے تو کہانسے آیا ہے اور
بے اجازت ہماری تمکو کون یہان لایا ہے اوس ملعون نے کہا مین نجد کا رہنے والا ہون مجھکو
تمہاری صورت اور بو اچھی معلوم ہوئی اسواسطے مین چلا آیا کہ تمہاری باتین بھی سنون
اور کچھ حاصل کرون قریش نے باہم کہا کہ یہ شخص نجد کا رہنے والا ہے مکہ کا نہین ہے اگر سنیگا
تو کیا باک ہے پس اونھون نے باتین شروع کین اور کہا حال محمد کا تم پر ظاہر ہے قسم ہے
خدا کی عجب نہین ہے اونسے جب اونکو قوت ہوگی ہمسے مقابلہ کرینگے اسبارہ مین کچھ فکر کرنا

کرنا چاہیے سب اسپر متفق ہوے اور جو جسکی راے مین آیا کہنے لگا ایک لعین نے کہا کہ اونکو
بند آہنی مین مقید کرکے ایک گہر مین بند کردو کہ تاحیات رہائی نپاوین شیخ نجدی نے کہا
یہ تجویز اچھی نہین ہے اونکی قوم کے لوگ جب آگاہ ہونگے اونکو چھڑالین گے اور تمہارا اونکا
سخت مقابلہ ہوگا دوسرے نے کہا کہ اونکو اپنے شہر سے باہر کردو جہان چاہین جائین شیخ
نجدی لعنۃ اللہ علیہ نے کہا یہ تجویز بہی اچھی نہین ہے کیا تم اونکی کلام شیرین سے واقف نہین جو
وہ جہان جاوینگے لوگونکو اپنی باتونمین فریفتہ کرلین گے اور لوگ اونکی بیعت کرینگے اور
اتفاق کرکے تمسے لڑینگے سب نے کہا یہ بڈہا سچ کہتا ہے اور جو حق ہے تدبیر کا ادا کرتا ہے سب نے اوسکی
نہایت تعظیم کی بعدہ ابوجہل ملعون نے کہا کہ میری یہ رای ہے کہ ہر ایک قبیلہ سے ایک جوان سلاور
چن لیا جاوے اور تلوارین تیز اونکو دیجاوین اور وہ سب ایکبارگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
حملہ کرکے فراغت کرین اور جب یہ کروگے خون اونکا کل قبائل پر متفرق ہوجاویگا اولاد عبد مناف
کو قوت بدلا لینے کی کل قبائل سے نرہیگی مجبور ہوکر دیت لینے پر راضی ہونگے ہم اونکو دیت
دیدینگے غضب اللہ علیہ شیخ نجدی نے کہا یہ البتہ فکر معقول ہے پس سب نے اوسپر اتفاق کیا
اور مجلس برخاست ہوئی اور وہ سب اس مہم کی اسباب جمع کرنے لگے جبرئیل علیہ السلام اللہ
کے بھیجے ہوے جناب سرور عالم کے پاس آئے اور سب حال اون کفار نابکار کا بیان کیا اور کہا
کہ تحقیق اللہ تعالے آپکو حکم دیتا ہے ہجرت کا اور کہا کہ آج آپ اپنی خوابگاہ مین جہان رہا استراحت
فرماتے تھے استراحت نکیجیے اور کل ہجرت کا سامان کرکے مدینہ کیطرف ہجرت فرمایے الغرض جب
رات ہوئی کفار موافق اپنے مشورہ کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر جمع ہوے
اور منتظر تھے کہ حضرت رسول کریم سو جاوین تو اپنی غرض کو پورا کرین نبی کریم اس حال سے
مطلع ہوے اور سیدنا علی مرتضی علیہ السلام سے فرمایا کہ کفار میری قتل کا ارادہ کرتے ہین

مین یہانسے جاتا ہون تم میری بستر پر آج لیٹ رہو اور سبز چادر میری اُوڑہ لو اور وہ چادر وہ تھی کہ حضرت ہمیشہ شب کو اوس کو اوڑہکر استراحت کرتے تھے اور فرمایا حضور نے کہ اے علی قوم کی حیل سے نہ وہ کسی قسم کی تکلیف تجھکو نہ پہونچا سکین گے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو مدینہ کیطرف ہجرت کا اذن دیا گیا مین کل سامان سفر کرونگا اور مدینہ جاؤنگا اور لوگونکی جو امانتین حضرت کے پاس تہین وہ سب حضرت نے جناب امیر کو دیدین تاکہ اوسکو مالکونکو پہونچا دین اور آپکے پیچھے مدینہ کو آوین جناب ولایت مآب حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ بستر مبارک پر لیٹے اور ردائے شریف حضور کی اوڑہ لی رسول کریم گہر سے باہر نکلے اور اول سورۂ یٰس آیۂ کریمہ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا الی آخر الآیۃ پڑہتے جاتے تھے اور مشت خاک اونپر ڈالتے ہوئے اونپر سے گذرتے تھے اور وہ زمین دنیا کے اندہے اللہ کے حبیب کو دیکھہ نہ سکتے تھے مروی ہے کہ جس رات کو سیدنا علی مرتضی نے اپنی نفس کو اللہ کے رسول پر فدا کیا اور حضور کے بستر مبارک پر لیٹ رہے اللہ تعالے نے وحی کی طرف جبرئیل اور میکائیل کے کہ تمہارے دونوں کے درمیان مینے عقد مواخات کا باندہا اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر سے دس گنا کر دیا ہے کون تم مین سے اپنی عمر دوسرے کی عمر پر بخشش کرتا ہے دونو نے کہا ہم نہین بخشتے ہین اپنی حیات کو کسی کی حیات پر ہم اپنی زندگی کو دوست رکہتے ہین اللہ تعالے نے وحی کی اونکی طرف کہ کسواسطے مثل علی ابن ابیطالب کے نہین ہوتم کہ مواخات یعنی بہائی چارہ کیا مین نے اوسکے اور محمد کے درمیان پس اوسنے اپنی نفس کو محمد پر فدا کیا اور اپنی حیات کو اوسکی حیات پر ایثار کیا اور حکم ہوا دونو فرشتونکو کہ جاؤ زمین پر اور شر اعدا سے اوسکی حفاظت کرو وہ دونو فرشتے اللہ کے حکم سے زمین پر آئے جبرئیل حضرت امیر کے سرہانے بیٹھے اور میکائیل پائین کیطرف اور جبرئیل نے کہا کون ہے تیرا سا اے علی ابن ابیطالب اللہ تعالے جلشانہ مباہات کرتا ہے ساتھ تیرے ملائکہ پر پس کہا ہم کسی شخص نے

هر آنکه بهر خدا راه نفس می بندد	ملک ز عرش بفرمان او کمر بندد

اور کہتے ہین کہ آیۂ کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَن یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ
اسی بارہ مین نازل ہوئی ہے منقول ہے کہ جب سرور عالم گھر سے خیریت کے ساتھ تشریف لیگئے
اور کفار سپہر گذر گئے اوسکی تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص اونپر ظاہر ہوا اور اوسنے کہا کہ یہان
کسکا انتظار کرتے ہو اونہون نے کہا ہم محمدؐ کے منتظر ہین اوسنے کہا خدا کی قسم محمدؐ گھر سے باہر نکلے
اور تم پر سے گذرے اور خاک تمہارے سرونپر ڈالی اونہون نے سرونپر ہاتھ پھیرا سر کو خاک آلودہ
دیکھا اور خاک سر سے جھاڑنی اور کہتے ہین کہ جنکے سر پر وہ خاک پڑی تھی وہ سب جنگ بدر مین
مارے گئے القصہ کفار اوٹھے اور دروازہ کی درز سے دیکھا آنحضرت کی خوابگاہ مین کوئی شخص
لیٹا ہے سمجھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہنے لگے واللہ محمدؐ یہ ہین اپنی چادر اوڑھے ہوئے سوتے
ہین اور منتظر رہے گھر مین آئے اور چاہا کہ حملہ کرین جناب ولایت مآب اوٹھ کھڑے ہوئے
رضی اللہ تعالی عنہ پوچھا اونہون نے کہ محمدؐ کہان ہین آپنے فرمایا مین نہین جانتا ہون دونون
حضرت امیر کی طرف التفات نکیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگے اور مروی ہے
کہ جناب سرور عالم گھر سے نکلکر حضرت صدیق اکبرؓ کے مکانپر تشریف لیگئے اور فرمایا جو کوئی
تمہارے پاس ہو اوسکو باہر کردو حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی
نہین ہے سوا میری دونون لڑکیون کے ایک اون مین سے آپکی زوجہ ہے یعنی عائشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای ابوبکرؓ تمکو معلوم ہو کہ اللہ تعالی نے مجھکو ہجرت کا حکم دیا ہے صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین چاہتا ہون کہ آپکا مصاحب رہون حضرت نے فرمایا ہان تو مصاحب ہوگا اور ایک روایت
مین ہے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے باپکو دیکھا کہ بسبب خوشی کے رونے لگے اور
اوس وقت تک مین یہ نجانتی تھی کہ خوشی مین بھی رونا آتا ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ

آپ میری اندونوں اونٹوں میں سے ایک اونٹ کو قبول کریں حضرت نے فرمایا قبول کیا مین نے ساتھ
قیمت کی اور ایک روایت میں ہی کہ حضور نے فرمایا جو اونٹ میری ملک مین سے نہیں ہے اوس پر
مین سوار نہیں ہوتا ہون صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ ہی کی ملک ہے حضرت نے فرمایا نہیں
لیکن جس قیمت پر تم نے خرید کیا ہے مول لیتا ہون صدیق اکبرؓ نے عرض کیا اگر یہی مرضی مبارک ہے
بعوض قیمت کے لیجیے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ ہمنے جھٹ پٹ سامان سفر مہیا کیا اور عبداللہ
بن ابوبکر کہ جوان عقلمند اور صاحب ادب تھے اونکو اس کام پر مقرر کیا کہ دنکو قریش مین
رہین اور شب کو غار ثور مین آکر خبر کفار کی حضرت کو پہونچا دین اور عامر بن فہیرہ کہ صدیق اکبر کے
غلام آزاد تھے اونسے کہا کہ شب کو دودہ لادے تاکہ حضور اور صدیق اکبرؓ تناول فرماوین اور
ایک راہ بتانیوالا قبیلہ بنی دیل سے کہ اوسکو عبداللہ اریقط دیلی کہتے تھے اجرت دیکر اصحاب نے
کیواسطے مقرر کر لیا اور اوسکو مال دیا اور اونٹ اوسکے سپرد کیے تاکہ تین شبانہ روز کے بعد غار ثور
مین لاوے اسماء بنت ابوبکر روایت کرتی ہین کہ صدیق اکبرؓ کے پاس پانچہزار درم نقد موجود تھے
اونہون نے اوسکو اپنے ساتھ لیا اور صفر کی اٹھائیسوین شب کو یا غرہ ربیع الاول کو کوٹھے پر
ایک روزن تھا اوسمین سے باہر گئے اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں
جاتے وقت نعلین مبارک اوتار ڈالے تھے اور پنجے کے بل چلتے تھے تاکہ پیرونکا نشان زمین پر نہ پڑے
راہ مین حضور کا پائے مبارک مجروح ہو گیا صدیق اکبرؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی گردن پر
سوار کر لیا اور غار کے دروازے پر پہونچا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ تھوڑی دیر یہان توقف
فرمائیے تاکہ اول مین اس غار مین جاؤن اگر کوئی آفت ہو مجھکو پہونچے آپ محفوظ رہین اور وہ غار
مشہور تھا کہ اوسمین سانپ بہت رہتے ہین پس حضرت صدیق اکبرؓ غار کے اندر گئے دیکھا کہ وہ غار
بالکل تاریک ہے صدیق اکبرؓ اوسمین بیٹھ گئے اور ہاتھ سے ٹٹولنے لگے جو سوراخ دیکھتے تھے ایک ٹکڑا

اپنے جامہ سے پھاڑ کر اوسمین بھر دیے تھے ایک سوراخ باقی رہگیا اور کپڑا نہ رہا صدیق اکبرؓ نے اپنے
پیر کی ایڑی سے خوب مضبوط اوس سوراخ کو بند کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
کہ اب حضور تشریف لاوین نبی کریم غارمین تشریف لیگئے اور شب اوس غارمین بسر کی
جب صبح ہوئی حضرت صلے علیہ وسلم نے صدیق اکبرؓ کو برہنہ دیکھا پوچھا ای ابوبکر جامہ تمہارا کیا ہوا
اونھون نے جو حال گذرا تھا عرض کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعاء خیر اونکو دی اور
مروی ہے کہ سانپ اور بچھو حضرت صدیق اکبرؓ کو کاٹتے تھے اوسکی تکلیف اور شدت سے آنسو اونکے
نکلے تھے حضور نے فرمایا ای ابوبکر غمگین نہو تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ تعالے جلشانہ نے
سکینہ نازل کیا اور ایک ارام اونکے دلکو حاصل ہوا اور اوسوقت سے جانور اونکو ضرر نہ پہنچا سکتے تھے
اور نقل کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے ایک درخت ببول کا غار کے دروازے پر پیدا کر دیا اور ایک وحشی کبوتر
کے جوڑے کو الہام ہوا اوسنے بحکم خدا وہان پر آشیانہ بنایا اور رات ہی کو انڈے دیے اور ایک مکڑی کو
حکم خدا ہوا اوسنے وہان جالا لگایا انس ابن مالک اور دوسرے صحابہ سے مروی ہے اللہ تعالے نے اوس
رات کو ایک درخت کو حکم دیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک کے سامنے نکلا اس طرح
کہ حائل ہوجاوے حضور کے اور اوس شخص کے درمیان مین جو غار کے باہر ہو یعنے آپکو دیکھ نسکے اس
حدیث کو بہت اہل سیر نے نقل کیا ہے لیکن بعض محدث متاخرین مین سے قائل ہوے ہین اسکے راوی
ضعف کے واللہ اعلم مروی ہے کہ مشرکین چونکہ صدیق اکبرؓ کو سچا دوست حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
جانتے تھے حضور کو تلاش کرتے ہوے اونکے دروازے پر گئے تا کہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معلوم
اسماء بنت ابوبکر کو دیکھکر اوسنے پوچھا کہ تمہارے باپ کہان ہین اونھون نے فرمایا مجھکو نہین معلوم
ہے ابوجہل لعین نے اونکو تھپڑ مارا اور مشرکین اپنے ساتھ ایک شخص پتا لگانیوالے کو لاتے تھے
تلاش کرنے لگے آخر کار اثر پیر اونکا پایا اوسکے نشان پر چلے اور دست پتا بند تھے جب کوہ ثور کے پاس پہنچے

اثر پیرونکا نکلا پتا لگانیوالے نے کہا اب مین نہین جانتا ہون کہ اور کدہر گئے اور جب دشمن غار کے پاس
پہونچے پتا لگانیوالے نے کہا کہ تمہارے مقصود نے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے یار نے اس غار
سے تجاوز نہین کیا ہے اوسوقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے شخص نیچے
اپنے دونو قدم پر نگاہ کرے تو مثل آئینہ ہمکو دیکھ لے حضرت نے فرمایا کیا گمان تیرا ہے ایسے
دونون کے ساتھ کہ اللہ تعالے تیسرا ہے اونکا یعنی ہم اور تم دونون تنہا نہین ہمارے ساتھ اللہ تعالے
خود ہے پس جب اللہ ساتھ ہے تو کیا ڈر ہے منقول ہے کہ جب کفار غار کے دروازے پر پہونچے کبوتر اپنے
آشیانہ سے اوڑے جب اونہون نے کبوتر کے انڈے اور مکڑی کا جالا دیکھا آپسمین کہنے لگے کہ اگر وہ
غار مین جاتے کبوتر کے انڈے ٹوٹ جاتے اور جالا جاتا رہتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے
کہ اللہ تعالے نے بسبب اس کید کے کفار کو ہماری طرف سے پھیر دیا اور کہا ہے کہ وہ جالا ایسا تھا
کہ کفار آپسمین کہتے تھے کہ یہ جالا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پیشتر کا لگایا ہوا ہے اور لکھا ہے
کہ کبوتر جو حرم مکہ مین کثرت سے ہین یہ سب اونہین دو کبوترون کی نسل ہے نبی کریم نے اونکو دعا دی
ہے اللہ تعالے نے اونکی نسل مین برکت کی ہے اور دار الامن مین اپنے گہر کے حوالے مین اونکو
جگہ دی ہے اور مکڑی کی نسبت مین حضور نے فرمایا ہے کہ ایک لشکر ہے خدا کے لشکرون سے اور اوسکے
مارنیکی حضور نے ممانعت کی ہے القصہ کفار بدشعار وہان سے نادم ہو کر پلٹے اور ابوجہل ملعون نے منادی کرادی
تمام آبادی مکہ مین کہ جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر کے ساتھ لے آوے یا اونکا پتہ لگادے اوسکو
سو اونٹ ہم دینگے سب کفار اس سبب سے حضرت کی تلاش مین سرگرم تھے لیکن اللہ تعالے آپکا خود
حافظ اور نگہبان تھا اس تلاش سے اونکو بجز دنیا کی ذلت اور عذاب آخرت کے کچھ حاصل نہوا
منقول ہے کہ جب تین راتین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غار مین گذر گئین تیسری شب کی صبح کو
عبداللہ بن اریقط دیلی وعدہ کے موافق اونٹون کو غار کے دروازہ پر لایا اور عامر بن فہیرہ بھی

حاضر ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی یار غار ایک اونٹ پر سوار ہوی اور عبداللہ اور عامر
ایک اونٹ پر اور بیچ کنارہ دریا کی راہ لی ایک رات دن برابر چلے اور دوسری روز بھی چلے
یہانتک کہ دہوپ پڑہی اور گرمی کا وقت آیا صدیق اکبر فرماتے ہین کہ مین دیکھنی لگا کہ کوئی طالب
تو ہمارے پیچھے نہین آتا ہے ناگاہ ایک پتھر مین نے دیکھا اوسکی طرف متوجہ ہوا اوس پتھر کے نیچے
تھوڑی زرا سا سایہ دہوپ سے تھا اوسکو مین نے حضرت سرور عالم کے واسطے برابر کیا اور تکیہ پوست کا
درست کیا اسکے واسطے مین نے رکھ دیا اور عرض کیا کہ حضور ذرا یہان استراحت فرمالین حضور لیٹ رہے
اور سو گئے اور مین اوس صحرا کے اطراف مین پھرتا رہا ناگاہ ایک چرواہے کو مین نے دیکھا اور
اوس سے پوچھا کہ تو کسکا غلام ہے اوسنے کہا مین ایک مرد قریشی کے ملک سے ہون اور ایک
شخص کا نام لیا مین اوسکو جانتا تھا مین نے اوس سے تھوڑا دودہ مانگا اوسنے ایک پیالہ
مین دودہ مجھکو دوہ دیا مین نے تھوڑا پانی اوسمین ملا دیا کہ سرد ہوجاوے اور حضرت کے سامنے لایا
آپ بیدار ہوچکے تھے مین نے عرض کیا کہ حضرت اسکو نوش کرین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا
اوسمین سے پی لیا پھر مین نے عرض کیا کہ وقت کوچ کا آگیا الغرض ہم سوار ہوے اور چلے مروی ہے
کہ نبی کریم راہ مین منزل قدید مین پہونچے اور ام معبد عاتکہ بنت خالد کے خیمہ مین تشریف لیگئے
ام معبد ایک عورت تھین عاقلہ اور ضعیفہ اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھی رہتی تھین اور جو کوئی
مسافر آتا تھا اوسکی خدمت کرتی تھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے خرما اور گوشت
طلب کیا اونھون نے کہا اس سال ہمارے یہان قحط اور تنگی بہت ہے اگر میرے یہان
کچھ بھی ہوتا تو مین پیش کرتی حضرت نے جو اونکے خیمہ مین نظر کی ایک بکری دیکھی
خیمہ کے گوشہ مین فرمایا یہ گوسفند کیسی ہے ام معبد نے کہا یہ بسبب لاغری کے جنگل سے
چل نہین سکتی ہے حضرت نے پوچھا اسکے دودہ ہے اونھون نے کہا کہ یہ ایسی لاغر ہے

کہ اسکا گمان ہی نہین ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا تم اجازت دیتے ہو مین اسکو دوہون ام معبد نے
کہا میری مان باپ آپ پر فدا ہون اگر آپسے ہو سکے آپ دوہ لین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس گوسفند کو اپنے سامنے بلایا اور دست مبارک اوسکے تھنون پہ لگایا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا
اور فرمایا ای اللہ برکت دے اوسکی واسطے اوسکی بکریامین فی الحال اوس گوسفند نے اپنے پیر
پھیلا دیے اور تھن اوسکے دودہ سے بھر گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام معبد سے ظرف منگایا
اور اپنے دست مبارک سے دودہ دوہا اور اول اہل خیمہ کو پلایا بعدہ اپنے ہمراہیونکو پلایا اوسکے بعد
خود پیا اور اسقدر دودہ اوس گوسفند کا دوہا کہ سب حاضرین نے مکرر اوسکو پیا اور ام معبد کے
برتنون کو حضور نے دودہ سے بھر دیا اور اونکے پاس چھوڑ دیا اور وہانسے روانہ ہوئے تھوڑی دیر
کے بعد ابو معبد اکثم بن ابی الجون شوہر ام معبد کے آئے اور گھر مین برتنون کو دودہ سے بھرا ہوا
پایا پوچھا یہ دودہ کہانسے آیا ہماری بکریان دودہ دینے والی یہانسے بہت فاصلہ سے ہین ام معبد نے
کہا واللہ ایک مرد نہایت مبارک ہم پر گذرا چہرہ اوسکا نہایت دلکش باتین بہت اچھی
زبان نہایت فصیح تھی اور تمام اوصاف اور اخلاق اور شکل اور شمائل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
بہت عمدہ طور سے بیان کیے ابو معبد نے جب اوصاف جناب سرور کائنات خلاصہ اولاد عبد مناف
اپنی زوجہ سے سنے کہا واللہ یہ وہ شخص صاحب قریش ہی کہ جسکو ڈہونڈتے ہین اور ہمنے آوازہ
اوسکا سنا ہی اگر مین اوس تک پہونچتا اوسکی صحبت مین حاضر رہنے کا التماس کرتا اور امید ہے
کہ اون تک پہونچونگا اور تدارک اسکا کرونگا اور مروی ہی کہ بعدہ وہ دونو حضرت کی حضور مین
حاضر ہوے اور اسلام قبول کیا اور نقل کرتے ہین کہ وہ گوسفند کہ جسکے تھنون کو حضور کے دست مبارک
نے مس کیا تھا حضور کے دست شریف کی برکت سے اٹھارہ برس زندہ رہی اور دودہ دیتی تھی
صبح اور شام اور حضرت خلیفہ دویم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین وہ گوسفند مری اور صحیح بخاری شریف

میں عبدالرحمٰن بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھسے کہا کہ سراقہ کہتا تھا کہ
قاصد قریش کے چند ہمارے قبیلہ میں آئے اور کہا کہ قریش کہتے ہیں کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
یا اونکے صاحب ابوبکر کو قتل کرے یا قید کرے ہر ایک کے عوض میں ہم سو اونٹ دینگے ایک روز
میں بیٹھا ہوا تھا اپنی قوم میں کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ اسوقت ایک جماعت کو میں نے دیکھا
کہ ساحل کی راہ سے جاتی تھی گویا کہ محمد اور اونکے اصحاب تھے سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ وہی ہیں
لیکن میں نے چاہا کہ اوسکو دہوکا دوں اور کہا میں نے کہ فلان فلان تھے میرے سامنے سے گئے
اور میں نے اونکو دیکھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب نہیں ہیں اور تھوڑی دیر میں نے
قوم میں توقف کیا اور بعدہ اوٹھکر گھر میں گیا اور لونڈی سے کہا اوسنے میرا گھوڑا ٹیلہ کے پیچھے
نیچے کھڑا کیا اور میں نے اپنا نیزہ اوٹھالیا اور زمین پر کھینچتا ہوا اوسکو چلا جسطرح کوئی
قضائے حاجت کو جاتا ہے اور جب ٹیلے کے نیچے پہونچا گھوڑی پر سوار ہوا اور گھوڑا دوڑایا
یہانتک کہ حضرت کے قریب پہونچا گھوڑی نے ٹھوکر لی اور میں گر پڑا اور پھر میں اوٹھا اور
تیر قمار کے نکالکر میں نے فال دیکھی کہ میں ضرر آپکو پہونچا سکونگا یا نہیں فال میری بر خلاف
نکلی میں نے اوسپر چندان اعتبار نکیا اور گھوڑی پر سوار ہوا اور گھوڑا اونکی طرف بڑہایا
اور اسقدر قریب ہو گیا کہ آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرات کی میں سنتا تھا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم متوجہ تھے یعنی خدا کی یاد میں اور التفات اپنی طرف نکرتے تھے اور ابوبکر رضہ کثیر الالتفات تھے
ناگاہ میرے گھوڑے کی دونو ہاتھ زانو تک زمین میں دہنس گئے اور میں زمین پر کود گیا اور
گھوڑی کو میں نے زجر کیا کہ اوٹھے ہاتھ زمین سے نکال نسکتا تھا بعدہ جب گھوڑا نکلا پھر میں نے
قمار کے تیر سے تفول کیا پھر بری فال نکلی سمجھ گیا میں کہ آپ پر قابو نپاؤنگا اور حضرت صدیق اکبر رضہ
فرماتے ہیں کہ جب سراقہ میرے قریب پہونچا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دیکھئے پہونچنے والا ہمارا

آپہونچا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا سراقہ جب ہمسے ایسا قریب ہوگیا
کہ ہمارے اور اسکے درمیان ایک دو نیزے سے زیادہ فاصلہ نہ رہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
دہونڈہنیوالا اب ہمکو پا گیا اور مین رو دیا خواجہ عالم نے فرمایا کیون روتا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین اپنے نفس کیواسطے نہین روتا ہون آپکے خیال سے روتا ہون حضرت نے سراقہ کیطرف دیکھا
اور کہا اللہم اکفنا بما شئت الٰہی ہمکو کفایت کر اسکے شر سے جسطرح تجھکو منظور ہو فوراً چارون
ہاتھ پیر سراقہ کے گھوڑے کے زانو تک زمین مین دہنس گئے سراقہ نے فریاد کی کہ یا محمد میرا گھوڑا
اس آفت سے چھوٹ جاوے مین عہد کرتا ہون کہ اب آپسے مخالفت نکرونگا بلکہ جو کوئی پیچھے آپکی
تلاش مین آتا ہوگا اوسکو پھیر دونگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ اگر یہ سچا ہے تو اسکے
گھوڑے کو چھوڑدے فوراً پیر سراقہ کے گھوڑے کے زمین سے نکل آئے سراقہ کہتے ہین اوسوقت
میرے دلمین یقین ہوگیا کہ جلد تر دین آپکا ترقی پاویگا پس مین نے اسباب اور زاد راہ کو
پیش کیا حضور نے قبول نکیا اور ایک روایت مین ہے سراقہ کہتے ہین کہ مین نے ایک تیر اپنے
ترکش سے نکالکر پیش کیا اور کہا کہ حضور اسکو لے لین راہ مین میرے اونٹ اور بکریان آپکو
ملینگی جو کچھ آپکو حاجت ہو میرے چرواہون سے لیجیئیگا حضرت سرور عالم نے فرمایا ہمکو کوئی حاجت
اونسے نہین ہے فقط اسقدر مجھکو منظور ہے کہ تو میرے حال کو کسیسے کہنا نہین سراقہ کہتے ہین کہ مین نے
حضرت سے نامہ امان مانگا کہ میرے اور حضرت کے درمیان ایک نشانی رہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا اونہون نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر یا استخوان پر
نامہ لکھکر مجھکو دیا مین نے اوسکو لے لیا اور پلٹا اور نبی کریم جانب مدینہ طیبہ روانہ ہوئے سراقہ
راہ مین جو کوئی ملتا تھا اوس سے کہتے تھے کہ مین نے اس راہ کو خوب دہونڈ لیا اونکا نشان بھی
نپایا یہ کہکر لوگونکو پھیر دیتے تھے کیا اللہ تعالٰے کی قدرت ہے کہ سراقہ آئے تھے حضرت سے مجادلہ کو

اور اللہ تعالے نے اونہی سے کام حفاظت کا لیا ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۱۲ اور سراقہ بعد فتح حنین کے جب جناب سرور عالم نے مراجعت کی تو راہ مین حضرت سے آکر ملے اور مسلمان ہوگئے رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ چونکہ اوس راہ سے اکثر ملک شام کو آتے جاتے تھے لوگ وہانکے اونکو پہچانتے تھے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے واقف نتھے اور اس سفر مین حضرت صدیقؓ ردیف تھے حضرت کے یعنے آپکے پیچھے اونٹ پر سوار تھے اسوجہ سے جو کوئی آپکو دیکھتا تھا پوچھتا تھا کہ یہ کون ہین صدیق اکبر کہتے تھے یہ وہ ہین جو مجھکو راہ دکھاتے ہین وہ لوگ اس قول کو ظاہر پر قیاس کرتے تھے اور صدیق اکبرؓ کا مطلب اور ہی تھا اور یہ ایسا حیلہ تھا کہ اظہار حقیقت بھی کرتے تھے اور پھر پردہ بھی تھا کہ راز مخفی رہے اور نقل کرتے ہین کہ بریدہ بن حصیب اسلمی نے سنا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یار کے ساتھ مکہ سے نکلے ہین اور اہل مکہ نے اونکی قتل کرنے یا اسیر کرنے پر سو اونٹ دینا قبول کیا ہے اونکو طمع پیدا ہوئی اور ستر سوار اپنے قبیلے کے ہمراہ لیکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش کو چلے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچگئے حضور نے فرمایا تو کون ہے اونھون نے کہا بریدہ حضرت نے صدیق اکبرؓ سے متوجہ ہوکر فرمایا یا ابابکر برد امرنا خوش ہوا ہمارا کام پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ کس قبیلہ سے ہو اونھون نے کہا قبیلہ بنی اسلم سے حضرت نے فرمایا سلمنا سلامتی پائی ہمنے پھر اونسے پوچھا کس قوم سے ہے اونھون نے کہا بنی سہم سے حضرت نے فرمایا خرج سہمنا باہر ہوا تیر تمہارا بریدہ نے جب کلام شیرین جناب سید عالم کا سنا متعجب ہوکر کہنا آپ کون ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین محمد ابن عبد اللہ خدا کا رسول ہون بریدہ نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور کمال اخلاص کے ساتھ مسلمان ہوگئے اور جسقدر لوگ اونکے ہمراہ تھے سب نے اسلام قبول کیا رضی اللہ عنہم بریدہ شب بھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت

مین رہی جب صبح ہوئی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ بے لوکے آپ مدینہ مین نجایئے
اور عمامہ اپنا کھولکر نیزہ پر باندہ لیا اور آگے آگے حضور کے چلنے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپ میرے گھر مین قیام کرینگے نبی کریم نے فرمایا یہ اونٹ میرا مامور ہے یعنی اللہ کیطرف سے
جہان یہ جاویگا وہان مین اوترونگا اور صحیح روایات مین مروی ہے کہ جب خبر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ سے ہجرت کرنیکی مدینہ منورہ کیجانب اہل مدینہ نے سنی ہر روز
باہر آتے تھے اور حرہ کی اوپر پتھرون کے سایہ مین بیٹھتے تھے اور جناب سید عالم کی تشریف آوری کا
انتظار کرتے تھے جب دہوپ چڑھتی تھی اور گرمی ہوتی تھی اپنے گھرونکو پلٹ جاتے تھے جس روز
نیر برج رسالت کا اوس بلدۂ پاک مین نزول اجلال ہونیوالا تھا حسب عادت اوس روز
بھی اہل مدینہ بہت انتظار کرکے گھرونکو پلٹ گئے ایک یہودی ایک حصار پر کسی کام کو
گیا تھا ناگاہ دور سے جناب سرور عالم اور انکے یارونکو اوسنے دیکھا اور بے اختیار ہوگیا
اور پکارا اے اہل عرب اے بنی قیلہ جس دولت اور سعادت کا تمکو انتظار تھا وہ آپہونچی اور
ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو انصار کے پاس بھیجا اوسنے انصار کو
اطلاع دی تمام مسلمان مدینہ منورہ کے اللہ کے محبوب کی خبر تشریف آوری سنکر ہتیار لگاکر جوان
اور لڑکے اور مرد اور عورت سب استقبال کو شہر سے نکلے اور حرہ پر حضرت سرور عالم سے اکر سبنے
ملاقات کی اور مبارکباد دی اور بڑی خوشی کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ
تعالے عنہ سے کہتے تھے اُدْخُلَا آمِنَیْنِ مُطَاعَیْنِ اور ایک روایت مین ہے کہ عورتین اور لڑکے
مدینہ کے خوش ہو ہوکر کہتے تھے جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ آئے اللہ کے نبی آئے اللہ کے رسول اور
بعض روایات مین ہے کہ عورتین مدینہ طیبہ کی دف بجاتی تھین اور یہ شعر پڑہتی تھین

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ	وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ

اَیُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

اور ایک روایت مین ہی کہ جناب سید عالم جسدن مدینہ منورہ مین پہونچے بنی انصار کی جو بیٹیکر
ایک جماعت پر گذرے وہ عورتین یہ گاتی تھین نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ وَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ
اور سید المرسلین فرماتے تھے کہ حق تعالے جانتا ہی کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون اور
اتفاق ہی اہل سیر کا کہ حضرت رسول کریم مدینہ منورہ مین ماہ ربیع الاول مین پیر کے دن
بلوہ افروز ہوے لیکن تاریخ مین اختلاف ہے اور مروی ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
مہار اونٹ کی پھیری اور دہنی جانب مدینہ سے محلہ قبا مین توجہ کی اور قوم بنی عمرو بن عوف
مین اور بروایتے سعد بن خثیمہ کے پاس نزول فرمایا اور صدیق اکبر محلہ سنح مین خبیب
بن یساف یا خارجہ بن زید کے پاس ٹھہرے چودہ دن یا کم زیادہ اس سے قوم بنی عوف
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور اہل سیر نے لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
قیام کے زمانہ مین مسجد قبا کی نیو دیگئی اور تعمیر اوسکی شروع ہوئی اور وہ اول مسجد ہے
مدینہ طیبہ مین کہ جسمین رسول کریم نے نماز پڑھی ہی اور اللہ تعالے نے اوس مسجد شریف کو وہ
فضل دیا ہے کہ قرآن مجید مین خود اوسکی تعریف فرماتا ہی اور منقول ہے کہ جناب سیدنا علی مرتضے
کرم اللہ وجہہ نے بعد نبی کریم کے تین روز مکہ مین قیام کیا اور امانتین سبکی حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے اونکو پہنچا دین بعدہ جناب ولایت مآب بھی مکہ سے مدینہ کیطرف
روانہ ہوے رات کو آپ پیادہ پا چلتے تھے اور دن کو چھپ جاتے تھے ہنوز جناب سرور کائنات
قبا مین قیام پذیر تھے کہ مولاے مومنان سیدنا علی مرتضی بھی پہونچ گئے اور آپکے پیرون مین
پیادہ پا چلنے کی وجہ سے آبلے پڑ گئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محبت کیوجہ سے اپنے دست مبارک
اونکے پیرون پر ملے اور وہ عمائے شفا بخش فورًا حضرت امیر صحیح ہو گئے اور پہر کبھی آنکھ پیر دکھے نہین

در روضین ہوا مروی ہے کہ جناب سید المرسلین جمعہ کے دن قبا سے باہر تشریف لاے تاکہ
مدینہ منورہ مین تشریف لیجاوین آنحضرت اونٹ پر سوار تھے جب بنی سالم بن عوف مین پہونچے
وقت نماز جمعہ کا آگیا مقام بطن وادی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کمال فصاحت
اور بلاغت کے ساتھہ پڑہا اور لوگونکو تقوی اور نیکی کرنے پر تحریص کی اور نماز جمعہ پڑہی
اور یہی اول خطبہ اور جمعہ تھا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہا اور جب حضور وہانسے سوار ہوے
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم مین تشریف رکھیے اور ایک روایت مین ہے کہ جس قبیلے کے
محلہ مین حضرت سرور عالم پہونچتے تھے اشراف اوس قبیلہ کے آتے تھے اور مہار حضور کا اونٹ کی پکڑ لیتے
اور کہتے تھے یا رسول اللہ آپ ہمارے یہان اترین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے
فرماتے تھے میرے اونٹ کو چھوڑ دو وہ مامور ہے یہانتک کہ پہونچے سرور عالم اوس مقام پر کہ
اب مسجد نبوی ہے اونٹ حضرت سرور عالم کا وہان بیٹھہ گیا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ جگہ ہمارے اترنے کی ہے انشاء اللہ تعالے ایک جماعت انصار کی جمع ہوئی اور عرض کیا
کہ ہمارے گہر مین تشریف لیچلیے حضرت نے فرمایا میری ناقہ کو چھوڑ دو وہ مامور ہے پس
ناقہ مبارک اوٹھا اور چند قدم چلا اور جہان اب منبر شریف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے
وہان بیٹھہ گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوترپڑے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آگے آکر
عرض کیا یا رسول اللہ میرا گہر یہانسے قریب تر ہے اذن دیجیے کہ اسباب آپکا اپنے گہر مین لیجاؤن
حضرت نے فرمایا اچھا ایسا ہی ہوگا ابو ایوب انصاری فوز عظیم سمجھہ کر اسباب وغیرہ حضور کا اپنے
گہر مین لیگئے اور ناقہ حضور کا وہانہی بیٹھا دیا انصار نے بسبب غلبہ شوق کے استدعا کی کہ یا رسول اللہ
اسباب وغیرہ آپکا ابو ایوب لے گیا نہین گیا حضور اگر ہماری گہر مین تشریف لیچلین رحمت
اور رافت سے بعید نہوگا حضور نے فرمایا آدمی اپنے اسباب کے ساتھہ ہوا کیا ہے اسباب ہم

کہ جب ناقہ حضور کا مقام مسجد شریف پر بیٹھ گیا حضرت رحمت عالم نے فرمایا یہانسے کسکا گھر
ہمارے اہل کے گھرونسے قریب تر ہے ابو ایوب انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گھر قریب
ہے یہ میری گھر کی دیوار ہے اور یہ دروازہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور گھر [illegible]
کیواسطے میری مہیا کرو ابو ایوب نے عرض کیا ایک لحظہ بعد حضور توقف فرماوین اور اپنے گھر مین گئے
اور گھر کو صاف کیا اور مقام قیلولہ کیواسطے درست کیا اور آکر حضور کو اپنے گھر مین لیگئے اور
جناب سرور عالم سات مہینے اونکے مکان مین رہے اور اسی سال مین عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ
کہ علمائے یہود سے تھے مسلمان ہوئے اور وہ خود بیان کرتے ہین جب سید عالم مدینہ منورہ مین
جلوہ افروز ہوئے اہل مدینہ حضرت کی حضور مین حاضر ہوئے مین بھی گیا جب چہرۂ انور کو دیکھا
مین نے سمجھ گیا مین کہ یہ چہرۂ انور جھوٹونکی صورت سے تو مشابہت نہین رکھتا ہے اور نا گاہ مین نے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا
الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ اے لوگون ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور صلہ رحم
کرو اور نماز پڑھو شبکو درحالیکہ آدمی سوتے ہوں داخل ہو تم جنت مین ساتھ سلامتی کے اور کہتے ہین
کہ یہ اول نصیحت ہے جو نبی کریم نے مدینہ منورہ مین فرمائی عبد اللہ ابن سلام نے یہ نصیحت سنی
اور گھر کو مراجعت کی اور جب نبی کریم کو خلوت مین پایا پھر حاضر ہوئے اور کہا یا محمد مین
تین سوال آپسے وہ کرتا ہون کہ جسکا جواب سوای پیغمبر کے کوئی نہین جانتا ہے ایک یہ کہ اول
علامت قیامت کی علامتونسے کیا ہوگی دوسری یہ کہ اول طعام اہل بہشت کا کیا ہوگا
تیسری یہ کہ کیا وجہ ہے کہ لڑکا کبھی مان سے مشابہت رکھتا ہے اور کبھی باپ سے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت تک مین نے [illegible] تھا ابھی جبرئیل نے مجھکو بتلایا ہے
عبد اللہ ابن سلام نے کہا ہے یہ یعنی جبرئیل دشمن یہود ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

آیۃ کریمہ پڑھی مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ
بعدہ فرمایا اول علامت قیامت کی ایک آگ ہوگی وہ آگ نیز مشرق سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو
مغرب کیطرف بھگادیگی جیسے چرواہا بکریون کو ہنکا دیتا ہے اور وہ مچھلی جسکی پشت پر زمین ہے
ایک ٹکڑا منفردہ اوسکے جگر کے ساتھ متعلق ہے اول طعام اہل بہشت کا وہ ٹکڑا ہوگا اور وہ کھانا نہایت
لذیذ ہی اور لڑکا جو کبھی مان سے اور کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ نطفہ مرد کا اگر سابق اور زیادہ
ہوتا ہی لڑکا باپ اور دادہیال والونکی مشابہ ہوتا ہے اور اگر نطفہ عورت کا سابق اور زیادہ ہوتا ہی
تو لڑکا مان سے اور ننھیال والونسے مشابہ ہوتا ہی عبداللہ ابن سلام نے یہ جوابات سنکر کہا اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور مسلمان ہوگئے رضی اللہ تعالےٰ عنہ بعدہ عرض کیا یا رسول اللہ
یہودی مجھپر بہتان لگاوینگے حالانکہ جانتے ہین کہ مین اونکا سید ہون اور اونکے سید کا لڑکا ہون
اور بہت بڑا عالم ہون اونمین اور اونکے بڑے عالم کا لڑکا ہون اگر اونکو میرا مسلمان ہونا معلوم
ہوجاویگا ایسی باتین میری نسبت مین کہین گے کہ جسکی مجھکو خبر بھی نہوگی میری یہ ایک عرض ہی
کہ قبل اسکے کہ اسلام میرا ظاہر ہو آپ یہود کو طلب فرماوین اور حال میرا اونسے پوچھین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن سلام کو ایک مقام پر چھپا دیا اور یہود کو بلایا اور فرمایا افسوس
ہے تمپر ڈرو اوس خدا کی عذاب اور عقاب سے کہ سوا اوسکی سزاوار پرستش کے کوئی نہین ہی تم جانتے ہو
کہ مین خدا کا رسول ہون اور تمہاری طرف آیا ہون ساتھ حق اور راستی کے مسلمان ہوجاؤ
وہ کافر کہنے لگے کہ ہم نہین جانتے ہین کہ تم خدا کے رسول ہو حضرت نے ارشاد کیا کہ عبداللہ ابن سلام
تم مین کیسا آدمی ہے اونھون نے جواب دیا ہمارا پیشوا ہی اور ہماری پیشوا کا لڑکا اور بہت بڑا عالم ہی
تم مین اور بڑے عالم کا لڑکا ہے حضرت نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوجاوے تو تم کیا کہوگے وہ کہنے لگے
حاشا کہ وہ مسلمان ہو اللہ اوسکو اس سے بچاوے تین بار حضور نے یہی کلمات ارشاد کیے اور اونھون نے

یہی جواب دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد اوسکی فرمایا ای ابن سلام باہر آؤ اور اپنے تئین اونکو دکہاؤ عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور یہود سے کہا ارے نہون نی ڈرو خدا سے اور ایمان لاؤ اوسپر اسواسطے کہ تم ضرور جانتے ہو کہ یہ خدا کے رسول ہین وہ کافر عبد اللہ ابن سلام سے کہنے لگے تم جہوٹے ہو اور ایک روایت مین ہے کہ اون ظالمون نے اونکے حق مین کہا وہ شر ہے ہمارا اور شر کا لڑکا ہے اور جاہل ہے ہم مین اور جاہل کا لڑکا ہے ابن سلام نے کہا یا رسول میں اسیسے ڈرتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون بے انصاف جہوٹون کو اپنے پاس سے نکال دیا اور اوسی سال مین مسجد نبوی حضرت نے بنا فرمائی اور قبل اوسکے یہ طریقہ تھا کہ جہان نماز کا وقت آجاتا تھا حضور نماز پڑہ لیتے تھے مروی ہے کہ جہان پر اونٹ حضرت سرور عالم کا بیٹھا تھا وہ ایک میدان تھا اور گرد اوسکے حائط اور وہ زمین دو یتیم سہل اور سہیل پسران رافع بن عمرو کے ملک مین تھی اور حضرت اسعد بن زرارہ اونکو تربیت کرتے تھے اور اوس جگہ حضرت اسعد بن زرارہ قبل از تشریف آوری جناب سید عالم امامت اپنے اصحاب کی کرتے تھے اور جمعہ کو بھی وہین پڑہتے تھے حضرت نے پوچھا کہ یہ زمین کسکی ہے عرض کیا گیا دو یتیم لڑکونکی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خرید کرنا چاہا بنی نجار نے کہا کہ ہم قیمت اسکی دیدین اور ایک روایت مین ہے کہ اون لڑکون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم قیمت اوسکی آپسے نہ لین گے بلا قیمت نذر کرتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نکیا اور دس مثقال طلا پر حضور نے اوسکو خرید کر لیا اور صدیق اکبر سے فرمایا کہ قیمت اسکی دیدو اونہون نے قیمت دیدی اور نبی کریم نے اوس زمین کو ہموار کرکے مسجد شریف کی بنیاد قائم کی اور تعمیر مسجد مین مشغول ہوے اصحاب رسول اللہ اینٹین اوٹھاتے تھے اور حضرت سرور عالم بھی اونکے ساتھ خود اینٹین اوٹھاتے تھے اور صحابہ کی ترغیب کیواسطے

فرماتے تھے ھٰذا الحِمَالُ لاحِمَالَ خَیْبَرُ ھٰذا اَبَرُّ رَبَّنا وَاَطْہَرُ اور یہ رجز پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْآخِرَۃِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُہَاجِرَۃِ الغرض مسجد شریف طیار ہوئی دیوارین اوسکی کچی اینٹونکی تھین اور چہت خرمی کی شاخونکی اور ستون اور محراب قبلہ اوسکی خرمی کی لکڑی سے اور تین دروازے اوسمین قایم کیے حضرت عمر کی زمانہ خلافت تک مسجد شریف اوسی ہیئت پر رہی جب مجمع اہل اسلام کا بہت ہوا حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے اوسکو کشادہ کیا لیکن اصلی بناکو نہین بدلا پہر حضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ نے اوسکو زیادہ تر کشادہ کیا اور بنا اوسکی بہی متغیر کردی دیوارین سنگ منقش اور گچ سے بنائین اور ستون بہی سب منقوش پتہرون سی بنائے اور چہت ساج کی لکڑی سی بعدہ اور امرائے اسلام نی اپنے اپنے وقتمین اوسکو کشادہ کیا اور تکلفات کیے اور اسی سال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف مین باہم صحابہ مین عقد مواخات کا باندہا اسطرح پر کہ ایک کو دوسریکا بہائی قرار دیدیا اور باہم ان مین تحریر بہی ہوئی کہ ایک دوسری کے ساتھ مساوات اور مواسات کرین اور مروی ہی کہ جناب ولایت مآب سیدنا علی مرتضی کا عقد مواخات کسی صحابہ کے ساتھ حضرت نے نہین باندہا سیدنا علی مرتضی نے کہا یارسول اللہ آپنے یارون مین عقد بہائی چارہ کا باندہا میری واسطے کوئی بہائی تجویز نکیا میرا بہائی کون ہے حضرت نبی کریم نے فرمایا مین تیرا بہائی ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضور نے تو میرا بہائی ہی دنیا اور آخرت مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ورضی اللہ تعالے عنہ وکرم اللہ وجہہ اور روایت کرتے ہین کہ ہوا مدینہ کی خراب تہی اور وبا وہان بہت ہوا کرتی تہی زمانہ جاہلیت مین وبا وہانکی مشہور تہی مہاجرین کو آب وہوا موافق نہوئی اور اکثر بیمار ہوگئے اور ایسی ضعیف ہوگئے کہ نماز کہڑے ہوکر نہ پڑہ سکتے تہے حضرت صدیق اکبر کو بہی تپ لاحق ہوئی اور حضرت بلال بہی اوسمین مبتلا ہوے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حال بیمارونکا عرض کیا

جناب سرورِ عالم نے دعا کی ای خداوندا سزاوار پرستش دوست کر دی ہمکو مدینہ ایسی دوستی
کہ مکہ کے ساتھہ تھی ہمکو یا اوس سے بھی زیادہ اور اوسکی ہوا صحیح کر دی اور برکت کر ہمارے واسطے
اوسکے صاع میں اور مد میں اور مدینہ کی تپ کو مقام جحفہ میں منتقل کر اللہ تعالے نے اپنے حبیب کی
کی قبول کی آب و ہوای مدینہ مہاجرین کی مزاجونکو موافق کر دی اور وبا و تپ وہانسے
مقام جحفہ میں منتقل کر دی اور اوسی سال میں اذان کی ابتدا ہوئی کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے اور جماعت اور نماز
قائم کیا لوگونکو حاجت ہوئی کہ نماز کیواسطے کوئی علامت پیدا کیجاوے کہ اوسکی ...
معلوم ہو اور مسجد میں حاضر ہون جناب سید المرسلین نے موافق آیہ کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
اکابر مہاجرین اور انصار سے اس بارے میں مشورہ کیا بعضون نے کہا کہ بوق کی آواز سے اعلان
کیا جاوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نکیا اسوجہ سے کہ یہ طریقہ یہود کا تھا اعلان وقت
نماز کیواسطے بعضون نے کہا کہ وقت نماز کے ناقوس بجایا جاوے حضور نے اسکو بھی رد کیا
کیونکہ یہ طریقہ نصارا کا تھا بعضون نے کہا کہ آگ روشن کیجاوے حضرت سید عالم نے اسکو بھی
ناپسند کیا اور یہ فرمایا کہ یہ آداب مجوس کا ہے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ
ایک شخص کو کیون نہین تعین فرما دیتے ہین کہ وہ ندا کیا کرے کہ وقت نماز کا آیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکی تجویز کو پسند کیا اور حضرت بلال کو حکم دیا کہ وقت نماز کے پکارا کرو اور ابتدا میں
کلمات ندا کے یہ تھی اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ بعدہ عبد اللہ بن زید انصاری خزرجی نے خواب میں دیکھا
کہ ایک مرد اونکی طرف سے سبز کپڑے پہنے ہوئے نکلا اور ایک ناقوس اوسکے ہاتھہ میں تھا عبد اللہ
ابن زید نے اوس سے کہا ناقوس کو بیچتا ہے اوسنے کہا تو کیا کریگا عبد اللہ نے جواب دیا کہ بذریعہ اوسکے
اعلام کرون اوس سے لوگونکو تا کہ نماز کا وقت معلوم ہو اوس مرد نے کہا عبد اللہ بن زید سے

مین ہمکو اس سے بہتر چیز بتلا دین اور وہ مرد کہڑا ہوا اور کلمات اذان کے پڑہے پہر تہوڑی دیر بیٹہا
مین یہ کہ وہ مرد مسجد کی چہت پر چڑہا اور اذان کہی اور ایک لحظہ صبر کر کے بیٹہا اور پہر کہڑا ہوا اور اقامت
یعنے تکبیر کہی عبد اللہ ابن زید جب جاگے مجلس شریف نبوی مین بہ سعادت حضور کی حاضر ہوئے اور حال خواب
کا بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ یہ خواب حق ہی اور سچا ہے نماز کو بلانا انہی کلمات سے ہو اور اسکے بعد
اور ایک روایت مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کلمات اذان کے
جیسا کہ عبد اللہ ابن زید نے خواب مین سنے تہے بتلائے حضرت نبی کریم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو
حکم فرمایا کہ تو اذان کہہ کہ آواز تیری بلند اور بہت احسن ہی بلال اذان کہنے لگے کہتے ہین کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہی مثل عبد اللہ ابن زید کے واقعہ مین دیکہا تہا جب آواز حضرت
بلال کی سنی گہر سے نکلے دوڑے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حال اپنے واقعہ کا بیان کیا
اور کہتے ہین کہ سات صحابہ نے یہی خواب دیکہا تہا اور سنن ابن ماجہ مین مروی ہی کہ ایک مرتبہ
حضرت بلال صبح کی نماز کیوقت حجرہ مبارک کے دروازہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا الصلوٰۃ یا رسول اللہ
گہر والون نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے ہین حضرت بلال نے آواز بلند کی اور کہا اَلصَّلٰوۃُ
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بعد اسکے یہ کلمات صبح کی اذان مین مقرر کیے گئے اور ایک
روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود مقرر کیے اور ہجرت کی دوسری برس
کعبہ مکرمہ قبلہ مقرر ہوا قبل اسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے
چنانچہ صاحب روضہ نے لکہا ہی کہ ابن عباس اور ایک جماعت اسکی قائل ہین کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم مکہ معظمہ مین نماز بیت المقدس کیطرف پڑہتے تہے لیکن کعبہ شریف کیطرف پشت
نکرتے تہے بلکہ اسطرح کہڑے ہوتے تہے کہ کعبہ ایک طرف حضرت کے رہتا تہا اور یہی قول صحیح ہے
اور جب ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے وہان بیت المقدس کیطرف بالاتفاق نماز پڑہی

سولہ یا سترہ مہینے بعدہ خاطر شریف اسطرف متوجہ ہوئی کہ کعبہ کیطرف نماز پڑہین اسواسطے کہ آپکے
جد امجد ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ تھا چنانچہ بعض تفاسیر مین لکھا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت سید عالم نے
جبرئیل ؑ سے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالے کعبہ کو میرا قبلہ کردے جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ
مین بھی ایک بندہ ہون بندگان خدا سے آپ اپنے خدا سے دعا کرین وہ آپکی مراد کے موافق دیگا
آپکا مرتبہ بہت بلند ہی اللہ تعالے کی نزدیک یہ کہکر جبرئیل علیہ السلام پلٹ گئے اوسیوقت سے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آسمان کیطرف دیکھا کرتے تھی کہ کب جبرئیل آوین اور خبر دین کہ کعبہ قبلہ
مقرر ہوا ہجرت کی دوسرے برس رجب کے مہینہ مین دوشنبہ کی روز جبرئیل علیہ السلام آئے
اور یہ آیہ کریمہ لائے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
دیکھتے ہین ہم پھر پھر جانا تمہارے منہ کا آسمان مین البتہ پھیرینگے ہم تمکو اوس قبیلہ کو جسکو تم
پسند کیا پھیر لو اپنے منھ کو مسجد حرام کیطرف اہل سیر نے لکھا ہے کہ سرور عالم بشر بن براء
کے مکانمین جماعت صحابہ کے تشریف رکھتے تھے اور ظہر کی نماز کا وقت آگیا اوس
محلہ کی مسجد مین آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑہنے لگے دوسری رکعت کے رکوع مین آپ
کعبہ شریف کیطرف پھر گئے سب مقتدی بھی آپکے ساتھ پھر گئے اور نماز پوری کی اور صحیح
بخاری شریف مین براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ اول
نماز جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کیجانب پڑھی ہے وہ نماز عصر تھی صاحب
روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ یہ روایت صحیح بخاری کی ظاہر اروایت ارباب سیر کی ساتھ
منافات رکھتی ہے لیکن احتمال ہی کہ مراد براء بن عازب کی یہ ہو کہ اول نماز جو پوری اور کامل
یعنے ابتدا سے آخر تک جانب کعبہ شریف کے پڑھے ہے حضور نے وہ نماز عصر ہے اور بیت اللہ کے
قبلہ ہونمین کمال محبوبیت نبی کریم کی اللہ تعالے نے ظاہر کی اسواسطے کہ آیہ کریمہ جسمین

بیت الحرام کیجانب منھ پھیرنیکا اپنے حبیب کو حکم فرمایا ہے اوراوسپر پسندگی ہوئی ہے اوسمیں یہ
ارشاد کرتا ہے ایسا قبلہ جسکو تمنے پسند کیا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیت اللہ بسبب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پسندیدگی کے قبلہ ہوا اور اوسکی تعظیم فرض کی گئی تو سمجھ لینا
چاہیے کہ ذات پاک سید عالم خود کیسی محبوب خدا ہوگی اور اوسکی تعظیم کسقدر ہمکو لازم ہے
فی الحقیقت کعبہ قبلہ جسمانی ہے اور ذات شریف جناب نبوت قبلہ روحانی ہے پس جسطرح
بیت اللہ کیطرف جسم کا متوجہ کرنا فرض ہے اوسی طرح حضرت حبیب اللہ رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کیجانب متوجہ کرنا روح کا لازم ہے بیت اللہ کیطرف
توجہ کرنا علامت ایمان ہے اور سبب نجات کا عذاب سے اور حصول
ثواب کا عند اللہ اور اللہ کے حبیب کی جانب توجہ کرنا
نشانی ہے عرفان کی اور سبب ہے نجات کا
حرمان سے اور حصول تقرب الی اللہ کا
اللّٰهُمَّ حَرِّقْ قَلْبِي بِنَارِ عِشْقِكَ
وَعِشْقِ حَبِيبِكَ اللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ
عَلَيْهِ

تمت

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع **نامی** لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اجرائے طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین۔ قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر مناقب الانبیاء والمعجزات	کحل العینین فی ذکر احوال سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
نبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علی ع مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	تعویذ سلیمانی	اندرجال
بحر طلسم	دریائی طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فضائے چمنستان
مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چاریار	کلیات نادرہ
مجموعہ ظرائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ رنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط وکتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال خستہ لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی و ڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

العبد

قطب الدین احمد مالک مطبع **نامی** لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

اشتہار | برکت آثار

اس زمانہ زینت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب خزینہ
برکات مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے
عالیجناب مولوی حافظ حاجی (غلام محمد یار علی خان
صاحب نے کتب معتبرہ سے انتخاب کر کے لکھا ہے
روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ
ماہ مبارک ربیع الاول سے بارہوین تاریخ کیواسطے ایک
ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے
تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال پر ملال
وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالے یکے بعد
دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ نہم
بھی جسکا نام (مصدر الخیرات فی ذکر سید السادات
ہے مطبع نامی لکھنو مین بعد اخذ حق تالیف
وصحت مصنف ماہ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ ہجری مین
طبع ہو گیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع
قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کر لین -
العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی
لکھنو - کٹرہ ابو تراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ دسواں رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار سے بہ

معدن البرکات

فی ذکر

صاحب الآیات والمعجزات

مولفہ شیدائے احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد نادعلیخان صاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ھ

فہرست کتاب معدن البرکات فی ذکر صفات البینات والمعجزات

کٹتی ہے اپنی عمر اسی پیچ و تاب مین
پہونچا بھی گر جناب رسالت مآب مین
کس منہ سے سمجھ سکونگا مین کچھ اپنی بابمین
افسوس مر گیا نہ فراق جناب مین

نادم ہون منفعل ہون پشیمان یا رسول

صدقے مین تیری رحمت غفار ہو نصیب
آنکھون کو دید روضہ پر انوار ہو نصیب
جو کچھ ہوا زروے دل زار ہو نصیب
گر وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب

تلخی مرگ مجھ پہ ہو آسان یا رسول

انسان کس زبان سے کرے آپکی ثنا
ایک مشت خاک کو یہ کیا مرتبہ عطا
ذرہ کو تیری فیض نے خورشید کر دیا
تجھ پر نہ کس طرح سے کرین جان و دل فدا

صدقہ مین تیرے پایا ہے ایمان یا رسول

ویرانہ مین نصیب ہون فردوس کے مزے
ہر اک طرف سے نور کا عالم دکھائی دیے
رونق نہ کیون ہو جسکہ مکانمین مکین رہے
آباد کیجیے خانہ دل اپنے عشق سے

مدت سے گھر پڑا ہے یہ ویران یا رسول

لطف کریم آپکی بخشش کا ہی سحاب
باران رحمت اس سے نمایان ہوا بے شتاب
وہ شکل ہو کہ رشک گنہ پر کرے ثواب
فرماؤ انکو نعمت جنت سے کامیاب

سب امتی ہین آپکے مہمان یا رسول

بیکس ہون درد مند ہون حالت ہی اب تباہ
آتی نظر نہین مجھے کوئی مفر کی راہ
عاجز نوازی کیجیے ای میرے بادشاہ
مجھپر ضرور چاہیے الطاف کی نگاہ

بندہ ہے مور تم ہو سلیمان یا رسول

اللہ نے دیا تجھے شاہا وہ مرتبہ
جسکو خدا ہی جانتا ہے اور کسو نے کیا

عابد ہزار جان سے کیونکر ہنو فدا		خاکی ہے لطف اسکو غلامی مین عذر کیا
	ہے قدسیون پہ آپکا فرمان یا رسولؐ	

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالےٰ جلشانہ اپنے حبیب کریم کے خطاب مین فرماتا ہی اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ہمنے دیدی تمکو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کوثر شان نزول اس سورہ شریف کا یہ لکھا ہی کہ جب جناب رسالت پناہ کی صاحبزادی حضرت عبداللہ جو بعد بعثت کے پیدا ہوی تھے اور طیب اور طاہر اونکا لقب تھا مکہ معظمہ مین انتقال کیا حالت طفلی مین بعضے کفار نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادونکے انتقال کیا اب ذکر اونکا بعد اونکے محو ہوجاویگا اور لفظ ابتر نسبت حضرت کی اونہون نے کہا اللہ تعالےٰ کو بسبب محبت کے گوارہ ہنوا اور یہ سورہ پاک نازل فرمائی اول مین اپنی حبیب کی تسکین خاطر کیواسطے اپنی عطائے کثیر کو بیان کیا اور اوسکی ادائے شکر کیواسطے حکم عبادت کا فرمایا بعدہ آخر سورہ مین ارشاد کیا اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ جو تمہاری عیب گو ہین وہ ہی ابتر ہین کہ اونکا کوئی خیر کے ساتھ نام لینیوالا بھی نرہیگا اور جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا وہ ہی ہوا کہ جتنے اعدا اور بدگو تھی حضور کے وہ ایسی مٹ گئے کہ کوئی اونکا یادکرنیوالا خیر کی ساتھ نرہا اور اگر اتفاق سے اونکا ذکر بھی ہوتا ہی تو برائیکے ساتھ ہوتا ہی اور اس آیہ کریمہ کی معنی مین شیخ محدث دہلوی نے مدارج مین لکھا ہی کہ تمام فضائل اور کمالات اور برکات کہ فائض ہوی ہین رب العزت کی درگاہ سے جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس کلمہ مین کہ جَوَامِعُ الْکَلِمْ ہی داخل ہین اور کوثر سے مراد ہی خیر کثیر دنیا اور آخرت مین اور یہ کلمہ باوجود اس اختصار کی ظاہر کرتا ہے اس راز کو اگر تمام عالم کے علما اور عرفا اسکی شرح کرین نہین کرسکتے ہین لیکن بالفعل جو کچھ نظر مین ہی لکھتا ہون فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یعنے دی ہمنے تمکو

مناقب مثا کا شرہ کہ ہر ایک اونمین بہت بڑا ہی تمام ملک دنیا سے جب ہمنے تمکو یہ نعمتین دین تو
چاہیے مشغول ہو ہماری طاعت مین اور باک نکرو بدگویونکے کہنے سے اور عبادت کی دو قسمین ہین
ایک عبادت بدنی اور ایک مالی فَصَلِّ لِرَبِّكَ مین اشارہ ہی اول کیطرف اور وَانْحَرْ مین اشارہ
ہے دوسری قسم کیجانب اور فرمایا ہے اِنَّا اَعْطَيْنَا ساتھ لفظ ماضی کے نہ ساتھ لفظ مستقبل
کے یعنے یہ نہین ارشاد کیا سَنُعْطِيكَ ہم دینگے تمکو یہ ارشاد الٰہی اسبات پر دلالت کرتا ہے
کہ یہ عطا حاصل ہوئی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آپکے وجود عنصری کے پہلے جیسا کہ حضور نے
خود فرمایا ہی کُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ تہا مین نبی درحالیکہ آدم درمیان روح اور
جسم کے تھے پس اس آیہ شریفہ مین گویا فرمایا ہی اللہ تعالےٰ جلشانہ نے کہ یا محمد مہیا کیا مین نے
اسباب سعادت کا تمہارے واسطے قبل تمہارے داخل ہونیکے دائرہ وجود مین پس کیونکر
چھوڑ دونگا مین تمکو بعد تمہارے وجود کے اور عبادت کرنیکے یعنے جب تمنے کچھ نکیا تھا اوسوقت
ہمنے یہ عطا کی تو اب تم ہماری عبادت اور فرمان برداری کرتے ہو اب کیونکر ہم اپنی
عطا کو تمسے روکین گے نہین دیا ہے ہمنے یہ فضل عمیم تمہاری طاعت اور عبادت سے
بلکہ دیا ہے محض اپنے فضل اور احسان سے بغیر کسی سبب کے اور اچھے کے حاصل معنی
یہی ہین اگر یہ کہا جاوے کہ تمام انبیا کو بلکہ عام آدمیون کو جو کچھ دیا ہی وجود عنصری
سے آگے ہی دیا ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کہتے ہین علمائے امت کہ نبوت اور کمالات حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی عالم ارواح مین ظاہر کر دی تھی اور ارواح انبیا علیہم السلام نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفاضہ کیا ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا ہی کُنْتُ نَبِيًّا اور تمہید
اور نبوت دوسری انبیا کی علم الٰہی مین تھی نہ خارج مین اور کہا ہی کوثر سے مراد ایک نہر ہے
جو جنت مین ہی اور وصف اوسکا احادیث مین مروی ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کہا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت مین جنت مین سیر کر رہا تھا
ناگاہ دیکھی مین نے ایک نہر کہ ہر طرف اوسکے گنبد ہین موتیون کے اور مٹی اوسکی مشک اذفر
کی ہے مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے اونہون نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ تعالے نے آپکو دی ہے
روایت کیا اسکو بخاری نے اور مشہور سلف مین یہ تفسیر ہے اور حدیث مین تفسیر اوس
نہر کی ساتھ واقع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر سے مراد حضور کی اولاد پاک ہے
اسواسطے کہ یہ سورہ شریفہ نازل ہوئی ہے اونکے رد مین جنہون طعنہ کیا تھا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی بے اولادی کا پس فرمایا اللہ تعالے نے دی ہین سے تمکو اولاد
کہ باقی رہینگے قیامت تک اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے اور کوثر
لغت مین مصدر ہے بمعنے کثرت کے اور اسمین رد ہے اون کفار کے قول کا جنہون نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا تھا اور تفسیر کشاف مین ہے کہ کوثر بروزن فوعل ہے
کثرت سے لیئے مبالغہ ہے اوسمین یعنے بہت بہت اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
کہ اونہون نے کوثر کو ساتھ خیر کثیر کے تفسیر کیا ہے پس کہا اونسے سعد بن جبیر نے لوگ ایسا
کہتے ہین کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت مین فرمایا ابن عباس نے وہ بھی جملہ خیر کثیر سے ہے معنی اسکے
یہ ہین کہ دیا مین نے تمکو اے محمد دو جہان کی نیکیون سے اسقدر کہ بسبب بہت ہونے کے
اوسکی انتہا ہی نہین ہے اور سوائے تمہارے کسی اور کو دیا ہی نہین گیا ہی دینے والا اوسکا
مین ہون کہ پروردگار ہون اہل جہان کا پس خاص کر تمہاری ہی واسطے ہین بڑی شرف
اور بڑی وافر بخششین اور مین ہون بہت بڑا کریم دینے والا اونکا اور بہت بڑا عظیم انعام
کرنیوالا اونکا فصل لربک پس پرستش کر واسطے رب کی کہ عزیز کیا اوسنے تمکو ساتھ اپنی
عطا کے اور سرفراز کیا اور نگاہ رکھا تمکو خلق کے احسان سے برخلاف تمہاری قوم کے

ربکی نماز کی عبادت کرتے ہین وَانْحَرْ اور جب ذبح کرو اوسیکی واسطے اور اوسیکے نام پر کرو برخلاف اس قوم کے بتون کے نام پر ذبح کرتے ہین اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ تحقیق جو تمہارا دشمن ہے اور تمہارے خلاف کرتا ہے وہ ہی ہے ابتر یعنے بے نسل اور بے برکت تم اسواسطے کہ قیامت تک مومنین کی اولاد پیدا ہوگی وہ سب اولاد معنوی اور اعقاب تمہارے ہونگے اور ذکر تمہارا بلند ہے ممبر و منبر اور عالم کی زبانون پر ذاکر جب ابتدا خدا کے ذکر سے کرین ختم تمہارے نام کو کرین اور تمکو آخرت مین ایسی چیز دینگے جو وصف اور ثنا سے باہر ہے تم ایسے کو ابتر نکہنا چاہیے ابتر تمہارا برا کہنے والا ہے کہ دنیا اور آخرت مین کوئی اوسکا نام نلیگا اور اگر لیگا لعنت کے ساتھ لیگا اور ابوبکر بن عباس نے کہا ہے کہ کوثر سے کثرت امت مراد ہے اور امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے کوثر سے مراد قرآن اور عکرمہ نے نبوت اور مغیرہ نے اسلام اور حسین بن فضل نے تیسیر قرآن اور تخفیف شرائع مراد رکہی ہے اور بعضون نے شفاعت اکثر امت مین مراد لی ہے اور بعضون نے معجزات نبوت اور قرآن اور ذکر عظیم اور نصرت اعدای دین پر مراد لی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ علما نے امت مراد ہین پس علما وارث ہین انبیا کے روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر سے علم مراد ہے اس قرینہ سے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اوسکے عقب مین ارشاد کیا ہے اور جو کچھ مقدم ہے عبادت پر اور عبادت نتیجہ اوسکا ہی علم ہے اور کوئی شے کثرت مین اور پہیلاو مین علم کی صفت کو نہین پہونچتے اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر خلق حسن ہین اور صواب یہ ہے کہ کوثر کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ شامل ہے تمام حسنات اور کمالات کو اسواسطے کہ خیر کثیر سب معانی کو شامل ہے اور فصل الخطاب مین یہ بیان کرکے معانی مذکورہ کے اہل طریقت نے بھی یہ اقوال نقل کیے ہین کہ کہا ابن عطا نے فرمایا اللہ تعالی

دی ہین نے تمکو معرفت ساتھہ اپنی الوہیت کے اور انفراد ساتھہ اپنی وحدانیت اور اپنی
قدرت اور مشیت کے اور سہیل تستری نے کہا ہے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنے دی
ہمنے تمکو معرفت کثرت کے ساتھہ وحدت کے اور علم توحید تفصیلی اور شہود وحدت عین
کثرت مین اوس تجلی کے ساتھہ کہ ایک ہی ہے اور یہ تجلی بمنزلہ اوس نہر کی ہی بہشت
مین کہ جو شخص اوسمین سے پانی پیوے پھر ہرگز پیاسا نہووے فَصَلِّ لِرَبِّكَ یعنے جب
مشاہدہ کیا تمنے واحد کو عین کثرت مین پس پڑھو استقامت کے ساتھہ نماز کامل کو ساتھہ
شہود روح اور حضور قلب اور انقیاد نفس اور طاعت بدن کی بیچ پلٹنے کی عبادتونکی
صورتون مین اسواسطے کہ نماز کامل یہ ہی ہے وافی ساتھہ حقوق جمع تفصیل کے وَانْحَرْ
یعنے ذبح کرو شتر اور گاو انانیت کو تاکہ ظاہر نہو یہ انانیت بیچ تمہاری شہود کی بیچ تلوین کے
اور سلب کرو تم مقام تمکین کو اور رہو ساتھہ حق کی ساتھہ فنا ذات کے باقی ساتھہ اوسکی بقا کی ابدتک تاکہ
ابتر اور ناتمام نہو تم اپنے وصول مین اور اپنے حال مین اور اپنی امت کی اتصال
مین اپنے ساتھہ کہ وہ تمہاری ذریت ہین بالتحقیق تمہارا دشمن رکھنے والا کہ اس طریقہ کی خلاف
ہے اور حق سے منقطع ہے ابتر وہی ہے تم ابتر نہین ہو اور حدائق الحقائق مین مولانا تاج الملۃ والدین
نے لکھا ہے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ الآیہ دی ہمنے تمکو شئی بہت اور انواع فضائل کی بیگنتی
حد سے باہر اور بالجملہ ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال اور تاویلات کوثر مین بہت ہین ہر ایک نے
نور باطن سے ایک چیز کو دیکھا ہے لیکن علم خلق کا کوثر کی کنہہ تک نہین پہونچا ہی اور تمام اقوال
اہل تفصیلین اس اجمال کے جنب مین ایک حرف ہین دفتر سے اور ایک قطرہ ہین نہر سے
ختم ہوا کلام فصل الخطاب کا واللہ عالم نقل کیا ہے اسکو شیخ نے مدارج مین الغرض کل اقوال
مفسرین کے جمع کرنیسے یہ مضمون صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

بیحدی اور بے نہایتی دی ہے ہر صفت اور ہر کمال مین اور اوپر آیات اور احادیث سے بھی
اسکی تائید ہوتی ہے چنانچہ نبوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین اللہ تعالے
فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور دوسرے مقام پر ارشاد کرتا ہے لِیَکُوْنَ
لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا پس ان آیتون سے صاف ظاہر ہے کہ حضور تمام عالم کے رسول اور
ڈرانیوالے ہین اور عام ہے آپکی رسالت یعنے جسکا اللہ تعالے رب ہو حضرت سرور عالم
اوسکے رسول ہین اور ایساہی حدیث سے بھی ثابت ہے پس کیا شک رہ گیا حضور کی
صفت رسالت اور نبوت کی بیحدی اور بے انتہائی مین اور یہی حال ہے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی حسن صورت اور سیرت کا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ
اور بفتح خا بھی اس آیہ شریفہ کی ایک قرأت ہے یعنے اِنَّکَ لَعَلٰی خَلْقٍ عَظِیْمٍ اس آیہ
شریفہ مین اللہ تعالے نے جناب سید عالم کے خلق اور خلق دونو کو عظیم فرمایا ہے اور
خلق کہتے ہین صورت اور ہیئت ظاہر کو اور خلق کہتے ہین سیرت باطن کو اور عظیم کا اطلاق
اوسپر ہوتا ہے جو احاطہ ادراک سے باہر ہو پس ثابت کردیا اللہ تعالے نے کہ حضرت
سید عالم کی صورت ظاہر اور سیرت باطن دونون حسن مین اس مرتبہ عظمت پر ہین کہ
خلق مین سے کسیکا ادراک اوسکا احاطہ نہین کرسکتا ہے اور حال حضور کی صورت زیبا
اور اوصاف پسندیدہ کا جو احادیث مین مروی ہے وہ بیان ہو چکا ہے اہل نظر کو
ثبوت بیحدی اور بے نہایتی کو اوسقدر کافی ہے اور یہی حال ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے کل فضائل اور کمالات کا کہ بیحد ہین اور یہی شان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
معجزات کی کہ شمار اونکا کسی سے نہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے مختصر یہ ہے کہ حضرت سرور عالم
سراپا اعجاز تھے چنانچہ جسم مبارک کا معجزہ یہ تھا کہ سایہ نتھا اور مکھی وغیرہ حضور کے جسم مبارک پر نبیٹھتی تھی

اور کل فضلات جو جسم مبارک سے نکلتے تھے خوشبودار ہوتے تھے اور قامت زیبائی نبوی
باوجود میانہ قدی کے کل آدمیوں سے بلند رہتا تھا اور بصر شریف کا یہ معجزہ تھا کہ قریب اور بعید
اور آگے اور پیچھے حضور ایک سا دیکھتے تھے اور سماعت شریف کا یہ معجزہ تھا کہ آسمان کی
آواز سنتے تھے اور آواز مبارک میں یہ معجزہ تھا کہ کیسا ہی بڑا مجمع ہو حضور جب خطبہ پڑھتے تھے
اور وعظ فرماتے تھے کل حاضرین قریب اور بعید برابر آپکی آواز سنتے تھے اور دھوپ میں
جب سید عالم نکلتے تھے ابر آپ پر سایہ کرتا تھا اور بڑا معجزہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
غلبہ پانا ہی آپکا کفار پر اسواسطے کہ پیدا ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں اور تمام اہل مکہ
مشرک تھے بتوں کو پوجتے تھے اور حضور خدا پرستی تعلیم کرتے تھے اور بت پرستی کو برا کہتے تھے
اسوجہ سے تمام قوم آپکی دشمن تھی کوئی آپکا ظاہر میں مددگار اور معین نہ تھا کہ جسکی اعانت
سے دین کو ترقی ہوتی اور نہ مال دنیا حضور کے پاس تھا کہ اوسکی طمع سے کوئی آپکی اطاعت
کرتا بلکہ اسکے برعکس معاملہ تھا یعنے جو کوئی ایمان لاتا تھا وہ کفار قریش کے ہاتھوں سے ہر قسم کی
ایذا اوٹھاتا تھا لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا تصرف فرمایا لوگونکے دلوں پر
کہ وہ سچے عاشق ہوگئے حضور کی طلعت زیبا پر اور ایسی لذت ملی اونکو ایمان میں کہ گھربار
عزیز اور اقربا یہانتک کہ اولاد کو چھوڑ کر حضرت کے ساتھ ہو لیے اور دین حق کی ترقی
کیواسطے اونہوں نے اپنی جان کو بھی نذر کیا اللہ تعالے نے بھی ببرکت اتباع نبی کریم انکی
نصرت کی اور دین حق کو جاری کیا اور اپنے حبیب کو تمام عالم پر غالب کردیا اور یہ بھی معجزہ
ہے جناب رسالت کا کہ حضور نے کچھ پڑھا لکھا نہیں اور نہ پڑہنونکی صحبت پائی مکہ ہی میں ہمیشہ
تشریف رکھی جہاں اوس زمانہ جاہلیت میں تاریکی جہل کی چھائی ہوئی تھی اور یہ تعلیم خدا
تمام علوم انبیا جو محو ہوگئے تھے وہ سب حضرت کے سینہ میں بھرے تھے کوئی اہل علم آپکا سوال

نہو سکتا تھا حضور کے علم کا حال تو فہم سے باہر ہے آپکی تعلیم اور تربیت سے وہ قوم جو جہل اور
نادانی سے اسفل السافلین مین پڑے تھے بسبب کمال علم اور عمل کے تہوڑی مدت مین اعلیٰ علیین
پر پہونچے اور یہ اثر ہے حضور کی تعلیم کا کہ امت محمدیہ مین اسوقت تک بیحد اور بے شمار علما اس بتر کر
ہوتے جاتے ہین کہ کوئی مخالف علم مین اونپر سبقت نہین لیجا سکتا ہے اور ایک معجزہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن مجید ہے کہ فصاحت اور بلاغت مین اسدرجہ پر ہے کہ باوجودیکہ
قرآن مجید مین اللہ تعالے نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر تم اسکو کلام بشر جانتے ہو تو ایک سورہ
یا ایک جملہ اسکا سا بنا لاؤ باوجودیکہ اوسوقت عرب مین فصحا بڑے بڑے تھے مگر کسی سے چہوٹی سی
عبارت بھی مثل قرآن مجید کی فصیح اور بلیغ نہ بن سکے اور یہ معجزہ حضور کا قیام قیامت تک قائم ہے اور
سوا اسکے انواع اقسام کے حضور کے معجزات ہین منجملہ اوسکے ایک معجزہ ہے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی اونگلیون کی گہائیون سے پانی جاری ہونیکا اور یہ معجزہ متعدد مقامات پر مکرر
واقع ہوا ہے اور روایت کیا ہے اسکو بہت سے طریقون سے کہ افادہ کرتا ہے علم قطعی کو ساتھ
تواتر معنوی کے اور شیخ نے مدارج مین لکہا ہے کہ سنا نہین گیا ہے کہ یہ معجزہ کسی اور نبی سے
وقوع مین آیا ہو البتہ موسے علیہ السلام نے پتھر سے چشمے نکالے ہین لیکن اسمین شک نہین ہے
کہ گہائیون سے پانی کا نکالنا پتھر مین سے پانی نکالنے سے بدرجہا بڑھکر ہے اسواسطے کہ
پہاڑ سے چشمے کا جاری ہونا ممکن ہے اور گہائیون سے محال ہے روایت کیا ہے
اس حدیث کو ایک جماعت صحابہ نے اور مشہور اونمین سے ہے حدیث انس
اور جابر اور ابن مسعود کی رضی اللہ عنہم صحیحین مین ہے کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے
کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو در حالیکہ آیا وقت نماز عصر کا اور
ڈہونڈہا لوگون نے پانی وضو کیواسطے اور نپایا اور لایا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

پاس پانی وضو کیواسطے رکھا حضور نے دست مبارک اپنا پانی کے برتن پر اور حکم دیا
لوگونکو کہ وضو کرو اوس سے پس دیکھا مین نے پانی کو کہ نکلتا تھا چشمہ کی طرح حضرت
سید عالم کی گھائیون سے اور ایک روایت مین ہی کہ نکلا حضور کی گھائیون سے
اور انگلیون کے کنارونسے پس وضو کیا قوم نے آخر تک پوچھا گیا حضرت انس سے
کہ تم سب کتنے آدمی تھے کہا تین سو آدمی اور حدیث ابن شاہین مین حضرت انس سے
مروی ہے کہا حضرت انس نے کہ تھے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک مین
پس کہا مسلمانون نے یا رسول ہمارے اونٹ اور چرواہے پیاسے ہوے ہین فرمایا حضور نے
آیا ہے تھوڑا سا پانی پس دیا ایک مرد نے کہ اوسکی پرانی مشک مین تھوڑا سا پانی تھا فرمایا
حضور نے کانسہ لے آؤ اور اوس کانسہ مین حضور نے پانی اونڈیل دیا اور رکھ دی
دست مبارک کی ہتیلی پانی مین کہا انس نے پس دیکھا مین نے کہ نکلے چشمے آپکے گھائیون سے
پس پانی پلایا ہمنے اونٹون کو اور چرواہون کو اور باقی پانی بھر لیا اور بیہقی نے بھی
حضرت انس سے نقل کیا ہی کہ کہا انس نے رضی اللہ تعالے عنہ نکلے جناب سید عالم قبا کی
جانب پس لایا ایک شخص بعضے گھر ونمین سے ایک چھوٹا سا پیالہ پس ڈالی حضور دست مبارک کو
اوس پیالہ مین اور نہ سمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اوس پیالہ مین پس ڈالا انہوں نے اوسمین چارون انگلیونکو
سوائے انگوٹھے کے پس نکلا حضور کی انگلیون سے پانی الحدیث اور صحیحین مین حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا حضرت جابر نے رضی اللہ عنہما پیاسے ہوے ہم حدیبیہ کے دن
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کوزہ تھا حضور اوس سے وضو کرتے تھے
جمع ہو گئے لوگ آپکے گرد فرمایا کیا حال ہی تمہارا کسواسطے آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ
پانی نہین ہے کہ اوس سے وضو کرین او پیین فقط اسیقدر پانی ہی جو حضور کے سامنے ہی

پس رکہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک کو کوزہ مین پس جوش کرنے لگا پانی
مثل چشمے کے پیا ہمنے اوسکو اور وضو کیا لوگون نے حضرت جابرؓ سے پوچھا آپ کتنے لوگ تھے
فرمایا آپنے اگر لاکھ آدمی ہوتے وہ کفایت کرتا ہمکو اور تھے ہم اوسوقت پندرہ سو آدمی اور
صحیح مسلم مین حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے کہ تھے ہم غزوہ بواط مین کہ وہان
پانی نہ تھا مگر چند قطرہ مشک مین پس ڈالا اوسکو کاسہ مین اور پھیلا دیا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیونکو پس ادبلا پانی اوسمین سے حکم دیا حضور نے لوگونکو پانی پینے کا
پس پیا لوگون نے پیاسے تک کہ سیراب ہوگئے پس دست مبارک کاسہ سے اوٹھالیا اور کاسہ
ہنوز لبریز تھا اور روایت کیا حضرت جابر کی حدیث کو امام احمد اور بیہقی اور ابن شاہین نے
اور حدیث حضرت ابن مسعود کی صحیح مین علقمہ کی روایت سے مروی ہے کہا ابن مسعود نے
اس اثنا مین کہ تھے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا
ہمسے جناب سید عالم نے ڈہونڈو ایسے شخص کو کہ اوسکے پاس کسیقدر پانی ہو پس حاضر کیا
پانی پس بہر دیا حضور نے پانی کو ایک برتن مین اور رکہا دست مبارک اپنا پانی مین
اور حدیث پانی جاری ہونیکی ابن عباس سے بھی متعدد طریقون سے مروی ہے اور ایک سوال
کیا گیا ان احادیث مین کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اول تہوڑا پانی ڈالکہ
دست مبارک اوسمین رکہا بعدہ پانی کے چشمے جاری ہوئے بغیر پانی کے کیون چشمے جاری نہوئے
جواب اوسکا علما نے یہ دیا ہے کہ یہ فعل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بسبب آداب الوہیت کے
کیا ہے اسواسطے کہ ایجاد کرنا اور پیدا کرنا معدومات کا بے اصل اور مادہ کے اوسیکو سزاوار ہے
یہان پیدا نہون ہوا کہ حقیقت مین پانی موجود تھا حضور کے معجزہ سے اوسمین برکت ہوگئی
اور بڑہ گیا اور مثل اسیکے ہے تہوڑے سے پانی کا بڑھ جانا اور روان ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

دعا سے مسلم نے اپنی صحیح مین معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے غزوہ تبوک کی قصہ مین
نقل کیا ہی کہ کہا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
سے تم آؤ گے اگر خدا نے چاہا چشمہ تبوک کے پاس وقت روشن ہونے دن کی پس جو کوئی آوے اوسکو چاہیے
کہ اوسکے پانی کو نچھوے یہانتک کہ مین آؤن کہا حضرت معاذ نے کہ آئے ہم اوس چشمے پر درحالیکہ
ہمسے پیشتر دو مرد پہونچے تھے اور چشمہ مثل دوال کے تھا کہ چمکتا تھا اور ٹپکتا تھا اوس سے پانی
پس پوچھا جناب سرور عالم نے اون دونو آدمیون سے کہ آیا تمنے اسکے پانی کو چھوا ہی اونھون نے
عرض کیا ہان پس حضور نے اونکو برا کہا اور فرمایا جو کچھ اللہ نے چاہا یعنے وہ ہی ہوا پس کھودا
اوس چشمہ کو صحابہ نے یہانتک کہ تھوڑا سا پانی اوسمین جمع ہو گیا پس جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا
کہ اوسکو ایک حسن ہی مثل حسن صواعق کے پس دھویا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روی مبارک
اسے دونون ہاتھونکو اور ڈالدیا پانی کو چشمہ مین پس روان ہوا وہ چشمہ بہت سے
پانی کے ساتھ لوگون نے پیا بعد ازان فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے معاذ قریب ہے
اگر دراز ہوئی تیری حیات دیکھیگا تو اس پانیکو لیجاوینگے لوگ باغون مین اور عمارتون مین
پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ بھی ایک قسم ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی یعنے
آئندہ کی خبر دینا اور قصہ حدیبیہ مین مروی ہے کہ چودہ سو یا پندرہ سو آدمی تھے اور ایک کنوان
ایسا تھا کہ پچاس بکرون کو سیراب نکر سکتا تھا پس اون لوگون نے اوس کنوین کا
سب پانی کھینچ لیا ایک قطرہ اوسمین نچھوڑا پس بیٹھ گئے نبی کریم اوس کنوین کی ایک طرف
اور ایک ڈول اوسمین سے نکالا گیا اور حضور نے اوسمین وضو کیا اور لعاب دہن مبارک
اوسمین ڈالدیا اور دعا کی پس جوش مارا اوسکے پانی نے اور بلند ہو گیا پس سب لوگ
اوس سے سیراب ہوے اور اونٹون کو سیراب کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ایک تیر ترکش سے نکالا اور اوسمین مارا پس جوش مارنے لگا اوسمین سے پانی یہانتک کہ سب لوگ سیراب ہوگئے اور ابی قتادہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ خبر دی مجھکو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین فرمایا تم سب رات بھر چلو صبح کو انشاء اللہ تعالے بہت پانی پر پہونچو گے لوگ چلے ہر ایک دوسرے کی طرف التفات اور رعایت حق صحبت کی نکرتا تھا بسبب کمال اہتمام کے پانی کی طلب مین جب رات آخر ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیٹ رہے تاکہ آرام کرین اور صحابہ سے فرمایا کہ ہوشیار رہنا نماز صبح کی قضا نہو جاوے خیال صبح کا رکھنا سب لوگ اتفاق سے سو گئے اول سب سے جناب سید عالم بیدار ہوے جب دھوپ پشت مبارک پر پڑی بعدہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو یہ شیطان کی جگہ ہے پس ہم سوار ہوے اور چلے جب آفتاب بلند ہوا حضرت سرور عالم سواری سے اوتر پڑے اور مانگی مجھسے ڈولچی جو میرے ساتھ تھی اور اوسمین تھوڑا سا پانی تھا پس وضو کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اوسمین ذرا سا پانی باقی رہگیا اور فرمایا مجھسے کہ اپنی اس ڈولچی کو نگاہ رکھنا اسکی ایک بڑی شان ہوگی پھر حضرت بلال نے اذان کہی اور حضور نے صبح کی نماز پڑھی اور سوار ہوے اور چلے یہانتک کہ ایسا وقت آگیا کہ دھوپ تیز ہوگئی اور ہر شے گرم ہوگئی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین پیاس سے ہلاک ہوا فرمایا تمکو ہلاکت نہین ہے اور منگایا میری ڈولچی کو اور دہن مبارک کو اوسپر رکھا واللہ عالم اوسپر پھونکا یا نہین پھونکا پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسمین سے پانی اونڈیل تے تھے اور مین پلاتا تھا لوگون نے ہجوم کیا حضرت نے فرمایا ہجوم نکرو خوش خلق رہو سبکو پہونچا جاتا ہے پس سب لوگ سیراب ہوے اور وہ تین ہزار آدمی تھے اور باقی نرہا کوئی سوا میرے اور سرور عالم کے پس حضور نے پانی اونڈیلا اور مجھسے فرمایا کہ پی لے مین نے عرض کیا جبتک آپ نوش نکرینگے مین نہ پیونگا

حضرت نے فرمایا تو پی لے ساقی قوم کو اخیر مین پینا چاہیے پس مین نے پیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیا اس روایت مین وارد ہے کہ نبی کریم نے آرام فرمایا اور نماز صبح کی قضا ہو گئی علما نے فرمایا ہے کہ اسمین یہ حکمت تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طریقہ قضا نماز کے پڑھنے کا امت کو تعلیم کر دیا اور نیز اسمین امت پر یہ رحمت بھی ہوئی کہ اگر کوئی شخص باوجودیکہ نماز پڑھنے پر مستعد ہو اور قصد اوسکا فریضہ ادا کرنے کا ہو اور اتفاق سے سو جاوے تو اوسکے ذمہ کچھ گناہ نہیں ہوتا بلکہ اس فعل مین کہ محض مجبوری سے واقع ہوگا اتباع سنت کا شرف پاویگا اور علماء اہل معرفت نے فرمایا ہے کہ اسوقت مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے کی محبت کا اسقدر غلبہ ہو گیا تھا اور ایسے اللہ کی یاد مین محو ہو گئے تھے کہ تعینات پر بالکل نظر نہ تھی لہذا نماز کا وقت جاتا رہا جب حضور کی وہ حالت بدل گئی اور عالم تعین پر نظر ہوئی نماز کو پڑھا یہ تعلیم کی حضور نے اہل عرفان کو کہ اگر کسیکو غلبہ محبت مین نظر تعینات پر نہ رہے یعنے بالکل بے خود ہو جاوے اور نماز اس مجبوری سے قضا ہو جاوے تو چاہیے اوسکو کہ جب وہ حالت بدل جاوے اور نظر عالم تعین پر اوسکو ہو تو فکر کرے اور جو قضا ہو گئی ہوں انکو ادا کرے جو لوگ کہ دعوی اہل معرفت ہونیکا کرتے ہین اور باوجود ہوش ظاہری درست ہونیکے نماز نہین پڑھتے ہین وہ شیطان کے تبع ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیرو نہین ہین ~~ ع

پندار سعدی کہ راہ صفا	توان رفت جز در پئے مصطفا

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جیش عسرت مین مروی ہے کہ لوگ پیاسے ہوے اسقدر کہ ذبح کرتے تھے اونٹون کو اور نچوڑتے تھے اوسکے سکنہ کو اور پیتے تھے صدیق اکبرؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دعا کی خواستگار ہوے حضرت سید عالم نے دونون ہاتھ اوٹھائے

ہنوز حضور دست مبارک اوٹھائے ہوئے تھے کہ پانی برسا اور پر کر لیا لوگون نے اپنے برتنون کو
اور پانی نے لشکر سے تجاوز نکیا اور مروی ہے کہ ایکبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو طالب رضہ کے
ردیف تھے ذی المجاز مین ابو طالب رضہ نے کہا اے میرے بہائی کے بیٹے مین پیاسا ہون اور
پانی میرے پاس نہین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوتر پڑے اور زمین پر حضور نے پیر سے
ٹھوکر ماری اوسمین پانی نکلا حضرت نے فرمایا اے چچا اسے پی لو اور صحیحین مین عمران
بن الحصین سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سفر مین لوگون نے حضور سے پیاس کی شکایت کی آپ سواری سے اوتر پڑے اور صحابہ کرام سے
دو آدمیونکو بلایا ایک اونمین سے سیدنا علی مرتضے تھے فرمایا جاؤ اور پانی کو ڈھونڈو اور
بتلا دیا اونکو کہ پاؤگے تم ایک عورت کو ایک اونٹ پر سوار اور اوسکے ساتھ دو پکھالین ہین
وہ دونون صاحب روانہ ہوئے اور پایا ایک عورت کو کہ دو پکھالین پانی کے اور دو توشہ دان
اوسکے پاس تھے لے آئے اوس عورت کو حضرت سرور عالم کی حضور مین اور اوتار دیا اوس
عورت کو اونٹ پر سے پس منگایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن اور پانی اوسمین
نکالا اور ندا دی لوگونکو کہ آؤ اور پانی پیو اور وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ کیا
ہوتا ہے راوی کہتے ہین خدا کی قسم جب اوسکو چھوڑ دیا ہے مین خیال کرتا تھا کہ پہلے سے پانی
زیادہ ہے پس فرمایا نبی کریم نے جمع کرو اس عورت کے واسطے ہر قسم کے کھانے سے جو موجود ہو
پس جمع کیے اوسکے واسطے خرمے اور آٹا وغیرہ اور باندھا اوسکو کپڑے مین اور اوسکو اونٹ
پر سوار کیا اور وہ سب اوسکے آگے رکھدیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے
فرمایا تو جانتی ہے کہ ہمنے تیرے پانی سے کچھ بھی کم نہین کیا ہے لیکن یہ خدا کی شان ہے کہ
اوسنے اپنی قدرت سے ہمکو پانی دیا ہے وہ عورت جب اپنے لوگون مین گئی اونسے سب حال

جو گذرا تھا بیان کیا اور کہا کہ یہ شخص یا تو بڑا ساحر ہے یا سچا رسول ہے اور اپنی قوم سے کہا آیا ہم کو
اسلام کی طرف رغبت ہے اور بعض روایت میں ہے کہ وہ لوگ سب مسلمان ہوئے اور اس عورت کی
اطاعت کی اور اسلام ہدایت داخل ہوئے فرمایا شیخ نے مدارج میں کہ جسطرح سے تھوڑے پانی کے
بڑہانے میں بہت حدیثیں وارد ہیں اسی طرح تھوڑے کھانے کے زیادہ کر دینے میں بھی بہت
حدیثیں مروی ہیں اور یہ دونوں امر ہیں حضرت سید کائنات کی تربیت اور ولنیعمی سے جیسے کہ حضور
بحسب روحانیت مربی اور مکمل ہیں دلوں کی اور روحوں کے ایسے ہی عالم جسمانیت میں بھی

پرورش کرنیوالے اور غذا دینے والے ہیں جسمونکے شعر

کہ اگر بخار وگر گل ہمہ پروردۂ تست	شکستہ نیست تو چمن چون کند اے ابر بہار

اور اسی باب میں مشہور حدیث ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ کی جنگ خندق میں روایت
کیا ہے اوسکو امام بخاری اور مسلم نے کہ کہا اونہوں نے جابر نے کہ میں اپنی بی بی کے پاس آیا
اور پوچھا کہ آیا تمہارے پاس کچھ چیز ہے کھانے کی قسم سے اسواسطے کہ میں نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں دیکھا ہے اثر شدت گرسنگی کا پس نکالا اونہوں نے
ایک تھیلی کہ اوسمیں ایک صاع جو تھی یعنی قریب تین سیر کے اور ہمارے گھر ایک بکری کا
بچہ تھا خوب فربہ میں نے اوسکو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے اور گوشت کو میں نے
دیگ میں ڈالدیا اور حضرت کی خدمت شریف میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میری بی بی نے تھوڑا سا آٹا جو کا خمیر کیا ہے کہ
جو گھر میں موجود تھی آپ تشریف لے چلیں چند صحابہ کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
پکار کر فرما دیا کہ جابر نے کھانا تمہارے واسطے طیار کیا ہے آؤ اور مجھسے فرمایا کہ دیگ کو
نہ اوتارنا اور خمیر کو نگاہ رکھنا تا کہ میں پہونچ جاؤں پس تشریف لائے سرور کائنات

ہزار آدمیونکے ساتھ اور سا اوٹھالایا مین خمیر کیا اور دیگ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضور
اوسمین لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور دعائی برکت فرمائی اور میری عورت سی فرمایا کہ
اسکو لیجا اور ایک عورت اور بلائی کہ وہ بھی پکا دی اور دیگ سے گوشت نکالو اور اوسمین دیکھو
نہین خدا کی قسم اون ہزار آدمیون نے اوس کھانے کو کھایا اور سیر ہو گئے اور ہنوز دیگ
جوشمین تھی اور خمیر باقی تھا اور بخاری اور مسلم نے حضرت انس سی روایت کیا ہے کہ کہا ابو طلحہ
نے ام سلیم سی کہ مین نے سنی آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سست مین جانتا ہون
حضرت بھوکے ہین تیری پاس کچھ ہی کہا انس نے کہ ام سلیم نے چند روٹیان جو کی کپڑے مین
لپٹی ہوئی نکالین اور مجھکو دین پس لیگیا مین اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس
اور حضرت سرور عالم مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپکی پاس تھے فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے آیا تجھکو ابو طلحہ نے بھیجا ہی عرض کیا مین ہان یا رسول اللہ پس فرمایا حضور نے
اون لوگون سے جو حاضر تھے کہ اوٹھو اور روانہ ہوے حضرت اونکے ہمراہ مین اونکے آگے چلا یہانتک
کہ ابو طلحہ کے پاس پہونچا اور اونسے خبر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین
پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ رسول کریم تشریف لاتے ہین اور جماعت مردونکی اونکی ساتھ ہے
اور میری پاس اور کوئی چیز نہین ہے کہ اونکو کھلاؤن سوای ان چند نان جو کی کہ مین نے
بھیجی تھین حضور کی خدمت شریف مین ام سلیم نے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول بہت بڑا جاننے والا
ہے یعنے اوس امر کا جو واقع ہونیوالا ہی گویا ام سلیم سمجھ گئین کہ نبی کریم تشریف لاتے ہین
باوجودیکہ حضور کو ہماری حال کا علم ہے یہ تشریف لانا خالی حکمت سی نہوگا ضرور کوئی معجزہ
ظاہر ہوگا پس ابو طلحہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو چلے اور حضور سی ملے اور نبی کریم
تشریف لائے اور فرمایا ای ام سلیم لے آ جو کچھ تیری پاس موجود ہے ام سلیم نے وہ نان جو کی

جو بھیجی تھین حاضر کین ارشاد ہوا کہ ان روٹیون کو کوٹ ڈالو ام سلیم نے اونکو کوٹ کر ایک ظرف
مین کہ اوسمین روغن تھا ملا کر طیار کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعائے برکت اوسپر کیی
بعد اوسکے فرمایا کہ اجازت دیدو اور دس آدمیونکو بلا لو پس دس شخص آئے اور کہایا اور سیر ہوکر
اور باہر گئے فرمایا حضرت نے دس شخص اور بلا لو وہ بہی آئے اور کہایا اسیطرح ستر یا اسّی
آدمیون نے وہ کہانا کہایا اور صحیح مسلم کی ایک روایت مین اسّی آدمی مروی ہین بغیر شک کے
اور یہ بہی مروی ہے کہ بعد اوسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اہلبیت ابو طلحہ نے بہی کہایا اور
کہانا باقی رہگیا اور فرمایا علمانے کہ تہوڑے تہوڑے آدمیونکے بلانیمین یہ حکمت تہی کہ اگر سب ایکبار
آتے تو وہ کہانا اونکی آنکہون مین تہوڑا سا معلوم ہوتا اور اس بدظنی سے برکت اوسکی جاتی
رہتی یا آنکہ جگہہ تنگ ہوگی لوگ سب سما نہ سکتے ہونگے یا آنکہ زبن ایک تہا جماعت کثیر کا اوسپر
کہانا دشوار تہا واللہ اعلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک مین کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا آخر غزوہ ہے لوگون پر بہوک غالب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ حکم فرما دین آپ لوگون سے کہ جو کچہہ توشہ اونکے پاس باقی رہگیا ہے اوسکو
جمع کرین اور آپ دعائی برکت کرین حضرت نے فرمایا اچہا ایسا ہی کرونگا اور حکم دیا سو
دسترخوان چرمی بچہایا گیا اور لوگون نے جو کچہہ زاد باقی رہگیا
روٹی کا لایا کوئی مٹہی بہر آٹا لایا اور سب مین بڑہکر وہ شخص تہا کہ ایک صاع
کہ جمع ہوا اوس دسترخوان پر تہوڑا سا دعائی برکت کی اوسپر جناب سید عالم نے
کہ اپنے برتنون مین بہر لو پس کوئی ظرف پڑہ ہونیسے لشکر مین باقی نرہا اور سب نے اوسکو کہایا اور سیر
ہوگئے اور ہنوز اوسمین باقی رہگیا تہا اور غزوہ تبوک مین ستر ہزار آدمی لشکر مین تہا ایک
روایت مین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ معجزہ دیکہا فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ

وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ جو بندہ ساتھ اس شہادت کے اللہ تعالے سے ملاقات کریگا یعنے ایمان پر مریگا
وہ بہشت سے روکا نجاویگا یعنے ضرور ہی بہشت مین داخل ہوگا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عروس زینب کے ساتھ پس بھیجا ام سلیم نے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کیواسطے حیس کو کہ ایک قسم ہے کھانے سے اور کہا اے انس اسکو رسول خدا کے پاس بھیجا
اور کہہ کہ یا رسول اللہ اسکو میری مان نے بھیجا ہے اور سلام آپکو کہا ہے اور اسکی تھوڑی ہونیکا
عذر کیا ہے اوس تھوڑے سے کھانے کو حضور کی خدمت مین لیکر حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا
رکھ دو اور ارشاد کیا اے انس جاکر فلان فلان لوگونکو اور جو کوئی تجھکو راہ مین ملے بلا لا
پس مین باہر نکلا اور جن لوگونکا حضور نے نام لیا تھا اونکو اور جو کوئی مجھکو ملا اون سبکو
مین نے بلایا جب مین پلٹا دیکھا مین نے کہ دولت سرای حضور لوگونسے بھر گیا ہے لوگون نے
پوچھا حضرت انس سے کہ کسقدر لوگ تھے کہا اونہون نے میرے نزدیک تین سو آدمی ہونگے
پس دیکھا مین نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس کھانے پر رکھا اور
کچھ پڑھا بعدہ دس آدمیونکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا خدا کے نام کے ساتھ کھاؤ اور چاہیے کہ ہر شخص
اپنے آگے سے کھاوے پس کھایا اونہون نے اور سیر ہوگئے اسیطرح گروہ گروہ آتے تھے اور کھاتے
تھے سب نے کھالیا پس مجھے حضور نے ارشاد کیا کہ اے انس اوٹھالے اسکو مین نے اوٹھالیا
اور مین نہین سمجھتا ہون کہ وقت رکھنے کے زیادہ تھا یا وقت اوٹھانیکے روایت کیا اسکو بخاری
اور مسلم نے اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہے کہ اونہون نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیواسطے کھانا طیار کیا اور وہ اوسیقدر تھا کہ
اونکو کفایت کرے پس نبی کریم نے فرمایا کہ بلالو تیس آدمیونکو اشراف انصار سے پس بلایا
ابو ایوب نے اونکو اونہون نے کھایا اور چلے گئے پھر ارشاد کیا ساٹھ آدمیون کو بلالو

انہون نے بھی کہایا اور چلے گئے پھر ارشاد ہوا کہ آٹھ آدمیونکو بلاؤ اونہون نے بھی کہایا اور چلے گئے
پہر باہر نہ آیا اونمین سے ایک بھی مگر یہ کہ ایمان لایا اور بیعت کی کہا ابوایوب نے کہایا اوس
کہانے سے ایک سو اسی آدمیون نے اور مروی ہی سمرہ بن جندب سے رضی اللہ عنہ کہتے ہین
ہم تھے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم ہی خدا کی نوبت بنوبت کہاتی تھے ہم صبح
سے شام تک دس آدمی اوٹھتے تھے اور دس بیٹھتے تھے اور کہاتے تھے پوچھا ایک شخص نے یہ برکت
کہانسے تھی اشارہ کیا سمرہ نے آسمان کیطرف اور کہا تھا اوسی سے روایت کیا اسکو بہت
محدثین نے اور حضرت عبدالرحمن ابن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہین
تھے ہم حضرت سید عالم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی اور بیان کیا انہون نے کہ خمیر کیا گیا
ایک صاع کہانے سے اور پکایا گیا ایک گوسفند پس بھونا گیا اوس گوسفند کا جگر اور دل وغیرہ
کچھ شکم میں ہوتا ہی قسم خدا کی نتھا کوئی اون ایک سو تیس آدمیون سے مگر یہ کہ کاٹا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسمین ٹکڑا اوسکے واسطے اور نکالا اوس کہانیکو دو بڑی کاسونمین
پس کہایا سب نے اور باقی رہا جو کچھ اون دونون کاسونمین تھا پس اوٹھالیا ہمنے
اسکو اونٹ پر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت سرور عالم نے مجھکو حکم دیا
اہل صفہ کو بلاؤ پس مین نے اونکو ڈہونڈکر جمع کیا اور کہا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ
کہانے کا پس کہایا ہم نے اوسمین سے جسقدر چاہا اور فارغ ہوے ہم اور کاسہ ایسا ہی پر تھا
جیسا رکہا گیا تھا اسقدر فرق البتہ تھا کہ نشان اونگلیونکا اوسمین لگیا تھا اور حضرت
ابوہریرہ رضی سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ مین بہت بھوکا تھا اور ایک کاسہ دودھ کا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے ارشاد کیا کہ اصحاب صفہ کو بلاؤ مین نے
اپنے دلمین کہا کہ دودھ ہی کتنا کاش حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو دیتے تو مین کہالیتا

اور سیر ہو جاتا لیکن حضور کی بجا آوری حکم مین چارہ نہ تھا موافق حضور کے حکم کے مین باہر گیا اور
یارونکو بلایا سب جمع ہوے اور کہایا اور فقط مین اور جناب سرور عالم باقی رہے پھر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو دیا بعدہ خود تناول فرمایا اور ارشاد کیا کہ ساقی قوم کو آخر کہانا چاہیے اور فرمایا ہے
سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہ جمع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کو
اور وہ چالیس شخص تھے اور اونمین ایسے لوگ بھی تھے کہ جنکی خوراک بہت زیادہ تھی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پیمانہ طعام کا اونکے واسطے پیش کیا سب نے اوسمین کہایا اور سیر ہوگئے
اور باقی رہا وہ کہانا جیسا کہ تھا اور منگایا ایک قدح پانی کا سب نے اوسکو پیا اور سیراب ہوگئے
اور وہ ویسا ہی باقی رہا روایت کیا ہے اسکو شفا مین اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت
کی ہے کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوے اور قرض اونکے ذمہ بہت تھا جب فصل خرما کی پہنچی
آئی قرضخواہ جمع ہوے اور تشدد کیا مین نے سب باغ کی جا لمداد جو ملی تھی اونکے سامنے پیش کی
کہ اسکو لے لو اور موافق اپنے حق کے آپسمین بانٹ لو اور مجھکو چھوڑ دو اونہون نے نمانا پھر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور آپسے استغاثہ کیا حضرت نے اون
قرضخواہون سے فرمایا کہ ان خرمون کو اپنے قرض مین لے لو یا کچھ قرض سے کم کرو اونہون
نے اسکو بھی قبول نکیا پس جناب سید عالم نے مجھسے فرمایا کہ اپنے باغ کے خرمون کی ہر ایک
قسم کو علیحدہ جمع کر مین نے موافق حکم کے جمع کر دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے
قرضخواہون نے جب حضور کو دیکھا مجھپر زیادہ تر تشدد کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
جب یہ ملاحظہ کیا خرمون کا جو ایک بڑا ڈھیر تھا اوسکے گرد پھر کر اوس ڈھیر پر بیٹھ گئے
اور قرضخواہونکو بلایا اور اوس ایک ڈھیر مین سے اونکو ناپکر کیل سے دینا شروع کیا یہانتک
کہ اوسی ڈھیر سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ کل کا قرضہ ادا کر دیا اور دوسرے

ڈھیر ونسے باقی رہ گئی اور مجھکو ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اوس ڈھیر سے بھی خرمے کم نہوے تھے
اور ایک روایت مین ہی کہ تیرہ وسق خرمے اوس ڈھیر مین باقی رہ گئی وسق کہتی ہین ساٹھ
صاع کو اور صاع ہوتا ہی قریب تین سیر کے اور روایت کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہ لوگ سخت بھوکے ہوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہے
ای ابو ہریرہ عرض کیا مین نے ہان یا رسول اللہ تھوڑے خرمے ہین میرے توشہ دان مین
فرمایا لے آ اور اپنا دست مبارک اوسمین ڈالکر ایک مٹھی بھر خرمے نکالے اور دعائے برکت کی
اور بلایا دس دس آدمیونکو یہانتک کہ تمام لشکر اوس سے سیر ہوا بعدہ ارشاد کیا لیجا اسکو
جو کچھ لایا تھا اور اسکو اپنی جھپڑے کے تھیلے مین رکھ لے اور جب تجھکو منظور ہوا اوسمین سے
خرمے نکال اور صرف کر پس اوٹھایا مین نے اوسکو اور زیادہ پایا اونکو پہلے سے پس اوسمین سے
مین کھاتا رہا اور لوگونکو کھلاتا رہا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور
خلفاء ثلثہ کے عہد دولت اور زمانہ خلافت مین جب حضرت خلیفہ ثالث شہید ہوے لوگون نے
میرا بھی گھر لوٹ لیا اور وہ انبان خرما بھی لیگئے اور مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تا آنکہ تھوڑے خرمون سے اونہون نے چار سو شتر
سوارونکے لیے توشہ ترتیب دیا اور وہ تھوڑے سے خرمے ویسے ہی باقی رہی گویا کہ ایک خرما بھی اوسمین
کم نہوا تھا اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ام مالک انصاریہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک
روغندان چربی مین روغن بھیجا کرتی تھین پس آتی تھی اونکی لڑکی اونسے سالن مانگتی تھی
اور نہوتی تھی اونکے گھر مین کوئی چیز اوسمین سے پس متوجہ ہوتی تھین ام مالک اوس
ظرف کی طرف کہ جسمین حضرت کو روغن بھیجی تھین پاتی تھین اوسمین روغن اور ہمیشہ
اوسمین روغن رہتا تھا یہانتک کہ ایک روز اونہون نے اوسکو نچوڑا یعنی نچوڑ ڈالی [illegible]

ہم مالک نے حضرت سے یہ حال عرض کیا حضرت نے فرمایا اگر تو اوسکو نہ نچوڑتی اوسکی حال پر رہنے دیتی
ہمیشہ اوسمین روغن رہتا شیخ نے اس روایت کی تحت مین لکہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ جو شخص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا ہے اور حضور کی محبت مین کچھ خرچ کرتا ہے
اللہ تعالے اسکے برکت دیتا ہے اوسکی رزق مین اور مال مین اور اوسکی ہر شے مین اور حضرت جابر رضی اللہ
عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص حضور کی خدمت شریفہ مین حاضر ہوا اور کہانا مانگا حضور نے
اوسکو نیم صاع جو دیے ہمیشہ وہ اور اوسکی زوجہ اوسمین کہاتی تہی اور مہمانون کو کہلاتے تہے
یہانتک کہ ایک مرتبہ اونہون نے اوسکو ناپا پہر ہو نا نبڑ سکے وہ مضمون شریف حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے آکر یہ حال عرض کیا فرمایا حضور نے اگر تم اوسکو نہ ناپتے تو ہمیشہ تمہارے پاس رہتا
اور رحم کرتے لکہا ہے کہ ناپنا خلاف تسلیم اور توکل کے ہے اسوجہ سے برکت اوسکی جاتی رہی جسطرح
حضرت سرور عالم نے پانی اور کہانا بڑہا کر خلق کو نفع پہونچایا ہے اسیطرح حضور نے خلق کے
نفع کیواسطے بکثرت اعجاز بیمارونکو اچہا کیا ہے اور مُردون کو زندہ کیا ہے روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا اونہون نے کہ ایک عورت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
حضور مین ایک چہوٹے لڑکیکو لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس میرے لڑکیکو صبح اور شام
کے کہانے کیوقت جنون ہو جاتا ہے اور ہمکو پریشان اور مکدر کر دیتا ہے حضرت نے مسح کیا
اوسکے سینہ پر اوسکو قے آئی اور اوسکے پیٹ سے کتے کے بچے کے مانند سیاہ کچہہ نکلا اور وہ
اچہا ہوا روایت کیا اسکو دارمی نے اور مروی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم مین کی حضور کی
خدمت شریف مین حاضر ہوئی اور کہا یا رسول اللہ میرا یہ لڑکا گونگا ہے حضرت سرور عالم نے
پانی منگایا اور کلی کی اور دونون ہاتھ دہوئے اور وہ پانی اوس لڑکیکو پلایا پس اوسیوقت
اچہا ہو گیا اور ایسا عاقل ہوا کہ لوگونکی عقل پر فضل لیگیا اور مروی ہے کہ جنگ احد مین

حضرت قتادہ کی آنکھ پر زخم لگا آنکھ نکلکر رخسارے پر آگئی قتادہ حضرت سید عالم کی حضور مین حاضر ہوے
اور کہا یا رسول اللہ میری ایک زوجہ ہی کہ مین اوسکو نہایت دوست رکہتا ہون ڈرتا ہون
کہ اوسکی آنکھون مین برا معلوم ہونے لگا حضور نے اونکی آنکھ کو ہاتھ مین لیکر اوسکی مقام پر رکہدیا
اور کہا اے خداوند بینا دے اسکی چشم کو نہ یہ رہیں تھی وہ آنکھ بہترین اور زیادہ تر
اور بیناتر ہر دو اونکی آنکھون کے اور وہ آنکھ دکہتی نتھی جب دوسری آنکھ دکہتی تھی اور
مروی ہی کہ ایک شخص کو مرض استسقا تھا اونہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو
بہیجا اور شفا طلب کی حضور نے اپنے دست مبارک مین ایک مٹھی خاک کی اوٹھا کر
لعاب دہن شریف اوسمین ڈالدیا اور اوسکو دیا وہ آنیوالا متعجب ہوا اور اوسکو
گمان ہوا کہ آپنے استہزا کیا پس لایا اوس خاک کو مریض کے پاس اور وہ قریب
موت کے تھا اور کہلا دیا اوسکو وہ مریض صحیح ہوگیا ایک شخص کی آنکھین سفید ہوگئی تہین
اور اوسکو کچھ دکہائی نہ دیتا تھا حضرت سرور عالم نے اوسکی آنکھ پر دم کردیا آنکھین
اوسکی ایسی روشن ہوگئین کہ اسی برس کی عمر تھی اور سوئی مین تاگا ڈالتا تھا غزوۂ خیبر
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا علی کہان ہین عرض کیا گیا حاضر نہین ہین
اونکی آنکھین دکہتی ہین حضور نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور سر اونکا اپنے
کنار مبارک مین رکہا اور دونو آنکھون مین لعاب دہن ڈالدیا اور دعا کی فورًا آنکھین
اچھی ہوگئین گویا دکہتی ہی نتہین اور پہر کبہی اونمین درد نہوا اور جنگ خیبر مین سلمہ
بن اکوع کے پیر مین ضرب آئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین بار اوسپر دم کیا
وہ پیر اچھا ہوگیا فورًا اور پہر کبہی اوسمین درد نہوا اور مروی ہی کہ زید بن معاذ کے
پیر مین تلوار لگی ایڑی تک کاٹا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن اوسکی زخم پر لگا دیا

فوراً زخم اچھا ہوگیا بخاری شریف مین ہی کہ عبداللہ بن عتیک نے جب ابورافع یہودی کو
قتل کیا چاندنی رات تھی زمین کے دہوکے سے پیر اونکا زینہ پر پڑا گر پڑے اور پنڈلی اونکی
ٹوٹ گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے حضور نے دست مبارک اونکی پنڈلی پر
ملدیا فوراً اچھے ہوگئے اس قسم کے بہت کثرت سے معجزات مروی اور مشہور ہین احیاء موتی
لکھین بیہقی نے دلائل النبوت مین روایت کیا ہی کہ رسول کریم نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت
کی اوسنے کہا میری لڑکی مرگئی ہے اگر اوسکو آپ زندہ کردین تو مین ایمان لاؤن
سرور عالم نے فرمایا اوسکی قبر مجھکو دکھا دے اوسنے قبر لڑکی کی دکھائی اور ایک روایت
مین ہے کہ اوس شخص نے کہا کہ مین اوسکو ایک جنگل مین ڈال آیا ہون حضرت نے فرمایا
وہ مقام مجھکو دکھا دے اور آواز دی سید عالم نے اوس لڑکی کو اوس لڑکی نے جواب دیا
لبیک وسعدیک یعنے حاضر ہون مین سرور عالم نے ارشاد کیا تو دوست رکھتی ہے کہ
پھر آوے تو دنیا مین اوسنے عرض کیا نہین قسم اللہ کی اے رسول اللہ کے پایا مین نے آخرت کو
دنیا سے اچھا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضور نے کہ مان باپ تیرے ایمان لائے ہین
اگر تو چاہے تو مین تجھکو اونکی طرف پھیر دون اوسنے جواب دیا کہ مجھکو مان باپ کی حاجت
نہین ہے مین نے اللہ تعالے کو مان باپ سے زیادہ مہربان اور اچھا پایا ہی اس روایت
مین ارشاد ہوا ہی کہ اگر تو چاہے مین تجھکو پھیر دون مان باپ کی طرف یعنے زندہ کردون
اس حدیث سے کیا کچھ قوت اور اختیار حضرت نبی کریم کا باذن اللہ ثابت ہوتا ہے
اور اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ مشرکین کی اولاد پر عذاب نہین ہے جو طفلی مین
مرجاوے اور مروی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور
ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور گھر مین پکانے کو دیا اور خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین

ف معجزہ احیاء اموات

حاضر ہوے بڑے لڑکے نے چھوٹے بہائی کو جسطرح بکری کو ذبح کرتے دیکھا تھا ایسی سمجھکر ذبح کر ڈالا ماں نے جب یہ حال دیکھا پریشان ہوکر دوڑیں وہ لڑکا بہاگا ماں پیچھے اوسکو دوڑیں وہ لڑکا کوٹھے پر چڑھ گیا اور وہیں سے گر پڑا اور وہ بھی مر گیا حضرت جابرؓ جب گھر میں آئے دونو لڑکونکو مردہ پایا یہ کمال قوت ایمانیہ تھی کہ صبر کیا اور کہا اسکے واسطے اور اس خیال سے کہ اگر نبی کریم تشریف لا دینگے آپکو ملال ہوگا کہانا نکھا دینگے دونو لڑکونکی لاشوں کو کوٹھری میں چھپا دیا اور نبی کریم کی مہمانداری میں مصروف ہوے سید عالم تشریف لائے کہانے کیوقت جابرؓ سے فرمایا کہ اپنے لڑکونکو بلالو انہوں نے بخیال حضور کی ملال کے اس امر کو اول مخفی کیا جب حضور نے بتاکید فرمایا اوسوقت عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ دونوں اسطرح پر مر گئے حضور نے اون بچوں کی لاشوں کو منگاکر اونکو زندہ کر دیا انہوں نے حضرت کے ساتھ کہانا کہایا اور زندہ رہے ایک مدت دراز تک اللہ تعالے نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتگذاری کی برکت سے حضرت جابرؓ کے غم اور اندوہ کو مسرت کے ساتھ بدل دیا اسیطرح جو کوئی خدا اور رسول کے واسطے مشقت اوٹھاتا ہے اور باوجود ملال پیش آنیکے اطاعت پر ثابت قدم رہتا ہے انجام کو مسرت دائمی اوسکو حاصل ہوتی ہے اور مروی ہے کہ زندہ کیا نبی کریم نے اپنے والدین کو اور ایمان لائے وہ جناب سید البشر کی رسالت پر اور پہر اوسیوقت انتقال کیا اور آپنے اونکو دفن کر دیا محدثین نے احیاء والدین کی احادیث کی صحت میں کلام کیا ہے شیخ نے مدارج میں اور مشکوۃ کی شرح میں لکھا ہے کہ متاخرین نے اون احادیث کو اثبات کر کے اعتبار کو پہونچایا ہے اور یہ دلیل ہے متاخرین کی گویا احادیث حد ذات میں ضعیف ہیں لیکن کثرت طرق کی وجہ سے حد قوت کو پہونچگئی ہیں اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ حضرت جابرؓ نے ایک بکری ذبح کی تھی جب اوسکو پکاکر حضرت صلی اللہ علیہ

کے پاس لائے حاضرین نے اوسکو کہا یا حضور نے ارشاد کیا کہ کہا و لیکن ہڈی نہ توڑو بعدہ ہڈیان
اوسکی جمع کین اور دست مبارک اونپر رکھا اور کچھ فرمایا ناگاہ وہ بکری کان جھاڑتی ہوئی
اوٹھ کھڑی ہوئی اور کمال قوت حضور کی احیاء اموات مین اس درجہ پر تھی کہ نام مبارک کی
برکت سے مردہ زندہ ہوتا تھا چنانچہ ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے
روایت کیا ہے حضرت انس سے رضی اللہ عنہ فرمایا اونھون نے کہ ایک جوان نے انصار سے
وفات کی اونکی مان تھین بڑھیا اور نابینا ہمنے اونکی لاش کو کپڑا اوڑھا دیا اور اونکی مان
سے تعزیت کی اون بی بی نے کہا کیا میرا لڑکا مر گیا ہے ہمنے کہا ہان اونھون نے عرض کیا
ای اللہ تو جانتا ہے کہ مین نے ہجرت کی تیری طرف اور تیرے رسول کی طرف اس امید پر کہ تو میری
مدد کرے اور دادرسی فرماوے ہر شدت اور مصیبت مین پس مجھپر اس مصیبت کا بوجھ نہ رکھ تم
ابھی جگہ پر تھے کہ وہ مرد زندہ ہو گیا ہمنے کپڑا اوسکے منہ پر سے اوٹھایا اور اونھی ہمارے ساتھ کھانا
کھایا یہ برکت تھی اسکی کہ اون صحابیہ نے استغاثہ کیا تھا حضور جناب الٰہی مین بوسیلہ خدمتگذاری
جناب سرور عالم کے اور جسطرح حضور نے معجزہ سے حیات ظاہری عطا کی ہے اوسکو اسیطرح
کمال کرم سے حیات ابدی اپنے فیضان سے دی ہے اپنے خدمتگذارون کو جو سچے عاشق مین
حضرت کے کہ وہ مثل شہدا کے زندہ ہین اور ظہور اونکی حیات کا بعد مرنے کے بطریق کرامت
کے کہ درحقیقت وہ بھی بڑا معجزہ ہے جناب سرور عالم کا اعلی طور پر ہو گیا ہے چنانچہ مروی ہے
کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی کہ حاضرین بدر سے ہین اور بیعت رضوان بھی اونھون نے
حضرت سید عالم کے دست مبارک پر کی ہے انتقال کیا اونھون نے حضرت عثمان ذی النورین
رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین کلام کیا اونھون نے بعد وفات کے اور وہ کلام محفوظ کیا گیا
ہے اور وہ یہ ہے أَحْمَدُ أَحْمَدُ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ صَدَقَ صَدَقَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الضَّعِيفُ فِي [illegible]

اَلْقَوِیُّ فِیْ اَمْرِہٖ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ صَدَقَ صَدَقَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ صَدَقَ
صَدَقَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ عَلٰی مِنْهَاجِهِمْ اِلٰی اٰخِرِهٖ ایسا ہی جامع الاصول مین اصمعیات کی ہے
ابوبکر بن ضحاک نے سعید ابن مسیب سے کہ ایک شخص نے انصار سے انتقال کیا جب اونکو
کفن پہنا دیا گیا اور لوگ آئے جنازہ اوٹھانیکو کلام کیا اونہون نے اسکے محمد الرسول اللہ
اور مواہب اللدنیہ مین ہے کہ کہا نعمان بن بشیر نے کہ تھے زید بن خارجہ سرداران انصار سے
مدینہ منورہ کی ایک راہ مین جاتے تھے درمیان ظہر اور عصر کے گر پڑے اور انتقال کیا عورتین
انصار کی آئین اور انپر روئین اور مرد بھی انصار کے اور وہ اوسی حال پر رہے درمیان مغرب
اور عشا کے لوگون نے سنا کہ وہ کہتے تھے چپ رہو پس دیکھا لوگون نے آواز آتی تھی کپڑے کے
نیچے سے کھول دیا اونکے منھ اور سینہ کو کہتے تھے محمد رسول اللہ نبی الامی خاتم النبیین لا نبی
بعدہٗ فکان ذٰلک فی الکتاب الاول ثم وصدق صدق ھذا رسول اللہ السلام علیک
یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ روایت کیا اسکو ابوبکر ابن دنیا نے کتاب من عاش
بعد الموت مین اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے کہا وہ فرماتے
تھے مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا اونہون نے ثابت بن قیس بن شماس کو
کہ مارے گئے تھے یمامہ مین پس سنا ہمنے اونسے اوس وقت جب کہ کہا ہے اونکو قبر مین رکھتے تھے
محمد الرسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان ابن عفان البر الرحیم پس نظر کی ہمنے
اونکی طرف دیکھا اونکو مردہ ایسا کہا ہے شفا مین اور ایک قسم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
معجزات کی ہے مقبول ہونا حضور کی دعا کا اور نفع پہونچنا اوس سے خلق کو مروی ہے
کہ انس ابن مالک کو اونکی والدہ حضرت سرور عالم کی حضور مین لائین اور عرض کیا
یا رسول اللہ یہ آپکا غلام ہے آپ اسکے حق مین دعا کیجئے حضرت سید عالم نے دعا کی

اور انکے حق مین کہا ای اللہ زیادہ کر اسکے مال کو اور اولاد کو اور برکت دی اوسکو پس اللہ تعالی
نے اونکو بہت بڑی نعمت دی چنانچہ حضرت عکرمہؓ روایت کرتی ہین کہ کہا حضرت انس نے
قسم ہی خدا کی مال میرا بہت ہے اور اولاد میری سو سے زیادہ ہین اور مروی ہی کہ اونکی نخل
ایک سال مین دو بار پھلتی تھے اور دعائے برکت کی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن
ابن عوف کو چنانچہ وہ فرماتے ہین کہ مین اگر زمین سے پتھر اوٹھاتا ہون امید رکھتا ہون
کہ نیچے اوسکے سونا پاونگا مروی ہی کہ جب وہ ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین آئے ہین اونکی پاس کچھ نتھا
فقیر تھے حضور کی دعا سے اسقدر برکت اونکے مال مین ہوئی کہ ایک روز مین تیس غلام آزاد کرتی تھی
اور تصدق کیا اونھون نے ایک مرتبہ مین اپنے قافلہ کو کہ اوسمین سات سو اونٹ اور ہر قسم کا
مال تھا خیرات کیا اون سب اونٹون کو معہ مال اور اسباب کے اور باوجود اسقدر خیرات
کرنیکے اسقدر مال بعد وفات کے اونکے ملک مین تھا کہ پچاس ہزار دینار اونھون نے وصیت کی تھی
اور چار بیبیان اونکی تھین اور ہر ایک زوجہ کو چوتھائی حصہ ثمن کا کہ زوجات کا حصہ ہے
یعنے روپیہ مین آدہ آنہ کے حساب سے اسی ہزار اور ایک روایت مین ہے کہ ایک لاکھ ملا تھا
اور مروی ہی کہ حضرت سرور عالمؐ نے حضرت ابن ابی وقاص کو دعا دی تھی کہ اللہ تعالے
اسکی دعا کو قبول کرے جب اونھون نے کسیکے حق مین دعای خیر یا دعائے بد کی فورًا
مستجاب ہوئی اور دعا کی تھی نبی کریم نے اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِالْعُمَرِ۔ اے اللہ مدد کر
اسلام کی ساتھ عمر کے اللہ تعالے نے اونکی سعی سے اسلام کو اسدرجہ ترقی دی کہ مشرق سے مغرب تک
پھیل گیا اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب سے حضرت فاروقؓ ایمان لائے
ہمیشہ ہملوگ عزت اور غلبہ پر رہی اور دعا دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نابغہ جعدی کے
واسطے تو اونکو ایک سو بیس برس کی اونکی عمر ہوئی تھی اور کوئی دانت اونکا نگرا تھا اور اگر کوئی دانت

کرتا تھا تو دوسرا اوسکی جگہ پر نکل آتا تھا اور دعا کی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس کے
حق مین کہ اے اللہ اسکو فقیہ کر دین بین اور سکہا اسکو تاویل یعنے قرآن مجید کے معانی پس یہ
شان اونکو اللہ تعالے نے دی کہ اونکا نام ہوگیا تھا ترجمان قرآن اور دعا کی تھی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ ابن جعفر کے حق مین برکت کی جب وہ کوئی
شئے خریدتے تھے اللہ تعالے اونکو نفع دیتا تھا اور ایسی ہی دعائے برکت حضرت سرور عالم
نے عروہ بن ابی جعد کو دی تھی بخاری نے لکھا ہے کہ اگر وہ خاک بھی لیتے تھے تو اللہ تعالے
اونکو نفع دیتا تھا اور دعا دی تھی حضور نے حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو
کہ اے اللہ نگاہ رکھ علی کو گرمی اور سردی سے پس جناب امیر گرمی مین سردی کا لباس
پہنتے تھے اور سردی مین گرمی کا اور اثر سردی اور گرمی کا آپکو نہوتا تھا و جناب سرور عالم
نے حضرت سیدہ بی بی فاطمہ علیہا السلام کو دعا دی تھی کہ بھوک نہو اسوقت سے کبھی
بھوک نہو مین طفیل بن عمرو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ایک
نشانی اور کرامت میری قوم کیواسطے مجھکو عنایت ہو حضور نے دعا کی کہ اللہ اسکو
ایک نور عنایت کر پس چمکنے لگا ایک نور اونکی آنکھون کے درمیان مین عرض کیا
اونھون نے یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون کہ لوگ اسکو برص سمجھین گے بعد اوسکے وہ نور
پھر کر اونکے تازیانہ مین آگیا روشن ہوجاتا تھا اونکا تازیانہ شب تاریک مین
اور اونکا لقب ہوگیا تھا اسوجہ سے ذو النور اور قوم مضر پر حضور نے بد دعا کی
اونپر قحط پڑا پھر قریش نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مہربانی طلب کی آپنے
رحمت سے دفع قحط کی دعا کی اللہ تعالے نے اوسکو دفع کردیا اور کسرائی جب
حضور کے نامہ کو پھاڑ ڈالا آپنے اوسکے حق مین فرمایا کہ پھاڑ ڈالی جاوے اوسکی حکومت

پس وہ ملک مسلمانون کے قبضہ مین آگیا اور اوسکا کوئی یادگار باقی نرہا اور تمام
روے زمین پر کہین حکومت اہل فرس کی باقی نرہی اور جناب سرور عالم نے
ایک شخص کو دیکہا وہ بائین ہاتھ سے کہاتا تہا حضرت نے ارشاد کیا داہنے ہاتھ سے کہا
اوسنے حضرت سے جہوٹ کہا کہ مین اس ہاتھ سے کہا نہین سکتا حضرت نے فرمایا کبہی
اس ہاتھ سے نہ کہا سکیگا تو سرقت سے وہ ہاتھ اوسکا اوٹہ ہی نہ سکا اور محلم بن جثامہ کے
حق مین حضرت سرور عالم نے دعا کی تہی کہ اسکو زمین قبول نکرے چنانچہ جب اوسکو زمین
مین دفن کیا زمین نے اوسکو باہر پہینک دیا چندبار جب ایسا ہی ہوا اوسکی لاش کو ایک طرف
وادی کے رکہکر پتہرون سے چن دیا اسی طرح کے معجزات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
بے حد ہین اونکا احاطہ نہین ہوسکتا ہے اور جس شی کو حضور نے چہوا تہا اور اوسکو استعمال
مین لائے تہے اوس سے کرامات اور اعجاز حضور کے ظاہر ہوتے تہے صحیح مین ہے کہ اسماء بنت
ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ایک جبہ طیالسہ نکالا اور کہا کہ اس جبہ شریف کو جناب سرور عالم
نے پہنا ہے ہم اوسکو بیمارونکے واسطے دہوتے ہین اور اوس سے شفا ڈہونڈتے ہین اور جو
حضور کا کاسہ تہا اوسمین پانی بہرتے تہے اور اوسکو استعمال سے بیمارونکو شفا حاصل ہوتی تہی
اور موے شریف جناب سید عالم کے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مین تہے جس لڑائی
مین وہ پہنکر جاتے تہے اوسکی برکت سے فتح پاتے تہے اور سرور عالم نے اپنے وضو کا بچا ہوا
پانی قبا کے کنوئین مین ڈالدیا تہا وہ کبہی خشک نہوا اور نہ اوسمین پانی گہٹا اور حضرت
انس رضی اللہ عنہ کے مکان مین کنوان تہا حضور نے اوسمین لعاب دہن شریف ڈالدیا
تہا مدینہ منورہ مین اوسکا پانی سب کنوؤن سے بڑہکر شیرین تہا مروی ہے کہ جناب
سرور عالم ایک پانی پر تشریف لیگئے پوچہا اسکا نام کیا ہے لوگون نے عرض کیا کہ اسکا نام

غیسان ہو اور پانی اسکا شور ہی حضور نے ارشاد کیا بلکہ نام اسکا نعمان ہو اور پانی اسکا اچھا ہی پس پانی اوسکا شیرین اور خوشگوار ہو گیا اور ایک مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول مین آب زمزم لایا گیا حضور نے لعاب دہن اوسمین ڈالدیا وہ مشک کیسے زیادہ خوشبودار ہو گیا اور ایکبار حضور نے ایک ڈول مین لعاب دہن مبارک ڈالکر اوسکو ایک کنوئین مین ڈالدیا اوسمین خوشبوے مشک پہیل گئی اور حسنین علیہما السلام ایکبار شدت پیاس سے روتے تھے حضور نے اپنی زبان مبارک اونکی دہن مین دیدی اونہون نے اوسکو چوسا فوراً تسکین ہو گئی اور اکثر چہوٹے بچونکے دہن مین جناب سرور عالم لعاب دہن مبارک ڈالدیتے تھے شام تک اونکو کفایت کرتا تھا یعنے بہوکے اور پیاسے نہوتے تھے اور منجملہ حضور کے لمس کی برکت کے ایک یہ معجزہ ہی کہ سلمان فارسے کو یہود نے مکاتب کیا تھا چالیس اوقیہ طلا پر اور اس بات پر کہ تین سو درخت خرمے کے بٹھائے جاوین اور وہ بلند ہون اور پہلین یعنے جب تین سو درخت خرمے کے لگائی جاوین اور وہ پہل دین اور چالیس اوقیہ سونا دین اوسوقت سلمان آزاد ہون ہماری ملک سے حضور نے وہ درخت خود اپنی دست مبارک سے بٹھائی حضور کے دست مبارک کی برکت سے وہ درخت اوسی سال مین بڑہے اور پہلے ایک درخت کو بروایت عبد اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور بروایت بخاری سلمان نے بٹھایا تھا وہ نہ پہلا حضور نے اوسکو اوکہاڑ کر پھر بٹھا دیا وہ بھی اوسی سال مین پہلا اور دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل چڑیا کے انڈے کے سونا اپنی زبان مبارک پر لگا کر پس اوسمین سے چالیس اوقیہ سونا یہود کو اونہون نے دیا اور جسقدر دیا تھا اوسقدر اونکے پاس باقی رہا اور اوس ایک درخت کے نہ پہلنے مین علما نے فرمایا ہی کہ اصحاب رسول صاحب کرامت تہی مگر اوسوقت ظہور کرامت اسوجہ سے نہوا کہ سرور عالم خود موجود تھے

آفتاب کے سامنے تاریکی کام نہین دیتے ہین اور اسیوجہ سے اسوقت تک مدینہ منورہ مین کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود موجود ہین کسی ولی سے کرامت ظاہر نہین ہوتی ہے
اور قیس بن عقیل کہتے ہین کہ ایک برتن مین جو کے ستو تھے اول خود حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے نوش فرمائے بعدہ مجھکو مرحمت کیے مین نے کہائی پس ہمیشہ مین اوسسے
سیر ہوتا تھا جب بھوکا ہوتا تھا اور سیراب ہوتا تھا جب پیاسا ہوتا تھا اور سرد
ہوتا تھا جب گرم ہوجاتا تھا اور مروی ہو کہ ایک پانی کی مشک تھی حضور نے اوسکا منہ
باندھ دیا اور دعا کی اوسپر جب وقت نماز کا آیا اور قافلہ ٹھیرا اوس مشک کو کھولا
دیکھا تو اوسمین نہایت اچھا دودھ تھا اور مسح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قیس بن زید کے سر پر اور دعا کی اونکے حق مین عمر اونکی سو برس کی ہوئی تمام شہر
سفید ہوگیا تھا لیکن وہ مقام جہان حضور کا دست مبارک پہونچا تھا اونکا وہ سفید
نہوا تھا اور عابد بن عمرو جنگ حنین مین مجروح ہوے حضور نے اونکے منہ کو پاک کیا
اور دعا کی اونکے حق مین پس صاف اور روشن ہوگیا تھا اونکا چہرہ اور مسح کیا تھا
حضور نے ایک صحابی کے منہ پر پس ہمیشہ اونکے منہ پر ایک نور چمکتا تھا اور مسح کیا
جناب سرور عالم نے حضرت قتادہ بن ملحان کے منہ پر پس اونکے چہرہ پر ایسی چمک
اور روشنی تھی کہ دکھائی دیتا تھا منہ اونکے چہرہ مین جیسے دکھائی دیتا ہو منہ آئینہ مین
اور مسح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن زید بن خطاب کے سر پر اور
وہ پستہ قد تھے اور باپ اونکے لنبے تھے اور دعائی برکت فرمائی اونکے حق مین پس
بڑہ گئے وہ اور مردون سے اندر حد طول قامت اور اندر خوبی حسن اور جمال کے
اور پانی چیڑکا ایک مرتبہ جناب سرور عالم نے زینب بنت ام سلمہ کے منہ پر پس اونکا سا

حسن وجمال کسی عورت مین پایانجاتا تھا اور کہتے ہین کہ پانی حضور نے اونکے اوپر انڈیلا تھا اور اونکی اوپر انڈیلا
مزاح اور ہنسی کے چہرے کا تھا شیخ لکھتے ہین بعد اس روایت کے تعالے اللہ جب
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کا یہ حال تھا تو حضور کے عزم اور رجعد کی کیا تاثیر
ہوگی اور کہا حضور نے دست مبارک حنظلہ بن جذیم کے سرپر اور دعائی برکت
فرمائی اللہ تعالے نے برکت سے دست شریف کی یہ تاثیر اونمین دی تھی کہ آتے تھے اونکے
پاس وہ لوگ جنکے چہرہ پر ورم ہوجاتا تھا اور لائی جاتی تھین اونکے پاس وہ بکریان کہ
جنکے تھنون پر ورم ہوتا تھا اور رکھتے تھے اوس مقام پر جہان حضور کا دست مبارک
رکہا گیا تھا اللہ تعالے اونکا ورم دفع کردیتا تھا اور جو کوئی مجنون یا آسیب زدہ
حضرت سرور عالم کی حضور مین آتا تھا سید عالم اوسکی سینہ پہ ہاتھ رکھدیتے تھے
وہ اچھا ہوجاتا تھا اور حضرت جابر کا اونٹ نہایت سست اور درماندہ تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی جو حضور کے دست مبارک مین تھی اوسکی چہبودے
وہ ایسا تیز ہوگیا کہ اوسکی مہار کوئی نگاہ نرکہہ سکتا تھا اور حضرت سعد بن عبادہ کا
حمار نہایت سست قدم تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری سے ایسا تندا ور تیز
ہوگیا کہ کوئی جانور اور اسپ ترکی اوسکا ساتھ نہ دیسکتا تھا اور جریر بن عبد اللہ بجلی گہوڑے
کے اوپر سوار نہوسکتے تھے حضرت سرور عالم نے اونکے سینہ پر مارا وہ بہت بڑے شہزور ہوگئے
عرب مین اور حضرت عکاشہ کی تلوار جنگ بدر مین ٹوٹ گئی حضور نے ایک درخت کی چہڑی
اونکو مرحمت کی وہ شمشیر بران ہوگئی وہ ہمیشہ اوس سے لڑائی مین مقابلہ کرتے رہے یہانتک
کہ اہل ردت کی لڑائی مین شہید ہوے اور نام اوس تلوار کا عون تھا اور عبد اللہ بن جحش کو
جنگ احد مین حضور نے ایک شاخ خرمہ عنایت کی وہ تلوار ہوگئی اور قتادہ بن نعمان کو

شب تاریک مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما دی وہ روشن ہوگئی اور حضور نے
اونکو خبر دی کہ جب تم گھر مین پہونچوگے ایک سیاہی دیکھوگے اوسکو اس چوب سے مارنا یہ شیطان
ہی وہ جب گھر مین پہونچے سیاہی دیکھی اور اوسکو مارا وہ باہر نکل گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ مجھکو احادیث بہولجاتے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ ردا پہیلاؤ اور دست مبارک اونکی ردا پر رکھدیا اور فرمایا اسکو اپنے بدن سے لگالو اوسکی برکت سے
اونکو علم یاد رہنے لگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور منجملہ معجزات جناب سید عالم کے ہے آگاہ ہونا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پوشیدہ باتون پر اور جو کچھہ کہ ہونیوالا تھا اوسکی خبر دینا فرمایا ہے شیخ نے
مدارج مین کہ علم غیب اصالۃً مخصوص ہے اللہ تعالے جلشانہ کے ساتھہ کہ وہ علام الغیوب ہے
اور جو کچھہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے تابعدارون سے ظاہر ہوا ہے بوحی ہے یا بالہام چنانچہ
حضور نے خود ارشاد کیا ہے کہ نہین جانتا ہون مین مگر وہ جو اللہ تعالے نے مجھکو سکہایا ہے
اور اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ علم اولین اور آخرین اللہ تعالے نے
اپنے حبیب کو سکہا دیا ہے اور شفا مین لکہا ہے کہ یہ باب ایک ایسا دریا ہے کہ اوسکا تھاہ معلوم
نہین ہوتا ہے اور یہ معلوم ہے بالقطع اور پہونچا ہے بتواتر یعنے حضور کے علم کی انتہا معلوم نہین ہوسکتی
ہے لہذا ایسا وسیع علم ہونا آنحضرت کا تواتر سے ثابت ہے اور قطعی ہے کہ مسلمان اس سے انکار
نہین کرسکتا ہے اور اخبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت غیبات کی یعنے پوشیدہ باتونکی
دو قسم کی ہین ایک قسم وہ ہے جو قرآن مجید مین مذکور ہے اور ایک قسم وہ ہے جو احادیث مین
مروی ہی منجملہ اوسکے اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ایک حدیث کافی جسکو روایت کیا ہے
حذیفہ بن یمان نے کہا اونہون نے رضی اللہ تعالے عنہ کہ خطبہ پڑھا جناب سرور عالم نے
ایک روز پس نچھوڑا کسی چیز کو کہ واقع ہوگا قیامت تک مگر یہ کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو

جسنے کہ یاد کیا اور بہلا دیا اوسکو جسنے کہ بہلا دیا اور تحقیق جانتا ہی اوسکو ہمارے یاروں نے اور کبھی ہوتی ہے کوئی چیز اوسمین سے کہ ہم اوسکو بھول گئے ہین پس دیکھتے ہین ہم اوسکو اور پہچانتے ہین اور یاد آجاتا ہی ہمکو جیسا کہ یاد رکھتا ہے کوئی شخص کسی شخص کے منہہ کو اور غائب ہو جاتا ہی وہ شخص جب دیکھتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہے اوسکو اور کہا حذیفہ نے نہیں جانتا ہون مین کہ ہمارے یار وہ ان کو بھول گیا ہی یا دیدہ و دانستہ فراموش کرتے ہین قسم ہی خدا کی ترک نہین کیا ہی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک بھی فتنہ اوٹھانیوالیکو دنیا کی ختم ہونے تک کہ تین سو آدمی اوسکے ساتھ ہونگے مگر یہ کہ بیان فرمایا ہے نام اوسکا اور نام اوسکے باپ کا اور نام قبیلہ کا یعنے اس تفصیل سے ارشاد کیا ہی اور کہا ہی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ ترک نہین کیا ہی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے اوس خبر سے کہ ہلاتا ہی پرندہ اپنے بازوؤن کو آسمان مین مگر یہ کہ ذکر کیا ہی ہمسے اوسمین ایک علم اور روایت کیا ہی مسلم نے ذکر دجال مین حدیث ابن مسعود سے وہ کہتے ہین کہ بھیجتے ہین مسلمان دس سوارون کو طلیعہ اور مین پہچانتا ہون اونکے نامون کو اور اونکے باپون کے نامون کو اور پہچانتا ہون اونکے گھوڑونکے رنگ کو اور وہ بہترین سواران روے زمین سے یہ علم اونکو محض بتعلیم نبی کریم حاصل تھا اور اخبار صحیحہ سے ثابت ہی کہ سکھا دیا تھا جناب سید عالم نے اور وعدہ فرمایا تھا آپنے یارون سے کہ اعدا پر تمکو غلبہ ہوگا فتح ہوگا اور بیت المقدس اور یمن اور شام اور عراق اور ظاہر ہوگا امن طریق اسقدر کہ سفر کریگی ایک عورت حیرہ سے مکہ معظمہ تک راتون کو اور نڈریگی مگر اللہ تعالے سے اور خبر دی تھی اپنے قیام کی مدینہ منورہ مین قبل از ہجرت کے اور وہ وقوع مین آیا اور خبر دی تھی حضور نے کہ اللہ تعالے کھول دیگا میری امت پر دنیا کو بانٹ لین گے وہ خزانے کسرا اور قیصر کی اور بھاگ جاویگا کسرا اور اہل فارس بہانتک کہ نرہیگا کسرا اور قیصر اور یہ سب وقوع مین آیا جناب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی

خلافت مین کسریٰ اور قیصر دونونکی حکومت مسلمانون کے قبضہ مین آگئی اور وعدہ اللہ اور اوسکے رسول کے پورے ہوگئے اور خبر دی نبی کریم نے فتح قلعہ قموص کی جو ایک قلعہ خیبر کے قلعون سے تھا مطابق اوسکے وقوع مین آیا مفصل حال اوسکا یہ ہے کہ جب حصار قموص کا محاصرہ کیا جاتا جناب سرور عالم کو درد شقیقہ طاری ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسبب درد کے بنفس نفیس اوس معرکہ مین نجا سکتے تھے اور وہ قلعہ نہایت محکم تھا ہر روز حضور علم مبارک اپنی ایک یار کو دیتے تھے اور لڑائی پر بھیجتے تھے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہو کہ ایک روز حضرت صدیق اکبر نے علم رسول اللہ اوٹھایا اور قلعہ کے نیچے آئے اور سخت مقابلہ کیا اور قلعہ فتح نہوا آپ پلٹ گئے دوسرے روز حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے علم مبارک اوٹھایا اور پہلے دن سے بھی سخت تر مقابلہ کیا اوس دن بھی فتح نہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ اول روز حضرت فاروق رضی نے مقابلہ کیا اور دوسرے دن حضرت صدیق رضی نے اور تیسرے دن پھر حضرت فاروق رضی نے اور قلعہ فتح نہوا شب کو رسول کریم نے فرمایا البتہ کل مین نشان کو دونگا ایک ایسے مرد کو جو کرار غیر فرار ہے یعنے لڑنیوالا اور نہ بھاگنے والا ہے دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور اوسکا رسول فتح کریگا اللہ تعالے یعنے خیبر کو اوسکے ہاتھ پر سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب رسول کریم نے یہ ارشاد کیا اوس شب کو یاران رسول اللہ شور و شغب مین تھے کہ آیا نشان مبارک حضرت سرور عالم کل کسکو دیتے ہین اونمین سے او بریدہ بن حصیب کہتے ہین کہ ہم مین جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین کچھ منزلت رکھتا تھا امیدوار تھا کہ مرد حامل لواء وہ ہو اور منقول ہے کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے جب رسول کریم کا ارشاد سنا کہا اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ اے اللہ جسکو تو دے کوئی روک نہین سکتا اور جسکو تو مانع ہو کوئی دے نہین سکتا اور مروی ہے کہ جناب رسالتمآب نے

آنکھون مین آشوب تھا اسوجہ سے اوس سفر مین حضور کے ہمراہ نتھے مدینہ منورہ مین رہ گئی تھے اور
آشوب چشم بہت سخت تھا چنانچہ کسی شئے کو دیکھہ نہ سکتے تھے آپنے اپنے دلمین کہا کہ تخلف کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھا نہین ہے اور سامان سفر کیا اور مدینہ منورہ سے روانہ ہوے اثناء راہ
مین یا بعد پہنچنے خیبر کے حضرت سرور عالم کے پاس پہونچے ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ جب صبح ہوئی سب یاران رسول اللہ خیمہ مبارک کے دروازہ پر
حاضر ہوے اور ہر ایک امیدوار تھا کہ اس دولت سے سرفراز ہو حضرت سعد ابن ابی وقاص
کہتے ہین کہ جناب سرور عالم کے سامنے زانو پر بیٹھا اور پھر کھڑا ہوا اس امید پر کہ وہ شخص مین ہون
اور حضرت ابو ہریرہ سیدنا عمر فاروق سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے فرمایا ہرگز امارت کو
کبھی مین نے نہین چاہا سوا اوس روز کے القصہ جناب سرور عالم خیمہ شریف سے برآمد ہوے
اور فرمایا علی کہان ہین عرض کیا اونکی آنکھین دکھتی ہین ارشاد ہوا اونکو لے آؤ سلمہ بن اکوع
جناب ولایت مآب کا ہاتھہ پکڑ کر جناب رسالت پناہ کی حضور مین لے آئے سیدنا علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے اونہون نے فرمایا کہ جب مین نبی کریم کے پاس پہونچا سرور عالم
نے میرا سر اپنے کنار مبارک مین رکھا اور لعاب دہن شریف میری آنکھونمین ڈالا اور ایک
روایت مین ہے کہ لعاب دہن اطہر اپنے کف دست مین ڈالا اور میری آنکھون پر ملا حضور کے
لعاب دہن کی برکت سے فورًا درد آنکھونکا جاتا رہا اور صحت کلی مجکو حاصل ہوگئی اور پھر کبھی
میری آنکھونمین اور سر مین درد نہین ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا جناب امیر ؑ نے
حضور نے میرے حق مین دعا فرمائی ارشاد کیا اے پروردگار گرمی اور سردی کو
اوس سے اوٹھالے حضرت امیر فرماتے ہین پھر کبھی مجکو سردی اور گرمی معلوم نہین ہوئی
اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جناب امیر کو پہنائی

اور ذوالفقار اونکی کمر مبارک مین باندہی اور علم مبارک اونکو دیا اور روانہ کیا حضرت امیرؑ نے
عرض کیا یا رسول اللہ مقابلہ کرون یہانتک کہ مثل ہمارے ہوجاوین یعنے مسلمان ہوجاوین
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی لڑنیین جلدی نکرنا یہانتک کہ اونکے میدان مین پہنچیا
اوسوقت دعوت اسلام کرنا اور آگاہ کرنا اونکو خداوند تعالے کے حقوق سے کہ جو مسلمانی مین
اونپر واجب ہین قسم ہے خدا کی خدا کی راہ راست ایک مرد کا دیکھنا تیری وجہ سے بہتر ہے
تجکو اس سے کہ اونٹ سرخ بال والے تیرے پاس ہون اور اللہ تعالے کی راہ مین تصدق کرے
پس جناب امیر علیہ السلام نے علم مبارک لیا اور روانہ ہوے یہانتک کہ قلعہ قموص کے
نیچے پہونچے اور علم مبارک گاڑا ایک یہودی نے بالائے حصار آکر آپسے پوچہا تم کون ہو جناب
امیرؑ نے ارشاد کیا مین ہون علی ابن ابیطالب یہودی چلایا کہ اے اہل خیبر مغلوب ہوے تم
اور ایک روایت مین ہے کہ یہودی نے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے توریت موسیٰؑ کو دی
یہ مرد بغیر فتح کیے ہوے نجاویگا منقول ہے کہ اول سب سے حارث یہودی بہائی مرحب کا
اپنی خروج لیکر قلعہ سے نکلا اور مسلمانون سے مقابلہ کیا اور دو شخصون کو شہید کیا جناب
امیرؑ نے اوسپر حملہ کیا اور ایک ضرب مین اوسکو جہنم مین پہونچایا مرحب نے جب بہائی کو
مقتول دیکہا فوراً اپنے لشکر کے ساتھ قلعہ سے باہر نکلا اور رجز پڑہا اور بہت کچھ اپنی
مدح کی اور مروی ہے کہ اہل خیبر مین اوس سے بڑھکر کوئی جوانمرد نتھا اور اوس روز
وہ کافر دو زرہ پہنے تھا اور دو تلوارین حمائل کیے تھا اور دو عمامہ سر پر باندہے تھا
اور اوسپر خود رکہے ہوے تھا اور ایک نیزہ تھا اوسکے پاس جسکی سنان تین من کی تھی
یعنے قریب دو سیر مروجہ حال کے کوئی شخص اہل اسلام سے اوسکے مقابلہ کو نہ نکل سکا سیدنا
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اوس کافر کی طرف بڑھے اور رجز پڑہا جسکے اول مصرعہ کا

یہ مضمون تھا کہ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام رکھا ہے حیدر یعنے شیر اور کہتی ہین کہ مرحب نے
خواب دیکھا تھا کہ ایک شیر اوسکو مار ہی ڈالتا ہے اللہ تعالے نے جناب ولایت مآب کو کہ بات بذریعہ علوم
شیوسی ہوئین اسکا علم دیدیا تھا اسواسطے حضور نے اپنا نام مبارک حیدر فرمایا تاکہ مرحب کو خواب اپنا
یاد آجاوے اور خوف اوسکے دلمین پیدا ہو الغرض جب دونون مبارز مقابل ہوے اوس دشمن خدا
نے چاہا کہ تلوار حضور پر مارے آپنے تیز دستی کی اور ذوالفقار کو میان سے نکالکر اوسپر مارا
ذوالفقار حیدری سپر اور خود اور عمامہ کو کاٹکر کافر کے حلق تک پہونچی اور ایک روایت
مین ہے ذوالفقار صفدری قربوس زین پر پہونچی اور عدو اللہ کو دو ٹکڑے کیا سپہ لشکر اسلام
نے حملہ کیا اور یہودی قتل ہونے لگے جناب امیر نے اوس روز سات امرائے یہود کو
جو بڑے شجاع تھے قتل کیا یہودی پریشان اور بدحواس ہو کر قلعہ کی طرف بہاگے اور
جناب امیر علیہ السلام نے اونکا تعاقب کیا اوسوقت ایک یہودی نے ایک ضرب
جناب ولایت مآب کی دست مبارک پر ماری سپر حضور کے ہاتھ سے گر گئی دوسرے یہودی نے
سپر کو اوٹھا لیا آپکو نہایت غضب آیا اور حملہ کیا اور دروازہ حصار پر پہونچ گئے اور ایک
دروازہ آہنی اوکھاڑ لیا اور اوسکو سپر بنایا جو یہود قلعہ قموص مین تھے اور جو اور باقی
قلعون مین تھے جب اونہون نے یہ قوت بازو اسداللہ کی دیکھے امان مانگی جناب امیر نے
حضرت نبی کریم سے اجازت لیکر پناہ دی اس شرط پر کہ نقد اور ہتیار اہل اسلام کیواسطے
چھوڑ دین اور کوئی شے چھپا وین نہین اور اوس دیار سے باہر نکل جاوین اور منقول ہے
کہ بعد فتح کے حضرت امیر المومنین نے اوس در کو اپنے سر کے پیچھے سے اسی بالشت کے
فاصلہ پر پھینک دیا سات آدمیون نے متفق ہو کر زور کیا کہ اوسکو پلٹ دین نہ پلٹ سکے
اور چالیس آدمیون نے چاہا کہ اوسکو اوٹھالین عاجز ہو گئے اور وہ نہ اوٹھا یہ کرامت بینہ تھی

جناب سید الاولیا کے کہ جو جنگ خیبر مین ظاہر ہوئی اور کرامت ولی معجزہ ہوتا ہی نبی کا پس
سوائے پشین گوئی کے فتح ہونا قلعہ کا یہ دوسرا معجزہ ہے جناب سرور عالم کا الغرض جب یہ خبر جناب
سید البشر کو پہونچی بہت خوش ہوئے اور بعد فتح کے جناب سیدنا علی مرتضی حضرت سرور عالم
کیطرف متوجہ ہوئے نبی کریم اونکی استقبال کیواسطے خیمہ مبارک سے باہر نکل آئے اور جناب امیر کو
کنار مبارک مین لے لیا اور دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے علی
تمہاری سعی مشکور کا حال مجھکو پہونچا اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے ارشاد کیا مین تجھسے
راضی ہون حضرت ولایت مآب رو دیے حضور نے فرمایا اے علی یہ گریہ فرح اور خوشی کا ہے
یا گریہ اندوہ ہے عرض کیا جناب امیر نے گریہ خوشی کا ہے اور کیونکر مین خوش نہون کہ آپ
مجھسے راضی ہوے سید عالم نے ارشاد کیا مین تنہا تجھسے راضی نہین ہون بلکہ پروردگار عالم اور
ملائکہ اور جبرئیل اور میکائیل سب تجھسے راضی ہین اور بعد فتح کے زینب حارث برادر مرحب کی
بیٹے نے ایک بکری کا بچہ بھونکر اور زہر آلود کر کے شب کو بطور ہدیہ کے حضور کی خدمت مین
بھیجا ایک جماعت صحابہ حاضر تھی حضور نے فرمایا آؤ کھانا شب کا کھالین الغرض اوسکی ٹکری
کیی گئی حضور نے ایک لقمہ اوسکی دست کے گوشت سے اوٹھایا اور دہن مبارک مین رکھا اور صحابہ
سے فرمایا کہ اسکو نکھاؤ یہ بازو مجھسے کہتا ہے کہ مجھکو زہر آلود کیا ہے بعدہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے زینب اور دوسرے یہود کو بلایا اور فرمایا مین تمسے کچھ پوچھونگا بیان کروگے
اونہون نے کہا ہان حضور نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے اونہون نے کہا فلان شخص آپ نے
فرمایا جھوٹ کہا تمنے بلکہ تمہارا باپ فلان شخص ہے اونہون نے کہا آپنے سچ فرمایا پھر حضور نے
ارشاد کیا کچھ اور پوچھون سچ کہوگے اونہون نے کہا ہان سچ کہینگے اور اگر جھوٹ کہینگے
آپکو معلوم ہوجاویگا مثل پہلے قول کے حضور نے فرمایا اس بزغالہ مین کچھ زہر ملایا تھا زینب نے

کہا ہان مین نے ایسا کیا تھا حضرت نے فرمایا کیون یہ کام کیا زینب نے کہا کہ تمنے میرے باپ اور چچا
اور بھائی اور شوہر کو قتل کیا مین یہ سوچی کہ اگر تم دعوت مین کاذب ہو لوگ خلاصی پاوینگے
اور سچے ہو خدا تمکو آگاہ کر دیگا اور ضرر نہ پہونچیگا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے
اور بہت سے اونکے اعجاز اس جنگ مین وقوع مین آئے ہین آپکے اعجاز کا حصر نہین ہو سکتا اور
جو فتنہ اور فساد آئندہ ہونیوالے تھے اوسکی بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دیدی تھی
اول اونمین سے واقعہ ہے حضرت سیدنا عثمان غنی کا رضی اللہ عنہ فرمایا تھا نبی کریم نے کہ مقتول ہونگے
عثمان درحالیکہ پڑھتے ہونگے وہ قرآن کو اور فرمایا تھا کہ پڑیگا خون اونکا اس آیہ شریفہ پر
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ اور ایسا ہی ہوا اور جو فساد کہ عہد خلافت حضرت خاتم الخلفا حضرت سیدنا
علی مرتضے رضی اللہ عنہ مین ہونیوالے تھے اون سبکی بھی بالتفصیل خبر دی تھی وہ سب وقوع
مین آئے اور خبر دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی مرتضے کی شہادت کی
فرمایا تھا کہ بڑا بدبخت قوم مین وہ شخص ہے کہ رنگین کریگا علی کے سر کو اور ریش کو خون سے
باوجود اسکے کہ علی رضی اللہ تعالے عنہ قسمت کرنیوالے ہین جنت اور دوزخ کا لاتا ہے اپنے
دوستون کو بہشت مین اور دشمنون کو دوزخ مین شیخ نے اس روایت کی تحت مین مدارج
مین لکھا ہے کہ یہ امر مبنی ہے اسپر جو دوسری احادیث مین وارد ہے کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ
حکم نائب کار کرتے ہونگے قیامت کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جیسا کہ ساقی
کوثر اونکی نسبت مین واقع ہے اور لکھا ہے علمانے کہ دشمن جناب ولایت مآب
خوارج اور نواصب ہین اور اونکی تکفیر کی ہے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ فرمایا تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ولایت مآب سے کہ تجھ مین ایک شبہ ہے عیسی ابن مریم
سے کہ عداوت کی اونسے یہود نے یہانتک کہ بہتان لگایا اونکی والدہ کو اور محبت کی اونسے نصارانے

یہانتک کہ اسیو مرتبہ پر اونکو پہونچایا کہ جو مرتبہ اونکو حاصل تھا چنانچہ اسیوجہ سے فرمایا ہی سیدنا
علی مرتضی نے کہ ہلاک ہونگے میری وجہ سے دو مرد ایک دوست افراط کرنیوالا کہ مدح اور تعریف
کریگا میری اسقدر کہ وہ وصف مجھہ مین نہین ہین دوسرے بغض کرنیوالا ایسا کہ بسبب عداوت کے
بہتان کریگا مجھپر اور فرمایا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہ فتنے ظاہر ہونگے جبتک
عمر زندہ ہی اور خبر دی تھی کہ وہ شہید ہونگے ویسا ہی ہوا اور زوجہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرے پیٹ مین لڑکا ہی جب پیدا ہو میرے پاس لانا
چنانچہ جب لڑکا پیدا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا حضور نے اونکی دہنے
کانمین اذان کہی اور بائین کانمین تکبیر اور ڈالا اونکے منہہ مین لعاب دہن مبارک اور نام رکھا
اونکا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو الخلفا کو اور دوسری حدیث مین اور صاحب سے فرمایا ہے
اولاد عباس کا نکلنا سیاہ علمون کے ساتھہ اور ملنا پہونچنا اونکے ہاتھون سے اہلبیت کو ساتھ کے
اور خبر دی تھی حضرت سرور عالم نے جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی
ملک عراق مین اور یہ سب امر جیسے ارشاد ہوے تھے ویسے ہی وقوع مین آئے اور
قزمان نامی ایک شخص کو حضور نے فرمایا تھا کہ یہ اہل نار سے ہی جنگ خیبر مین اوسنے کفار سے
ایسا قتال کیا کہ لوگ حیران ہو گئے ایسا مجاہد ناری کیونکر ہوگا آخرکار وہ سخت زخمی ہوا
اور بیتاب ہوکر اوسنے خودکشی کی اپنے ہاتھہ سے اپنے تئین ہلاک کیا جب یہ حال حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور فرمایا تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا امام حسن مجتبے علیہ السلام کے حق مین کہ
یہ لڑکا میرا سید ہے اور صلح کر دیگا اللہ تعالی اوسکی وجہ سے مسلمانون کے دو گروہ مین
چنانچہ ظہور اسکا حضور سے امیر شام کے ساتھہ صلح کرانیمین ہوا اور جناب سیدہ

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو حضور نے فرمایا تھا کہ یہ میری اہلبیت مین اول ہی جو مجھسے
ملے گی چنانچہ بعد وفات شریف جناب سرور عالم کے اہلبیت مین پہلے سب سے جناب سیدہ نے
وفات پائی اور مثل اسکے بہت روایات احادیث مین وارد ہین حصر واحصا انکا نہین ہوسکتا
ہے اور منجملہ اعجاز جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک معجزہ یہ ہی کہ نگاہ رکھتا تھا
اللہ تعالے اپنے حبیب کریم کو شر اعدا سے چنانچہ مروی ہی کہ جب سورہ تبت یدا نازل ہوئی
ابولہب کی زوجہ آئی تا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچائی اور برا کہی حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ اوسوقت حاضر تھے اونہون نے حضور کی خدمت شریف مین
عرض کیا یا رسول اللہ زوجہ ابولہب آتی ہے اور یہ عورت نہایت بیحیا اور بڑی
بے ادب اور نہایت بدزبان ہی اسوقت حضور کا اس جگہہ سے تشریف لیجانا بہتر ہے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مجھکو نہ دیکھی گی الغرض وہ آئی اور پوچھا ای
ابوبکر صاحب تمہارا کہان ہے اوسنے میری ہجو کی ہے صدیق اکبر نے کہا صاحب میرا
نہ شعر کہتا ہی نہ کسیکی ہجو کرتا ہے وہ شرمندہ ہوکر پلٹی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
کہ وہین تشریف رکھتے تھے نہ دیکھا حضور نے ارشاد کیا کہ اللہ تعالے نے ایک فرشتہ بھیجا
کہ اوسنے اپنے پرون مین مجھکو چھپا لیا اور شفا مین ہے کہ ایک شخص بنی مغیرہ سے آیا تھا کہ حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے اوسکی آنکھین اندھی ہوگئین اور حضور کو نہ دیکھا
اور باتین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنین بعدہ جب گیا اپنی قوم مین اونکو بھی نہ دیکھا
بوجہ زوال بصارت کے اور وقت ہجرت کہ جب حضور دولت سرا سے برآمد ہوے اور
کفار قریش دولت سرای عالی کو گھیرے ہوے تھے حضور نے اونسے کلام فرمایا اور تشریف لیگئے
اور اونہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا اور مروی ہے کہ ایک جرواہی نے بھیجا

در بیان اون معجزات جو در دفع شر کفار سے متعلق ہین

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ
کو تشریف لیجاتے تھے اور پہچانا ابوبکر صدیق رض کو اور دوڑا تاکہ قریش کو اس حال سے اطلاع دے جب نزدیک
پہونچا اللہ تعالے نے اوسکی دسے محو کر دیا وہ نہیں سمجھتا تہا کہ کیا کرے اور کیا کہے اور بھلا دیا اوسکو
وہ جیسے نکلے آیا تہا یہانتک کہ پلٹ گیا اپنی جگہ پر اور مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین تھے ابوجہل لعین نے ایک پتھر اوٹھایا اور دوسرے کفار دیکھ رہے تھے اوس ملعون نے
چاہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارے چھٹ گیا پتھر اوسکے ہاتھ سے اور خشک ہو گئے
اوسکے دونون ہاتھ گردن تک اور پلٹا پچھلے پاؤن اور درخواست کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے دعا فرمایئے اور عفو فرمایئے کھل گئے دونون ہاتھ اوسکے اور دوسری مرتبہ پہر اوس ملعون نے
ویسا ہی قصد کیا ایک اونٹ دیکھا بہت بڑا کہ ہرگز اوتنا بڑا اونٹ نہ دیکھا تھا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام اس صورت مین آتے تھے اگر وہ نزدیک آتا تو
جبرئیل علیہ السلام اوسکو کہا جاتے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے روایت کی ہے کہ ابوجہل نے
قریش سے وعدہ کیا کہ اگر دیکھونگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مین پامال کرونگا اوسکی
گردنکو پس نماز پڑہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خبر کی لوگون نے اوس
شقی کو پس آمادہ ہوا شقی اور جب حضور کے نزدیک پہونچا بھاگا درحالیکہ بچاتا تھا
اپنے تیئن اپنے دونون ہاتھوں سے جب لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا کہ جب مین قریب پہونچا
دیکھی مین نے ایک خندق آگ سے بہری ہوئی کہ گرتا ہو مین اوسمین اور دیکھا مین نے
ایک ہول عظیم اور آواز پرون کی کہ اوٹھا لیا ہے زمین کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ فرشتہ تھے اگر قریب آجاتا تو لیجاتے اوسکے اعضا کو اور پارہ کر ڈالتے
اور نازل ہوئی اسی معاملہ مین آیہ شریفہ کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی تا قول او سبحانہ

اَرَاَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡھٰی عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی سے آخر السورہ اور روایت کی ہے کہ شیبہ بن عثمان جحی کہ قوم اونکی نیچے بیت اللہ شریف کے رہتی تھی اور کنجی بیت اللہ شریف کی اونکے پاس تہی قبل مسلمان ہونیکے جنگ حنین مین حضرت سرور عالم پرحملہ آور ہوئے یہ قصد کیکر کہ میرے باپ کو اور چچا کو حضور کے چچا حضرت ہمزہ نے قتل کیا ہے آج اوسکا بدلہ سرور عالم سے لون چنانچہ جب حضور حنین مین تنہار ہگئے اونہون نے تلوار اوٹہائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دست درازی کرین وہ کہتے ہین جب حضور کے قریب پہونچا بلند ہوا میری طرف ایک بڑا شعلہ آگ کا بجلی سے زیادہ تیز پس بہاگا مین حضرت کے سامنے سے حضور نے جب مجھکو دیکھا بلایا اور رکھدیا دست مبارک اپنا میرے سینہ پہ اور اسوقت مین سب سے بڑھکر آپکا دشمن تہا اور جب حضور نے ہاتھ اوٹہایا سب سے زیادہ خلق مین آپ مجھکو محبوب تھے اور فرمایا قریب آ اور قتال کر رسول خدا کے دشمنون سے پس حاضر ہوا مین حضور کے سامنے درحالیکہ مارتا تہا مین تلوار کو یعنے حضور کے اعدا پر اور اوسوقت اگر باپ میرا میرے آگے آتا تو اوسکو بھی قتل کرتا اس روایت مین سوا معجزہ محافظت نبی کریم کی شر اعدا سے اظہار حضور کی فیض کا ہے کہ طرفۃ العین مین ایسے دشمن کو پاک کردیا اور ایک توجہ مین عاشق صادق کرلیا اور ایسا ہی مروی ہے فضالہ ابن عمرو سے کہا ہے اونہون نے کہ چاہا مین نے کہ قتل کرون جناب سید عالم کو فتح مکہ کے سال مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف کعبہ مین مشغول تھے جب مین حضرت کے قریب پہونچا فرمایا اے فضالہ کیا باتین کرتا ہے تو اپنے نفس سے چاہتا ہے تو کہ خدا کے رسول کو قتل کرے عرض کیا مین نے نہین اے رسول اللہ کچھ بھی نہین پس ہنسے رسول کریم اور دعا مغفرت کی میرے واسطے اور رکھدیا دست مبارک میرے سینہ پر آرام پایا میرے دل نے قسم ہے خدا کی نہ اوٹھایا

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو پہانتک کہ پیدا کر دی اللہ تعالے نے محبت
میرے دل مین پس پہنچ گیا حضور محبوب تر مجھکو اور مشہور ہے بیچ اسباب مین یہ ذکر عامر بن طفیل
اور اربد بن قیس دونون حضور کے پاس آئے عامر نے کہا کہ مین مشغول کرتا ہون
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تیری طرف سے اپنی جانب کو تو اونپر تلوار مارنا جب عامر پہر چکا
اربد کو نہ کیا اربد نے عامر سے پوچہا کہ تجھکو کیا ہو گیا تہا تو نے کچھ کام نہ کیا عامر نے کہا قسم خدا کی
جب قصد کیا کہ تلوار ماروں پایا مین نے تجھکو اپنے اور اونکے درمیان مین اگر چاہتا پہر
کہ مین تجھکو مارتا اور عصمت الہی سے ہو کہ یہود اور کاہنون نے قریش کو خبرین دیدین تہین
اور ڈرا دیا تہا کہ یہ لڑکا تم پر غالب ہوگا اور بہت اغوا کیا اونکو کہ حضور کو قتل کرین لیکن
عصمت الہی حضور کی شامل حال رہی اور نگاہ رکہا اللہ تعالے نے حضرت سید عالم کو
یہانتک کہ غالب کر دیا حضور کو اعدا پر اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیہ علیٰ ہذا القیاس معجزات
جناب نبی کریم کے بیحد ہین شمار اونکا نہین ہو سکتا علماء امت نے لکہا ہے کہ معجزات رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تین قسم کے ہین ایک قسم وہ ہے کہ قبل از ولادت باسعادت نور جناب
نبوت سے پردہ اجداد مین ظاہر ہوئے ہین اور اصطلاح مین اونکو ارہاصات کہتے ہین
اور دوسری قسم وہ ہے کہ بعد ولادت شریفہ کی خود حضور سے وقوع مین آئے ہین اور
تیسری قسم کرامات اولیاء اللہ ہین جو قیامت تک ظاہر ہونگے اور حقیقت مین یہ بہی
ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سید کونین کا اور ہر ایک قسم کے معجزات حصر مین نہین آسکتے ہین
چنانچہ قسم دوم کی معجزات تہوڑے بیان ہوئے ہین منجملہ قسم اول کے جسکو ارہاصات کہتے ہین
ایک یہ ہے کہ جب وہ نور شریف آدم علیہ السلام مین جلوہ افروز ہوا تسبیح کرتا تہا اللہ تعالی کی
اونکی پشت مین چنانچہ خود سنتے تہے ابو البشر علیہ السلام تسبیح کی آواز کو اور بہ برکت

نور شریف کے اللہ تعالے نے حضرت صفی اللہ کو علم الیساعنایت کیا کہ ملائکہ پر علماً سبقت لیگئے
حالانکہ ملائکہ کی خلقت نور سے تھی اور ہزار برس خلقت آدمؑ سے پہلے سے آیات آلہی مشاہدہ
کرتے تھے اور ایک معجزہ اوس نور شریف کا یہ تھا عام کل جدا دین کہ جب کوئی جد رسولکریم
بواسطہ اوس نور کے اللہ تعالے سے دعا کرتا تھا فوراً دعا مقبول ہوتی تھی ادریس علیہ السلام
اوسی نور شریف کے فیض اور برکت سے زندہ جنت مین داخل ہوے اور کشتی نوح علیہ السلام
نے اوسی نور کی برکت سے اوس طوفان عظیم سے جسمین تمام اہل زمین غرق ہو گئے نجات پائی
اور اوسی نور کی برکت سے آتش نمرود خلیل اللہ علیہ السلام پر سرد ہو گئی اور اسمٰعیل علیہ السلام
کیواسطے اللہ تعالے نے چشمہ زمزم کو ظاہر کیا اور جنت سے دنبہ اونکے فدیہ مین بھیجا اور جب
وہ نور شریف اولاد اسمٰعیل علیہ السلام مین منتقل ہوتا ہوا الیاس مین کہ نبی اسمٰعیل مین سے ہین
تشریف لایا مروی ہے کہ سنتے تھے وہ آواز حضرت صلے اللہ علیہ سلم کی تلبیہ کے ایام حج مین
اپنے صلب سے اور جب نور شریف منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب جدامجد نبی کریم کو سیر ہوا مروی ہے
نور محمدی اونکی پیشانی مین چمکتا تھا اور خوشبوی مشک و عنبر آتی تھی اور قریش کو جب کوئی
حادثہ پیش آتا تھا یا قحط ہوتا تھا کوہ ثبیر پر عبد المطلب کو لیجاتے تھے اور اونکے وسیلہ سے دعا کرتے
تھے نور شریف اونکی پیشانی مین چمکتا تھا دعا مقبول ہو جاتی تھی اور کام اونکا بنجاتا تھا چنانچہ
جب ابرہہ کعبہ شریف کی گرانیکو بسبب عداوت قریش کے مکہ مین آیا ایک ہاتھی سفید اوسکے ساتھ تھا
عبد المطلب نے جب یہ خبر سنی قوم سے فرمایا اے گروہ قریش تم نڈرو اس گھر کا پروردگار ہے جو
اوسکو نگاہ رکھتا ہے ہم اس گھر کے حافظ نہین ہین بلکہ ہم خود اس گھر کے حفظ مین ہین اور
مروی ہے کہ ابرہہ نے اونٹ اور بکریان قریش کی پکڑلین عبد المطلب کے چار سو اونٹ
تھے سوار ہوے عبد المطلب مثل ہلال کے اور وہ نور شریف چمکا اور شعاع اوسکی

بیت اللہ شریف پر پڑی جیسے چراغ روشن ہو گیا حضرت عبد المطلب نے جب اوس نور کو دیکھا
فرمایا اے گروہ قریش پلٹ جاؤ تحقیق کفایت کی گئی یہ مہم قسم ہے خدا کی جب یہ نور جیسے
چمکتا ہے ہماری ہی فتح ہوتی ہے پس قریش متفرق ہو گئے اور اپنے گھر ونکو پلٹ گئے اور مروی ہے
کہ ابرہہ نے ایک شخص کو بھیجا تھا کہ ہزیمت دے قریش کے لشکر کو جب وہ مکہ معظمہ میں آیا اور
حضرت عبد المطلب پر اوسکی نظر پڑی زمین پر گر پڑا اور بیہوش ہو گیا اور آواز اوسکی ایسی
نکلی جیسے ذبح کیوقت گائے کی آواز نکلتی ہے جب اوسکو ہوش آیا سجدہ کیا عبد المطلب کو
اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ الحق تو سید ہے قریش کا اور مروی ہے کہ جب عبد المطلب
ابرہہ کے پاس تشریف لیگئے ابرہہ نے اوس سفید ہاتھی کو منگایا ہاتھی نے جب عبد المطلب کو
دیکھا سجدہ میں گر پڑا اور لکھا ہے کہ اوس ہاتھی کی عادت نہ تھی کہ ابرہہ کو بھی سجدہ کرتا
نہ فقط معجزہ تھا نور جناب رسالت کا مروی ہے کہ اوس ہاتھی نے کہا سلام ہے اوس نور پر
جو تمہاری پشت میں ہے اے عبد المطلب ہر چند کہ اوسکے سر پہ مارا وہ نہ اوٹھا اور
اللہ تعالٰی نے مسلط کیا ابابیل کو لشکر ابرہہ پر اور وہ بہت چھوٹی چڑیاں تھیں اور بقدر
مسور کے دانہ کی تین تین کنکریاں ایک ایک اونکے چونچ میں اور دو دو دونوں پنجوں میں
دبی تھیں جسپر ایک کنکری وہ مارتی تھیں وہ ہلاک ہو جاتا تھا اور ابرہہ کو ایک درد پیدا ہوا
اوسکی انگلیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں اور زرد پانی اور خون اور پیپ اوس سے جاری ہوا
اور دل اوسکا پھٹ گیا نعوذ باللہ من غضبہ یہ ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سید عالم کا
جو قبل از ولادت ظاہر ہوا اور جب حضور کے والد ماجد سیدنا عبد اللہ پیدا ہوئے اہل کتاب نے
پہچان لیا کہ یہ خاتم الانبیا کے باپ ہیں اور سبب اوسکا یہ تھا کہ ایک جامہ صوف کا سفید
یحیٰی علیہ السلام جسمیں شہید ہوئے تھے خون آلودہ اہل کتاب کے پاس تھا اور کتب سماویہ میں لکھا ہوا تھا

کہ جب یہ خون تازہ ہو جاوے اور قطرے خون کے اوس سے ٹپکیں یہ علامت نبی آخر الزمان کے
باپ کی لادتکی ہو گی چنانچہ جب حضرت عبد اللہ پیدا ہوئے وہ خون اوسکا تازہ ہو گیا اور قطرے خون کے
اوس میں سے ٹپکے اہل کتاب نے حضرت عبد اللہ کے تئین پہچان لیا اور دشمن اونکے ہو گئے اور ہمیشہ
اطراف اور جوانب سے بقصد عبد اللہ مکہ معظمہ میں آتے تھے اور اللہ تعالیٰ اونکو شر سے عبد اللہ کو محفوظ رکھتا
تھا ہر بار جب انکا قصد ناتمام رہ جاتا وہ شرمندہ ہو کر پلٹ جاتے تھے چنانچہ مروی ہے کہ ایکدن عبد اللہ
شکار کو گئے تھے نوے شخص علماے اہل کتاب سے تلواریں زہر آلودہ لیے ہوئے شام کیطرف
عبد اللہ کے قصد سے آئے وہب بن مناف کہ بی بی آمنہ کے والد تھے وہاں موجود تھے اونہوں نے
دیکھا اوسی مقدار پر سوار جواس عالم کے لوگوں سے مشابہ نتھے پیدا ہوئے اور اونکو قتل کیا اور حضرت
عبد اللہ محفوظ رہے اور جب وہ نور شریف عبد اللہ سے منتقل ہو کر حضرت بی بی آمنہ کو سپرد کیا گیا بیچ
اوس شب کی صبحکو بت تمام روے زمین کے اوندہے ہو کر گر پڑے اور کل بادشاہان روے زمین کے تخت اوندہے
ہو گیے اور سب گھر اوس شبکو روشن ہو گئے تھے اور سب چارپایے گویا ہو گئے تھے اور بشارت دیتے تھے مشرق کے
وحوش مغرب کے وحوش کو اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک علامت
حضور کی حمل والدہ میں آنیکی یہ تھی کہ کل جانور قریش کے گویا ہو گئے تھے اوس شبکو اور کہتے تھے حاملہ
ہوئیں یعنے حضرت آمنہ ساتھ رسول کے قسم ہے پروردگار کعبہ کی وہ امام ہے تمام دنیا کا اور چراغ ہے
اہل دنیا کا اور ایک روایت میں ہے کہ تمام روے زمین کے چارپایے کہتے تھے اور منجملہ اعجاز جناب
سرور عالم کے ہے کہ حضرت آمنہ کو گرانی اور ثقل وغیرہ جو عورتوں کو حمل میں ہوتا ہے کچھ نتھا
اور کوئی آثار حمل کے معلوم نہوتے تھے فرمایا ہے حضرت آمنہ نے کہ میں درمیان نوم اور
یقظہ کے تھی کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ تو حاملہ ہے اور گویا میں آگاہ نہ تھی
کہ میں حاملہ ہوں پس کہا اوسنے کہ تو حاملہ ہے اس امت کی بہتر کے ساتھ اور ایک روایت میں

کہ ساتھ بہترین خلائق کے اوسوقت سے مجھکو معلوم ہوا کہ مین حاملہ ہون اور فرمایا ہے بی بی آمنہ نے
کہ مین ایام حمل کے ہر مہینہ مین ایک آواز سنتی تھی آسمان اور زمین سے کہ خوشخبری ہو تجھکو قریب
آگیا وہ وقت کہ ظاہر ہون ابوالقاسم میمون و رمبارک صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جب وقت
ولادت باسعادت جناب سرور عالم فخر بنی آدم کا پہونچا اوسوقت حضرت آمنہ نے بہت سی
نشانیان اللہ تعالے کی کھلی ہوئی دیکھین منجملہ اوسکے ایک یہہ بھی فرمایا ہے حضرت آمنہ نے
کہ جب مجھکو درد پیدا ہوا جو عورتون کو وقت ولادت فرزند کے ہوتا ہے تنہا تھی گھر مین اور
عبدالمطلب کعبہ کا طواف کرتے تھے مین نے ایک بڑی آواز سنی جس سے مین ڈر گئی بعدہ دیکھا مین نے
کہ ایک مرغ نے اپنے بازو سے سفید میرے دل پر ملے خوف میرا جاتا رہا اور جو درد تھا دفع ہوگیا پھر مین نے دیکھا
اپنے پاس شربت سفید اور پیا مین نے اوسکو قرار ہوا مجھکو پس دیکھا مین نے ایک نور بلند کو اور دیکھا مین نے بلند
قامت عورتونکو کہ شکل درخت خرمے کے ہین گویا کہ مناف کی لڑکیون مین سے ہین متعجب ہوئی مین کہ یہ
کہان سے آئی ہین اونمین سے ایک نے کہا کہ مین ہون آسیہ زوجہ فرعون اور دوسری نے کہا مین ہون
مریم بنت عمران اور یہ دوسری عورتین حورعین ہین اور سخت ہوا مجھپر حال اور ہر ساعت
ایک آواز سنتی تھی اول آواز سے زیادہ تر ڈرانیوالی اور درمیان اس حال کے دیکھا مین نے
ایک دیبائے سفید کو کہ کھچی ہوئی ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور اوسمین کچھ لوگ ہین اونکی
ہاتھونمین چاندیکے ابریقین ہین بعدہ دیکھا مین نے چڑیون کے ایک ٹکڑے کو یہانتک کہ چھپا لیا
اونہون نے میرے حجرے کو چونچین اونکی زمرد کی ہین اور بازو اونکے یاقوت کے اور اوٹھا لیا اللہ تعالے
نے میری آنکھون سے پردہ دیکھا مین نے مشارق اور مغارب زمین کو اور دیکھے مین نے تین علم
کہ ایک علم مغرب مین گڑا ہے اور ایک مشرق مین اور ایک کعبہ کی چھت پر جب یہ
اہتمام ہوگئے اوسوقت جناب سید کونین سوالثقلین سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم

کمال جاہ وجلال کے ساتھہ دنیا مین تشریف لائے تمام عالم حضور پرنور کی پرتو نور سے منور ہوگیا ؀

ہے ذکر آمد شہ دین سرور انام
او ٹھو بصد ادب کہ ہے تعظیم کا مقام

مقتدائے انبیا پیدا ہوئے
پیشوائے اولیا پیدا ہوئے

نور سے عالم منور ہوگیا
واہ کیا بدر الدجے پیدا ہوئے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

مرحبا یا نور عینی مرحبا
مرحبا جد الحسینی مرحبا

اسلام اے سید امی لقب
اسلام اے مظہر آیات رب

اسلام اے سرور ہر دو جہان
اسلام اے پیشوائے رسلان

اسلام اے چارہ ساز بیکسان
اسلام اے داروے دردنہان

اسلام اے کعبۂ ارباب دین
اسلام اے قبلۂ اہل الیقین

اے طبیب درد دل رنجور ہون
سید یزدان صفت مجبور ہون

رحم کر رحم اے شفیع عاصیان
الامان از نفس کافر الامان

صد سلام از ما بہر صبح و شام
بر تو ہم بر آل و اصحاب تمام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ فرماتی ہین حضرت آمنہ کہ جب سرور عالم پیدا ہوئے دیکھا مین نے آپ سجدہ مین تھے دونون انگلیان شہادت کی اوٹھائے ہوئے مانند متضرع کے بعدہ دیکھا مین نے ایک ابر سفید کو کہ چھپا لیا اوسنے حضور کو اور میری نظر سے غائب کر دیا دیکھتی تھی مین کہ ایک آواز دینیوالا کہتا تھا کہ پھراؤ حضرت صلے اللہ علیہ سلم کو مشارق اور مغارب زمین مین اور لاؤ اونکو دریاؤن مین تاکہ پہچان لین اوسکے رہنے والے آنحضرت صلعم کو اونکی نام اور صورت

اور تعریف کے ساتھ اور واقف ہوجاوین کہ نام اونکا ماحی ہے محو کرتا ہے آثار شرک کو خیال کجئے کہ حضور
نے اپنی قوت باطنی اور ظاہری سے تیئیس برس کے زمانہ مین مٹا دیا کفر اور شرک کو اور غالب کردیا
اسلام کو کل ادیان باطلہ پر ہزار ہا آدمیونکو معجزات باہرہ دکھاکر مسلمان کیا ہزارون کو
محض فیض باطنی سے نجاست شرک اور کفر سے پاک کیا ہے تو نکو قوت شمشیر اعجاز نما سے
گمراہی سے نکالکر راہ راست پر لائے مقابلہ بھی نبی کریم کا کفار سے محض رحمت تھا تاکہ
عدالت کو خدا کی ملک مین پھیلاوین اور مظلومونکی دادرسی کرین اور اہل ظلم کے پنجے سے
چھڑاوین اور زمین کو نجاست شرک سے پاک کرین اور جہاد فی سبیل اللہ نے حضور کے
کافرون اور بدکارون کو قتل کرکے ایسا عالم کو پاک کیا جیسے طبیب حاذق تنقیہ سے
مادۂ فاسد کو نکالکر جسم کو صاف کرتا ہے اور اوس عضو کو جسمین مادۂ فاسد لا علاج
پیدا ہوجاتا ہے اور خطر ہوتا ہے اوس مادہ سے تمام جسم کے برباد ہونے کا تو ایسے عضو
کو کاٹ ڈالتا ہے تاکہ تمام جسم محفوظ رہے اور اوس مادہ کا تنقیہ سے نکالنا اور عضو فاسد
کا کاٹنا گو ظاہر میں ایذا رسان معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت مین عین مصلحت اور سبب بقائے
حیات جسمانی ہے اسی طرح بدکارون کا قتل کرنا عین رحمت ہے خلق پر اور ظالمونکا مٹانا سبب
بقائے عالم کا اور ہر حاکم عادل منصف صاحب عقل اہل ظلم کو سزا دینا بہتر جانتا ہے اور اہل انصاف
کے نزدیک یہ فعل پسندیدہ ہے اور یہ افترا ہے اہل کتاب کا جو کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مار مار کر لوگونکو مسلمان کیا ہے جناب سرور عالم نے یہ حکم نہین فرمایا ہے کہ اگر مسلمان نہون
تو قتل کرو بلکہ حکم شریعت یہ ہے کہ اول کفار کو دعوت اسلام کرو اور خوبیان اسلام کی
اونپر ظاہر کرو اگر اسلام قبول کرلین فہو المراد اور اگر مسلمان نہون تو جزیہ ادنسے طلب
کرو کہ مطیع اسلام ہون اور جزیہ دین اور یہ فقط اس غرض سے حکم ہے

تاکہ عدالت اور انصاف اللہ تعالےٰ کے ملک مین ظاہر ہو اور عاجز لوگ ظالمونکی ایذا رسانی سے
محفوظ رہین اور اہل ذمہ کے حقوق کو مثل اہل اسلام کے حقوق کی نگاہ رکھنے کا حکم ہے اور اگر جماعت
بہی نکرین اوس وقت حکم ہے اونسے قتال کا مگر فقراے گوشہ نشین اور عورتین اور بچے وغیرہ جو
عاجز ہین اونکو قتل کرنیکا حکم نہین ہے اسواسطے کہ ایسے لوگونسے ظلم کمتر ہوتا ہے اور اجازت ہے
شریعت مین کہ کفار مطیع اسلام ہین وہ بے تکلف اپنی عبادت کے طریقہ کرین اور جہاد جناب
سرور عالم نے جو خود کیا ہے وہ بہی درحقیقت ایک معجزہ ہے معجزات جناب نبوت سے اور
یہ مضمون حال غزوات سے ظاہر ہوگا کیفیت حکم غزا مین لکھا ہے اہل سیر نے کہ ہجرت کی
دوسرے برس اللہ تعالےٰ نے حکم جہاد کا دیا اور نازل ہوئی آیہ کریمہ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ
بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ چونکہ کفار نے ظلم کیا
تھا اہل اسلام پر اور اونکو بہت ستایا تھا اللہ تعالےٰ نے اہل ظلم سے انتقام لینے کو حکم جہاد کا
دیا اور نصرت کا وعدہ مسلمانون سے فرمایا اور سوا اس آیہ شریفہ کے اور آیات جنمین حکم قتال کا
کفار سے ہے نازل ہوئین اوس وقت سے حضور نے حکم قتال کا صحابہ کو دیا اور نہ قبل اوسکے صحابہ
جو زخمی ہو کر کفار کے ہاتھ سے حاضر ہوتے تھے خدمت شریف مین نبی کریم اونکو حکم صبر کا دیتے
تھے بعد حکم جہاد کے اول چند سریہ حضور نے بہیجے اور سریہ اصطلاح مین اوس لشکر کو کہتے
ہین جسمین نبی کریم خود شریک نہون الغرض بعض سریہ مین خفیف قتال بھی ہوا اور بعض
مین مصالحت ہوگئی بعد اوسکے اسی سال مین غزوہ بدر واقع ہوا اور یہ غزوہ بہت
بڑا ہے غزوات حضرت سرور عالم کی غزوات سے اسواسطے کہ اس لڑائی سے آفتاب اسلام تاباں
روشن ہوگیا اور یوم الفرقان اوسی لڑائی کے دن سے مراد ہے کہ فرق کردیا اللہ تعالےٰ نے
اوسدن حق اور باطل مین کیونکہ جب جمع ہوے ہین دونون لشکر مسلمان بہت تہوڑے تھے

اور سامان جنگ بھی اونکے پاس نتھا اور کفار کا لشکر بہت بڑا تھا اور سامان جنگ بھی اونکے ساتھ تھا اللہ تعالے نے باوجود قلت جماعت کے غالب کیا مسلمانونکو اور باوجود کثرت کے خراب اور برباد کیا کفار کو اور یہ وہ فتح ہے کہ اللہ تعالے احسان کہتا ہے مسلمانون پر اس فتح کا اور فرمایا ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ یعنے تم تھوڑے سے تھے اور بے سامان تھے اور اللہ تعالے نے تمکو فتح دی بدر مین مفصل حال اس لڑائی کا کہ درحقیقت ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سرور عالم کا کتب سیر مین اسطرح پر لکھا ہے کہ ایک قافلہ قریش کا شام سے آتا تھا اور اوسمین اونکا مال تھا اور امیر قافلہ ابوسفیان اموی تھے اور تیس سوار ہمراہ تھے اور عمرو بن عاص بھی ساتھ تھے جب قریب بدر کے پہونچے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکی خبر معلوم ہوئی حضور نے صحابہ سے فرمایا کہ ایک قافلہ آتا ہے مال اونکے ساتھ بہت ہے اور دشمن کی تعداد کم ہے چلو اوس قافلہ کیطرف شاید اللہ تعالے تمکو سامان عنایت کرے جناب سرور عالم نے پہلے طلحہ بن عبداللہ اور سعد بن زید کو بھیجا تاکہ قافلہ قریش کا حال دریافت کرین چنانچہ وہ حال قافلہ کا دریافت کرکے مدینہ منورہ کو پلٹے بعدہ ابوسفیان بدر مین پہونچے اور وہانکے لوگون سے پوچھا کہ تمکو کچھ محمدی لوگونکی اور اونکے جاسوسونکی خبر ہے اونہون نے کہا کہ دو شتر سوار فلان مقام پر آئے تھے اور فوراً پلٹ گئے ابوسفیان نے وہان آکر اونٹون کی مینگنیان دیکھین اونکو توڑا اوسمین خرمے کی گوٹھلیونکے ٹکڑے نکلے کہا قسم ہے خدا کی ان اونٹون نے شرب کے تمر کھائے ہین یقین ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جاسوس ہونگے اور وہ بھی کہین قریب ہونگے ابوسفیان وہانسے پلٹے اور بدر کو دہنی جانب چھوڑکر ساحل کی راہ سے مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوے اور طلحہ اور سعد مدینہ مین آئے تاکہ خبر قافلہ کی جناب سرور عالم کی حضور مین عرض کرین نبی کریم اونکے حاضر ہونیسے پہلے عمرو ابن مکتوم کو

مدینہ منورہ مین خلیفہ کرکے اور ایک قافلہ کیواسطے مع ایک جماعت مہاجرین اور انصار کے
باہر تشریف لیگئے تھے اور اکثر مہاجرین مدینہ مین رہے اسواسطے کہ حضور بعزم قتال کے کفار سے
باہر تشریف نہین لیگئے تھے الغرض رسولکریم شب شنبہ بارہوین تاریخ یا تیسری تاریخ رمضان
مبارک کو باہر نکلے اور مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر ابی عتبہ کے کنوین پر قیام فرمایا اور
جب صحابہ پر نظر کی اونکو تعداد مین بھی تھوڑا اور بے سامان پایا دعا کی صحابہ کیحق مین کہ اے
پروردگار یہ لوگ پیادہ ہین انکو سوار کردے اور بھوکے ہین انکو سیر کردے اور برہنہ ہین
انکو لباس پہنادے اور فقیر ہین انکو تونگر کردے اپنے فضل سے پس برکت دعا کے جناب
سید عالم صحابہ جب اس سفر سے پلٹے ہین سبکے پاس اونٹ اور کپڑے اور کہانے بہت سامان
تھا اور کم عمر صحابہ کو مثل عبد اللہ ابن عمر اور زید ابن ثابت اور براء ابن عازب وغیرہم کے وہانسے
وطن کو پھیر دیا مروی ہے کہ تین سو آٹھ شخص اس لڑائی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تھے اسی کے قریب مہاجر باقی انصار اور آٹھ شخص وہ ہین کہ بسبب کسی عذر کے شراکت نکرسکے
لیکن حضور نے اونکو مال غنیمت سے حصہ دیا اہل سیر اونکو بھی اہل بدر مین شمار کیا ہے
بعدہ جناب سرور عالم اوس مقام سے روانہ ہوئے اور لکھا ہے کہ لشکر اسلام مین اوس مرتبہ
ستر اونٹ اور دو یا تین گھوڑے تھے اور چھ زرہ اور آٹھ تلوارین دو دو تین تین آدمیون مین
ایک اونٹ تہا باری باری لوگ سوار ہوتے تھے اور جناب سید عالم کی سواری مین سیدنا
علی مرتضے اور اول مین ابو لبابہ اور آخر مین زید بن حارثہ شریک تھے احادیث مین ہے
کہ جب نوبت رسولکریم کے پیادہ ہونے کی آتی تھی جناب ولایت مآب اور ابو لبابہ عرض کرتے تھے
یا رسول اللہ ہم آپکی طرف سے پیادہ چلتے ہین آپ سوار رہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے تم مجھسے زیادہ قوی نہین ہو اور مین تمسے زیادہ بے نیاز نہین ہون اجر سے

یعنے مین بہی خواہش کرتا ہون زیادتی اجر کی اور خدا کیواسطے تکلیف اوٹہانیمین بادتی اجر کی ہوتی ہے اور مین تمسے قوی بہی زیادہ ہون پہر کیون نہ خدا کیواسطے تکلیف کو اپنے اوپر گوارا کرون یہ فعل اور قول حضور کا واسطے تعلیم امت اور اظہار عبدیت کے تہا اور کمال تواضع اور عدالت جناب سید عالم کی اس سے ظاہر ہوتی ہے اور مروی ہے کہ جناب سرور عالم اور آپکے صحابہ کی متوجہ ہونیکا حال ابوسفیان کو شام مین معلوم ہوا تہا لہذا ضمضم بن عمرو غفاری کو مکہ مین بہیجا تاکہ اہل مکہ کو خبر دے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف قصد رکہتے ہین جلد آؤ قافلہ مین اور اپنے مال کی حفاظت کرو ضمضم بن عمرو کمال عجلت کے ساتہ مکہ مین پہونچا اور قوم کو آگاہ کیا اور مروی ہے قبل پہونچنے ضمضم کے عاتکہ دختر عبدالمطلب نے خواب دیکہا کہ ایک شتر سوار آیا اور موضع الطح مین کہڑا ہوا اور بآواز بلند اوسنے کہا کہ اے گروہ قریش جلدی کرو اور اپنے قتل گاہ مین تین روز تک یعنے آجکے تیسرے روز بعدہ اوسنے اونٹ کو مسجد حرام مین ہانکا لوگ اوسکے پاس جمع ہوئے پہر یہ معلوم ہوا کہ کعبہ مکرمہ کی چہت پر ہے اور وہ ہی ندا کر رہا ہے پہر دیکہا اوسکو کہ کوہ ابوقبیس پر آیا اور وہی ندا کی اور ایک پتہر اوسکی جگہ سے لنڈکایا جب وہ پتہر نیچے پہونچا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور مکہ کے ہر ایک گہر مین اوسکا ٹکڑا پہونچا جب حال اس خواب کا ابوجہل نے سنا عباس ابن مطلب سے کہا کہ یہ عورت تم مین کب سے پیغمبر ہوئی اور کہا راضی نہین ہو تم تمہارے مردون نے تو دعوی پیغمبری کیا تہا اب عورتون نے بہی دعوی نبوت کیا تین روز مین دیکہنا اگر کچہہ اثر اوسکے خواب کا ظاہر نہوا تو مین قبائل عرب مین لکہہ بہیجونگا کہ بنی ہاشم جہوٹے ہین عرب مین عباس فرماتے ہین کہ مین نے اوس سے انکار کیا کہ عاتکہ نے کوئی خواب نہین دیکہا ہے اور چلا گیا جب رات ہوئی سب عورتین اولاد عبدالمطلب کی میرے پاس جمع ہوئین اور کہا کہ تمنے اس خبیث لعین ابوجہل کو ایسا چہوڑ دیا ہے کہ تمہارے مردونکو تو وہ طعنہ کرتا تہا

اب عورتونکو بہی طعنہ زنی کرتا ہے تو نے اے عباس سنا کلام اوسکا اور کچھہ بہی نکہا مین نے جواب دیا کہ واللہ اگر اب وہ کچھہ بہی کہیگا تو مین اوس سے تعرض کرونگا اور تیسرے دن مین گھر سے نکلا خشم آلود اس ارادہ سے کہ ابوجہل کا تدارک کرون جب دروازے سے مسجد حرام مین آیا اور نظر میری ابوجہل پر پڑی مین اوسکی طرف بڑہا دیکہا مین نے اوسکو کہ نہایت عجلت کے ساتہہ مسجد سے باہر نکلگیا مین نے دلمین کہا کہ وہ ملعون ڈر گیا اس خیال سے کہ مین اوس سے تعرض کرونگا اور وہ ضمضم بن عمرو غفاری کی آواز سنکر گیا تہا وہ چلا رہا تہا کہ اے قوم قریش اپنے قافلہ کی خبر لو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے یار اوس قافلہ کا قصد کرتے ہین اور مین گمان نہین کرتا ہون کہ تم ادراک اونکا کرسکوگے اور اوسوقت ضمضم اپنے اونٹ پر سوار تہا کہ ناک اور کان اوسکے کٹے تہے اور وہ اپنے پیراہن کو چاک کیے ہوے تہا عباسؓ فرماتے ہین کہ اس امر نے مجھکو اوس سے اور اوسکو یعنے ابوجہل کو مجھسے مشغول کیا اور لوگ جھٹ پٹ سامان کرنیلگے اور یہ امر قرارداد ہوا کہ دو آدمیون سے ایک شخص باہر نکلے یا اپنی طرف سے کسیکو بہیجے۔ اور رؤسائے قریش سے کسی نے روانگی مین توقف نکیا الا ابولہب نے اور اپنے عوض مین اوسنے عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بہیجا اور امیہ بن خلف جمحی چاہتا تہا کہ مکہ سے نہ نکلے اسوجہ سے کہ اوسنے موسم حج مین سعد بن معاذ سے سنا تہا کہ فرمایا ہے رسولکریمؐ نے کہ میرے یار امیہ کو قتل کرینگے لہذا وہ بہت ڈرتا تہا اوسنے بڑہاپے کا عذر کیا ابوجہل نے اوس سے کہا کہ تو سردار ہے اہل وادی کا جب لوگ دیکھینگے کہ تو نے پہلوتہی کی اور لوگ بہی شراکت نکرینگے اور کام ہمارا خراب ہوگا اور بہت کچھہ اوسنے کہا آخر وہ بہی راضی ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل ملعون نے کعبہ کے اوپر چڑھہ کر ندا کی کہ اے اہل مکہ جلدی کرو اور اپنے مال کو اور قافلہ کو جمع کرو اگر اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمسے پہلے پہونچ جاوینگے قافلہ پر پہر تمکو فلاح نہوگی

پس نوسو پچاس آدمی لڑنیوالے نکلے بڑے کر و فر سے سو گہوڑے اور سات سو ستر اونٹ اونکے ہمراہ تھے اور سوار اونکے بلکہ پیادہ بھی اکثر زرہ پوش تھے اور عورتین گانیوالی اور آلات طرب اونکے ساتھ تھے جب پانی پر پہونچتے تھے قیام کرتے تھے اور گانیوالی عورتین دف بجا کر گاتی تھین اور بہت عجلت کیساتھہ راہ کو وہ لوگ قطع کرتے تھے موضع صفرا مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر اہل قریش کیے خروج کی پہونچی اور ایک روایت مین ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی رسول اللہ صلے علیہ وسلم نے خواص صحابہ کو جمع کر کے فرمایا کہ قریش مکہ سے باہر نکلے ہین شاید کہ ہمکو اونسے لڑنا پڑے مصلحت کیا ہے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی باتین عرض کین بعدہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اوٹھہ کہڑے ہوے اور کلمات پسندیدہ عرض کیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونو نکو دعا دی پہر حضرت سعد بن عبادہ کہڑے ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے کام مین فکر کرین اور کام کو انجام دین قسم خدا کی اگر آپ عدن تک جاوینگے کوئی شخص انصار مین سے تخلف نکریگا نبی کریم نے اونکو دعائے خیر دی بعدہ مقداد بن عمرو نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے ساتھہ ہین جہان آپ چاہین تشریف لیچلین ہم آپ سے نکہین گے جیسا کہا تہا بنی اسرائیل نے موسی سے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ یعنے جاؤ تم اور تمہارا رب پس تم دونو لڑو ہم یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مُقَاتِلُوْنَ یعنے چلین آپ اور آپکا رب پس قتال کرین ہم قتال کرنیوالے ہین اور قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو رسول برحق کیا ہے اگر آپ ہمکو برک الغماد تک کہ شہر ہے حبشہ کا لیجائیگا ہم آپکے ہمراہ ہین حضور متبسم ہوے اور دعائے خیر فرمائی بعدہ حضرت سرور عالم نے فرمایا اشارہ کرو تم مجہے اور غرض حضور کی یہ تہی کہ انصار کا استمزاج لین اسواسطے کہ اونہوں نے لیلۃ العقبہ مین

بیعت کیوقت یہ عہد کیا تہا کہ جب آپ ہمارے شہر مین تشریف لاوینگے ہم آپکی حمایت کرینگے
اور اوسوقت جناب سرور عالم صلعم مدینہ منورہ مین تھے حضرت سعد بن معاذ حضور کا کلام سنکر
اوٹھ کہڑے ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کیا یہ کلام ہماری نسبت ہے ارشاد ہوا ہے
حضور نے فرمایا ہان سعد نے عرض کیا کہ ہم آپ پر ایمان لائے ہین اور آپکی تصدیق کی ہے اور
شہادت دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب سچ ہے اور ہم اوسی عہد پر ہین جو آپ سے
کیا ہے آپ جدہر چاہیے تشریف لیچلیے اگر آپ ہمکو دریا مین لیجاوینگے ہم چلے جاوینگے اور ہمکو یہ امید
معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا سامنا ہو بیشک ہم لڑائی پر صابر ہین شاید اللہ تعالے دکہا دے
آپکو ہمسے وہ چیز کہ آنکہ آپکی اوس سے روشن ہو آپ تشریف لیچلین اللہ تعالے کی برکت کے ساتھ
حضرت سید عالم حضرت سعد کی باتون سے نہایت خوش ہوے اور تشریف لیچلے اور فرمایا اللہ تعالے
نے مجھسے وعدہ فرمایا ہے اور فتح اور نصرت تمکو ہے ان دونون گروہ مین سے ایک پر قسم
قریش پر اور قسم ہے خدا کی مین گویا اونکے مقتلونکو دیکھتا ہون الغرض جب بدر کے قریب
جناب سید عالم نے مقام کیا شب کو سیدنا علی مرتضی اور حضرت زبیر بن العوام اور سعد ابن
ابی وقاص کو ایک جماعت صحابہ کے ساتھ بہیجا تا کہ قریش کی خبر لاوین وہ بدر پر پہونچے
اونکے پانی لادینوالے اونٹون پر پہونچے ایک جماعت اونکے ساتھ تھی اکثر اونمین سے بہاگ گئے
اور دو غلام اونکے صحابہ نے گرفتار کیے پس قریش کو یہ خبر معلوم ہوئی اور اونکے لشکر مین اضطراب
پیدا ہوا اور صحابہ اون غلامون کو حضور کے پاس لائے آپ اوسوقت نماز پڑہتے تھے
اون غلامون سے پوچہا کہ تم کسکے ملک سے ہو اور صحابہ کا مدعا یہ تہا کہ ابو سفیان کے
ملک سے ہونگے اونہون نے کہا کہ ہم سقاے قریش ہین صحابہ نے اونکو مارا تو کہا ہم
ابو سفیان کے ملک سے ہین صحابہ نے اونکو چھوڑ دیا جب نبی کریم نماز سے فارغ ہوے

فرمایا حضور نے اول بار اونہون نے سچ کہا تھا تمنے اونکو مارا پہر اونہون نے جھوٹ کہا تمنے اونکو چھوڑ دیا
در حقیقت یہ دو تو قریش کے غلام ہین اور جناب سرور عالم غلامون کیطرف متوجہ ہوے اور فرمایا
قریش کہان ہین اونہون نے کہا یہ ٹیکرا جو دیکھائی دیتا ہے اِسکے نیچے ہین حضرت نے پوچھا کسقدر ہین
اونہون نے عرض کیا بہت ہین ہم شمار اونکا صحیح نہین جانتے ہین حضور نے فرمایا ہر روز کسقدر
اونٹ نحر کرتے ہین اونہون نے کہا ایک روز نو ایک روز دس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہزار سے کم ہین اور نو سے زیادہ اور یہ بھی ایک معجزہ تھا کریم کا فی الواقع ہین ایسا ہی تھا
پہر حضرت نے اونسے پوچھا کہ شرفاے قریش سے کون کون ساتھ ہے اونہون نے سبکے نام لیے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے سامنے ڈالے ہین منقول ہے
کہ جب قریش منزل جحفہ مین پہونچے جہیم مطلب کے پوتے نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد گھوڑے
پر سوار آیا ہے اور ایک اونٹ اوسکے ساتھ ہے اور کہتا ہے کہ عتبہ اور شیبہ اور ابو الحکم بن ہشام
و امیہ و فلان فلان مارے گئے جہیم نے ایک چہری اپنے اونٹ کے گلے پر ماری اور اوسکو
چھوڑ دیا کوئی خیمہ قریش کا وہ نتھا جسپر اوسکے خون کی چھینٹین نہ پڑی ہون یہ واقعہ ابوجہل
ملعون نے سنا کہا یہ دوسرا پیغمبر ہے اولاد مطلب مین جلد دیکھوگے کہ مقتول کون ہے یہ بھی ایک
معجزہ تہا نبی کریم کا کہ تنبہ کر دیا اپنے تصرف سے کفار کو کہ انجام یہ ہوگا اور ویسا ہی ہوا کہ وہ سب
مقتول ہوے اور مروی ہے کہ ابوسفیان نے قافلہ کو محل خطر سے نکالکر قریش کو کہلا بھیجا
کہ تم قافلہ کی محافظت کیواسطے مکہ سے نکلے تھے قافلہ خلاص ہوگیا پلٹ آؤ اور محمد صلے اللہ
علیہ وسلم سے متعرض نہو ابوجہل نے کہا قسم ہے خدا کی ہم نہ پلٹین گے جب تک
بدر مین نہ پہونچین گے تین روز ہم وہان آسائش کرینگے اور اونٹ ذبح کرینگے اور کہانا
کہاوینگے اور زنان مغنیہ گاوینگے ہمارے واسطے تاکہ ہماری عظمت اور شوکت قبائل قریش پر

ظاہر ہو جاوے پھر سب ہمیشہ ہم سے ڈرتے رہین گے جب کلام ابو جہل کا ابو سفیان نے سنا مسموع کیا اپنی قوم کے حال پر کہ ابن ہشام نے یہ کام کیا اونکے ساتھ اور خود آکر قوم سے ملا اور جنگ بدر مین بہت زخم کہا کر بہاگ گیا اور مروی ہے کہ جس رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے قریب جلوہ افروز ہوے کفار پانی سے قریب تھے اور مسلمان دور تھے جب صبح ہوئی بعضے مسلمانونکو ضرورت غسل کی تھی اور بعضونکو وضو کی حاجت تھی شیطان نے اونکو وسوسہ مین ڈالا اور کہا کہ تم کو گمان ہے کہ تم حق پر ہو اور تم مین خدا کا رسول ہے اور تم خدا کے دوست ہو اسوقت مشرکونکا پانی پر قبضہ ہے اور تم تشنگی سے ہلاک ہوتے ہو اور محدث اور جنب ہو اور دشمن تمہارے منتظر ہین کہ تم تشنگی سے ضعیف ہو جاؤ پھر وہ جو چاہین تمسے کرین اللہ تعالے جلشانہ نے اوسیوقت پانی برسایا اور بہ نکلا سب مسلمان سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وضو کیا اور اونٹونکو پانی پلایا اور مشکونکو بھر لیا اور زمین وہانکی ریگ تھی پیر اوسمین دہنستے تھے وہ سخت ہوگئی اور وہ زمین جہان کفار قیام پذیر تھے وہ کیچڑ ہو گئی اونکو چلنا مشکل پڑ گیا مسلمانونکے دلسے وسوسہ جاتا رہا اور اطمینان حاصل ہو گیا اور خوف اور رعب زائل ہو گیا اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اس حال کو ارشاد کیا ہے فرمایا ہے اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ تا آخر آیہ اور مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزل بدر مین پہونچے حکم دیا کہ بدر کے پہلے کنوین پر مقام کرو جناب بن منذر نے عرض کیا یا رسول اللہ اس مقام پر حضور نے قیام جو کیا ہے بحکم خدا ہے یا اپنی راے سے حضرت نے فرمایا اپنی راے سے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہان منزل مناسب نہین ہے یہانسے کوچ کرنا چاہیے تاکہ آخر کنوین پر ہم مقام کرین اور دوسرے کنوین بہر لین اور ایک حوض بنا کر پانی سے پر کر لین اور دشمن سے مقابلہ کرین اونکے پاس پانی نہوگا اور ہمارے پاس ہوگا اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوے اور عرض کیا

پس صواب رائے یہی ہے جو جناب عرض کرتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
صحابہ کو لیکے اوس جہان جناب نے مشورہ دیا تھا وہان پر قیام کیا جناب سید عالم اونکو لیکر
اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھہ میدان بدر مین پہرتے تھے اور دست مبارک
سے بتاتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ جگہ فلان مشرک کے قتل ہونیکی ہے اور یہ فلان مشرک کی
ہر ایک سردار قریش کی قتل گاہ حضور نے اپنے یارونسے بیان فرمائی اور اوسیکے مطابق ہو رہا
یعنی کیا ایک بالشت بہر بہی کوئی اپنی قتل گاہ سے جو حضور نے متعین کی تہی نہ بڑہا منقول ہے کہ سعد
ابن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ایک عریش چھپر بنا دیتے ہیں آپکے واسطے بناتے ہیں حضور اوسمین تشریف
رکہیں ہم اپنی حضور کی حاضر رہینگی اور ہم لوگ لڑینگے اگر اللہ تعالے نے ہمکو دشمن پر غلبہ دیا
فہو المراد اور اگر صورت دگرگون ہو حضور سوار ہوکر ہمارے یارونسے جو مدینہ منورہ مین ہین جا ملین
اسواسطے کہ وہ حضرت کی دوستی مین ہمسے کم نہین ہین اگر اونکو گمان ہوتا کہ لڑائی ہو جاویگی
تو وہ ہرگز آپسے جدا نہوتی اور آج کے دن نہایت درجہ کی ہوا داری اور اخلاص بجالاتے حضرت
سید عالم نے حضرت سعد کو دعا خیر دی رضی اللہ تعالے عنہ پس عریش جناب سرور عالم
کیواسطے طیار کیا بعد اوسکے لشکر کفار بدشعار کا دکہائی دیا رسول کریم نے جب اونکو دیکہا
فرمایا اے خداوند سزاوار پرستش کے یہ پہونچے قریش گہوڑون پر ساتھہ کبر اور طیش کے تجہسے
لڑتے ہین اور تیرے رسول کو جہٹلاتے ہین اے اللہ منتظر ہون تیری نصرت کا کہ مجہسے وعدہ کیا
ہے الغرض جب لشکر کفار نے مقام کیا کہ ایک جماعت قریش کی لشکر اسلام کیطرف متوجہ ہوئی
اس ارادہ سے کہ مسلمانون نے جو حوض بنایا ہے اوسمین سے پانی پیوین حکیم بن حزام بہی اونمین
تہے مسلمانون نے چاہا کہ روکین حضور نے فرمایا بیٹہے رہو کوئی آدمی کہتا ہے کہ جس کافر نے
اوس حوض سے پانی پیا اوس لڑائی مین مارا گیا یا گرفتار ہوا مگر حکیم بن حزام

کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے اور بھاگ گئے تھے اور بعد اوسکے مسلمان ہوگئے اور جب قریش نے
مقام کر لیا عمر بن وہب حجمی کو بھیجا تا کہ لشکر اسلام کا اندازہ کرے کہ کسقدر ہیں وہ سوار ہوکر گرد
لشکر اسلام کے پھرا اور قوم سے کہا کہ تین سو آدمی ہیں کچھ کم یا زیادہ اور بعد وہ شخص احتیاط کی
نظر سے کہ شاید لوگ کمین میں ہوں گرد صحرا کے پھرا اور اطراف اور جوانب کو اچھی طرح دیکھا
کسی شخص کو نپایا قوم سے آکر بیان کیا کہ اور کوئی نہیں ہے لیکن اے گروہ قریش دیکھا ہے
مین نے ایسی بلاؤنکو کہ اوٹھائے ہوئے ہیں اپنے اوپر موتونکو اور دیکھتا ہوں میں شتر یثرب کے اوٹھائے
کہ زہر قاتل اونپر لدا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ گو وہ لوگ تھوڑے ہیں مگر ایسے ہیں کہ اونسے لڑنا
سبب ہے تمہاری ہلاکت کا اور کہا جب تم مار ڈالیجاؤگے تمہارے باقی ماندہ کی کیا زندگی
ہوگی سلامتی تمہاری اسی میں ہے کہ پلٹ چلو اور نہ لڑو حکیم بن حزام نے کہ اوس وقت تک کفار
میں تھے جب یہ بات سنی عتبہ سے جا کر کہا اے ابو الولید تو بزرگ ہے اور پیشوا ہے قریش کا تو
چاہتا ہے کہ ذکر خیر تیرا آخر زمانہ تک رہے عتبہ نے کہا کیا کرنا چاہیے حکیم نے کہا لوگونکو پھیر دو عتبہ نے
کہا کہ میں نے تمہارا کہنا قبول کیا تم ابو جہل کے پاس جاؤ اور اوس سے کہو کہ اوس سے ہو سکتا ہے
کہ پلٹ چلے اور لوگونکو پھیر دے حکیم اوس ملعون کے پاس گئے اور عتبہ کا پیام بیان کیا اوس
ملعون نے کہا کہ عتبہ کو سوا تیرے کوئی پیغامبر نہیں ملا حکیم کہتے ہیں کہ میں ابو جہل کے
پاس سے پلٹا اور عتبہ کے پاس گیا ناگاہ ابو جہل دکھائی دیا شرارت اوسکی چہرہ سے
چمکتی تھی اور عتبہ سے کہا کہ تیرا بیٹا برباد ہوگیا مراد اس سے یہ ہے کہ بودا ہوگیا عتبہ نے
کہا قریب ہے کہ معلوم ہو جاوےگا کہ کسکا بیٹا برباد ہوا اور ایک روایت میں ہے
کہ عتبہ نے کہا کہ اے زرد کرنیوالے پشت کے تو مجھکو طعنہ دیتا ہے اور یہ بات عتبہ نے اسوجہ
کہی کہ ابو جہل کی نشست گاہ پر برص کا داغ تھا اوسکو وہ زعفران سے رنگا کرتا تھا

ابوجہل یہ بات سنکر نہایت غیظ مین آیا اور لڑائی قائم ہوئی منقول ہے کہ لشکر ظفر پیکر جناب سید البشر
مین تین علم تھے سب مین بڑا علم مہاجرین کا تہا حضور نے مصعب بن عمیر کو عنایت کیا تہا اور
لواے خزرج حباب بن منذر کے پاس تہا اور لواے اوس سعد بن معاذ لیے تھے اور گروہ مشرکین
مین بہی تین نشان تھے مروی ہے کہ جب ہمراہیان سید انام جمع ہوے حضور نے خود
صفونکو برابر کیا اور فرمایا کہ جبتک مین نکہون تم دشمنون پر حملہ نکرنا اگر وہ قریب آجادین
تیر مارنا لیکن صرفہ کرنا تیر و نکے مارنے مین تاکہ تیر ختم نہو جادین اور منقول ہے کہ جسوقت
حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا صفون کو برابر کرتے تھے دست حق پرست مین ایک لکڑی تہی
سواد بن غزیہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مرد خوش طبع اور خوش فہم تھے صف سے
آگے بڑہے تھے حضرت سرور عالم نے وہ لکڑی اونکے سینہ پر ماری اور فرمایا برابر ہوجاے سواد
اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایک ضرب دردو پہنچائی مجھکو ماری اور اللہ تعالے
نے آپکو ساتھہ حق کے بہیجا ہے اور عدالت اور انصاف آپکے ہاتہہ مین ہے مجھکو قصاص دو جناب
رسولکریم نے جامہ مبارک کو سینہ اقدس سے ہٹا دیا اور فرمایا قصاص لےسواد نے رضی اللہ عنہ
فوراً منہ سینہ شریف پر رکہدیا اور بوسہ لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیون کیا عرض کیا
یا رسول اللہ یہ آخر وقت ہے مین اسیوقت مارا جاتا ہون مین نے چاہا کہ آخر عمر مین میرا بدن
حضور کے جسم اطہر سے ملے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعاے خیر فرمائی بعدہ
جناب عالم عریش مین جلوہ افروز ہوے اور حضرت صدیق اکبر رضی حضور کے ساتہہ تھے اور سعد بن معاذ
مع ایک جماعت انصار کے باہر عریش کے حضور کی محافظت کرتے تھے روایت کرتے ہین
کہ لشکر سے پہلے سب سے عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ نکلے اور لشکر اسلام سے مبارز
طلب کیا لشکر اسلام سے بہی تین جوان انصاری عوذ اور معوذ حارث کے بیٹے

اور عبداللہ بن رواحہ برآمد ہوے کفار نے پوچھا تم کون ہو فرمایا ہم گروہ انصار سے ہین اونہون نے
جوابدیا کہ ہمکو تمسے کچھہ کام نہین ہے ہم اپنے چچا کی اولاد کو بلاتے ہین یعنے مہاجرین کو اور ایک شخص نے
کفار مین سے آواز دی کہ یا محمد ہمارے اہل کفو ہمارے واسطے بھیجو حضور نے ارشاد فرمایا اے حمزہ اے
عبیدہ اے علی اوٹھو بس یہ تینون سرداران بنی ہاشم میدان جنگ مین برآمد ہوے اون کافرون نے
کہا کہ تم ہمارے گرامی کفو ہو الغرض سیدنا علی مرتضیٰ مقابل ہوے شیبہ سے اور عبیدہ ولید
اور حمزہ عتبہ سے سیدنا حمزہ اور سیدنا علی مرتضیٰ نے اپنے مقابلونکو قتل کیا اور
حضرت عبیدہ اور اونکے غنیم نے ایک نے دوسرےکو مجروح کیا سیدنا علی مرتضیٰ اور حضرت
امیر حمزہؓ عبیدہ کی مدد کو پہونچے اور اونکے غنیم کو قتل کیا اور حضرت عبیدہ کو اوٹھا کر
میدان جنگ سے جناب سرور عالم کے سامنے لائے حضرت عبیدہ کی پنڈلی مین زخم کاری
لگا تھا اور مغز پنڈلی کا بہتا تھا عبیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین شہید نہین ہون حضور نے
فرمایا تو شہید ہے چنانچہ پلٹتے وقت بدر سے اونہون نے اثناء راہ مین وفات فرمائی اور احادیث صحیحہ مین
مروی ہے عبدالرحمن بن عوف سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا ہی اونہون نے کہ مین بدر
مین صف جنگ مین تھا درمیان دو جوانون کے انصار سے میرے دل مین آیا کہ آج مجھکو
چاہیے تھا کہ دو آزمودہ کارون کے درمیان مین ہوتا ناگاہ دیکھا مین نے کہ ایک نے اون
دونون مین سے مجھکو کھینچا اور آہستہ سے مجھسے کہا اے میرے چچا ابوجہل کو تم پہچانتے ہو
مین نے کہا ہان تمکو اوس سے کیا کام ہے اوسنے کہا مین نے سنا ہے کہ اوسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت ایذا دی ہے مین نے عہد کیا ہے کہ جب اوسکو دیکھونگا اوس سے
جدا نہونگا یہانتک کہ ایک ہم مین سے مارا جاویگا جب وہ یہ بات کہہ چکا دوسرے جوان نے
جو میرے دوسرے جانب تھا مجھکو کھینچا اور ویسی ہی باتین کہین مین خوش ہوا

اور دل میرا قوی ہو گیا بعد ایک لحظہ بھر کے ابوجہل دکھائی دیا اپنے اونٹ پر سوار آدمیونکے
دریا میں دوڑ رہا تھا میں نے اون دونوں سے کہا تمہارا مطلوب یہ ہے جب دونوں نے
اوسکو دیکھا مثل دو باز دونکے جھپٹے اور تلوار سے اوسکو مارا یہانتک کہ اوسکو گرا دیا اور اوسکے
پیر کو کاٹ ڈالا اور وہ دونو معاذ اور معوذ عفرا کے لڑکے تھے اور معاذ کہتے ہیں کہ مین نے ایک
ضرب پہونچائی ابوجہل کو پنڈلی اوسکی جدا ہو گئی عکرمہ اوسکے لڑکے نے ایک ضرب مجھکو لگائی ہاتھ
میرا کندھے پر سے جدا ہو گیا اور میرے پہلو سے لٹک گیا میں اوس حال میں لڑتا رہا آخر بہت تنگ آیا اور مجروح
ہاتھ اپنے پیر کے نیچے دبا کر پہلو سے میں نے جدا کر ڈالا بعدہ معوذ ابن عفرا نے ایک زخم اوسکو پہونچایا
اور اوس ملعونکو گرا دیا ہنوز ایک رمق اوسمیں باقی تھا اور منقول ہے کہ وہ دونوں جوان [illegible]
سید بشر کی خدمتمیں حاضر ہوئے اور ابوجہل کے قتل ہونیکی خبر حضور میں عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا تم میں سے کسنے اوسکو قتل کیا ہر ایک کو اونمیں یہ دعوے تھا کہ میں نے اوسکو قتل کیا ہے
حضرت سرور عالم نے فرمایا تمنے اپنی تلوارونکو پاک کیا ہے عرض کیا نہیں پس حضور نے
اونکی تلوارونکو دیکھا اور ارشاد کیا کہ تم دونوں نے اوسکو قتل کیا ہے اور حکم دیا کہ مال
اور اسباب جو اوس ملعون نے چھوڑا ہے معاذ کا حق ہے مورخین نے لکھا ہے کہ معاذ باوجود اوس
زخم کے ابھی کے زندہ رہے حضرت خلیفہ سیوم کی خلافت تک اور معوذ جنگ بدر میں لڑتے رہے
یہانتک کہ شہید ہوئے اور شیخ نے مدارج میں شفا سے نقل کیا ہے کہ معاذ حضور کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور ہاتھ اونکا جلد میں لٹکتا تھا حضور نے لعاب دہن مبارک لگا وصل کر دیا
پس ہاتھ اونکا بدن سے مل گیا اور زندہ رہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک
اور مروی ہے حدیث صحیح میں کہ حضور نے ارشاد کیا کون ہے کہ جا کر ابوجہل کی خبر لاوے
پس ابن مسعود گئے اور دیکھا اوسکو کہ قتل کیا ہے اوسکو عفرا کے لڑکون نے اور سرد کر دیا ہے

ابن مسعود اوس خبیث کے سینہ ناپاک پر چڑہے اور ڈاڑہی اوس پلید کی پکڑی اور کہا ابوجہل
تو ہی ہے سزا دی تجھکو خدا نے اے دشمن خدا کے ابوجہل نے کہا زیادہ اس سے نہین ہے کہ
ایک مرد کو اوسکی قوم نے قتل کیا کاش مجھکو کوئی شخص سوا دہقان کے قتل کرتا یا خود انصار
اہل زراعت تھے اسوجہ سے اوس ملعون نے از روے طعنہ کے اونکی شان مین یہ کلمہ کہا پس ابن مسعود نے
اوس ملعون کے سر شوم کو کاٹا اور نبی کریم کی حضور مین لائے حضور نے اللہ تعالے کا شکر کیا
اور فرمایا اس امت کا فرعون مرا اور ایک روایت مین ہے کہ سجدہ شکر کیا اور ایک روایت مین ہے
کہ دو رکعت نماز پڑہی اور مروی ہے کہ جب جناب رسولکریم نے اعدا کی کثرت اور اپنے یارونکی
قلت مشاہدہ کے عریش مین تشریف لائے اور رخ بقبلہ ہوکر دست مبارک دعا کو اوٹھائے
اور مناجات مین مشغول ہوے اور عریش مین سوا صدیق اکبرؓ کے کوئی حضور کے ساتھ نتھا
اور یہ ایک بڑا فضل ہے حضرت صدیق اکبرؓ کا کہ نبی کریم کو اسدرجہ اونکی طرف التفات تہا
اور ایسا اونپر اعتماد تہا کہ آپنے اونکو جدا نکیا اور اپنے یار غار کو اپنے ساتھہ ہی رکھا الغرض طلب
کی حضور نے اللہ تعالے سے نصرت جسکا اللہ نے وعدہ کیا تہا اور کہا اے خداوند اوفا کر اپنے
وعدہ کو جو مجسے کیا ہے اور اے پروردگار اگر ہلاک کریگا اس گروہ اہل اسلام کو عبادت
نکیجاویگی تیری روے زمین پر اور اسقدر مبالغہ کیا اور الحاح کی دعا مین کہ دوش مبارک سے
ردا گر پڑی صدیق اکبرؓ نے رداے شریف کو اوٹھا لیا اور دوش مبارک پر ڈالدیا اور حضور کے
بازوونکو اپنی بغلمین لے لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ موقوف کرین آپ سوال کو اور الحاح
کو کافی ہے جو طلب کیا ہے آپنے اپنے پروردگار سے قریب ہے کہ وہ اپنے وعدہ کو آپکے ساتھہ راست
کرے اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے دو رکعت نماز پڑہی اور کہڑے ہوے صدیق اکبرؓ آپکی پشت کی
جانب تھے اور دعا کی خداوندا مجھکو چہوڑ ندی الٰہی وعدہ کو پورا کر اور سید عالم تسلی کرتے تھے کہ جنگ بدر کے دن

حضور کے پاس عریش مین ہر بار مین آتا تہا دیکہتا تہا کہ حضور سجدہ مین فرماتے تہے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ
اَسْتَغِیْثُ اور نقل کرتے ہین کہ جناب سرور عالم کو کچہہ غنودگی آگئی اور لحظہ بہر کے بعد بیدار ہوئے
تبسم اور فرمایا اے ابوبکر نصرت خدا کی پہونچی یہ آگئے جبرئیل اپنے گہوڑے کی باگ پکڑے ہوے اور
اونکے آگے کے دانتون پر غبار پڑا ہوا العیدہ عریش سے باہر نکلے اور لوگون کو لڑنے پر تحریص فرماتے تہے اور
ارشاد کرتے تہے کہ جو شخص جس کافر کو قتل کریگا اوسکا اسباب چہوڑا ہوا اوسکو ملیگا اور قسم ہے اوس خدا کی
محمد کی بقا جسکے ہاتہہ مین ہے کہ جو شخص خدا کی رضا کی اور طلب ثواب کیواسطے لڑیگا اور مارا جاویگا وہ
بہشت جاودان مین رہیگا عمر بن حمام رضی اللہ تعالے عنہ کے ہاتہہ مین چند خرمے تہے اونکو کہاتے تہے
جب کلام جناب سید انام کا سنا کہا خوب خوب ہمارے اور جنت کے درمیان کوئی واسطہ نہین ہے
مگر یہ کہ کفار ہمکو قتل کرین خرمے ہاتہہ سے پہینک دیے اور تلوار لی اور کفار سے مقابلہ کیا تہا
کہ شہید ہوے اللہ اکبر یاران رسول اللہ کیسے سچے عاشق تہے اللہ کے اور کس خوشی سے خدا کی راہ مین
جان دیتے تہے شیخ نے مدارج مین بعد ان روایات کے لکہا ہے شارحین حدیث اسمین یہ اشکال بیان کرتے ہین
کہ کیونکر روا ہوگا کہ صدیق اکبرؓ پیشی کرین نبی کریم کو دعا اور الحاح ترک کرنے مین اور تقویت دین انکی
امید کو حالانکہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلے اور ارفع اور اجل ہے اور یقین حضور کا سب سے
یقین سے بڑہا ہوا ہے اس اشکال کا جواب دیا ہے علما نے چند وجہ سے چنانچہ شیخ نے بہت سے وجوہ لکہی ہین
بنظر اختصار دو ایک وجہ بیان ہوتی ہین خطابی نے کہا ہے تو وہم نکرے کوئی شخص کہ ابوبکر صدیق کو
اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وثوق تہا اللہ تعالے جلشانہ پر بلکہ یہ فعل نبی کریم
کا بسبب کمال شفقت کے صحابہ کے حال پر تہا اور انکے قلبونکو تقویت دینے کیواسطے مبالغہ کیا حضور نے
دعا اور الحاح مین تاکہ ساکن ہون اور آرام پاوین اور ثبوت اور قوت حاصل کرین اونکے قلب
اسواسطے کہ یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تہے کہ دعا حضور کی مقبول اور مستجاب ہے

جب صدیق اکبرؓ نے عرض کیا جو اوپر مذکور ہو چکا ہے حضورؐ نے دعا کو موقوف کیا اور سمجھ گئے کہ قبول
ہو گئی دعا میری اس سبب سے صدیق اکبرؓ نے اپنے دلمین قوت اور طمانیت پائی اور رجوع فرمایا ہے
حضورؐ نے کہ عبادت تیری بعد آج کے دنکے کی بجا ویگی خطابی نے کہا ہے یہ اسوجہ سے حضورؐ نے فرمایا کہ آپ
خاتم النبیین ہین اگر حضورؐ اور آپکی ہمراہی اسوقت ہلاک ہونگے پھر دوسرا نبی مبعوث ہوگا جو
دعوت اسلام کی اور عبادت کی کریگا اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین حال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتم اور اکمل ہے تو تم نکرے تو اور کب گنجائش اس توہم کی ہے کہ وثوق
صدیق اکبرؓ کا اللہ تعالے کے صدق وعدہ کے ساتھ جناب سید عالم کے صدق سے زیادہ ہوتا
نظر رسول کریم کی مقام تادب مین اور وسعت علم حضرت رب العزت پر تھی اور خوف تہا اللہ تعالے
کی بے نیازی کا اور یہ مقام اعلے اور ارفع ہے معرفت صفات حق اور ملاحظہ حقیقت مین
اور نظر صدیق اکبرؓ کی ظاہر شریعت پر تہی کہ یہ صدق وعدہ حقکی واقع ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مروی ہے کہ نبی کریم پہر عریش سے باہر تشریف لائے اور فرمایا سَيُهْزَمُ
الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اور مٹی مین کنکریان اوٹھائین اور لشکر اعدا کیطرف متوجہ ہوئے
اور کنکریان اونپر مارین اور صحابہ سے فرمایا حملہ کرو اور خوب کوشش کرو حکیم بن حزام جو
اسوقت تک کفار کے لشکر مین تھے اونسے منقول ہے کہ جنگ بدر مین سُنی مینے ایک آواز
آسمان سے پر زمین پر آتی تہی جیسے کنکر طشت مین گرتے ہین اور سیدنا علی مرتضیؓ سے مروی ہے
کہ جنگ بدر مین ایک ہوا چلنے لگی کہ ویسی تیز ہوا مینے کبھی نہ دیکھی تھی بعدہ دوسری ہوا مثل
اوسکی چلی اور پہر ایک اور ہوا ویسی ہی شدت سے چلی پس فرمایا نبی کریم نے اول جبرئیل علیہ السلام
تھے ہزار فرشتونکی جماعت کے ساتھ دوسرے میکائیلؑ تھے ہزار فرشتے اونکے ہمراہ تہے تیسرے
اسرافیلؑ تھے اوسیقدر ملائکہ اونکی معیت مین تھے اور نشانی فرشتون کی اوسدن سرخ

اور سبز اور زرد رنگ کے عمامہ تھے نور سے اور ابلق گھوڑے پر کہ نیم کی نشانیاں اونکی پیشانی پر
تھیں سوار تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اونھوں نے کہا کہ بیان کیا مجھسے
ایک شخص نے بنی غفار سے کہ میرے پاس آیا میرے چچا کا بیٹا اور آئے ہم دونوں ایک پہاڑ پر کہ
بدر اوسکے سامنے تھا اور ہم اوسوقت مین مشرک تھے انتظار کر رہے تھے ہم کہ دیکھیں ہزیمت
کسکو ہوتی ہے جسکو شکست ہو اوسکو لوٹین ناگاہ دیکھا ہمنے اوس پہاڑ پر کہ نزدیک ہمارے
آگیا ایک ابر اور اوسمین سے آواز گھوڑونکی آتی تھی پس سنا ہمنے کہ ایک کہنے والا کہتا ہے آگے
بڑھو اے خیزوم اور خیزوم نام ہے حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا کہا راوی نے کہ بھائی چچا زاد میرا
گر پڑا اور پردہ اوسکے دلکا پھٹ گیا اور ہلاک ہوگیا اور مین بھی قریب تھا کہ ہلاک ہو جاؤں لیکن
ضبط کیا اپنے کو اور بعض روایت مین ہے کہ اوس دن ملائکہ کے سر پر عمامہ سیاہ تھے اور ایک روایت
مین عمامہ سفید مروی ہے محدثین نے فرمایا ہے کہ عمامہ ملائکہ کے مختلف رنگ کے ہونگے جسنے جو
دیکھا بیان کیا اور ان روایات سے ظاہر ہے کہ ملائکہ مردونکی صورت پر دکھائی دیتے تھے اور
بعض روایت مین ہے کہ مشرکین گھوڑونکی آواز سنتے تھے لیکن اونکو دیکھتے نتھے اور جب کوئی
مسلمان کسی کافر پر حملہ کرتا تھا تاکہ اوسکو قتل کرے قبل اسکے کہ اوس کافر تک پہونچے
دیکھتا تھا کہ سر اوسکا زمین پر پڑا ہے اور کہتے ہین کہ ضرب ملائکہ نہین پڑتی تھی جنگ بدر مین
مگر کفار کے سر پر یا بند پر اور پہچانے جاتے تھے ملائکہ کے قتل کیے ہوے اس نشانی سے کہ سیاہی
اونکی گردنون پر اور اونگلیون پر پائی جاتی تھی اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد انصاری
ایک کافر کے پیچھے جاتے تھے ناگاہ آواز ضرب تازیانہ کی سنی اور آواز ایک سوار کی کہ کہتا تھا
آگے بڑھو اے خیزوم اور دیکھا کہ کافر جو آگے بھاگا جاتا تھا گر پڑا ہے اور منہ اوسکا پھٹ گیا ہے
اور ناک ٹوٹ گئی ہے پس وہ جوان انصاری جناب سرور عالم کی حضور مین حاضر ہوا اور

واقعہ جو گذرا تھا بیان کیا ارشاد ہوا کہ یہ سب مدد آسمان سیوم کی تھی اور منقول ہے کہ بعد مراجعت
کے بدر سے اہل مدینہ مطہرہ اہل بدر کو مبارکباد دیتے تھے وہ فرماتے تھے اے اہل مدینہ یہ مبارکباد
ہمکو کیون دیتے ہو اسواسطے کہ یہ فتح ہماری قوت بازو سے نہین ہوئی ہم کافرونکو دیکھتے تھے کہ سر انکے
جسم سے جدا ہوتے ہین اور کوئی شخص مارنیوالا معلوم نہین ہوتا ہے اور کافر مثل شتر بختی کے ہاتھ پیر
بندے ہوے گرتے تھے ہم جاتے تھے اور انکے سر کاٹتے تھے حضور نے جب یہ حال سنا ارشاد کیا ملائکہ
یہ کام کرتے تھے اور منجملہ معجزات حضور کے جنگ بدر مین ایک معجزہ یہ ہے کہ عکاشہ کی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی
اونھون نے حضور کی خدمت شریف مین عرض کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین ایک
چھوٹی سی لکڑی تھی آپنے اونکو دی وہ ایک بہت بڑی تلوار ہوگئی نہایت عمدہ اور اونھون نے
اوس تلوار سے قتال کیا حال اسکا معجزات مین بیان ہوچکا ہے اور بہت بڑا معجزہ جناب سید عالم
کا خود فتح بدر ہے اسواسطے کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ حضور کے لشکر ظفر پیکر مین کل تین سو آدمی تھے
اور آٹھ تلوارین اور لشکر مخالف مین کچھ کم ہزار آدمی لڑنیوالا تھا اور ہرطرح کا سامان جنگ اونکے
پاس تھا اور اللہ تعالے نے ببرکت جناب سرور عالم لشکر اسلام کے ملائکہ سے مدد کی اور فتح
نمایان مسلمانونکو دی ستر کافر مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے اور سب مال اور اسباب اور ہتیار
اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ اونکے مسلمانونکے قبضہ مین آئے اور وادیے صفرا مین مال غنیمت
حضور نے کل اہل بدر کو بحصہ مساوی تقسیم کردیا اور ذوالفقار کہ منبہ لپسر حجاج کی تلوار تھی
اور اونٹ ابوجہل کے خاصہ کا اپنے واسطے رکھہ لیا اور بعد اوسکے ذوالفقار حضور نے سیدنا
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو عنایت کی اور لشکر اسلام سے کل چودہ آدمی شہید ہوے چھہ شخص
مہاجرین سے اور آٹھہ انصار سے اور مروی ہے ابوالیسر انصاری نے حضرت عباسؓ کو قید کرلیا
اور ابوالیسر مرد صغیر الجثہ تھے اور عباسؓ مرد قوی اور عظیم اور جسیم تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابوالیسر سے پوچھا کہ تمنے عباس کو کیونکر قید کر لیا اونہون نے عرض کیا کہ اس کام مین ایک مرد نے مجہکو مدد دے
اوسکو مین نے کبھی نہ دیکھا تھا اور ہیبت اوسکی عجب ہیبت تھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ
ایک کریم فرشتہ تھا کہ جسنے تیری مدد کی اور مروی ہے کہ ایک نے لڑائی سے بہاگ کر مکہ مین جاکر خبر دی
کہ فلان فلان سردار قریش کے مارے گئے صفوان ابن امیہ نے سنکر کہا کہ یہ شخص مجنون ہوگیا ہے
اسمین ابولہب آیا اور یہ حال سنکر متحیر ہوا اوسیوقت سفیان ابن حارث ابن عبد المطلب جنگ بدر سے
بہاگے ہوئے آئے ابولہب نے کہا اے بہتیجے تم بیان کرو تمکو تحقیق معلوم ہوگا اونہون نے کہا اچہا جب
اصحاب رسول اللہ سے اور ہمسے مقابلہ ہوا ہم اپنی جگہ پر سوکھکر رہ گئے اور دیکھتے تھے کہ ہتیار ہمسے
چہینے لیتے ہین اور ہاتھہ ہمارے شانون پر باندہتے ہین اور درمیان آسمان و زمین کے دیکھتے تھے ہم
کہ لوگ سفید کپڑے پہنے ہوے ابلق گھوڑون پر سوار تھے اور کوئی شخص اونکا کچھہ نکر سکتا تھا الغرض
بعد فتح کے نبی کریم نے تین روز وہان توقف فرمایا حضور کا داب تھا کہ جب دشمن پر غلبہ پاتے تھے
تین روز وہان توقف فرماتے تھے الغرض تیسرے روز حضور سوار ہوے اور مع ایک جماعت خواص
صحابہ کی کہ ہمرکاب تھی اوس کنوین پر تشریف لائے کہ جسمین روسائے قریش کے بعد فتح کے صحابہ نے
لاشین ڈالدین تہین حضور نے ایک ایک کا اون کافرون سے جو مارے گئے تھے نام مع حسب و نسب کے لیا
اور فرمایا بڑے عزیز او قریب تھے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تمنے اوسکی تکذیب کی اور
قبول نکیا اوسکی رسالت کو اور تصدیق نکی اللہ تعالے نے جو ہمسے وعدہ کیا تہا یعنے فتح اور نصرت کا
ہمنے اوسکو پایا آیا تمنے بہی اوس وعدہ کو پایا جو تمسے پایا گیا تہا یعنے نافرمانی رسول پر عذاب اور عقاب کا
سیدنا عمر فاروق نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کلام فرماتے ہین اون جسمون سے جنمین جان نہین ہے
ارشاد کیا قسم ہے خدا کی کہ نفس محمد جسکی دست قدرت مین ہے کہ تم اونسے زیادہ سننے والے نہین ہو بعضے
اس کلام کے بعضے علما اس حدیث سے قائل ہوگئے ہین کہ سماعت بعد مرنیکے جاتی نہین ہے اور

بعض کہتے ہین کہ یہ خصائص رسول کریم سے ہے اللہ تعالےٰ نے اونکو زندہ کر دیا تھا تا کہ کلام پاک حضور کا سنین کہ حسرت اور ندامت اونکی زیادہ ہو اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیہ ابد

فتح بدر کے جب حضور مدینہ منورہ مین تشریف لائے اہل مدینہ استقبال کو باہر نکلے اور جناب سرور عالم کو اور صحابہ کو مبارکباد دی مروی ہے کہ جناب سرور عالم نے اسیران بدر کی نسبت خواص صحابہ سے مشورہ کیا کہ آیا انسے فدیہ لیکر چھوڑ دین یا قتل کرین سیدنا صدیق اکبر رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سب آپکی قوم اور قبیلہ کے ہین اگر آپ انسے فدیہ لیکر چھوڑ دینگے تو امید ہے کہ شاید اللہ تعالےٰ انکو توفیق توبہ کی دے یا انکی نسل سے کوئی مومن پیدا ہووے اور فدیہ لینے سے آپکے یارونکو قوت اور غنا حاصل ہوگی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سب کافرونکو قتل کا حکم دین اسواسطے کہ یہ کافرونکے سردار ہین اور اللہ تعالےٰ نے آپکو انکے فدیہ لینے سے بے نیاز کیا ہے فلان شخص جو میرا قریب ہے اوسکو مجھکو دیجیے اور عقیل کو علی کرم اللہ وجہہ کو دیجیے اور عباس کو حمزہ کو دیجیے کہ ہم سب ونکی گردن مارین تا کہ معلوم ہوجاوے کہ محبت کفار کی ہمارے دلون مین نہین ہے اور شوکت کفار کی ٹوٹ جاوے جناب رسالت پناہ نے حضرت صدیق اکبر رضی کی راے کو پسند کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کسی جماعت کے لوگونکے دلونکو نرم کرتا ہے یہانتک کہ مسکہ سے زیادہ نرم ہو جاتے ہین اور کسی جماعت کے دلونکو سخت کرتا ہے یہانتک کہ پتھر سے زیادہ سخت ہو جاتے ہین اے ابوبکر مثل تیرے ابراہیم کے مثل ہے کہ کہا اونہون نے فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی جسنے اتباع کیا میرا وہ مجھسے ہے اور جسنے میری نافرمانی کی پس تحقیق تو بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے اور اے عمر مثل تیرے نوح کے مثل ہے کہ اونہون نے کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا اے رب نچھوڑ کسی کافر کو زمین پر چلتا ہوا آپسے سختی اور نرمی دونون ممدوح ہین اور صفات انبیا سے ہین جیسا کہ حدیث سے مستنبط ہوتا ہے اور یہ کمال عظمت جناب رسالت ہے کہ

بفیضان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دونو یار وفادار نبی کریم کے وہ نبی جلیل القدر سے مماثل تھے
بلکہ یہ تحقیق دونو میں ظہور ہے اللہ تعالے کی صفت جلال اور جمال کا کہ ظاہر کیا ہے اللہ جلشانہ نے بفیضان نبوی
آنحضرت مین الغرض بعدہ حضور نے صحابہ کو اختیار دیا کہ دو امر سے جسکو چاہین اختیار کرلین صحابہ نے
فدیہ کو اختیار کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا اے میرے یارو ان تم اہل حاجت ہو
بے فدیہ لیے ہوے کسیکو چھوڑنا اور جو فدیہ نہ دین قتل کرنا عبد اللہ ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول اللہ
الا سہیل بن بیضا البتہ مین نے دیکھا ہے اوسکو کہ مکہ مین اظہار اسلام کا کرتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
چپ ہوگئے اور جواب ابن مسعود کو نہ دیا حضرت ابن مسعود فرماتے ہین کہ کوئی ساعت مجہپر اوس ساعت
سے زیادہ تر سخت نہین گذری مین آسمان کیطرف دیکھتا تھا کہ مبادا مجہپر پتھر برسین اسواسطے کہ
مبادرت کی مین نے ساتھہ کلام کے اللہ اور رسول کے آگے پس جناب سرور عالم نے سر اوٹھایا اور
فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے حضور نے بھی سہیل کو مستثنے کردیا ابن مسعود کہتے ہین کہ کوئی اوس
ساعت سے خوشتر مجہپر نہین گذری اور منقول ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیدیونکے بارہ مین
انہی یارون سے سفارش کی کہ اونکے ساتھہ نیکی کرین اور جب فدیہ لینا قرار پاگیا ایک جماعت کو
کہ مفلس تھی اور کوئی نفع اونسے متصور نتھا آزاد کردیا اونمین سے ابو عزہ شاعر تھا اور اون لوگونسے
عہد لیا کہ پھر مسلمانونسے لڑنیکو نہ آوین اور ایک جماعت کو کہ صفت کتابت جانتے تھے مقرر فرمایا
کہ مدینہ والون مین سے انصار کے دس لڑکونکو لکہنا سکہاوے اور جو لوگ خوش تھے اور صاحب مال تھے
اونکو حکم دیا کہ ہر ایک بقدر اپنی مقدرت کے روپیہ دے اور فدیہ اونکا ایک ہزار درم سے کم
اور چار ہزار درم سے زیادہ نتھا روایت کرتے ہین کہ فدیہ حضرت عباس کا جب مقرر کرنے لگے اونہون نے
کہا کہ مین مسلمان ہون اور مجکو باکراہ ساتھہ لے آئی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
اسلام کو اللہ تعالے جانتا ہے ظاہر مین تمنے ہمسے مقابلہ کیا تمکو چار فدیے دینے چاہیین اپنی طرف سے

اور اپنے بھتیجے عقیل ابن ابی طالب اور نوفل ابن حارث کیجانب سے اور اپنے حلیف عتبہ بن محدم کیطرف سے
عباس نے کہا میرے پاس نہین ہے مین کہانسے دون اور ایک روایت مین ہے کہ عباس نے کہا حضور سے کہ
تم چاہتے ہو کہ چچا تمہارا لوگونکے سامنے ہاتھ پھیلاوے اور اونسے کچھ مانگے حضرت سید عالم نے ارشاد کیا وہ سونا جو
مکہ سے نکلنے کیوقت تمنے اپنی زوجہ ام الفضل کو سپرد کیا اور اونسے کہا اگر اس سفر مین میری جان دگرگون ہو تو اسقدر تمہارا
اور اسقدر ہر ایک لڑکے کا میرا ہے وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا آپنے کیونکر جانا حضور نے فرمایا میرے خدا نے
مجھکو آگاہ کر دیا عباس نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تمنے سچ کہا ہے اجسوقت مین نے یہ سونا اپنی زوجہ کو دیا ہے
اس حال سے کوئی واقف نتھا بجز اللہ تعالےٰ جلشانہ کے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ اور بعض روایت مین وارد ہوا ہے کہ عباس کے پاس اوس لڑائی مین بیس اوقیہ سونا تھا
اور اوسکو واسطے مصارف جنگ کے لائے تھے اور عباس اون دس یا چودہ قریشی لوگون سے تھے
کہ جنہون نے التزام کیا تھا کہ ہر ایک ونمین سے باری باری ہر روز دس اونٹ لشکر کے کھانے کیواسطے
ذبح کریگا ہنوز نوبت عباس کی نہین آئی تھی کہ وہ گرفتار ہوگئے اور سونا اونکے پاس تھا وہ
مسلمانون نے لے لیا تھا اور مال غنیمت مین داخل کر دیا تھا عباس نے فدیہ مقرر ہونیکے وقت کہا
کہ یہ بیس اوقیہ سونا میرے فدیہ سے حساب کر لو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین وہ شئے ہے
کہ جسکو تم اسواسطے لائے تھے کہ کفار کی اعانت کرو تاکہ وہ مجھسے مقابلہ کرین وہ اب مال غنیمت
ہوگیا وہ فدیہ مین نہین سمجھا جاویگا منقول ہے کہ جب صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیران بدر سے فدیہ لینے مین مشغول ہو جبرئیل علیہ السلام آئے اور آیہ کریمہ لائے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ
اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی تا آخر آیہ یعنے سزاوار نہین ہے کسی پیغمبر کو کہ اوسکے پاس قیدی
ہون کفار سے یہ کہ فدیہ لیوے اونسے اوسوقت تک کہ بہت کوشش کرے
او مبالغہ کرے کفار کے قتل مین تا اہل کفر ذلیل ہون اور قوم انکی قلیل ہوا و عزت اسلام

اور اہل اسلام کی ظاہر ہو تمنے اس فدیہ لینے مین رغبت کی مال و متاع دنیاوی کیطرف اور اللہ تعالے
تمہارے واسطے ثواب آخرت اور اعزاز دین چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے کہ غالب کرتا ہے اپنے
دوستون کو اپنے دشمنون پر اور جو کچھ ہر شخص کے حال کے موافق ہے اوسکا جاننے والا
وہ ہی ہے اس آیہ شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیا علیہم السلام کو جائز ہے اجتہاد کرنا اون
امر مین جسمین مامور نہوے ہون اور اجتہاد مین کبھی خطا بھی ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالے
بسبب اونکی عصمت کے فوراً اونکو متنبہ کردیتا ہے اور جو ثواب ہے اوسکو اون پر ظاہر کردیتا
ہے اور خطا سے بچا لیتا ہے یہ خلاصہ ہے صاحب روضہ کی تحریر کا حضرت سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ دوسرے روز مین خدمت بابرکت مین رسولکریم کی حاضر ہوا
دیکھا مین نے کہ حضور ابو بکر رضہ کے ساتھ رو رہے ہین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ مجھے ارشاد ہو
آپ کیون روتے ہین اگر مجھکو بھی گریہ آوے گریہ کرون ورنہ تبکلف رو دون فرمایا
حضور نے کہ رونیکا یہ سبب ہے کہ فدیہ پر راضی ہوے ہم تحقیق عرض کیا مجھپر اونکے
عذاب کو جو اوس درخت سے زیادہ نزدیک ہے اور اشارہ فرمایا اوس درخت کیطرف
جو وہان سے قریب تھا چنانچہ آیہ کریمہ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ تا آخر آیہ اسی حال کیطرف
اشارہ ہے یعنے اگر پہلے سے یہ حکم لوح محفوظ مین نہو تھا تو ہر آینہ چھوڑتا تمکو فدیہ لینے سے
عذاب بڑا مفسرین مین اختلاف ہے کہ مراد اوس حکم سے جو پہلے سے لوح محفوظ مین لکھا ہو
گیا کہ جسکی وجہ سے صحابہ پر گرفت نہین کیگئی ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے
کہ اجتہاد کرنیمین اگر مجتہد سے خطا ہو تو وہ مستحق عذاب اور عقاب نہین ہے کیونکہ
اوسنے اپنے نزدیک حق سمجھکر کیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے اہل بدر کو بسبب اونکی جان نثاری کے چھوڑ دیا ہے وہ کسی امر پہ پکڑے نجاوینگے

اور ایک قول یہ ہے کہ کوئی قوم ایسی امر پر عذاب نکیجاویگی کہ جسکی ممانعت صراحتہً نفرمادیگئی ہو اور
ایک قول یہ ہے کہ فدیہ جو صحابہ نے لیا تھا اوسکو اللہ تعالے نے حلال کر چکا تھا اونکے واسطے پہلے
سے الغرض حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت سے یہ وسعت دیدی ہے مسلمانوں
کو ایسے امور پر گرفت نہین فرماتا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اگر عذاب آتا تو کوئی سواے عمر ابن خطاب اور سعد ابن معاذ کی
نہ بچتا حضرت امیر المومنین کا سبب نجات مذکور ہو چکا کہ اونکی راے فدیہ لینے کی نہتھی
اور سعد ابن معاذ کو اسواسطے حضور نے فرمایا کہ وقت فتح کے جب اعدا گرفتار کیے جاتے
تھے اوسوقت اونکی راے یہ تھی کہ قیدی نہ کیے جاوین بلکہ ابھی قتل ہون رضی اللہ عنہما اور
علما نے فرمایا ہے کہ کسر اور مصیبت جو جنگ احد مین مسلمانون کو حاصل ہوئی وہ اس فدیہ
لینے کی وجہ سے تھی شیخ ابن حجر نے اپنی شرح صحیح بخاری شریف مین نقل کیا ہے کہ ترمذی
اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے باسناد صحیح روایت کیا ہے سیدنا علی مرتضےٰ
کرم اللہ وجہہ سے کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے
اور کہا کہ اختیار دین آپ اپنے صحابہ کو درمیان قتل کرنے اسیران بدر کے اور درمیان فدیہ
لینے کے اونسے اس شرط پر کہ آئندہ سال مین مسلمان بقدر قیدیون کے مارے جاوینگے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا اونہون نے فدیہ اختیار کیا اور اللہ تعالےٰ نے
اس جان نثاری اور خدمتگذاری کے صلہ مین صحابہ حاضرین بدر کو یہ فضل دیا ہے کہ وہ افضل
ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ مین اور جنت اونکے واسطے لازم ہے اور اونسے
اعمال پر گرفت نکیجاویگی چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام آئے
اور کہا یا رسول اللہ صلعم آپ اہل بدر کو اونمین کیسا جانتے ہین حضور نے ارشاد کیا ہم سب مسلمانون سے

نتفاد من محمد بن عابدین

اونکو فاضلتر جانتے ہین یا کلمہ مثل اسکے کہا جبرئیل علیہ السلام نے جواب مین کہا ایسے ہی فرشتون مین جو اوس معرکہ مین حاضر ہوا ہے افضل ملائکہ سے ہے اللہ اکبر کیا عظمت ہے جناب سرور عالم کی کہ حضور کی خدمتگذاری سے ملائکہ نے فضل پایا ہے خوشا نصیب انکو جنکو اتباع رسول اللہ اور حضور کی خدمتگذاری حاصل ہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ اور منجملہ فضائل اہل بدر کی ایک حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ جلشانہ آگاہ ہوا اہل بدر سے پس ارشاد کیا عمل کرو جو چاہو ہر آئینہ بخشدیا مین نے تمکو اور ایک روایت مین ہے کہ ہر آئینہ واجب ہوئی تمہارے واسطے جنت اور مروی ہے کہ بدر مین ایک مقام ہے کہ وہان اکثر ایک آواز آتی ہے مثل آواز دہل کے جیسے بادشاہون کے لشکر مین وقت فتح اور نصرت کے بجتا ہے کہا ہے علما نے کہ یہ ایک نشانی جناب سید عالم کی فتح اور نصرت ہونیکی اللہ تعالے نے اوس مقام پر قائم رکھی ہے شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ مین نے بہی اوس آواز کو اوس مقام مقدس مین سنا ہے اور بہت شرح اور بسط سے اس روایت کو لکھا ہے یہان مجمل بیان کیا گیا اور منقول ہے کہ سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کی شان مین کہا ہے مبارک ہے ایسے لشکر کہ امیر اونکا رسول ہے اور مبارز اونکا اسد اللہ ہے اور جہاد اونکا طاعۃ اللہ سے اور مدد اونکی ملائکۃ اللہ ہین اور ثواب اونکا رضوان اللہ ہے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ تمام ہوا رسالہ دہم ۱۰

تمت

تمت الطبع الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالہ دہم مسمی بہ معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات بماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ھ باہتمام قطب الدین احمد مالک مطبع نامی لکھنؤ کے طبع ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع
نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخراجات طبع ہوکے شائقین کی خدمت مین عندالطلب
مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین - قیمت عندالاستفسار بحیثیت تعداد خریداری
عرض کیجاویگی فقط

۱ خیرالاذکار فی ذکر سیدالاخیار	۲ نورالابصار فی ذکر سیدالابرار	۳ نجم الہدیٰ فی ذکر سیدالورےٰ	۴ مصباح الظلام فی ذکر سیدالانام	۵ سفینۃ النجات فی ذکر سیدالموجودات	۶ کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
۷ شمس الہدیٰ فی ذکر خیرالورےٰ	۸ نورالعینین فی ذکر رسول الثقلین	۹ مصدرالخیرات فی ذکر سیدالکائنات	۱۰ سعدان البرکات فی ذکر صاحب الآیات والمعجزات	۱۱ کحل العینین فی ذکر احوال سیدالکونین	۱۲ سکینۃ القلوب فی ذکرالمحبوب
۱۳ منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخرالزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیرالبشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	تعویذ سلیمانی	اندرجال
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصرالعاشقین	دستور پارسی آموز	فضائے چمنستان
مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چاریار	کلیات نادرہ
مجموعہ ظرائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ رنگ

سواے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے ترجمہ چھپائی وغیرہ
صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال خستہ لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ
و بمبئی و ڈھاکہ و جاپانکا م وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جاسکتا ہے -

العبد

قطب الدین احمد مالک مطبع **نامی** لکھنؤ کٹرہ ابوتراب خان = پارہ جنتی

اشتہار برکت آثار

اس زمان میمنت اقتران مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینہ برکات مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی حافظ حاجی غلام محمد بادیلیخا الضاحب نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال پرملال وفات خلاصہ کائنات ہی بفضلہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین۔ اب رسالہ دہم بھی جسکا نام معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات ہے مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین طبع ہوگیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین۔

العبد
حفیظ الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ
کرخۂ ابو تراب خان۔

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ گیارہواں رسالہ خیر و برکت کا مقالہ

جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الانبیا سے

کحل العینین

فی ذکر

سید الکونین

مولفہ رشید احمد مجتبیٰ شفیق محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یار علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ صفر المظفر ۱۳۰۲ھ

فہرست کتاب کحل العینین فی ذکر سید الکونین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لک یا ربی الاعلی و اصلی و اسلم علی رسولک المرتضی و حبیبک المصطفی و علی آلہ و اصحابہ ہم نجوم الہدی

ثنا ئی والا رقم ہو کیونکر زبان بھلا کھولیں کس طرح ہم
جبیب خالق خدا کے عاشق جہان کے حاکم شفیع عالم

صفت ہے تو بین تیری ادنی زہے تقرب حبیب اعظم
رسول مقبول ہر دو عالم فروغ موسیٰ ضیائے آدم

زہے معزز زہے معظم زہے مفخر زہے مکرم

سیاہ گیسو گھٹا کی صورت شبیہ انبر یہ مہر کا عالم
زمین والے ہیں تصدق خدا کے سو جان سے عرش اعظم

عیاں ہے شان خدا کا جلوہ ہے شام اور صبح دونوں باہم
رسول مقبول ہر دو عالم فروغ موسے ضیائے عالم

زہے معزز زہے معظم زہے مفخر زہے مکرم

گناہ کا بار گراں ہے سر پہ ہے دل میں عشق حبیب کا گھر
تجھ نہیں ہے سزا دہی میں ہماری ہو کے شفیع بھی مضطر

محمل عشق حبیب تا یہ ہے اسکا حافظ خدا ہے اکبر
تری شفاعت سے اسے ہمیں خدا کا ہو گا کرم وہ ہمیشہ

خجل ہوا ایسا بروز محشر کہ پانی پانی ہو خود جہنم

سبب ہے جو شرف نعت کا یہ تیری باعث جو مہر خشاں ہے یوں نور افزا
طلب میں بلبل ہے تیری نالاں تری توسل سے گل ہے خنداں

دیا ہے داغ غلامی تو نے جو دل پہ رکھتا ہے ماہ تابان
جہاں ہو تیرے سبب گلستاں ہر ایک گلشن ہے باغ رضوان

رہنگی ماننا ابر گریان تری محبت مین چشم شبنم

نبی جو پیدا ہوے جہا نمین یہ ہا ہمیشہ یہ قول انکا
کہ اس ذریعہ سے اور بہتر نہین ہے ہرگز کوئی ذریعہ

جو چاہے ذات احد سے ملنا کرے وہ احمد سے عشق پیدا
خدا نے جسکو کیا ہے پیدا وہ ڈہونڈتا ہے ترا وسیلا

ہر ایک جن و بشر فرشتہ تری رسالت کا بہرتا ہے دم

تری عنایت سے ماہ کنعان کی چاہ غم سے ہوئی رہائی
بغیر شاہا ترے وسیلہ کے کسنے راہ نجات پائی

ترے ذریعہ نے ابر رحمت خلیل پر آگ تھی بجہائی
نہوتی غم سے کبھی رہائی مدد یہ ہوتی اگر خدائی

ترے توسل نے بخشوائی رسول عالم خطا آدم

تمھی ہو مطلوب ہر دو عالم تمھی ہو دو جہاں کے دلبر
قدم قدم پر ترے تصدق شہا ہو عابد کی جان مضطر

یہ آرزو ہے نکالے مرقد سے مجہکو باہر تمہاری ٹہوکر
خدا کے پیارے مرے پیمبر شفیع ہونا بروز محشر

تری شفاعت کی دہوم سنکر ہے لطف و رنج اسی مغم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالے جل شانہ رسول کریم کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے اور اپنی محبت اپنے حبیب کے ساتھ ثابت فرماتا ہے قسم کھاتا ہے قرآن مجید مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی ارشاد کرتا ہے لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ فرمایا ہے شیخ نے کہ جمہور اہل تفسیر کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے یہ قسم کھائی ہے مدت حیات اور بقا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ نہایت درجہ کی تعظیم اور احسان اور تشریف ہے جیسا کہ محب محبوب کی قسم کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے سر کی یا تیری حیات کی قسم کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہیں پیدا کیا ہے خدا نے کسی ذات کو اپنے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گرامی تر اسواسطے کہ قسم یاد کی ہے آپکے حیات کی بیان کسی کیواسطے نہین کی ہے اور کہا ہے ابو الجوزا نے کہ اجل تابعین سے ہین کہ قسم خدا تعالی کی کسی شخص کی حیات کے ساتھ بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع نہین ہوئی ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرامی تر اور بزرگ ترین خلق ہین نزدیک اللہ تعالی جل شانہ کے اور

قرطبی نے کہا ہے کہ قسم یاد کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہے کہ ہمکو
جائز ہے کہ قسم کھاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو شخص قسم
کھاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کی منعقد ہو جاتی ہے اور واجب ہوتا ہے کفارہ اوسکے توڑنے سے اس سبب سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکن ہیں دو رکن شہادت سے اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قسم کھاتا آیا ہے اسوقت تک دراہل مدینہ منورہ علیٰ ساکنہا الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ قسم کھاتے ہیں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اسطرح کہ قسم ہے اوسکی جسکو چھپایا ہے اس قبر نے یا قسم ہے اوسکی جو اس قبر میں ساکن ہے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور سوا اسکے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ پر قسم کھائی ہے اپنے حبیب کی چنانچہ
فرمایا ہے مفسرین نے کہ یٰسین نام ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قسم ہے یا ندا ہے قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ کی تفسیر میں
فرمایا ہے ق سے مراد ہے قوت قلب شریف کہ تحمل تھا اوسکو اللہ تعالیٰ کی مشاہدہ اور مکالمہ کا اور محل قسم میں ہے اور
وَالنَّجْمِ کی تفسیر میں بھی فرمایا ہے علما نے کہ نجم سے مراد ہے قلب اطہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی معنی یہ ہوئے
قسم ہے قلب محمد کی جب غیر خدا سے قطع کر کے مائل ہوتا ہے اللہ جل شانہٗ کیطرف اور وَالْفَجْرِ کے معنی یہ ہوئے قسم ہے
قلب محمد کی جب غیر خدا سے قطع کر کے مائل ہوتا ہے اللہ جل شانہٗ کیطرف اور وَالْفَجْرِ کے معنی میں لکھا ہے کہ فجر سے
ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ آپ ہی کو ظاہر کیا اور یہی محل قسم ہے اور یہ بھی کمال شان محبوبیت رسول کریم
ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت الوہیت کو حضرت کیطرف مضاف کر کے قسم یاد کرتا ہے فرماتا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ قسم
ہے تیرے رب کی محب کو اضافت اپنی محبوب کیطرف پسندیدہ ہوتی ہے جو اہل محبت ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم سے
کیسی محبوبیت رسول کریم کی ظاہر ہوتی ہے اور قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے آپکے مکان کی فرمایا ہے لَآ اُقْسِمُ
بِهٰذَا الْبَلَدِ اور قسم یاد کی ہے آپکے زمان کی فرمایا ہے وَالْعَصْرِ اور قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کے
اعضاء شریف کی فرمایا ہے وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى شان نزول اس سورۂ شریف کا تفسیر کبیر میں امام
فخر الدین رازی نے یہ لکھا ہے کہ چند روز بمقتضائے حکمت الٰہی وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل نہیں ہوئی

ف بیان اسکا کہ اللہ تعالیٰ نے اکثر جا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم یاد فرمائی ہے ۱۲

مشرکین نے کہا کہ چھوڑ دیا محمد کے رب نے اونکو اور بیزار ہو گیا اللہ تعالی نے اس سورہ پاک کو نازل کیا اور رد کیا
اونکے قولکو اور اپنے حبیب کریم کی تسکین کیواسطے اول قسم یاد کی فرمایا قسم ہے ضحی کی اور قسم ہے رات کی جب
ڈہانک لیتی ہے فرمایا ہے مفسرین نے کہ ضحی سے مراد ہے روے پرانوار جناب رسالت اور لیل سے مراد ہے
موے مشک ساے جناب نبوت اللہ تعالی فرماتا ہے قسم ہے تمہارے چہرہ تابانکی اور قسم ہے تمہارے بالونکی جب تمہارے
چہرہ مبارک کو ڈہانپ لیتے ہین وقت کنگھی کرنیکے موے شریف جو چہرہ پرانوار پر آجاتے تھے وہ ادا بھی اللہ تعالی
کو محبوب اور پسندیدہ تھی اللہ تعالی اوس ادا کی قسم کھاتا ہے اور بعض مفسرین کہتے ہین کہ ضحی سے مراد ہے سینہ
پرانوار حضرت نبی کریم کہ محیط انوار الہی ہے اور علم اولین اور آخرین اوسمین جمع ہے اور لیل سے مراد ہے صفت
ستاری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ ڈہانک لیا کرتے تھے حضور کے علم وسیع کو اور باوجود علم کے حضور
کسیکے پردہ دری نکرتے تھے اور خلق کے عیوبکو چھپاتے تھے یہانتک کہ مدت دراز تک منافقین چھپے رہے
اور حضور نے اونکا حال ظاہر نکیا جب اللہ تعالی کیطرف سے اظہار کے مامور ہوے اوسوقت آپنے اونکا حال ظاہر
کیا اور بعض نے فرمایا ہے کہ اگر ضحی سے وقت صفائی آفتاب اور لیل سے یہی رات مراد لیجاوے تب بھی حضرت جناب
رسالت ظاہر ہوتی ہے چونکہ ظہور ان سب کا اوسی نور محمدی سے ہوا ہے اسوجہ سے اللہ تعالی اونکی قسم یاد کرتا ہے
اور بعد قسم کے اللہ تعالی نے فرمایا ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہین چھوڑا تجھکو تیرے رب نے اور نہ بیزار
ہوا اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالی نے جوابدیا کفار کا کہ وہ جھوٹے اور دروغگو ہین ہمنے تمکو چھوڑا ہی نہین یہ آیہ شریفہ
صاف دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم اپنی حقیقت سے ملے ہوے ہین اور اپنے رب سے واصل ہین آپکو سچا یقین
اور کسیوقت مین پروردگار سے جدائی نہین ہے بعدہ ارشاد کیو لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى
اور البتہ آخر تمہاری بہتر ہے تمہارے واسطے اول سے آخر سے مراد ہین وہ مراتب اور درجات اور نعمتیں جو اللہ تعالی
نے آپکے واسطے مقرر کر رکھی ہین حشر کے دن اونکا ظہور ہوگا وہ بہتر ہین اون مراتب و درجات سے جو دنیا
مین حضور کو دیے گئے ہین اسواسطے کہ دنیا تنگی کی جگہ ہے فضائل رسول کریم کے بیحد ہین اسمین سمائی نہین ہو سکتی

اسلئے ظہور اوسکا اوس عالم کیواسطے اوٹھا رکھا گیا ہے وہ عالم شرح اور بسط کا ہے اوس روز اللہ تعالیٰ
کی آیات جلی کا مشاہدہ ہوگا عرش عظیم اور دوزخ اور جنت اور ملائکہ کل سامنے دکھائی دینگے اور مومنین
کی بصارتکو اللہ تعالیٰ وہ وسعت دیگا کہ لقائے الٰہی اونکو حاصل ہوگی پس اوسوقت مین کہ آیات کبریٰ
اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ ہونگے اوسیوقت مراتب اور مدارج جناب نبوت کی بھی کما حقہ ظاہر ہونگے اب
بعض فضائل حضور کے جو دنیا مین ظاہر تھے اور ہین بیان ہوتے ہین اس غرض سے تاکہ اہل اسلام کو معلوم
ہوجاوے کہ مراتب اور مدارج دنیوی حضور کے جو آپکے مراتب اور مدارج اخروی سے کمتر ہین فی الاصل تب بھی اعلیٰ ہین کہ
تمام انبیا علیہم السلام کے مراتب اور مدارج اوسکے مقابل مین حکم پاسنگ کا رکھتے ہین منجملہ اونکے ایک مرتبہ
یہ ہے رسالت نبی کریم کا کل انبیا کی رسالت فقط بعض اقوام بنی آدم کیواسطے تھی اور حضور کی رسالت عام ہے
تمام خلق خدا کو شامل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے تئین رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور رسولکریم کو وَمَا اَرْسَلْنٰکَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ارشاد کرتا ہے پس جیسا اللہ تعالیٰ جلشانہ رب ہے تمام عالم کا ویسے ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہین تمام عالم کے اسیوجہ سے جسطرح پر تمام خلق یہانتک کہ حیوانات اور نباتات
اور جمادات جو اہل ظاہر کے نزدیک بیعقل ہین وہ سب بھی اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور ربوبیت کو پہچانتے ہیں
اور اوسکے مطیع ہین اسیطرح وہ سب نبی کریم کی رسالت سے واقف ہین اور حضور کے فرمانبردار
ہین چنانچہ محقق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جسطرح انسان مطیع اور مسخر اور منقاد ہین اور
شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین مسلمانوں سے کہ قدر کہ سعادت اونکے شامل ہے ویسے ہی تمام
حیوانات کہ مطیع اور منقاد حضرت الوہیت جل جلالہ کے امر ارادی کے ہین بطریق اعجاز خرق عادت
کے منقاد اور مطیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ نے اونکو کردیا ہے اسیوجہ سے بعض ارباب
تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافہ خلق حیوانات اور نباتات اور
جمادات پر بھی مبعوث ہین لیکن چونکہ وہ دائرہ عقل اور تکلیف امر اور نہی باہر ہین لہذا اونکو بجز اطاعت

مبعوث ہونا حضور کا طرف حیوانات اور جمادات اور نباتات کی

اور ایمان اور شہادت کے ساتھ صدق رسالت کے نہین آیا ہے اور نسبت معصیت کے اونکی جانب نہین ہے مثل انسانکے چنانچہ حیوانات کے حالین مروی ہی انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک انصاری سکے اہل بیت کے پاس اونٹ تھا اکبر تبہ اونہون نے حاضر ہوکر خدمت بابرکت مین عرض کیا یا رسول اللہ ایک اونٹ تھا ہمارا کہ ہم اوسپر پانی لاتے تھے اب وہ سرکشی اور سختی کرتا ہے ہمسے اور اپنی پیٹھ پر کچھ رکھنے نہین دیتا ہو اور ہماری زراعت کے درخت پیاسے ہین یعنی ضرورت اونکو پانی کی ہے سرور عالم اوٹھ کھڑے ہوے اور صحابہ کیساتھ اوس اونٹ کیطرف روانہ ہوے اور باغ مین جاکر کھڑے ہوے اور اونٹ اوس باغ کے ایک گوشہ مین بیٹھا تھا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اونٹ مثل کتے کے کاٹنے لگا ہے ہم ڈرتے ہین کہ ایسا نہو حضور کو ایذا اوسے پہونچے ارشاد ہوا مجھے اوس سے کچھ باک نہین ہے پس جب اوس اونٹ نے جناب سید عالم کو دیکھا آپکیطرف منہ کیا اور سجدہ مین گر پڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیشانی سکے بال پکڑ لیے اور نعلین اوسکو کر لیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حیوانات بے عقل آپکو سجدہ کرتے ہین ہم سجدہ کرنیکے سزاوار تر ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البشر سزاوار نہین ہے کہ بشر کو سجدہ کرے اور اگر یہ امر درست ہوتا تو مین حکم کرتا عورتون کو شوہرونکو سجدہ کرین اسوجہ سے کہ حق مرد کے عورت پر بڑے ہین روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے اور بعض روایت مین ہے کہ اس مقام پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اور آسمان مین کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ نجانے مجھکو کہ مین رسول خدا ہون مگر گنہگار جن اور انسان اور ایک روایت مین ہے کہ وہ لوگ چاہتے تھے کہ اوس اونٹ کو ذبح کرین اونسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور ایک روایت مین ہے کہ اونٹ آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اوسنے گردن رکھدی اور اپنی آواز سے فریاد کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے سرہانے کھڑے ہوگئے اور صاحب شتر سے فرمایا اسکو میرے ہاتھ بیچ ڈال اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حضور کے پیشکش ہے لیکن یہ اونٹ ایسے لوگونکا ہے کہ سوا اسکے کوئی معیشت نہین رکھتے ہین حضرت نے فرمایا یہ اونٹ شکایت کرتا ہے کہ تم اس سے کام بہت لیتے ہو اور کھانیکو کم دیتے ہو احسان کرو اس پر

اور اسکے حقوقونکو نگاہ رکھو فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ یہ حدیث متعدد طریقونسے الفاظ مختلف کیساتھ وارد ہوئی ہے اور صحیح ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اور عمر رض ایک انصاری کے باغمین آئے وہان ایک بکری تھی اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم زیادہ سزاوار ہین کہ آپکو سجدہ کرین حضور نے فرمایا سزاوار نہین ہے بشر کو کہ بشر کو سجدہ کرے اور ایکبار ایک اونٹ جناب سرور عالم کے پاس حاضر ہوا اور قوم کی شکایت کی کہ یہ لوگ عشا کی نماز سے پہلے سو رہتے ہین مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو اللہ تعالی اس قوم پر عذاب کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگونکو بلایا اور قبل عشا کے سونیکی ممانعت فرمائی اور ام المومنین محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ میرے گھرمین ایک بکری تھی جب حضرت گھرمین ہوتے تھے اوسکو سکون رہتا تھا اور آرام سے رہتی تھی اور جب حضور باہر تشریف لیجاتے تھے پریشان اور بیقرار ہوجاتی تھی اور آتی تھی اور جاتی تھی اور مروی ہے کہ حضور اونٹ قربانی کرتے تھے ایک اونٹ دوسرے اونٹ کو ہٹاتا تھا اور خود حضور کے قریب آتا تھا کہ پہلے حضور اوسکو ذبح کرین سبحان اللہ جانورونکو یہ محبت تھی خدا کے حبیب کے ساتھ ہملوگونکو چاہیے کہ اتنی تو محبت حضور کی پیدا کرین اور مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک ایک گوسفند کی پیٹھ پر پھیرا کہ نر اوسکو نہ پہونچا تھا تھن اوسکے دودھ سے بھر گئے حضور نے دودھ دوہا خود پیا اور صدیق اکبر کو پلایا امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اونہونے کہ ایک بھیڑیا ایک بکری پر دوڑا اور اوسکو پکڑ لیا پھر اوسکو چرواہا دوڑا اور بکری کو بھیڑیے سے چھین لیا وہ بھیڑیا دم پر بیٹھ گیا جیسے درندے بیٹھتے ہین اور کہا خدا سے تو نہین ڈرتا چھینتا ہے مجھسے اوس رزق کو جو خدا نے میری طرف پہونچایا ہے کہا چرواہے نے عجب ہے کہ بھیڑیا آدمیونکا سا کلام کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ آیا مین تجھکو ایسے بھی بڑھکر عجیب امر کی خبر دون محمد صلی اللہ علیہ وسلم یثرب مین خبر دیتے ہین گذری ہوئی باتونسے اور لوگ اونکی طرف رغبت نہین کرتے ہین پس اوس چرواہے نے اپنی بکریونکو ایک گوشہ مین ہنکا دیا اور مدینہ مین حاضر ہوکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اور حال عرض کیا حضور نے حکم دیا اذان کہی گئی جب لوگ جمع ہوئے حضرت نے فرمایا اوس چرواہے

کہ جو تونے سنا ہی اور دیکھا ہے بیان کر اور ایسا ہی روایت کیا ہے بیہقی نے ابن عمر سے اور ابو نعیم نے حضرت انس سے اور ابو ہریرہ کی روایتین بسند صحیح یہ مضمون ہے کہ کہا اوس بھیڑیے نے یعنی چرواہے سے کہ جو امر کہ مین عجیب تر اس سے ہی کہ ایک مرد درمیان حرمین کے درختونکی خبر دیتا ہے جو کچھ گذر گیا ہے اور جو کچھ ہونیوالا ہی اور وہ چرواہا یہودی تھا پس حضرت کیخدمتمین حاضر ہوا اور حال بیان کیا اور ایمان لایا اور بعض طرق حدیث مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اوس بھیڑیے نے چرواہے سے کہ حال تیرا مجھسے زیادہ عجیب ہے کہ قائم ہے اپنے زعم پر اور چھوڑ دیا ہے تونے خدا کے ایسے رسول کو کہ مبعوث نہین ہوا اوس سے زیادہ بڑے مرتبہ والا خدا کے نزدیک تحقیق کھولدیے گئی ہین اوسکے واسطے دروازے جنت کے اور مشرف ہوے ہین اہل جنت اونکے یارونکے ساتھ اور منتظر ہین اوسکے قتال کے یعنی ملائکہ اور حور اور غلمان بہشت کے مشتاق ہین اونکے کہ وہ جنت مین آوین اور انتظار کرتے ہین اونکے لڑنیکا کفار کے ساتھ کہ کب وہ شہید ہون اور بہشت مین آوین اور کہا اوس بھیڑیے نے کہ میرے اور اونکے درمیان یہی پہاڑ حائل ہے اس پہاڑ سے اوتر جا اور خدا کے لشکر مین ہوجا پھر چرواہے نے کہا میرے جانور کون چراوے اوسنے کہا مین چراتا ہون پس وہ چرواہا حضور کیخدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور ذبح کی ایک بکری اوسنے اوس بھیڑیے کیواسطے ابو سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے منقول ہے کہ اونہونے دیکھا کہ ایک بھیڑیا ہرن پر دوڑا ہرن بھاگا جب وہ ہرن حرم کی حد مین آگیا بھیڑیا پلٹ گیا وہ دو تو بہت متعجب ہوے بھیڑیے نے کہا عجب تر اس امر سے یہ ہے کہ محمد ابن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین بلاتے ہین تمکو جنت کیطرف اور تم بلاتے ہو اونکو نار کیطرف ابو سفیان نے صفوان سے کہا قسم ہے لات و عزا کی اگر تو اس روایت کو مکہ مین بیان کریگا عورتین مکہ کی بمیر دونگی رہجاوینگی یعنی کل مرد یہ سنکر مدینہ کو جا کر مسلمان ہوجاوینگے اور روایت کیا ہے شفا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل صحابہ مین بیٹھے تھے ناگاہ ایک اعرابی بنی سلیم کا آیا اور اوسنے سوسمار کا شکار کیا تھا اوسکو اپنی آستین مین رکھا تھا کہ مکان پر لیجا کر بھونکر کھاوے جب اوس اعرابی نے جماعت کو دیکھا پوچھا یہ کون ہین

جو جماعت کے ساتھ بیٹھے ہین لوگونے کہا رسول خدا ہین اوسنے سوسمار کو آستین سے نکالا اور کہا قسم ہے لات
وعزیٰ کی مین ایمان نلاؤنگا جبتک یہ سوسمار تم پر ایمان نلاویگا اور اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آگے ڈالدیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو آواز دی یا ضب ای سوسمار اوسنے بزبان فصیح جواب دیا
ایسا کہ سبنے سنا لبیک وسعدیک پس فرمایا جناب سرور عالم نے توکسکی عبادت کرتا ہے کہا
اوسنے ایسے خدا کی کہ آسمان مین ہے عرش اوسکا اور زمین پر ہے سلطنت اوسکی اور دریا مین ہے راہ اوسکی اور جنت
مین ہے رحمت اوسکی اور آگ مین ہے عقاب اوسکا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کون ہون اوسنے کہا تم خدا
اور رسول رب العالمین اور خاتم النبیین ہو ہر آئنہ فلاح پائی اوسنے جسنے تمکو سچا جانا اور خوار ہوا وہ جسنے
تمکو جھٹلایا پس مسلمان ہوگیا وہ اعرابی اور ائمہ حدیث نے بطریق متعددہ اس روایت کو نقل کیا ہے اور
شفا مین ام سلیم سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحرا مین پھرتے تھے ناگاہ سنی آواز ایک
ہاتف کی تین مرتبہ یا رسول اللہ حضور نے اوسطرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی قید مین پڑی ہے اور
اعرابی اوسکو کپڑے مین لپیٹے ہے فرمایا حضور نے ہرنی سے کیا حاجت ہے تجکو اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ اس اعرابی
مجھکو پکڑا ہے اور میرے دو بچہ ہین اس پہاڑ مین مجھکو آپ رہا کردین تا کہ مین جا کر اونکو دودھ پلا کر پھر چلی آؤن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی کریگی پلٹ آویگی تو اوسنے عرض کیا اگر مین پلٹ نہ آؤن اللہ تعالی
مجھپر عذاب کرے حضور نے اوسکو چھوڑ دیا وہ گئی اور پھر آئی آپنے اوسکو باندھ دیا بعدہ اعرابی جاگا اور کہا یا رسول اللہ کچھ حاجت
ہے آپکو فرمایا حاجت یہ ہے کہ اسکو چھوڑ دے اعرابی نے اوسکو چھوڑ دیا وہ ہرنی صحرا مین دوڑتی تھی اور خوشی سے
اپنے پیرونکو زمین پر مارتی تھی اور کہتی تھی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد الرسول اللہ اور روایت کیا ہے
ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسول کریم نے خیبر کو ایک حمار نے کلام کیا حضور نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا
یزید بن شہاب اور عرض کیا اوسنے اللہ تعالی نے میرے دادہ کی نسل سے سات حمار پیدا کیے اور جن سے کسی پر
سوائے پیغمبر کے کوئی سوار نہین ہوا مین امید رکھتا تھا کہ آپ مجھپر سوار ہون اب باقی نہین ہے میری جد کی نسل سے

سواے میرے اور انبیا مین سے سوا آپکے کوئی باقی نہین ہے مین آپسے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اور قصدًا
سواری مین لنگڑا تا تھا اور وہ یہودی مجھکو بھوکا رکھتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا نام یعفور ہے
اور وہ رہا کیا حضور کیخدمتمین حضور یعفور کو جسکو بلانا ہوتا تھا اوسکے دروازے پر بھیجدیتے تھے یعفور اپنے سر سے
اوسکا دروازہ کھٹکھٹاتا تھا اور جب وہ شخص نکلتا تھا اشارہ کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمکو بلاتے ہین چلو جب سرور عالم نے اس عالم سے پردہ کیا بسبب حضور کے صدمہ فراق کے یعفور نے ابی الہیثم
بن سہان کے کنوین مین اپنے کو گرا دیا سبحان اللہ کیا سچا عاشق تھا کہ فراق محبوب مین جان دی اور مروی ہے
کہ سفینہ مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سے چھوٹ گئے اور راہ بھول گئے صحرا مین ایک شیر اونکو ملا اونہونے
کہا مین ہون مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس اوس شیر نے اونکو اشارہ سے راہ بتادی اور یہ بہت بڑا معجزہ
ہے نبی کریم کا کہ حضور کے غلامونکے ساتھ جانورونکی یہ کیفیت تھی اور ابن وہب روایت کرتے ہین کہ فتح مکہ کی
دن جب حضور مکہ مین داخل ہوئے ہین مکہ کے کبوترونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا حضور نے دعاے برکت
اونکو دی جسطرح حیوان حضور کے مطیع اور منقاد تھے اسیطرح نباتات بھی حضور کی طاعت کرتے تھے اور
آپکے رسالت کی شہادت دیتے تھے حضرت ام المومنین محبوبہ رسول کریم سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب مجھپر وحی بھیجی گئی جسدرخت اور پتھر پر مین گذرتا تھا وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ
اور سیدنا علی مرتضی سے مروی ہے اونہونے فرمایا کہ تھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ
مین پس باہر آئے ہم بعض نواح مکہ مین جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا تھا کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حاکم نے مستدرک مین چند اسناد سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے
کہا ہے اونہونے کہ مین ایک سفر مین ہمراہ تھا رسول خدا کے ایک اعرابی سامنے آیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے قریب پہونچا حضرت نے اوس سے پوچھا کہاں جاتا ہے اونے جواب دیا کہ اپنے اہل کیطرف حضور نے فرمایا آیا تجھکو کچھ خیر
کیجانب رغبت ہے اعرابی نے کہا وہ خیر کیا ہے حضور نے ارشاد کیا شہادت اسکی کہ تحقیق نہین ہے کوئی معبود

مگر اللہ تعالی جو وحدہ لاشریک ہے اور محمد اوسکے بندہ اور رسول ہین اعرابی نے کہا یہ جو آپ فرماتے ہین اسپر کوئی
گواہ ہے حضور نے فرمایا یہ درخت میرا گواہ ہے اور اوس درخت کو حضور نے بلایا اور وہ صحرا کے کنارے پر تھا پس وہ زمین کو پھاڑتا ہوا
آیا اور حضور کے سامنے کھڑا ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے شہادت طلب کی تین بار اوسنے شہادت دی
بعدہ پھر اپنی جگہ پر چلا گیا اور مروی ہے کہ جنگ احد مین جب کفار نے رخسارہ مبارک کو خون آلودہ کیا اور
دندان مبارک کو آزار پہونچایا حضور ایک گوشہ مین بیٹھے ہوئے تھے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حال پوچھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین پایا عرض کیا آیا چاہتے ہین آپ کہ مین ایک نشانی آپکو دکھاؤن کہ سبب ہو تسلی بلطف تشبیہ
کا اور دیکھا اونہون نے ایک درخت کیطرف جو میدان کے پیچھے تھا اور کہا بلاوین آپ اس درخت کو پس بلایا حضور نے
اوسکو وہ چلا اور خدمت شریف مین حاضر ہوا اور کھڑا ہوا جبرئیل نے کہا حکم کرین آپ کہ پلٹ جاوے اپنی جگہ پر حضور نے
حکم دیا اور وہ اپنی جگہ پر پلٹ گیا فرمایا حضور نے حسبی حسبی کافی ہے مجھکو کافی ہے مجھکو یعنی عظمت اور اقتدار اور
برگزیدگی جو اللہ تعالی نے مجھکو دی ہے روایت کیا اسکو دارمی نے حضرت انس سے اور بریدہ اسلمی سے منقول ہے
کہ ایک اعرابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ طلب کیا حضور نے اوس اعرابی سے فرمایا کہ اس درخت سے کہدے
کہ تجھکو خدا کے رسول نے بلایا ہے پس وہ درخت جھکا اپنے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے سے پس اوکھڑ گئین جڑین
اوسکی اور آیا اس صورت سے کہ پھاڑتا تھا زمین کو اور کھینچتا تھا اپنی جڑونکو اور کھڑا ہوا حضور کے سامنے اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ اعرابی نے کہا آپ حکم کرین اس درخت کو کہ اپنی جگہ پر پلٹ جاوے پس وہ درخت اپنی جگہ پلٹ گیا اور
اوسکی جڑین اپنی جگہ پر جم گئین اعرابی نے کہا حضرت سرور عالم سے کہ آپ مجھکو اذن دین کہ مین آپکو سجدہ کرون حضور نے
اسکا اذن ندیا پھر عرض کیا اوسنے کہ آپ اذن دین کہ مین آپکے ہاتھ اور پاؤن پر بوسہ دون اسکی اجازت دی اور
منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین شب تاریک مین ایک اونٹ پر سوار خواب آلودہ ایک
درخت پر پہونچے وہ درخت دو ٹکڑے ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی کے ساتھ اوس مین سے گذر گئے اور وہ درخت
ویسا ہی دو ٹکڑے رہا اور وہ درخت سدرۃ النبی کر کے معروف تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے

کہا اونہونے کہ ایک اعرابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا مین کیونکر جانون کہ تم رسولخدا ہو
حضور نے فرمایا اسطرح کہ مین اس خرمے کی شاخ کو بلاتا ہون کہ گواہی دے میری رسالت کی پس بلایا حضور نے
اوس شاخ کو وہ درخت سے جدا ہوئی اور گر پڑی فرمایا حضور نے پلٹ جا اپنی جگہ پر اور وہ اپنی جگہ پر گئی مسلمان
ہوگیا وہ اعرابی روایت کیا اسکو ترمذی نے اور صحیح کیا جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہا اونہونے کہ ہم ایک
صحرای کشادہ مین اوترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کو تشریف لیگئے اور مین بھی حضور کے پیچھے چلا
پانی لیکر حضور نے کوئی جگہ آڑ کی نہ دیکھی دو درخت تھے کنارہ وادی پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کیطرف گئے
اور ایک شاخ اوسکی شاخونمین سے پکڑی اور فرمایا اطاعت کر میری باذن اللہ عزوجل پس مطیع ہوگیا وہ
درخت مانند اوس اونٹ کے جسکے ناک مین مہار ہوتی ہے اور دوسرے درخت کے پاس گئے اور اوسکو بھی کھینچ
لائے اور فرمایا ملجاؤ میرے واسطے پس ملگئے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے اے جابر کہدے اس درخت سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ملجا اپنے صاحب سے تاکہ مین تمہارے پیچھے یعنی تمہاری آڑ مین بیٹھون جابر کہتے ہین
پس گیا مین اور درخت سے حضور کا ارشاد بیان کیا پس وہ ملگیا اپنے صاحب سے یعنی دوسرے درخت سے
پس بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچھے اور مین نکل آیا اور دور جاکر بیٹھا اور دیکھنے لگا اور اپنے جی سے
باتین کرنے لگا ناگاہ جب التفات کیا مین نے دیکھا کہ حضور تشریف لاتے ہین اور وہ دونو درخت ایکدوسرے سے
جدا ہوکر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہین اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ بعض سفرون
مین حضرت سید عالم نے مجھسے فرمایا آیا دیکھتا ہے تو رسولخدا کی حاجت کیواسطے کوئی جگہ عرض کیا مین نے صحرا مین
کوئی جگہ آدمیون سے خالی نہین ہے فرمایا کوئی درخت یا کوئی پتھر دیکھتا ہے تو عرض کیا مین نے دیکھتا ہون مین
درختونکو ایک دوسرے سے قریب ارشاد ہوا جا اور کہدے ان درختونسے کہ رسولخدا حکم فرماتے ہین تمکو آؤ رسولخدا کی حاجت
کیواسطے اور پتھرونسے بھی ایسا ہی کہدے مین گیا اور حکم جناب سید عالم اونکو پہونچایا قسم ہے خدا کی جسنے بھیجا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ دیکھا مین نے درختونکو کہ ایک دوسرے کے قریب آگئے اور دیکھا مین نے

پتھرونکو آپسمین جڑ گئے جب حضور نے حاجت سے فراغت کی فرمایا کہدے انسے کہ ایک دوسرسے جدا ہو جاوین اور
حدیث عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین ہے کہ کہا گیا کیا چیز ہو کہ تمہاری شہادت دیتی ہے یعنی شہادت
رسالت کی فرمایا حضور نے یہ درخت شہادت دیتا ہے اور حکم فرمایا اوس درخت سے کہ آ پس آیا وہ درخت
اور شہادت دی ایک جماعت کثیر نے بڑی صحابہ سے اتفاق کیا ہے اسپر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
اور جسطرح نباتات حضور کے مطیع اور فرمان بردار تھے ویسی ہی جمادات بھی آپکی اطاعت کرتے تھے
چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد کیا ہی کہ ہر اک درخت اور پتھر مجھسے کہتے تھے السلام علیک
یارسول اللہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت سیدنا علی مرتضی سے بھی سلام کرنا درختون اور پتھرونکا
مروی ہے اور راویبند کو پہونچا ہے اور سجدہ کرنا پتھرونکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حدیث مین مروی
ہے اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آئنہ پہچانتا ہون
اوس پتھر کو کہ مکہ مین سلام کرتا تھا مجھپر قبل اسکے کہ مبعوث ہوئین بعضے کہتے ہین کہ وہ پتھر حجر اسود ہے
اور بعضے اوس پتھر کو کہتے ہین جو ایک رستہ مین مکہ معظمہ کے جو حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ
عنہا کے مکان سے بیت اللہ شریف کو آیا ہے ایک دیوار مین چنا ہوا ہے اور مثل زبان کے تھوڑا دیوار سے
باہر نکلا ہے اور اوسکو حجر متکلم کہتے ہین لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین اور برکت لیتے ہین اوسکی لمس سے اور
اہل مکہ قدیم سے اسکے قائل ہین اور حجر متکلم کے مقابلہ پر دوسری دیوار مین اثر بنا ہوا ہی حضرت سرور عالم کے
کہنیکا اور کہتے ہین اہل مکہ کہ سید عالم اس پتھر پر کہنیکا تکیہ لگا کر بیٹھے تھے اور بھی اس قسم کے آثار اوس دیار
پرانوار مین پائے جاتے ہین چنانچہ مکہ معظمہ مین ایک پہاڑ ہے کہ حضور اوسپر بکریان چراتے تھے بنگیا ہی اوسمین
اثر حضور کے دونون قدم شریف کا علما نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے پتھر اور لوہے کو نرم کردیا تھا انبیا علیہ السلام
کیواسطے اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
عم مکرم حضرت عباس سے کہ نہ جانا تم اور تمہاری لڑکے اپنے گھر سے مین آتا ہون تمہاری یہان مجھکو تمسے کچھہ

کا مسے منتظر رہنا یہانتک کہ تشریف لائے رسول کریم اونکے پاس چاشت کیوقت اور فرمایا السلام علیکم عباس
اور اونکی اولاد نے جوابدیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر صبح کی تمنے
اونہونے عرض کیا صبح کی ہمنے خیر کے ساتھ الحمد اللہ حضرت نے فرمایا ایکدوسیر سے قریب ہجاؤ اور باہم ملجاؤ اور
ہو رہے دی اونکو حضور نے اپنی چادر اور دعا کی ای رب یہ میرا چچا ہے اور یہ میرے اہلبیت ہین چھپا انکو آتش دوزخ سے
جیسے مین نے انکو چھپایا ہے اس چادر مین پس اونکی چوکھٹ اور دیواروں سے آواز آئی آمین آمین آمین اور مروی ہے
کہ ایکبار سفر مین عقیل بن ابیطالب حضور کیخدمت مین آئے پیاسے ہو کے حضور نے اونکو ایک پہاڑ پر بھیجا اور فرمایا اس
پہاڑ سے کہو کہ مجکو پانی دے وہ پہاڑ گویا ہوا اور کہا کہ پیغمبر خدا سے کہو کہ جس روز سے یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی وَاتَّقُوا
النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یعنے النسان اور پتھر جہنم کا ایندہن ہونگے اسقدر رویا ہون خدا کے
ڈر سے کہ پانی میرے اجزا مین نہین رہا ہے اور ستون مسجد شریف کا رونا حضور کے فراق سے بہت کثرت سے حدیثون مین
بہت سے صحابہ سے مروی ہے روایت کرتے ہین کہ مسجد شریف مسقف تھی خرمو کے درختونکے ستونو پر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم قبل ممبر شریف طیار ہونیکے اون ستونو مین سے ایک ستون سے تکیہ لگاکر خطبہ پڑہنے کو کھڑے ہوتے تھے جب ممبر شریف
بنا حضور ممبر پر جلوہ افروز ہوے اور اوس ستون نے مفارقت کی پس سنی گئی اوس ستون سے ایک آواز مثل آواز ناقہ کے
اور حضرت انس کی روایت مین ہے کہ اوسکی آواز سے مسجد شریف ہلگئی اور بہت روئے لوگ اسوجہ سے کہ ایک عجیب حال
اوس کو دیکھا اور ایک روایت مین ہے کہ پھٹ گیا ستون پس رکھا جناب سید عالم نے اپنا اوسپر دست مبارک اور
سینہ شریف میں اوسکو لیا وہ ساکت ہوگیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ستون اسوجہ سے رویا کہ گم کیا
ذکر خدا کو اگر مین اسکو کنار مین نہ لیتا تو ایسا ہی قیامت تک رہتا یعنی رویا کرتا بسبب اظہار حزن فراق نبوی
کے اور حکم دیا حضور نے کہ دفن کر دیا جاوے یہ ممبر شریف کے پیچھے اور نماز پڑہتے تھے حضور اوس کیطرف اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ حضور نے اوس ستونکو بلایا وہ خدمت شریف مین حاضر ہوا درحالیکہ پہاڑتا تھا زمین کو
پس کنار مبارک مین لیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا پھر جا اپنی جگہ پر اور حضرت بریدہ کی حدیث

طبن ہے کہ ارشاد کیا حضور نے اوس ستون سے اگر تجکو منظور ہو تو جس باغ مین تو تھا او سیجگہ تجکو بٹھا دون جڑین
تیری نکل آوین اور تو کامل ہوجا اور تیری شاخین تر ہوجاوین اور میوہ پیدا ہوا اور چاہی تو بٹھا دون تجکو
جنت مین تاکہ خدا کے دوست تیرا میوہ کھاوین بعدہ آپنے اوسکی طرف گوش کیا تاکہ سنین وہ کیا کہتا ہے
پس فرمایا کہتا ہے یہ کہ بٹھا دین آپ مجھکو بہشت مین تاکہ کھاوین میوہ میرا خدا کے دوست اور رہون مین اسی جگہ مین
کہ پرانا نہون اور نہ سڑون اوسمین اور سنا اوسکا اصل کلام کو اون لوگو نے جو اوسکے قریب تھے فرمایا حضور نے
ایسا ہی کیا مین نے اور ارشاد کیا کہ اختیار کیا اوسنے دار بقا کو دار فنا پر سبحان اللہ کیا اقتدار اور اختیار دیا تھا
اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو کہ ایک چوب خشک کو جنت مین پہونچا دیا اور جنت کا درخت کر دیا کیا کچھ تصرف
باذن اللہ جاری تھے جناب سید عالم کی مخلوق علوی مین اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ روایت کیا ہی
حضرت انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ جبل احد پر چڑہے احد ہلگیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر سے اوسپر ٹھوکر ماری اور فرمایا اپنی جگہ پر ساکن رہ ای احد نہین ہے تجہپر مگر نبی اور صدیق
اور دو شہید روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور مروی ہے حضرت سیدنا غنی
ذی النورین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل ثبیر پر کہ مکا کا پہاڑ ہے تشریف رکھتے تھے اور
حضور کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے اور مین تھا پس ہلا پہاڑ یہانتک کہ گری پتھر اوسکی پستی مین حضور نے ٹھوکر ماری
پائے مبارک سے اوس پہاڑ پر اور فرمایا اپنی جگہ پر ٹھیر رہ اے ثبیر نہین ہے تجہپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید روایت کیا
اسکو بخاری اور احمد اور ترمذی اور ابو حاتم نے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر جو ایک مکہ کا پہاڑ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا وحی مین وہان مشغول رہتے تھے
اور وحی حضور پر وہان نازل ہوئی ہے اور ساتھ تھے آپکے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہ اور زبیر پس
جنبش کی حرا نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساکن رہ اے حرا نہین ہے تجہپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور
مروی ہے کہ جب کفار قریش نے تلاش کی حضور کی عرض کیا جبل ثبیر نے نیچے اوتر آوین آپ اے رسول خدا کہ مجھکو اسطے

مین ہے کہ ارشاد کیا حضور نے اوس ستون سے اگر تجکو منظور ہو تو جس باغ مین تو تھا اوسجگہ تجکو بٹھادون جہان
تیری نکل آوین اور تو کامل ہوجا اور تیری شاخین تر ہوجاوین اور میوہ پیدا ہوا اور چاہی تو بٹھادون تجھکو
جنت مین تاکہ خدا کے دوست تیرا میوہ کھاوین بعدہ آپنے اوسکیطرف گوش کیا تاکہ سنین وہ کیا کہتا ہے
پس فرمایا کہتا ہی یہ کہ بٹھادین آپ مجھکو بہشت مین تاکہ کھاوین میوہ میرا خدا کے دوست اور ہو نہین اسمین تغیر
کہ پرانا ہون اور نہ مٹون اوسمین اور سنا اوسکا اصل کلام کو اون لوگون نے جو اوسکے قریب تھے فرمایا حضور نے
ایسا ہی کیا مین نے اور ارشاد کیا کہ اختیار کیا اوسنے دار بقا کو دار فنا پر سبحان اللہ کیا اقتدار اور اختیار دیا تھا
اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو کہ ایک چوب خشک کو جنت مین پہونچادیا اور جنت کا درخت کر دیا کیا کچھ تصرف
باذن اللہ جاری تھے جناب سید عالم کی مخلوق علوی مین اللھم صل وسلم وبارک علیہ روایت کیا ہی
حضرت انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ جبل احد پر چڑھے احد ہلگیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر سے اوسپر ٹھوکر ماری اور فرمایا اپنی جگہ پر ساکن رہ اے احد نہین ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق
اور دو شہید روایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ترمذی اور ابوحاتم نے اور مروی ہے حضرت سیدنا غنی
ذی النورین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل ثبیر پر کہ مکا کا پہاڑ ہے تشریف رکھتے تھے اور
حضور کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے اور مین تھا پس ہلا پہاڑ یہانتک کہ گرے پتھر اوسکی پستی مین حضور نے ٹھوکر ماری
پائے مبارک سے اوس پہاڑ پر اور فرمایا اپنی جگہ پر ٹھیرا رہ اے ثبیر نہین ہے تجھپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید روایت کیا
اسکو بخاری اور احمد اور ترمذی اور ابوحاتم نے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر جو ایک مکہ کا پہاڑ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے وحی مین وہان مشغول رہتے تھے
اور وحی حضور پر وہان نازل ہوئی ہے اور ساتھ تھے آپکے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہ اور زبیر پس
جنبش کی حرا نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساکن رہ اے حرا نہین ہے تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور
مروی ہے کہ جب کفار قریش نے تلاش کی حضور کی عرض کیا جبل ثبیر نے نیچے اوتر آوین آپ اے رسول خدا مجھ سے

کہ مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ دشمن آپکو مجھپر شہید کرین اور اللہ تعالی مجھپر عذاب کرے پس کہا جبل حرا نے
مجھپر آجائیے آپ ای رسول خدا کے ثبیر اور حرا دونون پہاڑ مکہ معظمہ مین ایک دوسرے کے مقابل ہین اور فرمایا ہے
علما نے کہ یہ جنبش کرنا پہاڑونکا بسبب مسرت اور خوشی کے تھا اور تسبیح کی ہے پتھر کی ٹکڑون نے حضور کے دست مبارک
مین چنانچہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ اوٹھا لین رسول کریم نے ایک مٹھی بھر کنکریان پس تسبیح کی اونہون نے
حضور کے دست مبارک مین اور سنا ہمنے تسبیح کو پھر ڈالدیا حضور نے اونکو صدیق اکبر کے ہاتھہ مین تسبیح کی اونہون نے
پھر دیدیا آپنے اونکو میرے ہاتھہ مین اونہون نے تسبیح نکی اور روایت کی گئی ہے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا
اونہون نے کہ آیا مین ایکروز دوپہر کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھا مین نے کہ حضور بیٹھے ہین اور کوئی شخص
حضور کے نزدیک نہین ہے اور گویا دیکھتا ہون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ حالت وحی مین ہین پس سلام
عرض کیا مین نے آپنے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کیا چیز تمکو لائی یہان اے ابا ذر عرض کیا مین نے خدا اور خدا کا
رسول خبر جانیوالے ہین فرمایا آپنے بیٹھجا پس بیٹھ گیا مین حضور کے پہلوے شریف مین درحالیکہ نہ پوچھتا تھا
مین کچھہ حضور سے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے کچھہ ارشاد کرتے تھے تھوڑی دیر ٹھیرا مین ناگاہ حاضر ہوے
صدیق اکبر اس صورت سے کہ تیز چلتے تھے سلام عرض کیا اونہون نے اور حضرت نے جواب سلام کا دیا اور فرمایا
کیا چیز تمکو لائی ہے اے ابوبکر عرض کیا اونہون نے کہ لایا ہے مجھکو خدا اور خدا کا رسول اشارہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دست مبارک سے کہ بیٹھجاؤ پس بیٹھ گئے وہ ایک بلندی پر کہ حضور کے سامنے تھی بعدہ عمر فاروق حاضر ہوے
اور عمر نے مثل صدیق اکبر کے عرض کیا اور حضور نے بھی ویسا ہی ارشاد فرمایا پس بیٹھ گئے وہ ابوبکر کے پہلو مین
پھر اسی طرح پر عثمان آگئے اور حضرت عمر کے پہلو مین بیٹھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر اوٹھالئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سنگریزے سات یا نو یا نزدیک اسکے پس تسبیح کی اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین یہانتک
کہ سنی گئی آواز اونکی مثل آواز مکھی کے آپکے ہاتھہ مین پھر دیا اون کنکریونکو صدیق کو اور چھوڑدیا مجھکو تسبیح کی
اونہون نے صدیق کے ہاتھہ مین پھر لے لیا حضور نے اون سنگریزونکو ابوبکر سے اور زمین پر رکھدیا وہ چپ ہو

پھر اوٹھا لیا اونکو اور دیا حضرت عمر کو تسبیح کی اونھون نے اونکے ہاتھ مین جیسی تسبیح کی تھی اونھون نے صدیق کے ہاتھ مین پھر چپ ہو گئیں پھر لیا اون
سنگریزونکو حضرت عثمان کو تسبیح کی اونھون نے بھی ہاتھ مین جیسی تسبیح کی تھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ہاتھ مین پھر لیا
آپ نے اون سنگریزونکو اور زمین پر رکھدیا وہ چپ ہو گئے روایت کیا اس حدیث کو بزار اور طبرانی نے اوسط مین
اور بیہقی نے زہری سے طبرانی کی حدیث مین یہ زیادہ ہے کہ کہا حضرت ابوذر نے پھر رکھی گئیں وہ کنکریاں ہمارے ہاتھ مین
اور اونھون نے تسبیح نہ کی اور روضۃ الاحباب مین ابوشکور سلمی سے نقل کیا ہے کہا اونھون نے کہ سیدنا علی مرتضی بھی
اوس مجلس شریف مین تھے اونکے ہاتھ مین بھی اونھون نے تسبیح کی اور امام بخاری نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے
کہ کہا اونھون نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور سنتے تھے ہم تسبیح کھانے کی یعنی طعام
تسبیح کرتا تھا اور سیدنا امام جعفر صادق سلام علیہ وعلی آبائہ الکرام سے مروی ہے کہ بیمار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آئے اور ایک طبق مین انگور اور انار لائے حضور نے اوسکو کھایا اور تسبیح کی اون میوون نے
حضور کے دست مبارک مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر آیہ
کریمہ پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اور بعدہ فرمایا ثنا کرتا ہے جبار اپنی ذات کی اور ارشاد کرتا ہے اَنَا الْجَبَّارُ
اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ پس ہلگیا منبر شریف یہانتک کہ ہم لوگون نے کہا کہ حضور گر پڑینگے زمین پر اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا اونھون نے کہ تھے گرد خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ بت کہ شیشے سے پتھرونمین جمے ہوے
تھے سال فتح مکہ مین جب حضور مسجد حرام مین تشریف لائے دست مبارک مین ایک لکڑی تھی اوس لکڑی سے
اشارہ کرتے تھے چھوتی نتھی اور فرماتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ یعنی حق آیا اور باطل مٹا پس جس بت کے منہ
کیطرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے وہ پیٹھ کے بل گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کیطرف اشارہ فرماتے تھے
منہ کے بل گر پڑتا تھا اور مثل کلام جمادات کے ہے کلام کرنا اور شہادت دینا اوسیدن کے پیدا ہوے بچہ کا چنانچہ مروی ہے
کہ حجۃ الوداع مین ایک شخص اہل یمامہ سے ایک بچہ اوسیدن کا پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا حضور نے
فرمایا اوس لڑکے سے مین کون ہون اوس نے فوراً کہا آپ ہین محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضور نے فرمایا سچ کہا تو نے

برکت دے اللہ تعالی تجکو اور پھر اوس لڑکے نے کلام نکیا جوانی تک اہل یمامہ اوسکو مبارک الیمامہ کہتے تھے اور ایک روایت
مین ہے کہ لائے حضور کے پاس ایک لڑکے کو کہ وہ جوان ہوگیا تھا اور کبھی بات نہ کی تھی یعنی خلقی گونگا تھا حضور نے
ارشاد کیا مین کون ہون اوسنے عرض کیا خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اسکو بیہقی نے اور لکھا ہے
مولانا روم نے مثنوی شریف مین اس روایت کو کہ ایک مرتبہ سارے عرب جمع ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
کہ تم بھی امرائے عرب مین سے ہو اور ہم بھی امرائے عرب مین حکومت آپس مین تقسیم ہو جاوے تاکہ جھگڑا نہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو
اللہ تعالی نے تمام خلق کا سردار کیا ہے اور مین اللہ تعالی کا کیا ہوا سردار ہون اونہون نے کہا کہ ہمکو بھی اللہ ہی نے سردار کیا ہے
حضور نے فرمایا تمہاری سرداری عاریتی ہے چند روز کیواسطے اور میری سرداری ہمیشہ قائم رہیگی اونہون نے کہا کہ اسپر
دلیل کیا ہے حضور نے فرمایا دلیل دیکھو گے ناگاہ شور ہوا کہ ایک سیلاب عظیم آتا ہے مکہ مین اور مکہ نشیب مین پہاڑون کے
آباد ہے لوگ پریشان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا لو یہ وقت امتحان آگیا اب تمکو اگر سرداری کا دعوی
ہے اس سیلاب کو روکو وے سب امرای عرب قریب سیلاب کے گئے اور اپنے نیزے کنارے پر گاڑ دیئے اور اللہ تعالی کی ثنا و دعا
کرنے لگے کہ اس سیلاب کو پھیر دے لیکن یہ آیہ کریمہ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ دعا اونکی درجہ اجابت تک نہ پہونچی
ایک مرتبہ سیلاب نے زور کیا اور وہ سب نیزے بہا لے گیا اور پانی آبادی مین آگیا اوسوقت سبنے حضرت سید عالم سے عرض کیا
کہ آپ اپنی سرداری دکھاوین حضور کے دست مبارک مین ایک لکڑی تھی آپنے اوس پانی پر ڈالدی وہ لکڑی وہان پانی پہ
کھڑی ہوگئی اور اشارہ کیا پانی کو فورًا سیلاب پلٹ گیا مروی ہے کہ عکرمہ ابن ابی جہل نے جسوقت ایمان لانیکے واسطے
یہ معجزہ طلب کیا کہ اس مسجد کے باہر فلان مقام پر ایک گڑھا ہے اوسمین پانی بھرا ہے اور ایک پتھر اوسکے کنارے پر پڑا ہے
آپ پتھر کو طلب کرین وہ پتھر پانی پر سے آپکے پاس حاضر ہوکر آپکے رسالت کی شہادت دے تو مین ایمان لاؤن
حضور نے اوس گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہوکر پتھر کو بلایا وہ بے تکلف پانی پر چلا آیا اور شہادت دی حضور کے رسالت کی
اور مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے ایک اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مدت
ہماری سوکھی جاتی ہے اور جانور ہلاک ہوے جاتے ہین آپ دعا کرین اللہ سے کہ پانی برسے دعا کی آپنے بارش کی

فوراً پانی برسنے لگا لوگ نماز جمعہ پڑھکر بھیگتے ہوئے مکانونپر گئے دوسرے جمعہ تک پانی برسا دوسرے جمعہ کو حضور خطبہ پڑھ رہے
تھے کہ وہی اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا اے یا رسول اللہ گھر گری جاتے ہین اور جانور ہلاک ہوئے جاتے ہین آپ دعا
فرماوین کہ بارش موقوف ہو اور ضرورت پر برسے حضور نے ارشاد کیا خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور دست مبارک
سے اشارہ فرمایا ابر کو راوی کہتا ہے قسم ہے خدا کی مین دیکھتا تھا کہ جسطرف حضور اشارہ کرتے تھے ابر پھٹ جاتا
تھا تھوڑی دیر مین آسمان صاف ہوگیا غرض جسطرح درخت اور حیوان اور پتھر اور پانی اور ہوا سب آپکے فرمانبردار
تھے اور تصرفات حضور کے تمام عالم سفلی مین جاری تھے اسیطرح پر تصرف حضرت سید عالم کا عالم علوی مین بھی
جاری تھا اور یہ معجزہ ہے جو کسی نبی سے وقوع مین نہین آیا اور یہ مضمون معجزہ شق قمر سے ظاہر ہوتا ہے اور معجزہ شق القمر
کی اللہ تعالی نے خود قرآن مجید مین بھی خبر دی ہے چنانچہ فرمایا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مراد اس
شق ہونا قمر کا ہے بمعجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی تفسیر کی ہے اس آیہ کریمہ کی مفسرین نے اور آگے کی آیتین بھی
بھی اسی پر دلالت کرتی ہے اور متعدد احادیث مین یہ معجزہ مروی ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین ہے کہا اونھونے
کہ دو ٹکڑے ہوگیا چاند ایک پارہ بالاے کوہ تھا اور ایک نیچے کوہ کے یعنی پہاڑ درمیان مین دکھائی دیتا تھا اور روایت
کیا ہے اس معجزہ کو ایک جماعت کثیر نے صحابہ سے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کہا ہے صحابہ نے کہ کفار قریش
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب کی اور کہا کہ اگر سچے ہو ماہ کو دو ٹکڑے کر دو پس اشارہ کیا سرور عالم نے
چاند کو دو ٹکڑے ہوگیا دیکھا جبل حرا کو دونون ٹکڑونکے درمیان فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہنا
پس کفار کہنے لگے آپسمین کہ جادو کر دیا حضرت نے ایک نے اونمین سے کہا تمکو سحر کر دیا تمام عالم پر سحر نہین ہو سکتا
مسافرون سے پوچھا چاہیے چنانچہ مسافر ہر جانب سے آئے اور خبر دی اسکی ابوجہل ملعون نے کہا هٰذَا سِحْرٌ
مُسْتَمِرٌّ لکھا ہے ائمہ حدیث نے کہ حدیث شق القمر کو صحابہ کی جماعت کثیر نے روایت کیا ہے اور
ایسی ہی ایک جماعت کثیر نے تابعین سے اسکو روایت کیا ہے اور کتب احادیث متقدمین اور متاخرین
کی بھری ہوئی ہین اس سے اور فرمایا ہے بعض علما نے کہ ہمارے نزدیک معجزہ شق القمر متواتر ہے منصوص علیہ ہے

در بیان معجزہ شق القمر کا ۱۲

قرآن مین آئی اور مروی ہے صحیحین اور دوسری حدیث کی کتابون مین صحیح طریقون سے کہ شک نہین ہوسکتا اوسکی
صحت اور تواتر مین اور بعض نے مبتدعین سے انکار کیا ہے اس معجزۂ باہرہ کا اور کہتے ہین کہ اجرام علوی خرق
اور التیام کو قبول نہین کرتے ہین اور یہ قول ہے مخالفان ملت کا علماء امت اسکے جواب مین فرماتے ہین
کہ شمس و قمر خدا کے خلق کیے ہوئے ہین وہ جو چاہے انہین تصرف کرے جیسا کہ احوال قیامت نصوص مین مذکور ہے
پس یہ امر موافق قواعد ملت کے محال نہین ہے اور بعض ملاحدہ کہتے ہین کہ کیون نہین اور دیار کے مورخین نے
شق قمر کا حال اپنی تواریخ مین لکھا اگر صحیح ہے اوسکا جواب علما نے یہ فرمایا ہے کہ وقوع اسکا شب کو وقت ہوا ہے
اوس وقت اکثر لوگ گھرون مین اور گوشون مین سوتے ہوتے ہین پس ضرور نہین ہے کہ سب دیکھین دوسرے یہ کہ قمر کبھی
ایسے منازل مین ہوتا ہے کہ بعض آفاق مین ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین ظاہر نہین ہوتا ہی چنانچہ بعض قوم
اوسکو دیکھتے ہین اور بعض قوم سے مخفی ہوتا ہی اسی وجہ سے گہن کسی ملک مین دیکھا جاتا ہے اور کسی مین
نہین دیکھا جاتا ہے اور بعض جگہ پورا دیکھا جاتا ہی اور بعض جگہ تھوڑا دیکھا جاتا ہے اور کبھی پہاڑ اور سحاب
بعض قوم پر حائل ہوتا ہے پس تمام روی زمین کے لوگ موافق عقل کے نہین دیکھ سکتے تھے وقوع اسکا مکہ
معظمہ مین ہوا وہانکے لوگونے دیکھا یہانتک کہ مسافرون نے جو باہر سے مکہ مین آتے تھے اونہون نے بھی اسکی
خبر دی ہے اور اسی قسم سے ہے معجزہ رد شمس کا اور یہ معجزہ بھی مشہور معجزہ ہے جناب سرور عالم کا روایت کیا ہی اسکو
اسما بنت عمیس نے کہ وحی کی گئی حضرت سرور عالم پر در حالیکہ سر مبارک سیدنا علی مرتضی کی کنار مین تھا
پس نہ پڑھی حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پوچھا اونسے جناب سید عالم
نے آیا نماز عصر پڑھی تمنے اونہون نے عرض کیا آپنے نہین پس دعا کی جناب رسالت نے اے خداوند تیرا بندہ علی تیری
اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا پھیر دے اوسکے واسطے آفتاب کو اسما کہتی ہین دیکھا مین نے آفتاب کو غروب
ہو گیا تھا پھر دیکھا مین نے طلوع کیا بعد غروب کے اور پڑی شعاع اوسکی پہاڑ پر اور زمین پر اور یہ واقعہ صہبا
مین ہوا الغرض حاصل اس بیان کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے عالم دنیا مین یہ سلطنت اور اقتدار حضور کو دیا تھا

کہ از عرش تا بفرش تمام مخلوق پر تصرف حضور کا جاری تھا اور قوت جسم مبارک کو یہ علا کی تھی کہ شب معراج مین عروج فرمایا اوس جسم اطہر نے بالائے عرش عظیم جہانتک کہ اللہ تعالی کو منظور ہوا یہانتک کہ پہونچے مقام دنے مین اور ارواح انبیا اور ملائکہ کوئی ساتھہ نہ جا سکے اور اوٹھا لیا اللہ تعالی نے کل حجابات کو جو خلق پر طاری ہین اور بلا حجاب مشاہدہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس منزہ بلا کیف کا اور سنا بلا واسطہ کلام قدیم کو اور تحمل کیا اوسکا یہ وہ مرتبہ قرب خدا ہے جو سوائے حبیب خدا کے دوسرے کو حاصل نہین ہوا اور وقوع اسکا بھی اسی عالم دنیا مین ہوا اور اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے کہ آخر تمہارا اول سے بہتر ہے پس سمجھہ لینا چاہیے کہ کیا شان ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن کیا کوئی اوسکو سمجھہ سکتا ہے اللہ ہی جانے اوسکو جسنے یہ مرتبہ اعلی دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جین کہ جنکو یہ ابتدا علے عطا ہوئے ہین۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر	ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اے محمد تیرے پر بہت بڑا فضل ہے اللہ تعالی کا پس اللہ تعالی جبتا نہ کے فضل ہر ساعت مدارج اور مراتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترقی پر ہین اور جو ساعت گذر کر دوسری ساعت آتی ہے نسبت اول کے آخر ہی آتی ہے حضور کے واسطے بہتر ہوتی ہے یعنی اوسمین نسبت ساعت اول کے حضور کے مدارج قرب اور مراتب فضل کو ترقی ہوتی ہے وللاخرۃ خیر لک من الاولی سے یہ مراد ہے اور در حقیقت یہ جواب اون کفار کا ہے جنہون نے کہا تھا کہ محمد کے رب نے محمد کو چھوڑ دیا اللہ تعالی فرماتا ہے چھوڑ دینا کیسا مہربانی وہ ہے کہ ہر ساعت قرب و فضل بڑہتا ہی جاتا ہے اور بعد اسکے ارشاد ہوا ولسوف یعطیک ربک فترضی البتہ اسقدر دیگا تمکو تمہارا رب کہ راضی ہو جاؤ گے اس آیہ شریف مین اللہ تعالی نے کمال محبوبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا اسواسطے کہ محب کا کام ہے محبوب کو راضی کرنا اللہ تعالے نے

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم سے راضی کرنیکا وعدہ فرمایا ہے اور خیال کرنا چاہیے کہ کمال فضل بندیکا یہ ہے
کو خدمت کرکے اپنے سے راضی کرے اور حضور کی یہ شان محبوبیت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو راضی کرتا ہے اور شفا
مین ہے کہ روایت کی گئی ہے بعض اہلبیت نبوت سے سلام اللہ علیہم اجمعین فرمایا ہے انہو نے کہ اس آیہ مین
کل آیات قرآنی سے زیادہ تر امیدواری ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہونگے اسپر کہ ایک بھی
آپکی امت سے دوزخ مین جائے شیخ نے بعد اس مضمون کے مدارج مین لکھا ہے کہ آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ
اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا بھی موجب جاہ اور مورث امیدواری ہے لیکن اس آیہ کریمہ مین اختصاص
ہے مغفرت ذنوب یعنی اسیقدر وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکے گناہ سب بخشدیگا اور آیہ شریفہ
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ مین امیدواری ہے بلندی درجات اور بڑے مراتب حاصل ہونیکے اسواسطے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہونگے کوئی شخص آپکے فقراء امت سے مقام انحطاط اور پستی مین شکستہ دل ہو ختم ہوا
کلام شیخ کا رحمۃ اللہ علیہ اور یہ مضمون شیخ نے اسواسطے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم کو خود فرمایا ہے
حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی رسول کریم تمپر حریص ہین اور رؤف اور رحیم ہین مسلمانونکے ساتھ
اور حرص وہ چیز ہے جو کم نہین ہوتی پس بمقتضائے حرص و رافت اور رحمت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضرور بعد مغفرت اور دخول جنت کے ہمارے واسطے ترقی مدارج اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہینگے اور اللہ تعالیٰ کے
دینے کی انتہا نہین ہے وہ ضرور بمقتضائے اپنے وعدہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کے اپنے حبیب کی
رضامندی کیواسطے مراتب امت بڑہاتا چلا جاویگا اور اسیوجہ سے اہلبیت رسالت نے کہ حامل اور
وارث علوم نبویہ ہین اس آیہ کریمہ کی نسبت مین فرمایا ہے کہ کل آیات قرآنی سے اس آیہ شریفہ مین امیدواری
زیادہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور بعدہ دوسرے انعام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر اس دنیا مین
کیے ہین ارشاد فرمائے ہین تاکہ معلوم ہو جائے کہ دنیا مین جب اللہ تعالیٰ نے یہ انعام حضور پر کیے ہین تو آخرت مین
بیشبہ بہت کچھ کریگا بعدہ دوسرا ارشاد کریگا ہے کہ آخر تمہارا اول سے اچھا ہی اور بہتر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی یعنی آیا نہین پایا مین نے تمکو یتیم پھر جگہ دی فرمایا ہے مفسرین نے کہ مراد اس آیہ کریمہ سے یہ ہے

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد نے انتقال کیا تھا جب حضور والدہ شریفہ کی حمل مین تھے اور پھر عہد طفولیت

مین حضور کی والدہ اور دادہ دونون نے انتقال کیا پس ہو گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کہ نہ کوئی آپکا پرورش

کرنیوالا تھا اور نہ تعلیم کرنیوالا اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے حضور کو پرورش کیا اور علوم اولین اور آخرین

آپکے خود آپکو سکھائے اور مالک ... کر دیا آپکو تمام مخلوق پر اپنی اور تمام بلاد اللہ کو آپکی تحت حکومت کر دیا

اس انعام کو اپنے ظاہر کیا اور بعض علما فرماتے ہین کہ یتیم اوس موتی کو کہتے ہین کہ جو صدف مین اکیلا ہوتا ہے مراد

اس سے یہ ہے کہ صدف کونین مین ہمنے تمکو یکتا کیا اور بے نظیر پایا کہ دوسرا مثل ہمنے پیدا ہی نہین کیا پس برگزیدہ

کر لیا ہمنے تمکو اور رفعت اور قرب سے مقام محبوبیت مین تمکو جگہہ دی یہی مضمون صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین

فَھُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاہُ وَصُوْرَتُہٗ	ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سیرت اور صورت مین کامل تھے اور پھر اللہ تعالی نے آپکو اپنا حبیب کر لیا یعنی

ذات والا کو اللہ تعالی نے ایسا عظیم خلق کیا تھا کہ بسبب اوسکی عظمت کے پھر اوسکو اپنا محبوب کیا یعنی حضرت

کی ذات کو ... ... حاصل نہین ہوا ہے بلکہ بسبب کمالات ذاتی کے کل صفات کمالیہ آپکو حاصل ہو گئے

... ... آیت کریمہ ... یہی اور پایا ہمنے تمکو ضال پس ہر آیت ضال کے معنی گمراہ کے

... لیکن یہ معنی ... صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت صادق نہین آتے اسواسطے کہ اللہ تعالی قرآن مجید

مین دوسری جگہہ نفی ضلالت کی کرتا ہے اپنے حبیب سے اور فرماتا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی یعنی امت محمدی

سے فرمایا ہے نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس جب صراحت سے گمراہی کی نفی کر دی

اللہ تعالی نے تو اب یہ معنی اس آیہ کے کہاں ہو سکتے ہین کہ پایا ہمنے تمکو نعوذ باللہ گمراہ پھر ہدایت کی بلکہ معنی

اس آیہ شریفہ کے یہ ہین کہ ضال زبان عرب مین کہتے ہین گم شدہ شے کو چنانچہ حدیث شریف مین گم شدہ شے

کیواسطے یہ دعا مروی ہے کہ اے اللہ پھیر دے میری واسطے میرے ضال کو یعنی گم شدہ کو پس مراد اس سے یہ ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حلیمہ سعدیہ بعد دودہ پلا چکنے کے مکہ مین لائی ہین تاکہ آپکے جد امجد کو سپرد کرین قریب مکہ معظمہ کے حضور کھو گئے حلیمہ پریشان ہوکر ڈھونڈنے لگین آپ نملے آخر عبد المطلب کو معلوم ہوا اونہون نے بیت اللہ شریف کے سامنے دعا کی اللہ تعالی سے ہاتف نے اونکو پتہ بتادیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد المطلب ہو پہنچ گئے اللہ تعالی اوس حضور کو اپنے حبیب سے فرماتا ہے ہمنے تمکو پایا گم شدہ قوم سے پس راہ بتلادی تمہارے دادا کو اور تم تک پہونچادیا اور بعض کا قول ہے کہ ضال اوس درخت کو کہتے ہین زبان عرب مین جو کسی جنگل مین اکیلا ہوتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے تمکو کرۂ زمین پر اکیلا خدا کا نام لینے والا اور راہ خدا بتانیوالا پایا پس ہدایت کی خلق کو یعنی اونکے دلونمین تمہاری حقیقت کو راسخ کردیا اور تمہاری محبت ڈالدی وہ تمہارے متبع ہوگئے اور راہ راست پر آگئے اور بعض کا قول ہے کہ ضال کہتے ہین عاشق کامل کو جو گم ہوجاتا ہے محبوب کی یاد مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے تمکو اپنی یاد مین محو اور گم اپنی خودی سے پایا پس ہدایت کردی یعنی تمہارے صدر کو کشادہ کردیا کہ عین استغراق مین اور حالت محویت مین تم راہ راست امت کو سکھلاتے ہو اور انکی نگرانی کرتے ہو اور خلق کیطرف توجہ کرنا تمہارے استغراق کو کم نہین کرتا ہے اور بعدہ ارشاد کیا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ یعنی اور پایا تمکو بہت بڑا صاحب عیال پس غنی کردیا اس سے یہ مراد ہے کہ حضور صاحب عیال تھے اور مال دنیا حضور کے پاس نتھا اللہ تعالی نے محض اپنے فضل سے آپکو غنی کیا گنج قناعت اور غناء قلب سے اور مال غنیمت سے یا مراد عیال سے امت ہے کہ کسی نبی کی امت آپکے برابر نہین ہے پس مطلب اسکا یہ ہے کہ امت تمہاری بہت ہے ہمنے وعدہ مغفرت گناہ امت کرکے تمکو غنی اور بے پروا کردیا اور بعد انعام ارشاد فرماکر حکم دیا کہ یتیم پر قہر نکرو اور سائل کو نجھڑکو اور یہ تعلیم ہے سب مسلمانونکو کہ جب اللہ تعالے کسیکو اپنے فضل سے نعمتین عطا کرے تو اوسکو ضرور ہے کہ بندگان خدا پر رحمت کرے اور اہل حاجت کے سوال کو رد نکرے اور عاجز پر غصہ نکرے اور بعدہ ارشاد کیا وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اپنے رب کی نعمت کو بیان کر اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ نعمت خدا کا بیان کرنا مسلمانوں پر لازم ہے اگرچہ

اس آیہ شریفہ مین مخاطب خاص نبی کریم ہین مگر امت آپکی تابع ہین لہذا وہ بھی اسمین شامل ہین اور دوسرے
مقام پر اللہ تعالیٰ صاف تمام اہل اسلام کو حکم دیتا ہے بیان نعمت کا فرماتا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اور اہل اسلام پر بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر کرنا ہے بلکہ یہ نعمت وہ ہے جو اصل ہے
کل انعام الٰہی کے جو مسلمانون پر ہین یعنی جسقدر مراتب اس امت کو حاصل ہوئے ہین سب حضور کے طفیل سے ہوئے ہین
چنانچہ اللہ تعالیٰ اسی سبب سے احسان رکھتا ہے مسلمانون پر حضرت کے مبعوث کرنیکا قرآن مجید مین فرماتا ہے
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ احسان کیا اللہ تعالیٰ نے مومنین پر یہ کہ مبعوث کیا
اونمین رسول کو پس بنا بر ادائے شکر کے بیان کرنا اس نعمت کا ضرور ہے ہمپر اسیوجہ سے علماء دین نے طریقہ محفل ولادت
باسعادت کا اختیار کیا ہے کہ اس محفل شریف مین اس نعمت عظمیٰ کے ظاہر ہونیکا اور مبعوث ہونیکا ذکر رہتا ہے اور اس سورہ
شریفہ مین اول اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے انعام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیے ہین
بیان فرما کر اوسکی یاددہی کر کے حکم دیا ہے بیان نعمت کا یا اشارہ صریح اس جانب ہے کہ وقت یاددہی انعام کے بیان نعمت
اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے پس ماہ ولادت شریف یعنی ربیع الاول یاد دہ ہے ہمکو اس نعمت عظمیٰ کا لہذا ذکر ولادت شریف
ایام ولادت مین اسوجہ سے بہتر اور اولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ نے وقت خلق عالم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیوجہ سے ہمپر ہر طرح کے انعام فرمائے ہین چنانچہ اول انعام یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جلشانہ نے اپنی نور سے نور محمدی کو خلق کیا
اوس نور مبارک نے اللہ کی عبادت کی اور وہ عبادت کل اپنی امت کو رحمت کی چنانچہ مروی ہے کتب سیر مین کہ نور
محمدی نے درخواست کی اللہ تعالیٰ سے کہ یہ سب عبادت مین نے اپنی امت کو دی جو اونسی تیری عبادتمین کمی ہو گی
میری یہ عبادت ملا کر اوسکو پورا کر دینا اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا اور ارشاد فرمایا اور کچھ مانگو عرض کیا نور شریف
نے کہ اے اللہ کچھ لوگ ایسے بھی اونمین ہونگے جنہون نے کوئی نیکی نکی ہو گی اونکے واسطے مجھکو اختیار شفاعت کا دو کہ انکو بھی
بخشوا دون یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قبول کیا یہ پہلے نعمت ہے اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کی ہم لوگون پر پھر اللہ تعالیٰ نے
اوس نور سے پیدا کیا تمام خلق کو اور جب ظاہر کرنا اوس نور کا عالم سفلی مین منظور ہوا ہمارے جد امجد آدم علیہ السلام کو

اپنے دست قدرت سے بنا کر اور خطاب خلیفۃ اللہ سے سرفراز فرما کر حامل اوس نور کا کیا اور اوس نور کی حاملیت
کی برکت سے آدم کو ملائکہ کا قبلہ قرار دیا اور تمام اولاد آدم کو اونکے فیض سے بزرگ کر دیا چنانچہ ارشاد فرمایا ہے وَلَقَدْ
كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ یہ نعمت بزرگی کی بھی اوسی نور کیوجہ سے ہملوگونکو عنایت ہوئی بعدہ بترتیب آبائی جناب رسالت
وہ نور مبارک اصلاب پاک سے ارحام پاک مین انتقال کرتا رہا اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب وہ نور ایک جد سے دوسری جد
کیطرف منتقل ہوتا تھا اللہ تعالی اپنے کرم سے ایک نئی نعمت اپنے بندونپر کرتا تھا اور جب لوگونپر کوئی امر سخت
درپیش آتا تھا اونکے وقت مین جو شخص حامل نور محمدی ہوتا تھا اوسکیطرف متوجہ ہوتے تھے اور حامل نور محمدی سے
دعا کرتے تھے اللہ تعالی اوس نور کی برکت سے دعای جد نبوی کو قبول کرتا تھا اور بندونپر سے اوس سختی کو دفع فرما دیتا
تھا اور بہت انبیا مین وہ نور شریف پھرا چنانچہ آدم اور شیث اور ادریس اور نوح اور ہود اور ابراہیم علیہم السلام
مین ہو کر اسمعیل علیہ السلام کے صلب مین جلوہ افروز ہوا اور بعدہ اولاد اسمعیل علیہ السلام سے انتقال فرماتا ہوا
معد بن عدنان کو سپرد ہوا اور معد کے بعد نزار اوس نور کے حامل ہوے اور نزار کے بعد مضر اور اونکے بعد الیاس اور مروی ہے
کہ الیاس اپنے صلب سے آواز نور محمدی کے لبیک کہنیکی ایام حج مین سنتے تھے اور اونکے بعد مدرکہ کو وہ نور شریف سپرد ہوا
نام اونکا عامر یا عمرو تھا مدرکہ اسوجہ سے کہتے تھے کہ جو کچھ عز و شرف اونکے آبا کو حاصل تھا وہ سب اونکو پہونچا تھا اور اوس
کل کا ادراک اونہوں نے کیا تھا اور یہی مدرکہ اس کلمہ مین واسطے مبالغہ کے ہے اونکے بعد وہ نور شریف خزیمہ کو پہونچا اور
اونسے کنانہ کو اور اونکے بعد نضر کو صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ قریش لقب [illegible] نضر بن کنانہ کا ہے اور منقول ہے
کہ مکہ کے رہنے والونکو یہ معلوم تھا کہ قریش وہی ہین اور تمام اولاد نضر کو قریش [illegible] حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا کہ قریش کون لوگ ہین فرمایا اولاد نضر [illegible] اور وجہ تسمیہ قریش کی
یہ لکھی ہے کہ جب لوگ حج بیت اللہ کیواسطے جمع ہوتے تھے وہ لوگ نضر [illegible] تفتیش کرتے تھے اور اونکو کچھ
دیتے تھے اسوجہ سے قریش اونکا لقب تھا اور قریش تقریش سے ہے بمعنی تفتیش [illegible] اور بعضے کہتے ہین کہ قریش نام ایک
جانور دریائی کا ہے کہ دریا کے کل دواب سے بڑا ہے چونکہ وہ لوگ بزرگترین قبائل عرب تھے اسواسطے لقب اونکا قریش [illegible]

ہوا اور نضر کے بعد وہ نور شریف مالک کو اور اونکے بعد فہر کو اور اونکے بعد غالب کو اور اونکے بعد لوی کو اور اونکے بعد کعب کو اور اونکے بعد مرہ کو اور اونکے بعد کلاب کو اور اونکے بعد قصی کو سپرد ہوا لکھا ہے اہل سیر نے کہ نام قصی کا زید تھا اور قصی لقب اونکا اسوجہ سے ہوا کہ مکہ معظمہ سے باہر چلے گئے تھے قبیلہ قضاعہ مین کہ مکہ سے قاصی یعنے بعید تھا اور قصی کے بعد وہ نور شریف عبد مناف کے سپرد ہوا نام اونکا مغیرہ ہے اور اونکے چار فرزند تھے ہاشم جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہین اور عبد شمس جد بنی امیہ جو جڑوان پیدا ہوئے تھے اور پیشانیان دونونکی ملی ہوئی تھین ہرچند کوشش کی لیکن دونو جدا نہوئین آخرکار تلوار سے اونکو جدا کیا ایک بڑا عاقل تھا عرب مین اوسنے جب یہ سنا کہا کہ اور کسی چیز سے جدا کرنا چاہیے تھا اب ہمیشہ اندونونکی اولاد مین جدال رہیگی اور آپسمین تلوار چلے گی چنانچہ ویسا ہی وقوع مین آیا کہ اکثر بنی امیہ اولاد ہاشم کے دشمن ہوے اور نام ہاشم کا عمرو ہے اور عمرو العلی بھی اونکو کہتے تھے بسبب اونکی علو مرتبت کے اور ہاشم اونکا لقب اسوجہ سے ہے کہ ایام قحط مین روٹی توڑکر ثرید اہل مکہ کو کھلاتے تھے اور ہشم لغت مین کہتے ہین خشک چیز توڑنیکو اور لکھا ہے اہل سیر نے کہ ہاشم صاحب جمال اور صاحب جاہ تھے اور اونکے چار فرزند تھے لیکن نسل اونکی فقط عبد المطلب سے کہ جد امجد ہین رسول کریم کے اب تک مین پرباقی ہین اور بعد ہاشم کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب کو وہ امانت الٰہی یعنی نور محمدی سپرد ہوا اور اونکے بعد حضرت عبد اللہ حامل نور شریف ہوے اور معد ابن عدنان سے تا بحضرت عبد اللہ نسب شریف حدیث مین مروی و ماثور ہے اور مافوق اوسکے اہل تواریخ نے البتہ لکھا ہے نسب کو تا بحضرت آدم علیہ السلام بعض سماکی کمی بیشی کے ساتھ لیکن حدیث مین مافوق معد ابن عدنان مروی نہین بجز اسکے کہ وہ اولاد اسمٰعیل ابن خلیل اللہ مین تھے اور نوح اور شیث وغیرہ اجداد مین ہین اور حضور نے تا بہ آدم نسب بیان کرنیوالونکی نسبت مین فرمایا ہے کہ جھوٹے ہین نسب بیان کرنیوالے پس مافوق عدنان سوا چند اشخاص کے کہ نام اونکے حدیث مین مروی ہین باقی کا حال اللہ کو معلوم ہے ہم یہ نہین کہسکتے کہ یہ ضرور اجداد نبوی ہین الغرض وہ نور شریف حضرت عبد اللہ سے منتقل ہوکر حضرت آمنہ کو سپرد ہوا مروی ہے کتب سیر مین کہ حضور کے حمل والدہ مین آنیسے چند سال پہلے قریش قحط سالیکی

بلا میں مبتلا تھے سب درخت خشک ہو گئے تھے اور جانور اونکے دُبلے ہو گئے تھے جب حضور حمل میں آئے جست خدا کا جوش ہوا پانی برسا اور درخت سبز اور شاداب ہوئے اور اللہ تعالیٰ جلشانہ نے ببرکت رسول کریم قریش کو بہت تونگری عنایت فرمائی چنانچہ قریش اوس سال کو سنۃ الفتح کہتے تھے یعنی کشائش کا سال یہ ایک ونا برکت تھی حضور کے تشریف آوری کی کہ تمام اہل عرب کو اوسنے نفع پہونچایا جب ایام حمل کے گذر گئے اور ماہ ولادت باسعادت آیا بہت سے آیات الٰہی حضرت آمنہ کو مشاہدہ ہوئے بخاص وقت ولادت باسعادت آیا تارے آسمان سے اوتر آئے اور مولد نبی کریم سے قریب ہوگئے اور ملائکہ نے تمام گھر کو گھیر لیا جبرئیل علیہ السلام نے شراب طہور حضرت آمنہ کو پلائی بعدہ حضور جناب رسالت میں درخواست کی کہ عالم دنیا میں تشریف لائے حضرت سید عالم متوجہ ہو جبرئیل علیہ السلام نے غایۂ شوق کیوجہ سے اللہ تعالیٰ کے نام نامی اور اسم گرامی کو وسیلہ کیا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ کے نام کیواسطے سے ظاہر ہو جیئے اے محمد بیٹے عبداللہ کے پس متوجہ ہوئے رسول کریم عالم ظہور کیطرف اور تشریف لائے اس عالم میں مثل چودہویں رات کے چاند کے روشن الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا سید المرسلین الصلوۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

تشریف لائے برج رسالت کے آفتاب
تشریف لائے چرخ نبوت کے ماہتاب

تشریف لائے عاشق و معشوق کبریا
تشریف لائے سید و سالار انبیا

تشریف لائے فخر زمین تاج آسمان
سلطان دین پناہ و شہنشاہ دو جہان

تشریف لائے عرش معظم کے متکے
تشریف لائے واقف اسرار ایزدی

السلام اے منتشے نورت ز نور کبریا
منتشے از نور تو جملہ وجود ما سوا

السلام اے عاشق روئے تو خود رب جلیل
پس بخدمتگاریت چون ننازد جبرئیل

السلام اے ذات پاکت مرات ذات خدا
السلام اے روئے حسن ازل را آئنہ

السلام اے جملہ عالم جسم تو جانے دران
بے تو مائیم و کم از ہیچ ایجان جہان

حق بما فرمود تا بر درگہت حاضر شویم	وا ز رعایت نقد عفو از حق بدامن برکشیم
مبتلائے معصیت ہا چون نیاید بر درت	چون نجائیم را وسیلہ ایزد ما کردہ ات
من بدرگاہ رغبت آمدم از راہ دور	تا کہ این ظلمات عصیانم بدل گردد بنور
معصیت تاریک کرد آئینہ جان مرا	از کرم زنگار آنرا پاک کن بہر خدا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ تمام عالم سفلی کو نور جناب رسالت نے منور کردیا اور بطفیل حضرت رحمۃ للعالمین کے دروازہ عذاب خدا کا اہل زمین پر بند ہوگیا چنانچہ اللہ تعالی نے خود اپنے کلام قدیم مین ارشاد کیا ہے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ نہین ہے اللہ تعالی ایسا کہ عذاب کرے اونپر درحالیکہ تم ہو اے محمد اونمین یہ برکات ہین نبی کریم کے کہ آپکی موجودگی سے عذاب خدا نہین آتا ہے نافرمانونپر عذاب خدا کفار کی تنبیہ کیواسطے آتا تھا تاکہ دوسرونکو عبرت ہو اور انبیا کی نافرمانی نکرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے خود وہ قوت دی تھی کہ اپنے جہاد سے کفار کو کامل تنبیہ کی اور راہ راست پر لانے کیلئے جہاد کیا تھا حضور کا ایک معجزہ باہر تھا جو آپکی عظمت اور بڑائیکو اور اللہ تعالی کی قدرت اور کبریائی کو مثل آفتاب روشن کے کور باطنونکو آنکھونسے دکھلایا تھا ظاہر مین حیلہ تھا صحابہ کی لڑائی کا اور حقیقت مین محض اللہ تعالی کی مدد اور نصرت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی قوت سے فتح حاصل کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اللہ تعالی بندونسے اپنے فرماتا ہے کہ اگر تم اونکی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نکروگے تو کیا ہوگا اللہ خود اونکی مدد کرچکا ہے جب مکہ سے تنہا ایک یار کے ساتھ نکلے تمام کفار قریش دیپے قتل کے تھے کیا اونہوں نے اونکا کرلیا اور اللہ تعالی نے مدد کی ہے حضور کی جہاد مین لشکر ملائکہ بھیجکر چنانچہ کفار نے بھی لشکر ملائکہ کو آنکھونسے دیکھا جنگ بدر مین اسکا حال مذکور ہوچکا ہے حضور کو ضرورت فوج کی نتھی صحابہ سے آپ فقط اسواسطے اس کام کو لیتے تھے کہ وہ جان بازی راہ خدا مین کرکے مراتب قرب خدا حاصل کرین اور خدا کے اور اوسکے رسول کے نام کہلاوین اور درحقیقت یہ احسان تھا حضور کا اپنے یارونپر بسبب کمال رحمت کے آپ ونسے یہ خدمت جلیلہ لیتے تھے

اور اس خدمت کے صلہ مین اونکو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ بعد انبیا کے تمام خلق سے افضل ہو گئے اور نیز تعلیم تھی تمام
امت کو تا کہ سب سمجھین کہ راہ مستقیم جو خدا تک جاتی ہے وہی راہ ہے کہ خدا کیواسطے جانکو دریغ نکرے اور دشمنان اللہ
اور رسول کا تابع فرمان رہے خدا اور رسول کی اطاعت سے آخرت مین اجر ہوتا ہے اور دنیا مین غنیمت ملتی ہے اور
نصرت خدا اور رسول کی فرمانبرداری مین حاصل ہوتی ہے اور نافرمانی رسول کی باعث خواری اور بیت
ہے جنگ احد مین بعض صحابہ سے ذرا سی نافرمانی حضرت سرور عالم کے وقوع مین آئی اوسکی وجہ تمام صحابہ سختی مین گرفتار
ہو گئے جب چند صحابہ نے جو بڑے جان باز تھے حضور کی اطاعت مین اپنی ثابت قدمی کو ثابت کیا اونکی فرمانبرداری
کی برکت سے بتوجہ رسول کریم نصرت الٰہی شامل حال ہوئی اور کفار نے ہزیمت پائی مفصل حال جنگ احد کا یہ ہے
شیخ نے اس غزوہ کی نسبت تحریر کیا ہے کہ یہ غزوہ بڑی لڑائیو مین سے ہے قریب جنگ بدر کے عزت اسلام اور
قوت دین مین مگر اسقدر اسمین فرق ہے کہ اوس لڑائی مین بالکل تجلی حسن اور جمال اور فضل اور کمال کی تھی
اور اس لڑائی مین ساتھ اون سب کے کرشمہ اور ناز اور کبریا اور جلال بھی تھا بسبب قبول کرنے فدیہ کے اسیران
بدر کے معاملہ مین جیسا کہ سابق مین بیان ہو چکا ہے اور بسبب لغزش بعض صحابہ کے مرکز استقامت سے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے تعین کر دیا تھا اور احد نام ہے ایک پہاڑ کا جو مدینہ منورہ سے ادہر طرف دو میل
کے فاصلہ سے یا کچھ زیادہ واقع ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے فضل مین فرمایا ہے کہ احد وہ پہاڑ ہے کہ وہ
مجھکو دوست رکھتا ہے اور مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نظر
حضور کی جبل احد پر پڑی آپنے تکبیر کہی اور فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے مجھکو اور مین دوست رکھتا ہون اسکو
اور ایک دروازہ ہے جنت کے دروازون سے لکھا ہے شیخ نے کہ امام نووی کہتے ہین کہ محبت جانبین کی یعنی
حضور کے احد کیساتھ اور احد کی حضرت سرور عالم کے ساتھ محمول اوپر حقیقت کے ہے یعنی واقعی مین ہے لہذا جگہ اوسکی
جنت ہے کہ وہ مقام ہے حضرت سرور عالم کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور نے فرمایا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّہٗ
اور محبت کا پہاڑ اور تمام جمادات مین ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونکا تسبیح کرنا جسکی قرآن مجید مین خبر ہے اور تاویل کرنا

بیان فضائل احد

حقیقت سے مجاز کیطرف اپنی رائے اور قیاس سے پھیرنا روا نہین ہے ارباب حقیقت اسیکے قائل ہین کہ اللہ تعالٰے ہر شے پر قادر ہے اور اونکی حقیقت اور کیفیت کما حقہ وہ ہی جانتا ہے ہمکو تسلیم و رضا چاہیے اللّٰھم صلّ و سلم وبارک علیہ و علی آلہٖ اور غزوۂ احد کا سبب یہ لکھا ہے کہ جب مشرکان مکہ بدر سے پلٹ کر مکہ مین آئے مال و متاع قافلہ تجارت کا جو ابو سفیان شام سے لائے تھے دار الندوہ مین رکھا تھا سو بہ سبب ہے کہ بعضے صاحب مال حاضر تھے اشراف قریش ابو سفیان کے پاس آئے اور کہا کہ سب لوگ اس بات پر راضی ہین کہ جو کچھ اس تجارت مین نفع ہوا ہے اوسکو لشکر کی آراستگی مین صرف کرین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرین ابو سفیان نے کہا سب راضی ہین اسپر لوگون نے کہا سب راضی ہین ابو سفیان نے کہا کہ اول جو شخص اس امر کو قبول کرتا ہے مین ہون اور اولاد عبد مناف بھی میرے ساتھ متفق ہین القصہ مال تجارت کھینچا گیا ہزار مثقال طلا راس المال تھا اور دونا اوس مین نفع ہوا راس المال یعنے اصل اوسکی مالکونکو دیدیا گیا اور نفع اوسکا آراستگی لشکر مین صرف کیا اور شیرین بیان لوگونکو مثل عمر ابن عاص کے قبائل عرب مین بھیجا تاکہ اونکو مدد اور اعانت پر مستعد کرین اور بہت سا لشکر جمع کیا اور سب لوگ ایکدل ہو گئے اور عورتونکی ایک جماعت کو بھی ہمراہ لیا تاکہ کشتگان بدر پر کہ ہنوز اونکے زخم مصیبت تازہ ہین نوحہ کرین اور گاوین تاکہ لوگ انتقام لینے پر زیادہ تر مستعد ہون ابو سفیان کو منظور نتھا کہ عورتین بھی چلین لیکن ہند دختر عتبہ بن ربیعہ زوجہ ابو سفیان عورتونکے ہمراہ چلنے پر کمر مستعدی کی اور جب لشکر تیار ہوا جائزہ ہوا تین ہزار مرد کہ سات سو اونمین زرہ پوش تھے اور دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ اور پندرہ ہودج عورتونکے شمار مین آئے اور وہ سب سید عالم کے مقابلہ کیواسطے نکلے اور سرداری لشکر ابو سفیان کیواسطے قرار داد ہوئی اسوجہ سے کہ ابو سفیان کو بڑی عداوت تھی حضرت سید عالم سے عباس ابن عبد المطلب اوس زمانہ مین مکہ معظمہ مین تھے اور ہنوز بدر سے تشریف کے اوس لشکر کے حال مفصل سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور قاصد سے تاکید کردی کہ تین روز مین یہ خط پہونچا دے وہ قاصد مدینہ منورہ مین آیا حضور کو وہان نپایا حال حضرت کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ آپ محلہ قبا کو تشریف لے گئے ہین وہ بھی قبا کو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کے دروازہ پر سوار ہوتے تھے

قاصد نے خط حضرت عباس کا آپکو دیا حضور نے ابی ابن کعب سے وہ خط پڑہوا کر سنا اور اونسے منع کردیا کسی سے یہ حال بیان کرنا
اور آپنے سعد بن ربیع کے مکان میں جاکر اونسے یہ حال ارشاد کیا اور ممانعت کردی اونسے کہ کسی سے اسکو بھی ظاہر نکرنا
اور حضرت مدینہ طیبہ کو روانہ ہوے سعد کی بیوی نے یہ مضمون سن لیا الغرض اسیوجہ سے یہ خبر مشہور ہوگئی اور لشکر کفار قریش
مقام ذی الحلیفہ مین کہ پانچ چہہ میل مدینہ منورہ سے ہے پہونچ گیا اور تین روز اونہون نے وہان قیام کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انس اور مونس فضالہ کے لڑکونکو لشکر اعدا کا حال دریافت کرنیکو بھیجا اونہونے پلٹکر خبر دی کہ کفار نے
اپنے گہوڑونکو اور اونٹونکو کھیتونمین چھوڑدیا ہے پتی سبز باقی نرہیگی بعدہ حضور نے حباب بن منذر کو جو جنگ کے
کامونمین آزمودہ کار تہے بھیجا تاکہ اونکی تعداد اور کیفیت کی خبر مفصل لاوین اونہونے واقعی حالات موافق
حضرت عباس کے تحریر کے بیان کیے حضرت سرور عالم نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحُوْلُ
وَبِكَ اَصُوْلُ اور تعلیم فرمایا حضور نے امت کو کہ جب کوئی امر سخت درپیش آوے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر جاوے اوسے
قوت اور مدد چاہو منقول ہے کہ شب جمعہ کو جسکی صبح ہفتہ تھا اور اوسیدن لڑائی واقع ہوئی ہے سعد بن عبادہ
اور اسید بن حضیر ایک جماعت عدلاور ان صحابہ کے ساتھ ہتیار لگا کر حضور کی دولت سرا پر حاضر ہوے اور تمام شب
جاگا کیے اور دوسرے اہل اسلام مدینہ منورہ کی حفاظت مین مشغول رہے اوس شبکو حضور نے ایک خواب دیکھا اور
خواب انبیا کا سچا ہوتا ہے اور از قسم وحی ہے صبح کو حضرت سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ مین نے راتکو خواب مین دیکھا
گاؤ کو کہ ذبح کیجاتی ہین اور دیکھا مین نے کہ میری تلوار مین رخنہ پڑ گیا اور دیکھا مین نے کہ ڈالا ہون مین اپنے
ہاتھونکو ایک مضبوط زرہ مین یہ مضمون ہے مواہب کا اور صاحب روضہ نے مضمون خواب یہ لکھا ہے کہ ایک زرہ مستحکم
مین نے پہنی ہے اور ذو الفقار مین چند رخنہ پیدا ہو گئے ہین اور سب گاؤنکو ذبح کیا ہے اور اونکے پیچھے ایک گوسفند
مذبوح ہوا ہے اور صحیح بخاری مین یہ تقریر خواب کی مذکور ہے کہ دیکھا مین نے خواب مین کہ ہلایا مین نے تلوار کو
پس ٹوٹ گیا صدر اوسکا وہ مضمون وہ ہے کہ صورت ہزیمت دکھادی مسلمانونکو جنگ احد مین پھر ہلایا مین نے
اوسکو یعنی تلوار کو دوسری بار پس وہ جیسے اول تھی اوس سے بھی بہتر ہوگئی وہ مضمون فتح اور نصرت کا ہو جو خدا کیطرف سے

مسلمانونکو واصل ہوا اور صاحب روضۃ نے بعد بیان مضمون خواب لکھا ہی کہ تعبیر خواب کی یہ کی ہے کہ زرہ محکم مدینہ
منورہ ہی اور رخنہ ذوالفقار وہ مصیبت ہی جو مجھکو پہونچیگی ور گشتہ ہونا گاؤنکا وہ کشتن ہے جو صحابہ پر واقع ہوگی اور
مدبون سونا کبش کا یہ ہی کہ کتیبہ قریش قتل کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی مراد اس سے ایک سردار ہی کافرونکا الغرض حسب
عادت شریف اپنی صحابہ سے مشورہ کیا کہ کفار سے جنگ کرنیکے بارہ مین بعضونکی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ سے باہر نکلنا چاہیے
اور بعضونکی یہ رائے کہ انکو حصار مدینہ مین بیٹھنا چاہیے اور کہتے ہین کہ حضور کی رائے اطہر بھی اونکی رائے سے مطابق تھی لیکن
حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک جماعت مہاجرین اور سعد بن عبادہ اور ایک قوم اوس اور خزرج نے
کہا کہ اگر ہم مدینہ مین محصور ہونگے تو دشمن اس فعل کو ہمارے ضعف پر حمل کرینگے اور جرأت اور قوت اونکو زیادہ ہوجاویگی اور
اللہ تعالی نے ہمکو بدر مین باوجودیکہ ہم ان سے زیادہ نہ تھے نصرت دی آج کے دن لشکر ہمارا قوی ہے اور شمار مین بھی
زیادہ ہے اور مدت سے آرزو اس دن کی ہمکو تھی اور مالک بن سنان نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی ہمکو دو مین سے
ایک حاصل ہے نصرت یا شہادت اور ہمکو دونون محبوب ہین اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اوس کی
جسنے قرآن مجید تمپر نازل کیا ہے مین روزہ نکھولونگا جبتک مشرکین سے اپنی تلوار سے نہ لڑونگا اور نعمان بن مالک کہ
دلاوران اور جانبازان انصار سے تھے اونہون نے عرض کیا کہ گائے کا ذبح ہونا جو حضور نے خواب مین دیکھا ہے میرا مقتول ہونا ہی قسم
اوس جلال کی کہ سوا اوسکے کوئی خدا نہین ہے مین آتا ہون بہشت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سبب سے عرض کیا اس سبب سے کہ خدا
اور رسول کو دوست رکھتا ہون مین اور معرکہ جنگ مین دشمنون سے منہ نہین پھیرتا ہون مین حضرت نے فرمایا سچ کہتا ہے اور حضرت
نعمان جنگ احد مین شہید ہوئے القصہ صحابہ نے اسقدر مبالغہ اور الحاح کیا کہ حضرت سرور عالم نے بھی باہر نکلنے پر
میل کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ پڑہا اور نصیحتین فرمائین اور امر فرمایا ساتھ جد اور اجتہاد
کے اور خبر دی کہ نصرت تمکو ہوگی اگر صبر کروگے اور ثابت قدم رہوگے اور حکم دیا کہ کارسازی لشکر مین مشغول ہو جو لوگ کہ
باہر جانے پر حریص تھے خوش ہوئے جب نماز عصر حضور نے پڑھ لی حجرۂ شریف مین تشریف لیگئے صدیق اور فاروق
رضی اللہ عنہما ہمراہ گئے اور عمامہ شریف حضرت سید عالم کے سر مبارک پر باندھا اور زرہ حضور کو پہنائی اور

جماعت جنگ کو درست کیا اور ایک خلق کثیر دروازہ حجرہ شریف پر صف باندہے حضور کا انتظار کر رہی تھی سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر نے کہا کہ حضرت سرور عالم پر آسمان پر سے وحی آتی ہے بہتر یہ ہے کہ زمام اختیار کو حضور کے ہاتھ مین دیدو اور آپسے مبالغہ نکرو یہ گفتگو مین صحابہ آپسمین کر رہی رہے تھے کہ آفتاب عالمتاب رسالت افق حجرۂ منورہ سے برآمد ہوا یعنی سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التسلیمات گھر سے مسلح ہو کر نکلے زرہ پہنے ہوے اور عمامہ سر پر رکھے ہوے اور پٹکا ادہم کا باندہے ہوے اور تلوار حمائل کیے ہوے اور نیزہ ہاتھ مین لیے ہوے جب صحابہ نے سرور عالم کو اس ہیئت اور شان سے دیکھا سب حیران ہو گئے اور پشیمان ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو نہین چاہیے کہ حضور کی خلاف رای اقدس کے کام کرین جو کچھ حضور کو بہتر معلوم ہو وہی ہمکو کرنا چاہیے خطا ہوئی کہ اس امر مین ہمنے مبالغہ کیا ارشاد ہوا پہلے ہمنے تمسے کہا تھا تمنے نہ سنا اور مبالغہ اور الحاح کیا اب سزاوار نہین ہے کہ خدا کا رسول ہتیار لگا دے اور پہر رکھدے یہانتک کہ اللہ تعالی حکم کرے اوسکو اور اوسکے دشمن کے درمیان مین اب جو کچھ مین کہون اور کرون اوسکو سنو اور کرو صبر اور استقامت کرو کہ فتح تمہاری ہوگی شیخ نے لکھا ہے مدارج مین کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد مین باہر نکلنے سے کارہ تھے شاید اسیوجہ ابتدائے جنگ مین لشکر اسلام مین تزلزل واقع ہوا اور آخر مین خود سرور عالم نے مدینے سے باہر نکلنا اختیار کیا آخر کار لشکر اسلام کو فتح اور نصرت حاصل ہوئی الغرض جب حضور کا عزم ہوا باہر تشریف لیجانیکا تین علم درست کیے لوائے اوس سعد بن عبادہ کو دیا اور لوائے خزرج بن منذر کو عطا کیا اور لوائے مہاجرین کہ خاص حضور کا لوا تھا سیدنا علی مرتضی کو عطا فرمایا اور بعض کہتے ہین مصعب بن عمیر کو اور عبد اللہ بن مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور خود بدولت مع یاران وفادار کے جانب احد روانہ ہوے اور حضور کے لشکر ظفر پیکر مین ہزار آدمی تھے سو آدمی اوسمین زرہ پوش تھے اور ایک روایت مین ہے کہ کل نو سو آدمی کا لشکر تھا اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دونو زرہ پہنے ہوے جناب سید عالم کے آگے آگے چلتے تھے مقام شیخین مین پہونچے ایک لشکر دکہائی دیا اور آواز سخت حضور کے سمع مبارک مین پہونچی پوچھا یہ کون لوگ ہین عرض کیا یہودی ہین حلیف عبد اللہ بن ابی کے حلیف وہ لوگ کہلاتے تھے جو آپسمین قسم کہاتے تہے

ایک دو میرنکی شراکت کرنیکی وقت سختی اور جنگ کے حضور نے ارشاد کیا مدینہ لوا اہل شرکت سے اہل شرکت پر یعنی کفار کو ساتھ لیکر کافر سے لڑنا نچاہیے اور حضور نے وہان اپنے لشکر کا جائزہ لیا اور صحابہ کے لڑکونکو مثل عبداللہ ابن عمر اور زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور زید بن ارقم اور براء ابن عازب اور ابو سعید خدری اور سمرہ بن جندب اور رافع بن خدیج وغیرہم کو بسبب کم سنی کے حکم دیا کہ مدینہ کو پلٹ جاوین لوگون نے عرض کیا حضرت رافع تیرانداز ہے اونکو اجازت دیجیے ہمراہ لشکر کے چلنے کی سمرہ بن جندب نے عرض کیا حضور نے رافع کو اجازت دی مین اوس سے قوی ہون اوسکو دیا رتا ہون ارشاد ہوا کشتی لڑو کشتی مین سمرہ نے رافع کو گرا دیا حضور نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو بھی اجازت دی یہ کمال فیض صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ بچونکو خدا اور رسول کی اسدرجہ محبت تھی کہ خدا کی راہ مین جان دینے کو اچھا جانتے تھے اور ایسے حریص تھے کفار کے قتل پر الحاح کر کے اجازت جنگ لیتے تھے اسی کا نام ایمان ہے جب آفتاب غروب ہوا حضرت بلال نے اذان کہی حضور نے نماز مغرب کو جماعت سے پڑھا اور عشاء کو اوسی منزل مین قیام ہوا سرور عالم بنی نجار مین فروکش ہوے اور محمد بن مسلمہ کو حکم دیا کہ پچاس آدمی ہمراہ لیکر حفاظت کرین لشکر کی اور مشرکین مکہ قریب سے دیکھ رہے تھے کہ اہل اسلام کیا کرتے ہین اونہون نے بھی عکرمہ ابن ابی جہل کو اپنے لشکر کی حفاظت کیواسطے مقرر کیا جب صبح کا وقت آیا حضور بیدار ہوے اور ایک ایسا شخص چاہا جو اچھی راہ سے دشمنونکے پاس پہونچاوے حضرت سرور عالم نے طلب کیا ابو خیثمہ حارثی نے عرض کیا یہ کام مین کرونگا جناب سید عالم گھوڑے پر سوار ہوے اور ابو خیثمہ آگے آگے چلے اور مقام احد مین حضرت کو پہونچا دیا حضور جب احد مین پہونچے نماز صبح کا وقت آگیا تھا حضرت بلال نے اذان کہی اور تکبیر کہی حضور نے صفین درست کین اور نماز صبح کو جماعت سے ادا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زرہ پہنے ہوے تھے دوسری زرہ اور اوسکے اوپر پہنی اور سر مبارک پر خود رکھا شیخ نے لکھا ہے کہ یہان سے معلوم ہوتا ہے تمسک اسباب کے ساتھ کرنا منافی توکل کو نہین ہے اسواسطے کہ سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کیا ہے اور درحقیقت توکل اہل حق کا اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ہے اور اسباب جمع کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور رد اخل ہے بندگی مین اور حضور تمام انبیاء سے بڑھکر جوانمرد اور شجاع تھے

اور جو بڑا شجاع ہوتا ہے اوسکو لڑائی مین دفعتہً بھی زیادہ ہوتا ہی اور ہتیار اور آلات جنگ کو بھی سب سے زیادہ نگاہ رکھتا ہے اور عبد اللہ ابن ابی کہ سر گروہ تھا منافقین کا مع اپنی جماعت کے کہ تخمیناً تین سو آدمی تھے احد کے پہونچنے سے پہلے پلٹ گیا اور ایک قول یہ ہے کہ حضور نے بسبب اوسکے کفر اور نفاق کے پھیر دیا الغرض جب سید عالم مع اپنے ہمراہیان باصدق و صفا کے احد مین پہونچے دونو لشکر و نمین صفین بندہین اہل اسلام نے جبل احد کی جڑ مین صفین باندہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کی صفونکو سیدہا کیا اور اسطرح سے لشکر اسلام صف باندہے کھڑا ہوا تھا کہ احد اونکے پیچھے تھا اور مدینہ منورہ سامنے اور جبل عینین دہنی جانب اور اس پہاڑ مین ایک گھاٹی تھی اوسمین یہ خطر تھا کہ دشمن کمین کرین اور اوس راہ سے لشکر اسلام پہ حملہ آور ہون سید عالم نے عبد اللہ ابن جبیر کو مقرر کیا اور پچاس مرد تیر انداز اونکے سپرد کیے تاکہ اوس راہ کی حفاظت کرین اور نہ چھوڑدین اوس راہ کو کہ کفار لشکر اسلام پر آپڑین اور حکم دیا کہ اگر کفار آنیکا قصد کرین اونکو تیرونسے مارنا اور وصیت کی اون لوگونسے کہ کبھی عالمین اپنی جگہ سے نہ ہلنا خواہ مسلمان غالب ہون خواہ مغلوب اور اوسقدر مبالغہ کیا حضور نے کہ اونسے ارشاد کیا کہ اگر غالب ہون اور اعدا کو ہزیمت دین اور مال غنیمت جمع کرین تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا اور اگر وہ غالب آوین اور ہمکو قتل کرین تب بھی یہانسے نہ ہلنا اور عکاشہ بن محصن کو حضور نے میمنہ یعنی لشکر کا دہنا بازو مقرر کیا اور ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی کو بایان بازو کیا اور ابو عبیدہ بن جراح اور سعد ابن ابی وقاص کو آگے کے لشکر پر متعین فرمایا اور مقداد بن عمرو کو پیچھے لشکر کے کیا مشرکین مکہ نے بھی اپنی صفونکو آراستہ کیا خالد بن ولید کو میمنہ پر اور عکرمہ ابن ابی جہل کو میسرہ پر اور ابو سفیان کو قلب لشکر مین مقرر کیا اور صفوان بن امیہ یا عمرو ابن عاص کو سوارونکا امیر کیا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو تیر اندازونپر سردار کیا اور علم لشکر طلحہ بن طلحہ کو دیا کہ جسکو کبش کتیبہ کہتے تھے جب دونو لشکر آراستہ ہوگئے لڑائی شروع ہوئی اول شخص جسنے کفار نابکار سے لشکر جرار یان نامدار جناب سید ابرار پر تیر اندازی کی ابو عامر فاسق تھا اور اوسکو عامر راہب بھی کہتے تھے پچاس مرد اپنی قوم کے لیکر نکلا اور آواز دی کہ مین ہون ابو عامر لعنۃ اللہ علیہ یاران نبی کریم نے فرمایا کا مرحبا

بک ولا اھلا یا فاسق اوسنے اور اوسکی قوم نے تیراندازی شروع کی اور چند غلام قریش کے اوسکے ساتھ تھے
وہ لشکر پر پتھر مارنے لگے اہل اسلام نے بھی تیر اور پتھر مارنا شروع کیا یہانتک کہ وہ بدکار بھاگا معہ اپنے ہمراہیوں کے اور یہ بد بخت
قبل ولادت با سعادت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتا تھا اور اوصاف حمیدہ حضور کے بیان کرتا تھا بعد بعثت کے
پھر گیا اور مقابلہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے الحق بغیر حکم خدا اور اوسکی ہدایت کے علم کچھ کام نہین آتا بعد اوسکے
طلحہ علم بردار قریش نکلا اور رجز پڑھا اور مبارز طلب کیا شیر میدان وغا سیدنا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا میدان
جنگ مین برآمد ہوئے اور اوس کافر سے مقابلہ کیا اور تلوار اوسکے سر پر ماری مغز تک سر اوسکا کٹ گیا اور گھوڑے
سے گرا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ دشمن پر فتح پاکر پھرے اور اپنی صف لشکر مین جلوہ افروز ہوئے یارون نے کہا کہ تمنے
اوسکا کام ختم کیون نکیا فرمایا جب وہ گرا ستر اوسکا کھل گیا اور مجھکو اوسنے قسم دی کہ اب مجھکو قتل نکرو شرم معلوم ہوئی مجھکو
کہ پھر اوس سے تعرض کرون اور جانتا ہون کہ قریب ہے ہلاک ہو جاویگا اور بعض روایت مین ہے کہ مصعب بن
عمیر نے اوسکو قتل کیا اور کہتے ہین کبش کتیبہ جسکے قتل کی حضور نے خبر دی تھی وہ ہی تھا اوسکے قتل ہونے سے سرور عالم
خوش ہوئے اور تکبیر کہی سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور صحابہ نے لشکر اعدا پر حملہ کیا اور اونکی صفونکو توڑ دیا
اور اضطراب لشکر کفار مین پیدا کر دیا بعدہ عثمان ابن ابی طلحہ نے علم کفار کا اوٹھایا حمزہ عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار اوسکے دونو شانون کے درمیان مین ماری ایک ہاتھ اور شانہ اوسکا گر پڑا
اور پٹا اوسکا دکھائی دینے لگا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فتح پاکر پلٹے اور فرماتے تھے مین بیٹا ہون حاجیونکے
پانی دینے والیکا یعنی عبد المطلب کا کہ سقایۃ حرم جسکے حوالہ تھی بعدہ ابو سعید بن ابی طلحہ نے کافرونکا علم لیا سعد ابن
ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک تیر اوسکی مارا وہ تیر اوس کافر کے حنجرہ پر پڑا مثل کتے کی زبان اوسکی نکل آئی پھر
مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے علم لیا عاصم بن ثابت ابن ابی افلح نے اوسکی تیر مارا وہ بھی قریب ہلاکت کے پہونچا
کفار نے اوسکو اوٹھا لیا اور اوسکی مان سلافہ بنت سعد کے پاس لیگئے اوسنے پوچھا کہ کسنے تجکو تیر مارا اوسنے کہا
کہ مین پہچانتا نہین ہون لیکن یہ سنا مین نے کہ اوسنے کہا لے مین ہون ابن ابی افلح سلافہ نے اوسدن نذر کی

کہ عاصم کے کالنسہ سر مین شراب وہ شخص پی گئے اور جو شخص سر اوسکا کاٹیگا وسکو سو اونٹ نگی بعدہ وہ کافر ہیا
اور جہنم کو پہونچا پہیر علم کفار کلاب بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے اوٹھایا زبیر ابن عوام رضی اللہ عنہ نے اوسکو قتل کیا بعدہ
جلاس ابن ابی طلحہ بجاے اوسکے علم بردار ہوا طلحہ ابن عبد اللہ نے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے ارطاہ بن شرحبیل نے
علم لیا سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو بھی مارا اوسکے بعد شریح بن قارظ نے علم قریش لیا راوی
کہتا ہے میں نہیں جانتا اوسکو کسنے قتل کیا بعدہ ایک مرد تھا بنی عبد الدار کا صواب نامی وسنے علم اوٹھایا بعضے
سعد ابن ابی وقاص نے اور بعضے سیدنا علی مرتضی نے اور بعضے قزمان نے اوسکو بھی قتل کیا غرض قوم علمدار قریش کیا
سب قتل ہوگئے اور بنی عبد الدار سے کوئی باقی نہ رہا کہ علمداری کرے علم کفار کا سرنگون ہوا اور ہزیمت اونکے لشکر پر
پڑی اور ایک روایت میں ہے کہ بعد سبکے عمرہ دختر علقمہ علم بردار لشکر قریش تھی اور مدارج میں ہے کہ دس آدمیون نے زیادہ نے
علم مشرکون کا اوٹھایا یہانتک کہ عمرہ حارثیہ نے علم لیا اور سب مارے گئے جسنے لشکر کفار سے اوٹھایا سرنگون ہوا
بعدہ مسلمانون نے یکبارگی اعداء دین پر حملہ کیا صاحب روضہ نے بعد مقتول ہونے علم برداران لشکر قریش کے لکہا ہے
کہ کہتے ہین جنگ احد میں حضور ایک تلوار ہاتھ میں لیے تھے کہ اوس تلوار کی ایک طرف یہ عبارت لکہی تھے
فِي الجُبْنِ عَارٌ وَفِي الإقْبَالِ مَكْرُمَةٌ وَالمَرْءُ بِالجُبْنِ لَا يَنْجُو مِنَ الْقَدَرِ یعنی نامردی میں
عار ہی اور سامنے کرنے میں مکرمت ہے اور آدمی بسبب بودے ہونیکے نجات نہیں پاتا ہے تقدیر سے یعنی جو اللہ تعالی نے
مقدر کردیا ہے وہ ہوتا ہی یعنی اگر موت ہے تو بھاگنے سے بھی آویگی اور فرمایا نبی کریم نے کون اس تلوار کو مجھسے
لیتا ہی اور حق اسکا ادا کرتا ہے ایک جماعت صحابہ نے اوس تلوار کو مانگا حضرت سرور عالم نے کسیکو نہ دیا
ابودجانہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حق اسکا کیا ہے فرمایا حق اسکا یہ ہے کہ دشمنون پہ
مارے تاکہ برباد اور خراب ہون ابودجانہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اسکو لونگا اور حق اسکا ادا کرونگا حضور نے وہ
تلوار حضرت ابودجانہ کو دیدی اور ابودجانہ بہت بڑے شجاع اور پہلوان تھے اور جسوقت عصابہ احمر سر پہ باندہتے تھے لوگ جانتے تھے اسوقت
نوبت لڑینگی حضرت ابودجانہ نے وہ عصابہ احمر باندہا اور تلوار حضور کے دست مبارک سے لی اور جہومتے ہوے اور اٹھلاتے ہوے

چلے حضرت سرور عالم نے فرمایا یہ وہ رفتار ہے جسکو خدا تعالی دشمن رکھتا ہے الا ایسے مقام پر یعنی وقت مقابلہ کفا
ر کے خدا کی راہ مین ابو دجانہ جس گروہ کفار پر حملہ کرتے تھے اوسکو درہم او برہم کردیتے تھے اور جو دشمن اونکے سامنے
آتا تھا وہ اونکی تلوار سے ہلاک ہوتا تھا یہانتک کہ پہونچے صفحہ جبل مین ہندہ زوجہ ابو سفیان کی اور وہ عورتین اونکے
ساتھ رجز پڑہتی تھی اور وہ سب دف بجاتی تھین اور کشتگان بدر پر نوحہ کرتی تھین ابو دجانہ نے تلوار اوٹھائی
تاکہ ہندہ کو قتل کرین اور پھر ہاتھ روک لیا اور اپنے دلسے کہا کہ تلوار رسول کریم کی اس سے گرامی تر ہے کہ ایک عورت کے
خون سے اوسکو آلودہ کرین القصہ مسلمانون نے حملہ کیا اور کافرونکو تلوارونپر رکھلیا اور مارنا شروع کیا یہانتک
کہ اونکے لشکرگاہ سے اونکو باہر کردیا اور کیفیت یاران رسول کریم کے ہاتھ رہا عورتین کفار کی فریاد اور واویلا کرتی تھین اور
دف اونہونے ہاتھونسے ڈالدیئے اور دامن جامونکے اوٹھالیے چنانچہ اونکی پنڈلیان اور چھاگلین دکھائی دیتی تھین اور
اس خرابی سے پہاڑ کیطرف بھاگی جاتی تھین مسلمانون نے پیچھا کفار کا چھوڑدیا اور مال کفار کا لوٹنے لگے خالد بن ولید نے
مع ایک جماعت مشرکین کے چاہا کہ پہاڑ کی گھاٹی سے مسلمانونکے پیچھے آجاوین تیرانداز جنکو حضور نے حفاظت کو مقرر
کیا تھا اونہونے تیرونسے اونکو پھیر دیا چند بار خالد نے اسکا قصد کیا مگر پیش نجاسکا آخر پھر گئے اور گھات مین بیٹھ رہے
جب لشکر فتحیاب ہوا اور اعدائے دین کو ہزیمت ہوئی اور صحابہ مال غنیمت جمع کرنے لگے گروہ تیراندازونکا جو گھاٹی پر
حفاظت کرتا تھا اونہونے کہا کہ اب ہمارا یہان توقف کرنا بیکار ہے عبداللہ بن جبیر جو اوسکے امیر تھے اونکو
مانع ہوئے اور سمجھایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت اونکو یاد دلائی اونہونے نمانا اور صبر نکیا اور کہا
کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہین دیا تھا جو تم کہتے ہو اور اکثر اونمین سے چلے گئے اور مال غنیمت
لوٹنے لگے اور عبداللہ بن جبیر تھوڑے آدمیونکے ساتھ جو دس بھی نتھے اوسی جگہ ٹھیر رہے خالد بن ولید نے
دیکھا کہ گھاٹی پر چند آدمیونسے زیادہ نہین ہین پھر پڑے اور عکرمہ ابن ابی جہل ور دوسرے کفار نے بھی اونکی
موافقت کی اور عبداللہ ابن جبیر اور اونکے ہمراہیونپر حملہ کیا اور اونکو سبکو شہید کیا اور مسلمانونکے پیچھے سے
اونپر حملہ کیا صفین اونکی پریشان کردین گھوڑے اونکے پلٹے اور ہوا مخالف چلی اور قبل اسکے ہوا موافق تھے

اور مدارج مین ہے کہ جب کفار اوس گھاٹی سے لشکر اسلام پر آگرے اور قتال کرنیلگے اضطراب عظیم مسلمانونمین
پیدا ہو گیا اور لشکر پراگندہ ہو گیا اور اسقدر انتشار ہوا کہ آپسمین ایک دوسریکو قتل کرنیلگے چنانچہ اسید بن حضیر کو
دو زخم مسلمانونکے ہاتھہ سے لگے اور ابو بردہ کو بھی دو زخم پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا ارشاد کیا
کہ وہ بھی اللہ کی راہ مین ہے یعنی اونکا زخمی ہونا خدا کیواسطے ہی اور اجر اونکے واسطے ثابت ہے اور حضرت یمان پدر حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہما مسلمانونکے ہاتھہ سے مقتول ہوے ہرچند کہ حذیفہ چلاتے رہے کہ ای بندگان خدا یہ میرا باپ ہے
اور مسلمان ہے کیسینے نہ سنا اور اونکو شہید کیا حضرت حذیفہ نے کہا اللہ تعالی تمکو بخشے اور تمپر رحمت کرے اور ہمیشہ
حضرت حذیفہ دعاے خیر اور مغفرت کرتے تھے اپنے باپ کے قاتلونکو اور یہ کمال قوت ایمان تھی صحابہ کرام کی اور
ظہور تھا آیہ کریمہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کا کہ باوجود باپکے قتل ہونیکے بسبب محبت اخوت ایمان کے اونکے واسطے
دعا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت قاتلونسے حذیفہ کو دلوادی حضرت حذیفہ نے اوسکو لے لیا اور
مسلمانونپر اوسکو تصدق کر دیا الغرض کفار غالب آگئے اور مسلمان مقتول ہوے اور یہ سب مضمون بسبب شومی
نافرمانی نبی کریم کے واقع ہوا جو اوس جماعت تیر اندازونسے ظہور مین آئی کہ مال دنیا کیواسطے اونہون نے
رسول اللہ کی نصیحت کو فراموش کر دیا اور حقیقت مین یہ تحدید تھی اللہ کیطرف سے مسلمانونکو تاکہ آئندہ حضرت
رسول کریم کی نافرمانی سے ڈرتے رہین اور حضرت سرور عالم کی اطاعت مین سراپا رضا اور تسلیم ہو جاوین الغرض
جب لشکر اسلام کو ہزیمت ہوئی شیطان جعال بن سراقہ کیصورت پر متمثل ہوا اور آواز دی اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ
قُتِلَ یعنی اسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوے اور یہ امر باعث زیادتی پریشانیکا ہوا اصحابہ کے حق مین الغرض
بہت سے مسلمان شہید ہوے اور اکثر مسلمان بھاگ گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محل پر ثابت قدم رہے
اور جنگ مین مصابرت فرمائی اور حضور اپنی کمانسے خود تیر مارتے تھے اور دشمنونکو تیرونسے اپنے پاس سے دفع فرماتے تھے
اور ملائکہ اوسدن حاضر تھے مگر عام طور پر اونہونے مقابلہ نہین کیا جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام مرد کی
صورت پر سفید کپڑے پہنے ہوے حضرت سید عالم کے دہنے اور بائین پر کھڑے تھے اور جناب سرور عالم کی محافظت

کرتے تھے اور کفار سے لڑتے تھے اور صاحب روضہ نے صاحب تلخیص المغازی سے نقل کیا ہے کہ چودہ شخص صحابہ سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین میں سے ابوبکر صدیق اور
علی مرتضی اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد ابن ابی وقاص و طلحہ بن عبداللہ اور ابوعبیدہ بن الجراح اور زبیر بن
عوام اور انصار سے حباب بن منذر اور ابودجانہ اور عاصم بن ثابت اور سہیل بن حنیف اور اسید بن حضیر
اور سعد بن معاذ اور حارث بن ضمہ اور کہتے ہین کہ محمد بن مسلمہ بھی ونہین مین سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین
اور انمین سے آٹھ آدمیون نے اوسدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر جان دینے پر خدا کی راہ مین
بیعت کی تین نے مہاجرین سے اور پانچ نے انصار سے اور کہتے ہین کہ تیس شخص یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے حضور کے آگے لڑ رہے تھے اور ہر ایک کہتے تھے وَجْهِي دُونَ وَجْهِكَ وَنَفْسِي دُونَ نَفْسِكَ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ غَيْرَ مُوَدَّعٍ اور سیدنا علی مرتضی کرم اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ جب کفار نے مسلمانون پر
غلبہ کیا حضرت سرور عالم میری نظر سے چھپ گئے مین مقتولونمین گیا اور خوب طرح دیکھا سید عالم کو نپایا مین نے
دلمین کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگونمین سے نہین ہین کہ کافرونکے مقابلہ پر صف جنگ سے ہٹ جاوین
اور مقتولونمین بھی نہین ہین مجھکو یہ گمان ہوا کہ اللہ تعالی نے ہمارے فعل کی وجہ سے ہم پر غضب کیا اور اپنے رسول
کو آسمان پر اوٹھا لیا پس مین نے اپنے دل سے کہا کہ کوئی شے بہتر اس سے نہین کہ مقابلہ کرون تاکہ شہید
ہوجاؤن تلوار نکالکر گروہ مشرکین پر مین نے حملہ کیا وہ سب منتشر ہوگئے ناگاہ حضرت سرور عالم کو اون
درمیانمین مین نے سلامت دیکھا سمجھ گیا کہ اللہ تعالی نے اپنے بزرگ فرشتون سے اپنے رسول کی محافظت
کرائی ہے اور منقول ہے کہ جنگ احد مین جب مسلمان شکست اوٹھاکر پلٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تنہا چھوڑا حضرت سید عالم خشمگین ہوئے اور آنحضرت نے نظر کی سیدنا علی مرتضی کو دیکھا اپنے
پہلو مین کھڑا ہوا فرمایا اے علی تو کیون نہ اپنے بھائیون سے ملگیا جناب امیر نے عرض کیا آیا کافر ہوجاؤن مین
بعد ایمان کے مجھکو آپکی اقتدا ہے یعنی مجھکو آپ سے کام ہے ور نہ اور بھائیون سے کہ جنہون نے مال غنیمت کیواسطے

شکست اونھانی کیا کام ہے ناگاہ ایک گروہ کفار کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف متوجہ ہوا حضور نے ارشاد کیا کہ
اے علی میری حفاظت کر اور حق خدمت اور نصرت کا ادا کر حضرت اسد اللہ نے اوس قوم پر حملہ کیا اور سب کا فرونکو قتل کیا
اور اونکی جماعت کو پراگندہ کر دیا منقول ہے کہ جب سیدنا علی مرتضی نے یہ دلاوری اور مردانگی کی جبرئیل علیہ السلام نے
کہا یا رسول اللہ یہ کمال مواسات اور جوانمردی ہے کہ علی آپکے ساتھہ کرتے ہین حضور نے ارشاد فرمایا اِنَّہٗ مِنِّیْ وَاَنَا
مِنْہُ بتحقیق علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگی سے یعنی ہم اور وہ
ایک ہین ایک دوسرے سے جدا نہین ہین اور مروی ہے کہ جب رسول کریم نے یہ کلمہ ارشاد کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا
وَاَنَا مِنْکُمَا اور مین تم دونو سے ہون اور منقول ہے کہ غیب سے ندا ہوتی تھی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ
اِلَّا ذُوالْفِقَارُ اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت سرور عالم نے فرمایا اے علی سنتے ہو تم اپنی مدح کہ وہ فرشتہ جسکا
نام رضوان ہے آسمان پر کہتا ہے لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو
اس طریقہ سے بعض بڑے محدثین اور اہل سیر نے لکھا ہے لیکن ذہبی جو محک رجال ہین اونھون نے اسکی راویکی تکذیب
اور تضعیف کی ہے واللہ اعلم اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ ظاہر اقصہ ناد علیا مظہر العجائب بھی اسی معرکہ مین
واقع ہوا ہے لیکن ان حدیث کی کتابونمین ذکر اوسکا نہین کیا ہے اور فی الحقیقت جناب امیر عرب نے ایسا کچھہ
حق شجاعت اور مقاتلہ کا ادا کیا اور ایسی مادہ جوانمردی کہ اوس سے زیادہ تصور مین نہین آسکتی رضی اللہ عنہ روایت
ہے قیس سے اونھون نے اپنے باپ سعد سے روایت کیا اونھون نے کہا کہ مین نے علی مرتضی سے سنا کرم اللہ وجہہ فرمایا
اونھون نے کہ جنگ احد مین سولہ ضرب مجھہ پر پہنچی اور مین چار ضرب ایسی تھی کہ مین زمین پر گر پڑا اور جب مین زمین پر گرتا تھا
ایک مرد خوبصورت جسمین خوشبو آتی تھی بازو میرا پکڑتا تھا اور مجھکو کھڑا کر دیتا تھا اور کہتا تھا کہ کافرونپر حملہ کر تو خدا اور
اوسکے رسول کی طاعت مین ہے اور وہ دونو تجھسے راضی ہین بعد لڑائی کے یہ حال مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا سرور عالم نے فرمایا کہ تم اوسکو پہچانتے ہو مین نے عرض کیا نہین لیکن دحیہ کلبی سے مشابہ تھا ارشاد کیا
اے علی اللہ تعالی تیری آنکھہ کو روشن کرے وہ جبرئیل تھے علیہ السلام اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی بکر جوانمردی

جنگ احد مین وقوع مین آئی ہین اور بہت بڑا اقتال اونہون نے کیا ہے چنانچہ حضور نے خود فرمایا ہے کہ طلحہ ان لوگونسے ہے کہ جو کچھ حق اوسپر تھا یعنی خدا اور رسول کا بجا لایا اور کہتے ہین کہ حضرت طلحہ نے اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سپر کیا اور ابن قمیہ کی تلوار کو حضرت سے رد کیا اوس زخم کیوجہ سے ہاتھ اونکا شل ہوگیا اور ایک روایت مین ہے حضرت طلحہ نے اپنے ہاتھ کو اوس تیر کا سپر کیا تھا جو ایک کافر نے سید عالم پر مارا تھا وہ اونکی ایک انگلی پر پڑا اور اسوجہ سے ہاتھ اونکا بیکار ہوگیا اور منقول ہے کہ جنگ احد مین اسی زخم حضرت طلحہ نے کھائے تھے اور باوجود اوسکے لڑتے جاتے تھے ایکبار دو ضرب تلوار کی اونکے سر پر لگی تھین اوسکی شدت سے وہ گر کر بیہوش ہوگئے تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آکر پانی اونکے منہ پر ڈالا اونکو ہوش آگیا پوچھا کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے صدیق اکبر نے کہا بخیریت ہین اور حضور ہی نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے حضرت طلحہ نے فرمایا الحمد للہ جو کچھ مصیبت بعد اوسکے ہو آسان ہے یعنی غرض فقط صحت حضور سے ہے سبحان اللہ کیا سچے عاشق تھے اللہ کے حبیب کے جنکو بجز حضرت کی سلامتی کے کوئی غرض ہی نہ تھی

من و دل گر فدا شدیم چہ باک	غرض اندر میان سلامت اوست

ایسے ہی عاشقونکا قول ہے اور مروی ہے کہ انس ابن نضر چچا انس ابن مالک کی جنگ بدر مین حاضر نہ تھے اونہون نے چاہا کہ احد مین حاضر ہو کر اوسکا عوض کرین جب پہونچے احد مین لوگونسے حضرت سرور عالم کا حال پوچھا اونہون نے کہا کہ ایسا سنتے ہین کہ حضرت شہید ہوئے انس نے فرمایا یہ روا ہے تمکو کہ تم زندہ رہو اور رسول خدا کو کافر شہید کرین اور بعدہ دشمنون کیطرف متوجہ ہوئے اتفاقاً سعد ابن ابی وقاص یا سعد ابن معاذ سے ملاقات ہوئی انس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی مین بوے جنت احد کی جانب سے سونگھتا ہون اور قلب کفار پر حملہ کیا اور بہت سخت لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے کچھ اوپر اسی زخم اونکے جسم پر لگے تھے اور یہ حال زخمونکی کثرت سے ہوگیا تھا کہ جثہ اونکا پہچانا نجاتا تھا اونکی انگلی پر ایک تل تھا اوسکی وجہ سے اونکی بہن نے پہچانا اور سعد ابن ابی وقاص جنہون نے اول تیر خدا کی راہ مین مارا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو تیر اندازی پر حکم کیا تھا اور فرماتے تھے اے سعد تیر مار فدا ہون تجھپر میرے ماں باپ اور مالک بن زہیر ایک کافر تھا کہ گنتی ایک

مسلمان اوسکے زخم سے مقتول اور مجروح ہوئے تھے حضرت سعد نے تیر اوسکی آنکھہ پر مارا وہ تیر اوس ملعونکے سر کے پیچھے نکلگیا اور وہ جہنم کو پہونچا مسلمان اوسکی ضرر رسانی سے چھوٹ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر حضرت سعد کو دی فرمایا اللہ تیری دعا قبول کرے اور مضبوط کرے تیری تیراندازی کو چنانچہ سعد برکت دعائے نبی کریم مستجاب الدعوات ہوگئے لوگ اون سے دعا کراتے تھے مروی ہے کہ حضرت سعد آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے لوگوں نے کہا اے سعد بیمار تمہاری دعا سے شفا پاتے ہین تم اپنے واسطے کیون نہین دعا کرتے ہو کہ بینا ہوجاؤ جواب دیا حضرت سعد نے کہ چاہا ہوا اللہ کا اور اوسکا حکم اپنی بینائی سے زیادہ مجھکو محبوب اور پسندیدہ ہے اللہ اکبر کیا عنایت جناب رسالت ہے کہ حضرت کے یار مومنین اس مرتبہ اعلی پر تسلیم اور رضا تھی یہ سب فیضان صحبت پاک تھا رضی اللہ عنہ اور ابوطلحہ انصاری حضرت سرور عالم کے سامنے کھڑے تھے اور اپنے کو اونہون نے حضرت سرور عالم کا سپر بنایا تھا اور فن تیراندازی مین بڑے کامل تھے اور کمان کو سخت کھینچتے تھے دو تین کمانین اوس دن اونکے ہاتھہ سے ٹوٹین اور آواز بھی اونکی بلند تھی پچاس تیر اونکی ترکش مین تھے سبکو لشکر کفار پر مارا اور جب تیر مارتے تھے نعرہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا رسول اللہ نَفْسِی دُوْنَ نَفْسِکَ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ جان اور تن میرا تم پر فدا ہو اے رسول اللہ کے اور جب تیر اونکے ختم ہوگئے حضور ایک لکڑی زمین سے اوٹھا کر اونکو دیتے تھے اور فرماتے تھے ارم یا اباطلحہ جب وہ اوسکو کمان مین لگاتے تھے وہ لکڑی تیر ہوجاتی تھی اور دشمن پر مارتے تھے اور جب کوئی مسلمان ترکش لیے ہوئے حضرت کے سامنے آتا تھا فرماتے تھے تیر یہان ڈالدے ابوطلحہ کیواسطے تاکہ دشمن کو مارے اور فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آواز ابوطلحہ کے لشکر مین بہتر ہے چالیس مرد و تنسے اور مروی ہے کہ عبد ابن جحش کی تلوار ٹوٹ گئی حضرت سرور عالم نے ایک شاخ درخت خرما کی اونکو دیدی وہ اونکے ہاتھہ مین تلوار ہوگئی جیسے کہ جنگ بدر مین عکاشہ کیواسطے ہوگئی تھی اور جان نثاران جناب رسالت سے ایک حضرت حنظلہ تھے کہ اونکو حنظلہ الغسیل اور غسیل الملائکہ کہتے ہین وہ مدینہ منورہ مین تھے اور زوجہ سے ہمبستر تھے صبح غسل کر رہے تھے ایکطرف سر دھویا تھا کہ ناگاہ سنا کہ وقت صحابہ پر تنگ ہے اور ایک روایت مین ہے کہ غیب سے اونہون نے آواز سنی یا خَیلَ اللّٰہِ ارکَبی

نبیں اوسوقت اونکو طاقت قیام کی نرہی اور احدمین پہونچے اور محاربہ کیا اور بہت کافرونکو قتل کرکے شہید
ہوے حضرت سید عالم نے دیکہا کہ ملائکہ اونکو نہلاتے ہین حضور نے تعجب کیا کہ یہ کیا حالت ہے اور فرمایا حال اوسکا
جمیلہ اوسکی زوجہ سے پوچھو جمیلہ نے حال واقعی ظاہر کیا حضور نے فرمایا کہ بسبب جنابت کے غسل اوسکو دیا گیا ابو
اسید ساعدی سے منقول ہے کہ جب مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کی نعش پر گیا
دیکہا کہ پانی اونکے سر سے ٹپکتا تہا یہ حال مین نے حضور جناب رسالت مین عرض کیا اور عجیب حکایات سے یہ حکایت ہے
کہ عمرو بن جموح انصاری لنگڑے تہے اور اونکے چار لڑکے تہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد
کرتے تہے جب اونہون نے چاہا کہ غزوہ احد مین شریک ہون اونکی قوم کے لوگون نے منع کیا اور کہا کہ تم لنگڑے ہو
اور معذور ہو تمپر تکلیف نہین ہے اور تمہارے چار لڑکے حضرت کی خدمت مین ہین عمرو نے کہا یہ اچہا ہے کہ بیٹے تیرے
بہشت مین جاوین اور مین تمہارے سامنے بیٹہا رہون اونکی زوجہ نے کہا مین دیکہتی ہون کہ وہ بہاگ آیا ہے
عمرو نے کلام زوجہ کا سنا اور ہتیار لیے اور دعا کی اے اللہ میرے مجہکو نہ پہیرنا میری زوجہ کیطرف وہ باہر نکلے اور حضرت کی
حضور مین قوم کا مانع آنا بیان کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین امیدوار ہون اپنے لنگڑے پیر سے باغ جنت مین چلون
حضور نے شفقت سے فرمایا کہ تمکو معذور کیا ہے اللہ تعالی نے تمپر تکلیف نہین رکہی ہے عمرو نے مکرر حضور سے درخواست کی انکو
اجازت دی ابو طلحہ کہتے ہین کہ مین نے عمرو بن جموح کو جنگ گاہ مین دیکہا کہ چلتے تہے اور کہتے تہے قسم ہے خدا کی مین مشتاق ہون
جنت کا اور بیٹا اونکا اونکے پیچہے دوڑتا تہا دونون لڑے اور شہید ہوے اور مروی ہے کہ ہند زوجہ عمرو نے اپنے شوہر اور پسر کی
نعش کو اونٹ پر رکہا اور مدینہ کا قصد کیا تاکہ اونکو دفن کرین اونٹ ہند کا زانو کے بل بیٹہ گیا اونہون نے مارکر اوٹہایا
جب وہ مدینہ کیطرف متوجہ ہوتی تہین اونٹ بیٹہ جاتا تہا ایکبار اونٹ کو اوٹہاکر منہ اونکے احد کیطرف اوسکا منہ کردیا وہ
چل نکلا ہند نے یہ حال حضرت صلی اللہ وسلم سے عرض کیا ارشاد ہوا کہ اونٹ تیرا مامور ہے اور ہند سے پوچہا کہ عمرو نے
کچہہ کہا تہا ہند نے کہا ہان یا رسول اللہ جب وہ احد کو چلنے لگے تو رخ بقبلہ ہوکر دعا کی تہی کہ اے میرے اللہ مجہکو
میری اہل کیطرف نہ پہیرنا حضرت نے فرمایا کہ اسوجہ سے اونٹ مدینہ کیطرف نہین چلتا اللہ تعالی نے حضرت عمرو کی

ایسا مقبول کرلیا تھا کہ جو اللہ سے مانگتے تھے وہی کرتا تھا اور یہ کرامت ہے عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ کی اور
کھلا ہوا معجزہ ہے جناب رسالت کا اور منجملہ معجزات جناب سرور عالم کے ہے حال شہادت مصعب بن عمیر
رضی اللہ عنہ کا مروی ہے جب مسلمانونکو جنگ احد مین ہزیمت ہوئی مصعب بن عمیر لوا مہاجرین اونکے ہاتھ مین
تھا ابن قمیہ ملعون نے اونپر حملہ کیا اور ضرب شمشیر سے دہنا ہاتھ اونکا گرادیا بائین ہاتھ مین اونہون نے علم کو لے لیا
اور کہا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اوس ملعون نے دوسری ضرب مین دست چپ بھی اونکا
کاٹا مصعب نے پھر وہی کلمات کہے اور لوا کو دونون بازوون سے اپنے سینہ سے لگا لیا پھر اوس ملعون نے تیر اونکو
مارا وہ گر پڑے اور کہتے ہین کہ آیہ اوسوقت تک نازل نہوئی تھی اللہ تعالی نے اپنا کلام پاک پہلے نزول سے
اونکی زبان سے کہلایا الغرض جب وہ گر پڑے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ مصعب کی صورت پر بھیجا اور علم
اسلام اوس فرشتہ نے اوٹھا لیا اور آخر روز مین جب جنگ سے فراغت ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا آگے آ اے مصعب اوس فرشتہ نے کہا مین مصعب نہین ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے کہ وہ فرشتہ
ہے اللہ تعالی نے مومنین کی مدد گاری کو بھیجا ہے بعدہ ابو الروم برادر مصعب نے اوس علم کو لے لیا اور حضرت سرور عالم
کے آگے آگے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور مصعب بن عمیر اجلہ صحابہ سے ہین حضرت سرور عالم نے اونکو قبل ہجرت کے
مدینہ منورہ مین بھیجدیا تھا تاکہ انصار کو علم دین اور کتاب اللہ اور فقہ تعلیم کرین اور مصعب بڑے مالدار تھے
اور بڑے عیش مین اونہون نے پرورش پائی تھی جب مسلمان ہوئے بڑے زاہد ہو گئے چنانچہ دیکھا ایکروز حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ چمڑا بکری کا کمر مین باندھے تھے فرمایا حضور نے دیکھو اس مرد کو کہ روشن کیا اللہ تعالی
نے اسکے دلکو ایمان کیواسطے دیکھا ہے مین نے کہ ماں باپ اسکے دو سو درم کا حلہ اسکیواسطے خرید کرتے تھے خدا
اور رسول کی محبت نے اس حال پر اسکو کر دیا ہے جو دیکھتے ہو روایت کیا ہے اس حدیث کو ابو نعیم نے اربعین صوفیہ
مین اور منجملہ جان نثاران حضرت کے وہب بن قابوس مزنی اور اونکے بھتیجے حارث بن عقبہ تھے اول تو وہ
مال غنیمت جمع کرنے مین مشغول ہوئے جب خالد بن ولید اور عکرمہ ابن ابی جہل پشت لشکر اسلام پر آ گرے

وہب اور حارث نے ثابت قدم رہکر داد مردانگی دی اس اثنا مین ایک گروہ اشرار کا جناب سید ابرار کیطرف
متوجہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اس گروہ کو دفع کرتا ہے وہب نے کہا مین ہون یا رسول اللہ
اور تیر مار کر مشرکین کو ہٹا دیا بعدہ اور ایک گروہ اعدا کا ظاہر ہوا حضور نے کہا کون ہے اس لشکر کے مقابلہ پہ
وہب نے پھر وہی جواب دیا اور تلوار سے اونپر حملہ کیا اور پھیر دیا پھر اور ایک گروہ کفار کا دکھائی دیا حضرت نے
فرمایا انکے مقابلہ کیواسطے کون ہے وہب نے عرض کیا مین ہون یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اوٹھ اور جنت
کی خوشخبری ہے گویا حضور نے خبر دیدی اونکو کہ وقت جنت مین داخل ہونیکا آگیا اور زمانہ حیات دنیا قطع ہوا
وہ ایسے سچے اللہ کے محب تھے اس بشارت سے خوش ہوکر مجمع کفار مین در آئے کافرون نے اونکو درمیان مین لیکر
تیرون اور تلوارونسے گرادیا بعد اوسکے حارث اونکا بھتیجا بھی خوب لڑکر شہید ہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ موت میری مثل مزنی کی موت کے ہو سعد ابن ابی وقاص کہتے ہین کہ جو
دلاوری اور شجاعت مین نے جنگ احد مین مزنی سے دیکھی کسی لڑائی مین کسی شخص سے نہین دیکھی اور کہا اونہون نے دیکھا
مین نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرھانے مزنی کے بعد اونکے قتل ہونیکے کھڑے تھے اور فرماتے تھے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ
فَاِنِّي عَنْكَ رَاضٍ راضی ہو اللہ تجھسے تحقیق مین تجھسے راضی ہون سبحان اللہ

بچہ ناز رفتہ باشد ز جہان نیاز مندی	کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

کیا مرتبہ اللہ تعالی نے جان نثاران نبی کریم کو مرحمت کیا تھا اور کیا خدا کی شان ہے کہ بہت قوی الایمان صحابہ کو
اس معرکہ مین لغزش ہوگئی گو اللہ تعالی نے اوسکو معاف کردیا اپنے حبیب کے طفیل سے اور بعض ضعیف الایمان
اوس روز سبقت لیگئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ چنانچہ مروی ہے عمرو ابن ثابت ایک شخص تھا
کہ جسکو دین اسلام مین شک تھا چند اوسکی قوم نے اوسکو سمجھایا تھا مگر نفع نہوا تھا اتفاقا اوس روز کہ مسلمان جنگ کو
جاتے تھے پردہ غفلت اونکے دلسے اوٹھ گیا اور زیور یقین کا دل پر چھا گیا ہتیار لگائے اور لڑائی مین شریک
ہوکر مقابلہ کیا یہانتک کہ شہید ہو حضرت نے اونکے حق مین فرمایا تحقیق وہ اہل جنت سے ہے اور ایک لطیفہ

کہ ایک یہودی تھا مخریق نام احبار بنی اسرائیل سے صاحب مال اور کتب انبیا مین صفات نبی آخر الزمان دیکھے
ہوے لیکن بسبب عداوت کے یہودیت پر قائم تھا جب دن حضور جنگ احد کو باہر نکلے اسلام مخریق کے دل مین آگیا
اپنی قوم کو بھی اونہون نے دعوت اسلام کی اور کہا کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین ایمان لاؤ
اونپر اور نصرت دو اونکو تاکہ سعادت دارین حاصل ہو قوم کے لوگون نے کہا آج ہفتہ کا دن ہے لڑنا نہین چاہیے
اونہون نے جواب دیا کہ یہ حکم دین یہودیت کا ہے شریعت محمدی نے اوسکو منسوخ کردیا پس وہ خود اوٹھے اور
تلوار لی اور حضرت سرور عالم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے اور ایمان لائے اور وصیت کی کہ میرا مال
بعد میرے ملازمان حضرت سید عالم کا حق ہے گویا اللہ تعالی نے نور اسلام سے اونکے دل پر ظاہر کردیا تھا
کہ وقت آخر آگیا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ وہ مشرکین پر حملہ آور ہوے اور مرتبۂ شہادت پایا حضرت نے اونکی مدح کی
اور مال اونکا مسلمانون پر موافق اونکی وصیت کے صرف کیا رضی اللہ عنہ جوانمردان صحابہ کا حال اس غرض سے
مذکور ہوتا کہ ہم اہل اسلام واقف ہون کہ اسلام اسی کا نام ہے کہ خدا اور رسول کی محبت اسقدر ہونا چاہیے
کہ جان تک اللہ کیواسطے دریغ نکرے حضور کا فیض صحبت وہ تھا کہ عورتونکو اسقدر قوت ایمانیہ تھی کہ وہ راہ خدا
مین جان دینے کو فخر جانتی تھین چنانچہ ثابت ہے کہ جنگ احد مین نساء مومنات ہمراہ تھین خدمت کرتی
تھین مجاہدین کی اور اونکو جنگ گاہ مین پانی دیتی تھین اور بعض نے خود جہاد کیا اور کفار سے لڑین
جیسا کہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حال مین لکھا ہے شیخ نے مدارج مین کہ وہ ایک شیر زن تھین اونہونے
باتفاق اپنے شوہر زید بن عاصم اور عمارہ اور عبد اللہ اپنے دونو بیٹونکے جنگ احد مین بہت بڑا اہتمام کیا
نسیبہ خود کہتی ہین کہ جنگ احد مین ایک مشک تھی میرے پاس مسلمانونکو مین پانی پلاتی تھی جب دیکھا
دشمنان دین قتال مین مسلمانون پر دراز ہوے پانی پلانا مین نے موقوف کیا اور کفار سے قتال کرنے لگی
کہ تیرہ زخم مجھکو لگے منجملہ اونکے ایک زخم ایسا کاری تھا کہ ایک سال اوسکا علاج مین نے کیا لوگون نے پوچھا
کہ وہ زخم کسکے ہاتھ سے لگا تھا اونہون نے جواب دیا کہ ابن قمیہ لعین کے ہاتھ سے مین نے بھی اوسپر بہت سی ضربین

پہونچائین لیکن وہ دو زرہ پہنے تھا اسوجہ سے کارگر نہوئین اور جب وہ زخم کاری مجھکو لگا سید عالم نے میرے بیٹے عمارہ کو آواز دی کہ اپنی ماں کی خبر لے جلد جا اور زخم باندہ دے نسیبہ کہتی ہین کہ مین اور میری اولاد حضور کے سامنے مقابلہ کر رہی تھی اور صحابہ ہزیمت اوٹھائے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جاتے تھے میرے پاس سپر نتھی ناگاہ حضور نے ایک صحابی کو دیکھا اوسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اوسکو دیکہو قتال پر مستعد ہے اوسنے سپر ہاتھ سے ڈالدی مین نے سپر اوٹھالی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد سے حملہ اعدا کو دفع کرتی تھی ایک سوار نے کفار مین سے تلوار مجھپر ماری کارگر نہوئی مین نے تلوار اوسکے گھوڑے پر ماری گھوڑا اوسکا گر گیا اور وہ گھوڑے سے جدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ناظر حال تھے حضور نے میرے بیٹے کو آواز دی کہ اگر پسر ام عمارہ اپنی ماں کیطرف دوڑ پس مین نے اور میرے لڑکے نے موافق حکم حضور کے متفق ہو کر اوس کافر کو قتل کیا عبد اللہ بن نسیبہ کہتے ہین کہ اوسدن ایک مشرک نے ایسا زخم مجھپر پہونچایا کہ خون اوسکا بند نہوتا تھا میری ماں نے زخم میرا باندھا اور کہا کہ اوٹھ کفار سے مقابلہ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام عمارہ جو قوت اور ہمت تو رکھتی ہے کسکو ہے فی الواقع اپنی جان دینے سے اولاد کا قتل کرنا بہت سخت تر ہے مگر محبت رسول اللہ نے سب آسان کر دیا تھا عبد اللہ کہتے ہین اس اثنا مین وہ شخص جسنے مجھکو زخمی کیا تھا ہمارے سامنے سے گذرا حضور نے فرمایا اے ام عمارہ یہ شخص ہے جس نے تیرے لڑکے کو زخمی کیا ہے پس میری ماں نے ایک تلوار اوس کافر کی پنڈلی پر ماری کہ وہ گر گیا جناب سرور عالم ہنس دیے اپنے چنانچہ دندان مبارک دکھائی دیے اور فرمایا کہ قصاص اپنے لڑکے کا لیا تو نے ام عمارہ شکر ہے اللہ کا کہ اوسنے تجھکو تیرے دشمن پر فتح دی اور تیری آنکھ کو اوسکے ہلاک سے روشن کیا نسیبہ نے کہا یا رسول دعا فرمایئے کہ مین اپنے اہلبیت کے ساتھ آپکے رفیق ہون جنت مین حضرت سید عالم نے اونکی اور اونکے شوہر اور بیٹونکے حق مین دعا کی اے میرے اللہ ان سبکو میرا رفیق جنت مین کرنا

نے کہا کہ بعد اس دعا کے جو مصیبت چاہے مجھپر ہو مجھکو کچھ باک نہین ہے معلوم ہوا کہ حضور کے یاران باوفا کو فقط حضور کی رفاقت دارین مین مقصود ہے اور فقط رضائی جناب نبوت درکار ہے اور اسی جان نثاری اور فرمانبرداری کیوجہ سے وہ افضل ہین بعد انبیا کے تمام عالم سے رضوان علیہم اجمعین حال حضور کے یاران باوفا کا مذکور ہوچکا اب حال خاص جناب سید عالم کا اس غرض سے بیان ہوتا ہے تا کہ اہل اسلام کو معلوم ہو کہ محبوب خدا نے خود کسقدر تکالیف اللہ کیواسطے اپنے نفس نفیس پر اوٹھائی ہین اور کس کوشش اور سعی سے خدا کے دین کو پھیلایا ہے اب ہم پر لازم ہے کہ دین خدا کی ہم بھی اعانت کرین اور تکلیف سے نڈرین کہ یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حضور کی نافرمانی سے بچے رہین کہ نافرمانی رسول باعث خرابی ہے دارین مین کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ چار شخصون نے کفار قریش سے آپسمین عہد کیا تھا کہ حضور کو شہید کرین ایک اونمین سے ابن قمیہ ہے جو تمام قوم سے بڑا بدکار اور سخت تھا دوسرا عتبہ ابن ابی وقاص بھائی حضرت سعد ابن ابی وقاص کا تیسرا عبداللہ ابن شہاب زہری اور چوتھا ابن ابی خلف اور ایک روایت مین ہے کہ عبد بن حمید اسدی بھی انہین مین سے ہے لعنہم اللہ الغرض یہ سب متفق ہوکر حضرت سید عالم پر حملہ آور ہوئے گو وہ ارادہ اونکا باطل تھا اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ خلاصہ مضمون اس آیہ شریفہ کا یہ ہے کہ کفار چاہتے ہین کہ اللہ تعالی کے نور کو بجھا دین یعنی جناب سرور عالم کو جو اللہ کے نور ہین قتل کرین اللہ تعالی [illegible] تا ہے کہ ہم اوس نور کو کامل کرینگے اگرچہ کافرونکو ناگوار ہو لیکن اونہون نے اپنے نزدیک کوشش کو پورا کیا چنانچہ مروی ہے ابن قمیہ ملعون نے اسقدر پتھر اوس گوہر درج رسالت پر مارے کہ رخسارہ انور خون آلودہ ہوا اور حلقے خود کے رخسارہ مبارک مین کہ آئینہ جمال حضرت الوہیت تھا ایسے پیوست ہوگئے کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے آگے کے دانت سے ایک حلقے کو پکڑکر کھینچا دانت اونکا گر پڑا دوسرے حلقے کو اونہون نے دوسرے دانت سے پکڑکر کھینچا وہ دانت بھی گر گیا پیشانی پر انوار

جناب سید ابرار کی زخمی ہو گئی اور خون اوس سے جاری ہوا اور ریش مبارک پر ٹپکنے لگا حضرت
سرور عالم ریش شریف سے خون کو پاک کرتے تھے اور سر مبارک اور چہرہ پر انوار پر ملتے تھے اور فرماتے تھے
کیونکر فلاح پاویگی وہ قوم کہ ایسا کام کیا اپنے رسول سے حالانکہ وہ رسول بلاتا ہے اونکو خدا کیطرف جبرئیل
علیہ السلام آئے اور یہ آیہ شریفہ لائے لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ
نہیں ہے تمہارا اس امر سے کوئی خبر اللہ ہی کو اختیار ہے چاہے اونکو بخشدے اور ہدایت کرے ساتھ رحمت کے اون پر
چاہے عذاب کرے اونپر کہ وہ ظالم ہیں یعنی آپکو اونکی فکر کیون ہے آپ تبلیغ احکام اور جہاد کے مامور ہیں آپ اپنا
کام کیے جائیے ہم جو چاہینگے اونکے واسطے کرینگے چاہیں عذاب کریں چاہیں چھوڑ دیں کہ وہ ظالم ہیں اور ایک روایت
میں ہے کہ جناب رحمت عالم خون کو پونچھتے جاتے تھے اور اہتمام فرماتے تھے کہ کوئی قطرہ زمین پر نگرے اور ارشاد
کرتے تھے کہ اس خون سے اگر کچھ بھی زمین پر گرے تو آسمان سے عذاب اہل زمین پر نازل ہو کہ ہلاک کردے اہل زمین کو
اور ایک بھی شئے قسم کھانے سے نہ اوسکے بعدہ دعا کی حضور نے کہ اے رب میرے بخشدے میری قوم کو اسواسطے کہ وہ میرے رتبہ سے
واقف نہیں ہیں سبحان اللہ کیا رحمت واسع تھی رحمۃ العالمین کی کہ اوسوقت بھی خدا کیواسطے دعائے مغفرت کی
اور اونکیطرف سے عذر خواہی کی کہ لاعلم ہیں مگر غضب خدا کا ہوا اون ظالمونپر کہ ایسے نبی کریم کو ایذا دیتے تھے اور
شقاوت سے نہ باز آتے تھے چنانچہ مروی ہے کہ عتبہ ابن ابی وقاص نے پتھر جناب سید عالم پر مارا وہ پتھر
حضور کے نیچے کے ہونٹ پر لگا اور آگے کے دانت نیچے کیطرف سے ٹوٹ گئے اور عبداللہ ابن شہاب نے ایک پتھر
مرفق شریف پر مارا اور زخمی کیا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب سید عالم کی
روئے پر انوار سے خون جاری ہوا میرے باپ مالک بن سنان نے منہ اپنا مقام زخم پر رکھا اور خون چوستے تھے اور
پیجاتے تھے اور لوگوں نے ان سے کچھ کلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے خون کو مساس کریگا
وہ آتش دوزخ سے محفوظ رہیگا اور ایک روایت میں ہے سیدنا علی مرتضی اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہما خون کو روئے مبارک سے دھوتے تھے شیر خدا پانی لاتے تھے اور بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زخم کو دہوتی تھین ہر چند دہویا لیکن خون نہ رکا آخر جناب سیدہ نے ایک ٹکڑا بوریے کا جلا کر زخم مین بہرا
تب خون بند ہوا اور صاحب روضۃ الاحباب نے لکہا ہے کہ شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری مین
نقل کیا ہے کہ عبد الرزاق نے معمر سے اور معمر نے زہری سے روایت کیا ہے کہ ستر ضربین تلوار کی اوس دن مجھ پر پڑے
انور سید البشر پر پڑین اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو اون سب سے بچایا اور بعد اوسکے حضرت ابن حجر نے کہا ہے احتمال
رکہتا ہے یا تو عدد ستر کی جو مروی ہین صحیح تعداد ہے یا مبالغہ ہے یعنی مراد کثرت سے ہے اور کہتے ہین ابن قمیہ لعین نے
ایک تلوار کا ہاتھ حضرت سید عالم کے حوالہ کیا وہان پر ایک گڑہا تھا حضرت چونکہ اوس دن دو زرہ پہنے تھے
اوس لعین کی ضرب اور ہتیار و نکے ثقل سے اوس گڑہے مین گر پڑے اور زانو مبارک چہل گئے اور لوگونکی
نظر سے چہپ گئے اوس ملعون نے پکار کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہوئے اور شیطان نے بھی ندا کی ابو سفیان نے
پوچہا کسنے یہ کام کیا ابن قمیہ بولا اوس شخص نے ابو سفیان نے کہا کہ مین کنگن تیرے ہاتھ مین پہناؤنگا جسطرح
اہل عجم لڑنیوالونکو پہناتے ہین اور مروی ہے کہ جب سید عالم اوس گڑہے مین گرے حضرت طلحہ آئے اور حضرت کو
اوٹھا لیا اپنی بغل مین لیکر اور صاحب روضہ نے لکہا ہے کہ حضرت طلحہ اوس گڑہے مین اوتر کر بیٹھ گئے حضرت
سید عالم نے اونکے دوش پر پیر رکہا اور سیدنا علی مرتضی نے اوپر سے ہاتھ پکڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر
نکل آئے اور اون پانچون اشقیا کو بد دعا دی سال بہر اونکو نگذرا تہا بعضے اوس دن مارے گئے اور بعضے اوسی
سال جہنم کو پہونچے قبیح حالت سے چنانچہ مروی ہے کہ ابن قمیہ نے جب تلوار حضرت سرور عالم کو ماری کہا اس ضرب کو
مجہسے لو مین ابن قمیہ ہون حضرت نے فرمایا اَقْمَاَکَ اللّٰہُ وَاَذَلَّکَ ذلیل و خوار کرے تجہکو اللہ تعالی
اوسی سال وہ شقی بکریونکے گلے کے قریب ایک پہاڑ پر سوتا تہا اللہ تعالی نے ایک مینڈہا جنگی اوسپر بہیجا
اوسنے سینگہ اپنا اوس ملعون کی پیٹہ پر رکہا اور حلق سے اوسکے نکال لیا اور اس خرابی سے قہر خدا مین مبتلا
ہو کر جہنم پہونچا اور ابی ابن خلف سے حضرت سرور عالم نے ایکوقت مین فرمایا تہا کہ تیرا قاتل مین ہون وہ اسی طرح
قریش کے ساتھ جنگ احد مین آتا تہا ابو سفیان اوسکو زبردستی لائے اور تفصیل اوسکی یہ مروی ہے کہ وہ کافر اسیران بدر مین تہا

جب فدیہ اوسنے قبول کیا اور رہائی پائی تاکہ مین جاکر یہ ادا کرے اوس ظالم نے حضرت کی حضور مین
کہا آج کے بعد میرا ایک گھوڑا ہے اوسکو اسقدر دانہ کھلاؤنگا تاکہ فربہ ہو اور اوس گھوڑے پر سوار ہو کر تمہارے
مقابلہ پر آؤنگا اور تمکو قتل کرونگا سید عالم نے ارشاد کیا بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اوسی حالت مین کہ تو اوس
گھوڑے پر سوار ہوگا اور تیرا قتل میری ہی ہاتھ سے ہونیوالا ہے انشاء اللہ تعالی جنگ احد مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
یارون سے فرمایا کہ ابی ابن خلف سے آگاہ رہنا کہ وہ ناخلف میرے عقب سے نہ آوے اگر دیکھنا اوسکو آتے ہوے مجسے کہدینا چونکہ
زبان مبارک سے ارشاد ہوچکا تھا اوسکی نسبت مین قضائے الٰہی نے باوجودیکہ وہ خائف تھا اوسکو جنگ پر
مستعد کردیا پس ناگاہ وہ شقی اوسی گھوڑے پر سوار دکھائی دیا جب اوس ملعون نے سید عالم کو
دیکھا سخنان ناسزا جو اوسی کافر کے سزاوار تھے بکنے لگا اور کہا یا محمد ابی تمہارے ہاتھ سے نجات نپاونگا
اگر تم آج کے دن میرے ہاتھ سے بچ گئے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اگر حکم ہو ہم اسپر حملہ کرین اور دوزخ مین
پہونچا دین حضرت نے فرمایا نہ اور صبر کیا یہانتک کہ ابی قریب آگیا زبیر حضرت کے سامنے کہڑے تھے
اور ایک حربہ اونکے ہاتھ مین تھا سید عالم نے اوس حربہ کو اونسے لیکر ابی پر مارا اوس ملعون کی
گردن پر لگا فوراً اوسنے گھوڑا اٹھایا اور اپنے لوگون مین پہونچا اور گھوڑے سے گر پڑا اور گائی کیطرح
چلانے لگا قوم نے کہا کہ زخم تیرا کیا ہے ذرا سا چھل گیا ہے اگر ایسا زخم ہم مین سے کسیکے آنکھہ مین لگتا
تو کچھ باک نہوتا تو اسقدر آہ و نالے کیون کرتا ہے اوسنے کہا تم جانتے ہو یہ زخم کسکی ضرب کا اثر ہے مین
اس زخم سے نہ بچونگا ہلاک ہونگا یہ زخم جو مجھہ تک پہنچا ہے اگر تمام اہل الحجاز پر ہوتا سب یکبارگی
ہلاک ہوجاتے اسواسطے کہ محمد نے مجکو خبر دی ہے کہ تیرا قاتل مین ہونگا اور کہا اوسنے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اگر لکڑی خرمے کی میرے منہ پر ماردیتے تو مین ہلاک ہوجاتا اور اسی طرح سے فریاد اور
نالہ کرتا رہا یہانتک کہ مشرکین کی مکہ مین پہونچنے کے قبل ایک منزل پر مرگیا اور جہنم مین پہونچا
اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ صاحب مواہب واقدی سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا عبداللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ابی بن خلف بطن رابغ میں مرا اور کہا اونہوں نے کہ میں بطن رابغ میں
سیر کرتا تھا تھوڑی رات گئی تھی ناگاہ ایک آگ کا شعلہ نکلا مجھکو ہیبت اوس سے آئی دفعتاً اوس
آگ میں سے ایک آدمی نکلا زنجیر میں بندھا ہوا اوس زنجیر کو کھینچتے تھے اور وہ فریاد کرتا تھا ہائے تشنگی
سے اور وہ سپاہی کہتا تھا کہ اسکو پانی نہ دینا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل کیا ہوا ہے یہ ابی
بن خلف ہے لعنت اللہ علیہ اور ابن عبد بن حمید اسدی نے بھی جناب سید عالم پر حملہ کرنیکو تو سے
گھوڑا دوڑایا حضرت ابودجانہ نے ایک ضرب شمشیر سے اوسکو قتل کیا شیخ نے لکھا ہے کہ حال عتبہ اور
عبداللہ بن شہاب کا معلوم نہیں کہ وہ کیونکر اور کب ہلاک ہوئے صاحب معارج نے کہا ہے
بالاجمال کہ باقی وہ پانچوں ملعون بھی اوسی سال میں بُری حالت سے مرے الغرض جب
سرور عالم اوس نشیب سے برآمد ہوئے صحابہ نے حضور کو دیکھا سلامت پایا ہر طرف سے جمع ہوے
حضور اوس جماعت صحابہ کے ساتھ احد کی گھاٹی کیطرف متوجہ ہوئے جب حضور مع جماعت یاروں کے
نیچے پہاڑ کے پہنچے ابوسفیان اور ایک جماعت مشرکین نے چاہا کہ دوسری طرف سے پہاڑ پر چڑھ جاویں
اور بقیہ لشکر اسلام پر غالب ہوں اور حضور کو اوس گھاٹی میں گھیر لیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعا کی الٰہی وہ کافر ہمارے اوپر لائق نہیں ہیں کہ ہم پر غلبہ پاویں اللہ تعالیٰ نے اونکے دلوں میں
ایک خوف پیدا کردیا کہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھ سکے اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے مع ایک جماعت صحابہ کے اونکو روکا اور اوس گروہ اشرار سے مقابلہ کیا یہانتک کہ اونکو ہٹا دیا
جناب سرور عالم نے بسبب کمال ضعف کے نماز ظہر کو بیٹھکر ادا کیا بعد قصد فرمایا کہ پہاڑ کے اوپر
تشریف لیجاویں ایک بڑا پتھر راہ میں ملا بسبب ضعف کے حضرت اوسپر چڑھ نہ سکے حضرت طلحہ
بیٹھ گئے حضرت اونکے دوش پر پیر رکھکر اوپر چڑھ گئے اور فرمایا طلحہ نے اپنے اوپر جنت کو واجب کرلیا
حضرت پہاڑ پر تشریف لیگئے اور ابوسفیان کا قصد تھا کہ مع اپنے لشکر کے مکہ کو پلٹ جاویں اور منظور ہوا

کہ دریافت ہوجاوے کہ کون کون شہید ہوا ہے ہزاداران اسلام سے اور کون زندہ ہیں ابوسفیان نے آگے بڑھکر آواز دی آیا قوم میں محمد ہیں حضرت نے فرمایا جواب نہ دو پھر ابوسفیان نے کہا آیا قوم میں ابن ابو قحافہ ہیں حضرت نے ارشاد کیا جواب نہ دو پھر کہا ابوسفیان نے آیا قوم میں عمر ابن خطاب ہیں حضرت نے کہا جواب نہ دو جب ابوسفیان نے جواب نہ پایا اپنی قوم سے کہا کہ میں نے جنکا نام لیا ہے سب شہید ہوئے اگر زندہ ہوتے جواب ضرور دیتے حضرت فاروق کو طاقت ضبط کی نہ رہی بلند آواز سے کہا اے دشمن خدا جھوٹا ہے تو اللہ تعالی نے سبکو تیری جان کیواسطے زندہ رکھا ہے ابوسفیان نے اوسوقت اپنے بت کی مدح کی اور کہا اُعْلُ ہُبَل یعنی بلند ہو اے ہبل کہ تیری برکت سے ہمکو فتح ہوئی حضرت نے فرمایا اوسکے جواب میں کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ اللہ بڑا ہے اور بزرگ ہے ابوسفیان نے کہا اَلْعُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَکُمْ حضرت نے ارشاد کیا جواب میں کہو اَللّٰہُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ پھر ابوسفیان نے کہا آجکا دن بدر کے مقابل ہے اور لڑائی مثل ڈول کے ہے کبھی ایک بھرا آتا ہے اور دوسرا خالی اور کبھی وہ بھر آتا ہے اور یہ خالی حضرت فاروق نے کہا کہ وہ دن اور یہ دن برابر نہیں ہے اسواسطے کہ ہمارے مقتول جنت میں اور تمہارے مقتول جہنم میں ہیں پھر کہا ابوسفیان نے ہمارے تمہارے وعدہ گاہ سال آئندہ کا ہے بدر میں اور ابوسفیان مع اپنے لشکر کے پلٹا اور مکہ کو روانہ ہوا جب لشکر اشرار پلٹ گیا صحابہ کو دغدغہ پیدا ہوا کہ مبادا کفار مدینہ منورہ کو توجہ نکریں حضرت سیدنا علی مرتضی کو بھیجا کہ حال اونکا دریافت کرو جناب امیر بموجب ارشاد کے خبر لائے کہ مشرکین مکہ کو گئے حضرت سید عالم نے فرمایا کہ آج سے کفار قریش کبھی ہمپر غالب نہونگے اور ہم مکہ کو فتح کرینگے انشاء اللہ تعالی جب مشرکین چلے گئے اہل اسلام اپنے شہدا کو دیکھنے لگے اور زخمینکو اوٹھانے لگے حضرت نے فرمایا میرے چچا حمزہ کا کیا حال ہے حارث بن صمہ حضرت کے پاس سے اوٹھے تاکہ حضرت حمزہ کی خبر لادیں اونکو دیر ہوئی حضرت سیدنا علی مرتضی اونکے پیچھے تشریف لیگئے اور حارث کے پاس پہونچے اوسوقت کہ وہ حمزہ کے سرھانے کھڑے تھے حضرت حمزہ کو آپنے جب شہید پایا اضطراب بہت رکھ کے اور سید عالم سے

یہ واقعی بیان کیا حضور اوٹھکر تشریف لیگئے اور بنفس نفیس آکر حضرت حمزہ کے سرپر کھڑے ہوئے پایا اپنے چچا کو مقتول
اور اسحالمین کہ اون ظالمون نے قابو پاکر اونکو مثلہ کیا تھا اور سینہ حضرت حمزہ کا چاک کرکے
جگر شریف کو نکال لیا تھا یہ حال ملاحظہ فرما کر حضرت سید عالم کو بہت ملال ہوا اور روئے
اسواسطے کہ حضرت حمزہ آپکے چچا بھی تھے اور برادر رضاعی بھی تھے حضور اونکو بہت دوست رکھتے تھے
اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضور نے نہین کھڑا ہوا ہون کسی مقام پر اختشم دلانیوالا مجھکو
اس مقام سے زیادہ اور فرمایا واللہ اگر قابو پاؤنگا قریش پر تیس آدمی انکے اور ایک روایت مین ہے
ستر آدمی انکے مثلہ کرونگا جبرئیل علیہ السلام اوسوقت یہ آیہ کریمہ لائے وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ
مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ الصَّابِرِينَ مراد یہ ہے کہ اگر تم اونسے بدلا لو تو جیسا اونھون نے
کیا ہے تم ویسا اونکے ساتھ کرو اور اگر صبر کرو تو صبر بہتر ہے صبر کرنیوالیکو سید عالم نے فرمایا کہ مین نے
صبر کیا اور اوس ارادہ سے حضور باز آئے اور [illegible] دعائے مغفرت کی حضرت
حمزہ کیواسطے اور بعدہ کفارۂ قسم ادا فرمایا [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عم مکرم
کے پاس تھے حضرت صفیہ پھوپی رسول کی [illegible] حضرت حمزہ کی ظاہر ہوئین حضرت نے اونکے فرزند
حضرت زبیر سے کہا کہ اپنی مان کو پھیر لیجاؤ تا کہ اپنے بھائیکو اس حالمین نہ دیکھین شاید اونکو
طاقت ضبط کی نرہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بڑھکر والدہ سے کہا کہان جاتی ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہے کہ تم پلٹ جاؤ حضرت صفیہ نے فرمایا اے فرزند مین نے سنا ہے کہ
میرے بھائی حمزہ کو شہید کیا ہے اور مثلہ کیا ہے اور مین جانتی ہون کہ [illegible] محنت طلب
رضائے خدا مین اوسکو پیش آئی ہے اور تکلیف رضائی خدا کیواسطے او [illegible] ہے
امید رکھتی ہون کہ خدا عزوجل مجھکو صبر دیگا اور ایک روایت مین کہ اونھون نے یہ فرمایا
کہ یہ جو کچھ خدا کی راہ مین اوسکو پہونچا ہے تھوڑا ہے یعنی رضائے الٰہی اور وصال خدا بہت

دت سے جاتا ہے اونکو سہولیت سے حاصل ہوا ہے زبیر نے آکر کلام یا ان کا حضرت سے عرض کیا
حضور نے اونکو اجازت دی حضرت صفیہ تشریف لائین اور بھائی کو جب اوس صورت پر دیکھا اللہ تعالٰی
ست بھائی کے واسطے دعا مغفرت کی لیکن گریہ کو نہ روک سکین جب حضور بھی اونکے رونے سے رو دیے اور حضرت سیدہ بھی رونے لگین
حضور نے جناب سیدہ اور حضرت صفیہ سے فرمایا کہ بشارت ہو تمکو جبرئیل آئے اور کہتے ہین حمزہ کو ساتون
آسمانون مین اسد اللہ و اسد رسولہ لکھا ہے یعنے اللہ اور اللہ کے رسول کا شیر اور مروی ہے کہ سید عالم
نے صحابہ سے فرمایا سعید بن ربیع بن عمر انصاری بدری کا حال دریافت کرو وہ بھی حضور کے
سچے عاشقون سے تھے ایک مرد انصاری نے اونکو کشتون مین دیکھا کہ حیات سے اونکے ایک
رمق باقی ہے اونہون نے سلام حضرت کا اونسے کہا حضرت سعید نے جواب دیا کہ میرا سلام حضور رسالت
مین عرض کرو اور عرض کرو میری طرف سے جزا دے اللہ تعالٰی آپکو ہماری طرف سے اے پیغمبر خدا اسکے
بہت اچھی جزا کہ دی ہے کسی پیغمبر کو اوسکی امت سے اور یارونکو میرا سلام کہدو اور یہ پیام دیدو
کہ اگر اپنے پیغمبر کے فرمان برداری اور خدمتگذاری مین تقصیر کروگے تو تمکو اللہ تعالٰی جل شانہ کی
حضور مین کچھ عذر نہوگا یہ کہکر اونہون نے انتقال فرمایا اون مرد انصاری نے پلٹ کر یہ حال
عرض کیا آپنے فرمایا اے اللہ میرا راضی ہو سعید ابن الربیع سے الغرض حضور نے اول حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ پر نماز پڑھی اور بعد اوسکے دوسرے شہدا پر بعدہ بدون غسل کے اونہین خون آلودہ کپڑونکے
ساتھ اونکو دفن کیا اور آخر روز مین مدینہ منورہ کیطرف متوجہ ہوے تمام مرد اور عورتین
مدینہ کی حضور کے استقبال کو نکلین اور جناب سرور عالم کی سلامتی پر خدا کا شکر کیا اور جو کچھ مصیبت
اونپر پیش آئی تھی حضور کی سلامتی کے مقابل اونہون نے اوسکو سہل جانا اور سب عرض کرتے تھے
کہ یا رسول ہر مصیبت آپکی مصیبت کے سوا سہل اور آسان ہے ایک بی بی تھین کہ اونکے باپ شوہر
اور فرزند اور دیگر عزیز شہید ہوے تھے وہ لوگونسے پوچھتی تھین کہ رسول اللہ زندہ ہین اگر حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین تو ہمکو کیسیکے مرنے سے باک نہین اور ہم غمگین نہین ہین رنج و تحمل ہم
بعنی ہم دارہم ہم ۔ اور جب حضور قبیلہ بنی عبد الاشہل مین پہونچے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ
عنہ جس قبیلہ سے ہین کبیشہ بنت رافع والدہ حضرت سعد بن معاذ کی بامید سکین اور دوڑتی تھین
تاکہ جمال باکمال مصطفوی سے آنکھونکو روشن کرین اور حضور گھوڑے پر سوار گھر تک آتے تھے حضرت
سعد نے باگ حضور کے اسپ کی پکڑکر عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری مان ہے حضور کی ملازمت مین
حاضر ہوتی ہے حضور نے فرمایا مرحبا اور سکو لیس وہ حاضر ہوئین حضور نے قریب بلایا پیرانوار سے
مشرف ہوئین اور عرض کیا یا رسول اللہ جب ہمنے آپکو سلامت پایا ہر مصیبت ہم اوسکو
اوٹھا سکتے ہین حضرت سلطان انبیاء نے عمرو بن معاذ اونکے بیٹے کی تعزیت ادا کی اور فرمایا ام سعد
بشارت ہو تمکو اور بشارت دے اپنی اہل کو کہ جو لوگ شہید ہوئے ہین منازل جنت مین پھرتے ہین اور سیر
کرتے ہین اور شفاعت اونکی اونکے لوگونکے حق مین قبول ہوئی ام سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اس
دل سے ہم راضی ہوئے اور بعد اس بشارت کے جو ارشاد ہوا کسکے تہنیت ہے نہ مقام تعزیت
اور عرض کیا یا رسول اللہ اونکے بازماندہ لوگون کیواسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا اے اللہ اونکے دلکے
غمونکو دور کر اور اونکو اس مصیبت پر اجر دے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ مجروح ہین اپنے
گھرونکو چلے جاوین اور زخمونکا علاج کرین میرے ساتھ نجاوین اور بنی اشہل مین قریب تیس
آدمیونکے زخمی تھے حضرت سعد فقط آپکے ساتھ دولتسرا نبوت تک گئے اور حضور کو مکان پر پہونچا کر
اپنے گھر گئے اور منقول ہے کہ جب اہل مدینہ سید عالم کے استقبال کو نکلے فاطمہ دختر حضرت حمزہ بھی
راستہ پر آئی تھین دیکھا لشکر جناب سید بشر گروہ گروہ آتا تھا ہر چند اوس لشکر مین تلاش کیا اپنے
باپ کو نہ پایا ناگاہ صدیق اکبر کو دیکھا اونسے پوچھا کہ میرے باپ کہان ہین وہ لشکر مین دکھائی نہین دیتے
صدیق اکبر کا دل بھر آیا اور آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریف

لاتے ہین جب سید عالم بھی تشریف لائے او باپ کو اونہون نے نہ دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے آئین اور حضور کے مرکب کی باگ پکڑلی اور پوچھا یارسول اللہ میرا باپ کہان ہے سید البشر نے
فرمایا مین تیرا باپ ہون اونہون نے عرض کیا یارسول اللہ اس ارشاد سے بوے خون آتی ہے
اور رو رو رونے لگین تمام صحابہ اونکے رونے سے رو دیے بعدہ فاطمہ نے کہا یارسول اللہ کیفیت میرے باپ کے
شہادت کی ارشاد کیجئے حضرت نے فرمایا ای فرزند اگر مین اونکا حال کہونگا تجکو قوت صبر کی نہوگی
یہ سنکر وہ اور زیادہ رونے لگین اور مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین
داخل ہوئے اکثر انصار کے گھرونسے آواز گریہ کی سنی سب کے خانہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فرمایا [illegible]
لکن حمزۃ لا بواکی لہ یعنی حمزہ ایسی عورتین جو اوسکے واسطے روئین نہین رکھتا انصار نے جب
یہ سنا اپنی عورتون سے کہا کہ پہلے حمزہ کے گھر جاؤ اور اونکے واسطے گریہ کرو بعدہ اپنے گھر مین آکر
اپنے شہدا پر گریہ کرو عورتین انصار کی حضرت حمزہ کے گھر مین جمع ہوئین اور آدہی رات تک اونکے واسطے
روتی رہین حضرت سید عالم سوگئے تھے جب بیدار ہوئے آواز گریہ بیبیان حضرت حمزہ کے گھر سے
سمع شریف مین پہونچی پوچھا یہ آواز کیسی ہے لوگون نے عرض کیا زنان انصار آگئے چچا کے واسطے
روتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعا کی راضی ہو اللہ تم سے اور تمہاری اولاد اور
تمہاری اولاد کی اولاد سے صاحب روضہ نے بعد اس روایت کے لکہا ایک روایت مین ہے کہ فرمایا مقصود میرا
یہ نہتا کہ عورتین جمع ہون اور حمزہ پر گریہ کرین اور نہی کی نوحہ کرنے سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
شہدائے احد کی شان مین فرمایا ہے جب وے اونہون نے اس عالم سے انتقال کیا اللہ تعالے نے اونکی
ارواح کو درلایا ایسے جسمون مین کہ صورت اونکی مثل طیور کی ہے ہر روز وہ چڑیان بہشت کی نہرونکے
کنارون پر پانی پینے آتی ہین اور میوہ ہائے جنت کہاتی ہین اور تمام جنت کے باغون مین اور مکانون مین
اوڑتی پھرتی ہین اور قرارگاہ اونکا بعد جنت کی سیر کے طلائی قندیلین ہین عرش رب العالمین کے

سایہ میں جب وہ اپنے تئین ایسی آسائش میں دیکھتی ہین کہتی ہین کون ہے جو ہمارے بھائیون کو
ہمارا یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم بہشت میں کمال جمعیت خاطر کے ساتھ کھاتے ہین اور پیتے ہین تاکہ ہمارے بھائی
فرصت کو غنیمت سمجھین اور خدا کی راہ مین کوشش کرین اور راہ لئے دین سے جہاد کرتے رہین
تب اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین تمہارا پیغام پہونچا دیتا ہون پس یہ آیہ کریمہ اللہ تعالی نے
نازل فرمائی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا تا آخر خلاصہ اس آیہ شریفہ کا یہ ہے
جو اللہ کی راہ مین قتل ہوئے ہین اونکو مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہین کھاتے ہین اور آسائش کرتے ہین اوس چیز
کے ساتھ جو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اونکو مرحمت کی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالی اونپر تجلی کرتا ہے
اور فرماتا ہے کہ جو چاہو مجھسے مانگو وہ کہتی ہین اے پروردگار کیا مانگین تجھسے اسواسطے کہ بہشت مین ہین اور جو کچھ چاہئے
وہ ہمکو میسر ہے جب زیادہ اصرار ہوتا ہے وہ عرض کرتی ہین کہ اے رب ہم یہ چاہتے ہین کہ ہماری ارواح کو ہمارے جسمونمین پھیر دے
اور دنیا مین بھیجدے تاکہ پھر تیری رضا کیواسطے تیری راہ مین شہید ہون ارشاد ہوتا ہے جب ہم قبض کرتے ہین پھر دنیا مین
نہین بھیجتے ہین معلوم ہوتا ہے اس روایت سے کہ خدا کی راہ مین جان دینے مین مزا اور لذت حاصل
ہوتی ہے جو نعمات اور لذائذ جنت پر بھی غالب ہے اسیوجہ اہل سبب کا قول ہے

جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل		تو خود انصاف ایدل این نکو یا آن نکو

طلحہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ احد سے فارغ ہوئے
خطبہ پڑھا حضور نے اور اللہ تعالی کی حمد کی اور مسلمانون کی تعزیت کی اور مسلمانونکو خبر دار کیا اوس اجر و ثواب جو اللہ تعالے
جلشانہ نے مقرر کیا ہے بعدہ یہ آیہ کریمہ پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ
مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ تا اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ زیارت کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی اور کہا اے پروردگار سزاوار پرستش کے تیرا بندہ تیرا رسول
گواہ ہے کہ یہ لوگ تیری رضا کیواسطے مارے گئے ہین اور فرمایا جو کوئی انکی زیارت کریگا قیامت تک

[حاشیہ:] و نقضا آیا شہدائے احد اور جو دمنسک ...

اور سلام کریگا انپر یہ جواب کہینگے اور مروی ہے کہ جناب سید عالم ہر سال شہدائے احد کی زیارت کو
تشریف لیجاتے تھے اور فرماتے تھے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور بعد جناب رسالت
کے یہی طریقہ شیخین کا رہا اور فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ ایکروز مین صحرائے احد مین گذری اور کہا
مین نے السلام علیک یا عم رسول اللہ آواز سنی مین نے علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور
عطاف بن خالد مخزومی اپنی خالہ سے روایت کرتی ہین کہا اونہون نے کہ مین شہدائے احد کی
زیارت کو گئی اور میرے ساتھ فقط دو غلام تھے اور کوئی نتہا اور مین نے سنا تھا کہ حضرت نے
فرمایا ہے شہدا زندہ ہین جو اونپر سلام کہتا ہے وہ جواب دیتے ہین پس مین نے سلام کیا اور جواب سنا
کہا اونہون نے یعنی شہدا نے کہ ہم تمکو پہچانتے ہین میرا جسم کانپنے لگا ہیبت سے پس مین جلد
سوار ہوئی اور وہان سے روانہ ہولی اور مروی ہے کہ بعد پلٹنے کے سرداران لشکر مشرکین نے باہم گفتگو
کی ابوسفیان وغیرہ کی رائے ہوئی کہ پھر پلٹکر مقابلہ کرین صفوان بن امیہ نے اوسکو ناپسند کیا اور
کہا ایسا نہو کہ وہ بھی مجمع کرین اور اوس و خزرج بلکہ حملہ آور ہون [illegible] دگرگون [illegible]
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ اونکی مراجعت کا سنا روز جنگ کی صبح کو یعنی بروز یکشنبہ
حضرت بلال سے فرمایا کہ منادی کردو کہ حکم خدا ہے مشرکین پر چہاؤ کرنیکو حاضر ہو اور سوا حاضران
احد کے اور کوئی نہ آوے اور یہ اسواسطے تھا کہ مشرکین کو معلوم ہو اہل احد لڑائی سے عاجز
نہین ہوے ہین کہ دوسرے یارون سے مد لین حضور کے یاران باوفا نے جب یہ سنا
لبیک آوری حکم پر جان اور دل سے مستعد ہوے اور پٹیان زخمون پر باندہکر جان دینے کو حاضر ہوے
سید عالم بھی سلاح جنگ لگاکر صحابہ سے ملے اور ام مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور علم لشکر کو
سیدنا علی مرتضی کو اور بر او دیتی سیدنا صدیق اکبر کو دیا اور روانہ ہوے اور ایک موضع مین کہ مدینہ منورہ
سے تین میل پر ہے قیام کیا معبد ابن ام معبد کہ ہنوز مسلمان نہوے تھے لیکن حضور سے اونکو

محبت تھی مکہ کو جاتے تھے راہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور صحابہ کی تعزیت کی اور روانہ
ہوے راہ مین لشکر مشرکین سے پہونچے ابوسفیان نے پوچھا کیا حال ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
اونکے صحابہ کا معبد نے جوابدیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم معہ ایک جماعت کے مدینہ منورہ سے باہر نکلا ہین
تمسے انتقام لینے کو مین نے حمراء الاسد مین اونکو چھوڑا ہے کافرون نے کہا تم کیا کہتے ہو اونہون نے
کہا خدا کی قسم سچ کہتا ہون اور میری تصور مین ہے کہ تم اس منزل سے چلنے سے پہلے
اونکے گھوڑون کی پیشانیان دیکھو گے یہ سنتے ہی مشرکین کو بہت بڑا خوف پیدا ہوا
اور بکمال عجلت کے ساتھ مکہ کیطرف روانہ ہوے الحمد للہ علی ذالک باوجود کسیقدر
غلبہ پانیکے یہ ہیبت اہل اسلام کی اونکے دلو مین تھی کہ تھم نہ سکی اور معبد نے اس حال سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی الغرض جب مشرکین بہ تعجیل مکہ کو روانہ ہو گئے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی معہ اپنے صحابہ کے مدینہ منورہ کو تشریف لائے جنگ احد مین
ستر صحابہ شہید ہوے چار مہاجرین سے اور چہ لنسٹھ انصار سے مروی ہے کہ صحابہ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ مصیبت ہمکو کسوجہ سے پہونچی اللہ تعالی جلشانہ نے جوابمین یہ آیہ کریمہ نازل کی
وَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ یعنی جب پہونچی تمکو
مصیبت کہا تمنے یہ کیون ہوے تم کہو اے محمد یہ پہونچی ہے تمہارے نفسون سے کہ مخالف حکم کے
کیا حاصل یہ ہے کہ صحابہ کو وقت اور مصیبت جو پڑی اس لڑائی مین سبب اسکا یہی ہوا کہ خطا کی اونہونے
اور حضور کے حکم کے خلاف اونسے وقوع مین آیا اللہ تعالی نے اوسکی تنبیہ کی مگر یہ کمال فضل ہے اللہ تعالی کا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون پر کہ ظاہر مین تنبیہ کی کہ وہ مقتول ہوے اور واقعی مین مرتبہ اونہونے
پایا کہ حیات چند روزہ دیکر حیات ابدی حاصل کی اور در حقیقت یہ بھی معجزہ ہے جناب سید عالم کا
اور ظہور ہے حضرت کے پیشین گوئی کا خبر دی تھی جناب سرور عالم نے اسیران بدر کی رہائی کیوقت

آزاد ونکو چھوڑ دوگے فدیہ لیکر اسیقدر مسلمانون مین سے شہید ہونگے اور صحابہ نے اسکو قبول کرلیا تھا چنانچہ اوسکے مطابق وقوع مین آیا ستر قیدی رہا کیے تھے ستر صحابہ احد مین شہید ہوے اور اس جنگ مین صحابہ کو جو ہزیمت ہوئی وہ بھی معجزہ جناب رسالت کا تھا اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر تم صبر اور استقلال کروگے فتح تمہاری ہوگی پس جنسے صبر نہوسکا اونھون نے ہزیمت اوٹھائی اور جنگ گاہ سے چلے گئے اور جنھون نے ثابت قدمی کی اور استقلال رکھا گو تھوڑے تھے اللہ تعالے نے اونپر کفار کو غالب نہونے دیا بلکہ کفار کے دلونمین اوس جماعت قلیل کے ایسی ہیبت ڈالدی کہ وہ بے میدان جنگ سے چلے گئے اور وہ چند صحابہ جو ہمراہ سید عالم کے جنگ مین ثابت قدم رہے میدان اونہین کے ہاتھہ رہا پس وعدہ فتح جو صبر کرنے پر مشروط تھا حسب ارشاد نبی کریم اوس جماعت قلیل کے حق مین پورا ہوا اور دوبارہ جب نبی کریم نے مدینہ منورہ مین جاکر خود اون کفار پر حملہ کیا اوسوقت اللہ تعالی نے ایسی ہیبت اونکو ناپاک اونکے دلمین ڈالدی کہ خبر آمد آمد مجاہدان دین سنکر وطن کو بھاگے یہ کھلی ہوئی نصرت ہے مسلمانونکی اور اگر نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو فی الحقیقت احد مین فتح ہے مسلمانونکی اور شکست ہے کافرونکی اسواسطے کہ مشرکین مکہ حملہ آور ہوتے تھے اور لشکر جمع کرکے جناب سید عالم پر چڑہائی کیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقط اونکا حملہ روکنے کو باہر نکلے تھے تاکہ اونکو اپنے ملک سے ہٹادین اور اہل مدینہ اونکے شر سے محفوظ رہین جو غرض مشرکین کی تھی پوری نہوئی بلکہ ناکام چلے گئے اور جو غرض جناب سید البشر کی تھی وہ پوری ہوئی کہ اپنے ملک سے اونکو نکالدیا پس شکست اوسکی ہے جسکا کام نہوا اور مقصد اوسکا جنگ مین پورا نہوا اور جو اپنے مقصد پر کامیاب ہوا اور جو چاہا تھا اوسکو پورا کیا فتح اوسکی ہے اور ایذا جو جنگ مین سید عالم کو کفار کے ہاتھہ سے پہونچی اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوہر شجاعت کھل گئی اہل شجاعت کے نزدیک زخم کھانا زیور ہے مردانگی اور دلیری کا اور انبیا علیہم السلام کی شان ہے خدا کیواسطے کفار کے ہاتھہ سے تکلیف اوٹھانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو

تحرجانتے تھے اور خدا کی رضا کیواسطے نہایت خوشی سے ایذا کو قبول کرتے تھے اگر حضور خود اس
تکلیف کو اللہ کی رضا کیواسطے قبول نکرتے تو کفار نابکار کی کیا طاقت تھی کہ حضرت کو ایذا پہنچا
سکتے حضور نے اپنی قوت دفع اعدا مین دکھلا دی ایک ذرا سا حربہ کا تیر یکا ابی ابن خلف کی گردن لگا دیا
تھا تڑپ تڑپ کر مرگیا اسی لڑائی مین ایک لکڑی خرمے کی ایک صحابہ کو دیدی وہ تلوار ہو گئی اور اوس
تلوار سے اونہون نے اعدا کو قتل کیا ایسا صاحب اعجاز اگر اونکے مٹانے پر مستعد ہو جاتا تو قہر حضور
قہر خدا تھا کون مخالف اوس سے نجات پاتا دکھلا دیا نبی کریم نے کہ ہمکو اللہ تعالی نے ہر طرح کی
قوت دی ہے مگر ہم پابند ہین رضائے الٰہی کے جیسے باذن اللہ دفع اعدا پر قوت رکھتے ہین ایسے ہی
اللہ کی رضا کیواسطے ایذا اوٹھانی پر قوت صبر بھی ہمکو حاصل ہے اور جنگ احد مین یہ بھی ظاہر کیا
کہ جناب سرور عالم کا ناصر اور معین خود اللہ تعالی جلشانہ ہے آپ محتاج لشکر کے نتھے گو لشکر ہزیما
مگر حضرت غالب رہے چنانچہ اسیوجہ سے صاحب مواہب نے بعض علما سے نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ کہے
کہ جناب سرور عالم کو ہزیمت ہوئی اوس سے توبہ کرانا چاہیے اور اگر توبہ نکرے قتل کرنا چاہیے اسیطرح
جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مین بے ادبی اور بے تعظیمی کا کلمہ کہے مستحق سزا ہے اسواسطے
کہ حضور کی محبت اور تعظیم ایمان ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَحِبَّائِہٖ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ والصلوۃ والسلام
علٰی سیدنا محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

تمام شد رسالہ یازدہم بحول اللہ وقوتہ

الحمد للہ کہ یہ گیارہوان رسالہ ابو الحسنات قطب الدین احمد کے اہتمام سے
ماہ مبارک صفر المظفر سنہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق نومبر سنہ ۱۸۸۶ عیسوی مطبع
نامی لکھنؤ مین طبع ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخراج طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی رہتی ہیں۔ قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

۱	۲	۳	۴	۵	
جنر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدی فی ذکر سید الورٰی	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
نور الہدی فی ذکر خیر الورٰی	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر المعجزات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر حضرات انبیا و معجزات	کحل العینین فی ذکر سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	تعویذ سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندر جال
بحر طلسم	دریائے طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	مطلع الثریا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فضائے چمنستان
مجموعہ خطب علی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چار یار	عملیات نادرہ
مجموعہ وظائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ زٹل

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کے مال تجارت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان۔ اکتوبر سنہ ۹۲ء

اشتہار برکت آثار

اس شان ہمینت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب گنجینہ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب
مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادی علی خانصاحب
نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو
اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک
رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے
تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال
پر ملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالے
یکے بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ نہم
بھی جسکا نام کحل العینین فی ذکر سید الکونین ہے مطبع
نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت
مصنف ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۴ھ مین طبع ہوگیا ہے
لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع کا
نفرمائین راقم سے طلب کرلین -

المشتہر

قطب الدین محمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابوتراب خان

هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ بارھواں رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الانبیا سے یہ

سکینۃ القلوب
فی
ذکر المحبوب

مولفہ [illegible] مجتبیٰ [illegible] مولوی حافظ
حاجی غلام محمد [illegible]

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳[illegible]ھ

فہرست کتاب سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

۸۴

۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی منّ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم عربًا و عجمًا ۔ واشدّھم بہ رأفۃً و رحمًا ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد فتح اللہ بہ اعینًا عمیًا و قلوبًا غلفًا و اٰذانًا صمًّا ۔

صبا تحیت شوقم بآنجناب رسان ۔ پیام ذرۂ بیدل بآفتاب رسان
دران مقام کہ آرامگاہ حضرت اوست ۔ زمین ببوس و سلام من خراب رسان
اے رحمت عالمے کہ رحمت از تست ۔ عصیان انبا چنانکہ عصمت از تست
لطفے بکن و روے مگردان از ما ۔ چون پشتی عاصیان امت از تست
کسکی آمد کا غلغلہ ہے بپا ۔ ہر طرف ہے جو شور صلّے علیٰ
باغ عالم مین کون آتا ہے ۔ گل جو پھولا نہین سماتا ہے
غم دلوں سے جو سب کے دور ہے آج ۔ کسکے میلاد کا سرور ہے آج
بار باعث کھلا مسرت کا ۔ جشن ہے ایسے کی ولادت کا
جس پہ تھا دو جہان کا دار و مدار ۔ گردش چرخ تھی پہ لیل و نہار
نہ فلک جسکی جستجو مین تھے ۔ اور ملک جسکی آرزو مین تھے

پر نہیں مایوس اپنے دل میں ہو تجھ ہیں کبھی — رحمۃ اللعالمین کے ہم ہیں عاصی امتی

ہیں ازل سے مستحق رحمت غفار ہم

اشتیاق دید میں عشاق ہونگے مبتلا — جذب دل چاہیگا ہو وے سامنا اب بر ملا

اسطرف ہے آرزو وہاں غیرت عشق خدا — لطف ہوگا معرکہ میں حشر کے او صدم ہزار

جب خدا سے ہونگے او نکے طالب دیدار ہم اللہم صل علی محمد و سلم و بارک علیہ

اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہے کَمَا اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ

جیسا بھیجا ہے تم میں رسول تمہی میں سے یعنی تمہاری جنس سے کہ پڑھتا ہے تم پر آیتیں ہماری اور صاف کرتا ہے تمکو یعنی کفر سے اور ضلالت سے اور سکھاتا ہے تمکو کتاب اور حکمت اور سکھاتا ہے تمکو ایسی چیزیں کہ تم کہاں سیکھتے یعنی تمہاری عقل کو دسترس [illegible] تمہاری فہم [illegible]

اور شکر کرو میرا اور کفران نکرو میری نعمت کا تفسیر عالم [illegible]

ارسلنا کا کاف تشبیہ متعلق ہے فاذکرونی سے پس معنی اس آیت کے [illegible] بھیجا تم میں رسول ایسی صفات کا اور فاذکرونی پر واشکروا لی کا عطف کیا ساتھ [illegible] واسطے جمع کے موضوع ہے پس معنی یہ ہوئے شکر کرو میرا جیسا کہ بھیجا میں نے رسول اور شکر کے معنی ہیں کہ ایسا کام کرے خواہ ایسا بیان کرے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا مشعر ہو اور چونکہ قرآن قطعی ہے قرآن الہی کلام ہے ذکر کرینگا اور شکر کرینگے لہذا یہ حکم موافق اصول کے مفید ہے فرضیت کو متعلق کرنا فاذکرونی [illegible] واشکروا لی کما ارسلنا کے ساتھ صریح دلالت کرتا ہے مامور بہ ذکر جناب سرور عالم ہونے کے واسطے کہ ویسا ذکر اللہ تعالی کا اوس وقت ہوگا جب ہم بیان کرینگے کہ اللہ تعالی نے ان صفات کا رسول ہم میں بھیجا اور واشکروا لی کا عطف فاذکرونی پر ظاہر کرتا ہے کہ نعمت ظہور جناب سید عالم کا شکر اللہ جل جلالہ کو امت سے مطلوب ہے اور شکر یاد کرنا ہے نعمت کا

چنانچہ تفسیر حقانی مین اسی جگہ پر مذکور ہے کہ منع کرنا کفران سے حکم ہے شکر کا اور شکر ذکر ہے اور تفسیر ضیاؤ مین ہے
کہ اُشْکُرُوْا لِیْ بِمَا اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ شکر کرو اوسکا کہ نعمت کی ہین مین نے ساتھ اوسکے تمپر اور اس آیہ شریف مین
اللہ تعالیٰ نے بیان کیا نعمت ارسال رسول کو اور اوسکی صفات کو جو ہمکو نفع پہونچانیوالے ہین اس سے
صاف ظاہر ہے کہ اسی نعمت کا ذکر اور اسی نعمت کا شکر کے ہم مامور ہین اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ کاف تشبیہ کا متعلق
ہے وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ کے ساتھ یعنی قبلہ بیت المقدس سے منسوخ کر کے کعبہ کیطرف قرار دیا تاکہ پوری کرے تمپر نعمت اپنی
جیساکہ بھیجا تمین رسول یعنی جیساکہ رسول تمپر وہ بھیجا جو افضل ہے تمام رسولون سے اور اول ہے تمام مخلوق سے
خلقت اوسکی ویسی ہے اپنی نعمت تمپر پوا کرنے کیواسطے قبلہ بھی تمہارا کعبہ قرار دیا جو افضل ہے تمام مساجد اور معابد سے
اور پہلا معبد ہے جو زمین پر اللہ تعالیٰ نے ابو البشر آدم علیہ السلام کیواسطے خود قائم کیا تھا اور پھر تعمیر کرایا اوسکو
اپنے دوست ابراہیم سے خلیل اللہ جسکا لقب ہے بعدہ حکم فرمایا ذکر کا اور شکر کا لیس جمیع انعامات ان ایاتمپر ارشاد ہوکر امر ذکر
اور شکر فرمایا ہے دلالت النص سے اونھین نعمتون کا ذکر اور شکر مسلمانون پر واجب ہے مگر چونکہ اس حکم مین کوئی وقت
اور کوئی قسم اور کوئی تعداد ذکر کی تشریح کے ساتھ ارشاد نہین ہوئی ہے لہذا اصدق جملے محمد الرسول اللہ
کے کہنے سے ذمہ ادا ہو جاتا ہے لیکن چونکہ بیان نعمت کہ مراد اوس سے ذکر جناب سید عالم ہی مامور بہ ہے اور موافق
اصول کے ہر مامور بہ اپنی ذات مین احسن ہے اور عبادت ہے لہذا تمام ذکر فضائل جناب سرور عالم ہمارے حق مین عبادت
ہے اور اپنی ذات مین احسن ہے علی الخصوص اون صفات محمدیہ کا بیان جو اس آیہ کریمہ مین خود اللہ تعالیٰ نے
ارشاد کیے ہین زیادہ تر افضل ہے اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالیٰ نے سب کچھ اوصاف
اپنے حبیب کریم کے بیان کر دیے ہین چنانچہ فرمایا ہے علمائے کہ لفظ ارسلنا اشارہ ہے حضور کی رسالت اور
بعثت کیطرف اور لفظ منکم مصرح ہے واسطے ابتدا کے پس منکم اشارہ ہے حضور کے ذکر با سعادت کیجانب اور یتلو علیکم
آیاتنا اشارہ ہے معجزات کا اور یزکیکم اشارہ ہے حضور کے اخلاق اور فیض در تعلیم امور باطن کا اور یعلمکم الکتاب والحکمۃ
اشارہ ہے تعلیم احکام شریعت کا جو کتاب و سنت سے مستنبط ہے اور یعلمکم ما لم تکونوا تعلمون اشارہ ہے تعلیم معرفت

الٰہی کا جل جلالہ پس حال حضور کی رسالت اور بعثت اور ولادت باسعادت اور معجزات باہرات اور فیض باطنی
اور تعلیم ظاہری وغیرہ کا جو کچھ بیان ہوگا وہ سب شرح ہے اس آیۂ شریفہ کی اور آیۂ کریمہ اوسکا متن ہے
چونکہ اللہ تعالیٰ نے خود حضور کی ان حالاتکو بیان کیا ہے لہذا مختصر بیان ان صفات کا کیا جاتا ہے واسطے
اتباع سنت الٰہی کے مختصر حال حضور کی رسالت اور بعثت کا یہ ہے کہ اگلے کل انبیا کی رسالت مخصوص
ہوتی تھی بعض اقوام بنی آدم کیواسطے اور حضرت سید عالم کی رسالت عام ہے تمام مخلوق کو شامل ہے چنانچہ
اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ نہیں رسول کیا ہمنے تمکو الا کافہ انسان
کیواسطے اور دوسری آیہ شریفہ مین ارشاد کیا ہے قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا کہو اے محمد مین
رسول ہون اللہ کا تمہاری سبکی طرف کہا ہے قاضی نے اس آیۂ پاک کی تفسیر مین اَلْخِطَابُ
عَامٌّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوثًا إِلَى كَافَّةِ الثَّقَلَيْنِ وَسَائِرُ الرُّسُلِ إِلَى أَقْوَامِهِمْ
یعنی خطاب عام ہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کافہ ثقلین کیطرف اور سب انبیا اپنی
قومون کیطرف اور بخاری شریف مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً نبی اگلے جو تھے
کہ مبعوث کیے گئے تھے اپنی قوم کیطرف خاص کرکے اور مبعوث کیا گیا ہون مین کافہ ناس کیطرف اور صحیح مسلم
مین ہے کہ کل مبعوث کیے گئے تھے اپنی قوم کیطرف خاص کرکے اور مبعوث کیا گیا ہون مین کل سرخ اور سیاہ
کیطرف شارحین نے لکھا ہے کہ سرخ سے مراد عجم کے گورے لوگ اور سیاہ سے عرب انکے سوا اور انسان مراد ہین اور
بعضون نے کہا ہے کہ سرخ سے مراد ہین انسان اور سیاہ سے جن امام نووی نے فرمایا ہے کہ یہ سب صحیح ہے لیس بالتحقیق
حضور مبعوث کیے گئے ہین اون کل کیطرف کتب عقائد سے ثابت ہوتا ہے کہ اجماع ہے تمام اہل سنت والجماعت کا قدیم سے
اس امر پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہین ثقلین کیطرف اور صاحب در مختار نے لکھا ہے کہ منکر عموم رسالت
نبی کریم بھی کافر ہے اور ذکر ولادت شریف کہ لفظ منکم جسپر شاہد ہے تفصیل اوسکی بیان ولادت مین آویگی وتعلیم علیکم آیاتنا

جو اشارہ ہے حضرت کے معجزات کا پس حضور کے معجزات کی کیفیت کہ اوسکی حد علم میں نہیں آسکتی انکا انبیا کے معجزات
محدود تھے موسیٰ علیہ السلام بڑے نبی معظم تھے اذکو اللہ تعالی نے نو معجزے عنایت کئے تھے چنانچہ قرآن مجید میں فرماتا ہے
تسع آیات اور حضور کی نسبت میں عموماً آیا ہے یتلو علیہم آیاتنا آیات کو اللہ تعالی نے مضاف کیا ہے ضمیر
متکلم کیطرف اور ضمیر ذات کیطرف راجع ہوتی ہے ایسی صورت میں بیان اللہ تعالی جل شانہ کے خاص [illegible] ظاہر
کی ہین رسول کریم نے اور اللہ تعالی کے آیات کی حد نہین ہے پھر کیا کوئی بیان کرسکتا ہے کہ کیسے سکتا ہے حضور
معجزے انکو ایک قسم معجزات کی کرامات اولیاء امت محمدیہ ہین کہ تا قیام قیامت خلق مین جاری رہینگے پس اسقدر ہمکو
سمجھ لینا چاہیے کہ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتعد ولاتحصی ہین بعدہ اللہ تعالی فرماتا ہے حضور
کی صفت یزکیہم تمکو پاک کرتا ہے یہ صفت بھی بجز رسول کریم کے کسی نبی مین نتھی انبیا کا کام تھا راہ خدا کی تعلیم
کرنا اور طریقہ عبادت سکھانا اور [illegible] راستہ بتا دیا جو اوس راستہ پر چلا اگر عنایت خدا اوسکیطرف متوجہ ہوئی
وصول مقصد سے فائز ہوگیا یہ شان ہمارے نبی کریم کی ہے کہ حضور نے اپنے فیض سے [illegible]
کا [illegible] چنانچہ مروی ہے کہ فتح مکہ مین فضالہ ابن عمیر روایت کرتے ہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف بیت اللہ شریف مین مشغول تھے اور صحابہ سب مطمئن ہوگئے تھے بسبب مکہ
فتح ہوجانیکے اوسوقت میرے دلمین یہ مضمون آیا کہ اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرون اور
[illegible] کر حضرت کیطرف بڑھا ایک مرتبہ حضور نے میری طرف دیکھکر فرمایا آؤ فضالہ کیا تو اپنے دلمین یہ تصور کرتا ہے
کہ اللہ کے رسول کو قتل کرے فضالہ کہتے ہین مین ڈر گیا اور کہا مینے لا یا رسول اللہ نہین اے رسول اللہ
پھر حضرت سرور عالم نے دست مبارک میرے سینہ پر رکھدیا اور دعا دی قسم ہے خدا کی قبل حضرت ہاتھ رکھنے کے
مجھسے زیادہ کوئی دشمن نتھا حضرت کا اور جسوقت آپنے دست مبارک رکھدیا کوئی شخص حضور سے زیادہ مجھکو
محبوب نتھا اور جنگ حنین مین شیبہ کہتے ہین کہ جب نبی کریم تنہا میدان مین رہ گئے تھے مینے ارادہ کیا کہ حضرت کے
چچا حضرت امیر حمزہ نے میرے اقربا کو قتل کیا ہے آج اوسکا بدلا حضرت سید عالم سے لون اور میرا ارادہ تھا کہ تمام

انسان اگر آپکے مطیع ہو جاوینگے یہ میں اطاعت نکرونگا الغرض میں نے حضرت کیطرف قصد کیا جب قریب آپکے پہونچا دیکھا میں نے شعلہ آگ کا مثل برق کے میرے اور اونکے درمیان میں پیدا ہوا اور قریب تھا کہ مجھکو جلا دے پس پایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے شیبہ نزدیک آ جا میں قریب آ گیا حضور نے دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا الٰہی اسپر ورد کا اسکو شر شیطان سے پناہ دے اللہ تعالیٰ نے وہ قصد میرے دل سے بالکل نکال ڈالا قسم ہے خدا کی اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو محبوب ہو گئے اپنے چشم و گوش سے اور فرمایا حضور نے کفار سے لڑ پس میں حضور کے آگے جاتا تھا اور کافروں سے لڑتا تھا قسم ہے خدا کی اوسوقت اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو اوسکو بھی قتل کرتا خیال کرنا چاہیے کہ کیسی قوت کفر سے پاک کرنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دی تھی کہ ایسے وقت میں کہ حضور کفار کے نرغہ میں تھے اور ہجوم تھا اعدائے دین کا اور خاطر شریف اونکے دفع پر متوجہ تھی جب شیبہ کو دیکھا دریافت کر لیا کہ اس شخص میں استعداد قبولیت فیض ہے فوراً توجہ فرمائی اور طرفۃ العین میں ایسے کفر شدید سے پاک کر دیا اور بجائے کفر کے ایمان کامل اونکے دل میں بھر دیا اور پاک کرنے کی صفت حضور میں اس مرتبہ پر تھی جو آپکے اتباع اور محبت میں اپنی خودی کھو کر آپکے مظہر بن گئے تھے وہ جسکو چاہتے تھے دم بھر میں پاک کر دیتے تھے چنانچہ مثنوی شریف میں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ سے اور ایک کافر سے مقابلہ ہوا

جب حضرت رضی اللہ عنہ نے اوسپر غلبہ پایا تلوار نکالی اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا

او خدو انداخت بر روے علی	افتخار ہر نبی و ہر ولے
او خدو انداخت بر روے کہ ماہ	سجدہ آرد پیش او در سجدگاہ

یعنی اوسنے بے ادبی کی تھوک دیا حضرت امیر نے تلوار ہاتھ سے ڈالدی اوسکے حال پر توجہ فرمائی اور ایک نظر فیض اثر سے اوسکو کفر سے پاک کر دیا اور یہ عرض کیا

اے علی کہ جملہ عقل و دیدہ	شمہ وا گو از انچہ دیدہ
تیغ حلمت جان ما را چاک کرد	آب علمت خاک ما را پاک کرد
باز گو دانم کہ این اسرار ہست	زانکہ بے شمشیر کشتن کار [illegible]

انسان اگر آپکے مطیع ہو جاوینگے مین اطاعت نکرونگا الغرض مین نے حضرت کیطرف قصد کیا جب قریب آپکے پہونچا دیکھا مین نے شعلہ آگ کا مثل برق کے میرے اور اونکے درمیان مین پیدا ہوا اور قریب تھا کہ مجھکو جلاوے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے شیبہ نزدیک آ جا مین قریب آ گیا حضور نے دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور دعا کی اے پروردگار اسکو شر شیطان سے پناہ دے اللہ تعالی نے وہ قصد میرے دل سے بالکل نکال ڈالا قسم ہے خدا کی اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو محبوب ہو گئے اپنے چشم وگوش سے اور فرمایا حضور نے کفار سے قتال کر پس مین حضور کے آگے جاتا تھا اور کافرون سے لڑتا تھا قسم ہے خدا کی اوسوقت اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو اوسکو بھی قتل کرتا خیال کرنا چاہیے کہ کیسی قوت کفر سے پاک کرنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے دی تھی کہ ایسے وقت مین کہ حضور کفار کے نرغہ مین تھے اور ہجوم تھا اعدائے دین کا اور خاطر شریف اونکے دفع پر متوجہ تھی جب شیبہ کو دیکھا دریافت کر لیا کہ اس شخص مین استعداد قبولیت فیض ہے فوراً توجہ فرمائی اور طرفۃ العین مین ایسے کفر شدید سے پاک کر دیا اور بجائے کفر کے ایمان کامل اونکے دلمین بھر دیا اور پاک کر دینے کی صفت حضور علیہ السلام کے تبعہ پر بھی جو آپکے اتباع اور محبت مین اپنی خودی کو مٹا کر آپکے مظہر ہو گئے تھے وہ جسکو چاہتے تھے دم بھر مین پاک کر دیتے تھے چنانچہ مثنوی شریف مین مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سیدنا علی مرتضی سے اور ایک کافر سے مقابلہ ہوا جب حضرت رضی اللہ عنہ نے اوسپر غلبہ پایا تلوار نکالی اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا

او خدو انداخت بر روے علی	افتخار ہر نبی و ہر ولے
او خدو انداخت بر روے کہ ماہ	سجدہ آرد پیش او در سجدگاہ

یعنی بسبب بے ادبی کی تھوک دیا حضرت امیر نے تلوار ہاتھ سے ڈالدی اور اوسکے حال پر توجہ فرمائی اور ایک نظر فیض اثر سے اوسکو کفر سے پاک کر دیا اور مسلمان کیا

اے علی کہ جملہ عقل و دیدۂ	شمۂ واگو از انچہ دیدۂ
تیغ حلمت جان ما را چاک کرد	آب علمت خاک ما را پاک کرد
باز گو دانم کہ این اسرار ہوست	زانکہ بے شمشیر کشتن کار اوست

اے علی تم سراسر عقل اور بصر ہو کچھ بیان تو کرو جو کچھ تمنے دیکھا ہے تمہاری تیغ حلم نے میری جانکو چاک کیا ہے اور تمہاری آب علم نے میری خاک کو پاک کیا ہے صاف بیان کیجیے مین جانتا ہون کہ یہ بھید اوسی خالق مطلق کے ہیں اسواسطے کہ بے تلوار کے مارنا اوسی کا کام ہے

باز گو اے باز عرش خوش شکار	تا چہ دیدی این زمان از کردگار
چشم تو ادراک غیب آموختہ	چشمہائے حاضران بر دوختہ

صاف بیان کیجیے اے باز عرش اچھا شکار کرنیوالے کیا دیکھا اسوقت آپنے کردگار سے یعنی اللہ تعالی نے کیا آپکو دکھا دیا تمہاری آنکھ نے چھپی باتونکا ادراک سیکھا ہے اور حاضرین کی آنکھیں بند ہین یعنی جو اسرار الٰہی دیکھتے ہو ہم لوگ نہین دیکھ سکتے ہین

یا تو واگو آنچہ عقلت یافتست	یا بگویم آنچہ بر من تافتست
از تو بر من تافت چون داری نہان	می فشانی نور چون مہ بی زبان
لیک اگر در گفت آید قرص ماہ	شب روان را زودتر آرد براہ

یا تو آپ بیان کرین جو کچھ آپکی عقل کو حاصل ہوا ہے یا مین کہون جو کچھ مجھپر تجلی ہوئی ہے آپسے مجھپر نور چمک رہا ہے آپ چھپاتے کیون ہین پہونچاتے ہین نور آپ بے زبان مثل ماہ کے یعنی آپکی توجہ سے نور ہدایت آپکا ہر لحظہ میرے دل پر پرتو ڈالتا رہتا ہے اور قلب میرا نورانی ہوتا جاتا ہے لیکن اگر کلام کرے قرص ماہ تو رات کے چلنے والونکو جلد تر راہ حق پر لے آوے یعنی آپ مثل ماہ کے ہین آپکا نور بے تعلیم زبانی کے دلونکو منور کرتا ہے اگر زبان سے کچھ ارشاد ہو تو جلد تر سالک واصل ہو الغرض بہت سے کلمات اوس نو مسلمان نے جوش سے تازہ محبت سے کہے جیسے کہ اولیا با مدینہ علوم نے زبان ہدایت الموالی اور ارشاد فرمایا

گفت من تیغ از پئے حق میزنم	بندۂ حقم نہ مامور تنم
شیر حقم نیستم شیر ہوا	فعل من بر دین من باشد گوا
من چو تیغم وان زنندہ آفتاب	ما رمیت اذ رمیت در حراب
رخت خود را من زرہ برداشتم	غیر حق را من عدم انگاشتم

من چو تیغم پر گہر ہائے وصال	زندہ گردانم نہ کشتہ در قتال
سایہ ام من کدخدایم آفتاب	حاجبم من نیستم او را حجاب
خون نپوشد گوہر تیغ مرا	باد از جا کے برد میغ مرا
جز بباد او نجنبد میل من	نیست جز عشق احد سر خیل من
چون درآمد علتے اندر غزا	تیغ را دیدم نہان کردن سزا
تا احب اللہ آید نام من	تا کہ ابغض للہ آید کام من

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اللہ ہی کے ہو گئے ہین جو کام کرتے ہین اوسی کی رضا کیواسطے کرتے ہین اسوقت تک مین خدا کیواسطے تجھسے قتال کرتا تھا اب ایک علت دوسری لڑائی مین پیدا ہو گئی یعنی تو نے وہ فعل کیا جو میری ذات سے متعلق ہے لہذا تلوار کا روکنا ہی مجھکو سزاوار تھا تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ ہم اللہ کیواسطے محبت کرتے ہین اور اللہ ہی کیواسطے بغض کرتے ہین ہم اوسکی محبت مین محو ہین اپنا تعلق باقی ہی نہین ہے اور رغبت پاک کرنیکی حضرت سید عالم کی ابدالآباد امت پر جاری ہیگی حضرت نے کمال رحمت سے طریقہ عبادت کے امت کو وہ تعلیم کیے ہین کہ جو کوئی مسلمان اونکو کریگا اونکی برکت سے گناہ سے پاک ہو جائیگا چنانچہ مذکور ہو چکا ہے کہ نماز روزہ حج گناہون سے پاک کرتے ہین سوا اسکے ایک طریقہ توبہ کا حضور نے سکھا دیا ہے کیسا ہی گنہگار ہو جب دل مین نادم ہو کر گناہ کو ترک کر دیگا تو جو گناہ اوس سے سرزد ہو چکے ہین اونسے پاک ہو جاویگا اور اگر باوجود اس وسعت رحمت کے کوئی امتی رسول کریم کا مبتلا معاصی ہو کر بے توبہ مر جاویگا تو قیامت کے دن شفاعت نبی کریم اوسکو اللہ تعالیٰ سے پاک کرا دیگی الحمد للہ علی ذالک اور جو اتباع کامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے ہین اونکو حضور ایسا پاک کرتے ہین کہ صفات بشری بھی پاک ہو کر مظہر صفات خدا ہو جاتے ہین چنانچہ حدیث شریف قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی زبان سے فرماتا ہے کہ جو میرا تقرب حاصل کرتے ہین ساتھ نوافل کے یعنی مجاہدات اور ریاضات شاقہ کرتے ہین اور سوا فرض کے نفل ادا کرتے ہین اونکی سمع اور بصر میں ہو جاتا ہوں مجھ سے سنتے ہین اور مجھ سے دیکھتے ہین اور مجھ سے چلتے ہین اور مجھ سے بولتے ہین

اور بعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یُعَلِّمُکُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ اور تعلیم کرتا ہے تمکو کتاب اور حکمۃ ایسا تعلیم
کیا ہے جناب رسالت مآب نے امت کو کہ علما امت کو علم میں یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے کہ حضور نے خود فرمایا ہے علما میری امت کے مثل انبیاء
بنی اسرائیل کے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے شب معراج میں سید الانبیا سے پوچھا کہ آپنے اپنی علما امت کو
مثل ہمارے فرمایا ہے حضرت نے فرمایا ہاں ایسا ہی کیا تم اونکا امتحان کرو گے چنانچہ روح امام حجۃ الاسلام کے حاضر ہوئے
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کی اور موسیٰ علیہ السلام نے تسلیم کر لیا کہ فی الواقعی علما امت محمدی کی ایسی ہی شان ہے
اور اسکو قوت گواہ فضل کی فضل پر اونکی تصانیف موجود ہیں جسکو شک ہے کتب تفاسیر اور فقہ اور اصول دین کا کو دیکھے کہ وہ اپنے
مصنفونکی علم اور فضل پر خود گواہی دے رہی ہیں بعد اوسکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون یعنی سکھاتا ہے
تمکو وہ جسکو تم جان نسکتے تھے یعنی عرفان الٰہی تمکو سکھاتا ہے یہ بھی حضور کے خصائص سے ہے اگلے انبیا علیہم السلام
خود عارف تھے لیکن عرفان تعلیم نکرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم عرفان اپنے یارونکو تعلیم فرمایا اور یہ علم سینہ بسینہ
اونسے امت محمدی میں جاری ہوا اور حضور کی تو یہ شان تھی کہ جو شخص صدق دلسے ایمان لایا اور ایک نظر حالت
ایمانیہ میں حضور کو دیکھا عارف ہوگیا اسواسطے کہ آپکی دید دید خدا حاصل ہوتی تھی چنانچہ حدیث میں ہے من رانی
فقد رای الحق یعنی جسکو دید خدا حاصل ہو گئی اوسکے عارف ہونے میں کیا شک ہے اور حضور کا تو ظاہر مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ نے
آپکے یاران نامدار میں جو محبت نبی کریم میں محو ہو کر آئینہ جمال محمدی ہو گئے تھے اونکو یہ مرتبہ دیا تھا کہ اونکے دیکھنے سے
اور اونکی ادنی توجہ سے کافر دم بھر میں عارف ہو جاتے تھے چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں
لکھا ہے کہ قیصر روم کا وکیل اوسکا فرستادہ مدینہ منورہ میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی

ملاقات کو حاضر ہوا اور لوگوں سے پوچھنے لگا

گفت کو قصر خلیفہ اے حشم — تا من اسپ و رخت را آنجا کشم

کہاں ہے قصر خلیفہ کا تاکہ میں وہاں جاؤں

قوم گفتندش کہ اورا قصر نیست — مر عمر را قصر جان روشنیست

گرچہ از میری درآوازہ ایست　　ہمچو درویشان مرادرا کازہ ایست
اے برادر چون تو بینی قصر او　　چونکہ در چشم دلت رستست مو
چشم و دل از موئے علت پاک دار　　وانگہان دیدار قصرش چشم دار

لوگون نے اوسکو جوابدیا کہ اونکا قصر نہین ہے خاص کر اونکا قصر جان روشن ہے اگرچہ امیر کہلاتے ہین مگر مثل درویشونکے اونکا جھپر کا مکان ہے اور جو اونکا قصر ہے اوسکو تو دیکھہ نہین سکتا اسواسطے کہ تیرے دلکی آنکھ مین مو کفر جمے ہوئے ہین پہلے چشم دلکو موئے علت سے پاک کر او سوقت اونکے قصر کے دیکھنے کی امید کر

چون رسول روم این الفاظ تر　　در سماع آورد شد مشتاق تر

جب رسول روم نے یہ اوصاف سنے زیادہ تر مشتاق ہوا اور شب ڈہونڈنے لگا

ہر طرف اندر پئے آن مرد کار　　می شدی پرسان او دیوانہ دار
کاینچنین مردی بود اندر جہان　　وز جہان مانند جان باشد نہان

ہر طرف وہ قاصد ڈہونڈتا تھا اور دیوانہ دار لوگونسے پوچھتا تھا کہ ایسے بھی لوگ دنیا مین ہین کہ اتنے بڑے نامور ہو کر مثل جانکے نہان رہین

دید اعرابی زنے او را دخیل　　گفت عمر انک بزیر آن نخیل
زیر خرما بن ز خلقان او جدا　　زیر سایہ خفتہ بین سایہ خدا

ایک اعرابی عورت نے اوسکو پتہ بتایا کہ خلیفہ یہ درخت کے نیچے ہین درخت خرما کے نیچے خلق سے جدا دیکھ لے سایہ مین سو رہا ہے خدا کا سایہ

آمد آنجا او و از دور ایستاد　　مر عمر را دید و در لرزہ فتاد
ہیبتے زان خفتہ آمد بر رسول　　حالتے خوش کرد بر جانش نزول
مہر و ہیبت ہست ضد یکدگر　　آن دو ضد را دید جمع اندر جگر

گفت با خود من شہانرا دیدہ ام ❊ پیش سلطانان ہمہ گردیدہ ام
از شہانم ہیبت و ترسی نبود ❊ ہیبت این مرد ہوشم را ربود
بس شدستم در مصاف وکارزار ❊ ہمچو شیر اندم کہ باشد در شکار
بس کہ خوردم بس زدم زخم گران ❊ دل قوی تر بودہ ام از دیگران
بے سلاح این مرد خفتہ در زمین ❊ من بہفت اندام لرزان چیست این
ہیبت حق ست این از خلق نیست ❊ ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

یعنی قاصد نے جب حضرت خلیفہ کو دیکھا ہیبت سے جسم اوسکا کانپنے لگا اور اپنے دلمین اوسنے کہا کہ مین بڑے بڑے بادشاہونکے پاس گیا ہون اونکی مجہپر ہیبت نہین ہوئی اور بہت سی لڑائیوں مین مثل شیرونکے مین نے حملہ کیا اور کبھی مین نہین ڈرا بے ہتیار کے یہ ایک مرد زمین پر سو رہا ہے مین مارے ہیبت کے تمام بدن سے کانپ رہا ہون یہ کیا بات ہے آخر سمجھا کہ یہ ہیبت حق ہے خلق سے نہین ہے ہیبت اس مرد صاحب دلق کی نہین ہے الغرض وہ قاصد کھڑا رہا تہوڑی دیر کے بعد حضرت امیر المومنین بیدار ہوئے اوسنے سلام کیا آپنے جوابدیا اور اپنے قریب بلالیا اور راز کی باتین اوس سے ارشاد کین

بعد ازان گفتش سخنہای دقیق ❊ در صفات پاک حق نعم الرفیق
شیخ کامل بود وطالب مشتہی ❊ مرد چابک بود و مرکب درگہی
دید آن مرشد کہ او را شاد داشت ❊ تخم پاک اندر زمین پاک کاشت

چونکہ حضرت خلیفہ مرشد کامل اور وہ مرد طالب تھا اور استعداد قبولیت فیض کی رکہتا تھا آپنے تخم پاک یعنی علم عرفان زمین پاک یعنی اوسکے دلمین بودیا جب اوسپر حال روح منکشف ہوا اوسنے سوال کیا کہ جان پاک نے اوس مقام اعلیٰ سے اس اسفل کیطرف کیونکر ہجرت کی

مرغ بے اندازہ چون شد در قفص ❊ گفت حق بر جان فسون خواند و قصص

بر عدم ہا کان ندارد چشم و گوش	چون فسون خواند ہمین آید بجوش
از فسون او عدم ہا زود زود	خوش معلق میزند سوے وجود

اور بہت راز اوسکو تعلیم کیے

از عمر چون آن رسول این را شنید	روشنیئے در درونش آمد پدید
محو شد پیشش سوال وہم جواب	گشت فارغ از خطاب واز جواب
اصل را دریافت بگذشت از فروع	بہر حکمت کرد در پرسش شروع

الغرض اوس کافر کو حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ نے ایکدم بھر مین عارف کردیا اور جناب سیدنا علی مرتضی سے تعلیم عرفان بہت جاری ہوئی اور تا قیامت یہ علم خلفائی جناب مرتضی سینہ بسینہ جاری ہے اور یہ سب فیض جناب سید عالم کا اللہ تعالی نے یہ صفات نبی کریم کے ارشاد فرما کر حکم دیا کہ مجھکو یاد کرو اور خبر اوسکی یہ فرمائی کہ ہم تمکو یاد کرینگے کیا کیا ہے رحم اللہ تعالی نے امت پر بطفیل اپنے حبیب کریم کے اور بعدہ شکر کا امر کیا اور بعد شکر کے اور تاکید کے فرمایا بعدہ ان نعمت نکرو اسیوجہ سے علماء دین نے ایام ولادت مین علی الخصوص یوم ولادت مین کہ افضل الایام ہے بعد ولادت لانیوالا اس نعمت کا ہے محفل میلاد رسالت کو مستحسن قرار دیا اسواسطے کہ اس محفل شریف مین اسی نعمت کا بیان ہوتا ہے اور تشریف لانا حضور کا یعنی پیدا ہونا اولاد آدم مین کہ مولد شریف اسی ہے تمہارے کو خود بھی اللہ تعالی نے قرآن مجید مین ارشاد کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ترجمہ اس آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ تحقیق آیا تم مین ایک رسول تمہاری ذات و نسل اور تمہاری جنس سے یعنی اولاد آدم سے غالب ہے اوسپر یعنی دشوار ہے اوسپر یہ کہ مشقت مین پڑو تم اور نقصان اوٹھاؤ تم دنیا اور آخرت مین اور حریص ہے تمپر اور بہت رافت اور رحمت کرنیوالا ہے مومنین کے ساتھ مفسرین نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اس آیہ شریفہ مین بہت سے مطالب بیان کیے ہین فرمایا ہے لقد جاءکم آیا تم مین انکے واسطے پہلے سے ہونا ضروری ہے تاکہ لفظ آنیکی اوسپر صادق آوے لہذا اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ وجود خاص سید عالم کا

انکو تم تصنیف پہلے ہی ہے جیساکہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے فرمایا ہے نبی کریم نے انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری مین اللہ کے نور سے ہون اور تمام خلق میرے نور سے ہے آدم بھی خلق مین ہین پس وجود اونکا بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے آپ اصل ہین تمام خلق کے اور ایک حدیث مین یہ فرمایا ہے کہ مین نبی تھا درحالیکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی آدم کی خلقت سے پہلے سے حضور نبی ہین اور آنیوالے کے واسطے یہ بھی ضرور ہے کہ اول اور کسی مقام سے ہو ورنہ لفظ آنیکا صادق نہ اویگا پس آیہ شریفہ لقد جاءکم سے صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم اول فضاء قرب الٰہی مین اپنے رب کے پاس تھے جب اللہ تعالی نے زمین آسمان کو بنالیا اور آدم کو پیدا کیا اور اولاد کو اونکی سینہ سے پھیلایا تب اوس نور شریف کو جو اصل ہے تمام مخلوق کا بسبب اپنی رحمت کے حکم دیا کہ اولاد آدم مین جلوہ گر ہو واسطے ہدایت کے پس وہ نور شریف اولاد آدم مین تشریف لایا اور فعل جاء کا اسناد رسول کیطرف ہے یعنی حضور خود اپنی رحمت سے ہم افتادگان خاک کیطرف متوجہ ہوئے اور ہم مین تشریف لائے بعدہ ارشاد کیا من انفسکم یعنی آیا رسول تمہاری ذات مین سے اس مقام پر اللہ تعالی خبر دیتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کی اپنی امت پر اسواسطے کہ اگلے انبیا کو جو اللہ تعالی نے اونکی قومون پر بھیجا ہے ارشاد فرمایا والی عاد اخاھم ھودا حضرت ہود کو اللہ تعالی نے قوم کا بھائی فرمایا اور اسی طرح حضرت لوط اور حضرت صالح اور حضرت شعیب کو قوم کا بھائی ارشاد کیا اور اخوت کئی قسم کی ہوتی ہے اخوت نسبت اخوت رضاع اخوت اتباع اخوت وطن اخوت اسلام یہ سب اخوتین موجب شفقت اور محبت ہین لیکن شدت کیوقت اور انحراف کیوجہ سے باعث کراہت اور نفرت کے ہوجاتی ہین اسیوجہ سے کل انبیا علیہم السلام قوم پر شفیق تھے لیکن جب قوم نے انحراف کیا اور اونکو ایذا دی آخر الامر انبیا نے بھی اپنی قومونکو بددعا کی اور نفرت قوم سے اونکو پیدا ہوگئی چنانچہ نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ کسی کافر کو زمین پر نہ چھوڑ اور سب برباد ہوگئے اور وقت نزول عذاب کے انبیا نے اوس قوم معذب سے کنارہ کیا اور علیحدہ ہوگئے اور قیامت کے دن کوئی بھائی کسی دوسرے بھائی کی شرکت نکریگا بلکہ بھائی بھائی سے بھاگے گا یوم یفر المرء من اخیہ چنانچہ کل انبیا بھی اوسدن نفسی نفسی فرماتے ہونگے اور بیان شفاعت مین انکو ہو چکا ہے

کہ جب لوگ ہول حشر سے پریشان ہونگے اللہ کیطرف وسیلہ ڈہونڈہینگے اور کل انبیا اور اولوالعزم کیخدمت مین حاضر ہوکر درخواست شفاعت کرینگے سب انبیا ایک مضمون نفسی جواب دینگے کہ آج ہمارا رب ایسے غضب مین ہے کہ نہ قبل اسکے کبھی ایسا غضب مین ہوا تھا اور نہ آئندہ ہوگا اور نفسی نفسی فرماوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے بھائی نہین فرمایا بلکہ ارشاد کیا رسول من انفسکم آیا رسول تمہاری ذاتون نفسون سے یعنی اشارہ اسطرف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نسبت اپنی امت سے ایسی ہی ہے جیسے نسبت جانکو جسم سے ہوتی ہے بسبب کمال شفقت اور رحمت کے ہرچند لوگ امت کے گناہ کرتے ہین لیکن حضور شفاعت کرینگے اور کسیوقت مین اور کسی حالتمین امت سے دست کشی نکرینگے اور قیامت کے روز کہ سب انبیا نفسی نفسی کہتے ہونگے جناب سید عالم اوسوقت بھی امتی امتی فرماوینگے

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چون تو پشتی بان		چہ باک از موج بحران راکہ باشد نوح کشتیبان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور دوسری قرأت مین بروایت انس رضی اللہ عنہ لفظ انفسکم مین فاکو فتح ہے یعنی اَنْفَسِكُمْ اس قرأت سے معنی اس آیہ شریفہ کے یہ ہوے کہ ہمارے آیا تم مین رسول تمہارا نفیس تر لوگون سے ایک نفاست اجداد جناب نبوت کی یہ ہے کہ پاک رکھا ہے اللہ تعالی نے حضور کے نسب کو سفاح جاہلیت سے از آدم تا بہ عبد اللہ جسقدر اجداد محمدی ہین سب زنا سے پاک ہین چنانچہ اول جب نور محمدی حضرت آدم سے منتقل ہوکر حضرت شیث کو سپرد ہوا اوسوقت بحکم الہی آدم نے حضرت شیث سے عہدنامہ لکھوالیا تھا اس مضمون کا کہ اس نور کی محافظت کھنا اسطرح سے کل اجداد محمدی سے پہلے عہدنامہ حفاظت نور شریف کا لکھوالیا جاتا تھا بعدہ وہ نور شریف اوسکے سپرد ہوتا تھا اور اخیر مین حضرت قیذار کے وقت سے عہد زبانی فقط لیا جاتا تھا اور اسیطرح کل خباثت سے پاک تھے اجداد محمدی صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اپنی طہارت نسب شریف کی خبر دی ہے فرمایا ہے نکالا گیا ہون مین اصلاب پاک سے طرف ارحام پاک کے اور مشکوۃ مین صحیح مسلم شریف سے بروایت واثلہ مروی ہے کہتے ہین راوی کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے اور چھانٹ لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور برگزیدہ کیا مجھکو

بنی ہاشم سے الغرض قرات آیہ کریمہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اور احادیث جناب نبوت سے صاف
ظاہر ہے کہ اجداد نبوی کل خباثت سے پاک تھے اور طاہر اور برگزیدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اونکو حبیب اللہ تعالیٰ
نے اونکو تمام اولاد آدم میں نفیس تر یاد فرمایا اور نبی کریم نے اونکی طہارت اور برگزیدگی کو ثابت کیا تو ضرور
ہے کہ وہ کل شرک اور کفر سے بھی پاک ہوں اسواسطے کہ شرک وہ ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ
نَجَسٌ یعنے مشرکین نجس ہیں پس نجاست طہارت کے ساتھ جو صفت ہے اجداد نبوت کی کب جمع ہو سکتی ہے دوسرے
آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ شرک کی نسبت میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ تحقیق اللہ تعالیٰ شرک کرنیوالے کو نہ بخشیگا اور بخشیگا اوسکے سوا جسکو چاہے پس شرک سا فعل قبیح
جو قطعی غیر مغفور ہے وہ برگزیدہ میں کب پایا جا سکتا ہے اور شرک کرنیوالونکو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صدہا
مقام پر برا کہتا ہے اور اونکی مذمت کرتا ہے اور اجداد نبوی کو نفیس تر اولاد آدم میں فرماتا ہے اسقدر مدح اونکی مدح
کرتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ شرک اور کفر سے پاک تھے اور خیال کرنا چاہیے کہ مکھی وغیرہ جو کپڑے نجاست پر بیٹھ جاتی
ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور کے جسم اطہر پر اونکا بیٹھنا گوارا نہ فرمایا پھر کیونکر نور محمدی کو ایسے لوگوں میں سپرد کرتا جنمیں
نجاست شرک ہوتی اور اللہ تعالیٰ جلشانہ نے مضمون طہارت اجداد نبوی شرک اور کفر سے دوسری آیہ شریفہ
وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ میں صراحت سے ظاہر فرمایا ہے اس آیہ کریمہ کے معنی ہیں کہ دورہ دیا ہمنے تمکو
اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنیوالوں یعنی اون لوگوں میں جو موحد خدا پرست ہیں اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے اس آیہ شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے کہ آپ مِنْ نَبِيٍّ اِلٰى نَبِيٍّ یعنی نبی کے معنی آگاہ کے ہیں پس اس قول سے
معلوم ہوتا ہے کہ اجداد نبوی تنہا خدا پرست ہی نہ تھے بلکہ عارف خدا تھے اور شایان مرتبہ جناب سرور عالم بھی
یہی ہے کہ اجداد محمدی کی ایسی شان ہو چاہیے اسواسطے کہ اللہ قرآن مجید میں قسم کھاتا ہے اوس بلدہ پاک کی
جہاں ظہور فرمایا ہے نبی کریم نے اور قسم کھانا اللہ تعالیٰ کا واسطے اوس بلدہ پاک کی اظہار عظمت کے ہے پس جب
زمین کو حضور کے ظہور سے یہ شرف حاصل ہوا ہے تو انسان جو بموجب آیہ کریمہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ تمام مخلوق میں برگزیدہ

اور ظہور نور سید عالم اونمین ہوا اونکو کیونکر شرف اور عظمت عند اللہ حاصل نہو گی اور حیات قرآنی اور احادیث نبوی خود اسکے مثبت ہین تو اب کیا اسمین محل کلام ہے اور بعض علما جنکا قول اسکے خلاف ہے اونکو شبہہ پیدا ہوا ہے اس آیہ کریمہ سے کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے اذ قال ابراھیم لابیہ آزر یعنی کہا ابراہیم نے اپنی اب آذر سے اور آذر کا کفر قطعی ہے اور ابراہیم حضور کے دادا ہین پس آذر بھی حضور کا جد ہوا جواب اس شبہہ کا جو علما حضرت کے کل اجداد کے ایمان کے قائل ہین یہ دیتے ہین کہ لفظ اب باپ اور دادا اور چچا سبکی نسبت مین جاری ہوتا ہے پس اس آیہ سے آذر کا پدر ابراہیم ہونا ثابت نہین ہوتا ہے چنانچہ شیخ نے مدارج مین اسکو بدلائل لکھا ہے اور اول اسکا ذکر بھی آچکا ہے لہذا یہان زیادہ تر تفصیل نہین کی الغرض اللہ جلشانہ نے بعد اظہار فضل اجداد نبوی کے بعض صفات انجبیب کریم کے ارشاد کیے فرمایا عزیز بعض مفسرین کا قول ہے کہ عزیز آگے کی عبارت سے متعلق نہین ہے مستقل ایک صفت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے عزیز کے معنی ہین غالب چنانچہ غلبہ جناب سرور عالم ظاہر ہے تیئیس ۲۳ برس کا زمانہ حضور کے رسالت کا ہے اس تھوڑے سے زمانہ مین دین محمدی کل ادیان پر غالب ہو گیا بڑے بڑے بادشاہ جو روی زمین پر تھے مثل ہرقل بادشاہ روم اور یزدجرد بادشاہ ایران کے جنکے ہزار ہا برس کی حکومتین تھین اور لاکھون فوج جنکے پاس ٹڈی والی تھی تھوڑے عرصہ مین اونکی سلطنتین برباد ہو گئین اور امارات اسلامیہ وہان قائم ہو گئے جنگ شام مین ایک ایک صحابی نے ہزار ہزار کافرونسے مقابلہ کیا اور ببرکت جناب رسالت کے صحابہ ہی غالب ہوا اور جبتک اہل اسلام حضرت سید عالم کے طریقہ پر قائم رہے برابر اسلام کا غلبہ ہوتا رہا جب مسلمانون نے وہ طریقہ پسندیدہ چھوڑ دیا اللہ تعالی ناخوش ہوا اور اپنی نعمت کو اوٹھا لیا تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ وہ غلبہ اور عظمت فقط اوس نبی غالب اور معظم کی اتباع کی برکت سے تھا اور بعض مفسرین فرماتے ہین کہ عزیز آگے کی عبارت سے متعلق ہے یعنی غالب ہے اوس رسول پر یہ کہ مشقت مین پڑو تم یعنی تمسے جو افعال خلاف حکم خدا وقوع مین آتے ہین اور وہ سبب ہین تمہاری سختی مین گرفتار ہونیکے اور مشقت مین پڑنیکی فکر اوسکے دفع کی اور تردد اوسکا کمال شفقت سے اونہونے اپنے اوپر غالب کر لیا ہے

اور بعد اوسکے فرمایا حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ اور وہ رسول حریص ہے تمہاری اوپر یعنی تمہاری نجات پر اور نکو راہ راست دکھانے پر حرص وہ صفت ہے جو کم نہیں ہوتی ہے اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے کہ ہر چند ہم تمہاریواسطے وعدہ نجات کرتے جاتے ہین اور تمہاری اجر کو بڑھاتے جاتے ہین مگر اونکی تسکین نہین ہوتی ہے وہ ہر وقت تمہاری ترقی مدارج کے خواہان رہتے ہین اور تمہاریواسطے دعا الٰہی ہمیشہ مانگے جاتے ہین چنانچہ حرص سید الکریم امت کی بہتری پر دیکھنا چاہئے کہ لیلۃ المعراج سے رات کہ اوسوقت خاص ہین بلا حجاب اللہ تعالی کی لقا آپکو حاصل تھی اور بلا واسطہ محب اور محبوب مین راز و نیاز کی باتین ہوتی تھین اوسوقت نبی کریم نے اللہ تعالی سے ہماریواسطے بہت کچھ مانگا اللہ تعالی نے وہ سب دیا مگر حضور پھر بھی تا وفات شریف ہماریواسطے دعا مانگتے ہی رہے اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اپنے حبیب کی تسکین کیواسطے یہ آیہ کریمہ قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا تا آخر آیہ نازل کی اور اوسمین صاف صاف حضرت سے فرمادیا کہ آپ اپنی امت کے گنہگارونسے کہدین کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہون اللہ سب گناہونکو بخشدیگا تحقیق اللہ تعالی مغفرت کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہی کہ کل امت محمدی مغفور ہے سوا اسکے اللہ تعالی نے آپکو مرتبہ شفاعت مرحمت کیا ہے حشر کے دن اللہ تعالی سے گنہگاران امت کو بخشوائینگے اور اللہ تعالی آپکی شفاعت قبول کریگا اور امت محمدیہ کو بطفیل نبی کریم وہ مراتب دیگا کہ اہل حشر گمان کرینگے کہ اس نبی کی امت مین سب نبی ہی معلوم ہوتے ہین اور ان سب حالانکہ حضور پر مجرد تسکین امت کیواسطے فرمادیا ہے باینہمہ باقتضائے شان حرص ہمیشہ امت کیواسطے دعا مغفرت فرماتے رہے بعدہ اللہ تعالی نے فرمایا بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ یعنی وہ رسول مومنین کیساتھ رؤف ہین اور رحیم ہین فرمایا ہے علمانے کہ رافت مین مبالغہ ہے رحمت سے اور بعض کہتے ہین کہ مستحق پر رحم کرنا رحمت ہے اور غیر مستحق پر رحم کرنا رافت ہے ہمارے نبی کریم کو اللہ تعالی نے رؤف بھی فرمایا ہے اور رحیم بھی فرمایا ہے یعنی پرہیزگارونپر اور گنہگارونپر کل پر رحیم ہین بلکہ یہ مضمون بکمال اثر ہوید ہوگیا ہے کہ نسبت پرہیزگارونکے گنہگارونپر زیادہ تر حضور کو توجہ ہے اسواسطے کہ جو پرہیزگار ہین اونکے پاس تقوے

موجود ہے اور ہم ایسے گنہگاروں کو فقط حضور ہی کی رحمت کا سہارا ہے

در کوے نیکنامی ما را گذر ندادند	اگر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

پس ہمارے سردار گرچہ ہم سے زیادہ ہمارے حال پر رحیم ہیں ہماری مجبوری پر نظر کرکے زیادہ تر ہم پر مہربان ہیں

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو	کہ مستحق کرامت گناہگارانند

چنانچہ شب معراج میں حضور نے اس شان رحمت کو ہم عاصیان پر ظاہر بھی کردیا جب فضاے قرب الٰہی میں پہونچے اور حضور نے جناب احدیت میں تحیت کو پیش کیا اودہر سے جواب ہوا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام ہو تجھپر اے نبی اور رحمۃ اللہ کی اور برکت اوسکی رحمت عالم نے اسکے جواب میں عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندوں پر جو صالح ہیں جناب الٰہی سے سوال ہوا کہ تمنے عباد صالحین کو علٰحدہ مذکور کیا پھر کلمہ جمع کا یعنی علینا کیوں کہا علیّ کہا ہوتا یعنی مجھپر اسواسطے کہ تم تو یہاں تنہا ہو سرورِ کائنات نے جواب میں عرض کیا کہ اے اللہ جو تیرے نیک بندے صالح ہیں اونپر تو تیرا سلام اور رحمت ہی ہے میں نے کلمۂ جمع میں اپنی امت کے گنہگاروں کو شامل کرلیا اونکو بجز میرے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے سبحان اللہ کیا شان امت پروری کی اور عاجز نوازی ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اگلے انبیا علیہم السلام کا یہ طریقہ تھا کہ اپنی امت کے اچھوں کو اپنے ساتھ لیتے اور بروں کو خدا کے سپرد کرتے تھے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیم نے اپنی امت کی نسبت میں کہا مَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ جسنے میرا اتباع کیا پس تحقیق وہ مجھسے ہے اور جسنے عصیان کیا پس تو غفور الرحیم ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا قول قرآن مجید میں ہے گنہگاروں کی نسبت میں اِنَّھُمْ عِبَادُکَ وہ تیرے بندے ہیں تو جان اور ہمارے نبی کریم کی یہ شان تھی کہ ایک مرتبہ انہیں دو نوں آیتوں کو جنکا اوپر ذکر ہوا ہے حضور نے پڑھا اور رو دیے جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہاری گریہ کے سبب سے واقف ہیں لیکن بیان تو کرو کس شے نے تمکو رلایا حضور نے فرمایا کہ اے جبرئیل میں نے قرآن مجید میں پڑھا قول ابراہیم اور عیسیٰ کا ایسے دونوں نبیوں نے گنہگاروں سے دست برداری کی مجھکو خیال آیا کہ سردار حبیب

عاجزی کیوقت اپنے متعلقین سے اوٹھالیگا تو کیا حال اونکا ہوگا پس مجھکو اپنی امت کے گنہگار یاد آگئے مجھسے نہوگا کہ مین اپنی امت کے گنہگار و نسے ہاتھ اوٹھالون اللہ تعالی نے اپنے حبیب کی تسکین فرمائی اور کمال رافت نبی کریم یہ ہے کہ ہمارا وجود بھی نتھا فقط تعینات مین ایک تعین حقیقت محمدی کا تھا اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نے جو عبادت خالق کی لاکھون برس کی تھی وہ بغلبہ رحمت مین امت کو دیدی اور شفاعت گنہگاران امت کی حضرت الوہیت سے طلب فرمائی اور جب عالم دنیا مین ظہور ہوا ہمیشہ نجات امت کی فکر مین مصروف رہے اور عبادت شاقہ فرماتے رہے چنانچہ جب یہ آیہ کریمہ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نازل ہوئی اور اس آیہ شریفہ مین اللہ تعالی نے آپکو حکم دیا نماز تہجد پڑھنے کا اور اخیر مین اوسکی امیدوار کیا حضور کو مقام محمود مین قیام کا اور مقام محمود موافق حدیث کے مقام شفاعت ہے خلاصہ یہ کہ حضور سے فرمایا کہ نماز تہجد پڑھو تو ہم تمکو اختیار شفاعت دین چونکہ شفاعت مین کام امت کا بنتا تھا نبی کریم نے اس نماز مین بڑی سعی اور کوشش کی چنانچہ مروی ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ فرماتے ہین کہ نہ پوچھو مجھسے کچھ حسن اوس نماز کا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبکو پڑھتے تھے اور ایک روایت مین مذکور ہے کہ نماز تہجد مین قیام اسقدر حضرت سید عالم فرماتے تھے کہ دونو پیرونپر ورم ہوجاتا تھا پس درحقیقت یہ سب باعث رحمۃ للعالمین کی امت عاصی کی نجات کیواسطے تھی مروی ہے کہ بعد وفات جناب سید موجودات کے ام المومنین محبوبہ حبیب اللہ حضرت عائشہ صدیقہ روتی تھین اور فرماتی تھین کہ آج ایسے نبی نے اس عالم سے پردہ کیا جو تمام عمر محبت امت کیوجہ سے ایک رات آسائش سے نسویا اور ایکدن کو سیر ہوکر جو کی روٹی تناول نفرمائی اور کمال رحمت یہ ہے کہ بعد وفات کے بھی حضور کو دیکھا تو قبر شریف مین لب مبارک ہلتے تھے جب کان لگاکر سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت نبی کریم قبر شریف مین بھی دعاء مغفرت امت مین مشغول ہین کمال رحمت ہے ہمارے رسول کریم سے نے ہماری تسکین کردی کہ تم یہ نجاننا کہ جبتک زندہ تھے ساتھ حیات ظاہری کے اوسیوقت تک تمہارا خیال تھا اب جو اس عالم سے پردہ کیا ہمکو بھول گئے نہین اب بھی اس تخلیہ مین

وہ ہی رافت اور رحمت تمہاری حالونپر ہے اور جسوقت قبر مبارک سے حشر کے دن بر آمد ہونگے اوسوقت بھی
یہی کیفیت حضور کی ہوگی اور جبتک کہ امت کو جنت میں داخل نہ کرالینگے تسکین خاطر شریف نہوگی اور ایسے
رؤف اور رحیم تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر کہ خبر گرفتاری امت حضور کو ملال دیتی تھی چنانچہ
مروی ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آئے آپنے پوچھا اسوقت کہاں سے آتے ہو اونھونے عرض کیا
دوزخ کیجانب سے حضرت نے فرمایا حال دوزخ کا بیان کرو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ دوزخ کے سات طبقے ہیں
اور ہر ایک طبقے کا حال بیان کیا اور یہ کہدیا کہ یہ طبقہ فلان قوم کیواسطے ہے اور نسبت ساتوین طبقے کے کہا
کہ وہ طبقہ کل طبقات دوزخ سے عذاب مین کم ہے مگر اوس کم کی وہ سختی بیان کی کہ العیاذ باللہ ایک ساعت بھر
کیواسطے بھی اوسمین مبتلا ہونا تمام عمر کی لذت نعمات دنیا کو مٹا دیگا مگر جبرئیل علیہ السلام نے یہ بیان نکیا کہ
وہ طبقہ فلان لوگون کیواسطے ہے جناب سید عالم نے فرمایا کہ اے جبرئیل تمنے یہ نکہا کہ یہ طبقہ کسکے واسطے ہے
جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مین عرض نہین کرسکتا حضور نے فرمایا کہ تمہارے نہ کہنے سے مجھکو تردد ہوا اب ضرور
تمکو کہنا ہوگا کہ یہ طبقہ کسکے واسطے ہے اوسوقت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ طبقہ اللہ تعالی
نے آپکی امت کے گنہگارونکی واسطے مقرر کیا ہے چند روز کیلیے جسوقت نبی کریم نے یہ سنا اسقدر خاطر شریف
کو ملال ہوا کہ روتے ہوے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لیگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رحمت عالم کو
نہ دیکھا چونکہ وہ حضور کے عاشق زار تھے اور بے دیدار پر انوار کے اونکو قرار نتھا دیوانہ وار اطراف اور جوانب
مدینہ منورہ مین حضور کو ڈھونڈھنے لگے ناگاہ ایک چرواہا ملا اوس سے پوچھا کہ تجھکو ہمارے سرکار کی کچھ خبر ہے
اوس چرواہے نے کہا کہ مین اونسے واقف نہین ہون مگر تین دن ہوے ہین ایک شخص شہر سے روتے ہوے آئے ہین
اور اس غار مین بیٹھے ہوے رو رہے ہین مگر مین نے ایسا پر تاثیر رونا کسیکا نہین دیکھا تین دن سے میرے جانورون نے
چرنا چھوڑ دیا ہے اوس غار کیطرف جاتے ہین اور روتے ہین صحابہ سمجھ گئے کہ یہ شان آنحضرت سرور عالم کی ہے اور
وہان گئے دیکھا کہ رحمت اللعالمین گریہ وزاری مین مشغول ہین اور شدت ملال سے یہ حال ہے کہ چہرۂ انور

پہچانا نہین جاتا تھا بڑے بڑے یار جناب سید ابرار کے تھے اونھون نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں
ارشاد تو فرمایئے کہ وجہ اسقدر ملال کی کیا ہے حضور نے جواب نہ دیا صحابہ اور زیادہ پریشان ہوئے آخر جناب
حضرت سلمان فارسی کو بھیجا کہ آستانہ بنت رسالت پر جا کر حضرت سیدہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ سب حال عرض کرو وہ تشریف لا دین جناب رسالت کو اونسے محبت زیادہ ہے شاید یہ عقدہ اونکے آنے سے
حل ہو الغرض سلمان فارسی نے آستانہ نبوت پر حاضر ہو کر عرض کیا سلام ہو تم پر آپکے رسول الثقلین روز سے
جناب سید عالم ایک غار مین بیٹھے ہوے رو رہے ہین ہر چند صحابہ نے استفسار حال کیا حضور کچھہ فرماتے نہین آپ
تشریف لیچلیے شاید آپسے کچھہ فرما دین جناب سیدہ کو اپنے پدر بزرگوار سے نہایت محبت تھی چنانچہ ثابت ہے کہ
بعد وصال جناب سرور عالم حضرت سیدہ کو کسی نے ہنستے نہین دیکھا بلکہ ہر وقت گریہ وزاری مین گذرتا تھا یہانتک
کہ اہل مدینہ نے عرض کیا کہ یا بنت رسول اللہ کسی وقت تو گریہ وزاری کو موقوف کرو کہ ہم لوگ بھی آسائش پاوین تب ناچار
جناب فاطمہ علیہا السلام بقیع شریف مین جا کر رویا کرتی تھین بسبب کمال رحمت کے تا کہ اہل شہر کو تکلیف نہو اور
تھوڑے دنون فراق پدر مین بغیر لاحق ہونے کسی علت و رنج جسمانی کے چھہ ماہ کے بعد خود بھی اس عالم سے انتقال کیا
اور پدر بزرگوار سے جا واصل ہوئین چونکہ جناب سیدہ کو اسدرجہ حضور سے محبت تھی سلمان فارسی سے جناب سرور عالم
کا حال سنکر گھبرا گئیں اور فرمایا اے سلمان اگر آیۃ سیدہ کی نازل نہو چکی ہوتی تو فاطمہ ایسی ہی آگ مین جلتی ذرا ٹھہر جا
کہ مین ردا اوڑھ لون الغرض ردائے مبارک اوڑھکر جناب سیدہ حاضر ہوئین اور سلام عرض کیا حضور مخاطب
نہوے حالانکہ حال یہ تھا کہ جب جناب سیدہ آتی تھین حضور اوٹھہ کھڑے ہوتے تھے اور بوسہ دیتے تھے اونکی پیشانی پر
چونکہ جناب سیدہ اسدرجہ التفات کی عادی تھین اوسوقت جب حضور کو مخاطب نہ پایا عرض کیا یا رسول اللہ
بیان تو کیجیے کہ کیا حال ہے اور کیون اسدرجہ آپ ملول اور محزون ہین حضرت نے اسکا بھی جواب نہ دیا
اسوقت حضرت فاطمہ زہرا بے اختیار رونے لگین اللہ تعالی جلشانہ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آپ فاطمہ کی تسکین کرین اوسوقت حضور نے

صاحبزادی سے کوئی ایسا افعال اس سے زیادہ اور کیا مصیبت ہوگی تیرے باپ پر جبرئیل نے خبر دی کہ میری امت کے گنہگار چند روز کیواسطے جہنم میں گرفتار ہونگے اللہ اکبر کیا رافت اور رحمت تھی حضور کو ہم گنہگاروں پر ہم اپنی گرفتاری سے کبھی پریشان نہیں ہوتے اور خوف آخرت سے نہیں ڈرتے اور نبی کریم ایسے ہمارے حال پر رحیم تھے کہ خبر گرفتاری امت نے اسقدر حضرت کو رلا دیا بس امید قوی ہے کہ کبھی رحمت عالم ہماری جہنم میں گرفتار رہنے کو گوارا نکرینگے اور اللہ تعالے موافق اپنے وعدہ کے اپنے حبیب کے رضامند کرنیکو ہمکو دوزخ سے نجات دیگا صاحب قصیدہ بردہ کہتے ہیں

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا	مِنَ الْعِنَایَۃِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمِ

مبارک ہو ہمکو اے گروہ اسلام ہمارے واسطے عنایت سے ایسا رکن ہے جو کبھی منہدم نہوگا اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ حضور کو خبر گرفتاری امت سے تو اسقدر ملال ہوا تو ضرور ہے کہ گرفتاری امت زیادہ رنج پہونچاویگا اور اللہ تعالے کا وعدہ ہے حضرت سے آپکو رضامند کرنیکا اور یہاں برخلاف اوسکے وقوع میں آویگا جواب اسکا یہ ہے کہ اگر امت کو گرفتاری جہنم کا خوف نہ لایا جاتا سب خداپرستی چھوڑ دیتے اور نافرمانی پر کمر باندھتے گو وہ اللہ تعالی کی رحمت اور نبی کریم کی شفاعت سے بسبب ایمانکے مغفور بھی ہوتے لیکن جو مراتب اور مدارج خداپرستی کے ہیں وہ کہاں سے پاتے حضرت سرور عالم ماں باپ سے زیادہ ہمپر رحیم ہیں آپکو یہ مضمون گوارا نہوا کہ امت میری خداپرستی کے فضل سے محروم رہے لہذا واسطے تادیب کے خود حضور نے چند روز کی گرفتاری امت کو پسند فرمایا جیسے ماں باپ لڑکونکو معلم کے سپرد کرتے ہیں کہ اونکو زجر کرے اور مارے تاکہ فضل علم حاصل کریں لیکن جب لڑکے پر مار پڑتی ہے بمقتضای شفقت ماں باپکو ملال ضرور ہوتا ہے پس اسیطرح جہنم عاصیان امت مرحومہ کیواسطے سود مند ہے مگر بمقتضای شان رافت گرفتاری امت باعث ملال خاطر شریف جناب سالت ہے از معجزات جناب سرور عالم میں مروی ہے کہ انس ابن مالک کے گھر میں ایک دستر خوان تھا جب وہ میلا ہوجاتا تھا حضرت انس اوسکو جلتے ہوئے تنور میں ڈالدیتے تھے میل اوسکا جلجاتا تھا اور کپڑا صاف ہوجاتا تھا لوگوں نے اسکا سبب پوچھا کہ آگ اس کپڑیکو جلاتی کیوں نہیں ہے فرمایا حضرت

انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم نے اس دستر خوان پر کھانا کھایا ہے دست مبارک نے اس کپڑے سے
مس کیا ہے بدین وجہ آگ اسکو جلا نہین سکتی جب میلا ہوتا ہے آگ مین ڈالدیتا ہون میل جلجاتا ہے اسیطرح صاف
نکل آتا ہے یہی حال ہے عاصیان امت مرحومہ کا کہ نار جہنم سے کسافت معاصی جلجاویگی اور وہ لوگ پاک
اور صاف ہوکر شفاعت نبی کریم جنت مین داخل ہونگے اور منجملہ حضور کے رافت اور رحمت کے ہے کہ جیسے حضور
حیات ظاہری مین ہمارے حالونپر متوجہ تھے ایسی ہی توجہ اسوقت بھی حضور کو ہے تمام امت پر اور جو کوئی
امتی ذرا خلوص اور محبت سے کوئی کام کرتا ہے اوسکی طرف زیادہ تر حضور متوجہ ہوتے ہین چنانچہ مروی ہے کہ ایک
سوداگر تھا اور اوسکو حضور کیساتھ ایک بہت بڑا خلوص تھا ماہ ربیع الاول مین حضور کی ولادت باسعادت
کے دن محفل میلاد شریف کرتا تھا اور تمام مال اور اسباب اپنا خدا کی راہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت کیوجہ سے خیرات کردیتا تھا اوسکے ہمسایہ مین ایک یہودی رہتا تھا اتفاق سے یوم ولادت شریف
تھا اور اُس تاجر کے گھر مین سامان جشن ولادت تھا اوس یہودی کی عورت نے اپنے شوہر سے پوچھا کہ کیا سبب ہے
کہ یہ مرد مسلمان آجکے دن کل اپنا مال و اسباب خیرات کردیتا ہے یہودی نے جوابدیا کہ یہ دن ہے انکے رسول کی
ولادت کا یہ مرد مسلمان اوسکی خوشی کرتا ہے اور اپنا مال خیرات کرتا ہے شبکو اوس یہودی کی عورت نے
خواب مین دیکھا کہ ایک شخص سراپا نور سر بسر حسن اور جمال تشریف لائے اور تمام مکان اونکے نور سے روشن
ہوگیا اوس عورت نے پوچھا آپ کون ہین ارشاد ہوا مین ہون محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص
جو تیرا ہمسایہ ہے میری ولادت کی خوشی کرتا ہے اور محفل میلاد ترتیب دیتا ہے مین بھی شریک ہوتا ہون
آج تو نے اپنے شوہر سے متعجب ہوکر سبب اسکا پوچھا تھا مین نے کہا کہ مین خود تمکو مطلع کردون جب وہ
عورت بیدار ہوئی آثار نورانیت گھر مین دیکھی صدق دلسے مسلمان ہوگئی اور خدا کی یاد کرنیلگی
صبح کو اوسکا شوہر جو رات کو کہین گیا تھا گھر مین آیا بی بی کو اور حال مین پایا حال پوچھا اوس
عورت نو مسلمہ نے جوابدیا کہ تو مجھسے کلام نکر مین مومنہ ہون اور تو یہودی ہے اوس مرد نے کہا

کہ جنہونے تجھکو شکو بشارت دی اونہونے مجھکو بھی سرفراز کیا مین بھی مسلمان ہوگیا سبحان اللہ
کیا امت پروری اور بندہ نوازی ہے اور کیون نہ توجہ ہو حضور کو اپنی مجالس فکر کیطرف اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ تم مجھکو یاد کرو مین تمکو یاد کرون جب اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کرنیوالونکو
یاد کرتا ہے تو جناب سید عالم کہ متخلق باخلاق اللہ ہین ضرور واسطے اتباع سنت الٰہی کے اپنی یاد کرنیوالونپر
توجہ فرماوینگے اور محفل میلاد محمدی برگزیدہ محفل ہے کہ جسمین خدا اور رسول دونونکا ذکر ہوتا ہے حضور کی ولادت
باسعادت کا بیان کرنا خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت اور صنعت کا بیان کرنا ہے پس امید قوی ہے کہ اللہ
اور اللہ کا حبیب دونونکی توجہ ہو حاضرین محفل شریف پر اسیوجہ سے بعض علماء امت سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ
ہمنے امتحان کیا ہے کہ جس گھر مین محفل ولادت شریف ہوتی ہے سال بھر تک اوس مقام مین برکت رہتی ہے اور
حاضرین محفل مبارک سال بھر ہر آفت اور بلاسے محفوظ رہتے ہین اور یہ محفل جب ہووے گی عبادت ہوگی لیکن ماہ مبارک
ربیع الاول مین کہ ماہ ولادت شریف ہے اور بھی زیادہ احسن ہے اس محفل شریف کا منعقد کرنا خصوصاً تاریخ ولادت
مین اسواسطے کہ شب ولادت اور یوم ولادت افضل ہے تمام دنون اور راتون سے فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ
شب ولادت بہتر ہے شب قدر سے اسواسطے کہ شب قدر مین جبرئیل علیہ السلام زمین پر معہ جماعت ملائکہ آتے ہین
اور خدا کا سلام لاتے ہین اور یہ وہ شب مبارک ہے کہ جسمین اللہ تعالیٰ کا محبوب تمام خلق کا سردار ہے اور خود سراپا رحمت
ہے زمین پر تشریف لایا ہے اور انعامات خدا ایسا تک جبرئیل کا شب قدر مین آنا یہ سب واسطے نبی کریم کے طفیل سے
امت کو حاصل ہوا پس جیسا شرف ہے نبی کریم کو جبرئیل پر ایسا ہی فضل ہے شب ولادت باسعادت کو لیلۃ القدر
اور فرمایا ہے علماء اہل محبت نے کہ ماہ رمضان شریف اگرچہ بہت بزرگ مہینہ ہے اور یوم جمعہ کہ افضل الایام ہے اس دن یا
اور اس ماہ مین ولادت شریف نہو نمین بلکہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ فضل اور عظمت
ذاتی عنایت کی ہے کہ آپ دوسرے سے عظمت اور برکت حاصل نہین کرتے ہین بلکہ آپکی شان سے دوسرے کو فضیلت
اور برکت ہو پہنچانا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ماہ ولادت اور یوم ولادت بہ برکت ظہور جناب رسالتمآب معظم ہوگیا اور واسطے اوسکی

اظہار عظمت کے عبادت خدا اوسمین مشروع کیگئی چنانچہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ نبی کریم نے یوم دوشنبہ کو روزہ رکھنیکا حکم دیا اصحابنے سبب پوچھا حضورنے ارشاد کیا کہ اوسدن مین پیدا ہوا ہون اور علماء اہل نکات نے فرمایا ہے کہ یوم دوشنبہ مین ولادت باسعادت ہونیمین نکتہ ہے کہ دوشنبہ کو عربی مین یوم الاثنین کہتے ہین چونکہ ذات کامل الصفات سید المرسلین واسطے برزخ کبریٰ ہے درمیان وجوب و امکان کے پس بسبب تعلق جانبین کے مضمون

اثنین کا ادعیہ ن پایا جاتا ہے بقول رشیدی رحمۃ اللہ علیہ

او وہر اللہ سے واصل او ہر مخلوق سے شامل | خواص او س برزخ کبرا مین حرف مشدد کا

لہذا اس اظہار شرف کیواسطے ولادت باسعادت دوشنبہ کو ہوئی اور ماہ مبارک ربیع الاول مین ولادت شریف کے ہونیمین نکتہ لکھا کہ ربیع کہتے ہین فصل بہار کو زبان عرب مین اور اول کے معنی ہین پہلا چونکہ سید عالم بوستان امکان کے پہلی بہار ہین اور بحر قدیم کی موج اول لہذا ماہ مبارک ربیع الاول اس مناسبت سے ماہ ولادت قرار پایا اور اولیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث نبوی اور اقوال علماء امت سے ثابت ہے اکثر اہل سیر اور اہل احیاء اسکے قائل ہین چنانچہ صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ مذہب اہل سنت وجماعت یہ ہے کہ ازل مین کوئی شئ ممکن اور موجود نتھا چنانچہ حدیث صحیح كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ یعنے تھا اور نتھی ساتھ اسکے کوئی شے اسی پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے بعد اسکے کہ ممکنات معدوم تھی انکو ایجاد کیا اور ترتیب خلق اشیاء مین عجز سے نتھی بلکہ قدرت ذات باری تعالیٰ سے منفک نہین ہے اور علما کا اختلاف ہے اس مین کہ اول کون شئ مخلوق ہوئی ایک گروہ کہتا ہے کہ اول قلم موجود ہوا اور ایک جماعت اسکی قائل ہے کہ اول مخلوقات نور نبوت محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور سبب اختلاف یہ ہے کہ اول مخلوقات کے باب مین اخبار مختلفہ وارد ہوے ہین ایک حدیث یہ ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ آخر حدیث تک یعنی اول اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا اور دوسری حدیث یہ ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ اول شے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی میرا نور ہے اور وجہ جمع کی درمیان ان احادیث مختلفہ کے بر تقدیر صحت کے واللہ اعلم یہ ہے کہ اول حقیقی نور ہمارے رسول کریم کا ہے اور اولیت عقل اور قلم کی اضافی ہے

یعنی اول مخلوق مجردات سے عقل تھی اور اول مخلوق اجسام سے قلم تھا اور مدارج النبوۃ میں شیخ نے لکھا ہے کہ اول مخلوقات اور واسطہ صدور کائنات اور واسطہ خلق عالم و آدم نور محمدی اور جوہر ذات نبوی ہے صلی اللہ علیہ وسلم جیسے حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اول وہ شے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی میرا نور ہے اور تمام مکنونات علوی اور سفلی اوسی نور سے اور اوسی جوہر سے پیدا ہوئے ہیں اور بنسبت حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلُ کے شیخ نے لکھا ہے محدثین محققین کے نزدیک صحت کو نہیں پہونچی ہے اور حدیث اول ما خلق اللہ القلم کی نسبت کہا ہے کہ مراد اس سے ان العرش ہے اور مروی ہے کہ جب قلم پیدا ہوا اللہ جل شانہ نے اوسکو حکم دیا کہ لکھ عرض کیا کیا لکھوں ارشاد ہوا لکھ جو کچھ ہو چکا ہے اور ہونیوالا ہے ابد تک شیخ لکھتے ہیں کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلقت قلم سے پیشتر ایک کائن تھا اور علما نے کہا ہے کہ قبل از خلقت قلم خلقت ہوئی عرش اور کرسی اور ارواح کی اور خلقت نور محمدی اون سب سے بھی پہلے ہے اور جسطرح حضور کی خلقت سب سے پہلے ہے اسیطرح نبوت بھی آپکی اول سب سے ہے چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ تھا میں نبی درحالیکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے اخبار میں ہے کہ جب مخلوق ہوا نور جناب رسالت اور نکالے گئے اوس نور سے انوار انبیا علیہم السلام حکم دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے نور کو کہ انوار انبیا کی طرف نظر کرے پس نظر کی اوس نور نے اور چھپالیا انوار انبیا کو یعنی غالب ہو گیا جیسے نور آفتاب تارونکو چھپالیتا ہے عرض کیا انوار انبیا نے کہ یہ کون ہے جس نے چھپالیا ہمارے انوار کو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ نور محمد ابن عبد اللہ کا ہے اگر تم اوس پر ایمان لاؤ تو ہم تمکو نبی کریں انبیا نے کہا ہم سب ایمان لائے اوسپر اور اوسکی نبوت پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں گواہ ہوں تمہارے اس قول پر آیہ میثاق کے یہی معنی ہیں پس ہمارے نبی کریم نبی الانبیا ہیں اور قیامت کے دن یہ معنی ظاہر ہو جاوینگے کہ کل انبیا حضور کے لواے شریف کے نیچے ہونگے اور پھر جب قلم پیدا ہوا اوسکو حکم ہوا کہ ساق عرش اور جنت کے دروازوں پر اور قبوں پر اور خیموں پر لکھ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور ایک روایت میں ہے لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ خاتم الانبیاء لعبد اوسکے جب آدم علیہ السلام مخلوق ہوئے نور محمدی اونکی پیشانی میں رکھا گیا

اور ایک روایت مین ہے کہ پشت آدم مین رکھا گیا اوس نور کی برکت سے اللہ تعالی نے سکھا دیے آدم کو نام تمام مخلوقات کے اور واسطے اوس نور کے اظہار عظمت کے ملائکہ کو حکم دیا آدم کو سجدہ کرو ملائکہ نے سجدہ کیا آدم جنت مین رہے جب اونسے خطا سرزد ہوئی اور زمین پر آئے مدت تک رویا کیے آخرکار اوس نور شریف کا وسیلہ پکڑا اور اوسکے واسطے دعا کی مغفرت کی خطا کے آدم علیہ السلام معاف ہوئی اور آدم علیہ السلام کی اولاد پیدا ہوئی وہ نور شریف اصلاب پاک سے ارحام پاک مین انتقال فرمانیلگا بیہقی نے اپنے سنن مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیدا کیا مجھکو سفاح جاہلیت سے کسی چیز نے نہین پیدا ہوا ہون مین مگر نکاح اسلام سے اور سیدنا علی مرتضی سے مروی ہے کہ فرمایا سید عالم نے نکلا ہون مین نکاح سے اور نہین نکلا ہون مین سفاح سے آدم سے یہانتک کہ پیدا ہوا مین اپنے باپ اور مان سے نہین پہونچا ہے مجھکو سفاح اہل جاہلیت سے کچھ بھی اور ایک حدیث مین ہے کہ فرمایا حضور نے ہمیشہ نقل کرتا رہا اللہ تعالی جلشانہ مجھکو اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ مصفا اور مہذب مین اور نہین نکلتی تھین دو شاخین مگر یہ کہ ہوتا تھا مین اون دونو مین سے بہتر شاخ سے یعنی میرے جد کی جب دو لڑکے ہوتے تھے تو جو اونمین بہتر ہوتا تھا وہ میرا جد ہوتا تھا اور ابونعیم نے دلائل مین ام المومنین عائشہ صدیقہ سے کہ اونھونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا حضور نے کہا جبرئیل نے کہ پھرا ہون مشارق اور مغارب زمین مین نہین دیکھا مین نے کسی مرد کو فاضل تر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین دیکھا مین نے کسی مرد کی اولاد کو فاضل تر اولاد ہاشم سے اور صحیح بخاری شریف مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوٹھایا گیا ہون بہتر قرون بنی آدم سے قرناً بعد قرن یہانتک کہ پیدا ہوا مین ایسے قرن سے کہ جسمین ہون کیا اہتمام بلیغ ہے اللہ تعالی جلشانہ کا اپنے حبیب کی عظمت مین جیسے اجداد محمدی کو بہتر کیا ہے تمام اولاد آدم سے ویسے ہی بہترین قرونمین انتقال نور محمدی بھی فرمایا اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا اپنی خلق کو اور پھر برگزیدہ کیا اونمین سے اولاد آدم کو اور بعدہ برگزیدہ کیا مجھکو عرب سے آگاہ ہو جو عرب کو دوست رکھتا ہے بسبب میری دوستی کے اونکو دوست رکھتا ہے

اور جو شخص دشمنی کرتا ہے عرب سے بسبب میری دشمنی کے دشمنی کرتا ہے اونسے اللہ اکبر کیا عظمت ہے اللہ کی حبیب کی
کہ جس ملک مین آنحضرت کی ولادت ہوئی اوس ملک کے سب رہنے والے آپکے طفیل سے برگزیدہ ہوگئے الغرض وہ
نور شریف اس شان اور عظمت سے منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب حضرت کے دربار تک تشریف لایا نام اونکا شیبہ ہے عبد المطلب ہوا
اونکا نام ہوا کہ ہاشم کی انتقال کے بعد مطلب اونکی چچا نے اونکو پرورش کیا اور دستور عرب مین تھا کہ جو یتیم کو پرورش کرتا تھا وہ ہی تھا اور وہ
عبد کہلاتا تھا اور بعض علمانے اور بھی وجوہ اسمین لکھے ہین الغرض جب مطلب نے انتقال کیا عبد المطلب ان کے بیٹا
نکلے تھے اور تمام اہل مکہ اونکے مطیع اور منقاد ہوے اور سب اونکی تعظیم اور تکریم کرتے تھے اور عبد المطلب سے خوشبو مشک کی
آتی تھی اور نور محمدی اونکی پیشانی مین چمکتا تھا اور جب اہل مکہ پر کوئی امر سخت پیش آتا تھا عبد المطلب کو
پہاڑ پر لیجاتے تھے اور اونکے وسیلے سے اللہ جل شانہ سے دعا کرتے تھے اور ایام قحط مین اونکے وسیلے سے پانی مانگتے تھے
برکت نور محمدی سے کہ جو اونکی پیشانی مین چمکتا تھا اونکے مطلب بر آجاتے تھے اور کعب احبار سے منقول ہے کہ
جب نور محمدی عبد المطلب کو ملا اور اس فضل سے وہ سرفراز ہوے ایک روز مقام حجر مین سوتے تھے جب بیدار ہوے
آنکھین اونکی سرمگین تھین اور لباس جسم کا نہایت نفیس اور حسین تھا عبد المطلب متحیر ہوے کہ یہ کیا ہے اور
کسنے پہنایا ہے اور یہ حال اپنے باپ سے بیان کیا وہ اونکو کاہنونکے پاس لیگئے اور یہ حال اونسے کہا کاہنونے
جواب دیا کہ پروردگار نے اذن دیا ہے اس لڑکے کو کہ نکاح کرے الغرض اس اہتمام سے نکاح ہوا عبد المطلب کا اور
اولاد اونکے پیدا ہوئی حضرت عبد اللہ جب پیدا ہوے تو جناب رسالت اونکو سپرد ہوا عبد اللہ تمام اولاد عبد المطلب
مین صاحب حسن و جمال تھے اور صفات حمیدہ اللہ تعالی نے اونکو دیے تھے جب آوازہ حسن و جمال عبد اللہ کا مشہور ہوا
زنان قریش اونپر فریفتہ ہوئین اور خود اونسے خواہان وصال ہوتی تھین اللہ تعالی برکت نور شریف سے اونکی
عفت اور عصمت کو نگاہ رکھتا تھا اہل کتاب کو بھی علامات سے معلوم ہو گیا تھا کہ سید الانبیا حبیب کبریا
عبد اللہ کے صلب مین ہین اور انہی سے ظاہر ہونگے اسوجہ سے عبد اللہ کے دشمن ہو گئے تھے اور ہمیشہ اونکی ہلاکت کے
مستعد رہتے تھے اللہ تعالی اونکے شر سے بھی بچاتا تھا چنانچہ مروی ہے کہ ایک روز حضرت عبد اللہ

ایک جماعت کثیرہ اہل کتاب کی تلوارین لیے ہوئے شام سے بقصد قتل عبد اللہ پہونچے وہب بن مناف نانا حضرت
سید عالم کے بھی اوسی صحرا مین تھے اونہوننے دیکھا کہ کچھ سوار غیب سے ظاہر ہوئے اور وہ اس عالم کے لوگونسے مشابہ نتھے
اور اون سوارونسے اوس گروہ سے عبد اللہ کو بچالیا وہب نے جب یہ حال دیکھا گھر مین آکر اپنے اہل سے کہا کہ مین
آمنہ اپنی لڑکیکو عبد اللہ کے نکاح مین دونگا اور اپنے دوستونکے ذریعہ سے عبد المطلب سے پیغام دلوایا عبد المطلب
بھی فرزند کے نکاح کی فکر مین تھے کہ جو عورت حسب نسب مین شریف تر ہو عبد اللہ کا اوسکے ساتھ نکاح
کرین چونکہ حضرت آمنہ ان صفات کے ساتھ متصف تھین عبد المطلب راضی ہوگئے اور حضرت عبد اللہ کا
نکاح حضرت آمنہ کے ساتھ کردیا روایت ہے کہ رقیقہ بنت نوفل ایک عورت بنی اسد کی کعبہ شریف
کے پاس کھڑی تھی عبد اللہ اودہر جا نکلے اوس عورت نے جو عبد اللہ کو دیکھا عاشق ہوگئی اور کہا اے عبد اللہ
سو اونٹ تمکو دونگی جو مجھسے قربت کرو حضرت عبد اللہ نے بسبب عفت اور حیا کے انکار کیا اور چلے گئے دوسرے دن
ایک عورت قبیلہ بنی خثعم کی کہ علم کہانت مین اوسکو بڑی مہارت تھی اوسنے چاہا کہ مال اور دولت دیکر عبد اللہ کو
فریب دے اور ویسے ہی کلام کیے جیسے اول عورت نے کیے تھے حضرت عبد اللہ اوسکے فریب مین نہ آئے اور بہانہ کیا کہ
مین اپنے مکان پر جاکر رمی جمرات کرکے آتا ہون جب مکان پر پہونچے حضرت آمنہ سے ہم بستر ہوئے اور وہ امانت الٰہی
یعنی نور نبوی حضرت آمنہ کے حمل مین تشریف لایا بعدہ عبد اللہ کا اوسی عورت کیطرف گذر ہوا اوسنے وہ نور مبارک
عبد اللہ کے چہرہ پر نپایا پوچھا میری یاد سے آکر تم کسی عورت سے ہم بستر ہوئے حضرت عبد اللہ نے جواب دیا ہان مین اپنی زوجہ
منکوحہ آمنہ بنت وہب سے ہم بستر ہوا اوس عورت نے کہا مجھکو تم سے کچھ کام نہین ہے مینے ایک نور تمہاری پیشانی مین دیکھا تھا
مین چاہتی تھی کہ وہ نور مجھکو ملجاوے مگر وہ دوسرے کے نصیب مین تھا شیخ نے مدارج مین لکھا ہے استقرار نطفہ زکیہ مصطفویہ
حضرت آمنہ کے رحم مبارک مین قول اصح پر اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوا اسیوجہ سے امام احمد حنبل شب جمعہ کو لیلۃ القدر
سے افضل کہتے ہین کہ خیرات اور برکات اور کرامات اور سعادات جو اوس شب مین اہل عالم اور مومنین پر نازل ہوئے ہین
قیامت تک بلکہ ابد تک نہونگے اور اگر اسیوجہ سے شب میلاد سرور عالم کو شب قدر سے افضل جانین سزاوار ہے

تشریح کی ہے ساتھ اسکے علمانے اخبار مین وارد ہے کہ اوس راتکو ملک اور ملکوت مین ندا کی کہ تمام عالم کو بتا
انوار قدس کے منور کرو اور فرشتے زمین اور آسمانکے مسرت کرنیلگے اور خازن جنت کو حکم ہوا کہ دروازہ فردوس
اعلی کو کھولدے اور عالم کو خوشبو سے معطر کردے اور کل طبقات سماوات اور ہر ایک بقعہ ارض پر بشارت دے
کہ آج نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پکڑا اور کیونکر یہ اہتمام نہوتا کہ مصدر تمام خیرات اور برکات اور کرامات
اور انوار اور اسرار کا اور مبدع خلق عالم اور اصل اصول نوع بنی آدم کا زمانہ ظہور قریب آگیا تھا اور مروی ہے
کہ اوس راتکی صبح کو تمام بت روے زمین کے اوندہے گر پڑے اور تمام بادشاہان روے زمین کے تخت اولٹ گئے اور زبانیں
بادشاہونکی بند ہوگئین تمام روز کلام نکر سکے اور کل مکانات روشن ہوگئے کوئی گھر وہ نتھا جسمین نور نہو اور
سب جانور گویا ہوگئے اور خوشخبری نبی کی مشرق سے مغرب تک وحوش کو پہنچا۔ روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ جب نور محمدی نے
حضرت آمنہ کے حمل مین قرار پایا ایک روایت مین ہے کہ ملائکہ آسمانکو خوشی اور مسرت ہوئی اور جبرئیل زمین پر آئے
اور علم سبز محمدی کو لائے اور بیت اللہ شریف کی چھت پر نصب کیا اور تمام روے زمین کے ملکوں مین خوشخبری دی
کہ نور محمدی نے آمنہ کے رحم مین قرار پایا تاکہ بہترین خلق اوس سے بنایا جاوے اور بہترین امت پر مبعوث ہووے
خوشا وقت اوس امت کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیغمبر ہون اور مروی ہے کہ اوس شب مبارک کی صبح کو تمام
روے زمین کے بت سرنگون ہوگئے اور تخت ابلیس لعین کا اوندھا ہوگیا اور چالیس دن تک ایسا ہی اولٹا پڑا رہا
اور کہتے ہین ایک فرشتہ اوس چالیس دن مین اوسکے تخت پر موکل تھا اور اوسکو قعر دریا مین لیجاتا تھا شیطان
جلگیا اور منہ اوس ملعون کا سیاہ ہوگیا اور بسبب غم اوسکو ہوا سراسیمہ اور حیران دوڑتا پھرتا تھا یہانتک کہ جبل
ابو قبیس پر چڑہا اور فریاد کی تمام شیاطین وہان اوسکے پاس جمع ہوے اور پوچھا اے سردار تجھکو کیا ہوگیا ہے اوسنے
جواب دیا کہ تم آج شب ایسے ہلاک ہوے کہ قبل اسکے کبھی ہلاک نہوے تھے اونہون نے پوچھا کچھ حال تو کہہ کیا واقعہ پیش آیا
اوسنے کہا یہ عورت یعنی آمنہ خاتون حاملہ ہوئی ساتھ محمد کے عزت دنیا اور آخرت کے اوسکے ساتھ ہے اب وہ
بتون کو توڑیگا وہ مبعوث ہوگا ساتھ شمشیر قاطع کے کہ بعد اوسکے زندگی نہوگی ... نکالا اونکے

باطل کریگا اور بتونکو توڑ ڈالیگا اور زنا اور شراب کو اور جوے کو حرام کریگا اور اوسکے زمانہ دولت مین ہم آسمانون پر
جانے سے روکے جائینگے اور اخبار آسمانی نہ سننے پاوینگے کہانت کو وہ مٹا دیگا اور حق کہیگا اور عدل کریگا اور ظلم کو
برباد کر دیگا اور تمام روے زمین کو مسجد و ن سے آراستہ کر دیگا جیسے آسمان تارونسے مزین ہے اور تمام دنیا مین
جہان کہین ہم جاوینگے خدا تعالی کی وحدانیت کا ذکر وہان آشکارہ ہوگا اور امت اوسکی ایسی جماعت
ہوگی کہ اللہ تعالی نے اونکیوجہ سے مجھکو اپنی درگاہ سے ملعون کیا ہے بعد اسکے مجھکو کوئی نصیب دنیا سے نہوگا
چونکہ شیطان علیہ اللعن کو حضرت سید عالم کی تشریف آوری سے بہت کچھ صدمات پہونچے اور بڑی ذلت
اوسکو ہوئی اسوجہ سے حضور کی ولادت شریف کے ذکر سے گھبراتا ہے اور اوسکو اپنی ابتداء مصیبت کا زمانہ یاد آتا ہے
لہذا وہ ملعون بنی آدم کو اغوا کرتا ہے اور انواع انواع طرح کے فریب سے اونکو حضور کے ذکر ولادت شریف سے روکتا ہے
اور بازر کہتا ہے تاکہ میری فضیحت کا اعلان نہو لیکن جو اللہ تعالی کے خاص بندے ہین اونپر اوسکا تسلط
کب ہو سکتا ہے اللہ تعالی نے اونکو اپنے حبیب کریم کا عاشق صادق کر دیا ہے وہ لوگ باتباع صحابہ کرام ہمیشہ
ذکر محمدی مین مشغول رہتے ہین علی الخصوص زمانہ ولادت باسعادت مین تمام بلاد مین یہ ذکر شریف پھیل جاتا ہے
اور ذکر شریف کی برکات سے اہل اسلام ذاکرین اور سامعین کو منافع دینی اور دنیاوی حاصل ہوتے ہین
اللہم صل وسلم وبارک علیہ اور جناب سید عالم نو مہینے والدۂ ماجدہ کے حمل مین رہے جو تکالیف عورتونکو
حمل مین ہوتی ہین حضرت آمنہ کو نہین ہوئین چنانچہ حضرت آمنہ سے منقول ہے وہ فرماتی ہین کہ مجھکو معلوم نہین ہوا
کہ مین حاملہ ہون جو ثقل عورتونکو حمل مین ہوتا ہے مجھکو نتھا فقط اسقدر تھا کہ معمول جو عورتونکا ہے منقطع
ہوگیا تھا اور بعض روایات سے پایا جاتا ہے کہ ثقل حضرت آمنہ کو تھا ابو نعیم نے ان دونو روایتونکو جمع کیا ہے
کہ ابتداء زمانۂ حمل مین ثقل تھا اور آخر مین جاتا رہا الغرض دونو امر خلاف عادت ہین علماء اہل نکات
فرماتے ہین کہ اول مین جو ثقل معلوم ہوا وہ ثقل جسم اطہر جناب نبوت کا نتھا کیونکہ جسم منور سراسر نور تھا اور
اگر جسم والا باعث ثقل ہوتا تو ضرور تھا کہ جسقدر زمانہ حمل گذرتا ثقل زیادہ ہوتا جاتا بلکہ وہ ثقل جو حضرت آمنہ کو

معلوم ہوا اسوجہ سے تھا کہ وہ امانت عظمی کہ جسکا بار آسمان اور زمین اور پہاڑ نہ اوٹھا سکے تھے اور بقوت تحمل
حضرت آدم علیہ السلام نے اوسکو اوٹھا لیا تھا وہی امانت آئی حضرت آمنہ کو سپرد ہوئی تھی بمقتضائے
بشریت اول ثقل معلوم ہوا پھر جب وہ نور شریف مستقر ہوا اور فیوض اوسکے حضرت آمنہ کو پہونچے استعداد اونکی
بڑھ گئی اور ظرف اونکا قوی ہو گیا اسوجہ سے ثقل جو اول مین معلوم ہوتا تھا جاتا رہا اللھم صل وسلم علی حبیبک
ابو نعیم نے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہ ایک نشانی حضور کی حمل مین آنیکی یہ تھی کہ کل جانور قریش کے اوس
رات گویا ہوے اور کہا حمل مین آئے رسول کریم قسم ہے پروردگار کعبہ کی وہ امام ہین تمام دنیا کے اور چراغ ہین اہل دنیا کے
اور ایک روایت مین ہے کہ کل جانور روے زمین کے گویا ہوے اور یہی کلمات کہے اور فرمایا ہے حضرت آمنہ نے کہ ایک آنے والا میرے
پاس آیا اور مین درمیان خواب اور بیداری کے تھی اور کہا تو حاملہ ہے گویا مین نہین جانتی ہون کہ مین حاملہ ہون
پھر کہا تو حاملہ ہے ساتھ بہترین امت کے اور ایک روایت مین ہے ساتھ بہترین خلق کے اوس وقت سے مجھکو
معلوم ہوا کہ مین حاملہ ہون اور فرمایا ہے حضرت آمنہ نے کہ زمانہ حمل کے ہر مہینہ مین ایک آواز آتی تھی آسمان
اور زمین سے کہ بشارت ہو تجھکو وہ وقت پہونچا کہ ظاہر ہون ابو القاسم میمون و مبارک اور حضرت آمنہ سے
مروی ہے وہ فرماتی ہین کہ جب سید عالم میرے پیٹ مین تھے مین نے واقعہ مین دیکھا کہ ایک نور مجھسے جدا ہوا تمام عالم اوس
نور سے منور ہو گیا اور دیکھا مین نے بصریٰ کے مکانات کو بصریٰ ایک شہر ہے شام کیطرف اور حضرت عبد اللہ اور
حضرت آمنہ کو سوا نبی کریم کے اور اولاد نہین ہوئی یہ کمال مضمون تمثیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرکہ
جیسے حضور صدف ممکنات مین بے مثل اور یکتا تھے اور کوئی آپکے صفات کمالیہ مین آپکا شریک نہ تھا اسیطرح
اللہ تعالی نے صلب پدر اور رحم مادر مین بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یکتا رکھا سیدہ حلیمہ کسیکو شریک نہ کیا
حضور والدہ کے حمل مین تھے کہ حضرت عبد اللہ نے مدینہ منورہ مین وفات کی اور بعض نے لکھا ہے کہ حضرت
سید عالم دو برس تین مہینہ کے تھے جب حضرت عبد اللہ نے انتقال کیا حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی
ہے وہ کہتے تھے کہا ہے کہ جب حضرت عبد اللہ نے وفات کی ملائکہ نے عرض کیا اے پروردگار ہمارے سید ہمارے یتیم ہو گئے محمد صلی اللہ

علیہ وسلم تیرے پیغمبر حبیب فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو انکے بیچ ہین دو سکا نگہبان اور مددگار و الا اور کفالت
کرنیوالا ہون صلوٰۃ اور سلام بھیجا اوسپر اور برکات مانگا اوسکے واسطے اور دعا کر واوسکے بیچ اللّٰھم صلّ علیہ وآلہ وسلم
وبارک علیہ تمام اہل سیر متفق ہین کہ ولادت باسعادت عام الفیل مین واقع ہوئی اصحاب فیل کی بربادی کے
چالیس روز کے بعد یا پچپن روز کے بعد ولادت فرمائی ہے نبی کریم نے ماہ مبارک ربیع الاول مین تاریخ ولادت مین
اختلاف ہے لیکن اہل مکہ کی عادت ہے کہ ربیع الاول کی بارہوین تاریخ مقام ولادت باسعادت پر زیارت کو
حاضر ہوتے ہین اور شب دوازدہم مین مولد شریف پڑھتے ہین اور جو کچھ سرور ولادت کا ہے بعض یا سب وہان
مین ادا کرتے ہین چونکہ ولادت شریف اوسی بقعہ پاک مین ہوئی ہے لہذا اغلب و غالب ہے کہ یہی تاریخ حضور کے
ولادت شریف کی اور مروی ہے کہ شب ولادت مین بہت آیات الٰہی مشاہدے کیے گئے چنانچہ عثمان ابن عاص رضی اللہ
سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ مین حاضر تھی حضور کے ولادت کیوقت تو دیکھا مین نے ایک نور کہ خانہ اور سراے
اوس نور سے روشن ہوگیا اور دیکھا مین نے تارونکو کہ نزدیک ہوگئے تھے ایسے کہ مین گمان کرتی تھی کہ مجھ پر گر پڑینگے
بعض علما اہل نکات نے کہا ہے کہ وہ تارے نہ تھے انوار الٰہی تھا کہ بسبب شرافت حضور کے مقام ولادت کیطرف متوجہ تھا
اسیطرح جس مقام پر ذکر شریف جناب سید عالم کا ہوتا ہے انوار خدا کا حاضرین پر رحمت کیلئے دونپر نزول ہوتا ہے
اہل اسلام خیر الکرامین کہ جو تعلق اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ دلونکو وقت ذکر شریف کے ہوتا ہے اور وقتون
مین نہین ہوتا ہے یہی نشانی نزول انوار الٰہی کی دل پر اور بعض کا قول ہے کہ جناب سید عالم چونکہ تمام خلق کے سردار
ہین اور جمیع اہل عالم مین حضور کے شوق دیدار پر انوار مین اجرام علوی کا یہ حال ہوا تھا کہ مقام علو کو چھوڑ کر بیچ اسفل
السافلین اوتر آئے تھے اور بعض کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے واسطے اظہار مسرت تارونکو مقام ولادت پر
نیچا اوتر کیا تھا اور انکو چاہیے کہ ہمین وہان کو ایسے نبی کریم کی سرور ولادت مین نثار کرین اور یہ ہدیہ انکو پیش کرکے
اوسکے عوض مین دولت لازوال یعنی رضامندی اللہ اور رسول حاصل کرین عبد اللہ ابن عمرو ابن عاص سے روایت ہے
اونہون نے کہا کہ مقام فاطمہ وادی مین کہ مکہ معظمہ سے قریب ہے ایک راہب تھا اہل شام سے عیص نام وہ کہا کرتا تھا کہ قریب ہے

بیان ذکر ولادت شریف

وہ زمانہ کہ پیدا ہو تم مین اہل مکہ ایسا لڑکا کہ اطاعت کرین اوسکی عرب اور مالک ہو ملک عجم کا اور یہ زمانہ اوسکی
ولادت کا ہے اور جو لڑکا کہ مکہ مین پیدا ہوتا تھا وہ اوسکا احوال پوچھا کرتا تھا جب صبح ولادت محمد کی آئی عبدالمطلب
اوس راہب کے پاس گئے اور خبر دی اوسکو حضور کے پیدا ہونیکی اوس راہب نے کہا یہ وہی لڑکا ہے کہ جسکی مین خبر دیا
کرتا تھا تمکو اور پوچھا اوسکا نام کیا رکھا حضرت عبدالمطلب نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوسنے قسم ہے خدا کی مین
چاہتا تھا تم مین اس مولود کے وجود کو تین خصلتون کے ساتھ کہ مین اوس لڑکے کو اون تین صفتون کے ساتھ پہچانتا
ہون اول نکلنا اوسکے ستارہ کا کل کی شب مین دوسرے پیدا ہونا اوسکا دوشنبہ کے دن تیسرے موسوم ہونا ساتھ
اسم محمد کے حضرت ام المومنین جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا اونہون نے کہ تھا مین ایک یہودی تجارت
کرتا تھا جب حضور کی شب ولادت آئی اوس یہودی نے کہا اے گروہ قریش آیا تم مین آج رات کو کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے
لوگون نے کہا ہمکو معلوم نہین ہے اوس یہودی نے کہا پیدا ہوا ہے آخر کا پیغمبر اوسکی دونون شانون کے درمیان مین ایک
علامت ہے اون مین بال مجتمع ہین پس لائے اوس یہودی کو حضرت کی والدہ ماجدہ کے پاس یہودی نے کہا اپنے لڑکے کو
میرے پاس لاؤ اور کھولا اوسنے حضرت سید عالم کی پشت مبارک کو اور دیکھا اوس علامت یعنی مہر نبوت کو
بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور کہا واللہ نبی اسرائیل سے نبوت جاتی رہی روایت کیا اسکو حاکم نے اور نعیم نے
حضرت آمنہ نے کہ جب چھ مہینے حمل کے گذرے ایک شخص میرے پاس آیا خواب مین اور کہا مجھسے اے آمنہ تم حاملہ
ہوئی ہو بہترین اہل عالم سے جب وہ پیدا ہون نام اونکا رکھنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ سے مروی ہے
وہ فرماتی ہین جب مجھکو پیش آئی وہ حالت جو عورتونکو وقت ولادت فرزند کے ہوتی ہے مین تنہا تھی
گھر مین اور عبدالمطلب طواف کعبہ کرتے تھے سنی مین نے ایک آواز بلند کہ اوس سے مجھکو ڈر پیدا ہوا پھر دیکھا
مین نے کہ ایک مرغ سفید نے اپنے بازو میرے دل پر ملے وہ ڈر جاتا رہا اور درد جو کچھ تھا وہ بھی دفع ہو گیا پس مین نے
ایک شربت سفید اپنے پاس دیکھا پس لے لیا مین نے اوسکو اور قرار آگیا مجھکو پھر دیکھا مین نے ایک نور بلند اور
دیکھا مین نے اپنے قریب بلند قامت عورتونکو گویا کہ عبد مناف کی لڑکیان ہین مجھکو تعجب ہوا کہ یہ کیونکر آگئیں،

تین ہیں مین سے ایک عورت نے کہا کہ مین ہون آسیہ زوجہ فرعون اور دوسری نے کہا مین ہون مریم بنت عمران اور تیسری دوسری عورتین حوران جنت ہین اور سخت ہوا مجھپر حال اور ہر ساعت آواز سنتی تھی مین اون آوازون کے بلند اور گر ٹرانیوالی اور اوسی حال مین دیکھا مین نے کہ ایک دیباے سفید درمیان آسمان اور زمین کے پھیلی ہوئی بچھی ہے اور دیکھا مین نے مردونکو کہ آسمان اور زمین کے درمیان مین کھڑے ہین اور اونکے ہاتھون مین نقرئی ابریقین ہین بعدہ دیکھا مین نے کہ ایک ٹکڑی جانورون کی میرے سامنے آئی یہانتک کہ چھپا لیا اونہون نے میرے حجرہ کو منقارین اونکی مرد کی ہین اور بازو اونکے یاقوت کے اور اوٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے میری بصر سے پردہ دیکھا مین نے مشارق و مغارب کی زمین کو اور دیکھے مین نے تین علم ایک مغرب مین اور مشرق مین اور ایک بیت اللہ شریف کی چھت پر یہ اشارہ اسطرف تھا کہ دین محمدی بیت اللہ سے شروع ہوگا اور مشرق سے مغرب تک پھیل جاویگا الغرض یہ سب امور شب ولادت باسعادت مین ظاہر ہوے جب خاص وقت ولادت شریف آیا مروی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت آمنہ کے پاس آئے اور شراب طہور حضرت آمنہ کو تین مرتبہ اسرار کرکے پلائی یہ اشارہ اسطرف ہے کہ جبتک شراب محبت سے

خوب سرشار ہوکر بیخود نہوے دیدار حبیب کردگار حاصل نہین ہوتا

رخ دلدار را نقاب تو ئی	چہرۂ یار را حجاب تو ئی

بعدہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ حضرت آمنہ کے شکم اطہر پر پھیرا اور عرض کرنے لگے

جلوہ فرما اے رسول کبریا	جلوہ فرما اے نبی الانبیا
جلوہ فرما سید امی لقب	جلوہ فرما سرور عالی نسب
جلوہ فرما رحمۃ للعالمین	جلوہ فرما ای شفیع المذنبین

جناب سید عالم براز و نیاز محبوبیت مین مستغرق تھے عالم ظہور کیطرف متوجہ نہوے جبرئیل علیہ السلام نے جب استغنا ہے جناب رسالت کو دیکھا اشتیاق مین آکر اللہ جلشانہ کے نام کا واسطہ پیش کیا اور کہا۔

جلوہ فرما بہر نام کبریا	ابن عبد اللہ رسول دوسرا

پس ہوئے جناب مصطفےٰ — جسطرح ہو بدر کامل پر ضیا

اَلَا یا معشر الاسلام برخیزید برخیزید — بیاید سید انام برخیزید برخیزید

توجہ کرد بر ما عاصیان شاہ گدا پرور — پئے تعظیم این ہنگام برخیزید برخیزید

مرحبا یا نور عینی مرحبا — مرحبا جد الحسینی مرحبا

ایکہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ — مرحبت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

آفرین بر دل نرم تو کہ از بہر ثواب — کشتۂ غمزۂ خود را بہ نماز آمدہ

صَلَّی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا عَلَمَ الْہُدٰی — یَا مَنْ تُسَمّٰی اَحْمَدًا وَّمُحَمَّدًا

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ — وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُکَحَّلًا وَّمُطَیَّبًا — وَالنُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِہٖ یَتَوَقَّدُ

ھٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ — وَالْجِزْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مُنَصَّۃِ حُسْنِہٖ — ھٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ ھٰذَا اَحْمَدُ

فَیَقُوْلُ یَا عُشَّاقُ ھٰذَا الْمُصْطَفٰی — وَیَقُوْلُ یَا مُشْتَاقُ ھٰذَا اَحْمَدُ

ھٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَۃً — ھٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَسَیِّدُ

اِنْ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ اُعْطِیَ رُشْدَہٗ — بِاللّٰہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَرْشَدُ

اِنْ کَانَ یُوْسُفُ قَدْ اَفَاقَ جَمَالُہٗ — وَاللّٰہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَزْیَدُ

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّہُ فِیْ حُبِّہٖ — ھٰذَا ھُوَ الْحُسْنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ

قَالَتْ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ بِاَسْرِھِمْ — وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلْ سَلَامٌ عَلَیْکَ — یَا حَبِیْبْ سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

چاند وہ نکلا ہے جسکا طلع ہے شاہ خاور حسن مطلق کا ہے مظہر او سیہ عاشق خود ہے داور یا نبی سلام علیک

چہرۂ انور وہ زیبا والضحیٰ ہے وصف جسکا ؛ اوسکو دیکھا حق کو دیکھا ہر کتب ہا اوسکا ہمسر ؛ یا نبی سلام علیک
بیعت اوسکی بیعت حق دست اوسکا دست خالق ؛ قرب رب بین سبقت فائق ہر مقرب اس سے کمتر ؛
یا نبی سلام علیک) مظہر حق ہے وہ یکتا جسکا ہمسر ہی نہوگا ؛ ہوسکا کوئی نہ ہوگا نشاقین بھی اوسکے برابر ؛ یا نبی سلام علیک
تم نبی الانبیا ہو تم حبیب کبریا ہو ؛ شافع روز جزا ہو سب جہانکے تم ہو سرور ؛ یا نبی سلام علیک) لیلۃ المعراج
مین بھی یاد امت کے نہ بھولے ؛ ختم ہے امت نوازی تمپہ ای میر کبیر ؛ یا نبی سلام علیک) آپ بیاسے سخا ہین

	معدن جود و عطا ہین ؛ آپکے ہم سب گدا ہین آئے ہین حضرت کے در پر ؛	

يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَا لِلزِّيَارَةِ قَاصِدِينَ		نَرْتَجِي مِنْكَ الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اے شہنشاہ دو عالم سید اولاد آدم ؛ اے معظم ای مکرم رحم کر ہون سخت مضطر ؛ یا رسول اللہ جئنا ۔ آپ ہین
رحمت کے دریا مین ہون عصیان سر سے تا پا ؛ پاک فرما مجھکو شاہا چشم رحمت سے نظر کر ؛ یا رسول اللہ جئنا ۔ شاہ شیر
مہر بطحی اپنے در پر مجھکو بلوا ؛ جلوہ حسن اپنا دکھلا چشم رحمت سے نظر کر ؛ یا رسول اللہ جئنا ۔ ای مدنی برقع و کی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب ؛ قافلہ شد و اپسی ما بہ بین ؛ ای کس ما بیکس ما بین ؛ گر نظر از راہ عنایت کنی ؛ جملہ
مہمات کفایت کنی ؛ یار شو ای مونس غمخوارگان ؛ چارہ کن چارۂ بیچارگان ؛ اسے شب گیسوے تو روز نجات
آتش سودائے تو آب حیات ؛ عقل شد و شیفتۂ روئے تو ؛ سلسلۂ شیفتگان موئے تو ؛ چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم
گر تو برانی بکہ رو آوریم ؛ اسے بسرا پردہ یثرب بخواب ؛ خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب ؛ خیز و شب منتظران
روز کن ؛ طبع نظامی طرب اندوز کن ؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ سبحان اللہ ایسا آفتاب
عالمتاب ہدایت کا اس عالم مین جلوہ گر ہوا کہ بموجب آیہ کریمہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ظلمت کفر
و بدعت خود بخود دور ہو گئی اور روشنی اسلام کی تمام عالم مین پھیل گئی چند سال وہ نیر ہدایت اہل مکہ کے
ابر ظلم مین پوشیدہ رہا یعنی اہل مکہ ہر قسم کی ایذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچاتے تھے اور ترقی دین حق کو روکتے
تھے لیکن حضور کی زبان ہدایت کھلی ہوئی تھی اور جو ہر جوہر سید عالم کی ایذا کے قریش کیوجہ سے چمکتی جاتی تھی

اور یہ امر بخوبی امت کیواسطے باعث ہدایت تھا تاکہ معلوم کرلین کہ اللہ تعالی کی راہ مین جبتک اسطرح مستقل ہونگے
اور تکالیف کو خدا کیواسطے گوارا نکرینگے قرب الٰہی حاصل نہوگا یہ طریقہ کامل حضرت نے امت کو تعلیم کر دیا حکمت قادر مطلق
اس امر کی مقتضی ہوئی کہ جوہر صبر اور رضا و تسلیم ہمارے حبیب کی کھلگئی اب عظمت اور شوکت بھی انکی خلق مین
ظاہر ہو تاکہ معلوم ہوجاوے کہ جو اللہ کیواسطے ایذا اوٹھاتا ہے اللہ تعالی اپنے فضل سے اوسکو مرتبہ عزت پر پہونچاتا ہے
اور اپنی عظمت اور جلالت کا اوسمین ظہور کر دیتا ہے اظہار اسکا اسطرح پر کیا کہ جناب سید عالم کو مکہ معظمہ سے
ہجرت کا حکم دیا اور مدینہ منورہ مین کہ وہانکے لوگونکی خلقت مین ابتدا سے مادہ محبت اپنے حبیب کا پیدا کر رکھا تھا
حضرت کو پہونچایا اور اہل عناد کی تنبیہ اور تادیب کیواسطے سرور عالم کو جہاد کا مامور کیا اگلے انبیا
علیہم السلام کی ایذا پہونچانیوالونپر اللہ تعالی اونکی دعا سے عذاب بھیجتا تھا واسطے کفار کی تنبیہ کے جناب
سید عالم چونکہ رسول ذو الاقتدار اور نبی مختار ہین اللہ تعالی نے آپکو وہ قوت دی ہے کہ تمام عالم مین آپ
تصرف کر سکتے ہین لہذا حضور کی اظہار قوت کیواسطے حکم جہاد کا اللہ تعالی نے دیا تاکہ ظاہر ہووے کہ وہ خود
اللہ کے فضل سے قوت رکھتے ہین شر اعدا کے دفع کیواسطے اور خود اونکو تنبیہ کر سکتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حالات جہاد سے یہ مضمون بخوبی ظاہر ہوتا ہے منجملہ حضور کی فتوحات کے مکہ معظمہ کا فتح ہونا بھی ہے کہ بغیر قتال کے
محض آپکی ہیبت اور جلالت سے فتح ہوگیا اور کفار قریش جنکو بڑا دعوی شجاعت کا تھا اونہونے مارے ڈر کے ہتیار
رکھدیے تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب حدیبیہ مین حضرت سید عالم اور اہل قریش مین باہم صلح ہوگئی اور عہدنامہ
تحریر ہوگیا جناب سید عالم نے مدینہ منورہ کیطرف مراجعت کی بعد مراجعت کے راہ مین اللہ تعالی نے سورہ
فتح مسلمانونکی تسکین کیواسطے نازل کی اول سورہ پاک مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو اور اپنے
حبیب پر ظاہر کیا چنانچہ ارشاد فرمایا ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا
ہمنے کھولدیا تمھارے واسطے فتح مبین کو فرمایا ہے شیخ نے اس آیہ کریمہ کے تحت مین کہ فتوح اور فیوض ظاہری اور

باطنی اور کرامات اور برکات کھلی ہوئی اور پوشیدہ جو اللہ تعالی کیطرف سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فائض ہین بیحد
ہین ایک اونمین سے ہے فتح ہونا شہرونکا اور مسخر ہونا بندونکا اور حاصل ہونا مال غنیمت کا اور قوی ہونا دین کا اور
زیادہ ہونا امت کا اور شائع ہونا احکام اسلام کا اور سب بڑی فتح سب فتوحات سے فتح مکہ ہے کہ اوسکی حاصل ہونے سے
تمام قبیلے عرب کے اور گروہ کے گروہ خلق مسلمان ہوگئے اور اس سورہ شریفہ مین وعدہ ہے اس فتح کے حاصل ہونیکا بسبب
تحقق وقوع کے ساتھ ماضی کی تعبیر کیا گیا اور مبین کے معنی ہین ظاہر یعنی ظاہر ہے عزت اور شوکت اوسکی دین
مین اور بعد اوسکے فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اسکے معنی مین مفسرین کے اقوال بہت
ہین بعضی کہتے ہین کہ مالک اپنے بندہ کو کبھی سرفراز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نے تیرے سب گناہ اگلے پچھلے بخشدیے ہین
تجھسے بازپرس کسی امر کی نکرونگا حالانکہ وہ بندہ بیگناہ ہوتا ہے اور مالک بھی اوسکو بیگناہ جانتا ہے یہ کہنا فقط
واسطے تشریف اور تکریم کے ہوتا ہے مالک کے ارشاد سے یہ ضرور نہین ہے کہ بندہ گنہگار بھی ہو اسیطرح پر اللہ تعالے
نے اپنی حبیب کریم کی اظہار عظمت کیواسطے یہ فرمادیا ہے کیونکہ نبی کریم معصوم ہین اللہ تعالی قرآن مجید مین
فرماتا ہے کہ آپنے کلام نہین کیا اپنی خواہش سے مگر جو خدا کیطرف سے وحی ہوتی تھی وہ فرماتے تھے جب کلام بھی
بغیر خدا کی وحی کے حضور نکرتے تھے تو نسبت گناہ آپکی طرف کب صحیح ہوگی اور شیخ نے مدارج مین فرمایا ہے کہ
بعض محققین نے کہا ہے کہ مغفرت یہان کنایہ ہے عظمت سے پس معنی اس آیہ کریمہ کے یہ ہین اللہ تعالی نے تمکو نگاہ
رکھا ہے بیچ اوس زمانہ کے جو گذر گیا تمہاری عمر سے اور جو آخر ہوگا یعنی ابتدا سے انتہا تک تم معصوم ہو اور
مدارج مین ہے کہ ابن عطا نے کہا ہے کہ جمع کی گئی ہین اس سورہ شریفہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے
بڑی نعمتین متعدد فتح مبین اجابت کی نشانیونسے ہے اور مغفرت محبت کی نشانیونسے اور اتمام نعمت اختصاص
کی نشانیونسے اور ہدایت ولایت کی نشانیونسے پس مغفرت تبریہ اور تنزیہ ہے حضرت سید عالم کا تمام
نقصانون اور عیبونسے اور اتمام نعمت پہونچانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ کاملہ مین اور ہدایت
ملاتا ہے واسطے مشاہدہ کے الغرض اس سورہ شریفہ مین سوا اظہار عظمت جناب رسالت کے وعدہ ہے

فتح مکہ کا اور آخر رکوع میں اللہ تعالی نے اس وعدہ کو صاف صاف ظاہر کر دیا ہے فرمایا ہے کہ البتہ داخل ہو گے تم
مسجد حرام میں امن پائے ہوئے اور بالونکو منڈوائے ہوئے اور اس وعدہ اور پیشین گوئی کا اسطرح پر ہوا کہ عہدنامہ
حدیبیہ میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ طرفین ایک دوسرے کے ہم عہدوں اور حلیفوں سے تعرض نکریں اور جو جسکے ساتھ چاہے
عہد کرے چنانچہ بنو بکر نے قریش سے عہد کیا اور خزاعہ نے جناب سید عالم سے اور ان دونو قبیلوں میں زمانہ جاہلیت
سے آپس میں دشمنی تھی بعد عہدنامہ حدیبیہ کے ایک شخص بنو بکر سے حضرت سید عالم کی ہجو میں بے ادبی کر رہا تھا ایک شخص قوم
خزاعہ کا وہاں کھڑا تھا اوسنے منع کیا اوس کافر نے نمانا اوس مرد خزاعی نے اوسکو مارا اوسنے اپنی قوم سے استغاثہ
کیا القصہ بنو بکر نے قریش سے مدد مانگی چند قریشی بسبب حضور کی عداوت کے مستعد ہو گئے اور چھپکر نقابین ڈالکر تاکہ کوئی
اونکو نپہچانے اور ہمراہ بنو بکر کے ہوکر اونہوں نے خزاعہ پر شبخون مارا اور بہت آدمی خزاعہ کے قتل ہوئے قریش نے یہ سمجھا
کہ ہمکو کسینے پہچانا نہیں ہے ہمارا امر دنیا پوشیدہ رہیگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر نہوگی یہ حال بھی معلوم ہو گیا
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جس شبکو بنو بکر اور خزاعہ میں قتال ہوا اوسکی صبح کو جناب سید عالم نے
مجھسے فرمایا اے عائشہ مکہ میں حادثہ ہوا قریش نے عہد کو توڑ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ گمان کرتے ہین
کہ قریش آپکے عہد توڑنے پر دلیری کرینگے حالانکہ آپنے اونکی تلوارونکو فانی کر دیا ہے حضور نے فرمایا ہاں عہد کو
توڑا اوس امر کے واسطے کہ خدا نے اونکے واسطے چاہا ہے عرض کیا میں نے وہ امر خیر ہے یا شر فرمایا خیر ہوگی انشاء اللہ تعالی
اور طبرانی معجم میں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک شب میں نے
سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضو کرنیکی جگہ پر فرماتے ہین لبیک لبیک تین مرتبہ اور نصرت نصرت
تین مرتبہ جب آپ باہر نکلے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ باتین کرتے تھے آیا کوئی شخص آپکے پاس تھا اوس سے
کلام فرماتے تھے ارشاد کیا یہ ایک راجز بنی کعب کا تھا خزاعہ سے مجھسے مدد مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ قریش نے
بنو بکر کی مدد کی اور شبخون ہمپر مارا اور اسکے تین دن کے بعد عمرو بن سالم خزاعی چالیس سوارونکے ساتھ مکہ سے
مدینہ منورہ میں آیا تاکہ حضور کو اس واقعہ کی اطلاع دے اور آپ سے استغاثہ کرے اور بندے حضرت سید عالم

اودہر کہڑے ہوکر درحالیکہ کھینچے ہتے ردائے مبارک کو زمین پر اور فرماتے تھے نصرت دیجاویگی تجہکو اگر مین تمکو نصرت نہ دون
اوس شے مین جسمین اپنے نفس کو نصرت دیتا ہون یہ مضمون حضور نے واسطے اتحاد اور اخلاص کے اور اونکی تسکین خاطر کو
فرمایا راوی کہتا ہے گویا ایک ابر تہا آسمان پر پس فرمایا حضور نے یہ ابر فریاد کرتا ہی اور خبر دیتا ہے بنی کعب کو
مدد کرنیکی اور حضور نے اون استغاثہ کرنیوالونسے فرمایا تم اپنے دیار کو پلٹ جاؤ اور غمگین نہو ایام فتح اور
نصرت کے قریب آ گئے ہین خیال کرنا چاہیے کہ حضور کے ہم عہد لوگون نے جو اسوقت تک ایمان نلائے تھے جب وقت
سختی کے دور دور از فاصلہ سے حضور کیجانب رجوع کیے سید عالم نے اسوقت مدینہ منورہ مین فرمایا لبیک لبیک
مین موجود ہون تمہاری نصرت کو جیسا کہ حضرت میمونہ کی روایت سے صاف ظاہر ہے پس جب کوئی امتی
نبی کریم کا وقت غلبہ مصیبت کے حضور کیطرف توجہ کریگا تو رحمت عالم کیونکر نہ اوسکی اعانت کرینگے اَللّٰہُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور مروی ہے کہ حضرت سید عالم نے اوسوقت صحابہ سے یہ ارشاد کیا گویا
مین دیکھتا ہون کہ ابو سفیان آیا مدت صلح کو بڑہانا اور تجدید کرنا چاہتا ہے اور شرمندہ اور خاسر مکہ کو
پلٹ گیا ہے یہ بہی پیشین گوئی تہی حضرت سرور عالم کی اور وقوع مین آئی چنانچہ مروی ہے کہ قریش اپنے
فعل سے پشیمان ہوے اور ابو سفیان کو حضور کی خدمت مین بہیجا کہ عذر کرے کہ یہ فعل ہمارے مشورہ سے نہین ہوا ہے اور عہد کو
تازہ کرے اور مدت صلح کو بڑہاوے ابو سفیان مدینہ مین آکر اول اپنی دختر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہ
ازواج مطہرات مین سے ہین گیا اور چاہا کہ حضرت سرور عالم کے بچہونے پر بیٹہے ام المومنین نے اوس فرش کو
لپیٹ دیا ابو سفیان نے کہا تمنے اس بچہونیکو مجہسے دریغ کیا ام حبیبہ نے فرمایا یہ بچہونا پاک و مقدس کا ہے اور
تو مشرک ہے اور نجس ابو سفیان خشمگین ہوکر وہانسے نکل آیا اور حضور کے پاس حاضر ہوکر درخواست تجدید عہد کی
کچہ جواب نپایا پہر حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور جناب سیدہ اور حضرت علی مرتضی سے سفارش کی
درخواست کی سب نے جواب دیا اور ابو سفیان شرمندہ ہوکر مکہ کو پلٹ گیا بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامان سفر
درست کرنیلگے اور صحابہ کو حکم دیا کہ سفر کی طیاری کرو اور ہتیار اپنے ساتھ لو اور مقصد کسی شخص سے بیان نہین فرمایا کہ

ارادہ کدھر کا ہے حاطب صحابی رسول اللہ میں او نہوں نے اہل مکہ کو خط لکھا اور یہ مضمون تحریر کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لشکر آراستہ کرتے ہیں میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ سوائے مکہ کے اور کسیطرف تشریف لیجائیں
کچھ اپنی فکر کرو اور ایک عورت مزنیہ کو وہ خط دیا کہ اہل مکہ کو پہونچا دے اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو اس
حال سے مطلع کر دیا سرور عالم نے سیدنا علی مرتضی اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو حکم دیا کہ روضہ
خاخ کو جاؤ وہاں تمکو ایک عورت ملیگی ہودج میں سوار اوسکے پاس ایک خط ہے اوس سے لیلو پس صحابہ اوس
مقام پر پہونچے اوس عورتکو دیکھا خط اوس سے مانگا اوسنے انکار کیا اوسکی تلاش کی خط نہ نکلا صحابہ نے
قصد مراجعت کا کیا سیدنا علی مرتضی نے کہا بخدا خدا کا رسول جھوٹ نہیں کہتا اور نہ آسمان سے اوسکو جھوٹ
خبر دیجاتی ہے اور تلوار اپنے میان سے نکالی اور کہا یا تو خط دیدے یا اپنا سر دے وہ عورت ڈر گئی اور اپنے بالوں میں سے
اوسنے خط نکالکر دیدیا وہ خط حضور کے سامنے پیش ہوا آپنے حاطب کو بلایا اور فرمایا یہ کام تو نے کیا اور کیوں
کیا حاطب نے عرض کی حضور جلدی نکریں مجھے خدا کی قسم میں مومن ہوں خدا اور خدا کے رسول کے ساتھ
لیکن میں قریش کا حلیف ہوں اور اونسے میں نہیں ہوں اور کوئی شخص مکہ میں ایسا نہیں ہے جو میرے
مال و اہل و عیال کی حمایت کرے بخلاف اوروں کے اور صحابہ مہاجرین کے کہ اونکے سبکے اقربا ہیں مکہ میں وہ اونکے اہل و عیال کی
حفاظت کرتے ہیں میں نے یہ فعل اس غرض سے کیا کہ میرا حق قریش پر ثابت ہو جاوے تاکہ وہ مکہ میں میرے اہل و عیال کی محافظت
کریں سید عالم نے فرمایا آگاہ ہو کہ حاطب تمسے سچ کہتا ہے حضرت فاروق رض نے عرض کیا یا رسول آپ مجھکو اذن دیں
تو میں اس منافق کا سر کاٹوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر یہ اہل بدر سے ہے اِنَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ
بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یعنی اہل بدر سے اللہ تعالی نے فرمایا ہے تم جو چاہو کرو تم بخشدیے
گئے اور ایک روایت ہے کہ جنت تمکو واجب ہو گئی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سنکر رو دیے اور کہا خدا اور رسول
بڑے جاننے والے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ الغرض جناب سید عالم نے جب ارادہ سفر مکہ کا
مصمم کیا قبائل عرب جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو جمع کیا اور سامان سفر مہیا فرمایا اور صحیح اقوال پر دوسرے

رمضان شریف سنہ ۸ ہجری کو حضرت سرور عالم مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور ازواج مطہرات سے حضرت ام سلمہ کو
ہمراہ لیا اور ام مکتوم یا ابوذر غفاری کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا جب شہر سے باہر نکلے لشکر ظفر پیکر کا جائزہ لیا
سات سو مہاجرین تھے اور تین سو گھوڑے انکے ساتھ تھے اور چار ہزار مرد انصاری تھے پانسو گھوڑے انکے ہمراہ تھے باقی
اور قبائل کے لوگ تھے شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ مجموع دس ہزار آدمی تھے اور بعضون نے بارہ ہزار کی روایت
کی ہے اور جمع دونو روایت کو یون کیا ہے کہ مدینہ منورہ سے دس ہزار آدمی نکلے تھے مگر اور باقی لوگ راہ
مین شریک ہوتے گئے یہانتک کہ بارہ ہزار کا مجمع ہو گیا جب سید عالم منزل صلصل مین پہنچے حضرت زبیر کو
دو سو آدمی ہمراہ کر کے بطریق طلیعہ کے آگے بھیجدیا اور منزل قدید مین حضور نے علم تیار کیے اور مہاجرین اور
انصار اور سب قبیلونکو تقسیم کر دیے اور اسی منزل مین بنو سلیم قریب ہزار آدمی کے جو سب نیزہ دار اور اکثر
سوار خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور لشکر اسلام مین داخل ہوئے اور بعض اہل مکہ بقصد ہجرت کے مکہ سے
نکلے تھے وہ بھی راہ مین حضور سے ملے چنانچہ حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل و عیال کے
راہ مین حضرت سے ملے حضور اونکے حاضر ہونے سے بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ مال اور اسباب اپنے مدینہ کو
بھیجدو اور خود ہمراہ چلو اور فرمایا اے عباس تمہاری ہجرت آخر ہجرت ہے جیسے میری نبوت آخر نبوت ہے
اور مروی ہے کہ ابوسفیان بن حارث حضرت کے چچازاد بھائی اور عبداللہ بن امیہ حضرت کے پھوپی کے بیٹے کہ یہ
دونو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذارسانی مین بہت مبالغہ کرتے تھے راہ مین حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے
الغرض حضرت سرور عالم اوس مقام پر جسکو آب ظہران کہتے ہین اور مکہ معظمہ وہانسے چار فرسخ ہے پہنچے صحابہ کو
حکم دیا کہ ہر شخص اپنے مقام پر آگ جلاوے اور اوسوقت تک قریش کو حضور کی تشریف آوری کا حال معلوم نہ تھا مگر خائف
تھے اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضور مکہ کا قصد ضرور کرینگے ابوسفیان سے قریش نے کہا کہ تم باہر جاکر خبر لاؤ
اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو ہمارے واسطے اونسے امان مانگو پس ابوسفیان اور حکیم بن
حزام اور بدیل بن ورقہ مکہ سے باہر نکلے دیکھا تمام میدان کو آگ نے گھیر لیا ہے یعنی ہر جگہ آگ روشن ہے

اور بہت کثرت سے خیمے دیکھے اور آواز گھوڑونکی سنی پریشان ہوکر آپس مین کہنے لگے نہ معلوم ہوتا ہے کہ بنی کعب نے
اپنی قوم خزاعہ کو جمع کیا ہے تاکہ مقابلہ کرین دوسرے نے کہا خزاعہ مین اسقدر لوگ کہان ہین قسم ہے خدا کی
ہمنے سوای حاجیونکے قافلہ کے اسقدر آگ کبھی نہین دیکھی ہے عباس ابن عبدالمطلب کہتے ہین کہ مین اوس وقت
وادی مین شوکت لشکر اسلام دیکھکر میرے خیالمین آیا کہ حضرت سید عالم اگر اپنے قہر کے ساتھ مکہ پر
قریش پر پہونچینگے سب برباد ہو جاوینگے اور نشان اونکا باقی نرہیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص
سواری کے خچر پر مین سوار ہوا اور چلا یہانتک کہ مقام اراک مین پہونچا اس خیال سے کہ اگر کوئی مکہ کا
جانیوالا ملے تو اوس سے یہ حال بیان کردون کہ وہ اہل مکہ کو خبر کردے تاکہ وہ کچھ فکر کرلین ناگاہ آواز
ابوسفیان اور بدیل کی مینے سنی اور پہچانا اونکو اور پہنچا اونسے کہا وای ہو تجھپر آ ابا حنظلہ اوسنے
میری آواز پہچانی اور کہا کیا ابوالفضل ہے مینے کہا ہان اوسنے پوچھا یہ کیا ہے یہ آگ کیسی روشن ہے مینے
کہا وای ہو تجھپر یہ خدا کے رسول ہین دس ہزار سپاہ جرار کے ساتھ تمپر پہونچ گئے ہین اوسنے کہا ہم کیا علاج کرین مینے
کہا میرے خچر پر سوار ہولے تاکہ مین حضرت سید عالم کے پاس لیجاؤن اور تیرے واسطے امان مانگون ابوسفیان میرے
خچر پر سوار ہوا اور بدیل بن ورقہ اور حکیم دونون مکہ کو پلٹ گئے اور ایک روایت مین ہے کہ بدیل اور حکیم بھی
ابوسفیان کے ساتھ حضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر ایمان لائے حضرت عباس کہتے ہین کہ ہم عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے خیمہ کے دروازے پر پہونچے اونہونے دیکھا اور تلوار میان سے نکالی اور دوڑے اس قصد سے کہ ہمسے
پہلے پہونچکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوسفیان کے قتل کی اجازت حاصل کرین مینے خچر کو تیز کیا اور اونسے
پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ مبارک مین حاضر ہوا اوسیوقت حضرت عمر بھی پہونچے اور عرض کیا یا رسول اللہ
یہ دشمن خدا ابوسفیان ہے حق تعالی نے مجھکو اوسپر غالب کیا ہے ایسے حالمین کہ نہ اوسکو امان دیگئی ہے
اور نہ ایمان لایا ہے مجھکو اجازت دیجیے کہ اوسکو قتل کرون مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے
ابوسفیان کو امان دی ہے اور اپنی پناہ مین لیا ہے عمر اوسکی قتل پر جلدی کرتے ہین آخر ایک روایت مین ہے

کہ حضرت نے فرمایا ای ابوسفیان ایمان لاتا کہ سلامتی تجھکو حاصل ہو ابوسفیان نے کہا قسم ہے لات وعزیٰ کی ہیہ
یہ کیونکر کرون حضرت فاروق نے جب یہ سنا فرمایا اگر حضرت کے خیمہ مبارک سے باہر ہوتا یہ کام پھر نکر سکتا یعنی تجھکو
قتل کرتا اب حرمت مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجبور ہون حضرت عباس کہتے ہین مین نے کہا ای عمر
تمکو ابوسفیان سے اسیوجہ سے عناد ہو کہ وہ اولاد ابن مناف سے ہے اگر اولاد عدی ہوتا یعنی تمہارے قبیلہ سے تو
اسقدر مبالغہ نکرتے حضرت فاروق نے جوابدیا ای عباس ایسی باتین نکرو اسواسطے کہ تمہارا ایمان لانا مجھکو اپنے
باپکے ایمان لانیسے زیادہ تر اچھا معلوم ہوا اگر وہ زندہ ہوتا اور ایمان لاتا تو مین اسقدر خوش نہوتا اسواسطے
کہ مین جانتا ہون کہ تمہارا ایمان لانا جناب سید عالم کو بہت اچھا معلوم ہوا ہے حضور نے میری تسکین کی اور فرمایا
آجکی رات ابوسفیان کو اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح کو میرے پاس لانا جب صبحکو مین نے ابوسفیان کو خدمت شریف مین حاضر کیا
حضور نے ارشاد کیا وای ہو تجھپر ای ابوسفیان ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تجھکو معلوم ہو کہ سوا اللہ تعالی جلشانہ کے کوئی
معبود قابل پرستش نہین ہے ابوسفیان نے کہا میری ماں باپ فدا ہون آپپر کیا کریم اور حلیم ہو تم کہ باوجود ہمارے
اسقدر ظلم اور ایذ پہونچانیکے لطف فرماتے ہو اب جانا مین نے کہ کوئی خدا سوا اللہ تعالی کے نہین ہے اگر ہوتا تو ہمکو
نفع پہونچاتا اور مددہماری کرتا حضرت سرور عالم نے فرمایا وہ وقت نہین آیا کہ تجھکو معلوم ہو کہ مین خدا کا رسول ہون
ابوسفیان نے کہا ابتک میرے دلمین شک تھا اور توقف کرتا تھا عباس نے کہا وای ہو تجھپر ای ابوسفیان کبتک باتین کرکو
بڑھاؤگے جلد ایمان لاؤ ورنہ ابھی عمر آویگا اور تمہاری گردن مار یگا ابوسفیان نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان
محمد الرسول اللہ حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایسا شخص ہے جو فخر اور شرف اور مرتبہ کو دوست
رکھتا ہے اسکو ایسے مرتبہ کے ساتھ سرفراز کیجیے کہ اہل مکہ مین سربلند ہو حضرت سید عالم نے فرمایا جو ابوسفیان کے
گھر مین آویگا اوسکو امن ہے اور جو شخص ہتیار ہاتھ سے ڈالدیگا اوسکو امن ہے جب ابوسفیان رخصت ہوکر روانہ
ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عباس ابوسفیان کو ابھی جانے نہ دو اپنے ساتھ رکھو اور ایک تنگ مقام
مین کھڑا کرو تاکہ تمام لشکر اسلام شان وشوکت سے اوسکے آگے سے گذرے اور رعب اور ہیبت اسلام کی اوسکے دلمین

ہما و ابھی غرور نخوت اور عناد و سکا ٹوٹے عباسؓ نے آواز دی کہ اباحنظلہ ٹھہرجا ابوسفیان نے ڈرکر کہا ابھی ہاشم مکر تمہاری دلمین کچھ غدر ہے عباسؓ نے جوابدیا اہل نبوت غدر نہیں کرتے ہین الغرض عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو ایک تنگ راستہ پر لیجا کر کھڑا کیا لشکر اسلام فوج فوج بکمال عزت اور شوکت کے ساتھ گذرتا تھا اور حضرت عباس ہر ایک کی تعریف کرتے تھے اور ابوسفیان کے دلکو آتش حسد اور غیرت جلاتی تھی اول سب سے سپاہ شوکت پناہ حضرت خالد بن ولید کی دکھائی دی ہزار آدمی بنی سلیم کے اوسمین تھے اور وہ دلشان تھے ابوسفیان نے پوچھا یہ کون ہے عباسؓ نے کہا خالد بن ولید ہے جب حضرت خالد ابوسفیان کے برابر پہونچے اور پہونچتے اور اونکے ہمراہیون نے تین بار بآواز بلند تکبیر کہی اور زلزلہ ابوسفیان کی جانمین ڈالا اور حضرت خالد کے پیچھے حضرت زبیر ابن عوام پانسو دلاور ہمراہ لیے ہوئے تکبیر کہتے ہوے اور علم سیاہ لیے ہوے گذرے بعد اونکے تین سو جوان بنی غفار کے ظاہر ہوے اونکا علم حضرت ابوذر غفاری کے ہاتھ مین تھا وہ بھی تکبیر کہتے ہوے گذرے عباسؓ نے اس قبیلہ کا حال بھی ابوسفیان سے کہا ابوسفیان نے کہا مجھکو انسے کچھ کام نہین ہے بعدہ بنو کعب بن عمرو کہ اوسمین پانسو سوار نامی تھے علم اونکا بشیر بن سفیان کے ہاتھ مین تھا پہونچے ابوسفیان نے اونکا حال پوچھا حضرت عباسؓ نے کہا یہ لوگ حلیف ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اوسکے ہزار آدمی قبیلہ مزینہ کے نکلے اونمین تین علم تھے ابوسفیان نے اونکا بھی حال سنکر کہا ہمکو انسے کام نہین ہے بعدہ قوم جہینہ کے لوگ پہونچے آٹھ سو آدمی شجعان کے اوسمین تھے اور چار علم اونکے ساتھ تھے اور اونکے پیچھے تین سو آدمی قوم اشجع کے گذرے حضرت عباسؓ نے جب اونکا حال بیان کیا ابوسفیان نے کہا سب سے زیادہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ لوگ دشمن تھے حضرت عباسؓ نے کہا اللہ تعالی نے محبت اسلام کو انکے دلونمین قائم کردیا ابوسفیان نے کہا کہ مین نے انکو بھی دیکھا اب بھی مجھکو کام نہین ہے پیا نکہ لشکر ظفر موج جناب سید عالم کا دکھائی دیا حضرت سید البشر ناقہ قصوی پر سوار تھے اور پانچہزار مرد مسلح اعیان مہاجرین اور اشراف انصار سے ہمرکاب سرور عالم تھے آراستہ و پیراستہ تکبیر کہتے ہوے اور ایک طرف حضور کے آپکے یار غار صدیق نامدار تھے اور دوسری جانب اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور جناب رحمت عالم اپنی یار دوستے باتین کرتے جاتے تھے ابوسفیان نے تعجب سے

اور شوکت دیکھی وحشت اور ہیبت اوسپر غالب ہوئی اور کہا اے عباس ملک تمہارے بھتیجے کا بہت قوی
اور عظیم ہوگیا حضرت عباسؓ نے فرمایا وَیْحَکَ یَا اَبَا سُفْیَانَ یہ ملک و سلطنت نہیں ہے یہ نبوت اور رسالت
ہے منقول ہے کہ اوسدن حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ کہ علم انصار اونکے ہاتھ مین تھا ہزار جوان انصار
کے ساتھ جاتے تھے جب ابوسفیان کے برابر پہونچے حضرت سعد نے فرمایا آجکا دن لڑنے اور خون بہانیکا ہے
آج وہ دن ہے کہ حرمت حرم کی حلال کیجاویگی آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالی خوار کریگا کفار قریش کو بعدہ حضرت سعد نے
اپنے یاروں سے فرمایا اے اوس و خزرج آج کینہ روز احد کا نکال لو حضرت سعد تو یہ کہکر بڑھ گئے ابوسفیان نے
فریاد کی یا رسول اللہ آپنے اپنی قوم کے قتل کا حکم دیا ہے حضور نے فرمایا نہین ابوسفیان نے کلام حضرت سعد کا بیان کیا
رحمت عالم نے ارشاد کیا سعد نے یہ کلام اپنی طبیعت سے کیا ہے سہو اور غلطی سے آجکا دن لطف و رحمت کا دن ہے آج وہ
دن ہے کہ اللہ تعالی قریش کو عزیز کریگا آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالی اپنے گھر کی تعظیم کو زیادہ کریگا خاطر جمع رکھو
اور ایمان لاؤ اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد نے جھوٹ کہا آج وہ دن ہے کہ
اللہ تعالی اس گھر کی تعظیم کریگا اور خلعت اوسکو پہنا دیگا ابوسفیان نے کہا یا رسول اللہ تم بہت اچھے
کریم اور رحیم اور صلہ رحم کرنیوالے ہو مین شفیع کرتا ہون خدا کو اور تمہاری قرابت کو جو قریش کے ساتھ ہے
اونکے قتل سے ہاتھ اوٹھاؤ اور اپنے اقربا پر رحم اور عاطفت کرو سبحان اللہ کیا شان ہے اوسکی ایکدن وہ تھا کہ
یہی قریش حضور کو ایذا پہونچاتے تھے اور ستاتے تھے یا اوسنے اپنے فضل سے اپنے حبیب کریم کو تھوڑے سے زمانہ
مین ایسا غالب کردیا کہ اتنا بڑا سردار قریش کا اسطرح حضرت سید عالم سے عاجزی کرتا تھا هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ سچا ہے اللہ اور اللہ کا رسول
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ حضرت سید عالم تشریف لیگئے حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا تم جلد مکہ جاؤ
اور قریش کو ڈراؤ کہ ایمان لاوین تاکہ قتل ہونے سے اور قیدی بننے سے نجات پاوین ورنہ الاہلاک ہونگے
ابوسفیان دوڑتے ہوئے مکہ مین آئے اور لوگون سے کہا کہ نبی کریم نے فرمایا ہے جو تیرے گھر مین آویگا یا ہتیار پاس سے

ڈالدیگا یا اپنے گھر مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہیگا یا مسجد حرام مین چلا آویگا اوسکو امان ہے تو قوم کے لوگ کہنے لگے قبحک اللہ یہ کیا خبر لایا ہے ہمارے واسطے اور مروی ہے کہ سپاہ شوکت پناہ سید عالم کی جب مقام ذی طوی مین پہنچی سب نے توقف کیا یہانتک کہ سرور عالم بھی تشریف لائے اوسدن غبار اسقدر بلند ہوا تھا کہ پہاڑونکی چوٹیونپر پہونچا تھا قریش کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانیکی خبر نتھی ابوسفیان سے پوچھا تمہارے پیچھے کون ہے اور یہ غبار کیسا ہے ابوسفیان نے کہا وہ آئے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑا لشکر جو آہن اور فولاد مین غرق ہے ہمراہ لیکر پہونچگئے اور اکثر اونکے ساتھ ایسی بہادر اور دلاور لوگ ہین کہ کوئی شخص اونسے مقابلہ نہین کرسکتا ہے اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ قبل ابوسفیان بکر یل ورحلیم مکہ مین آچکے تھے یہ مکر نہین ہے کہ حال حضور کے تشریف لانیکا اونکو معلوم نہوا ہو یہ استفسار حال کرنا قریش کا بسبب اونکی بیخوابی کے تھا صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ جب سید عالم مقام ذی طوی مین پہونچے اور اوس آراستہ لشکر کو جو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے آپکو دیا تھا ملاحظہ کیا اس امر پر نظر فرمائی کہ ایک وقت وہ تھا کہ حضور تنہا پوشیدہ مکہ سے تشریف لیگئے تھے اور اب اللہ تعالی نے اس شان اور شوکت سے اسقدر سپاہ جرار کے ساتھ مکہ معظمہ کو لیجاتا ہے تو اضعاً للہ سر مبارک کو جھکا لیا ایسا کہ لحیہ شریف چوب پالان شتر لگتی تھی اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے پالان شتر پر اللہ تعالی کا سجدہ شکر کیا اور حضرت زبیر کو فرمایا کہ گروہ مہاجرین کو لیکر بلندی کی راہ سے مکہ معظمہ مین آؤ اور علم خاص کو مقام حجون مین گاڑدو اور وہانسے آگے نجانا جبتک مین خود نہ آلون اور خالد بن ولید کو حکم دیا کہ متعدد قبائل کے فوج ہمراہ لیکر پستی کی راہ سے مکہ مین داخل ہو اور اپنا علم منتہائے بادی مکہ مین نصب کردو اور جو لوگ بیپا رہنے تھے اونکو حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ کرکے راہ بطن وادی سے روانہ کیا اور خود بدولت خاص صحابہ کو ہمراہ لیکر راہ اذاخرہ سے روانہ ہوا اور سب لوگونسے فرمادیا جو تم سے مقابلہ اور مقاتلہ کرے اوس سے مقاتلہ کرنا ورنہ نہ لڑنا اور جب مقام حجون مین پہونچا میر اخیمہ وہان نصب کردینا مزینا نچہ خیمہ مبارک ادیم سرخ کا وہان ایستادہ کیا گیا مروی ہے کہ عکرمہ ابن ابی جہل و صفوان

بنی امیہ اور سہیل بن عمرو ایک جماعت قبائل مختلفہ کے ہمراہ لیکر حضرت خالد کے سدراہ ہوئے اور مقام
خندمہ مین حضرت خالد سے لڑائی اونہونے شروع کی حضرت خالد نے بھی مجبور ہوکر اونسے مقابلہ کیا اور
بڑی لڑائی ہوئی فوج کفار پسپا ہوئی یہانتک کہ مقام خرورہ مین کہ مسجد حرام کے دروازہ سے متصل ہے پہنچے
اٹھائیس آدمی فوج کفار سے مارے گئے اور دو مرد حضرت خالد کے لشکر کے شہید ہوئے جناب سید عالم نے دور سے
چمک تلوارونکی اور نیزونکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے مین نے لڑنیکو منع کیا تھا لوگوننے عرض کیا حضرت ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ کوئی جماعت خالد سے برسر مقابلہ ہوئی ناچار بضرورت اونہون نے بھی قتال کیا جب وہ لڑائی ختم
ہوگئی حضور نے خالد سے فرمایا کہ مین نے منع کیا تھا تم کیون لڑے خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ ابتدا جنگ
اونکی طرف سے ہوئی مین نے ضرورتاً اونکو دفع کیا حضرت نے فرمایا قضاء اللہ خیرٌ قضائے الٰہی بہتر ہے اور طبرانی نے
طریق ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب سید عالم جب مکہ معظمہ مین داخل ہوئے لوگوننے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ خالد بن ولید ہے کہ تلوار کھینچے ہوئے اہل مکہ کو قتل کرتا ہے حضرت نے ایک صحابی سے فرمایا کہ خالد سے کہدے
کہ تلوار اونسے اوٹھالے یعنی قتل نکرے اون صحابی نے حضرت خالد سے جاکر کہا حضرت سرور عالم فرماتے ہین
تلوار اونپر رکھدی یعنی قتل کر جسپر قابو پا حضرت خالد نے ستر آدمی اوس وقت قتل کیے صاحب روضہ
لکھتے ہین کہ بعضی تفاسیر مین دیکھا گیا کہ سید عالم نے حضرت خالد پر عتاب کیا اور فرمایا باوجود اسکے
کہ مین نے آدمی بھیجا اور منع کیا کیون تم لڑے خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جنکو بھیجا تھا اونہونے
کہا کہ حضرت فرماتے ہین انکو قتل کر حضور نے اون صحابی سے پوچھا کہ مین نے تجھسے کیا کہا تھا عرض کیا حضور نے
فرمایا تھا کہ قتال نکرے مین نے چاہا کہ حضور کا پیغام خالد سے کہون ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ سر اوسکا آسمان
پر تھا اور پیر اوسکے زمین پر اور ایک حربہ اوسکے ہاتھ مین تھا اونسے وہ حربہ میرے سینہ کیطرف سیدھا کیا اور کہا
خالد سے کہدے کہ اونکو قتل کر اور اگر نہ کہیگا تو مین اس حربہ سے تجھکو قتل کرونگا حضرت سید عالم نے فرمایا
صَدَقَ اللّٰہُ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ سچا ہے اللہ اور سچا ہے اوسکا رسول جن نے احد مین حمزہ کی شہادت کیوقت

کہا تھا کہ اگر قریش پر غلبہ پاؤنگا ستر آدمی انکے قتل کرونگا اوسپر اللہ تعالی نے مجھکو منع کیا لیکن آج اوسکو منظور ہوا کہ جو کچھ اوسکے رسول کی زبان سے نکلگیا ہی اوسکو پورا کرے ایسو جبہ یہ امر ظہور مین آیا خیال کرنیکا مقام ہے کہ اللہ تعالے کو کسقدر اپنے حبیب کا پاس خاطر ہے کہ جوبات کسیوقت مین زبان مبارک سے نکلجاتی ہو گو حضور کو اوسکا خیال بھی نرہے اللہ تعالی اوسکو پورا کرتا ہے ایس جس امر مین کہ نبی کریم کو کد اور کوشش ہو مثل مغفرت امت کے اوسکو اللہ تعالے کیونکر پورا نکریگا اللھم صل وسلم وبارک علیہ آور ایک روایت مین ہے کہ جناب سید عالم کی حضور مین عرض کیا لوگوں نے کہ ایک گروہ اوباش اور سفہائی مکہ کا شرارت کرتے ہین اور مقابلہ پر مستعد ہین حضور نے فرمایا کہ تو اونکو جو حق کاٹنے کا ہی یہ جب ارشاد کے صحابہ نے تلوارین کھینچین اور اوباشونکو قتل کرنیلگے ابوسفیان حضرت سید عالم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ قریش ہلاک ہو گئے رحمت عالم نے رحم فرمایا اور حکم دیا کہ اب قریش کو قتل نکرو پس گروہ شقاوت شعار جنہوں نے مقابلہ کیا تھا ہزیمت اوٹھا کر پہاڑونکی چوٹیوں پر چڑہ گئے اور پہاڑونکی کھو اور گڑہونمین چھپنے لگے اور بعضے شہر سے نکلکر صحرا اور میدانونمین بھاگ گئے اور بعضے گھرونمین بیٹھ رہے اور دروازہ بند کرلیے آور مروی ہے کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجونمین پہونچے اپنی خیمہ مبارک مین تشریف لیگئے اور غسل فرمایا اور گرد وغبار کو سر اقدس اور چہرہ انور سے پاک کیا اور نماز چاشت کی آٹھ رکعتین تخفیف کے ساتھ پڑہین پھر ہتیار لگائے اور خود سر پر رکھا سوار صف باندہے ہوے حجون سے خدمت تک انتظار جناب سید ابرار مین کھڑی تھے سرور عالم اپنے ناقہ پر سوار ہوے دہنی طرف حضور کے آپکے یار غار صدیق اکبر تھے اور بائین جانب اسید بن حضیر اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ ملازم رکاب تھے حضور سورہ فتح ساتھ قرات لینہ اور ترجیع کے پڑھتے ہوے بیت الحرام کے اوسطرح مسجد الحرام مین تشریف لائے اور اوس بقعہ پاک کو اپنے فیض قدم سے زیادہ نورانی اور بابرکت کردیا اور حجر اسود کو اوس چوب سے جسے اکثر حضور ہاتھ مین رکھتے تھے استیلام کیا یعنی چوب کو اوس سے مس کر کے چوم لیا اور بآواز بلند تکبیر فرمائی سب مسلمانوں نے بھی حضور کی اتباع مین تکبیر کہی چنانچہ

آواز تکبیر سے شہر مکہ کانپ گیا اور مشرکین پہاڑوں پر سے یہ حالات دیکھ رہے تھے اور سنتے تھے اور حسد سے
جلے جاتے تھے بعدہ سرور عالم نے طواف کیا اور سواری سے اوترے اور تین سو ساٹھ بت جو اطراف کعبہ معظمہ میں
رکھے ہوئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ابلیس نے اونکے پیروں کو سیسہ سے زمین میں محکم کر دیا تھا جناب سید عالم
کے دست مبارک میں ایک چوب تھی حضور اوس چوب سے بتوں کیطرف اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا وہ بت اوندھے منہ گرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ
پیٹھ کے بل گرتے تھے اور سیرت ابن ہشام میں حضرت عباس سے مروی ہے اونہوں نے کہا کہ حضرت سید عالم جس
بت کے منہ کیطرف اشارہ کرتے تھے وہ پیٹھ کے بل گرتا تھا اور جسکی پشت کیجانب اشارہ کرتے تھے وہ منہ کے بل گرتا تھا
اور جمع اون دونوں روایتوں کا ابن ہشام کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم گوشہ کمان کا بتوں کی آنکھوں میں چبھوتے تھے تاکہ ذلت بتوں کی اور اونکی پرستش کرنیوالوں کی ظاہر
اور معلوم ہو جاوے کہ یہ معبود باطل ایسے عاجز ہیں کہ نہ کسیکو نفع پہونچا سکتے ہیں نہ نقصان پہونچا سکتے
ہیں اور کسی شے کو خود اپنے سے دفع نہیں کر سکتے ہیں اور ہبل اور اساف اور نائلہ جو بڑے بت تھے سب
توڑ ڈالے گئے اور بعض کتب سیر میں ہے چند بڑے بت بلند مقام پر رکھے ہوئے تھے وہاں پر ہاتھ نہ جاتا تھا حضرت
علی مرتضی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ قدم شریف میرے شانہ پر رکھیں اور ان بتوں کو گرا دیں سید عالم نے
فرمایا ای علی تجھکو طاقت بار نبوت اوٹھانیکی نہیں ہے تم میرے کندھے پر پیر رکھکر یہ کام انجام دو واسطے
امتثال حکم کے جناب ولایت مآب حضور کے دوش مبارک پر چڑھے اور بتوں کو اوتار لیا اوس حالت میں سرور عالم
نے پوچھا ای علی آپکو اسوقت کیسا پاتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ یہ دیکھتا ہوں کہ حجابات کھل گئے ہیں اور
گویا میرا ساق عرش تک پہونچا ہے اور جس چیز کیطرف میں ہاتھ بڑھاتا ہوں ہاتھ میں آجاتی ہے حضور نے
ارشاد کیا ای علی خوشا وقت تمہارا کہ کام حق کرتے ہو اور حبذا حال میرا کہ میں اوسکا بار اوٹھاتا ہوں
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سرور عالم نے ارشاد کیا ای علی جو تم چاہتے تھے پایا جناب امیر نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ

قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو رسول برحق کیا ہے یہ دیکھتا ہون مین اگر جاہون آسمان تک معلق ہو پہونچا دون بعدہ جناب رسالتمآب نے اون بتونکو زمین پر پھینکدیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کعبہ مکرمہ کے پرنالیکے قریب سے پھاند پڑے بسبب حضور کے ادب کے اور بخیال شفقت کچھ بھی نہ ہی اور دلی مین آگئے اور جب زمین پر آئے تبسم کیا حضرت نے پوچھا تم ہنسے کیون عرض کیا اسوجہ سے کہ مین نے اپنے کو ایسے مقام بلندسے گرایا اور کوئی الم اور صدمہ مجھکو نہ پہونچا حضور نے فرمایا آپکی کیونکر صدمہ تمکو پہونچتا حالانکہ محمد نے تجھکو اوٹھایا تھا اور جبرئیل نے تجھکو اوتارا مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا ہبل جسپر تم احد مین ناز کرتے تھے ٹوٹ گیا ابوسفیان نے کہا مجھکو اب چھوڑ دو سرزنش نکرو اگر محمد کے خدا کے ساتھہ دوسرا خدا ہوتا تو یہ معاملہ پیش نہ آتا اور مروی ہے کہ کفار مکہ نے تصویرین ملائکہ اور انبیا کی بیت اللہ شریف کی دیوار پر بنائی تھین حضور نے حضرت فاروق کو عثمان بن طلحہ کے ساتھہ بھیجا کہ اونکو مٹا دو حضرت فاروق حسب الحکم بیت اللہ مین گئے اور سب صورتونکو مٹا دیا سوا حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی صورتونکے بعدہ حضرت خود بیت اللہ مین تشریف لیگئے چند صحابہ ہمراہ تھے دروازہ بیت اللہ شریف کا آپنے بند کرا دیا کہ لوگونکا ہجوم نہو اور جب سید عالم نے ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی صورتونکو دیکھا فرمایا اے عمر مین نے تمسے کہا تھا کہ سب تصویرونکو مٹا دینا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ابراہیم اور اسمٰعیل کی صورتین ہین اسوجہ سے میرے دل نے نچاہا کہ انکو مٹا دون حضور نے فرمایا انکو بھی مٹا دو لعنت کرے خدا اون لوگونپر کہ جو شے اونکی پیدا کی ہوئی نہو اوسکی تصویر بنا دین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی جو تصویرین بنائی تھین اونکے ہاتھہ مین قمار کی تیرین تھی حضور نے فرمایا قاتلہم اللہ یہ لوگ جانتے تھے کہ انبیا نے کبھی قمار نہین کھیلا یعنی جان بوجھکر یہ فعل بد کیا ہے بعدہ زعفران حضور نے منگاکر اون تصویرونکو زعفران سے بھر دیا اور ایک روایت مین ہے کہ ڈولمین پانی منگاکر اونکو دھو ڈالا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منتسبات

مغلوبین کے ساتھ بے ادبی نکرنا چاہیے اسواسطے کہ تصویرونکو مٹانا شریعت محمدی مین لازم ہے لہذا حضور نے نقشہ ابراہیم خلیل اللہ اور اسمٰعیل علیہما السلام کو مٹا دیا لیکن ادب سے مٹایا اور تھوڑی دیر حضور بیت اللہ مین ٹھیرے اور نماز اندر کعبہ مکرمہ کے پڑہی اور دعا مانگی بعدہ دروازہ بیت اللہ شریف کا کھولدیا گیا سید عالم بیت اللہ شریف کی چوکھٹ پر کھڑے ہوا اور دونو بازو دروازے کے دونو ہاتھو نسے پکڑے خالد بن ولید لوگونکو دروازے پر سے ہٹا رہے تھے کنجی بیت اللہ شریف کی حضور کے دست مبارک مین تھی سیدنا علی مرتضےٰ نے آگے بڑہکر عرض کیا یا رسول اللہ منصب کعبہ کے دربانی کا اپنے اہلبیت کو مرحمت کیجیے جیسا کہ زمزم شریف کا پانی پلانا اونکے تعلق کیا ہے حضرت سید عالم نے عثمان ابن طلحہ کو بلایا اور فرمایا کنجی لو آج دن ہے وفا کرنیکا اور احسان کرنیکا اور سیدنا علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ مین ایسا کام تمہارے سپرد کرونگا کہ لوگونکو تمسے نفع پہونچے نہ ایسا کام کہ لوگو تکو گمان ہو کہ اور و نسے تمکو نفع پہونچے اور مروی ہے کہ جسوقت سید عالم بیت اللہ کے دروازے کے بازو پکڑے کھڑے تھے فرمایا آپنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ لوگ مکہ کے کہڑے ہوے انتظار کررہے تھے کہ دیکھیے سید عالم ہمارے ساتھ کیا کرتے ہین اسوجہ سے کہ اونکے ہاتھو نسے حضور کو بہت ایذا پہونچی تھی حضرت رحمت اللعالمین نے فرمایا کیا کہتے ہو اور کیا گمان کرتے ہو میرے جانب اپنے بارہ مین عرض کیا ہم اچھا کہتے ہین اور اچھا گمان کرتے ہین آپ ہمارے برادر کریم ہین اور فرزند ہین برادر کریم کے کہ ہمپر قدرت پائی ہے اور یہ اشارہ کیا اونہونے حضرت یوسف علیہ السلام اور اونکے بھائیونکے قصہ کیطرف حضور نے فرمایا جب تم مجھپر یہ گمان کرتے ہو مین بھی وہ ہی کہتا ہون جو میرے بھائی یوسف نے کہا تھا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سبحان اللہ کیا شان رحمت ہے ہمارے نبی کریم کی اور کیا قدرت ہے ہمارے رب رحیم کی یہ وہ ہی قریش تھے جنہون نے حضرت کو اسقدر ایذا دی کہ اپنے وطن مالوف کو چھوڑ دیا اور تنہا مدینہ منورہ کو ایک یار

کے ساتھ تشریف لیگئے تھے یا تھوڑے زمانہ کے بعد سید عالم کو اپنے فضل و قدرت سے غلبہ دیا کہ اس عظمت اور جلالت کے ساتھ مکہ معظمہ مین داخل ہوے اور قریش اسطرف پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین عاجزانہ حاضر ہوے اور سید عالم نے ایسے ایسے ایذا دینیوالون پر شان رحمت اور رعاجز نوازی کے اسطرح پر لطف اور رحمت کی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ بعدہ جناب رسولکریم نے خطبہ کمال فصاحت اور بلاغت کے ساتھ پڑھا اور نصائح فرمائی اور احکام خدا سے لوگونکو آگاہ کیا مروی ہے کہ جب وقت نماز ظہر کا آیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اونھون نے اذان کہی کفار بعض باہر مکہ کے تھے اور بعض مسجد حرام مین اونھون نے آواز جب اذان کی سنی کلمات بد کہے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس سے آگاہ کیا نبی کریم نے اونکو سبکو بلایا اور ہر ایک سے فرمایا کہ تمنے یہ کیا کہا تھا وہ شرمندہ ہوے یہ معجزہ حضور کا دیکھکر بہت لوگ ایمان لائے ارباب سیر نے لکھا ہے کہ جب سید عالم نے مکہ کو فتح کیا تمام قبائل عرب نے آپکی اطاعت کر لی الا دو قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے اور وہ لوگ بڑے لڑنے والے اور سرکش تھے سردار دونو قبیلونکے باہم ملے اور آپسمین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگونسے لڑے ہین جو علم حرب سے واقف نتھے اور اونپر فتح پائی ہے ایسا نہو ہماری طرف بھی متوجہ ہون قبل اسکے کہ وہ ہماری طرف توجہ کرین ہم ہی اونکی طرف چلین چنانچہ مالک بن عوف سردار ہوازن اور کنانہ سردار بنی ثقیف نے لشکر آراستہ کیا اور حضور سے مقابلہ کرنیکو نکلے اور تمام اسباب اپنا اور لڑکے بالے اور جانور اپنے ساتھ لیے اس غرض سے کہ جب مال اور اسباب اور لڑکے اور عورتین ہمراہ ہونگی تو قوم کے لوگ بہت مستعد ہوکر لڑینگے ہرچند بعض مرد پیر نے منع بھی کیا کہ عورتونکا اور بچونکا لڑائیمین لیجانا مصلحت نہین ہے لیکن مالک بن عوف نے نمانا مجبور ہوکر قوم نے اوسکا ساتھ دیا اور لشکر کفار روانہ ہوا اور حنین مین پہونچے جب خبر اونکی حضرت سرور عالم کو معلوم ہوئی حضور نے ایک صحابی کو بھیجا تاکہ اونکا حال دریافت کرین جب وہ واپس آئے اور حال جو دیکھا تھا عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لشکر ترتیب کیا اور عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم کیا اور معاذ ابن جبل کو احکام شریعت سکھانیکو اسکے مکہ مین چھوڑا اور

خود بدولت بارہ ہزار آدمیونکے ساتھ مکہ سے باہر نکلے اور راہ سے ایک او رصحابی کو لشکر اعدا کا حال دریافت کرنیکو روانہ کیا اونہوں نے بعد دریافت حال لشکر حضور سے اونکا ارادہ اور کیفیت اونکے سامان کی عرض کی حضور نے تبسم کیا اور فرمایا امید ہے کہ یہ سب مال مسلمانوں کو غنیمت میں ملے اور مروی ہے کہ مالک بن عوف نے بھی تین آدمیونکو بھیجا تا کہ لشکر اسلام کا حال دریافت کرکے اوس سے بیان کریں وہ لوگ خبر لیکے گئے اور اونکے جسم کا ہر بند کانپتا تھا مالک نے اونسے پوچھا کہ تمپر کیا واقعہ گذرا جو تمہارا یہ حال ہے اونہوں نے کہا ہمنے سفید کپڑے پہنے ہوئے ایسے مرد ابلق گھوڑوں پر سوار دیکھے کہ مثل اونکی کبھی نہ دیکھے تھے قسم ہے خدا کی اگر وہ تمسے قتال کرینگے تو تمکو قوت اونسے مقابلہ کی نہو گی اسواسطے کہ وہ اہل آسمان سے ہیں اگر ہمارا کہنا مانو تو پلٹ جاؤ مع اپنی قوم کے اسواسطے کہ جیسا اونکو تمنے دیکھا تم لوگ دیکھوگے تو یہی حال تمہارا سبکا ہوگا مالک نے کہا خواری ہو تمکو تم تمام لشکر سے بودے ہو اور اونکو اپنے پاس حفاظت میں رکھا اسوجہ سے کہ مبادا خبر اونکے رعب کی سب فوج میں مشہور ہو جاوے اور ایک شخص کو جو لشکر میں بڑا بہادر مشہور تھا لشکر اسلام کا حال دریافت کرنیکو بھیجا اوسکا بھی وہی حال ہوا باوجودیکہ مالک نے یہ حال دیکھا لیکن دعوے جنگ سے باز نہ آیا اور مروی ہے کہ بعض صحابہ نے اپنی کثرت جماعت پر نظر کرکے کہا کہ آج کے دن بسبب قلت فوج کے ہم مغلوب نہونگے یعنی ہملوگ بہت ہیں مغلوب نہونگے یہ نزدیک انکا پیش خود پسند آئی پس اللہ تعالی کو منظور ہوا کہ تنبیہ کردے تا کہ آئندہ اپنے کثرت فوج پر بھروسہ نکریں اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں اور سمجھ لیں کہ نصرت کثرت سے نہیں ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالی کی اعانت سے ہوتی ہے لہذا اول صورت ہزیمت کی نمودار ہوئی اور بعدہ اللہ کے فضل سے محض جناب سید عالم کی قوت سے فتح نمایاں حاصل ہوئی ظاہر کردیا اللہ تعالی نے کہ ہمارا حبیب لشکر کا محتاج نہیں ہے محض اپنی قوت سے اور ہمارے فضل سے اعدا پر غالب ہوتا ہے صورت واقعہ حنین کی یہ واقعہ ہوئی کہ جب لشکر اسلام وادی حنین کے قریب پہونچا مالک بن عوف مسلمانوں پر سبقت کرکے رات ہی کو اپنی فوج کو اوس وادی میں لے آیا اور اونکو جنگ پر تحریص کی اور حکم دیا کہ راستوں پر چھپکر بیٹھے رہو جب لشکر نبی کریم کا ظاہر ہو یکبارگی اونپر حملہ کردو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو اپنی فوج کو ترتیب دیا اور نشان لوگونکو تقسیم کیے مہاجرین کے نشان عمر ابن خطاب اور علی ابن ابیطالب اور سعد بن ابی وقاص کو

دیے اور اوس اور خزرج میں ہر ایک خاندانکے نشان علیحدہ اونکے سردار ونکے پاس تھے اور جسقدر قبائل عرب تھے
ہر ایک قبیلہ کا نشان علیحدہ تھا وقت طلوع صبح کو وادی حنین میں کہ ایک نشیب میں تھا بستی کی راہ سے
داخل ہوئے چونکہ راستہ تنگ تھا سب لوگ ایکبارگی نجا سکتے تھے بضرورت لوگ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور متعدد راستونسے
داخل ہوئے خالد ابن ولید قبیلہ بنی سلیم کے ساتھ مقدمہ لشکر اسلام تھے اہل ہوازن کمینگاہ میں چھپے تھے اور
مسلمانونکو اوسکا علم نتھا اور وہ سب بہت بڑے تیر انداز تھے یکبارگی اونہوں نے حملہ کیا اور تیرونکا مینہ برسادیا
پہلے مقدمہ لشکر اسلام کا پیر اوٹھ گیا اسوجہ سے کہ اکثر اونمیں بے ہتیار ونکے تھے اور اونکے پیچھے کفار قریش تھے اور
نومسلم لوگ تھے کہ ایمان ابتک اونکے دلونمیں قرار نپکڑا تھا وہ بھی بھاگے یہ حال پیش آنیسے باقی صحابہ بھی پریشان
ہوکر متفرق ہوگئے اور ایسا تفرقہ مسلمانونمیں پڑا کہ چند لوگ باقی رہگئے اکثر اونمیں سادات بنی ہاشم حضور کے
بنی اعمام تھے اور وہ دلاوران نامدار سید ابرار کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھے عباس کاب سید عالم کی پکڑے تھے
اور ابوسفیان ابن حارث لگام اور حضور اوسوقت بیضا نام خچر پر سوار تھے اور ایک روایت میں ہے کہ دلدل پر
سوار تھے اور ہر طرف صحابہ کے پیچھے جاتے تھے اور فرماتے تھے ای انصار اللہ اے انصار رسول میں بندہ اور رسول خدا کا
ہون لیکن کوئی پیچھے نہ پھرتا تھا کفار قریش نومسلمان کہ ہنوز ظلمت کینہ اور حسد اونکے دلونسے دور نہوئی تھی
کلمات نامنزا کہتے تھے حضرت سید عالم میدان جنگ میں کھڑے ہوگئے چند لوگونسے حضور کا ساتھ دیا اور ثابت قدم رہے
اونکی تعداد میں قول مختلف وارد ہوئے ہیں ایک روایت میں ہے کہ سو سے کم تھے اور ایک روایت میں ہے کہ اسی اور ایک روایت میں ہے بارہ اور
ایک روایت میں ہے کہ دس آدمی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ چار شخص تھے تین بنی ہاشم سے حضرت علی مرتضی اور عباس
عم رسول اللہ اور ابوسفیان بن حارث حضرت کے چچازاد بھائی اور چوتھے حضرت عبداللہ ابن مسعود حضرت علی مرتضی
اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سامنے حضور کی حفاظت کرتے تھے اور ابوسفیان ابن حارث لگام خچر کی
پکڑے تھے اور عبداللہ ابن مسعود بائیں جانب محافظت کرتے تھے جو شخص اعدائے دین سے حضرت کی جانب توجہ کرتا تھا
دفع اوسکا کیا جاتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ سرور عالم تنہا تھے صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ غالبا یہ روایت

کذا یہ ہوگی نہایت قریب ہے یا اسپر حمل کیجاوے کہ اوسمین ایسا ہی ہوگا بعد اوسکے چند لوگ جمع ہو گئے ہونگے اور سوا اون چار ولن یا ... کے جنکے نام اوپر مذکور ہوئے ہین اور بھی بعض صحابہ کے اسمار وایاتمین دیکھے گئے ہین بہر نوع بہت تھوڑے لوگ رہ گئے تھے اور مروی ہے کہ جب نبی کریم نے دیکھا کہ ہمراہی متفرق ہو گئے مرکب بڑھایا کہ کفار پر خود حملہ کرین ابوسفیان ابن حارث نے مرکب کی لگام اور عباس ابن عبد المطلب نے حضور کی رکاب پکڑ رکھی تھی اور حضرت نے آپکو چھوڑا اور اعدا کیجانب جانے ندیا اور مروی ہے کہ جناب سید عالم اسوقت فرماتے تھے مین نبی ہون جھوٹ نہین ہے مین بیٹا ہون عبد المطلب کا یہ کمال شجاعت ہے نبی کریم کہ ایسے وقت مین تنہا دشمن پر حملہ کرتے تھے اور حسب نسب ظاہر فرماتے تھے تاکہ جو لوگ لشکر اعدا مین واقف نہین ہین پہچان لین اور رجوع ہو سکے اونسے کرلین اور حقیقت مین یہ امر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب کمال توکل کے وقوع مین آیا چونکہ حضرت سرور عالم کو اللہ تعالی پر کامل بھروسہ تھا اور مشاہدہ تھا حقیقت کا اور خوب جانتے تھے کہ اللہ تعالی موافق اپنے وعدہ کے آپکو غالب ہی کریگا اور ویسا ہی ہوا چنانچہ منقول ہے کہ جناب سید عالم نے حضرت عباس سے فرمایا کہ صحابہ کو آواز دو اور ان کا نام لے لیکر پکارو یا معشر الانصار یا اصحاب السمرۃ یا اصحاب سورۃ البقرہ حضرت عباس کی آواز بہت بلند تھی اونھون نے بموجب حکم کے آواز دی صحابہ نے جب آواز اونکی سنی جوابدیا لبیک لبیک حاضر ہین ہم حاضر ہین ہم اور حضرت عباس کی آواز کیطرف دوڑے بکمال عجلت کے ساتھ اور خدمت شریف مین حاضر ہوے جب قریب سو آدمی کے جمع ہو گئے کفار سے مقابلہ ہونیکا مروی ہے کہ جناب سید عالم سواری سے اوترے اور ایک مٹھی مین خاک اوٹھا کر لشکر اعدا کیطرف پھینکی اور فرمایا شاہت الوجوہ بعدہ سوار ہوے کوئی شخص اہل ہوازن سے وہ باقی نرہا جسکی آنکھون اور دہن مین خاک بھر نہ گئی ہو اور ایک روایت مین ہے کہ حضور سوار تھے حضرت علی مرتضی یا حضرت عباس سے ایک مٹھی بھر سنگریزہ مانگے اور اعدا کیجانب پھینکی اور خدا کی حمد کی اور اوسپر بھروسہ کیا اور فرمایا شکست ہوئی کافرونکی قسم ہے محمد کے رب کی جبریل علیہ السلام نے سرور عالم سے کہا کہ آج آپکو وہ کلمات تلقین کیے جو موسی کو تلقین کیے تھے جسوقت دریائے نیل پھاڑا گیا تھا اللہ تعالی

جلّ شانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کی اپنے کلام قدیم مین خبر اسطرح فرماتا ہی وَمَا رَمَیْتَ اِذْ
رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی تمنے نہین پھینکی تھی ای محمد وہ مٹی اللہ نے پھینکی تھی یہ اظہار حضور کے کمال قرب کا
ہے اللہ تعالی کے ساتھ کہ اللہ تعالی حضور کے فعل کو اپنا فعل فرماتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ
منقول ہے کہ جب سو آدمی حضرت کی حضور مین جمع ہوا اور کفار سے قتال کرنیلگے ہوازن اونکے دو دو
ذہنی کے مقدار پر بھی نہ ٹھہر سکے اور جبیر ابن مطعم سے مروی ہی کہ کہا اونہون نے جنگ حنین مین جسوقت مسلمان
تلوارین کھینچکر کافرونپر حملہ آور ہوے دیکھا مین نے کہ ایک شے مثل کسا کے سیاہ پیدا ہو گئی اور ہمارے اور اونکے
درمیان مین آگئی غور کرکے مین نے دیکھا تو سیاہ چونٹیان تھین اور وہ صحرا مین منتشر ہو گئین تمام میدان اون سے بھر گیا
مجھکو یقین تھا کہ وہ فرشتے تھین بعدہ لشکر اعدا کو ہزیمت ہوئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا اونہون نے
کہ حضرت سرور عالم نے کنکریان جو مشرکین پر پھینکین آوازونکی ایسی معلوم ہوئی جیسے آسمان سے طشت مین
کنکر گرنے سے پیدا ہوتی ہے اور سعد بن جبیر سے روایت ہے اونہون نے کہا حقتعالی نے اوس دن اپنے رسولکی مدد کی
پانچہزار فرشتونسے بعد لڑائیکے ایک شخص نے اعدا کے لشکر سے کہا کہان ہین وہ مرد کہ جو ابلق گھوڑونپر سوار تھے
اور سفید کپڑے پہنے تھے ہمکو اونہین لوگونے قتل کیا ہے یہ امر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین عرض کیا
ارشاد فرمایا وہ فرشتے تھے روایت ہی کہ مالک ابن اوس نے کہا کہ چند آدمی میری قوم کے معرکہ حنین مین
حاضر تھے اونہونے بیان کیا کہ جب حضرت سید عالم نے کنکریان ہمپر مارین اور دعا کی ہماری سبکی آنکھون مین
ریگ بھر گئی اور ایک اضطراب عظیم ہمارے دلونمین پیدا ہوا اور اوس دن دیکھا ہمنے کہ لوگ سفید کپڑے پہنے ہوے ابلق
گھوڑونپر سوار تھے درمیان آسمان اور زمین کے اور سبز عمامہ باندھے تھے اور شملہ درمیان دونو شانونکے لٹکائے تھے
ہمکو اسقدر بھی قوت نتھی کہ اونکو اچھی طرح سے دیکھین بسبب کمال رعب کے اور شیبہ بن عثمان سے مروی ہے
کہا اونہونے کہ ایک جماعت قریش کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کیطرف نکلی مین بھی اونکے ساتھ
ہولیا اس طمع پر کہ جب دونو لشکر آپسمین مختلط ہونگے شاید میرا قابو چلجاوے آنحضرت پر اور آپکو اپنے باپ اور بھائی اور اقربا کے عوض مین ج

اعدا میں ما بیٹھے گئے ہیں قتل کروں اور میرا یہ قصد تھا کہ اگر تمام عرب و عجم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر لینگے
تو بھی میں اطاعت نکرونگا اور اوس سفر میں متہید تھا کہ اپنے ارادہ کو پورا کروں اور روز بروز میرا یہ قصد بڑھتا جاتا
تھا جب بہت مقابلہ کی آئی اور صحابہ کو ہزیمت ہوئی دیکھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ گھوڑے سے اوتر پڑے
تھے میں نے تلوار سیاف شمشال لی اور آپکی داہنی طرف آیا دیکھا میں نے عباس کو وہ ایک زرہ سفید مثل چاندی کی پہنے ہوئے
کھڑے ہیں اور حضرت کی حفاظت کر رہے ہیں میں نے دل میں کہا کہ اس جانب سے کام نہ نکلیگا اسواسطے کہ حضور کے چچا انکی
محافظت کر رہے ہیں پھر میں آپکے بائیں جانب سے آیا اوس طرف آپکے چچا زاد بھائی ابو سفیان ابن حارث کھڑے
تھے میں نے دل میں کہا ادہر سے بھی کچھ نہوگا پھر میں آپکے پیچھے آیا اور چاہا کہ تلوار لگاؤں ناگاہ دیکھا میں نے کہ ایک
آگ کا شعلہ مثل برق کے میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں پیدا ہوا اور قریب تھا کہ مجھکو جلا دے میں نے
اپنا ہاتھ مارے ڈر کے منہ پر رکھ لیا حضرت سرور عالم نے میری طرف التفات کیا اور فرمایا اے شیبہ قریب آ میں آگے بڑھا
حضور نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر پھیرا اور کہا اللہ اسکو شر شیطان سے بچا اسی ساعت میں نور اللہ تعالیٰ نے وہ قصد
میرے دل سے دفع کر دیا قسم ہے خدا کی اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو اپنی آنکھوں اور کانوں سے زیادہ دوست تھے
اور حضرت نے مجھسے ارشاد کیا جا کفار سے مقابلہ کر میں حضور کے آگے جاتا تھا اور کافروں سے تلوار سے لڑتا تھا اور خدا
جانتا ہے کہ میں چاہتا تھا کہ اپنے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کروں اور اگر اوسوقت باپ میرا زندہ ہوتا
تو میں اوسکو بھی قتل کرتا بعدہ مرکب حضور کا حاضر کیا گیا آنحضرت سوار ہوئے اور اعدا کیطرف توجہ فرمائی
لشکر اعدا کو ہزیمت ہوئی اور متفرق ہو گئے سید عالم نے بعد فتح کے اپنے خیمہ مبارک میں مراجعت کی میں بھی
حضرت کے خیمہ مبارک میں حاضر ہوا تاکہ حضرت کے چہرہ انور کو دیکھوں اور بجز لقائے حضور کے اور کوئی غرض مجھکو نتھی
حضرت سرور عالم نے مجھسے فرمایا اے شیبہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تیرے واسطے چاہا بہتر ہے اوس سے جو تو اپنے دل میں
چاہتا تھا اور جو کچھ میرے دل میں تھا وہ سب بیان فرمایا اور میں نے کسی سے اوسکو ظاہر نکیا تھا پس میں نے کہا
اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ بعدہ میں نے عرض کیا آپ مغفرت میرے واسطے مانگے حضور نے فرمایا

عظمہ اللہ لک اس روایت سے خیال کرنا چاہیے کہ کیا قوت تویہ اللہ تعالی نے حضور کو دی تھی کہ باوجود یکہ اوسوقت دفع اعدا کیطرف متوجہ تھے حضرت شیبہ میں استعداد قبولیت ایمان جب دیکھی ایک نظر توجہ میں دل اونکا پاک کردیا جو اعدا پر اسقدر شفقت اور رحم فرماتے تھے اور اونکو کرم سے دم بھر مین پاک کردیتے تھے ایمان لانیوالونپر اونکو کیا کچھ توجہ ہوگی اور اپنے غلامونکو کیسا پاک کرینگے

چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر	اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی
ماہمہ تشنہ دہانیم توئی آب حیات	لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی
سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی	آمدہ سوی تو قدسی پئے درمان طلبی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ مروی ہے کہ جب لشکر کفار کو ہزیمت ہوئی تین گروہ ہوگئے بعضی طائف کو چلے گئے اور بعضی اوطاس کو بھاگ گئے اور بعضی بطن نخلہ کو چلے گئے حضرت سید عالم نے ابو عامر اشعری کو ایک جماعت کا سردار کرکے حنین سے بھاگے ہوئے لوگونپر جو مقام اوطاس مین گئے روانہ کردیا اور مال غنیمت حنین کو حضور نے ایک مقام پر جمع کردیا اور ایک صحابی کو اوسپر امیر مقرر کیا اور خود بدولت مع لشکر اسلام کے طائف تشریف لیگئے اور بعد فتح طائف کے جب مراجعت فرمائی اور اوس مقام پر تشریف لائے مال غنیمت حنین کا جہان جمع تھا حضور نے وہ سب مال غنیمت اور جو کچھ مال فتح اوطاس و طائف جمع ہوا تھا مجاہدین پر تقسیم کیا چھ ہزار لونڈی اور غلام اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زیادہ گوسفند اور چار ہزار اوقیہ چاندی تھی مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مال کو تقسیم کیا مجاہدین پر خصوصًا جو لوگ نو مسلم تھے اور نور ایمان اونکے دلمین قرار گرین نہ تھا اونکو بہت کچھ دیا چنانچہ منقول ہے کہ جب نقد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جمع کیا تھا ابو سفیان بن حرب آئے اور کہا یا رسول اللہ آج آپ تمام قریش سے زیادہ مالدار ہین حضرت مسکرادیے ابو سفیان نے کہا اے رسول اللہ اس مال سے مجھکو دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا چالیس اوقیہ چاندی انکو دے اور سو اونٹ دے ابو سفیان نے کہا یا رسول اللہ میرے بیٹے یزید کا حصہ دیجیے حضور نے اوسیقدر اونکو بھی دیا ابو سفیان نے کہا حضرت معاویہ میرا دوسرا لڑکا ہے اوسکا بھی حصہ دیجیے

حضور نے اوسیقدر اونکو بھی عطا کیا ابوسفیان نے عرض کیا مان باپ میرے آپ پر فدا ہون قسم ہے خدا کی
آپ کریم ہین جنگ کیوقت بھی اور آشتی کیوقت بھی نہایت درجہ کرم ومروت فرمائی آپنے اللہ تعالے آپکو
جزائے خیر دے اسیطرح حضور نے اور بھی سرداران قریش کو بخشش اور عطا کی اور یہ عطا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حصہ سے یعنی خمس سے کی تھی مروی ہے کہ جب سید عالم نے قریش
اور تمام اہل عرب کو اسطرح پر عطا کیا اور انصار کو اوسقدر ندیا انصار کو ملال ہوا اور آپسمین کہا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام قبائل قریش کو اسطرح پر دیتے ہین اور ہمکو عطا نہین فرماتے ہین حالانکہ
خون اُن کافرون کا ہماری تلوارون سے ٹپکتا ہے حضرت سرور عالم کی حضور مین حال انصار
کے ملال کا عرض کیا گیا حضور نے انصار کو بلایا اور ادیم کے خیمہ مین اونکو جمع کیا اور سوائے انصار
کے دوسرون کو خیمہ مبارک مین نہ رکھا اوسوقت حضور نے حمد اور ثنا اللہ تعالے جلشانہ کی جو
اوسکے سزاوار تھی بیان کی اور فرمایا اے گروہ انصار یہ کیا کلام تمہارا مین نے سنا ہے
تمنے کہا ہے یا نہین انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے شرفا اور رؤسا نے کچھ
نہین کہا ہے لیکن نوجوانون نے کچھ کہا ہے راوی کہتا ہے جھوٹ بولنا انصار کا دستور نتھا
پس حضرت سرور عالم نے فرمایا اے میرے یارون مین نے تمکو گمراہ پایا اللہ تعالے نے
میرے سبب سے تمکو توفیق ہدایت کی دی اور قبل میرے آنیکے تم آپسمین ایک دوسرے
کے دشمن تھے اللہ تعالے نے میرے واسطے سے تمکو آپسمین الفت دی اور تم درویش تھے
اللہ تعالے نے میری وجہ سے تمکو غنی کردیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب نعمات کو جو
اللہ تعالے نے انصار کو حضور کیواسطے سے عنایت کیے تھے اچھی طرح سے بہ ترتیب بیان کیا
اور ارشاد کیا انصار جواب دو انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے مان باپ فدا ہون
آپ پر ہم آپکو کیا جواب دین حالانکہ منت خدا اور اوسکے رسول کیواسطے ہے اور بڑا افضل اور

احسان آپکا ہم پر ہے حضور نے ارشاد کیا قسم ہے خدا کی اگر تم چاہتے ہو تو کہو اور اوس
قول مین صادق اور مصدوق ہو کہ تم ہم مین آئے درحالیکہ تمہاری قوم تمہاری تکذیب کرتی
تھی ہمنے تصدیق کی اور کوئی تمہاری پروا نکرتا تھا ہمنے تمکو نصرت دی اور تمکو قوم نے وطن
سے نکال دیا ہمنے تمکو جگہ دی اور تم فقیر تھے ہمنے تمہارے ساتھ مواسات کی صاحب مصنف
نے لکھا ہے کہ یہ کلمات سید عالم نے بطور تواضع کے اور انصاف کے ارشاد کیے ورالا در حقیقت
نعمت ظاہرہ اور احسان کھلا ہوا حضرت سرور عالم کا ان سب امور مین انصار پر تھا اسواسطے
کہ حضور اگر ہجرت فرما کر مدینہ منورہ مین قیام نفرماتے تو اونمین اور دوسرے لوگونمین کچھ فرق نہوتا
یعنے اونکو دوسرونپر فضل نہوتا اور اسیوجہ سے انصار نے عرض کیا کہ خدا اور رسول کا ہمپر احسان ہے
اور ایک روایت مین ہے کہ انصار نے عرض کیا ہم خوش ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے بعدہ
حضرت سرور عالم نے ارشاد کیا کہ قریش جہالت سے قریب العہد تھے اور مصیبت مین مبتلا
تھے مین نے چاہا کہ اس مال سے اونکی مصیبت کا جبر کرون اور اونکے دلونکو ایمان کے ساتھ
الفت دون راضی نہین ہو تم کہ لوگ گوسفند اور اونٹ ساتھ لیکر گھرونکو جاوینگے اور تم
رسول کے ساتھ لیکر اپنے گھرونکو جاوگے قسم ہے خدا کی جو کچھ تم ساتھ لیکر جاوگے بہتر ہے
اوس سے جو وہ لوگ لیکر جاوینگے اگر سب لوگ ایک میدان اور ایک راہ مین جانا اختیار
کرین اور انصار دوسرے میدان اور راہ مین چلین مین انصار ہی کے راہ مین چلونگا انصار میرے
جامہ اندرونی مین جو جسم سے ملا رہتا ہے انصار یہ عنایت اور مہربانی رحمت عالم کی دیکھکر خوش
ہوگئے اور اونکی تسکین ہوگئی اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول کی عنایت کا
مقتضی متاع دنیا نہین ہے بلکہ مال دنیا اغیار کو دیتے ہین اور توجہ خاص سے حصہ اپنے خدام اور احباب کو
مرحمت کرتے ہین اور وہ نعمت لازوال ہے امی اللہ بصدق رسول کریم کے اور بواسطہ جان نثاران

ہنودی کے ہمکو بھی حضور کے اصحاب کے غلامونمین کر دیو اور جو نعمات اونکو دیتے تھے اوسمین سے ہمکو بھی حصہ دیجیے

مسکین حسن میگوید اے وقت عشاق تو خوش گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

اور یا رسول اللہ ہم حضور کو اللہ کے حضور مین وسیلہ کرتے ہین کہ اللہ تعالی اس وسیلہ سے ہمکو اپنے فضل سے سرفراز کرے اور یا نبی اللہ آپ سے ہم استعانت چاہتے ہین کہ اپنی رحمت سے ہم گنہگارونکو بھی اپنی محبت سے ممتاز کیجیے

شہ لقبا مے درت صرف جوانیم ہمہ باہمہ پیر سد غمت قسمت بندہ ہم بدہ

مہر بنہا اگفتہ سے پیر غلام خویش را خاص بدیگران مکن حصہ ناقص خویش را

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ الحمد للہ کہ ان رسائل میلاد شریف کے [illegible] کی ابتدا اوسط ایام تشریق جمادی الثانی مین کہ ایام حضرت سرور عالم کے حمل مین تشریف لانیکے ہین ہوئی اور شب ولادت باسعادت یعنی شب دوازدہم ماہ مبارک ربیع الاول کو بمقام آثار شریف جناب سید المرسلین اختتام ہوا اللہ تعالی اس مقام پرانوار کی برکت اور اس شب مبارک کی حرمت اس ہدیہ احقر کو بارگاہ جناب نبوت مین مقبول کر دے اور کاتب کیواسطے اسکو ذریعہ نجات کرے آمین آمین یا رب العالمین فقط

تمت

خدا کے فضل سے بارہوان رسالہ مسمی سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب بماہ اول ماہ مبارک ربیع الاول سنہ ۱۳۰۴ھ اہتمام سے بخیر الامم ابو الحسنات قطب الدین احمد کے مطبع نامی لکھنؤ مین طبع ہوا

اشتھار برکت آثار

ان دنان میمنت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب خیر بیز برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی حافظ
حاجی غلام محمد یاد یعلی خانصاحب نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے
لکھا ہی روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہی پہلی تاریخ ماہ مبارک
ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ
علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہی اور یہ بارہون
رسالہ مین حال میلاد و وفات خلاصہ کائنات ہی بحمد اللہ تعالے
یکے بعد دیگرے طبع ہو رہی ہین - اب رسالہ دوازدہم بھی جسکا
نام سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب ہی مطبع نامی لکھنو مین
بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۲
مین طبع ہو گیا ہی - لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد
طبع کا نفرماوین راقم سے طلب کرلین -

العبد
قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی
لکھنو کڑہ ابو تراب خان

ہو الہادی
اندنون یہ رسالہ عجالہ عبرت افزا ہوش ربا جسمین حال وفات خاتم النبیین
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین الی یوم الدین مسطور ہے
منبع الاحسان
فی
ذکر وفات نبی آخر الزمان
مؤلفہ عاشق رسول خدا پیرو سنن ہدا مقبول انس وجان
حافظ حاجی غلام محمد ہادی علی خان لکھنوی سلمہ اللہ القوی
مطبع نامی لکھنو مین طبع ہوا
سنہ ۱۳۰۲ ہجری

فہرست منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ خِطَابِہٖ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی وَھُوَ حَیٌّ فِیْ قَبْرِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

زہے شان حبیب سید مقبول کونینی — رسول اعظمی مسند نشین تاب قوسینی
نخستین جلوہ حسن قدیمی عالم آرائی — معلے گوہر والا نژاد جد حسنینی
محیط رحمتی دریائی جودی مخزن فیضی — شفیع الامتی عالم نوازی قرۃ العینی

یا نبی اللہ السلام علیک — انما الفوز والفلاح لدیک

بسلام آمدم جوابم دہ — مرہمی بر دل خرابم دہ
بس بود جاہ و احتشام مرا — یک علیک از تو صد سلام مرا

اللھم صل وسلم وبارک علیہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ تم ایک میت ہو اور وہ سب یعنی خلق ایک میت ہین
اللہ تعالے نے اس آیہ شریفہ مین حضور کی وفات شریف کو علیحدہ فرمایا اور ہماری
سب کی موت کو جدا ذکر کیا تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ حضور کی وفات ہماری سی موت نہین ہے
جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت ہماری سی خلقت نہین ہے اگر حضور کی وفات
ہماری سی موت ہوتی تو اللہ تعالے اس مقام پر لفظ موت کو دوجا پر نہ ارشاد کرتا فرمادیتا کہ تم
اور وہ سب میت ہین اسمین کلام مختصر ہوتا اور کلام کا مختصر ہونا فصاحت ہے اور اللہ تعالی
اس کتاب پاک کو کمال فصاحت پر نازل کیا ہے پس بڑہانا لفظ میت کا بعد إِنَّكَ کے صاف
ظاہر کرتا ہے اس مدعا کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا مضمون کچھہ اور ہی ہے
علماے محققین کے نزدیک حضور کی وفات کا مضمون اسیقدر ہے جیسے بادشاہ عادل دربار
عام مین امورات رعایا کی اصلاح ہر نوع کی کر کے تخلیہ کرے اپنی آسایش کیواسطے اور اپنی
حصول لذائذ مین مصروف ہو مگر اوسوقت بھی بسبب شان عدالت اور رحمت کے
رعایا کیطرف اوسکو ایک نوع کی توجہ رہتی ہے لیکن اوسوقت مین بجز اخص الخواص ہر ایک
باریاب نہین ہوسکتا ہے اسیطرح جناب سید عالم کی حیات ظاہری دربار عام تہا حضور نے
اوسمین ہماری ہر قسم کی اصلاح فرمائی اور راہ راست ہمکو خدا کے ملنے کی تعلیم کی جب سب
کام امت کی پورے کر دیے تو حجۃ الوداع مین اللہ تعالے نے تکمیل دین کی خبر دی یعنی یہ آیہ
کریمہ نازل کی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ تا آخر آیہ یعنی آج کے دن ہمنے تمہارے دین کو
کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا جناب سید عالم اور بعض خواص صحابہ سمجھہ گئے کہ اب
دین پورا ہوچکا زمانہ آپ کے پردہ کرنے کا قریب آگیا اور جناب الٰہی نے اوسی ایام حج مین مقام
منا مین سورہ شریفہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کو نازل فرمایا اس سورہ پاک کا مضمون ہے

ف معانی آیہ کریمہ انک میت الخ کے بیان مین

ف بیان نزول آیہ کریمہ الیوم اکملت الخ اور سورہ اذا جاء کا حجۃ الوداع مین

جب آگئی مدد اللہ کی اور فتح اور دیکھا تمنے آدمیون کو کہ داخل ہوتے ہین اللہ کے دین مین لشکر
کے لشکر پس تسبیح کرو تم ساتھ اپنے رب کی حمد کی اور استغفار کرو تحقیق وہ اللہ توبہ قبول
کرنے والا ہے اس سورہ شریف مین اللہ تعالے نے خوب ظاہر کر دیا کہ تمہارے ظاہر کرنیکی
غرض تہی دین حق کا ظاہر کرنا اور پہیلانا وہ غرض پوری ہوگئی دین پہیل گیا اور لاکہون
آدمی مسلمان ہوگئے اور عظمت اور شوکت اسلام کما حقہ ظاہر ہوگئی اب اللہ کی عبادت مین
مشغول رہو یہ اشارہ ہے اسکا کہ اب تخلیہ کرو چونکہ جناب سید عالم صلعم عاشق ہین اللہ کے
مثل آپ کے کوئی خدا کا عاشق نہین ہے اور آیہ قرآنی سے ثابت ہے کہ خدا کے دوستون کو
جو سچے ہین موت کی تمنا ہوتی ہے اسواسطے کہ اغیار سے جدا ہو کر محبوب سے ملنا ہر محب کو پسندیدہ
ہوتا ہے جناب سرور عالم چونکہ سردار ہین اللہ کے دوستون کے اور سید الصادقین ہین لہذا
حضور نے بہی آخرت کو پسند کیا اور تخلیہ فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف
مین زندہ ہین جیسے حیات دنیا مین زندہ تہے اور بمضمون آیہ کریمہ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ
مِنَ الْأُولَىٰ ہر آن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقی مدارج ہے مضمون کمی کا حضور کی
نسبت مین ہو نہین سکتا اسواسطے کہ صریح خلاف ہے آیہ موصوفہ کی البتہ اسقدر مضمون ہے
کہ آپ بسبب تخلیہ کے بجز اخص الخواص کے ہر ایک حضور مین باریاب نہین ہو سکتا ہے اور
نیز جناب سرور عالم کو خدا کی یاد مین استغراق غالب ہے اور یہ کیفیت معلوم ہوتی ہے جو
نزول وحی کیوقت ہوا کرتی تہی اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل درود شریف
مین فرمایا ہے مشکوٰۃ شریف مین بسند ابو داؤد و بیہقی کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسا کہا
اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی سلام بہیجنے والا مجہپر
مگر پہیر دیتا ہے اللہ روح میری یہانتک کہ جواب دیتا ہون سلام کرنیوالون کو سلام کا

فی بیان اس بات کا کہ حضور کی حیات اور ممات برابر ہے

مراد یہان روح کے پھیرنے سے یہ ہے کہ بعد وفات شریف کے سرور عالم بجمیع الوجوہ مشاہدہ
الٰہی مین مستغرق ہین جب کوئی امتی صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے اوسوقت باجازت الٰہی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین اور سلام کا جواب ارشاد فرماتے
ہین اور اگر مراد اس سے زندگی بعد موت کے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے تعدد
موت لازم آوے اور یہ صریح خلاف ہی قرآن مجید کے اسواسطے کہ اللہ تعالے سورۂ دخان مین
مومنین کے وصف مین ارشاد فرماتا ہے لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى
نہ چکھین گے بیچ اوس جہان کے موت سوا پہلی موت کے تفسیر مدارک مین مَوْتَةَ الْأُولَى
کی تفسیر مین لکھا ہے وہ موت کہ چکھ چکے ہین اوسکو دنیا مین یعنی سوائے اوس موت کے
جو دنیا مین ہو چکی دوسری موت اونکو نہو گی پس جب مومنین کیواسطے سوائے موت دنیا کے
دوسری موت نہین ہے تو جناب سید عالم کی نسبت مین کب یہ ممکن ہے اور شیخ محدث
دہلوی نے اس حدیث کے ترجمہ مین لکھا ہے اس جگہ اشکال لاتے ہین کہ مضمون مخالف
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی برزخ مین اسواسطے کہ پھیرنا روح کا آنحضرت پر
سلام کیوقت مین دلالت رکھتا ہے مفارقت روح پر حضرت صلی اللہ وسلم کے جسم شریف سے
بعض اوقات مین اور جواب دیتے ہین بعض علماء امت کہ مراد عود روح سے نہ عود کرنا اوسکا ہی
بیچ بدن کے بعد مفارقت کے بلکہ افاقہ اور توجہ اوسکا ہے اس عالم کیطرف اور سننا
صلوٰۃ اور سلام امت کا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہین ہم برزخ مین احوال
ملکوت کے ساتھ اور مستغرق ہین مشاہدہ رب العزت مین جیساکہ دنیا مین حالت وحی
مین ہوتی تھی پس تعبیر کی گئی افاقت آنحضرت کی اوس مشاہدہ اور استغراق سے ساتھ
رد روح کے جیساکہ حدیث معراج مین واقع ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بیدار

ہوا ہین درحالیکہ ہون ہین مسجد حرام مین پس یہ بیدار ہونا افاقہ اور نکلنا ہے اوس عالم کے مشاہدہ سے نہ خواب سے جاگنا اسواسطے کہ معراج خواب مین نہ تہا اور پر مذہب حق کے اور نیز حیات انبیا صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم اور رد ہونا اونکی روح کا بعد افاقت موت کے ہے ایک بار سلئے جاری ہونے سنت الٰہی کے اور بعد اوسکے کوئی زمانہ خالی نہین ہے اور مفارقت روح کی اور صلوۃ اور سلام امت سے پہیرنا اوسکا مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی مکر رعذاب کرنے مین داخل ہے واجب ہے تنزیہ ساحت عزت اور کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سے پس چاہیے کہ ہمیشہ حیات مین ہین ختم ہوا کلام شیخ کا اور بیان حیات سرور عالم کا رسائل میلاد شریف مین ہو چکا ہے بدین وجہ یہان اسیقدر پر اکتفا کی اور نبی کریم چونکہ ہمارے اوپر رؤف اور رحیم ہین لہذا ہر فعل حضور کا ہمارے واسطے سبب فلاح اور نجات ہے جیسے کہ تشریف آوری نبی کریم ہماری حق مین رحمت اور خیر ہے کہ نکالا ہمکو ظلمت سے اور پہنچایا نور کیطرف اور کہولدیے ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اور ہر طرح کا سامان نجات کا ہمارے واسطے جمع کر دیا اسیطرح سے وفات فرمانا بہی حضور کا ہمارے حق مین رحمت ہے تاکہ اوس عالم مین بہی امت گنہگار کیواسطے راحت کے اسباب مہیا فرماوین چنانچہ حدیث شریف ہے صاحب روضۃ الاحباب نے لکہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا اونہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے کہ فرماتے تہے کہ جس شخص کے میری امت سے دو فرط ہون گے یعنی دو لڑکے نابالغ اوسکے مرے ہونگے اللہ تعالیٰ اوسکو اونکے واسطے سے بہشت مین داخل کریگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کا کوئی فرط نہو اوسکا کیا حال ہوگا فرمایا حضور نے مین فرط ہون اپنی امت کا ہرگز مصیبت رسیدہ نہونگی مثل میری مصیبت کے یعنی میرے فراق سے زیادہ کوئی غم اونکے واسطے نہین ہے

اور فرطاوسکو کہتی ہین کہ جس کو قافلہ سے آگے روانہ کردیتے ہین تاکہ منزل پر جاکر قافلہ کے واسطے
سامان مہیا کرکہو فرنیز جسطرح ولادت باسعادت کی مسرت سبب نجات ہے عذاب آخرت سے اوسیطرح
واقعہ جانکاہ وفات حضرت نبوی کو یاد کرکے رونا اور اندوہناک ہونا بھی باعث مغفرت ہے چنانچہ
مروی ہے کہ بعد وفات جناب سید کائنات کے ایک جماعت صحابہ نے بسبب کمال حزن کے
سکونت مدینہ منورہ کو چھوڑدیا اونسے بے جمال باکمال محمدی مدینہ دیکھا نگیا حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے
بھی جانب شام سفر کا ارادہ کیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اگر تم یہین رہو اور جو کام حضرت کے
زمانہ مین کرتے تھے اوسیکا شغل کرو تو بہتر ہے بلال نے کہا مجھکو تحمل نہین ہے کہ بے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے یہان رہون اگر تمنے مجھکو اسواسطے آزاد کیا ہے کہ دنیا مین کوئی نفع تم کو مجھسے پہنچے جو خدمت
تم کہو اوسکو مین بجالاؤن اور اگر مجھکو بطمع ثواب اخروی آزاد کیا ہے تو مجھکو خدا پر چھوڑ دو صدیق اکبر
رونے لگے اور فرمایا مینے تمکو بطمع ثواب آزاد کیا ہے اور اوسکو دنیا مین نہین چاہتا ہون حضرت بلال شام کو
تشریف لیگئے اور مدت تک وہان رہے ایک مرتبہ جناب سید عالم کو خواب مین دیکھا حضور نے براہ
عاشق نوازی فرمایا اے بلال تو نے مجھپر جفا کی اور میرے جوار سے چلا گیا اب قصد میری زیارت کا
کر بلال خواب سے بیدار ہوئے اور شوق زیارت مین مدینہ کو چلے اوس زمانہ مین جناب سیدہ علیہا السلام
نے بھی انتقال فرمایا تھا جب حضرت بلال مدینہ مین پہنچے ہر شخص سے جو ملتا تھا احوال اہلبیت نبوت کا
پوچھتے تھے لوگ کہتے تھے کہ علی مرتضی اور حسنین اور ازواج مطہرات سب لوگ خیریت سے ہین اور جناب
سیدہ کا حال کوئی نکہتا تھا جب حضرت بلال آستانہ نبوت پر پہنچے حسنین علیہما السلام سے ملاقات
ہوئی صاحبزادگان والاتبار کو سلام عرض کیا اور مراتب تعظیم ادا کیے اور خیریت جناب سیدہ
بنت رسول اللہ دریافت کی شاہزادے رونے لگے اور فرمایا اللہ تجھکو اجر دے محبت فاطمہ کا اونھون نے
بھی اس عالم فانی سے انتقال کیا حضرت بلال یہ سنکر بہت روئے اور کہا اے جگر گوشہ رسول

کسقدر جلیلہ بزرگوار سے مل گئیں اور نقل کرتے ہیں حضرت بلال سے اونکے بعض دوستوں نے
استدعا کی کہ وقت نماز ظہر کا آگیا ہے کیا خوب ہو اگر تم اذان کہو اور اس بارہ میں بہت الحاح اور
مبالغہ کیا حضرت بلال مسجد نبوی کی چھت پر چڑھے اور اذان کہی اہل مدینہ جمع ہوئے تاکہ
اذان اونکی سنیں جب اونہوں نے اللہ اکبر کہا مدینہ منورہ کے سب گھروں سے شور آہ وفغان
بلند ہوا جب اس مقام پر پہنچے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مدینہ مطہرہ میں کوئی متنفس تہا جو نہ رویا
اور آہ وفغان نکی تا آنکہ لڑکیاں گھروں سے نکل آئیں اور رونے لگیں اور وہ دن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات شریف کا دن ہوگیا حضرت بلال نے جب اذان سے فراغت کی فرمایا اے لوگون
بشارت ہو تم کو جو آنکھ حضرت سرور عالم کو روئینگی آتش دوزخ کو نہ دیکھینگی صاحب روضۃ الاحباب نے
اس روایت کو لکھ کر لکھا ہے مخفی نہ رہے کہ یہ فضیلت حضرت سید عالم کے اہل زمان کے ساتھ مخصوص
نہیں ہے بلکہ یہ امیدواری ہے کہ تمام امت اجابت قیام قیامت تک جو حضور کی وفات شریف سے
غمگین ہونگی اور حسرت کرینگے اور درد فراق نبوی سے گریہ وزاری کرینگے اس حکم میں داخل
ہونگی یعنی اس غم جانکاہ کیوجہہ سے رونے سے عذاب جہنم سے نجات پاوینگی اسواسطے کہ وفات حضور تمام
امت کیواسطے مصیبت ہے جیسا کہ اوپر حدیث سے ثابت ہوچکا ہے اللہم صل وسلم وبارک علیہ جب
معلوم ہوچکا کہ فراق نبوی سے رونا ہی سبب نجات ہے تو اب کسیقدر حال پر ملال وفات جناب سے موجودات کا
مختصراً بیان ہوتا ہے مروی ہے کہ جب سورۂ اذا جاء نازل ہوئی سید عالم نے جبرئیل سے فرمایا گویا مجھکو آگاہ
کرتے ہیں کہ اس عالم کو چھوڑنا چاہیے جبرئیل ع نے کہا آپ غمگین نہوں وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی
یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آخرت بہتر ہے آپکے واسطے اول سے اور جناب سید عالم نے اوسوقت سے کار آخرت
میں کوشش اور اجتہاد حد سے زیادہ کیا اور بعض روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد
نازل ہونے سورۂ اذا جاء کے یہ کلمات بہت فرماتے تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

الرحیم صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ کلمات کیون بہت فرمایا کرتے ہین ارشاد کیا آگاہ ہو
مجھکو عالم بقا مین بلایا ہے اور رونے لگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ موت سے روتے ہین
حالانکہ اللہ تعالے نے آپ سے فرمایا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر حضور نے فرمایا
فاین حول المطلع واین ضیق القبر وظلمۃ اللحد واین القیمۃ والاھوال یہ ارشاد حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا واسطے تنبیہ امت کے تھا کہ یہ عقبیان اور بلائین پیش آنے والی ہین اونسے ڈرتے رہنا چاہیے
اور نیز خوف علامت ہے خدا کی شناخت کی جو شخص اوسکو پہچانتا ہے وہ ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالے
خود قرآن مجید مین فرماتا ہے ڈراتے ہین اللہ سے اوسکے بندونمین سے جاننے والے ہین عبد اللہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سرور عالم نے وفات شریف سے ایک مہینا پیشتر اپنی وفات کی
خبر دی خواص صحابہ کو ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ کے گھر مین بلایا جب نظر مبارک ہم لوگون پہ پڑی
رونے لگے اور گریہ حضور کا بسبب کمال رحمت اور شفقت کے تھا صحابہ پر اس تصور سے جو شدت الم
فراق حضور سے اونکو پیش آنیوالا تھا اور اوسوقت فرمایا مرحبا ہو تم کو اور زندہ رکھے اللہ تمکو ساتھ سلامتی کے
جمع کرے تم کو اللہ رحم کرے تم کو اللہ نگاہ رکھے تم کو اللہ دوست اور پورا کرے تم کو اللہ جگہہ دے تم کو اللہ
سلامت رکھے تم کو اللہ رزق دے تم کو اللہ فرمایا ہے شیخ نے مدارج مین کہ یہ دعا اگرچہ بظاہر صحابہ کی جانب
متوجہ ہے کہ حضور مین حاضر تھے لیکن حقیقت مین تمام امت کو شامل ہوگی اور تمام خطابات شرع کا
یہی حکم ہے الغرض بعد دعا کے فرمایا رسول کریم نے وصیت کرتا ہون مین تم کو تقوی کی اور خدا سے
ڈرنیکی اور تم کو خدا کے سپرد کرتا ہون اور اپنا خلیفہ کرتا ہون اور ڈراتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی عقاب سے
اور مین اوسکی طرف سے ڈرانے والا ہون تم کو چاہیے علو اور عتو اور تکبر اللہ تعالے پر اوسکے بندون
اور ملکون کے درمیان مین نکرنا اسواسطے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے تلک الدار الاخرۃ نجعلہا
للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین یعنی اس دار آخرت کو کیا ہے

ہمنے ایسے لوگونکے واسطے کہ زمین مین اپنی بڑائی اور فساد نہین کرتے ہین اور عاقبت پرہیزگارون کیواسطے ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ یعنی تکبر کرنیوالونکی جگہہ جہنم میں ہے
ابن مسعود کہتے ہین کہ ہم لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی وفات کب ہوگی فرمایا زمانہ فراق قریب پہنچا ہے اور وقت پھرنے کا جانب خدا اور سدرۃ منتہیٰ اور جنت ماویٰ اور رفیق اعلیٰ کر قریب آتا ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ غسل آپ کو کون دے فرمایا مردان اہلبیت میرے اور وہ شخص جو مجھسے قرابت رکھتا ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ کس کپڑے کا آپ کو کفن دین فرمایا اس جامہ مین جو مین پہنے ہون اور اگر چاہنا جامۂ مصری یا حلہ یمنی یا جامہ سفید کا کفن دینا پوچھا ہمنے یا رسول اللہ نماز آپ پر کون کون پڑہے اور ہم لوگ رونے لگے جناب سید عالم بھی رو دیے اور فرمایا صبر کرو اور گریہ وزاری نکرو رحمت کرے خدائے تعالےٰ تم پر اور تمہارے گناہ بخشے اور جزائے خیر دے تم کو تمہارے رسول کیطرف سے جب مجھکو نہلا کر کفن پہنانا میری قبر کے کنارہ اس گھر مین مجھکو رکھدینا اور تھوڑی دیر کیواسطے باہر چلے جانا پہلے سب سے میرا دوست جبرئیل مجھ پر نماز پڑہیگا بعدہٗ میکائیل اوسکے بعد اسرافیل اوسکے بعد ملک الموت ایک بڑے گروہ ملائکہ کے ساتھہ اور ایک روایت مین ہے کہ اول میرا رب مجھ پر نماز پڑہیگا یعنی اپنی رحمت خاص بھیجیگا بعدہٗ جبرئیل وغیرہ بہ ترتیب مذکورہ بعد اوسکے تم لوگ گروہ گروہ آکر نماز پڑہنا اور مجھکو ایذا اندینا ساتھہ فریاد اور نوحہ کے اور چاہیے کہ ابتدائے نماز مجھ پر مردان اہلبیت میرے کرین بعدہٗ زنان اہلبیت نماز پڑہین بعد اوسکے کل صحابہ اور جو میرے یار مجھسے غائب ہین اون کو سلام پہچانا اور جو شخص میرے دین کی پیروی کرے اور میری سنت کی متابعت کرے اوسکو بھی میرے جانب سے سلام پہونچانا

صد سلام از ما بہر دم صبح و شام	بر تو ہم بر آل و اصحابت تمام
بس بود جاہ و احتشام مرا	یک علیک از تو صد سلام مرا

اور یہ روایت ہے کہ نبی کریم ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا جبرئیل سے دورہ کرتے تھے سال وفات مین
حضور نے دو مرتبہ پڑہا اور ہر سال رمضان شریف مین ایک عشرہ اعتکاف فرماتے تھے اوس
سال رمضان مین دو عشرہ اعتکاف کیا اور نماز پڑہی حضور نے شہداء احد پر شہادت کی آٹھ برس
بعد یعنی اونکی واسطے دعاے مغفرت کی بعدہ منبر شریف پر کھڑے ہوئے اور فرمایا مین تمہارا فرط
ہون یعنی آگے چلنے والا تمہارا اور گواہ ہون تم پر اور تمہاری جاے وعدہ حوض کوثر ہے اور مین اوسکو
دیکھتا ہون درحالیکہ یہان کھڑا ہون اور دی گئی ہین مجھکو کنجیان زمین کی یہ اشارہ ہی فتح بلاد کیطرف
اسی واسطے بعد اسکی فرمایا مین اس امر سے نہین ڈرتا ہون کہ تم بعد میرے مشرک ہوجاؤگے
لیکن اسبات سی ڈرتا ہون کہ تم کو دنیا کیطرف رغبت نہو جاوے اور ہلاک ہو اور فتنہ مین پڑجاؤ
اور اوسی سال آخر ماہ صفر مین سید عالم مامور ہوئے کہ اہل بقیع کیواسطے دعاے مغفرت کرین
چنانچہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شب کو حضور میرے گھر مین
تہے اور مین سوتی تہی جب بیدار ہوئی حضرت کو جامہ خواب مین نپایا مین بہی حضرت کے پیچھے
باہر نکلی دیکھا مین نے کہ سید عالم بقیع مین تشریف لیگئی اور فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین
تم ہمارے واسطے پیش رو ہو اور ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہین اے اللہ میرے نہ حرام کر
ہم پر اونکا اجر اور نہ فتنہ مین ڈالنا ہم کو اونکی بعد اے اللہ میرے بخشدے اہل بقیع کو اور روایت ہے
مولائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدہی رات کو
مجہکو جگایا اور فرمایا کہ مجہکو حکم ہوا ہے کہ اہل بقیع پر جاؤن اور اونکی واسطے مغفرت مانگون
اور مجہکو ہمراہ لیا اور اہل بقیع پر تشریف لیگئی اور بہت دیر تک کھڑے رہے اور دعائے مغفرت
کی اور اسقدر اونکی واسطے دعا کی کہ مجہکو آرزو ہوئی کہ کاش مین بہی ان اہل قبور مین سے ہوتا
تاکہ شرف اس دعا کا پاتا اور اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گولا ہون تم کو وہ

دعائے مغفرت فرمانا واسطے اہل بقیع اور شہداء احد کے

نعمتین جنمین تم ہو اور دور ہوا ون فتنون سے جسمین لوگ ہین اور بنجات دی ہے اور خلاص کیا ہے تم کو خدا نے اوس سے بتحقیق پیش ہین لوگون کو فتنے مثل شب تاریک کی ٹکڑون کے اور آخر اوسکا اول سے متصل ہے اور آخر اون فتنون کا بدتر ہے اول سے بعدہ راوی کہتے ہین کہ حضور نے مجھسے فرمایا اے موہبہ کنجیان دنیا کی خزانونکی میرے سامنے پیش کی گئین اور مجھکو اختیار دیا اسمین کہ چاہون دنیا مین ہمیشہ رہون اور بعد اوسکی جنت مین جاؤن اور چاہون لقائے خدا حاصل کرون اور بعدہ بہشت مین جاؤن مینے عرض کیا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ آپ خزائن دنیا اور اوسکی بقا کو اور بعدہ بہشت مین داخل ہونیکو اختیار کرین فرمایا نہین مینے اپنے رب کی لقا کو اور بہشت کو اختیار کرلیا اور جب حضور وہان سے پلٹے بیمار ہوئے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ ایک روز رسول کریم بقیع مین تشریف لائے اور فرمایا کاش دیکھتا مین اپنے بھائیونکو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بھائی نہین ہین فرمایا تم میرے اصحاب ہو بھائی میرے وہ ہین جو بعد میرے آوینگے اور وہ پیدا نہین ہوئے ہین مین اونکا فرط ہون حوض پر عرض کیا گیا یا رسول اللہ جو لوگ آپکے بعد آوینگے اور اونکو آپ نے نہین دیکھا ہے قیامت کے دن آپ اونکو کیونکر پہچانینگے فرمایا تم مین ایک شخص کے پاس سیاہ گھوڑے ہون اور دوسرے کے پاس ایسے گھوڑے ہون کہ ہاتھ پاؤن اور پیشانی اونکی سفید ہون تو وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچانینگے اور فرمایا اوٹھینگے میری امت کے لوگ قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر آثار وضو سے یعنی منور اور تابان ہونگے اونکے چہرے اور ہاتھ اور پاؤن اور ایک روایت مین ہے کہ ایک شبکو حضور مامور ہوے کہ بقیع مین جاکر اہل بقیع کیواسطے دعائے مغفرت کرین حضرت تشریف لیگئے اور دعائے مغفرت کی اور پلٹ آئے اور استراحت فرمائی پھر حکم ہوا کہ بقیع مین جاکر اونکیواسطے استغفار کرو پھر

سید عالم وہان تشریف لیگئی اور دعا کی اور پلٹ آئے اور آرام فرمایا پہر حکم ہوا کہ جاؤ شہدا
احد کیواسطے دعائے مغفرت کرو حضور وہان تشریف لیگئی اور شہدائے احد کیواسطے دعا کی
اور جب وہان سے پلٹ کر دولت سرا پر تشریف لائے اور دعا اور وداع احیا اور اموات سے
فارغ ہوئے دردسر لاحق ہوا سوال کیا ہے علمانے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرزندونکو
جو نصائح فرمائے اور اونکے حق مین دعا کی اور کلمات وداع فرمائے اوسکا سبب ظاہر ہے
کہ حضور اس عالم سے پردہ کرتے تہے اموات کے وداع کرنے مین اور اونکے حق مین دعا کرنے مین کیا
حکمت تہی اسواسطے کہ وہ بہی عالم برزخ مین ہین اور حضور بہی اوسی عالم مین تشریف لیجاتی تہی
جواب اوسکا یہ دیا ہے کہ جیسا جنت مین مقام حضور اعلی اور ارفع ہے کہ دوسرا اوس مقام پر
پہونچ نہین سکتا ہے اسی طرح عالم برزخ مین بہی مقام حضور کا اعلی اور ارفع ہے کہ کسی کو
وہان رسائی ممکن نہین ہے اور نیز زمانہ وفات مین حضور کو استغراق خدا کی یاد مین غالب ہوگا
لہذا ایک نوع کا پردہ اموات سے بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اسواسطے کمال کرم سے
اونکو بہی وداع کیا اور اونکے واسطے بہی دعائے مغفرت بکرات فرمائی اللھم صل وسلم وبارک
علیہ بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ جب سید عالم بقیع سے
تشریف لائے مجھکو دردسر تہا مین نے کہا وارا ساہ حضرت سرور عالم نے فرمایا بل انا یا عایشۃ
وارا ساہ یعنی بلکہ مجھکو دردسر لاحق ہوا ہے اور مین کہتا ہون وارا ساہ اور حضور نے
میری تسلی کیواسطے بطریق مزاح کے فرمایا کیا تمہارا نقصان ہوگا اے عائشہ کہ میرے سامنے
تم اس عالم کو چہوڑو اور مین تمہارے سرہانے کہڑا ہون اور تمہارے کام مین مشغول ہون
اور تمہاری تجہیز اور تکفین کرون اور تم پر نماز پڑہون اور دفن کرون تم کو اور دعائے مغفرت کرون
تمہارے واسطے محبوبہ نبی کریم کہتی ہین کہ مینے بہی ہنسی سے کہا مین گمان کرتی ہون کہ آپ

میرے مرنیکو دوست رکھتی ہین اگر مین مر جاؤنگی تو آپ اوسیدن آخر وقت مین میرے گھر مین
دوسری عورت کی ساتھہ عروسی کرین گے سید عالم ہنس دیے اور فرمایا تمہارا درد جاتا رہیگا
لیکن یہ درد سر جو مجہہ کو ہے اسکا جانا مشکل ہے اور یہ اشارہ تہا کہ یہ درد سر مرض وفات ہے
اور سید عالم نے فرمایا مینے چاہا تہا کہ کسی کو ابوبکر اور عبد الرحمن اونکے پسر کے پاس بہیجون تاکہ وہ
آوین اور اونسے عہد کرون عہد خلافت تاکہ نہ کہین کہنے والے اور آرزو نکرین آرزو کرنیوالے
یعنی کوئی دوسرا سواے ابوبکر کے آرزو اور دعوی خلافت نکرے پہر مینے کہا یعنی اپنے دل مین
انکار کرتا ہے خدا اور مومنین اس سے یعنی دوسرے کی دعوی خلافت سے اور ابتدای مرض
جناب سید عالم کو حضرت میمونہ خاتون کے گھر مین ہوا۔ اور جب مرض حضور کا سخت ہو گیا
سب ازواج مطہرات جمع ہوئین آپ نے فرمایا مکرر کہ کل مین کہان رہونگا مراد یہ تہی کہ ازواج
مطہرات اجازت دین کہ حضور حضرت عائشہ صدیقہ کے مکان مین قیام فرمائین اور
ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ تصریح ازواج سے فرمایا کہ مجہہ سے
نہین ہو سکتا ہے اس مرض مین کہ مین تمہارے سب کی گھرون مین پہرون اور رعایت
تقسیم کی ادا کرون اگر تم سب اجازت دو تو مین عائشہ رض کے گھر مین رہون اور تم سب وہان
میری تیمارداری کرو سب بی بیان راضی ہو گئین کہ حضور حضرت عائشہ رض کے گھر مین رہین
پس جناب سید عالم حضرت میمونہ خاتون کے گھر سے باہر نکلے دونون ہاتہہ اہلبیت کی گردن پر
رکھے ہوئے اس صورت سے کہ پاے مبارک زمین پر خط کہینچتے تہے یعنی پاے مبارک نہ رکھتے
تہے اور سر اقدس ایک کپڑے سے بندہا ہوا تہا الغرض اوٹہا کر حضور کو حضرت صدیقہ کے گھر مین
لائے مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجہکو آرزو ہے کہ حضور
کی تیمارداری مین کرون اور شرائط خدمت بجا لاؤن فرمایا اے ابوبکر اگر مین سوای اہلبیت کے

بیان ابتدای مرض وفات مین

دوسرے بھی تیمارداری کراؤن تو مصیبت اونکی زیادہ ہوجاوے لیکن تمہنے جو نیت کی اجر تمہارا
اللہ تعالےٰ پر ثابت ہو گیا بعدہٗ مرض جناب سید عالم زیادہ تر سخت ہوا چنانچہ منقول ہے
کہ نبی کریم بستر شریف پر کروٹین لیتے تھے ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر بی بی عایشہ فرماتی
ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم سے کوئی ایسا کرے تو آپ ناخوش ہوتے ہین فرمایا
حضور نے اے عایشہ مرض میرا بہت سخت ہے اور اللہ تعالےٰ انبیا اور صالحین پر بلا بہت
سخت تر بھیجتا ہے اور جس مومن پر بلا اور ایذا بھیجتا ہے یہان تک کہ اگر کانٹا اوسکے پیر مین چبھتا ہے
اللہ تعالےٰ اوسکی عوض مین اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اور خطا اوسکی معاف کرتا ہے اور فرمایا نبی کریم
نے قسم ہے اوس خدا کی کہ نفس میرا اوسکی دست قدرت مین ہے کوئی شخص زمین پر نہوئے
کہ ایذا مرض سے یا غیر مرض سے اوسکو پہونچی لیکن یہ کہ جھڑجاوین گناہ اوسکے جیسے جھڑجاتی ہین
پتے درختون سے خزان مین اور حضرت صدیقہ سے مروی ہے وہ فرماتی ہین کہ نہین دیکھا
مینے کسی کو مرض اوسکا سخت تر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض سے یہ بھی دلیل
حضور کے افضل ہونیکی ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے
کہا آیا مین حضور کی خدمت مین آپ قطیفہ مین جسم مبارک کو چھپائے تھے قطیفہ کہتے ہین اوس
کپڑے کو جسمین بہت سے کپڑونکے ٹکڑے سئے ہوئے ہون پاتا تھا مین حرارت تپ کی اوس
کپڑے کے اوپر سے اور میرے ہاتھ سے تحمل نہو سکا کہ حضور کے جسم مبارک کو مس کر دن پس
مین متعجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی بلا انبیا سے سخت تر نہین ہے
اور جس طرح اونکی بلا سب سے مضاعف ہے اوسی طرح اونکا اجر بھی سب سے مضاعف ہے اور یہ سنت
جاری ہے کہ بعض انبیا کو اوسنے فقر مین مبتلا کیا یہان تک کہ سوائے ایک ملبوس کے اونکو
میسر نتھا رات دن وہی پہنے رہتے تھے حضور نے فعل اور قول سے تعلیم کر دیا کہ تکالیف دنیا نعمت

خدا ہے کہ اپنے بندگان خاص کو عنایت کرتا ہے اور وہ سبب ہی حصول درجات آخرت کا اللهم
صل وسلم وبارك عليه اور مروی ہے کہ روز پنجشنبہ کے جب سخت ہوا مرض حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا منظور ہوا حضور کو کہ تحریر کردین ایک عہدنامہ پس فرمایا عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
لاؤ تم شانہ یا تختہ کہ لکھدون ابوبکر کو ایک کتاب کہ اختلاف نہو اوسمین جب ارادہ کیا عبدالرحمن رضی
نے کہ جاکر لاوین فرمایا حضرت نے ابا رکھتا ہے اللہ تعالے اور مومنین کہ اختلاف کرین
ابوبکر کی نسبت مین یہ دلیل ہے حضرت صدیق رضی کی خلافت پر صریح اور واقعی مین حضور نے
جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ کسی نے صحابہ اور اہلبیت سے اونکی بارہ مین اختلاف نہین کیا
اور نیز کتب صحاح مین مروی ہے کہ جب اشتداد مرض سید عالم پر زیادہ ہوا اوسوقت صحابہ
حجرہ شریف مین مجتمع تھے فرمایا حضور نے کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت مین ہے کہ شانہ
میرے واسطے لاؤ تاکہ تمہارے واسطے ایک وصیت لکھدون کہ بعد میرے ہرگز گمراہ نہو
پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے کہا کہ جو کچھ ارشاد ہوا بجا لانا چاہیے دوات اور صحیفہ
لانا چاہیے تاکہ جو کچھ حضور کو منظور ہو لکھدین اور بعض نے کہا کہ مناسب نہین ہے کہ سرور عالم کو
اسوقت مین کتابت مین مشغول کرین اسواسطے کہ وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
تنگ ہے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بھی دوسرے گروہ سے تھے اونہون نے کہا
کہ درد والم حضرت سرور عالم پر غالب ہے اور قرآن شریف ہمارے پاس ہے اور ہم کو
کافی ہے اور باہم ہر دو گروہ مین گفتگو ہونے لگی اور آوازین بلند ہوئین حضرت سید عالم نے
فرمایا میرے آگے سے اوٹھ جاؤ کہ منازعت اور آواز بلند کرنا رسول کے حضور مین مناسب
نہین ہے اور تین وصیتین کین اول یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکالدینا دوسری یہ کہ
جماعت عرب کی قاصدونکی جو تمہارے پاس آوے اونکو جائزہ اور صلہ دینا جیسا کہ مین

دیتا ہون اور تیسری وصیت واللہ اعلم راوی کو بہول گئی یا کسی مصلحت سے نہین کہی حدیث
مین اسیقدر مروی ہے بعض لوگ اس روایت سے یہ شبہہ پیدا کرتے ہین کہ حضرت کو جناب
ولایت مآب سیدنا علی مرتضی کا خلیفہ کرنا منظور تہا یہ قیاس یہان صحیح نہین آتا کیونکہ
حدیث مین کوئی لفظ ایسی نہین ہے جو اس امر پر دلالت کرے بلکہ روایت اول کو اسی
روایت کے ساتہہ جمع کرنے سے البتہ ایک مضمون خلافت حضرت صدیق رض کا ظاہر
ہوتا ہے اور نیز ظاہر ہے کہ یہ ارشاد حضور کا امر ایجابی نتہا کوئی وحی اس بارہ مین نازل نہوئی تہی
ورنہ جناب سید عالم بفحواے آیہ کریمہ یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ عَلَیْكَ ضرور اوسکو لکہوا دیتے
بلکہ حضور فقط ہماری اصلاح کے واسطے اپنے کرم سے اوسوقت کچہہ وصیت فرمانا چاہتے تہے جب
حضرت فاروق نے کہ حیات نبی کریم مین وزیر جناب رسالت تہے اور حالت صحت مین جو امر
اصلاح کا ہوتا تہا حضور کی خدمت مین عرض کر دیا کرتے تہے اور نبی کریم اونکی رائے کو پسند کرتے تہے
یہ عرض کیا کہ کتاب اللہ ہم کو کافی ہے حضور سمجہہ گئے کہ جب یہ کتاب اللہ پر قائم ہین اور دین مین
راسخ ہین تو اب ضرورت اور نصیحت کی نہین ہے اسواسطے کہ کتاب اللہ مین سب کچہہ
موجود ہے اور چونکہ اوسوقت توجہہ حضور کو جانب رفیق اعلی کی تہی بلند ہونا آواز کا ناپسند ہوا
لہذا حکم دیا کہ اوٹہہ جاؤ نہ بسبب ناراضی کے کیونکہ رضامندی حضور کی گروہ صحابہ سے حضرت
سید عالم کے اقوال سے جو زمانہ وفات شریف تک اونکی نسبت مین فرمائے ہین بخوبی ثابت
ہوتی ہے اور مروی ہے کہ نبی کریم نے زمانہ مرض مین صدیق اکبر کو حکم دیا کہ امامت کرین
اور لوگون کو نماز پڑہاوین چنانچہ حضرت صدیق نے امامت کی ایک روایت مین ہے
تین روز اور ایک روایت مین ہے کہ سترہ نمازون مین اور کیفیت اوسکی یہ مروی ہے
حضرت بلال نے اذان کہی ایام مرض مین جناب سید عالم نے عبداللہ ابن زمعہ سے فرمایا

باہر جاکر ابوبکر سے کہدو کہ نماز پڑہیں لوگون کے ساتہہ پس نکلے عبداللہ ابن زمعہ پایا حضرت عمر کو دروازہ پر ایک جماعت میں کہ ابوبکر اونمیں نہ تہے پس کہا اونہون نے حضرت فاروق سے کہ نماز پڑہو لوگونکے ساتہہ یعنی امامت کرو جب تکبیر کہی حضرت فاروق نے اور تہی آواز اونکی بہت بلند حضور نے اونکی آواز سنی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابا کرتا اللہ اور مومنین غیر ابوبکر سے اور اس کلمات کو تین بار فرمایا حضرت فاروق نے عبداللہ سے کہا کہ تمنے یہ برا کام کیا میں یہ سمجہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمسے فرمایا کہ مجہہ کو حکم دو عبداللہ نے کہا نہیں قسم ہے خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے حکم نہین فرمایا کہ میں کسیکو حکم دون اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت بلال نے اذان کہی اور آستانہ نبوت پر حاضر ہوئے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہا ارشاد ہوا ابوبکر سے کہدے کہ وہ نماز پڑہاوے پس نکلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہاتہہ سے سر پیٹتے ہوئے اور روتے ہوے کہ ہاے امید قطع ہوئی اور پیٹہہ ٹوٹ گئی کاش میری ماں مجہہ کو نہ جنتی اور اگر جنا تہا تو قبل آجکے دن کو میں مر جاتا اور نہ دیکہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں پس داخل ہوے حضرت بلال مسجد کے دروازہ میں اور کہا اے ابوبکر رسول اللہ حکم فرماتے ہیں کہ آگے جاؤ اور نماز پڑہو لوگونکے ساتہہ صدیق اکبر نے جب مسجد کو جناب سید عالم سے خالی دیکہا چونکہ نہایت نرم دل اور اندوہگین تہے اپنے کو سنبہال نسکے بیہوش ہوکر گر پڑے اور خاک پر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگے

در نماز خم ابروے توام یاد آمد		حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد	

صحابہ یہ حال دیکہہ کر فریاد و زاری کرنے لگے آواز صحابہ سمع شریف میں پونہچی حضور نے فرمایا اے فاطمہ یہ آواز گریہ کیسی ہے جو آتی ہے سیدہ نے عرض کیا یہ مسلمانونکی رونیکی آواز ہے چونکہ حضور کو مسجد میں نہیں دیکہا اسواسطے روتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سیدنا علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اون پر تکیہ کرکے باہر تشریف
لائے مسجد مین اور نماز پڑہی اور فرمایا اے گروہ اسلام تم اللہ کی پناہ اور حفظ مین ہو اور اللہ
تعالٰے میرا خلیفہ ہے تمہارے اوپر تقویٰ کرنا اور خدا سے ڈرتے رہنا مین دنیا سے مفارقت
کرتا ہون اور اوسکو چھوڑتا ہون اور مروی ہے حضرت صدیقہؓ سے فرمایا اونہون نے کہ گران ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بسبب شدت مرض کے مسجد مین نجاسکے وقت تہا
نماز عشا کا اور صحابہ منتظر تہے حضور کے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا لوگ نماز
پڑہ چکے ہین مینے عرض کیا نہین حضور کا انتظار کر رہے ہین فرمایا پانی میرے واسطے مخضب مین
رکہو تعمیل حکم کی گئی حضور نے وہ پانی اپنے اوپر ڈالا اور جسم مبارک کو دہویا اور قصد کیا اوٹہنے کا
بیہوش ہو گئے بعد ایک زمانہ کے ہوش آیا اور پوچھا کہ لوگون نے نماز پڑہ لی مینے عرض کیا حضور
کے منتظر ہین پہر حضور نے اوسی طرح پانی جسم مبارک پر ڈالا اور قصد اوٹہنے کا کیا اور بیہوش ہو گئے
تین مرتبہ اسی طرح اوٹہے اور غسل فرمایا بیہوش ہوئے تیسری مرتبہ جب ہوش آیا حضرت صدیق
کے پاس آدمی بہیجا کہ نماز پڑہا دین جب پیغامبر آنحضرت نے پیغام حضور کا صدیق اکبر کو پہنچایا
حضرت صدیقؓ نہایت رقیق القلب تہے آپنے حضرت فاروق سے کہا کہ تم نماز پڑہا دو حضرت
فاروق نے کہا تم اس کام کے واسطے مجہسے احق ہو صدیق اکبر نے لوگونکے ساتہہ نماز پڑہی مروی ہے
کہ صدیق اکبر نماز پڑہا رہے تہے کہ حضور کو کچھہ مرض مین تخفیف ہوئی سید عالم دو شخصونکے درمیان مین
کہ انمین سے ایک حضرت عباسؓ تہے باہر تشریف لائے اور صدیق اکبر کے پہلو مین بیٹہے صدیق اکبر نے
جب سرور عالم کو دیکہا ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹین حضور نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور حضور نے بیٹہے
بیٹہے نماز پڑہی صدیق حضور کے مقتدی تہے اور سب لوگ صدیق اکبر کے مقتدی تہے یعنی صدیق
اکبر تکبیر کے ذریعہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال پر واقف ہوتے تہے اور اوس کی

موافق ارکان نماز ادا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ صدیق اکبر امام تھے چنانچہ حضرت ابن عباس سے
مروی ہے کہ کہا اونہون نے کہ جناب سید عالم نے اپنی امت مین سے کسی کے پیچھے نماز نہین پڑھی
مگر ابوبکر کے پیچھے ایک بار اور عبدالرحمن ابن عوف کے پیچھے ایک بار سفر مین ایک رکعت فرمایا
محدثین نے کہ حضرت سید عالم کا صدیق اکبر کو اس مبالغہ کے ساتھ امام کرنا دلیل واضح ہے
خلافت صدیق اکبر پر چنانچہ مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضی نے فرمایا حضرت صدیق سے
کہ مقدم کیا تم کو رسول اللہ نے پس کون ہے کہ تم کو پیچھے کرے اور مروی ہے امام حسن بصری
رضی اللہ عنہ سے کہا اونہون نے کہ فرمایا سیدنا علی مرتضی نے کہ آگے کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ نماز پڑہاوے اور مین حاضر تھا غائب نہ تھا اور صحیح تھا کوئی مرض نہ تھا
اور اگر چاہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مجکو مقدم کرتے یعنی کوئی شے مانع آپ کو نہ تھی پس
راضی ہوا اپنی دنیا کیواسطے یعنی امارت اور خلافت کیواسطے کہ انتظام دنیا اوس سے متعلق ہے
ساتھ ایسے شخص کے کہ راضی ہوا اللہ اور اوسکا رسول ہمارے دین کیواسطے یعنی امامت
نماز کے لیے کہ مجبر دین ہے صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ صحت کو پونہچا ہے کہ دوشنبہ
کے دن کہ حضور کی عمر شریف کا آخر روز تھا صدیق اکبر مسلمانون کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے
کہ جناب سید عالم دو شخصون پر تکیہ کیے ہوئے حجرۂ مبارک کے دروازہ تک تشریف لائے اور پردہ
حجرہ کا اوٹھایا اور یارونکو دیکھا اور اونکی نماز کی صفون کو ملاحظہ فرمایا خوش ہوئے اور تبسم کیا
صدیق اکبر نے چاہا کہ صف میں پیچھے ہٹ جاوین اس خیال سے کہ حضور تشریف لاتے ہین تاکہ نماز پڑہاوین
حضور نے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ نماز کو پورا کرو اور پردہ حجرہ شریف کا ڈال دیا اور اوسی دن
وفات فرمائی اور وفات شریف سے پانچ روز پیشتر فرمایا حضور نے آگاہ ہو کہ تم سے پہلے ایک
جماعت تھی کہ اپنے انبیا اور صلحا کی قبرون کو مسجد بناتے تھے یعنی اونکو سجدہ کرتے تھے تم کو لازم ہے

کہ ایسا نکرنا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی خدا نے یہود اور نصارا کو کہ بنایا
اونہون نے اپنے انبیا کی قبرونکو مساجد اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا نبی کریم نے اے
اللہ میری قبر کو بعد میرے بت نکرنا سخت ہوجیو غضب خدا کا اوس قوم پر کہ بنایا اپنے انبیا کی
قبرونکو اونہون نے مساجد مین تمکو اوسکی ممانعت کرتا ہون ان احادیث سے صاف ظاہر ہے
کہ قبور کو سجدہ کرنا خواہ سجدہ تعبدی ہو خواہ سجدہ تعظیمی ہو دونون ممنوع اور سبب ملعونیت ہین
اور روایت ہے سہیل بن سعد سے کہا اونہون نے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس سات دینار اور رکھوا دیے تہے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جب مریض ہوے
حضرت فرمایا ام المومنین سے کہ بہیجدو اونکو کہ خرچ کرین اور بیہوش ہوگئے اور بی بی عائشہ
چونکہ حضور کی خدمت گذاری مین متوجہ تہین اس وجہ سے اونسے تعمیل اس حکم کی نہوئی
یہانتک کہ تین بار حضرت سرور عالم نے اونسے حکم دیا اور ہر بار بعد حکم کے بیہوش ہوگئے اور
حضرت صدیقہ کو خدمت گذاری سے تعمیل حکم کی نوبت نہ آئی بعدہ بہیجدیا اونکو سیدنا علی
مرتضی کے پاس اور خیرات کردیا اونکو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے درحالیکہ حضرت صدیقہ کے سینہ مبارک پر تکیہ کیے ہوئے تہے کہا اے عائشہ کیا ہوا
سونا عرض کیا اونہون نے میرے پاس ہے فرمایا خیرات کردو اوسکو اور بیہوش ہوگئے جب
ہوش آیا پوچہا خیرات کیا اوسکو عرض کیا اونہون نے نہین کیا پس منگایا اوسکو اور اون
دینارون کو دست مبارک مین رکہا اور فرمایا کیا ہے گمان محمد کا اپنے پروردگار کے ساتہہ
اگر اوس سے ملاقات کرے اور یہ دینار اوسکے پاس ہون اور مروی ہے کہ جب شام ہوئی
روز دوشنبہ کی حضرت ام المومنین نے ایک بی بی انصاریہ کے پاس کہ اونکی دوست
تہین چراغ بہیجا کہ تمہارے گہر مین تیل ہو تو تہوڑا اسمین دیدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بحالت نزاع ہے خیال کرنا چاہیے کہ اوسی وقت سات دینار خیرات کیے اور گھر میں تیل تک جلانیکو نہ تھا یہ تعلیم تھی نبی کریم کی امت کو کہ دنیا میں اس طرح بسر کرنا چاہیے اور مروی ہے کہ ایام مرض میں ایک دن حضور کو کچھ خفت حاصل ہوئی آپ باہر تشریف لائے اور لوگونکے ساتھ نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور فرمایا انصار میرے جامہ دان ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ میرے کرش اور جامہ دان ہیں یعنی میرے خاص لوگ ہیں اور میرے محل راز ہیں اور فرمایا میں اونکی طرف ہجرت کی اونھوں نے مجھ کو جگہہ دی اور میرے ساتھہ نصرت اور محبت اور اخلاص اور دوستی اور مواسات کی قسم ہے اوس خدا کی کہ نفس میرا اوسکے دست قدرت میں ہے میں دوست رکھتا ہوں اونکو اور مروی ہے کہ جب انصار نے دیکھا کہ حضور کا مرض روز بروز زیادہ ہوتا ہے اونکو اپنے گھر میں صبر اور آرام نہ تھا سراسیمہ مسجد شریف کے گرد پھرتے تھے اور کہتے تھے ہم ڈرتے ہیں کہ سرور عالم دنیا سے نقل کریں اور بعد حضور کے ہمارا کیا حال ہو بعض مردان اہلبیت نے حال اونکا خدمت بابرکت میں عرض کیا سید عالم اوٹھے اور ایک ہاتھہ سیدنا علی مرتضی کے کندھے پر اور ایک ہاتھہ فضل بن عباس کے کندھے پر رکھا پائے مبارک زمین پر گھسیٹتے تھے اور حضرت عباس آگے آگے حضور کے چلتے تھے یہانتک کہ مسجد شریف میں پہنچے اور منبر شریف کے اول زینہ پر جلوس فرمایا اور عصابہ سر مبارک پر باندہا لوگ سب جمع ہوئے خدمت شریف میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد حمد و ثنائے آلہی جلشانہ کے فرمایا اے گروہ مردم مینے سنا کہ تم میری موت سے ڈرتے ہو گویا منکر موت ہو اور کسی حبیب پیغمبر کی موت کا انکار کرتے ہو کیا تمکو خبر نہیں دی اپنے میری موت سے اور تمہاری موت سے فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور ارشاد کیا کوئی پیغمبر اپنی قوم میں ہمیشہ نہیں رہا ہے تو میں تم میں ہمیشہ رہوں جانو تم اور آگاہ ہو کہ ہمکو اور تمکو سبکو خدا کی طرف جانا ہے وصیت کرتا ہوں میں تمکو کہ مہاجرین اولین کے ساتھہ نیکی کرنا اور وصیت کرتا ہوں میں مہاجرین کو کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھہ نیکی کریں اور سورۂ والعصر پوری پڑہی

اور فرمایا جاری ہونا امور کا خدا کے حکم سے ہے تم کو چاہیے کہ کسی امر کے ظہور میں جلدی نکرو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی جلدی کیواسطے تعجیل نہیں کرتا ہے اور جو شخص اسکا درپے ہو کہ خدا کے حکم پر غالب ہو جاؤں وہ مغلوب ہوتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا کے ساتھہ خدعہ کرے وہ خراب ہوتا ہے اور یہ آیہ کریمہ پڑہی فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ اور وصیت کرتا ہوں میں تمکو انصار کی نسبت میں اور فرمایا اے انصار بعد میرے ایک جماعت کو تم پر اختیار کرینگے اور تم پر ترجیح دینگے انصار نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونکے ساتھہ کیا کرین فرمایا صبر کرنا یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچو ان نصائح مین حضور نے اشارہ کیا ہے اون مفاسد کے طرف جو بعد حضور کے اعراب بنی امیہ اور مروانیہ اور عباسیہ وغیرہ سے وقوع مین آنیوالے تھے اور بعد ختم خلافت راشدہ کے واقع ہوئے بعد اوسکے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ قریش کے حق مین بھی لوگونکو وصیت کیجیے فرمایا وصیت کرتا ہون ساتھہ اس امر کے یعنی خلافت قریش ہی کا حق ہے اور ارشاد کیا الائمة من القریش امامت قریش کو ہے اور دوسرے لوگ اونکے سپرد ہین نیک لوگ قریش کے نیکونکے تابع ہین اور بدکار لوگ قریش کے بدکارونکے تابع ہین اے قریش قبول کرو میری وصیت کو لوگونکے حق مین ساتھہ نیکی کے اور اونکے ساتھہ نیکی کرنا اے گروہ مردم بہ تحقیق گناہوں کے سبب سے نعمتین متغیر ہوتی ہین اور قسمتین بدل جاتی ہین جب لوگ نیک ہوتے ہین حاکم اور والی اونکے اونسے نیکی کرتے ہین اور جب لوگ بدکار ہو جاتے ہین حاکم اونسے بدی کرتے ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ اور فضل ابن سے مروی ہے کہ کہا اونہون نے کہ ایام مرض مین ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھہ پکڑ کر باہر تشریف لائے اور منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور عصابہ سر مبارک پر باندہے تھے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا کہ لوگون کو ندا کر دو تاکہ سب جمع ہون

مین چاہتا ہون کہ وصیت کرون اور کہدو لوگونسے کریہ آخر وصیت ہے رسول خدا کی تم کو حضرت بلال
نے تعمیل حکم کی اور مدینہ منورہ کے راستون مین منادی کردی یعنی پکار کر کہدیا کہ نبی آخر الزمان
کی وصیت آخر ہے سب لوگ چلو اور سنلو سب چھوٹے بڑے یہ ندا سنکر بسبب اضطراب کے
گہرون دوکانین کھلی ہوئی چھوڑ کر مسجد شریف مین جمع ہوئے یہانتک کہ باکرہ لڑکیان گہرونسے
نکل آئین اور اسقدر لوگ جمع ہوے کہ مسجد مین انکی گنجایش نہ تھی فرمایا وسعت دیدو
انکو جو تمہارے پیچھے ہین بعد اوسکے خطبہ نہایت بلیغ اور طولانی پڑہا اور احکام شریعت اور نصائح اور
آداب جو کچھہ مناسب وقت تھا تعلیم کیا اور فرمایا ای لوگون اب وقت تمسے جدا ہونیکا قریب آگیا
جس شخص کا مجھپر کوئی حق ہو آج اوسکو مجھسے پورا کرلے اگر مینے کسیکو مارا ہو یا برا کہا ہو یا اوسکے حق مین
کچھہ قصور کیا ہو مجھسے قصاص لے لے اور اسکا خیال نکرے کہ اگر وہ مجھسے قصاص لیگا تو مین اوس سے
عداوت کرونگا آگاہ ہو کہ میری طبیعت ایسی نہین ہے اور مین اس سے دور ہون مجھکو تم مین سے
زیادہ تر دوست وہ ہے کہ اگر اوسکا کچھہ حق مجھپر ہو یا اوسکو ادا کرلے یا معاف کردے تاکہ اپنے اللہ کے ساتھہ پاک
اور صاف ہو کر ملون اور مین یہ گمان کرتا ہون کہ ایک مرتبہ کا کہنا میرا کافی نہین ہے یعنی اسکو مکرر کہونگا
تاکہ جسکا حق مجھپر ہو اوسکو پورا کرلے حضرت فضل کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماکر
منبر پر سے اوترے اور نماز ظہر حضور نے پڑہی اور پہر منبر پر تشریف لیگئے اور اوسی کلام کو اعادہ کیا
ایک شخص اوٹھہ کہڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے تین درم آپ پر ہین فرمایا مین کسی شخص کی تکذیب
نہین کرتا ہون اور قسم نہین دیتا ہون لیکن یہ کہو یہ تین درم مجھپر کیونکر ہین اوس نے کہا یا رسول اللہ
ایک دن ایک مسکین آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپنے مجھسے فرمایا تھا کہ تین درم اسکو دیدے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فضل تین درم اسکو دیدو اور فرمایا اے لوگون جس
شخص پر کسی کا حق ہو آجکے دن چاہیے اوسکو ادا کردے اور یہ نہ دل مین کہے کہ مین فضیحت سے

ڈرتا ہون آگاہ ہو کہ فضیحت دنیا کی آخرت کی فضیحت سے آسان ہے ایک شخص اوٹھا
اور کہا یا رسول اللہ تین درم مین نے مال غنیمت سے خیانت کیے ہین اوسکا گناہ میری
گردن پر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون خیانت کی تہی اونہون نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھکو اوسکی حاجت تہی ارشاد کیا اے فضل تین درم اس سے لے لے پہر
ارشاد کیا اے لوگون اگر کسی شخص مین ایسی کوئی صفت ہے کہ اوسکی وجہ سے فعل بد
اوس سے وقوع مین آتا ہے چاہیے کہ اوٹھہ کہڑا ہو تا کہ مین دعا کرون ایک شخص اوٹھہ کہڑا
ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین بڑا جہوٹ بولنے والا اور فحش بکنے والا اور بہت سونیوالا
ہون حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ اسکو صدق عنایت کر
اور جب یہ جاگنا چاہے نیند کو اوس سے دفع کر پہر دوسرا شخص اوٹھا اور کہا یا رسول اللہ
مین جہوٹا اور منافق ہون کوئی بدی ایسی نہین ہے جو مجہہ سے نہوئی ہو حضرت سیدنا
فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اے شخص تو نے اپنے کو فضیحت کیا سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی فضیحت آخرت کی فضیحت سے آسان ہے اور دعا کی اوسکے
حق مین اے اللہ اسکو صدق اور راستی اور ایمان عنایت اور اسکے دل کو بدی سے دور رکہہ
اور نیکی کیطرف مائل کر بعد اوسکے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کوئی بات کہی نبی کریم ہنس
دیے اور فرمایا عمر میرے ساتہہ ہے اور مین عمر کے ساتہہ ہون اور حق عمر کے ساتہہ ہے
جہان ہو اور ایسی ہی وعظ اور نصیحت فرما کر دولت سرا مین تشریف لیگئے اور ایسی نصائح
حضور نے کل مجلس کو فرمائی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اور حضرت صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود مین میرے سینہ پر تکیہ
لگائے تہے کہ ناگاہ عبد الرحمن ابی بکر آئے اور اونکے ہاتہہ مین ایک تر مسواک تہی حضرت سرور عالم نے

اوس مسواک کی طرف خوب غور سے دیکہا مین سمجہہ گئے کہ حضور مسواک کرنا چاہتے ہین آپکو
مسواک کی حاجت ہے مینے عرض کیا کہ یہ مسواک آپ کے واسطے لون حضرت سرورعالم نے
سر مبارک سے اشارہ کیا کہ ہان لے لو پس مینے اوسکو لے لیا اور چبایا اور نرم کیا بعد اوسکے
سید عالم کو دیا آپ نے مسواک خوب کی جسطرح مسواک کرتے تھے اوس سے اچھی طرح سے پہر مجہکو
دیدی اور دست مبارک گر پڑا یا مسواک ہاتہہ سے چہوٹ پڑی پس جمع کیا اللہ تعالیٰ نے
میرے لعاب کو آنحضرت کے لعاب مبارک کے ساتہہ دنیا کے آخر اور آخرت کے اول روز مین
اور صاحب مواہب نے اوس حدیث سے جسکو عقیلی نے تخریج کیا ہے نقل کیا ہے کہ حضرت سید عالم
نے حضرت عایشہ صدیقہ سے فرمایا کہ میرے واسطے ایک تر مسواک لاکر چباؤ اور بعدہ مجہکو دو
تم مین چباؤن تاکہ ملجاوے لعاب تمہارا میرے لعاب سے اور آسان ہو مجہہ پر موت اور حضرت
عایشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق آسان کی گئی مجہہ پر
موت اسواسطے کہ دیکہا مینے بیاض کفدست عایشہ کو جنت مین اور دوسری حدیث مین
ابن سعد وغیرہ سے مرسلاً وارد ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دیکہا مینے
اوسکو بہشت مین یہان تک کہ آسان ہوگئی مجہہ کو موت اوسکے سبب سے گویا دیکہتا ہون
عایشہ کی دونون کفدست کو ان روایات سے ظاہر ہے کہ حضرت سید عالم کو بی بی عایشہ صدیقہ کے
ساتہہ کس درجہ محبت تہی بغیر اونکے حضرت سرورعالم کو تسکین نہو سکتی تہی لہذا خدا تعالیٰ جل شانہ
نے اپنے حبیب کی تسکین خاطر کے واسطے اپنی قدرت سے متمثل کیا حضرت صدیقہ کو حضرت کیواسطے
جنت مین اور یہ سنت الٰہی قدیم سے جاری ہے کہ خاصان خدا کو جس شے سے محبت دنیا مین ہوتی
ہے اللہ تعالیٰ وقت وفات کے وہ شے اونکو جنت مین دکہا دیتا ہے کہ اس عالم کا چہوڑنا اونکو
اچہا معلوم ہو اور چونکہ اعلیٰ درجہ کی محبت اونکو اللہ تعالیٰ کے ساتہہ ہوتی ہے لہذا اپنی لقاء کی

بہی مشرف کرتا ہے چنانچہ صاحب مواہب نے اسی بارہ مین امام حسن بصری سے نقل کیا ہے
کہ اونہون نے فرمایا ہے چونکہ موت بحکم طبیعت مکروہ ہوتی ہے آسان کردیا ہے اللہ تعالی نے
اوسکو انبیا اور اپنے دوستون پر ساتہہ اپنی لقا کے اور ساتہہ ہر ایک چیز کے جسکو دوست
رکہتے ہین اور اونمین سے کوئی شخص مرتا ہی نہین ہے جب تک کہ موت کا مشتاق اور محب
نہین ہوتا ہے بسبب حاصل ہوجانے اپنی پسندیدہ اور مرغوب شی کے تم کلامہ یہی سبب تہا
کہ قریب زمانہ وصال کے اللہ تعالی نے اول متمثل کیا حضرت صدیقہ کو جنت مین اپنے حبیب کے
تسکین کیواسطے اور ظاہر کیا اوسکو نبی کریم نے حضرت صدیقہ کے اظہار فضل کے لیے اور پہر
تجلیات خاص اپنی سید عالم پر فرمائین کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد اصلی تہا
اور دستور ہے کہ محب کو لقائے محبوب سے سیری نہین ہوتی ہے بلکہ جسقدر قریب ہوتا جاتا ہے
آتش شوق اوکی بہڑکتی جاتی ہے اسیوجہ سے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وقت سکرات کے
دعا کرتے تہے ملادی مجہکو رفیق اعلی سے یعنی اپنی سے اور یہی آخر کلام تہا حضور کا دنیا مین اور
مروی ہے کہ اللہ تعالی نے ایام مرض مین وصال شریف سے تین روز پیشتر حضور کے اظہار
عظمت اور فضل کیواسطے جبرئیل علیہ السلام کو برابر ہر روز مزاج پرسی کو بہیجا چنانچہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس مرض وفات مین اور کہا اللہ تعالی سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ کیا حال ہے آپکا
اور مزاج کی کیا کیفیت ہے حضور نے فرمایا اے امین اللہ اپنے کو دردناک پاتا ہون اور بعض
روایت مین ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیلؑ اپنے تئین
مغموم اور اندوہگین پاتا ہون اوسکے دوسرے روز پہر جبرئیلؑ آئے اور اوسی طرح مزاج
پرسی کی اور حضور نے بہی ویسا ہی جواب دیا تیسرے روز پہر جبرئیل علیہ السلام آئے

اونکے ساتھہ ملک الموت تھے اور ایک اور فرشتہ اسمٰعیل نام کہ ستر ہزار فرشتون پر اور ایک ایک ان میں سے
ہے کہ لاکھہ فرشتون پر حاکم ہے اور ہر ایک اون فرشتون سے ستر ہزار یا لاکھہ فرشتون پر حاکم ہے
اور کہا جبرئیل علیہ السلام نے یا رسول اللہ اللہ تعالے آپ کو سلام فرماتا ہے اور پوچھتا ہے مزاج کیسا ہے
فرمایا حضور نے دردناک پاتا ہوں اور پوچھا سید عالم نے کہ تمہارے ساتھہ یہ کون ہے جبرئیل نے
کہا ملک الموت ہے یا رسول اللہ اور یہ آخر عہد میرا ہے دنیا مین اور آخر عہد تمہارا ہے دنیا مین
اور بعد آپ کے اولاد آدم مین سے کسی پر نہ آونگا اور بعد آپ کے زمین پر نہ اوترونگا یعنی وحی لیکر

مرا امیان تو باید کمر چہ سود کند	مرا البان تو باید شکر چہ سود کند
چو ہمدم تو باشی سفر چہ سود کند	چو یوسفم تو نباشی مرا مصر چہ کار

بعد اوسکے راوی کہتا ہے کہ سرور عالم پر سکرات اور شدت اور سختی اوسکی ظاہر ہوئی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا حضور اوسمین ہاتھہ ڈالتے تھے
اور چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ ای میرے
اللہ میری اعانت کر سکرات موت پر اور ایک روایت مین ہے کہ فرماتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ یعنی کوئی معبود نہین ہے مگر اللہ اور بتحقیق موت کیواسطے سکرات
ہے اور وقت سکرات کی یہ کیفیت حضور کی تھی کہ رنگ حضور کا کبھی سرخ ہوجاتا تھا اور
کبھی زرد ہوجاتا تھا اور کبھی دہنا ہاتھہ اور کبھی بایان ہاتھہ کھینچتے تھے اور چہرہ انوار پر پسینا
آگیا تھا اور جب اس عالم سے تشریف لیگئے یہ کلمات فرمائے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَاَلْحِقْنِیْ
بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ یہ آخر کلام ہے جو سنا مینے حضرت سید عالم
سے اس روایت سے شدت سکرات موت جو سرور عالم پر ظاہر ہوئی حضرت شیخ نے
مدارج مین اوسکی نسبت مین چند وجوہ علماے عارفین سے نقل کیے ہین خلاصہ اونکا

یہ ہے کہ جناب سید عالم پر کرب و الم جس کو سکرات موت تعبیر کیا ہے ظاہر ہونے مین وجہ
اول یہ لکہی ہے کہ مزاج شریف حضور کا کمال اعتدال پر تہا اور قوت ادراک حضور کی
نہایت درجہ پر قوی تہی اسوجہ سے ادراک اور احساس الم کا بہی حضور کو زائد تہا جیسے
ترازو جس کے دونون پلہ برابر ہوتے ہین اور عدہ ہوتا ہے اگر اوسکے ایک پلہ مین کوئی
خفیف شے بہت چہوٹی بہی رکہدو تو اوسکی طرف ترازو جہک جاتا ہے دوسری وجہ
یہ ہے کہ روح پر فتوح کو جسم شریف کے ساتہہ تعلق قوی تہا اور آنحضرت کی نفس کریم کے ساتہہ
تعشق تہا اور مزاج شریف سرور عالم کا مادہ اصلیہ صورت حیات اور قوام اوسکی حقیقت کا
تہا جب قطع ہوا وہ تعلق جسم مقدس اور نفس مکرم سے سخت معلوم ہوا الم
اوس سے جدا ہونیکا بسبب کمال تعلق او رتعشق کے جو مزاج پاک کو جسم شریف اور نفس
کریم کے ساتہہ تہا تیسرے ۳ یہ کہ ایسی کیفیت اور ایسے حال کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جاری ہونا سبب ہوا امت کی تسلی کا جب ایسی شدائد مین مبتلا ہون اسواسطے کہ جب
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو خدا کے حبیب تہے اور اللہ کے نزدیک تمام خلق سے معظم اور مکرم
تہے اونکے واسطے یہ صورت ہوئی تو ہم کو بہی اوسکی برداشت کرنا آسان ہوگیا چوتہی ۴ یہ کہ حقیقت
شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع ہے تمام امت کے حقائق کی بلکہ تمام کائنات کی اور
منشا ہے وجودات اصلیہ اور فرعیہ کا اور ساری ہے تمام جواہر اور اعراض اور ارواح
اور اجسام کے حقائق مین پس گویا جدا ہونا روح شریف کا جسم لطیف سے جدا ہونا ہے ہر روح کا
ہر جسم سے اور ہر حیات کا ہر زندہ سے پس جو کچہہ کہ حاصل ہوا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
شدت اور کرب سے بہت تہوڑا ہے بسیار سے اور ایک قطرہ ہے بحار سے پانچوین ۵ یہ کہ
نبی کریم امت کے کل بار کے اوٹہانیوالے ہین یعنی یہ کرب جو ظاہر ہوا اجمال گرفتاری امت کے

تھا لہذا جب جبرئیل نے خوشخبری مغفرت امت کی پہونچائی بستر استراحت پر حضور نے
آرام فرمایا اور عالم بقا کیطرف متوجہ ہوئے چھٹی یہ کہ قاعدہ مستمرہ ہے کہ جب کسی شخص کو
قواعد مملکت سپرد کیے جاتے ہین اور خلیفہ اور متولی کیا جاتا ہے امور سلطنت مین اور طلب
کیا جاتا ہے درگاہ بادشاہی مین اور بدل دیا جاتا ہے دوسری مملکت مین تو لابد اوس کو
رجوع کرنے مین اندیشہ ہوتا ہے چونکہ سرور عالم کو تمام اکناف اور آفاق کے جملہ کاروبار
علی الاطلاق سپرد کیے گئے ہین اگرچہ بخشش دیا آپ کو حساب اور کتاب ہر حال اور ہر باب
مین نسبت اوس ملکیت عظیم کے جو آنحضرت کو سپرد تھی لیکن باوجود اسکی یعنی بخشش
دیے جانے کی ہیبت اور دہشت سلطانی باقی ہے کہ کیا سر انجام پاوے گا اور یہ دہشت
اور ہیبت بسبب خدا کے پہچاننے کی ہے جو زیادہ پہچانتا ہے وہ زیادہ ڈرتا ہے ساتوین
وجہ کہ خلاصہ اور اصل سب وجوہ کی یہی ہے کہ اللہ تعالٰے جل جلالہ نے اوس وقت خاص مین
تجلیات صمدیت یعنی بے نیازی اور تنزلات احدیت اور وہ اسرار جو قرار گزین تھے صفات
کی پاکی کے پردون مین اور وہ مشاہدات جو پردہ کے تھے اسماء صفات مین اپنے حبیب کو
ہدیہ مین پیش کیے تھے اور کوئی شک نہین ہے اون حالات گران اور بڑے ہونے مین مفاجات
مذکورہ کے پیش آنے مین ظاہر ہوتے ہین چنانچہ وقت نزول قرآن شریف کی حالت وحی
مین بھی ایسی ہی حالات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش آتے تھے حضرت صدیقہ فرماتی
ہین کہ شدت سرما مین وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی اور آپ کی پیشانی
انوار سے پسینا ٹپکنے لگتا تھا اور اللہ تعالٰے آپکی خطاب مین فرماتا ہے اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ
قَوْلًا ثَقِیْلًا یعنی قریب ہے کہ القا کرینگے ہم تم پر کلام بھاری پس موت سرور عالم کی کہ
حقیقت مین حیات تھی بسبب افاضات الٰہیہ کے اوسکو سکرات مشاہدات کی تھی

تو ظاہر ہوتے تہی بسبب جسمانیہ طاقتونکی تنگی کے محض عالم عیان سی صورت سکرات مجاہدات
مین اور حاصل اسوجہہ کا وہی ہے کہ اوسحالت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم محل تہا
اور اتمام تہی اون تجلیات اور مفاتحات کی یعنی صورت سکرات بسبب اون تجلیات
خاص کے ظاہر ہوئی تہی آٹھوین یہ کہ تہی اوسوقت مین لقائے خاص حق جل وعلا کی
اوس ڈر اور ہیبت اور اجلال کی ساتھہ مناسب وقت اور حال کے بیچ معرفت عبودیت
اور قرب حضرت ذوالجلال کے کہ ہرگز قبل اوسکے اس خصوصیت سی نہ تہی اور ایک ایسی
حالت تہی کہ اوسیوقت اور حال کو مخصوص تہی نوین یہ کہ جناب رسالت کو شوق لقاے
روحی طاری تہا گویا چاہتی تہی کہ نفس شریف کو عالم ناسوت سی باہر لاوین اور سرعت کی ساتہہ
غیب لاہوت مین درلاوین لہذا ناشی ہوتی تہی قہر عالم طبیعت اور ضغطہ بستی مزاج البشریت
سے ایسی حالت کہ قوی ہوتا تہا ساتہہ اوسکے انفعال اور ظاہر ہوتی تہی حکومت اوسحل
کی اور کیفیت سکرات کی حقیقت سی اللہ تعالیٰ واقف ہی اسواسطے کہ حضور کے حالات کی
حقیقت کا ادراک کسی کو مخلوقات سی ممکن نہین ہے جو کچھہ علمانے لکہا ہے اوسمین جو
مناسب وقت معلوم ہوا لکہا گیا اب حالات وفات شریف مذکور ہوتے ہین کہ وہ
ہمارے واسطے ہادی اور رہبر ہین مروی ہے کہ اول کلمہ جو ایام رضاعت مین حضور نے فرمایا
اللہ اکبر تہا اور آخر کلمہ جو زبان مبارک سی وقت وفات شریف کے نکلا الرفیق الاعلی تہا
اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرمایا اونہون نے کہ اکثر جسکی وصیت
سید عالم نے مرض وفات مین کی وہ نماز تہی اور احسان کرنا ملوکون کے ساتہہ یہانتک
کہ تلجلج کرتا تہا سینہ مبارک یعنی دم چڑہتا تہا اور زبان کام ندیتی تہی حاصل یہ ہے کہ
آخر وقت تک حضور نے نماز کی اور مملوکونکی ساتہہ احسان کرنیکی تاکید فرمائی اور ایسا ہی

ف حاضر ہونا حضرت عزرائیل علیہ السلام کا واسطے حصول اجازت قبض روح مبارک کے

مروی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور منقول ہے کہ اذن مانگا سرور عالم سے ملک الموت نے
بعدہٗ آئے اور حضور کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یا احمد اللہ تعالیٰ نے
مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ کی فرمان برداری کرون جو کچھ حضور ارشاد
کرین اگر حکم دیجے قبض کرون روح مقدس کو اور اگر ارشاد ہو کہ قبض نکر اسمین بھی تعمیل حکم
کرون مخیر کیا ہے اللہ تعالے نے آپ کو یعنی آپ کو اختیار دیا دونون امرین سے جسکو چاہئے
اختیار کیجیے پھر جبرئیل نے کہا یا محمد اللہ تعالے آپ کا مشتاق ہے اور آپ کو بلاتا ہے پس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت وہ کام کر جسکا حکم دیا گیا ہے جبرئیل
نے یہ سنکر کہا یہ آخر مرتبہ آنا ہے میرا زمین پر آپ میری حاجت تھے دنیا سے اور آپ کے واسطے
مین آیا تھا دنیا مین

شعر

رفت بہر بوئی سر زلف تو حتی بچمن	ورنہ کو بوئی نسیم سحری بود غرض

پس حضرت عایشہ صدیقہ نے سر مبارک تکیہ پر رکھدیا اور اوٹھ کھڑی ہوئین اسحالت
مین کہ منہ پیٹتی تھین یعنی بسبب شدت غم و اندوہ کے کہ فراق حبیب خدا سے
طاری تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور کی وفات شریف
کے دن اللہ تعالے نے ملک الموت کو حکم دیا کہ زمین مین ہمارے حبیب کے پاس جاؤ
اور پرہیز کرنا اس سے کہ بے اذن کے اونکے پاس پہنچنا اور بے اجازت کے قبض روح نکرنا
پس عزرائیل دولت سرائے رسالت کے باہر اعرابی کی صورت پر کھڑے ہوئے اور کہا
السلام علیکم اہل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ و مختلف الملائکہ اجازت دیتے ہو مجھ کو
کہ اندر آؤن رحمت ہو خدا کی تم پر جناب سیدہ بنت رسول اللہ حضور کے سرہانے بیٹھی ہوئی
تھین اونہون نے جواب دیا کہ رسول اللہ اپنے حال مین مشغول ہین یہ وقت ملاقات کا نہین ہے

پہر اونہون نے اذن مانگا وہی جواب پایا تیسری بار پہر اذن مانگا اور بآواز بلند کہا یہانتک کہ جسقدر لوگ گہر مین تہے اوس آواز بلند کی ہیبت سے کانپ گئے حضور ہوش مین آئے اور آنکہین کہولدین اور پوچہا کیا حال ہے جناب سیدہ نے کیفیت بیان کی فرمایا اے فاطمہ جانتی ہو یہ کون ہے یہ ہی توڑنیوالا لذتونکا قطع کرنیوالا آرزوونکا اور خواہشونکا اور متفرق کرنیوالا اجماعتونکا بیوہ کرنیوالا عورتونکا اور یتیم کرنیوالا لڑکون اور لڑکیونکا حضرت فاطمہ نے جب یہ سنا رونے لگین حضور نے فرمایا اے بیٹیا رو نہین حاملان عرش تیرے رونے سے روتے ہین اور اپنے دست مبارک سے بی بی فاطمہ کے چہرہ مبارک سے آنسو پونچہے اور دل جوئی کی باتین کین اور بشارتین دین اور بعض روایات حدیث مین ہے کہ حضور نے حضرت سیدہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ تو میرے اہلبیت مین سب سے پہلے مجہہ سے ملیگی اور تو سردار ہے جنت کی عورتون کی اور فرمایا اے پروردگار میرے صبر دے فاطمہ کو میری مفارقت مین جناب سیدہ نے کہا واکرباہ فرمایا حضور نے تیرے باپ پر بعد آج کے کچہہ کرب اور اندوہ نہوگا یعنی کرب بسبب تعلق جسمانی کی حالت مرض مین لازمہ بشریت ہے وہ قطع ہوا جاتا ہے اور جناب سیدہ سے فرمایا کہ اپنے لڑکونکو میرے پاس لے آؤ جناب سیدہ حسنین علیہما السلام کو حضرت کے سامنے لائین شاہزادگان والاتبار نے جب نانا ابرار کو اوس حال مین دیکہا رونے لگے اور اسقدر روئے کہ اونکے رونے سے جسقدر لوگ گہر مین تہے سب رونے لگے حضرت سرور عالم نے اونکو پیار کیا اور بوسے لیے اور اونکے ساتہہ محبت کرنیکا اور اونکی تعظیم اور احترام کا صحابہ اور تمام امت کو حکم دیا اور ایک روایت مین ہے کہ جو لوگ حجرہ شریفہ کے دروازہ پر تہے وہ بہی رونے لگے جب آواز اونکے رونیکی حضور کے سمع مبارک تک پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی رو دیئے حضرت ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالے

نے آپ کی اگلی پچھلی کل ذنب بخشدیے ہین آپ کیون روتے ہین فرمایا میرا گریہ امت پر رحمت
اور شفقت کیوجہ سے ہی کہ آیا بعد میرے اونکا کیا حال ہوگا اللہ اکبر کیا شان امت پروری ہے
کہ اوسوقت خاص مین کہ تجلیات خاص اللہ جلشانہ کی حضور پر ہو رہی تھی اور وقت تھا
وصال خاص کا اوسوقت بھی کمال رحمت سے ہم گنہگارونکا خیال پیش نظر تھا افسوس ہے
ہمارے حالون پر کہ ایسی نبی کریم اور رسول رحیم کی یاد سے ہم غافل ہین اللھم صل وسلم وبارک
علیہ مروی ہے کہ بعد اوسکے حضرت عایشہ صدیقہ حضور کے آگے گئین اور عرض کیا
یا رسول اللہ آنکھین کھولیے اور میری طرف دیکھیے اور کچھ وصیت فرمایے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین کھولدین اور فرمایا اے عایشہ میرے پاس آؤ اور
ارشاد کیا کل جو مینے وصیت کی ہے وہی وصیت ہے پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
حضور کے آگے حاضر ہوئین اور اوسی طرح عرض کیا حضرت نے اونسے بھی وہی فرمایا
اور تمام ازواج مطہرات سے وصیت فرمائی بعدہٗ فرمایا میرے بھائی علی کو بلاو سیدنا علی مرتضی
حاضر ہوے اور سرہانے حضور کے بیٹھے اور سر مبارک کو اپنے زانو پر رکھ لیا جناب سرور عالم
نے فرمایا اے علی فلان یہودی سے مینے اسقدر روپیہ واسطے تجہیز لشکر اسامہ قرض لیا ہین
ضرور اوسکا قرض ادا کردینا اور فرمایا اے علی تو سب سے پہلے حوض کوثر پر مجھ سے ملیگا اور بعد میرے
مکروہات تجھ کو پہونچین گے دل تنگ نہونا اور صبر کرنا اور جب دیکھنا کہ لوگون نے دنیا کو
اختیار کیا تم آخرت کو اختیار کرنا یہ اشارہ ہے اون مکروہات کیجانب جو عہد خلافت حضرت
خاتم الخلفا سیدنا علی مرتضی مین پیش آئے رضی اللہ عنہ اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے
فرمایا اے علی دوات اور کاغذ لے آؤ تا کہ تمہارے واسطے مین ایک وصیت لکھدون سیدنا
علی مرتضی خود فرماتے ہین کہ مین ڈرا ایسا نہو کہ جب تک مین اسباب کتابت جمع کرون حضرت کا

ف وصیت فرمانا ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو

وہان تدیا وے اور مین دولت وصیت سے محروم رہون مینے کہا یا رسول اللہ جو وصیت
آپ کو کرنا منظور ہو فرماوین مین یاد رکہونگا فرمایا اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی نماز پڑہنا
اور مملوکونکی ساتہہ احسان کرنا اور ایک روایت مین ہے کہ ارشاد کیا اَللہَ اَللہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ
اَلْبِسُوْا ظُهُوْرَهُمْ وَاَشْبِعُوْا بُطُوْنَهُمْ وَاَلِيْنُوْا لَهُمُ الْقَوْلَ یعنی ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے
مملوکون کے بارہ مین پہناؤ اونکو کپڑا اور بہرو اونکی پیٹ اور کلام کرو اونسے ساتہہ نرمی کے
سیدنا علی مرتضی فرماتے ہین کہ حضور مجہہ سے کلام کرتے تہے اور لعاب دہن شریف مجہہ پر آتا تہا پہر
حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا عورتین پردہ مین سے بیطاقتی کرنے لگین اور مجہہ کو
بہی اسکا تحمل نہوا کہ مین حضرت سرور عالم کو اس حال مین دیکہون مینے کہا اے عباس مجہکو
سنبہالو عباس آئے اور مینے اور اونہون نے ملکر جناب سید عالم کو لٹا دیا اور ایک روایت مین ہے
جب ملک الموت آئے اعرابی کی شکل پر اور اذن مانگا فرمایا کہدو آوین پس ملک الموت
حاضر ہوئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی اللہ تعالے آپ کو سلام فرماتا ہے اور مجہہ کو
حکم دیا ہے بلا آپ کے اذن کے قبض روح پر مقتوح نکرون فرمایا اے ملک الموت قبض روح
نکرنا جب تک میرا بہائی جبرئیل عم نہ آوے پہر جبرئیل آے روتے ہوئے حضور نے فرمایا
اے دوست مجہہ کو ایسے حال مین تمنے تنہا چہوڑا جبرئیل نے عرض کیا بشارت ہو آپ کو
مین ایک خبر لایا ہون اللہ تعالے نے مالک دوزخ کو حکم دیا ہے کہ روح مطہر میرے حبیب کی
آسمان پر آتی ہے آتش دوزخ کو بجہا دے اور حور عین کو حکم دیا کہ اپنے کو آراستہ کرو اور ملائکہ سے
کہا اوٹہو اور صفین باندہکر کہڑے ہو کہ روح مطہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آتی ہے اور مجہہ کو ارشاد
ہوا کہ زمین پر جا اور میرے حبیب سے خبر دے کہ حقتعالے فرماتا ہے کہ بہشت حرام ہے کل انبیا
اور اونکی امتون پر جب تک کہ تم اور تمہاری امت وہان نجائے اور قیامت کے دن

اتنی شخص تمہاری امت سے بخشونگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے فرمایا سید عالم نے ای ملک الموت آگے آؤ اور جس امر کے مامور ہو اوسکو پورا کرو گویا کہ نبی کریم امت گنہگار کے وعدہ مغفرت ہی کے منتظر تہے وعدہ مغفرت امت سنتے ہی قصد عالم بقا کا فرمایا شعر

	باخبری از سبقت رحمتی	ازتو عجائب نبود امتی	

قابض ارواح نے جب اذن پایا روح اطہر کو قبض کیا اور اعلی علیین مین لیگیا اور کہا واحمداہ

یارسول اللہ رب العالمین

	رفت آن طاؤس عرشی سوی عرش	چون رسید از ناتفانش بوی عرش	

اللھم صل وسلم وبارک علیہ جناب علی مرتضیٰ فرماتے ہین کہ مین آسمان سے آواز واحمداہ کی سنتا تہا کہ فرشتہ کہہ رہا تہا اور بی بی عایشہ رضی سے مروی ہے کہ جب روح مطہر نبی کریم نے جسد اقدس سے مفارقت کی ایسی خوشبو مینے اوس سے سونگہی جو قبل اوسکی ہرگز نہ سونگہی تہی پس مینے حضور کو چادر اوڑہادی اور بعض روایت مین ہے کہ ملائکہ نے اوڑہادی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ جب نبی کریم نے وفات کی مینے اپنا ہاتہہ حضرت کے سینہ اقدس پر رکہا پس کئی جمعہ گذرے مینے کہانا بہی کہایا اور وضو بہی کیا بوے مشک میرے ہاتہہ سے نہین گئی اور بعد وفات جناب سید عالم کے صحت کے ساتہہ مروی ہے کہ جناب سیدہ نے گریہ وزاری کی اور کہا اے باپ تمنے دعوت حق کو قبول کیا بعد تمہارے وحی اب کس پر نازل ہوگی جبرئیل ہم پر کاہے کو آوین گے اے رب فاطمہ کی روح کو اپنے حبیب کی روح اطہر کے پاس پونہچا اے اللہ مجہہ کو اپنے حبیب کا دیدار نصیب کر اے اللہ مجہہ کو اپنی حبیب کے ثواب سے بے نصیب نکر اور قیامت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نرکہنا اور اوس وقت سے حضرت سیدہ کو کسی نے ہنستے نہ دیکہا ہمیشہ اندوہگین رہتی تہین اور رو دیا

کرتی تہین اوراسوقت تک قبۃ الاحزان بقیع شریف مین جناب سیدہ کی دردوغم کا یادگار موجود
ہے کہ اوس سی اہل محبت کی دماغ مین بوئے حزن آتی ہے اور مروی ہے کہ حضرت صدیقہ
گریہ وزاری کرتی تہین اور کہتی تہین افسوس ہے ایسے پیغمبر کا جس نے فقر کو غنا پر اور درویشی کو
تونگری پر اختیار کیا اور حیف ہے اوس دین پرور سے کہ ایک رات کو تمام شب امت کے
گناہونکی غم اور رنج سی بستر راحت پر نسویا ہمیشہ ساتہہ قدم ثبات کی محاربہ نفس مین قرار گزین
رہا اور کبہی منہیات کیطرف نظر التفات سی بہی ندیکہا اور کفار کے ضرر پونہچانے سی غبار
ملال کبہی اوسکی قلب روشن پر نہ بیٹہا اور دروازہ احسان اور فضل کا ارباب فقر اور صاحب
حاجت پر نہ بند کیا اور دندان مبارک اوسکی دشمن کے پتہر کی ضرب سی شکست ہوے اور پیشانی
مبارک اوسکی عصابہ حوادث روزگار سے باندہی گئی اور شکم اقدس اوسکا دو روز برابر
نان جوین سی سیر نہین ہوا ف چونکہ اہلبیت نبوت فراق جناب رسالت سی بیخود تہی یہان تک کہ اونکو
اپنے اوپر اختیار نرہا تہا ملائکہ اونکی تسکین کیواسطے ادائے رسم تعزیت کرتے تہی چنانچہ مروی ہے
کہ دولت سرائے نبوی جو اوسوقت بیت الحزن تہا اوسکی گوشے سے آواز سنی اور کہنے والا معلوم
نہوا کہا اوسنے السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا
تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ آگاہ ہو ہر مصیبت کیواسطے اللہ تعالے کے پاس تسلیہ ہے
اور ہر فوت ہونیوالے کا ایک خلف ہے پس مضبوط رہو خدا پر اور اوسکی طرف متوجہ ہو جزع
نکرو اور بے صبر نہو اسواسطے کہ حقیقت مین مصیبت زدہ وہ شخص ہے جو ثواب سی محروم ہوے
وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اور مروی ہے کہ ایک مرد اشہب اللحیہ جسیم اور صبیح آئے اور لوگون کی
سے گذرے اور روئے بعدہ التفات کیا اونہون نے صحابہ کیطرف اور کہا اللہ کی پاس
ہر مصیبت کا بدل اور ہر فوت شدہ کا عوض اور ہر ہلاک شدہ کا خلف ہے پس اللہ کیطرف

ف نازل ہونا ملائکہ کا اور تعزیت حضرت خضر علیہ السلام کا اہلبیت کو

پہرو اور اوسکی جانب رغبت کرو اور نظر خدا کی بلا کیطرف ہی اور مصیبت زدہ وہ ہی شخص ہے
کہ جسکی مصیبت کا نقصان صبر سے کامل نکیا جاوے یہ کہکر وہ چلو گئے حضرت صدیق اکبر
اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ خضر تہی تمہارے پاس تعزیت کو آئے تہی
اور منقول ہے کہ یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات جناب سرور کائنات سے
بسبب شدت حزن اور غم کے سراسیمہ اور حیران ہو گئی تہی عقلین اونکی جاتی رہی تہین
اور ہواس باقی نرہی تہی بعضونکی زبانین بند ہو گئی تہین قوت کلام کی نتہی چنانچہ حضرت
عثمان کا ایسا ہے حال تہا مروی ہے کہ حضرت عمر اونکی طرفسے نکلی اور اون پر سلام کیا اونہون
نے جواب ندیا اور بعضی اپنی جگہہ پر سکتہ کیصورت سے رہ گئی تہی جنبش نکرسکتے تہی جناب ولایت
مآب بہی اسی حال مین تہی اور بعضی مریض اور لاغر ہوکر درد فراق نبوی سے دبلی ہوتے ہوتے
اس عالم سے گذر گئے اور بعضون نے دعا کی کہ اللہ ہم کو اندہا کردے ہم سے نہین ہو سکتا کہ اب
دوسرون کو دیکہین اور اسطرح سے فریاد کرتے تہی جیسے حج کرنیوالے حالت احرام مین لبیک
پکارتے ہین اور فریاد کرتے ہین ابیات

دیدہ ز فراق تو زیان می بیند	برچہرہ ز خون دل نشان می بیند
با اینہمہ من ز دیدہ ناخوشنودم	کو بے رخ تو چرا جہان می بیند

اور اکثر صحابہ نے اس حادثہ جانکاہ کے پیش آنے سے غم فراق محبوب خدا مین اشعار
پر درد بطریق مرثیہ کے فرمائے ہین اور فی الحقیقت یہ وہ غم ہے کہ اسمین گریہ وزاری
کرنا اور اس مصیبت پر صبر نہو سکنا بہی باعث نجات اور حصول اجر ہے چنانچہ
مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے برابر کہڑے
ہوئے اور روئے اور کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہون بالتحقیق جزع

ف حال زار اور بیہوش ہونا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غم فراق و وفات مین

نہایت قبیح ہے الا آپ پر اور بے شبہہ صبر جمیل ہے مگر آپ سے یعنی ہر مصیبت پر جزع کرنا برا ہے
اور صبر کرنا اچھا ہے لیکن یہ وہ مصیبت ہے کہ جسمین جزع کرنا او رصبر نکرنا ہی اچھا ہے اسواسطے
کہ یہ سب غلبہ محبت سے ہوتا ہے اور محبت نبی کریم عین ایمان او رمسلمانی نشانی ہے

جانمن کفر محبت تیرا		عین ایمان ہے اللہ اللہ	

اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ جنکی رائے موافق وحی اور کتاب کے تہی
اس صدمہ جان فرسا کے پیش آنے سے اونکی عقلمین اسقدر اختلال ہوگیا تہا کہ فریاد
کرتے تہے اور قسم کہاتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا مگر بیہوشی
ہوگئی ہے جیسی موسیٰ کو ہوگئی تہی یعنی وقت تجلی کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت
فاروق کہتے تہے کہ جناب سرور عالم بسبب وعدہ دیدار کے تشریف لیگئے جیسے موسیٰ تشریف
لیگئے تہے اور کہتے تہے مین امید رکہتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر دنیا مین رہینگے
کہ ہاتہ اور زبان منافقونکی کٹ جاوین بعض منافقین نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیغمبر ہوتے وفات نکرتے حضرت عمر نے جب یہ سنا تلوار کہینچی اور مسجد شریف کے دروازہ پر
کہڑے ہوئے اور کہا جو شخص کہیگا کہ پیغمبر خدا نے انتقال کیا اس تلوار سے اوسکو دو ٹکڑے
کرونگا حضرت فاروق کے فرمانے سے جناب سرور عالم کی وفات مین شبہہ ہوگیا
اسماء بنت عمیس نے اپنے ہاتہ سے حضور کے دونون شانون کے درمیان مین دیکہا
خاتم نبوت کو نپایا بلند آواز سے کہا کہ مہر نبوت مرتفع ہوگئی سرور عالم نے انتقال فرمایا
اور مروی ہے کہ اس حادثہ کی وقوع کیوقت صدیق اکبر اپنے گہر مین تہے جب اس واقعہ کا
حال سنا بعجلت تمام دولت سرائے نبوت کیطرف روانہ ہوئے راہ مین روتے جاتے تہے
اور کہتے جاتے تہے واحمداہ افسوس ہماری پیٹہہ ٹوٹ گئی جب مسجد کے دروازہ پر پہونچے لوگون کو پریشان

پایا کسی طرف ملتفت نہوے اور کلام نکیا اور حضرت صدیقہ کے حجرۂ مبارک مین آئے
اور ردائے شریف کو چہرہ پر انوار پر سے اوٹھایا اور پیشانی اقدس پر بوسہ دیا اور ایک روایت
مین ہے کہ اپنا دہن حضور کے دہن شریف پر رکہا اور خوشبوے مبارک کو سونگہا اور کہا
وَا نَبِیَّاہُ بعدہ سر اوٹھایا اور روئے اور پہر دوسری مرتبہ بوسہ دیا اور کہا وَا صَفِیَّاہُ اوپہر
سر اوٹھایا اور روئے اور پہر بوسہ دیا اور کہا وَا خَلِیْلَاہُ میرے مان باپ آپ پر
فدا ہون آپ پاکیزہ اور خوشبودار تہے زمانہ حیات مین بہی اور زمانہ وفات مین بہی جمع
نکریگا اللہ تعالےٰ آپ پر دو موتون کو لیکن وہ موت جو آپ کیواسطے لکہی تہی وہ آپ نے
پائی مراد اس سے یہ ہے کہ سب لوگ قبر مین واسطے سوال کے زندہ کیے جاتے ہین حضرت
سرور عالم بہی زندہ ہونگے اور حضور کو قبر شریف مین پہر دوسری موت نہوگی آپ کی
حیات باقی اور مستمر رہے گی اور حضور نے خود بہی فرمایا ہے کہ مین گرامی تر ہون اپنے
رب کی نزدیک کہ چہوڑ دے مجہ کو قبر مین چالیس روز بعدہ صدیق اکبر نے عرض کیا کہ
آپ اوس سے برتر ہین جو آپ کا وصف کرتے ہین اور آپ اوس سے بالاتر ہین کہ آپ پر
رووین اگر ہم کو اختیار ہوتا تو اپنے نفس کو آپ پر فدا کرتے ہم اور اگر آپ میت پر رونیکی
ممانعت نفرما چکے ہوتے تو اسقدر روتا مین کہ آنکہون سے چشمے جاری ہوتے اے اللہ ہمارے
حبیب کو ہمارا اسلام پونہچا اور یا رسول اللہ ہم کو اپنے رب کے پاس یاد کرنا بعدہ حضرت
صدیق گہر سے باہر آئے دیکہا حضرت فاروق کو اوس حال مین چند بار کہا اے عمر
بیٹہہ جاؤ وہ نہ بیٹہے پس کہا صدیق اکبر نے اے لوگون واقف ہو خدا کے رسول نے
انتقال کیا تمنے نہین سنا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مین اپنے حبیب کے خطاب مین
فرمایا ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ اور فرمایا ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ

آفان مت فھم الخالدون پہر جناب سرور عالم کے منبر شریف پر چڑہے لوگون نے حضرت عمر کو چہوڑ دیا اور صدیق اکبر کیطرف رجوع ہوئے حضرت صدیق نے خطبہ پڑہا اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی اور درود پڑہا نبی کریم پر اور کہا جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتے تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی اور جو خدا یتعالے کی پرستش کرتی تہی بتحقیق وہ ایسا زندہ ہے کہ ہرگز نہ مریگا اور آیہ کریمہ وما محمد الا رسول آخر تک اور آیہ شریف انک میت وانھم میتون کو پڑہا لوگون نے ان آیتون کو یاد کرلیا اور سمجہے کہ آج یہ آیتین نازل ہوئین اور حضرت عمر فرماتے ہین کہ قسم ہے خدا کی گویا مینے یہ آیتین سنی ہی نہ تہین جب ابوبکر سے اونکو سنا جسم میرا کانپنے لگا اور مین گر پڑا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ گویا ہمارے اوپر ایک پردہ تہا کہ ابوبکر کے خطبہ پڑہنے سے اوٹہا دیا گیا پس اہل مدینہ اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین ہوگیا کہ حضور نے انتقال فرمایا سب کہنے لگے انا للہ وانا الیہ راجعون اور بعد صدیق اکبر کے حضرت فاروق نے بہی خطبہ پڑہا اور کہا اے لوگون مینے جو کلام کیا تہا درحقیقت وہ نہین ہے جو مینے کہا تہا نہین پاتا ہون مین اوسکو اللہ کی کتاب مین اور اللہ کے رسول کے عہد مین لیکن مین امید رکہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہین اور ہمارے کاروبار کی تدبیر کرین اور بعد ازان ہمارے انتقال فرماوین پس اللہ تعالی نے اختیار کیا رسول کیواسطے وہ جو اوسکے نزدیک تہا نہ وہ جو ہمارے نزدیک تہا اور یہ اللہ کی کتاب ہے اللہ تعالے نے ساتہہ اوسکے ہدایت کی ہے اپنے رسول کو بس پکڑو اوسکو یعنی کتاب کے موافق عمل کرو تاکہ راہ راست پاؤ جیسا کہ ہدایت کی گئی ساتہہ اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بعد خطبہ کے اہلبیت رسالت رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سے طریق تعزیت ادا کیا اور تسکین اور تسلی اونکی فرمائی اور کہا

دیتے غسل اور تجہیز اور تکفین سید عالم کی آپ لوگون سے متعلق ہے آپ اس کام کو انجام
دین اور یہی وصیت تھی جناب رسالت کی چنانچہ حضرت عباس اور سیدنا علی مرتضیٰ
وغیرہ اس کام مین مشغول ہوئے اور اختلاف ہوا اسمین کہ آیا حضور کا ملبوس شریف
اوتارلین جیسے اور اموات کا اوتار لیا جاتا ہے یا ملبوس شریف ہی مین غسل دین ناگاہ
ایک غفلت سب حاضرین پر طاری ہوگئی اور اوسی حال مین گھر کے ایک گوشہ سے
آواز آئی کہ خدا کے رسول کو اسی پیرہن مین غسل دو جب حضرت عباس نے ارادہ
غسل کا کیا چار زانو ہو بیٹھے اور سیدنا علی مرتضیٰ کو بھی چار زانو بٹھایا تاکہ جناب سید عالم کو
اپنی گود مین بٹھا دین پھر اوسوقت ندا ہوئی کہ حضور کو چت لٹادو اور غسل دو پس لٹایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ نے اور جناب
ولایت مآب نہلانے لگے اور حضور کو اپنے سینہ پر لے لیا اور کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر ہاتھ حضور کے
پیراہن شریف مین کیا اور اسامہ ابن زید اور صالح حبشی مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پیراہن شریف پر پانی ڈالتے تھے اور فضل ابن عباس پیراہن شریف کو جسد اطہر سے
اوٹھائے ہوئے تھے تاکہ جناب مرتضوی بہ آسانی جسم اطہر کو دھوئین اور حضرت عباس
اور قثم ابن عباس جناب ولایت مآب کی اعانت کرتے تھے حضور کو ایک جانب سے دوسری
جانب پھیرنے مین اور غیب سے بھی اس کام مین اعانت ہوتی تھی چنانچہ ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ جناب سید عالم خود ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پھرتے ہین اور غیب سے
آواز نہایت لطیف آتی تھی کہنے والا کہتا تھا کہ رسول اللہ کے ساتھ رفق کرو اور جیسے
کہ اموات کے جسمون سے میل وغیرہ نکلتا ہے حضور کے جسم لطیف سے کچھ نہین نکلا
جناب مرتضوی نے کہا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون کیا پاک اور خوشبودار ہین آپ

حیات مین اور ممات مین اور تین۳ بار حضور کے جسم اطہر کو دہویا آب خالص اور آب برگ کنار اور آب کافور سے اور روایت ہی کہ وقت غسل شریف کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہون کے نیچے اور مقام ناف پہ پانی جمع ہوا تہا جناب ولایت مآب نے اوسکو اپنی زبان سے چاٹ لیا اور فرمایا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ اسیوجہ سے ہی مجہہ کو علم بہت بڑا اور قوت حفظ الغرض بعد غسل کے تین سفید جامہ سہونی سے کہ اوسمین قمیص اور عمامہ تہا سید کونین کو کفن دیا اور ایک روایت مین ہے کفن شریف مین دو جامہ سفید اور ایک چادر یمانی تہی اور مشک اور حنوط حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن شریف اور اون اعضائے لطیف پر جو سجدہ مین زمین پر لگتی ہین چہڑکا اور کہتے ہین کہ اوس حنوط کو جبرئیل علیہ السلام جنت سے لائے تہے بعدہ حضور کو سریر پر لٹا دیا اور موافق حضور کی وصیت کے گہر مین تنہا چہوڑ دیا اور سب باہر نکل آئے سیدنا علی مرتضی فرماتے ہین کہ دوشنبہ کو حضور نے وفات فرمائی شنبہ کو ہمنے سنا کہ ایک ہاتف آسمان سے ندا کرتا ہے اے گروہ اہل اسلام آؤ اور اپنے پیغمبر پر نماز پڑہو پس وہی ترتیب سے جو خبر ابن مسعود مین بیان ہو چکا ہے گروہ گروہ مسلمانونکا آتی تہا اور ہر ایک علٰحدہ علٰحدہ نماز پڑہتی تہی جناب مرتضوی نے کہا کہ کوئی شخص امامت کرے حضور کی نماز مین اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے امام ہین حالت حیات مین بہی اور حالت ممات مین بہی اور یہ امر خاص خصائص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور اسیوجہہ سے دفن شریف مین تاخیر ہوئی اور مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضی جنازہ اقدس کے سامنے کہڑے ہوئے اور کہا اے پیغمبر گرامی اور اے دین پرور نامی خدا کا سلام اور رحمت آپ پر ہو اے اللہ ہم گواہی دیتے ہین کہ جو کچہہ آنحضرت پر نازل ہوا وہ سب اونہون نے ہم کو پہونچا دیا اور جو شرط نصیحت تہی امت کے ساتہہ ادا کی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہانتک

کہ غالب کردیا اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کو اے اللہ جو کچھ میرے رسول پر نازل ہوا ہی ہم کو
اوسکی پیروی مین سے کردی اور جمع کر ہم کو اور اپنے حبیب کو قیامت کے دن لوگون نے آمین کہا
اور اختلاف کیا اصحاب نے کہ حضور کو مسجد مین یا مکان مین یا مقبرۂ بقیع مین دفن کرین
صدیق اکبر نے کہا سنا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پیغمبر دفن نکیا جاوے
مگر اوسی جگہہ کہ جہان اوسکا قبض روح ہوا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ
نے کہا کہ تمام روے زمین مین کوئی بقعہ اوس جگہہ سے بڑھکر اللہ تعالےٰ کے نزدیک گرامی
نہین ہے کہ جہان اوسکے رسول کی روح پر فتوح کو قبض کیا ہے پس بچھونا حضور کا اوٹھا کر اوسی جگہہ قبر
کھودی گئی اور شب چہارشنبہ کو آدہی رات گئی یا وقت سحر کے اوس امانت عظمیٰ کو پردۂ قبر
مین چھپا دیا اور قبر شریف کو زمین سے بالشت بھر اونچا ماہی پشت کی صورت پر بنایا اور پانی
اوسپر چھڑکا بعد فراغت کے سب لوگ جناب سیدہ کے آستانہ مبارک پر حاضر ہوے اور تعزیت
کی جناب سیدہ نے پوچھا رسول اللہ کو دفن کردیا سب نے عرض کیا ہان فرمایا حضرت سیدہ نے
کیونکر تمہارے دلون نے گوارا کیا کہ اوس آفتاب ہدایت کو پردۂ خاک مین چھپایا آخر
آپ نبی رحمت نہ تھے صحابہ نے جواب دیا اے بنت رسول اللہ ہم کو کب یہ امر گوارا تھا
ہم لوگ اس سے اندوہناک تھے لیکن خدا کے حکم سے کیا چارہ الغرض تمام صحابہ اور اہلبیت
اس غم سے دردناک تھے کوئی فراق نبوی مین یہ مضمون ادا کرتا تھا

گر بقدر سوزش دل چشم من بگریستی	بر دل من جملہ مرغان چمن بگریستی
صد ہزاران دیدہ بایستی دل ریش مرا	تا بہر یک خویشتن بر خویشتن بگریستی
دیدہای بخت من بیدار بایستی کنون	تا بدیدی حال من بر حال من بگریستی
انچہ از من گم شد گر از سلیمان گم شدی	بر سلیمان آدمی پری ہم اہرمن بگریستی

کاشکی بودی مرا بر موئے ہر بن دیدہ	تا برین چشم وچراغ انجمن بگریستم

اور کوئی حبیب خدا کی جدائی مین اس طرح سرگرم آہ ونالہ تھا

تو بہار من کجا شدان گل سیراب کو	سیتوان دیدن نخوابش اے دریغا خواب کو
در شب تاریک ہجران رو نمی یابیم باز	روئے منظورم کہ ہم شمع است وہم مہتاب کو
خستگانند اہرم ویاران غمگین رافرح	عاشقانہ ابوی صبح وتشنگانرا آب کو
گر بگریم ور بخندم ہیچ انکارم مکن	گریہ را صد وجہ دارم خندہ را اسباب کو

(ف) بیان اون آثار کا جو بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئے

ف انس ابن مالک نے کہا ہے کہ کوئی دن مدینہ کا بہتر اور نورانی زیادہ اوس دن سے نہ تھا کہ عالم جس روز وہان تشریف لائے تھے اور کوئی دن ظلمانی اور تنگ تر اوس دن سے نہ تھا کہ اوس آفتاب ہدایت نے اوس روز پردہ کیا صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ بعض صحابہ نے مدینہ منورہ کو چھوڑ دیا باہر چلے گئے اور ایک جماعت صحابہ نے مدینہ منورہ مین اقامت اختیار کی اور حضور کے قبر شریف کی زیارت سے دلون کو تسکین دیتے تھے اور خورسند کرتے تھے اور اگر کوئی درد دل پیدا ہوتا تھا تو اوس طبیب باطن کے حضور مین پیش کرتے تھے یعنی قبر شریف کے مقابل کھڑے ہوکر عرض حال کرتے تھے بعضے ظاہر کے کانون سے اور بعضے گوش دل سے جواب سنتے تھے اور قبر شریف مین نہایت درجہ کی صفا اور منتہا مرتبہ کا نور اور ضیا تھا جس شخص نے کبھی سرور عالم کو کبھی نہ دیکھا تھا جب قبر پرانوار کو دیکھتا تھا گواہی دیتا تھا کہ اس قبر شریف کا صاحب پیغمبر خدا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک اعرابی کا نزد حضور کے مزار رحمت نثار پر حاضر ہوا اور قبر شریف کو دیکھا بے اختیار کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تو نے کیونکر جانا کہ یہ قبر جناب صلی اللہ علیہ وسلم اوسنے قسم کھا کر کہا کہ مین نے اس قبر شریف کو کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ جانتا تھا کہ صاحب اس کا کون ہے

لیکن خدانے میرے دل مین الہام کیا اور اشعار پڑہے ترجمہ اونکا یہ ہے گذرا مین طرف
قبر شریف نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کلام کیا مجہہ سی حالانکہ قبر کلام نہین کرتی ہی
اور قبر کے ساتھہ آثار نبوت قائم ہین مایل ہوتے ہین اوسمین قلب کل مسلمانونکا اور رہتے
اگرچہ نہین عہد کیا اسے سردار خلق کے آپ سی پس آپ کی قبر نے بیان کردیا مجہہ کو کہ دین
ایک مکرم ہی اور سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ فرمایا ہے اونہون نے کہ حضور کے
دفن شریف کی تین دن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنی تئین اوسنے جناب سرور عالم کی قبر
مبارک پر ڈال دیا اور اوس خاک پاک سی ایک مٹھی خاک اوٹھالی اور اپنی سر پر ڈالی بعدہ کہا
یارسول اللہ آپ نے فرمایا اور ہمنے سنا اور اپنے اللہ تعالے سے لیا اور ہمنے آپ سی پایا اور جو کچہہ
کہ آپ پر نازل ہوا یعنی قرآن مجید اوسمین یہ ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا الرَّحِیْمًا مین نے اپنے نفس پر ظلم
کیا ہے اور آلودہ گناہ آپ کی پاس حاضر ہوا ہون تاکہ میرے واسطے مغفرت مانگیں اور طلب آمرزش
کیجیے پس قبر شریف سی تین مرتبہ آواز آئی کہ تجہہ کو بخشدیا اور شیخ محمد ابن عبد اللہ عینی کہ اکابر
مفسرین سے ہین اونہون نے کہا ہے کہ مین جناب رحمت عالم کی قبر شریف کی پاس
بیٹہا تہا اعرابی آیا اور حضور جناب رسالت مین اوسنے سلام عرض کیا اور کہا

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ	فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِيْ فِدَاءٌ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ	فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اور کہا اے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا ارشاد حق ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا الرَّحِیْمًا اور حال یہ ہے کہ مین نے اپنے
نفس پر ظلم کیا ہے یعنی گنہگار ہون اللہ تعالے سے مغفرت مانگتا ہون اور آپ سے

عرض کرتا ہون یا رسول اللہ کہ آپ اللہ تعالےٰ سے میری مغفرت مانگین راوی کہتے ہیں
کہ مین زیارت کرکے پہرا اور سو گیا واقعہ مین دیکھا مین نے کہ ارشاد ہوا اے عتبی اوس
اعرابی سے جاکر مل اور خوشخبری دے کہ اللہ تعالے نے اوسکو بخشدیا پس مین جاگا
اور اوس اعرابی کے پیچہے گیا اور اوسکو خوشخبری دی بعد ان روایات کے صاحب وفہ نے
فرمایا ہے آگاہ ہو کہ زیارت قبر شریف کی اعظم قربات اور اجل طاعات سے ہے تمام علما
اسکے قائل ہین کہ زیارت قبر شریف سنت مندوب اور فضیلت مرغوب ہے اور بعض علما
اوسکے وجوب کے قائل ہین بدلیل اس حدیث کے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسنے نہ زیارت کی میری قبر کی البتہ مجہپر ظلم کیا ارشاد کیا ہے حضور نے جسکو
میری امت مین سے وسعت ہوئے اور پہر اوسنے میری زیارت نہ کی پس اوسکے
واسطے کوئی عذر نہین ہے اور حضور کی قبر شریف کی زیارت مین فضیلت اور ثواب
بہت بڑا ہے مروی ہے فرمایا ہے نبی کریم نے جسنے بعد میرے میری قبر کی زیارت کی
ایسا ہے کہ جیسے مجہکو حیات مین دیکہا اور آخر حدیث خالی ضعف سے نہین ہے رزقنا
اللہ تعالیٰ زیارۃ قبرہٖ واقبرنا ببلدہٖ

صبا تحیت شوقم بآنجناب رسان
پیام ذرہ بیدل بآفتاب رسان
در آنمقام کہ آرامگاہ حضرت اوست
زمین بوس و سلام من خراب رسان

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال علما سے صاف ظاہر
ہے کہ جناب سید عالم قبر مبارک مین زندہ ہین اور جسطرح حیات ظاہری مین ہمارے معین اور
مددگار تہے وہی شان حضور کی اب بہی قائم ہے اہل حاجت کی عرض کو سنتے ہین اور اللہ تعالےٰ
سے اوسکے واسطے دعا فرماتے ہین اور اللہ تعالی دعا اپنے حبیب کی مقبول کرتا ہے اور ببرکت دعا

اور توجہ جناب نبوت کی مدعا حاصل ہوتا ہے دریاے رحمت محمدی امت پر کھلی ہین اور بحر
رافت نبوی ویساہی جوش پر ہے دست فیض حضور کا کشادہ ہے اودہر سی فیض کے
پونہچانے مین اور توجہ کے دینے مین کمی نہین ہے مگر صد حیف کہ ہم کو مانگنا نہین آتا ہے اگر ہم اور
بحر کرم اور محیط رحمت سے سائل ہون تو حضور کی شان سے ہی کہ کبھی کسی سائل کے سوال کو
آپ نے رد نہین فرمایا ہماری سوال کو بھی رد نکرین اور ضرور ہم بھی جناب رسالت سے فیضیاب
ہون اور طریقہ جناب سید عالم کیطرف متوجہ ہونیکا اور حضور کو اپنی طرف متوجہ کرنیکا یہ ہے
کہ ظاہراً اور باطناً اطاعت کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور محبت آپکی دل مین پیدا کرے
اس مرتبہ پر کہ سب کی محبت پر غالب ہو جاوے اور محبت کرے آپکی کل منتسبات سے اور اونکی
تعظیم کرے اور ہمیشہ حضور دل کے ساتھہ آپ کا ذکر کرے اور درود پڑہے آپ پر اور تصور آپ کا
دل مین قائم کرے چنانچہ شیخ نے مدارج مین وصل تعلیم معنوی مین فرمایا ہے خلاصہ اوس کا
یہ ہے کہ اگر تو نے کسی وقت خواب مین صورت زیبائے نبوی کو دیکھا ہے تو اوس صورت شریف
کو اوسکی صفات کے ساتھہ اپنے آئینہ تصور مین حاضر کر اور یاد کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور درود بھیج آپ پر اور وقت ذکر کے ایسا ہوجا گویا کہ جناب سید عالم حالت حیات مین تیرے
سامنے تشریف فرما ہین اور تو آپ کو دیکھتا ہے اور جان لو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھتے ہین اور سنتے ہین تیرے کلام کو اسواسطے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھہ متصف ہین
اور صفات باری تعالیٰ سے ہے کہ وہ جلیس ہے اپنے ذکر کرنیوالونکا جیسا کہ حدیث قدسی مین ہے آنَا
جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ مین جلیس ہون اوسکا جو مجہہ کو یاد کرتا ہے اور جناب سید عالم کو اس صفت سے
نصیب وافر ہے یعنی حضور مین اس صفت کا ظہور ہے اور اگر یہ امر تجہسے نہین ہو سکتا ہے اور
تو نے حضور کی قبر شریف کی زیارت کی ہے اور روضہ اقدس کو دیکھا ہے تو اوسکو اپنے ذہن مین جلوہ گر

جس وقت آپ کو یاد کر اور آنحضرت پر درود بھیج اور اسطرح ہو جا جیسے حضور کی قبر شریف کے پاس کھڑا ہے اجلال اور تعظیم کے ساتھ یہان تک کہ مشاہدہ کرے تو جناب سرور عالم کی رحمت کو کھلا ہوا اور اگر قبر شریف کی بھی زیارت نہین کی ہے اور روضہ پر انوار کو بھی نہین دیکھا ہو ہمیشہ صلوٰۃ اور سلام نبی کریم کی حضور مین عرض کر اور تصور کر کہ حضرت رحمت عالم سنتے ہین تیری صلوٰۃ اور سلام کو اور اس مین اپنی ہمت کو جمع رکھ اور با ادب رہ یہان تک کہ پہونچے تیری صلوٰۃ حضور قلب کیحالت مین جناب رسالت کے پاس اور جمع ہمت کو بہت بڑا اثر ہے اور شرط اس کی یہ ہے کہ ذکر کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ پر درود پڑھے اور دوسری طرف مشغول ہو اسواسطے کہ صلوٰۃ بے حضور قلب کی مثل جسم بے روح کے ہے اور جو عمل نیک ساتھ حضور قلب کے ہوگا وہ زندہ ہے اور جو غفلت سے ہوگا وہ مردہ ہے اسیوجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمل نیت ہی سے ہے اللھم انا امنت بمحمد ولم نرہ فلا تحرمنا فی الدارین رؤیتہ واستعملنا بسنتہ وتوفنا علی ملتہ واحشرنا تحت لوائہ واجعلنا من رفقائہ واسقنا بکاسہ وانفعنا بمحبتہ اللھم اجمع بیننا وبینہ ولا تفرق بیننا وبینہ امین یارب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ وخلیلہ وحبیبہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اللھم صل وسلم وبارک علیہ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالہ سیزدہم مسمی بہ **منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان** کہ تتمہ ہے مجموعہ مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات کا ماہ صفر المظفر ۱۳۰۶ ہجری مین تمام ہوا غفار الذنوب ستار العیوب ببرکت اس ذکر خیر کے کاتب اور طابع اور سامع اور اہل مطبع کا انجام بخیر فرماکے اُمت محمدی مین حشر فرمائے

اعلان

اس زمان برکت آوان مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینہ برکات
مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب سید لوذعی
حافظ حاجی غلام محمد بادیلیخان صاحب نے کتب معتبرہ سے
انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین
جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے
بارہوین ۱۲ تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ میلاد شریف
کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین ۱۳ رسالہ
مین حال پر ملال وفات خلاصہ کائنات لکھا گیا ہے
بفضلہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے طبع ہوے اب رسالہ سیزدہم ۱۳
بھی جسکا نام منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان
ہے مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف و صحت مصنف ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۳۰۰ھ مین طبع ہوگیا ہی لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع
نفرمائین راقم سے طلب کرلین

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع